المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

جلد اول

از افادات

محدث کبیر فقیہ العصر حضرت اقدس مولانا مفتی محمد فرید صاحب سابق مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک

تحریر و ترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام و نگرانی

مولانا قاری محمد احمد صدیقی مجددی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ
زروبی ضلع صوابی

حق پاسبان
Telegram >>> https://t.me/pasbanehaq1

فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

(جلد اول)

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دار العلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام واشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ——— فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف بفتاویٰ فریدیہ (جلد اول)

افادات: ——— محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید مجددی زروبوی دامت برکاتہم شیخ الحدیث وصدر دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ترتیب وتخریج: ——— مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری نقشبندی دارالافتاء دارالعلوم صدیقیہ

کمپوزنگ: ——— مولوی ولی الزمان صدیقی، حافظ ولی الرحمٰن صدیقی......(لوندخوڑ)

ضخامت: ——— ۶۱۶/صفحات

طبع بارسوم: ——— ستمبر ۲۰۰۵ء، رجب ۱۴۲۶ھ/ بار چہارم: اگست ۲۰۰۷ء رجب ۱۴۲۸ھ
بارپنجم: ۲۰۰۹ء ۱۴۳۰ھ

تعداد بارسوم: ——— بائیس سو (۲۲۰۰) بار چہارم: بائیس سو (۲۲۰۰) بارپنجم: بائیس سو (۲۲۰۰)

قیمت: ———

نگرانی: ——— مولانا مفتی سیف اللہ حقانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اہتمام واشاعت: ——— مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم

دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی (پاکستان)

فون وفیکس دارالعلوم: 0938-480534 رہائش: 480156

موبائل:...... 0300- 5681986

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین جلد اوّل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسائل شتّٰی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

الحمد لله الذی أعلی معالم العلم و اعلامه و اظهر شعائر الشرع و احکامه و بعث رسلا و أنبیاء صلوات الله علیهم اجمعین إلی سبیل الحق هادین و اخلفهم علماء إلیٰ سنن سننهم داعین یسلکون فیمالم یوثرعنهم مسلک الإجتهاد مسترشدین منه فی ذلک وهو ولی الإرشاد .

دارالعلوم حقانیہ کے وقیع شہرت عامہ کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کے دارالافتاء کو بھی عالم اسلام میں سندا عتماد اور مقبولیت عامہ حاصل ہے۔ دارالعلوم کے سن تاسیس ۱۳۶۶ھ سے افتاء کا سلسلہ جاری ہے۔ انفرادی طور پر دارالعلوم کے مشائخ اور اساتذہ کرام لوگوں کے مسائل کا حل پیش فرماتے رہیں۔

۱۳۸۶ھ میں جب حضرت سیدی ووالدی وسندی شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب ادام الله فیوضهم کی دارالعلوم آمد ہوئی۔ تو دارالافتاء نے ایک منظم شعبہ کی شکل اختیار کی اور عملی انضباط کے ساتھ ایک ادارہ کام کرنے لگا۔ فتاویٰ کا یہ عظیم ذخیرہ جو سامنے لایا جارہا ہے دارالعلوم حقانیہ کے اس زرین دور کی ایک عظیم ہستی کے علمی اور عملی زندگی کا ایک باب ہے۔ اس لئے فتاویٰ کے ساتھ صاحب فتاویٰ کا کچھ تذکرہ ضروری ہے۔ تاکہ صاحب فتاویٰ کی عظمت کی وجہ سے اس مجموعہ کی عظمت بھی دلوں میں جاگزین ہو۔ پس والدی المکرم شیخ الحدیث حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم تقویٰ وللّٰہیت، خاموش طبیعت، کم گوئی اور سادہ مزاج کی حامل شخصیت ہیں۔

بندہ کے تمام ایام طالب علمی والد صاحب کے ساتھ گزرے ہیں۔ آپ کی علمی، عملی جلالت ورفعت اظہر من الشمس ہے۔ ان کے سینکڑوں خوشہ چیں، تربیت یافتہ تلامذہ ملک و بیرون ملک بڑے بڑے مفتی، شیوخ الحدیث، شیوخ التفسیر، بلند پایہ فقہاء، ممتاز مصنفین، خطباء اور مهتممین دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

آپ کے مشہور شاگردوں میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب، حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ پشتون آباد کوئٹہ (استاد امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظه الله تعالی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سابق چیف جسٹس افغانستان مولانا نور محمد ثاقب صاحب، حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، شیخ الحدیث مولانا گوہر شاہ صاحب، استاد الحدیث والتفسیر مولانا غلام محمد صادق صاحب دار العلوم اسلامیہ چارسدہ، الداعی الکبیر مولانا حبیب الحق صاحب شیوہ صوابی، استاد حدیث مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ، مولانا مفتی بدر منیر صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ بٹ خیلہ سوات، استاد الحدیث والتفسیر دار العلوم حقانیہ مولانا مفتی سیف اللہ صاحب حقانی، استاد الحدیث مولانا نصیب خان صاحب دار العلوم حقانیہ، مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی، مولانا سید عبد الباری آغا صاحب سابق سینیٹر وزیر حکومت بلوچستان، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب تنگی چارسدہ، مولانا عبد الکبیر صاحب ننگرہار سابق گورنر جلال آباد، مولانا عبد القیوم حقانی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ علامہ قاضی فضل اللہ صاحب (امیر جمعیت علماء امریکہ) مولانا مفتی رضاء الحق صاحب لینیشیا (مفتی افریقہ) شامل ہیں۔ مفتی صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ اور ہزاروں علماء وطلباء اور مخلصین صوفیاء آپ کے دست حق پر بیعت ہیں اب تک خلفاء کی تعداد ساڑھے چھ سو تک پہنچ گئی ہے۔ جو ماشاء اللہ قرآن و حدیث اور علم دین کی خدمت میں شب و روز مصروف ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے اولین استاد و مربی ان کے والد بزرگوار ہیں۔ جن کی آغوش شفقت میں آپ نے قرآن مجید اور فارسی وعربی کی ابتدائی درسی کتابوں کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی اکثر و بیشتر کتابیں پڑھیں۔ ۱۳۶۸ھ میں والد صاحب کی وفات کے بعد مفتی صاحب نے منطق و فلسفہ اور حکمت و ریاضی کی اکثر کتابیں استاذ العلماء رئیس الاتقیاء شیخ المعقول والمنقول حضرت العلامہ مولانا خان بہادر رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ مارتونگ مولانا صاحب اور حضرت العلامہ شیخ المعقولات والمنقولات مولانا محمد نذیر صاحب چکیسری رحمۃ اللہ علیہ سے سیدو شریف سوات میں پڑھیں۔ اور اسی طرح بعض اونچی کتابیں حضرت العلامہ رئیس الاذکیاء مولانا عبد الرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (عرف شاہ منصور لالا) سے مردان میں پڑھیں یہ تمام شیوخ کرام اور اساطین علم ومعرفت اپنے دور کے رازی وغزالی شمار ہوتے تھے۔ درس نظامی کے جملہ علوم اور درجہ تکمیل سے فراغت کے بعد موقوف علیہ اور صحاح ستہ پڑھنے کیلئے اسوۃ الفقہاء، زبدۃ الاتقیاء، زینۃ المحدثین حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی نور اللہ مرقدہ کے عظیم ومشہور درسگاہ حدیث شریف

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں شریک ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ کی جو ہر شناس نگاہوں اور نورانی فراست نے اپنے ہزاروں تلامذہ میں سے تنہا حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی علمی قابلیت، ذہانت وفطانت، ادب و احترام، زہد وتقویٰ کی تعریف فرمائی۔ پاک وہند کے عظیم محدث، شیخ اکبر، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری۔ (المتوفی ۱۳۸۵ھ) کی شفقتوں کا یہ عالم تھا کہ باوجود کامل متانت محدثانہ وقار اور کم گو ہونے کے، حضرت مفتی صاحب کے ساتھ آزادانہ گفتگو فرماتے تھے۔ عمدۃ العارفین حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مفتی صاحب مراد ہے ان کے کلام میں حد درجہ اثر ہے۔ اور پٹھانوں میں قوی نسبت والے ہیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بانی ومہتمم جامعہ حقانیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مفتی صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے روح رواں ہیں۔ حضرت مفتی صاحب تین بار حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے ہیں۔ آخری بار ضعف وکمزوری اور بیماری کے باجود حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور امارت اسلامیہ افغانستان کے امراء اور وزراء کی خواہش پر بعثۃ الحج الافغانیۃ کی سرپرستی فرماتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔

سیاست کے میدان کارزار میں بھی مفتی صاحب ایک دور بین اور دور رس فکر ونظر اور پختہ نظریے کے مالک ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سرپرستوں میں سے ہیں۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابرین جمعیت علماء ہند کے نظریات پر کاربند ہیں۔ پاکستان بلکہ عالم اسلام کی سب سے بڑی سیاسی ومذہبی جماعت جمعیت علماء اسلام کے ضلعی، صوبائی اور مرکزی عمائدین اور قائدین میں سے کثیر تعداد حضرت مفتی صاحب کے شاگرد اور مرید ہیں۔ اسی طرح امارت اسلامیہ افغانستان کے اکثر وزراء اور مسئولین حضرت صاحب کے تلامذہ اور خلفاء یا مریدین ہیں۔

آپ کے دو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں ہیں۔ ان میں سب سے بڑے صاحبزادہ برادر مکرم مولانا حافظ مفتی رشید احمد حقانی ہیں۔ جو دارالعلوم حقانیہ میں بیس سال تک مدرس اور منصب افتاء پر فائز رہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طالبان علوم نبویہ آپ سے مستفید ہوئے۔ آپ والد محترم کے دست حق پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت اور خلیفہ مجاز ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے دارالافتاء سے آپ کے ہزاروں فتاوے شائع ہوئے ہیں۔ اور کئی تصنیفات بھی کی ہیں۔ آپ نے زندگی کا اکثر حصہ اعصابی عوارض، علالت اور ضعف ونقاہت میں گزارا۔ آپ ۲۱ مئی ۲۰۰۵ھ کو پچاس برس عمر پا کر عالم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شباب میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔(رحمه الله تعالیٰ رحمة واسعة وأسكنه فسيح جنانه وأمطره شآبيب غفرانه)۔راقم الحروف موصوف کا دوسرا فرزند ہے۔جو گھر پر والد صاحب کی خدمت اور ساتھ ساتھ دارالعلوم صدیقیہ کی نگرانی واہتمام پر مامور ہے۔اور والد محترم کے دست حق پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت اور خلیفہ مجاز ہے۔دراصل تقریباً ڈیڑھ دوسو سال سے زروبی میں ہماری ایک قدیم آبائی درسگاہ قائم ہے۔اس درسگاہ کو ہمارے پردادا سیبویہ زمان حکیم حاذق مولانا امان اللہ صاحب فاضل مدرسہ عالیہ رامپور کی وجہ سے بہت شہرت ملی تھی۔اسکے بعد اسکی ذمہ داریاں ہمارے دادا حضرت العلامہ جامع المعقول والمنقول استاد العلماء مولانا حبیب اللہ صاحب(المتوفی ۱۳۶۸ھ ۱۹۴۸ء)المعروف بہ صاحب الحق صاحب زروبی نے سنبھالیں۔ان کی وفات کے بعد اس درسگاہ کو ہمارے تایا جان حضرت مولانا محمد زاہد افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم و دائم رکھا۔یہ درسگاہ ایک مسجد میں قائم تھی۔بالآخر اس درسگاہ نے مفتی صاحب کی سرپرستی میں مستقل منظم مدرسہ اور دارالعلوم کی شکل اختیار کی۔جبکہ راقم الحروف اس کے اہتمام و نگرانی پر مامور ہے۔اللہ تعالیٰ تا قیامت اس فیض کو جاری وساری رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کو تدریسی فرائض کی شہرہ آفاق مقبولیت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے ملکہ راسخہ سے بھی نوازا ہے۔چند کتب کا ذکر کیا جاتا ہے۔جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) **منهاج السنن شرح جامع السنن للترمذي:** (عربی) یہ مختصر جامع شرح ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔تمام اہم فقہی اور حدیثی مباحث پر حاوی ہے۔جس کو بیک وقت شرح حدیث اور فتاویٰ کی حیثیت حاصل ہے۔علماء اور طلباء میں یکساں مقبول ہے۔

(۲) **هداية القاری علی صحيح البخاری** :(عربی)جو بخاری شریف کے مطول اور ضخیم شروح کا ملخص ہے۔اور اکابر محدثین کے امالی کا نچوڑ ہے۔

(۳) **فتح المنعم شرح مقدمة المسلم** :(عربی) یہ صحیح مسلم کے مقدمہ کی محققانہ شرح ہے جو دس اہم مباحث پر مشتمل ہے۔طلبہ حدیث کیلئے مشعل راہ ہے۔

(۴) **البشریٰ لارباب الفتویٰ** :(عربی) یہ مختصر رسالہ افتاء کے اصول وضوابط پر مشتمل ہے۔دس فصلوں پر تقسیم ہے۔آخری فصل میں امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح حیات اور ان پر اعتراضات کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جوابات بیاں کئے گئے ہیں۔شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالے کی تقریظ میں فرمایا ہے.
" و فضيلة الشيخ محمد فريد المفتي بدار العلوم الحقانية قد افتىٰ طيلة قيامه فى الجامعة و قد الف كتابه الفريد البشرىٰ لارباب الفتوىٰ و انى طالعته من مواضع متعددة فوجدته نافعاً للعلماء و المفتين ." (یہ رسالہ فتاویٰ کی ابتداء میں بطور مقدمہ شامل کیا گیا ہے۔اب اس رسالہ کو مفتی محمد وہاب منگلوری کے اردو ترجمہ کے ساتھ بھی شائع کیا گیا ہے۔)

(۵) **العقائد الاسلامية باللغة السليمانية:** (پشتو) یہ کتاب چالیس عقائد اور چالیس مہم احکام پر مشتمل ہے۔موجودہ دور میں اس کی اشاعت اور تدریس نہایت ہی ضروری ہے۔اب اس کو مفتی محمد وہاب منگلوری زید مجدہم کے اردو ترجمہ اور ساتھ ہی چہل حدیث شامل کر کے شائع کیا گیا ہے۔

(٦) **مقالات** : (پشتو) اس کتاب میں بعض اختلافی مسائل کے حل کے علاوہ مسئلہ توحید واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اور آخر میں حضرت مفتی صاحب کے ختم بخاری کی تقریر مسطور ہے۔جس کو دارالعلوم حقانیہ اور متعدد مدارس میں ختم بخاری شریف کے اجتماعات میں بیان فرمایا ہے۔

(۷) **مسائل حج** : (پشتو) یہ رسالہ حج کے اہم مباحث اور مسائل واحکام پر مشتمل ہے۔

(۸) **رسالة التوسل** : (عربی) اس رسالہ میں مسئلہ توسل پر معتدل انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔اور توسل کی حقیقت اور اقسام پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

(۹) **سلسله مبارکه** : (اردو، پشتو، فارسی) اس میں تصوف کی تعریف غرض وغایہ اور سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق کی تشریح کی گئی ہے۔

(۱۰) **رساله قبريه** :(پشتو) اس میں میت کے موت سے کفن دفن تک تمام مسائل جمع کئے گئے ہیں۔

(۱۱) **الفرائد البهية الى أحاديث خير البرية**:(عربی) یہ رسالہ اصول حدیث ،اقسام ،تعریفات، اور آداب علم حدیث پر مشتمل ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مفتی اعظم دامت فیوضہم کے فتوؤں کو کتاب وسنت اور فقہ کے اعتبار سے تمام عالم اسلام میں معتمد، قابل وثوق، مسلم اور مستند سمجھا جاتا ہے۔جہاد افغانستان کے ابتدائی مراحل میں روسی استعمار کے خلاف جہاد کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سب سے پہلا فتویٰ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم نے دیا تھا جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ اس پر حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء کرام نے دستخط فرمائے تھے آپ کی متابعت میں پھر دیگر مفتیان کرام نے بھی فتوے دیئے۔ اور یوں روسی استعمار اپنے انجام کو پہنچا۔ مفتی صاحب کا فتویٰ مختصر، مدلل جامع مانع ہوتا ہے۔ وہ اہل بلد کے عرف پر خاص نظر رکھتے ہیں۔ اور بے جا اور نامناسب تطویل سے اجتناب فرماتے ہیں۔ بے انتہا کمزوری، علالت طبع اور ضعف و پیرانہ سالی کے باوجود ابھی تک افتاء اور سلسلہ نقشبندیہ مبارکہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے ۳۱ سالہ فتاویٰ کے ریکارڈ میں سے بندہ نے فوٹو سٹیٹ لیکر محفوظ کر لئے۔ محترم فاضل نوجوان مولانا مفتی محمد وہاب صاحب منگلوری سواتی فاضل و متخصص دارالعلوم حقانیہ، مفتی و مدرس بدارالعلوم صدیقیہ زروبی جو والد صاحب کے شاگرد رشید اور سلسلہ نقشبندیہ میں خلیفہ مجاز ہیں۔ قابل صد ستائش و سپاس ہیں۔ کہ انہوں نے اس بیش بہا، زرین تالیف "**فتاویٰ دیو بند پاکستان المعروف بفتاویٰ فریدیہ**" کی تبویب و ترتیب، تدوین و تخریج آیات و احادیث خاصکر فقہی مراجع کے حوالہ جات میں کامل احتیاط و توثیق سے کام لیا ہے۔ جو نہایت ہی مشکل و طویل جہد و مشقت کا متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان بے لوث مخلصانہ مساعی جمیلہ کا صلہ دارین میں نصیب فرمائیں۔

آخر میں ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ جل شانہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا سایہ ہم پر برقرار رکھے اور ان کا علم سلف سے خلف تک منتقل فرمائے۔ مولانا حافظ ظہیر الدین مردان، مولوی عبدالجلیل قلعہ سیف اللہ اور دیگر جملہ معاونین کیلئے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ فتاویٰ کا یہ مجموعہ نہ صرف عوام کیلئے بلکہ علماء فقہاء اور خواص، اہل علم طبقہ کیلئے بھی نہایت مفید ثابت ہوگا۔

حضرت مولانا حافظ (حسین احمد عفی عنہ) صدیقی نقشبندی
ابن حضرت شیخ الحدیث مفتی اعظم مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم الله الرّحمن الرّحيم

صورة ما املاه

فضيلة الشيخ المحدث الكبير العلامة المفتي الاعظم

العارف بالله مو لانا مفتي محمد فريد دامت بر كاتهم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى . اما بعد اپس کہتا ہے بندہ فقیرالی اللہ محمد فرید مجددی کہ میں حضرت مولانا شیخ الحدیث نصیرالدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ کے اشارے پر اور حضرت مولانا محمد عبدالمالک صدیقی رحمہ اللہ کے امر سے دارالعلوم حقانیہ کو تدریس کیلئے گیا۔اور استخارہ کے بعد میں نے نوم و یقظت (نیند و بیداری) کے درمیان دارالعلوم کی جنوبی طرف میں یہ آیت ''من دخلہ کان امنا '' بھی دیکھ لیا۔پس میں دارالعلوم حقانیہ میں دو سال تک مشکواۃ شریف جلد اول اور ترمذی شریف جلد ثانی کا درس دیتا رہا۔تیسرے سال ابو داؤد شریف مکمل اور بخاری شریف جلد اول از کتاب الجهاد کا درس دیا اسی دوران چند بشارات سے بھی مستفید ہوتا رہا۔اس کے بعد آئندہ سال بخاری شریف از کتاب البیوع اور پھر از کتاب الایمان میرے حوالے کی گئی ۔اور ساتھ ہی ترمذی شریف بھی میرے حوالے کی گئی۔اسی سال بخاری شریف (جلد اول) اور ترمذی شریف (جلد اول) زیر تدریس رہی۔اس زمانہ میں هداية القاری شرح صحیح البخاری اور منهاج السنن شرح جامع السنن (پانچ جلدیں) لکھی گئیں۔اور مقبول ہوئیں جس کے ابھی تک سات ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

بعض مشائخ کو ان کی فرمائش پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ (جن کی بات نرم اور فیصلے وارادے پہاڑ کی طرح پختہ تھے) نے فرمایا کہ ''چونکہ میں بیمار اور کمزور ہوں اسلئے میں یہ خدمت مفتی صاحب کے حوالے کرتا ہوں اور چونکہ آپ بھی کمزور اور بیمار ہیں اور طلباء آپ سے اپنی کتب میں مطمئن ہیں۔اسلئے اس پر صبر کریں۔''

اس کے بعد بعض مشائخ کی بیماری اور کمزوری کی بنا پر صحیح مسلم (مکمل) بھی مجھے حوالہ کی گئی۔بالآخر تمیں سالہ تدریس کے بعد مجھ پر فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے میں تدریس سے قاصر رہا۔تا حال صرف افتاء اور سلسلہ نقشبندیہ کی خدمت کر رہا ہوں۔و الله المستعان

حضرت مفتی اعظم شیخ الحدیث (محمد فرید عفی عنہ) دامت برکاتہم

۱۰/اپریل ۲۰۰۲ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم الله الرحمٰن الرحیم

البشریٰ لأرباب الفتویٰ

الحمدللّٰه رب العالمین. والصلوٰة والسلام

علیٰ سید الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰله وأصحابه وأتباعه أجمعین.

أمابعد: فیقول العبدالفقیرإلی اللّٰه الغنیمحمد فرید بن أستاذالعلمآء الشیخ مولاناحبیب اللّٰه الزروبوی. قدسألنی الفاضل القاری محمدعبداللّٰه الدیروی (ذیٓآئی خان) الدیوبندی أن أؤلف رسالة وجیزة فی أحکام الفتیا، فأجبته سآئلاًمن اللّٰه تعالیٰ أن یتم علیَّ هٰذه النعمة العظمیٰ. وسمیتها بالبشریٰ لأرباب الفتویٰ. وأسأل اللّٰه تعالیٰ أن ینفع بهاإیای وسآئرالمسلمین. ولاحول ولاقوة إلاباللّٰه العلی العظیم.

إعلم! أن هٰذه الرسالة مشتملة علیٰ عشرة فصول.

الفصل الأول: فی بیان معنی الإفتآء وحقیقته وحکمه وحکمته.

والثانی: فی بیان فضله والترغیب فیه وفی بیان محل التحذیر منه.

والثالث: فی بیان ألفاظ الفتوی.

والرابع: فی ضابطة ترجیح بعضهاعلی بعض.

والخامس: فی رسم المفتی.

والسادس: فی مواضع الإفتآء بالقول المرجوح وبمذهب سائرالأئمة.

والسابع: فی بیان طریق الإفتآء فی الحوادث الجدیدة.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والثامن : فی أحکام المفتی و آدابه .

والتاسع: فی أحکام المستفتی و آدابه.

والعاشر: فی ترجمة رأس المفتیین،سراج الأمة وإمام أئمة الدین.

الفصل الأول

فی بیان معنی الإفتآء وحقیقته وحکمه وحکمته

معنیٰ الإفتآء: قال الإمام الراغب:الفتیاوالفتویٰ الجواب عمایشکل من الأحکام وقال الإمام الرازی:فی التفسیر الکبیرفی تفسیرسورة النسآء: معنی الإفتآء إظهارالمشکل واصله من الفتیٰ وهو الشاب. فا لمفتی کانه یقوی ببیانه ماأشکل،ویصیرقویاًفتیاً،وقال أیضا:فتیاوفتویٰ إسمان موضوعان موضع الإفتآء.وقال العلامة الشامی فی مقدمة ردالمحتار:عن ابن عبدالرزاق عن شرح المجمع للعینی. الفتویٰ مشتقة من الفتی وهو الشاب القوی وسمیت به لأن المفتی یقوی السآئل بجواب حادثته.إنتهیٰ.

وحقیقةالإفتآء: هوالإخبارعن حکم شرعی لاعلی سبیل الإلزام بخلاف القضآء کمافی تصحیح الشیخ قاسم علی القدوری.وکذاهوالتوسط بین الله تعالیٰ وبین عباده کمافی شرح عقود رسم المفتی.

وحکم الإفتآء: مافی قضآء البحر:أنه إن لم یکن غیره تعین علیه،وإن کان غیره فهو فرض کفایة،ومع هذا لایحل التسارع إلیٰ مالایتحقق. وفی قضآء البحرعن شرح الروض:وینبغی للإمام أن یسئل أهل العلم المشهورین فی عصره عمن یصلح للفتویٰ لیمنع من لایصلح ویتوعده با لعقوبة با لعود . وفی شرح التنویرمع ردالمحتار: بل یمنع مفت ما جن یعلم الحیل الباطلة کتعلیم الردة وکالذی یفتی عن جهل.إنتهی

وحکمة الإفتآء: رد التحیرو رفع الإشکال و التهارج، ولذا قال فی الفتاوی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

السراجية : عالم ليس في البلدة أفقه منه ليس له أن يغزو لما يدخل عليهم الضياعة. إنتهىٰ

الفصل الثانی فی بیان فضله والترغیب وفی بیان محل التحذیر منه

لا شک فی فضل امر الإفتآء، کیف وھو شان من شئون الله تعالیٰ، قال الله تبارک وتعالیٰ: ﴿قل الله یفتیکم فیهن﴾ وقال تعالیٰ: ﴿قل الله یفتیکم فی الکلالة﴾ (سورة النسآء) وکذاھو منصب من مناصب النبوة، قال الله تعالیٰ: ﴿ویستفتونک فی النسآء﴾. وقال تعالیٰ: ﴿یستفتونک﴾ (سورة النسآء) وکذاھو نوع من أنواع التعلیم والتبلیغ وکذا کانت الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم یفتون فی حیات النبی علیه الصلوٰة والسلام وفی خلافة الصدیق الأکبروعمرالفاروق. کما فی طبقات بن سعد (۲:۹۰۱) أن عمرالفاروق وعثمان ذالنورین وعلی بن أبی طالب من المهاجرین وأبی بن کعب ومعاذبن جبل وزیدبن ثابت من الأنصار کانوایفتون فی عهدالنبی ﷺ وفی عهدالصدیق الأکبروفی عهدالفاروق الأعظم إنتهیٰ ملخصاً. وتعاملت علیه الأمة سلفاً وخلفاً والضرورة داعیة إلیه ، قال الله تبارک وتعالیٰ: ﴿فسئلوا أهل الذکر إن کنتم لاتعلمون﴾ (النحل: ۴۳)

وکذافیه منقبة وراثة الأنبیآء علیهم الصلوٰة والسلام. وأمامارواه الدارمی: عن ابن المنکدرموقوفاً علیه أن العالم یدخل فی مابین الله وبین عباده. فلیطلب لنفسه المخرج ؤمارواه عن ابن مسعود رضی الله عنه: موقوفاً علیه، أن الذی یفتی الناس فی کل مایستفتیٰ لمجنون ومارواه عن عبیدالله بن جعفر: مرفوعاً، أجرء کم علی الفتیا أجرء کم علی النارفمحمول علی التحذیرمن الإفتآء من غیرثبت وتحقیق. کمایدل علیه مارواه الدارمی: عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً: من أفتیٰ بفتیامن غیرثبت فإنماإثمه علی من أفتاه. وقال الإمام مالک رحمة الله علیه: من أجاب فی مسئلة فینبغی قبل الجواب أن یعرض نفسه علی الجنة والنار وکیف خلاصه ثم یجیب کمافی شرح المهذب. وفیه أیضاًعن ابی حنیفة رحمة الله علیه، أنه قال: لولاالفرق ای الخوف من الله تعالیٰ أن یضیع العلم ماأفتیت یکون لهم ألهنآء وعلیّ الوزر.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الفصل الثالث

فی بیان ألفاظ الفتوی

إعلم! أن ألفاظ الفتویٰ کثیرة مذکورة فی الفتاویٰ،

منها :............مایشتمل علی اللفظ الذی فیه حروف الفتویٰ،مثل علیه الفتویٰ وبه یفتیٰ والفتویٰ علیه وغیر ذٰلک.

ومنها:......مالا یکون کذٰلک.مثل به نأخذ،وعلیه الإعتماد، وعلیه عمل الیوم،وعلیه عمل الأمة، وهو الصحیح،وهو المأخوذ به،وهو الإحتیاط،وبه جری العرف،وبه أخذعلمآء نا،وهو المتعارف،وهو الأصح،وهو الأظهر،وهو الأشبه أی الأشبه بالنصوص روایة وألراجح درایة،وهو الأوجه أی الأظهر وجها،وهو الأحوط، وهو الأوفق،وهو الأولیٰ،وغیر ذٰلک.کمافی شرح عقودرسم المفتی وردالمحتار.

الفصل الرابع

فی ضابطة ترجیح بعض هٰذه الألفاظ علیٰ بعض

إعلم! أن اللفظ الذی فیه حروف الفتویٰ الأصلیة وکذامایساویه مثل:وبه نأخذوعلیه العمل آکد من غیره کمافی شرح التنویرمع ردالمحتار،وفی رد المحتارمن فصل صفة الصلوٰة:لفظة الفتویٰ آکد من لفظة المختار،وفی شرح التنویر:ولفظ "وبه یفتی" آکد من "الفتوی علیه" لأن الأول یفید الحصر. قلت:لم اجدالتصریح علی کون وبه یفتی آکدمن"وعلیه الفتوی" أوبالعکس إلا فی رسالة أحسن الأ قاویل فی ردالأباطیل حیث ذکرفیهاأن "وبه یفتی" آکدمن "وعلیه الفتویٰ"لأن الأول یفیدالحصروالثانی یفیدالأصحیة دون الحصر. إنتهیٰ قلت:وفیه نظرظاهر،لأن الثانی ایضاًفیه تقدیم ماحقه التاخیرفیفید الحصر،فهمامتساویان فی إفادة الحصرکمافی شرح عقودرسم المفتی،وفی شرح التنویر:أن لفظ إسم التفضیل آکد من غیره

عندالرملي، وقيل:بالعكس وهو المنقول عن شرح المنية .

إعلم ! أن الفقهآء علىٰ سبع طبقات

(۱)الأولى: طبقة المجتهدين بالإجتهادالمطلق كالأئمة الأربعة وفاقاً وأبي يوسف ومحمدعندأرباب التحقيق.

(۲)والثانية: طبقة المجتهدين في المذهب الذين يستخرجون الأحكام عن الأدلة حسب القواعدالتي قررهاالمجتهدالمطلق لا يخالفونه في قواعدالأصول وإن خالفوه في بعض الفروع .

(۳) والثالثة: طبقة أكابر المتأخرين الذين يقدرون على الإجتهادفي المسآئل التي لارواية فيهاعن صاحب المذهب ولايقدرون على المخالفة له.

(٤)والرابعة: طبقة المخرجين الذين يقدرون على تفصيل قول مجمل ذي وجهين وحكم مبهم محتمل لأمرين منقول عن المجتهد.

(٥)والخامسة: طبقة المرجحين الذين يقدرون علىٰ ترجيح بعض الروايات على بعض آخر.

(٦)والسادسة: طبقة المميزين الذين يقدرون على التميزبين الأقوىٰ والقوى والضعيف.

(۷)والسابعة: طبقة المقلدين الذين لايميزون بين الغث والسمين.نعم يميزون بين ماظهرعليه التعامل وهوالأرفق وماهوالمعروف وبين مالم يكن كذٰلك فعليهم إتباع مارجحه وصحّحه أهل الطبقات العالية.نعم قد يوجد أقوال بلا ترجيح:فيعمل بماوقع عليه التعامل وماهوالأرفق والمعروف،وقد يختلفون في التصحيح فيعمل بقواعدهذاالفصل من ترجيح بعض الألفاظ علىٰ بعض آخر،وكذابماوقع عليه التعامل وبماهوالأرفق وبماهوالمعروف كما أشيرإليه في شرح التنوير.

الفصل الخامس

في رسم المفتي أي بيان العلامة تدل المفتي علىٰ مايفتىٰ به

إعلم ! أن المفتي هوالمخبرعن حكم شرعي لاعلى سبيل الإلزام بخلاف القاضي كمامر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال ابن الهمام فی فتح القدیر :وقداستقررأی الأصولیین علیٰ أن المفتی هو المجتهد وأماغیرالمجتهد ممن یحفظ أقوال المجتهدفلیس بمفت والواجب علیه إذاسئل أن یذکرقول المجتهد کالإمام علیٰ وجه الحکایة، فعرف أن مایکون فی زمانامن فتوی الموجودین لیس بفتویٰ بل هونقل کلام المفتی فیأخذبه المستفتی.وطریق نقله لذلک عن المجتهدأحدالأمرین إماأن یکون له سند فیه أویاخذه من کتاب معروف تداولته الأیدی نحو کتب محمدبن الحسن ونحوهالأنه بمنزلة الخبرالمتواتروالمشهور.إنتهیٰ قلت:وقداصطلح أهل الأعصارالحادثة علی أن المفتی هوالناقل لحکم شرعی ولامشاحة فی الإصطلاح،

فرسم المفتی یؤخذ من الجمل الآتیة:

(ا)..... أن الحکم إن اتفق علیه أصحابنایفتیٰ به قطعاً

(ب)..... وإلافإماأن یصحح المشایخ أحدالقولین فیه أوکلاً منهماأولاولا، ففی الثالث یعتبرالترتیب بأن یفتی بقول أبی حنیفة ثم بقول أبی یوسف ثم بقول محمدثم بقول زفرثم بقول الحسن بن زیادکذافی الفتاویٰ السراجیة وغیرها، وصحح الحاوی القدسی قوة الدلیل . قال العلامة الحلبی:والذی یظهرفی التوفیق أی بین مافی الحاوی ومافی السراجیة،أن من کان له قوة إدراک لقوة المدرک یفتیٰ بالقول القوی المدرک،وإلافالترتیب.وفی ردالمحتارماملخصة:أن الفتوی علی قول الإمام الأعظم أبی حنیفة فی العبادات مطلقاً، سوآء انفرد وحده أم لا .وقیل:إذاکان أبوحنیفة فی جانب وصاحباه فی جانب فالمفتی بالخیار،والأول أصح إذالم یکن المفتی مجتهداً،کذافی الفتاویٰ السراجیة.وفی ردالمحتار :وهو(أی کون الفتویٰ علی قول الإمام الأعظم فی العبادات)الواقع بالإستقرآء مالم یکن عنه روایةکقول المخالف کمافی طهارة المآء المستعمل.وعلی قول أبی یوسف فی مایتعلق بالقضآء والشهادات.وعلی قول محمد فی جمیع مسآئل ذوی الأرحام.وعلی قول زفرفی سبعة عشرمسألة بل عشرین مسئلة مذکورة فی ردالمحتار من باب النفقة.

(ج) إذاکان فی المسئلة قیاس وإستحسان،فالعمل علی الإستحسان إلا فی مسآئل معدودة

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شهیرة، کذافی ردالمحتار.

(د) وفی البحرمن باب قضآء الفوآئت: المسئلة إذالم تذکر فی ظاهر الروایة وثبتت فی روایة أخریٰ تعین المصیر إلیها.

(ھ) وفی الأول: أی إن صحح المشایخ أحدالقولین، إن کان التصحیح بأفعل التفضیل خیر المفتی وإلا فلا، بل یفتی بالمصحح فقط.

(و) وفی الثانی: أی إن صحح المشایخ کلاًمنهما إما أن یکون أحد هما بأفعل التفضیل أو لا، ففی الأول قیل: یفتی بالأصح وهو المنقول عن الخیریة. وقیل: بالصحیح وهو المنقول عن شرح المنیة کمامر، وفی الثانی: یخیر المفتی وهو المنقول عن وقف البحر والرسالة أفاده الحلبی.

(ز) وفی البحر: الفتوی إذااختلف کان الترجیح لظاهر الروایة، وفی الأشباه: یتعین الإفتآء فی الوقف بالأنفع له کما فی شرح المجمع والحاوی القدسی.

إعلم! أن مسآئل مذهبناعلیٰ ثلاث طبقات.

الطبقة الأولیٰ: مسآئل الأصول: وهی مسآئل ظاهر الروایة، ویقال لها مسآئل ظاهر المذهب أیضاً. وهی مسآئل المبسوط لمُحَمَّد ومسآئل الجامع الصغیرومسآئل الجامع الکبیرومسآئل السیر الصغیر ومسآئل السیر الکبیر ومسآئل الزیادات.

والطبقةالثانیة: من مسآئل المذهب: هی غیر ظاهر الروایة، وهی المسآئل التی رویت عن الأئمةلکن فی غیر الکتب المذکورة.

والطبقةالثالثة: الفتاویٰ وتسمیٰ الواقعات: وهی مسآئل استنبطهاالمتأخرون من أصحاب محمدوأصحاب أصحاب محمد، فمن بعدهم فی الواقعات التی لم توجد فیهاروایة عن الأئمةالثلاثة. ثم ذکر المتأخرون هذه المسآئل مختلطة غیرمتمیزة کمافی فتاویٰ قاضیخان، وذکرهابعضهم متمیزة کمافی کتاب المحیط لرضی الدین السرخسی، إنه ذکرأولاًمسآئل الأصول ثم النوادرثم الفتاویٰ ونعم مافعل.

(ح) وفی تنقیح الفتاویٰ الحامدیة: وقالوا أیضاً: أن مافی المتون مقدم علیٰ مافی الشروح. ومافی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الشروح مقدم علیٰ مافی الفتاویٰ.إنتھیٰ

قالوا:المرادمن المتون لیس جمیع المتون،بل المرادالمختصرات التی الفھاحذاق الأ ئمةکالطحاوی والکرخی والحاکم.وقالوا أیضاً:ھذاإذالم یوجدالتصحیح الصریحی فی الطبقةالتحتانیة،قال العلامةالشامی فی تنقیح الفتاویٰ فی باب الحجر:أن ماجری علیه أصحاب المتون من أنه لا یحجرعلی الحرتصحیح التزامی بمعنی أن أصحاب المتون التزمواذکرالصحیح وھم فی الغالب یمشون علی قول الإمام.وقدمشوافی ھٰذه المسئلة علی قوله،فھوتصحیح له التزاماً،ومامرعن الخانیة:من أن الفتویٰ علیٰ قولھما تصحیح صریح فیقدم علی الإلتزامی.

(ط)......وفی شرح التنویر:أمانحن ای طبقةالمقلدین الذین لا یقدرون علی التمیزفعلینااتباع مارجحوه وماصححوه کمالوأفتوافی حیاتھم.

(ی)......فی تنقیح الفتاویٰ:المرادمن قولھم"یدین دیانةلاقضآء"أنه إذااستفتی فقیھاًیجیبه علی وفق مانوی ولکن القاضی یحکم علیه بوفق کلامه لایلتفت إلیٰ نیته إذا کان فی مانویٰ تخفیف علیه.

(ك)......وفی القنیة:لیس للمفتی ولاللقاضی أن یحکماعلی ظاھر المذھب ویترکاالعرف،ونقله عنه فی خزانة الروایات.

وفی شرح عقودرسم المفتی ماملخصة:أن للمفتی اتباع العرف الحادث فی الألفاظ العرفیة.وکذافی الأحکام التی بناھاالمجتھدعلیٰ ماکان فی عرف زمانه وتغیرعرفه إلیٰ عرف اٰخر، لکن بعد أن یکون المفتی ممن له رأی ونظربقواعدالشرع،حتی یمیزبین العرف الذی یجوزبنآء الأحکام علیه وبین غیره.وکذالابدله من معرفة عرف زمانه وأحوال أھله ومن التخرج فی ذٰلک علیٰ أستاذماھر.وقدقالوا:من جھل بأھل زمانه فھوجاھل،وقالوا:أن جمودالمفتی أوالقاضی علی ظاھرالمنقول مع ترک العرف والقرآئن الواضحة والجھل بأحوال الناس یلزم منه تضیع حقوق کثیرة وظلم خلق کثیرین.وبالجملة یلزم اتباع العرف وھٰذامالم یخالف الشریعةکالمکس والرباونحوذٰلک.ولایعتبرالعرف العام إذالزم منه ترک النص،ویعتبرإذالزم منه تخصیص النص

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ویعتبر العرف الخاص فی حق أهله فقط إذالم یلزم منهترک النص ولا تخصیصه. إنتهیٰ

(فائدة)ماقال المتأخرون: أن مفهوم المخالفةحجة فی الروایات وکلام الناس دون کلام الشارع فمبنی علی أنه المتعارف بینهم ویؤیده مافی شرح السیر الکبیر: أن الثابت بالعرف کالثابت بالنص.

الفصل السادس فی مواضع الإفتآء بالقول المرجوح وبمذهب سآئر الأئمة

إعلم! أنه لایجوزالحکم والإفتآء بالقول المرجوح وبمذهب سآئر الأئمة إلافی ثلاثة مواضع.

(الأول) عندالضرورةدون التشهی والتلهی فإنه حرام کما حرّم الحکم الملفق الخارق للإجماع فی عمل واحدکالحکم بصحة وضوء من ترک الترتیب ومسح دون ربع الرأس. قال العلامة الشرنبلالی فی رسالته عقدالفریدفی جوازالتقلید: مذهب الحنفیة: المنع عن المرجوح حتیٰ لنفسه لکون المرجوح صارمنسوخاً. إنتهیٰ نعم قیدالبیری بالعامی وذکرعن خزانةالروایات أن العالم الذی یعرف معنی النصوص والإخبار وهومن أهل الدرایة یجوزله أن یعمل علیها وإن کان مخالفاًلمذهبه. إنتهیٰ وقال العلامةالشامی فی مقدمةردالمحتار: هذافی غیرموضع الضرورة، وبمعناه فی شرح عقودرسم المفتی. وفی البزازیة: أنه روی عن أبی یوسف رحمه الله تعالیٰ: أنه صلی الجمعة مغتسلاًمن الحمام ثم أخبربفارة میتةفی بیرالحمام فقال: نأخذبقول إخواننامن أهل المدینة إذابلغ الماء قلتین لم یحمل خبثاً. وفی ردالمحتارعن القهستانی: لوأفتی به(أی بمذهب مالک فی المفقود)لابأس به علیٰ ماأظن. إنتهیٰ. قال العلامةالشامی: ونظیرهذه المسئلة عدةممتدةالطهر التی بلغت برؤیتهاالدم ثلاثةأیام ثم امتدطهرهافإنهاتبقی فی العدةإلی أن تحیض ثلاث حیض، وعندمالک تنقضی عدتهابتسعةأشهر. وقال فی البزازیة: الفتویٰ فی زماناعلی قول مالک. وقال الزاهدی: کان بعض أصحابنایفتون به للضرورة. إنتهیٰ وفی شرح التنویرفی باب الحظروالإباحة: لیس لذی الحق أن یأخذ غیرجنس حقه وجوزه الشافعی وهوالأوسع. إنتهی وقال العلامةالشامی: قدمنافی باب الحجر: أن عدم الجوازکان فی زمانهم، أمااليوم فالفتویٰ علی الجواز. وفی شرح التنویر: کره صلوةمطلقاً مع شروق الشمس إلاالعوام فلایمنعون من فعلهالأنهم یترکونها، والأدآء الجائزعندالبعض أولی من الترک کمافی القنیةوغیرها. وفی مختارات النوازل: ولوخرج منه شیء قلیل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ومسحه بخرقة حتیٰ لوترک یسیل لاینقض. قلت: وأصل هٰذه المسآئل قوله تعالیٰ: ﴿إلا ما اضطررتم﴾ وقولهﷺ: "یسروا ولاتعسروا بشروا ولاتنفروا". رواه البخاری ومسلم.

(فائدة) لما کان الإفتآء علیه عندالضرورة من أصول الحنفیة کان الحکم المبنی علیه مذهب الحنفیة أیضاً لإبتنآءه علی قواعدهم کما صرح به العلامة الشامی فی عقود رسم المفتی فیما إذا خالف فیه الأصحاب إمامهم الأعظم.

(والثانی) أنه جاز الإفتآء بالمرجوح وبمذهب سآئر الأئمة عندصحة الحدیث فیه، أی عندکون الحدیث المخالف ثابتاً سنداً ومتأخراً غیرمنسوخ و غیرمعلل وغیرمعارض بحدیث اٰخر. قال ابن الشحنة: إذاصح الحدیث وکان علیٰ خلاف المذهب عمل بالحدیث ویکون ذٰلک مذهبه ولایخرج مقلده عن کونه حنفیاًبالعمل به فقدصح عنه أنه قال: " إذاصح الحدیث فهومذهبی." وقدحکی ذٰلک ابن عبدالبرعن أبی حنیفة وغیره من الأئمة. إنتهیٰ وقال الإمام عبدالوهاب الشعرانی الشافعی فی المیزان الکبریٰ: قد رویٰ الإمام أبوجعفرالشیزاماری بالسندالمتصل إلیٰ الإمام أبی حنیفة: کذب والله وافتریٰ علینامن یقول عناأننانقدم القیاس علی النص، وهل یحتاج بعدالنص إلی القیاس. وکان رضی الله عنه، یقول: "نحن لانقیس إلاعندالضرورة الشدیدة وذٰلک أنناننظرأولادلیل تلک المسئلة من الکتاب والسنة وأقضیةالصحابة فإن لم نجددلیلاً قسناحینئذٍ". وفی روایة أخریٰ کان یقول: "ماجآء عن رسول اللهﷺ فعلی الرأس والعین بأبی هووأمی ولیس لنامخالفة، وماجآء ناعن أصحابه تخیرناوماجآء نا عن غیرهم فهم رجال ونحن رجال". إنتهی

قلت: ولم أجدفی صریح کلام الحنفیة مثالاً لهٰذاالنوع. ولایبعدأن یمثل له بماقاله الإمام أبوحنیفة: أن من حمل خمرالذمی یطیب له الأجرخلافاًلأبی یوسف ومحمدرحمهماالله تعالی لصحة الحدیث: "لعن الله الخمروحاملهاوالمحمولة إلیه" رواه أبوداؤد. و بماقال: لاتعزیربأخذالمال، لصحة حدیث أبی داؤد: ومن منعهاأی الزکوٰة فإنااٰخذوهاوشطرماله غرمة من غرمات ربناعزوجل. ولصحة مصادرة عمرعماله بأخذشطراموالهم. فقسمهابینهم وبین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المسلمین، کماأشیرإلی المثال الثانی فی معین الحکام.

(والثالث)......أنه أجاز الإفتآء بالمرجوحوغیره عند تبدل العرف کمافی معین الحکام عن القرافی. أماالصحیح فی هٰذه الأحکام فی مذهب أبی حنیفة والشافعی وغیرهمارحمهم الله تعالیٰ، المرتبة علی العوآئد، فهل إذاتغیرت تلک العوآئدوصارت تدل علی ضدماکانت تدل علیه أولا، فهل تبطل هٰذه الفتاویٰ فی الکتب، ویفتی بماتقتضیه العوآئدالمتجددة، أویقال: نحن مقلدون ومالناإحداث شرع لعدم أهلیتناللإجتهاد فیفتیٰ بمافی الکتب المنقولة عن المجتهدین؟ والجواب: أن إجرآء هٰذه الأحکام التی مدرکهاالعوآئد متیٰ تغیرت تلک العوآئدخلاف الإجماع جهالة فی الدین، بل کل ماهوفی الشریعة یتبع العوآئد یتغیرالحکم فیه عند تغیر العادة إلیٰ ما تقتضیه العادةالجدیدة. إنتهیٰ بحذف یسیرومثله فی شرح عقودرسم المفتی کمامرفی الفصل الخامس.

الفصل السابع

فی طریق الإفتآء فی الحوادث الجدیدة

قال المحقق الشاطبی: الإجتهادعلی ضربین. احدهما: لایمکن أن ینقطع حتی ینقطع أصل التکلیف. والثانی: یمکن أن ینقطع قبل فنآء الدنیا. فأما الأول: هوالإجتهادالمتعلق بتحقیق المناط. ومعناه أن یثبت الحکم بمدرکه الشرعی لاکن یقی النظرفی تعین محله. إنتهیٰ بحذف یسیر. وملخصه: أنه تعرف العلة المنصوصة أوالمجمع علیهافی غیرالصورة المنصوصة، مثل تعرف وصف السرقة فی صورةالنباش، فجاز تخریج حکم الحوادث الجدیدة بهٰذه السبیل، کیف، وقدتعاملت الأمة علیهاحیث خرجوا مثل هٰذه الأحکام من القرآن والأحادیث والآثار وعبارات المشایخ والنظآئر والشواهد إذالم یجدوها صریحة. وبالجملة: أن الأصل فی تشریعهاالتخریج من النصوص، ویکفی فی إباحتهاعدم تعارضهابالنصوص. وهٰذا التخریج لایتیسرإلالمن کان حافظاًبصیرًا عارفاً للمسآئل بشروطهاوقیودها ذا ذوق سلیم وذامشورة بأهل العلم غیرجاهل بأهل زمانه، فافهم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الفصل الثاني

في أحكام المفتي و آدابه

إعلم! أن الفقهآء ذكروا له شرآئط و آداباً كثيرة مسطورة في شرح المهذب للنواوي وقضآء البحر.

(١) إحداها: أنه يشترط فيه أن يكون مسلماً عادلاً عاقلاً بالغاً، فلا يصح فتوى الكافر والفاسق والمجنون والصبي، كما في البحر وشرح المهذب للنواوي. ولا يشترط فيه الإجتهاد في زماننا لتعذره في المفتي كالقاضي، نبه عليه العلامة الشامي في قضآء ردالمحتار. ولذا شاع إطلاق المفتي على الحاكي لأقوال الفقهآء إذا كان ذا بصيرة في العصر الحادث.

(٢) الثانية: أنه يشترط فيه، أن يكون متيقظاً يعلم حيل الناس ودسآئسهم لئلا يكون معيناً على ضلالة وظلم كما في ردالمحتار وشرح المهذب.

(٣) الثالثة: أنه يشترط، أن يحفظ مذهب إمامه ويعرف قواعده وأساليبه، ولا يشترط في زماننا أن يعرف أقاويل العلمآء ولا أن يعرف من أين قالوا. كذا في البحر

(٤) الرابعة: أنه ينبغي أن يكون ظاهر الورع مشهوراً بالديانة الظاهرة والصيانة الباهرة، كذا في شرح المهذب، وقواعدنا لا تأباه. ولا ينبغي أن يكون جباراً، فظاً، غليظاً، بل يكون متواضعاً كما في لسان الحكام.

(٥) الخامسة: أنه يحرم عليه التساهل في الفتوى بأن لا يثبت في الفتوىٰ ويسرع فيها، ومن التساهل: أن تحمله الأغراض الفاسدة علىٰ تتبع الحيل المحرمة أو المكروهة والتمسك بالشبه طلباً للترخيص لمن يروم نفعه، أو التغليظ على من يريد ضره. كذا في شرح المهذب والبحر.

(٦) السادسة: أن لا يفتي في حال تغير خلقه وتشغل قلبه كغضب وجوع وعطش وحزن وفرح وغير ذٰلك، كما في شرح المهذب والبحر

(٧) السابعة: أن يغلظ للزجر متأولاً. كما إذا سأله من له عبد عن قتله، وخشي أن يقتله، جاز له أن يقول له: "إن قتلته قتلناك" متأولاً لقوله ﷺ: من قتل عبده قتلناه. (١) وهذا إذا لم يترتب على

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

إضلافه مفسدة كذا في البحر

(۸) الثامنة: أن يتبرع بالفتوى ولا يأخذ به الأجرة. نعم، جازله قبول الهدية. ذكر العلامة الشامي في قضاء ردالمحتار عن بعض الشافعية: ولا يلحق بالقاضي في ماذكر المفتي والواعظ ومعلم القرآن والعلم، لأنهم ليس لهم أهلية الإلزام، والأولى في حقهم إن كانت الهدية لأجل مايحصل منهم من الإفتاء والوعظ والتعليم عدم القبول ليكون علمهم خالصا لله تعالى، إن اهدى إليهم تحببا وتوددا لعلمهم وصلاحهم فالأولى القبول. واما إذا أخذ المفتي الهدية ليرخص في الفتوى فإن كان بوجه باطل فهو رجل فاجر، يبدل أحكام الله تعالى ويشتري به ثمنا قليلاً. وإن كان بوجه صحيح فهو مكروه كراهة شديدة. إنتهى كلامه وقواعدنالا تأباه. ولاحول ولاقوة إلابالله العلي العظيم وأماإذا أخذ لاليرخص له، بل لبيان حكم شرعي فهذاما ذكره أولاً، وهذاإذالم يكن بطريق الأجرة، بل مجردهدية لأن أخذالأجرة على بيان الحكم الشرعي لايحل عندنا، وإنمايحل على الكتابة لأنهاغيرواجبة عليه، إنتهى مافي ردالمحتار. وفي قضاء البحر: وعلى الإمام أن يفرض لمدرس ومفت كفاية. وفي لسان الحكام في اداب القضاء: يجوزللقاضي أخذالأجرة على كتبه السجلات المحاضروغيرها من الوثائق بمقدارأجرةالمثل وذلک لأن القاضي إنمايجب عليه القضاء. ولابأس للمفتي أن يأخذ شيئاعلى كتابةجواب الفتوى، وذلک لأن الواجب على المفتي الجواب باللسان دون الكتابة بالبنان. وفي تكملة ردالمحتارقبيل كتاب الشهادات: لايجب عليه دفع الرقعة ولاأن يفهمه مايشق عليه. وفيهاأيضا: والحاصل أن على المفتي الجواب بأي طريق يتوصل به إليه، وكل مالايتوصل إلى الفرض إلابه فهوفرض. وحيث كان في وسع المفتي الجواب بالكتابةلاباللسان وجب عليه الجواب بها، حيث تيسرت إليه بلامشقة عليه بأن أحضرهاله السائل. ولايلزم للمفتي بذلهامن عنده له. وهذاكله إذا تعين عليه الإفتاء ولم يكن في البلدة من يقوم مقامه في ذلک. انتهى وفي شرح التنويرفي مسائل شتى من كتاب الإجارة: ويستحق القاضي الأجرعلى كتب الوثائق والمحاضروالسجلات قدرمايجوزلغيره كالمفتي فإنه يستحق أجرالمثل على كتابةالفتوى لأن الواجب عليه الجواب باللسان دون الكتابة

بالسن انتهی مافی شرح التنویر وفی ردالمحتار عن جامع الفصولین ویستاجر مثله بقدر مشقته أو بقدر عمله فی صنعته أیضا کحکاک (للأئمة وغیرها) ونقاب یستاجر باجر کثیر فی مشقة قلیلة انتهی قال بعض الفضلاء أفهم ذلک جواز اخذ الأجرة الزائدة وإن کان العمل مشقته قلیلة ونظرهم لصنعة المکتوب له انتهی قلت: ولایخرج ذلک عن أجرة مثله فإن من تفرغ لهذا العمل کثقاب اللآلی مثلا لایأخذ الأجر علی قدر مشقته فإنه لایقوم بمؤنته ولو ألزمناه ذلک لزم ضیاع هذه الصنعة فکان ذلک أجر مثله انتهی مافی ردالمحتار هامش الدر المختار

(فائدة) ولاضمان علی المفتی إذا أخطأ لما رواه أبو داود عن جابر خرجنا فی سفر فأصاب رجلا منا حجر فشجه فی رأسه ثم احتلم فسأل أصحابه، فقال: هل تجدون لی رخصة فی التیمم. قالوا: ما نجد لک رخصة وأنت تقدر علی المآء فاغتسل، فمات فلما قدمنا علی النبی ﷺ أخبر بذلک فقال: قتلوه قتلهم الله تعالی ألا سئلوا إذ لم یعلموا، قال العلی بن سلطان محمد القاری فی المرقاة: أخذ منه أنه لاقود ولا دیة علی المفتی وإن افتی بغیر الحق. انتهی

(٩) التاسعة: أنه لکل بلد اصطلاح فی اللفظ فلایجوز أن یفتی أهل بلد بما یتعلق باللفظ من لایعرف اصطلاحهم کالأیمان والإقرار ونحوهما. کما فی البحر وشرح المهذب.

(١٠) العاشرة: أنه ینبغی أن یجزم بما هو الراجح. فإن لم یعرفه توقف کما فی شرح المهذب والبحر

(١١) الحادیة عشرة: ما فی البحر: أفتاه ثم رجع قبل العمل کف عنه وکذا إذا نکح امرء بفتواه ثم رجع، لزمه فراقها وإن رجع بعد العمل وقد خالف دلیلا قاطعا نقضه وإلا فلا. وعلی المفتی إعلامه برجوعه قبل العمل وکذا بعده إن وجب النقض وإن أتلف بفتواه لایغرم ولو کان أهلا. إنتهی بحذف یسیر. وفی شرح المهذب عن الأستاذ أبی إسحاق: أنه یضمن إن کان أهلا للفتوی ولایضمن إن لم یکن أهلا لأن المستفتی قصر.

(١٢) الثانیة عشرة: ما فی شرح المهذب یلزم للمفتی أن یبین الجواب بیانا یزیل الإشکال وإذا کانت فی الرقعة مسائل فالأحسن ترتیب الجواب علی ترتیب السوال، ولو ترک الترتیب فلابأس. وإن أراد جواب مالیس فی الرقعة فلیقل وإن کان الأمر کذا وکذا فجوابه کذا واستحب العلماء: أن

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یزیدعلی مافی الرقعة مالہ تعلق بھامما یحتاج الیه السآئل لحدیث:ھو الطھور مآء ہ الحل میتته. وبمعناہ فی البحر

(۱۳) الثالثة عشرة: أنه ینبغی أن یأخذالورقة بالحرمة ویقرء المسئلة بالبصیرة مرة بعد مرة حتیٰ یتضح له السؤال ثم یجیب. ویقدم السابق وان تساووا أوجهل السابق قدم بالقرعة،نعم یجب تقدیم نسآء ومسافرین تھینوا أوتضرروا بالتخلف إلاأن ظھرتضررغیرھم بکثرتھم. ولایمیل إلی الأغنیآء وأعوان السلطان والأمرآء. و ینبغی أن یکتب فی أول الجواب ﴿ الحمد لله ﴾وعقیب جوابه ﴿والله أعلم﴾ أونحوه وقیل فی العقائد یکتب ﴿ والله الموفق ﴾ ونحوه. کما فی البحر ولاینکرأن یذکرالمفتی فی فتواہ الحجة إذاکانت نصاواضحاً مختصراً. قال الصمیری: لایذکرالحجة إن افتی عامیاً،ویذکرھاإن افتی فقیھاً کمافی شرح المھذب. وینبغی إذاضاق موضع الجواب أن لایکتبه فی رقعة أخری خوفاًمن التلبیس. کمافی شرح المھذب وبمعناہ فی البحر. ولیکتب بعد الفتویٰ "کتبه:فلان أوفلان بن فلان"کمافی شرح المھذب.

(۱٤) الرابعة عشرة: وفی البحر: لایجب الإفتآء فیمالایقع. إنتھی لماروا ہ أبوداؤد وغیرہ فی باب اللعان:أن رسول اللهﷺ کرہ المسآئل وعابھاأی کرہ أن یسئل أمراً فیه فاحشة ولایکون إلیھا حاجة. کما فی شروح البخاری نعم، یجب الإفتآء فیما سیقع.لماروا ہ الترمذی فی حدیث الدجال:قلنا:یارسول اللهﷺمالبثه فی الأرض،قال:أربعون یوماً یوم کسنة ویوم کشھرویوم کجمعة وسآئرأیامه کأیامکم ، قلنا: یارسول اللهﷺ فذٰلک الیوم الذی کسنة أیکفینافیه صلوٰۃ یوم؟ قال :لا أقدروا له قدرہ.

(۱۵) الخامسة العشرة: أنه ینبغی أن یحفظ فی دفتردارالإفتآء مثل ماکتبه المستفتی وما أجابه بأعیانھما مرسوماً بالرقوم المنتظمة المرتبة ، أمناً من التغیر والتزویر ، وذخرًا لأھل العلم، ثم یعید الأصل إلی المستفتی مرسوماً برقم الدفتر ومختوماً بختم دارالإفتآء.

(۱٦) السادسة عشر: مافی البحر:أنه لایکتب خلف من لایصلح للإفتآء ولایفتی معه،بل له أن یضرب علیه بأمرصاحب الرقعة،ولولم یستأذنه فی ھذاالقدر،جازإن أمن الفتنة،ولیس له حبس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الرقعة.إنتهىٰ مع بعض التوضيح.

الفصل التاسع

في أحكام المستفتي و آدابه

(١) إحداها: ......أنه يجب عليه أن يستفتي من عرف عمله وعدالته ولو باخبار ثقة عارف أو باستفاضة وإلابحث عن ذٰلک، فلو خفيت عدالته الباطنة إكتفىٰ بالعدالة الظاهرة.

(٢) والثانية: أنه جازله أن يعمل بفتوىٰ عالم مع وجود أعلم جهله. فإن اختلفا ولانص قدم الأعلم، وكذا إذا اعتقدأحدهماأعلم أوأورع، ويقدم الأعلم على الأورع.

(٣) والثالثة: ......أنه لوأجيب في واقعةٍ لاتتكرر، ثم حدثت لزم إعادة السؤال إن لم يعلم إستنادالجواب إلىٰ نص أوإجماع.

(٤) والرابعة: ......أنه إن لم تطمئن نفسه إلى جواب المفتي استحب سؤال غيره لايجب.

(٥) والخامسة: ......أنه يكفي المستفتي بعث رقعة أورسول ثقة هذاكله مأخوذمن البحر

(٦) والسادسة: ......أنه يجب عليه الرحيل إلى من يفتيه إن لم يجدببلده من يستفتيه. وقدرحل خلآئق من السلف في الحديث الواحدوالمسئلة الواحدة كمافي كتاب العلم من صحيح البخاري.

(٧) والسابعة: ......أنه لايسئل المفتي وهوقآئم أو مشغول بما يمنع تمام الفكر.

(٨)والثامنة: ......أن يتادب مع المفتي و يبجله في خطابه وجوابه، وأن لايقول إذاأجابه هٰكذاقلت أنا

(٩) والتاسعة: ......أنه لايطالبه بدليل فإن أراده ففي وقت اٰخر.

(١٠) والعاشرة: ......أنه ينبغي أن يكون كاتب السؤال من أهل العلم ممن يحسن السؤال ويبين موضع السؤال ويتثبت فيه ويصلح لحناًفاحشاً ويشغل بياضاًبخطه.

(١١)والحادية عشرة: ......أن يشاورفيمايحسن إظهاره من حضرمتأهلاً، هذاأيضاًماخوذمن البحر، إلاأني زدت عليه بعض الكلمات إيضاحاً.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الفصل العاشر

في ترجمة رأس المفتيين الإمام أبي حنيفة رحمه الله

إعلم أن إمام الأئمة وسراج الأمة إسمه النعمان بن ثابت بن زوطى بن ماه وزوطى من أهل كابل، وقيل من أهل الأنبار بلدة بعراق. كان مملوكا لبني تيم الله فاعتق. وقيل أنه النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من أبناء فارس من الأحرار وولدابوه ثابت في الاسلام. ووصل هو إلى خدمة علي المرتضى كرم الله وجهه وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفي ذريته. كذا في تهذيب الكمال وذكر فيه عن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة رحمه الله تعالى نحن من أبناء فارس الأحرار ماوقع علينا رق فط. ونقل في مفتاح السعادة أن ثابتا توفي وتزوج ام الإمام ابي حنيفة الإمام جعفر الصادق وكان الإمام أبو حنيفة صغيرا وتربى في حجر الإمام جعفر الصادق وهذه منقبة عظيمة له. إنتهى ولم يكن له ولد إلا حماد، وسمي بأبي حنيفة لأنه أول من وضع أصول الإجتهاد، وربى الملة الحنفية البيضآء. وقيل سمي به لأن الحنيفة في لغة العراق الدواة، وكان الإمام يلازمها معه. وقيل في وجه التسمية غير ذلك. وتمام الكلام في خيرات الحسان للعلامة أحمد بن حجر المكي

ولد بالكوفة سنة ثمانين (٨٠هـ). وتوفي ببغداد في رجب سنة خمسين ومائة (١٥٠هـ). قيل مات في السجن وقيل لم يمت في السجن. وقيل أنه دفع إليه قدح فيه سم فامتنع، وقال لا أعين على قتل نفسي فصب في فيه قهرا. غسله قاضي القضاة الحسن بن عمارة وصلى عليه صلى عليه خمس مرات من كثرة الإزدحام وحزر من صلى عليه مقدار خمسين ألفا وآخرهم صلى عليه حماد ابنه، وجآء الملك منصور فصلى على قبره وكان الناس يصلون على قبره إلى عشرين يوما. كذا في مفتاح السعادة وتاريخ ابن خلكان، وتهذيب الكمال للمزي.

واختلف في طبقته فقيل كان في أيامه أربعة من الصحابة (رضي الله تعالى عنهم) أنس بن مالك رضي الله عنه بالبصرة، وعبدالله بن أبي اوفى رضي الله عنه بالكوفة، وسهل بن

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سعدالساعدى رضى الله عنه بالمدينة،وأبو الطفيل عامربن واصلة رضى الله عنه بمكة،ولكن لم يلق أحدا منهم ولاأخذ منهم، أى هومن أتباع التابعين،مال إليه صاحب المشكوة فى الإكمال والحافظ ابن حجرفى تقريب التهذيب وابن خلكان فى تاريخه.وقيل: أدرك بالسن الصحابة، ورءى أنس بن مالك غيرمرة لما قدم الكوفة، وهذا هوالصحيح الذى ليس ماسواه إلاغلط.وقدنص عليه الخطيب البغدادىو الدارقطنى وابن الجورى والنووى والذهبى والسيوطى وابن حجرالعسقلانى فى جواب سئل عنه كمافى مقامة عمدة الرعاية،فهومن التابعين الذين ثبت لهم الرؤية دون الرواية والسماع.وقيل:أنه من التابعين الذين ثبت لهم الرؤية والرواية،جمع الحافظ ابومعشرعبدالكريم بن عبدالصمدالطبرى رسالة ذكرفيهاالروايات التى سمعهاالإمام أبوحنيفة من الصحابة،منها:مانقل عنه السيوطى فى تبييض الصحيفة:أبوحنيفة عن أنس بن مالك،قال:سمعت النبىﷺيقول:طلب العلم فريضة على كل مسلم، وصححه،والحافظ المزى حسنه لتعددالطرق.وأثبت العينى سماعه لجماعة من الصحابة ورده عليه صاحبه الشيخ قاسم الحنفى.وبالجملة أنه من التابعين الذين ثبت لهم رؤية الصحابة دون الرواية والسماع.ورواية الطبرى محمولة على الإرسال والإنقطاع على أصل البخارى دون أصل مسلم، فافهم

وأمامشايخه فكثيرون: عدمنهم فى تهذيب الكمال أزيد من خمس وستين.منهم نافع مولى ابن عمروموسى بن أبى عآئشة وحمادبن أبى سليمان وابن شهاب الزهرى وعكرمة مولىٰ ابن عباس.وقال الذهبى:عامربن شراحيل من أكبرشيوخ أبى حنيفة.وذكر العلى بن سلطان محمدالقارى فى شرح مسندأبى حنفية:أن عددشيوخه أربعة الاف.وفى مفتاح السعادة: قدعد مشايخه فبلغ أربعة الاف شيخ.

وأماتلامذته فخلق كثير: منهم:زفروأبومطيع والحسن بن زيادومحمدبن الحسن وأبويوسف ووكيع بن الجراح وعبدالله بن المبارك ومكى بن ابراهيم وزيدبن هارون وعبدالرزاق بن همام ويحيى بن سعيدالقطان.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وأما تاليفاته فكثيرة: كما يشير إليه ما رواه الحافظ الذهبي عن عبدالعزيز الدراوردي: كان مالك ينظر في كتب أبي حنيفة وينتفع بهامنها كتاب الآثار. قال السيوطي في تبييض الصحيفة: أنه أول كتاب دون على الأبواب الفقهية وهكذاذكر الموفق المكي في مناقب أبي حنيفة. وذكر أيضاً: انتخب أبو حنيفة الاثارمن أربعين ألف حديث. إنتهىٰ وله نسخ نسخة الإمام أبي يوسف ونسخة الإمام محمدونسخة الإمام زفر. وفي مقدمةعمدةالرعاية: وأماتصانيف أبي حنيفة فذكروامنها: الفقه الأكبروكتاب الوصية وكتاب العالم والمتعلم وغيرذلك. إنتهىٰ وأمامسندأبي حنيفة فليس من تاليفاته، بل هومروياته التي جمعها المحدثون مثل أبي نعيم الأصفهاني والحافظ ابن عساكروالحافظ ابن منده و... هم بلغ عدده إلى عشرين مسنداً، ثم جمع العلامة الخوارزمي كلهافي تاليف واحدسماه جامع مسانيدالإمام الأعظم.

وأمامناقبه فاكثرمن أن تحصى: منها: ماأشيرإليه فيمارواه الشيخان: عن أبي هريرةرضي الله عنه: لوكان الإيمان عندالثريالتناوله رجال من أبنآء فارس. أي من العجم ولعل طريق التناول التلقف كماهومعروف عندأهل الرياضة. ومنها: أنه أول من دون الفقه ورتبه أبواباًوكتباً. كذا في الخيرات الحسان للعلامة ابن حجر. ومنها: اشتهارمذهبه في عامة بلادالمسلمين. ومنها: شيوع مذهبه على سبيل شيوع الإسلام رغمالأنوف الحساد. ومنها: مامرأنه تابعي. ومنها: حكم السلاطين السالغة بفقهه غالباًدون فقه غيره.

أمامانقمواعليه

(١)فمنه: ماقال النسآئي في كتابه المسمىٰ بالضعفآء: نعمان بن ثابت أبوحنيفة ليس بالقوي في الحديث. قلنا: أولاً أن الأصل أن من كانت إمامته وعدالته متواترة فلايؤثرفيه جرح الآحاد، كماصرحوابه وإلافقدجرح يحي بن معين الإمام الشافعي، والكرابيسي الإمام أحمد، والذهلي البخاري، والإمام أحمدالإمام الأوزاعي. وابن حزم الترمذي. وابن ماجة، ورمي النسآئي بالتشيع فيلزم أن يكونوا مجروحين. وثانيا أن موثقوه أكثرمن جارحيه. وثقه شعبة ويحي بن سعيد القطان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ويحيى بن معين وعلى بن المدينى وعبدالله بن المبارك ومكى بن ابراهيم وسفيان الثورى وسفيان بن عيينه ووكيع بن الجراح والإمام الشافعى وغيرهم . وضعفه النسائى والإمام البخارى والدارقطنى والحافظ بن عدى قبل التلمذعلى الطحاوى،فيختار التعديل على الجرح كماصرح به الخطيب فى الكفاية.وثالثاً:أن التعديل مقدم على الجرح الغيرالمفسر كمافى مقدمةابن الصلاح.فان قيل:ذكرالذهبى فى ميزان الإعتدال:أن النعمان بن ثابت إمام أهل الرأى،ضعفه النسآئى وابن عدى والدارقطنى واخرون.قلنا:ليست هذه العبارةعبارةالذهبى بل هو الحاق من البعض.يدل عليه أن الحافظ الذهبى صرّح فى مقدمةالميزان على أنه لايذكرفى هذا الكتاب الأئمة الأجلآء مثل الإمام أبى حنيفة،وصرح باسمه رضى الله عنه.وألف لتذكرتهم تذكرة الحفاظ.ومدح فيه أباحنيفة وأثنى عليه.ويدل عليه أن بعض النسخ لم يوجدفيهاهذه العبارة.كماصرح به الشيخ عبدالفتاح فى هامش الرفع والتكميل.ويدل عليه أيضاأنه ألف كتابافى مناقب أبى حنيفة.

(٢)ومنه: ماقال الدارقطنى فى سننه فى نقدحديث:من كان له امام فقرآءة الامام له قرآءة لم يسنده عن موسىٰ بن أبى عآئشة رضى الله عنهاغيرأبى حنيفة والحسين عمارة وهماضعيفان وقدمرجوابه.

(٣)ومنه: ماذكره الإمام البخارى فى التاريخ الصغير عن نعيم بن حماد.ان سفيا ن الثورى لما بلغه موت أبى حنيفة،قال:الحمدلله كان ينقض الإسلام عروةعروة،ماولدفى الإسلام أشأم منه. قلنا كان نعيم بن حمادمتعصباًفى حق أبى حنيفة،قال الحافظ ابن حجر:يروى حكايات فى ثلب أبى حنيفة كلهاكذب

(٤)ومنه: ماذكره الساجى من سفيان الثورى:أستتيب أبوحنيفة مرتين.لأنه قال:القرآن محلوق قلنااولاً:قال ابن عبدالبر:الساجى ممن كان ينافس أصحاب أبى حنيفة.واماحمدبن يونس،فان كان الكريمى البصرى،فقال الذهبى:أحد المتروكين.وقال ابن عدى:أتهم بالوضع.قلت وإن كان غيره فالجواب عنه كالجواب عن النسآئى.وثانياً أنه روى البيهقى باسناده عن ابى يوسف كلمت أباحنيفة سنة جردآء . فى أن القران محلوق أم لا فاتفق رأيه ورأيى على أن من قال القران محلوق فهو كافر،قال البيهقى.رواته كلهم ثقات

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(٥)ومنه: مانقله ابن خلدون عن بعض الناس: أن أباحنيفةلم يحفظ إلاسبعة عشر حديثا. قلنا: هذا افترآء بلا إمترآء، كيف؟ وإنه مجتهد وفاقاً. وتلمذعلى أربعة الاف شيوخ، وألف كتاب الاثار وانتخبه من أربعين ألف حديث. وجمعت مروياته في المسانيد وتمسک بالأحاديث وأجاب عن أحاديث الخصم. فافهم وحقيقة الأمر: أنه كان الغالب عليه الإستنباط وفقه القرآن والحديث، ولم يسرد الاحاديث كسرد أهل الحديث. فلم يروعنه من كان طالب الألفاظ دون الفقه

(٦)ومنه: أنه رمي بالإرجاء، رماه به الشيخ عبدالقادر الجيلي وغيره قلنا: أصحاب أبي حنيفة كلهم على خلاف رأي الارجآء، فلو كان أبوحنيفة مرجنا، لكان أصحابه على رأيه. وحقيقة الأمر: أن الإرجآء ارجاءان أحدهما الإرجآء بمعنى تاخير العمل وإخراجه عن الإعتداد، بحيث لايخرج تارک العمل عن الإيمان المنجي ولاعن الإيمان المعلي ولاشک في كون هذا الإرجآء بدعة سيئة. وثانيهما: الإرجآء بمعنى تاخير العمل وإخراجه عن حقيقة الإيمان وأجزآءه بحيث لايخرج تارک العمل عن الإيمان المنجي وإن كان يخرج عن الإيمان المعلي. ولاشک في كون هذاالإرجآء حقا. كمالاشک في كون عدم الفارق بينهمامخطئاًأومبغضاً.

(٧)ومنه: أنه يقدم القياس على الحديث. قلنا: هذا إفترآء بلا إمترآء، كان يقدم الحديث وإن كان ضعيفاعلى القياس. كمافي مسئلة نقض وضوء المصلي بالقهقهة، كمامرفي الفصل السادس: عن ابن عبدالبروأبي جعفرالشيرازي. وحقيقةالأمر: أنه ماترک حديثاإلالحديث معارض له. كمافي مسئلة رفع اليدين. وكان يرجح من الحديثين المتعارضين مايؤيده القياس كمافي مسئلةعدم صحة الصلوةعندالشروق دون الغروب. وكذا يرجح من معاني الحديث مايؤيده القياس كما في مسئلة نكاح المحرم بالحج او العمرة. وكما في مسئلة نضح بول الصبي. من أراد الإطلاع على تفصيل هذه المسائل فليراجع إلى منهاج السنن شرح الجامع السنن للترمذي. ولعمري! أنه أحدث للدين ماهوخير وأسهل وأفيد للامة. ولم يحدث في الدين ماليس منه. هذاآخر ماأردت ايراده، ولله حمداًولاوآخراً. وصلى الله تعالى على سيدناخير خلقه محمدوآله وأصحابه وأتباعه اجمعين.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف بفتاویٰ فریدیہ (جلداول)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین.

اسلام زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہے روز پیش آنے والے حوادث وواقعات سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نصوص قرآن واحادیث محدود ہیں جبکہ مسائل وحوادث لامحدود ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ **رب حامل فقہ غیر فقیہ و رب حامل فقہ الی ھو افقہ منہ. (ترمذی)** کئی ایسے ہیں جو حامل فقہ (راوی حدیث) تو ہیں لیکن وہ فقیہ نہیں اور کئی حاملین فقہ روایت اس کی طرف لے جاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہو۔

پس ایسی صورت میں نصوص کی عبارت، اشارت، دلالت اور اقتضاء کو بنیاد بنا کر مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔ جس کیلئے دقیق نظر، وافر بصیرت اور ملکہ اجتہاد وفقاہت کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔

الحمدللہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ علوم دینیہ میں اپنی عظمت وشرافت اور وقیع علمی مقام کی بنا پر چاردانگ عالم میں شہرت ومقبولیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات سے یہ بھی ہے کہ دارالعلوم کے دارالافتاء کو بھی فتوی وفتاویٰ میں قیادت کی حیثیت حاصل ہے جس طرح قضاء وافتاء ایک نازک ذمہ داری ہے اسی طرح اس کی شرائط وصفات بھی نازک وحساس ہیں جس کے لئے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے جو نہ صرف جزئیات فقہ پر نظر غائر اور قرآن وسنت سے استخراج واستنباط پر کامل دسترس رکھتی ہو بلکہ جس کو تبحر علمی، دقت نظر، کتاب وسنت سے وسیع متون قدیم وجدید ذخیروں پر کامل عبور، وسعت مطالعہ اور شارع علیہ السلام کے کلام واحکام کے مزاج اور روح تک پہنچنے کا بھی ذوق وصلاحیت میسر ہو جو کتب ومدرسہ کی رسمی تعلیم وتعلم سے زیادہ اولیاء اللہ کا فیضان نظر، قدرت کا عطیہ اور خدا داد استعداد قلب وذہن کے طور پر حاصل ہو۔ پس حقانیہ جیسے علمی مرکز کے دارالافتاء کیلئے بھی ایک ایسی شخصیت کی ضرورت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھی جو ان اوصاف مذکورہ کے ساتھ ساتھ اپنی ذات میں بھی مستقل ادارہ اور مرکزی حیثیت کی حامل ہو۔ چونکہ حضرت صاحب دامت برکاتہم دور طالب علمی میں بھی امین الله فی الارض حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی رحمۃ اللہ علیہ سے کئے گئے استفتاءات کے جوابات دیا کرتے تھے۔ پھر ۱۳۷۳ھ سے ۱۳۸۲ھ تک اکوڑہ خٹک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ میں نو سال تک بحیثیت مدرس اعلیٰ شیخ الحدیث اور مفتی کے خدمات انجام دیں ۔ جامعہ میں ہر قسم کی کتب پڑھائیں ۔ جن میں ترمذی شریف مکمل مع شمائل ترمذی، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، موطا مین، سنتین، مشکوٰۃ، جلالین، بیضاوی شریف، ہدایہ، مطول، قاضی، سلم، حمداللہ، صدرااور شرح جامی قابل ذکر ہیں ۔ پھر تین سال تک دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں صدر المدرسین شیخ الحدیث اور مفتی کے منصب پر فائز رہے ۔ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۶ء سے لیکر ۱۹۹۵ء تک پورے ۳۱ سال حضرت صاحب کی ذات با برکات دارالعلوم حقانیہ کے لئے جاذبیت اور مقبولیت کی علامت بنی رہی ۔ ملک و بیرون ملک میں عموماً اختلافی مسائل میں حضرت صاحب کے فتوی کو قول فیصل سمجھا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ اور صوبائی ہائی کورٹوں میں حضرت صاحب کے فتوی کو قانونی حیثیت حاصل ہے۔ایک بزرگ عالم دین نے فرمایا کہ افغان علاقوں میں سب سے پہلے حضرت صاحب نے فتوی کی داغ بیل ڈالی۔ علامہ قاضی فضل اللہ (مقیم امریکہ) اپنے ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں '' حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب اس دور میں یقیناً فرید العصر اور بخاری زمان ہیں ۔ آج کے دور میں آپ سلف کی یادگار اور خلف کی حجت ہیں ۔ مفتی صاحب حقیقتاً وارث الانبیاء ہیں ۔ کہ رسول اکرم ﷺ کی تین اساسی ذمہ داریاں " یتلوا علیهم ایاته و یعلمهم الکتاب و الحکمة و یزکیهم ' یعنی (یتلوا علیهم ایاته و یعلمهم الکتاب) شریعت کی تعلیم (والحکمة) سیاست اور (و یزکیهم) تزکیہ نفوس یا طریقت ۔ حضرت صاحب دامت برکاتہم بیک وقت ان ارکان ثلاثہ کو سینہ سے لگائے ہوئے نمونہ اسلاف بن چکے ہیں ۔ ہم حضرت صاحب کی ذات کو آج کے دور میں نشان حق سمجھتے ہیں ۔'' بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ۔ کہ مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ کی روح رواں ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم بیک وقت دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث ،صدر المدرسین اور مفتی اعظم کے منصب پر فائز رہے ۔ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے دورہ حدیث شریف کو مزید اتنی شہرت ملی کہ ملک بھر میں طلباء حدیث کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سب سے زیادہ طلباء کا ورود دارالعلوم حقانیہ میں رہا۔ اور یوں طلباء کی تعداد سات سو تک پہنچ گئی تھی اور ساتھ ساتھ آپ کی تعلیم و تربیت اور فتاویٰ کی روشنی میں ایک کثیر جماعت کو مفتی بننے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

دارالعلوم میں آپ کے دیئے ہوئے درج فتاویٰ کی تعداد پچاس ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ اور اسی اندازے کے مطابق غیر مندرج فتاویٰ کی تعداد بیس ہزار تک پہنچتی ہے جو حضرت صاحب گھر پر یا دوسرے مقامات پر تحریر فرماتے تھے۔ جن کے اندراج کا پورا اہتمام نہ ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور چارسدہ کے بارہ سال کے فتاوے بھی موجود ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق کل فتاویٰ کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ تک ہے۔

دارالعلوم میں نقل فتاویٰ کی خدمت بعض اساتذہ کرام اور طلباء کرام کررہے تھے جس میں ہر فتوے کے ساتھ ناقل کا نام درج ہے۔ ناقلین میں اکثریت مولانا قاضی انوارالدین، مولانا مفتی غلام الرحمٰن، مولانا عبدالحلیم کلاچوی، حضرت کے فرزندان مولانا مفتی رشید احمد حقانی اور مولانا حسین احمد صدیقی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ کی ہے۔
دارالعلوم حقانیہ سے جو رجسٹر میسر آئے مولانا حسین احمد صدیقی نے اس کے فوٹو کاپی لیکر محفوظ کر لیئے۔ ۱۰/اپریل ۲۰۰۰ء میں اس کی تخریج و تحشیہ اور ترتیب و تبویب پر فقیر نے کام شروع کیا۔ اور تقریباً اپریل ۲۰۰۱ء تک ایک سال میں جلد اول مکمل ہوئی اور ترتیب و تخریج میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(۱)...... مکررات حذف کردیئے گئے ہیں۔

(۲)...... حضرت صاحب کے جوابات من و عن نقل کئے گئے ہیں۔

(۳)...... استفتاء میں کسی واقعہ یا حادثہ کو بعینہ اسی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

(۴)...... ہر استفتاء کے ساتھ مستفتی کا نام، تاریخ اور مقام لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ عرف و زمان اور علاقہ کی مناسبت سے فتویٰ کا حال معلوم ہو۔ اور ایک تاریخی دستاویز بھی مرتب ہو۔

(۵)...... تخریج و تحشیہ میں معروف اور متداول کتب کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

(۶) بعض مقامات پر حضرت مفتی صاحب کے نقطہ نظر کو مزید واضح کرنے کیلئے آپ کی اپنی تالیفات اور تصنیفات سے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں۔

(۷) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے طرز پر پہلے وحی، کتاب الایمان، کتاب العلم سے شروع کیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گیا ہے۔ چنانچہ جدید فتاویٰ سے نئے ابواب الفقہ کے علاوہ ابواب کو جلد اول میں جمع کیا گیا ہے۔

(۸) بعض ناقلین کی کوتاہی نیز فوٹو کاپی کی وجہ سے بعض فتاویٰ کی خط شکستہ تھی۔ اس لئے ہر باب اور کتاب تیار ہونے کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے استاذ الحدیث والفقہ حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی مدظلہ العالی اس پر نظر ثانی فرماتے رہے۔

(۹) جہاں کہیں بھی کچھ شک گزرتا۔ حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم سے رجوع کیا جاتا۔

(۱۰) جلد اول مکمل کر کے حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم کو پیش کی گئی۔ آپ نے تمام پر نظر ڈال کر بعض مقامات کی تصحیح فرمائی۔

آخر میں عرض ہے کہ فقیہ مرتب کی کم مائیگی اور علمی تہی دامنی کی بنا پر کہیں بھی لغزش اور کوتاہی یقینی ہے۔ اگرچہ محنت کی حد تک کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی گئی اور دیگر یہ کہ فتویٰ کا مقصود اصلی بھی حکم بیان کرنا ہوتا ہے نہ کہ مضمون نگاری اور تصنع وتکلف سے کام اور پیچیدار الفاظ کے پیچھے پڑ کر فصاحت و بلاغت کا اظہار، تاہم پھر بھی اگر کسی کو کہیں بھی کوئی غلطی نظر آئے تو بندہ کی خدمت میں مطلع کریں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔ پروردگار عالم سے ہم دست بدعا ہیں کہ جن ساتھیوں نے بالخصوص محترم جناب سعید الرحمن صاحب اور جناب سلطان فریدی صاحب جنہوں نے اردو گرامر اور محاورہ کی تصحیح میں بڑی انتھک کوشش کی ہے۔ محترم مولانا امداد اللہ حقانی، مولانا سعد اللہ حقانی، مولانا سید نواز حقانی، مولوی ولی الرحمن صدیقی اور مولوی ولی الرحمن صدیقی جنہوں نے کمپوزنگ، پروف اور دیگر مراحل میں خدمات انجام دیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ہم سب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا

محمد وہاب منگلوری عفی عنہ

فاضل ومتخصص دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناظم افتاء ومدرس بدارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب

الایمان والعقائد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد للّٰه رب العالمين ۝ الرَّحمن الرَّحيم ۝ مالك يوم الدين ۝ اياك نعبد و اياك نستعين ۝ اهدنا الصراط المستقيم ۝ صراط الذين انعمت عليهم ۝ غير المغضوب عليهم ولا الضّآلين ۝

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كتاب الايمان والعقائد

باب بدء الوحى

ابتدائی وحی کی کیفیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ابتدائی وحی کی حالت کیا تھی؟ املاء کی شکل میں یا حضور علیہ کے قلب مبارک پر الہام والقاء کے ذریعہ تیسری مرتبہ جو آیات کریمہ پڑھی گئی تھی حضور علیہ نے کس طریقہ سے پڑھی؟

المستفتی: مولانا سعد الرشید زیارت کاکا صاحب نوشہرہ

الجواب: قرآن مجید کی وحی کی کیفیت یہ تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑھتے اور حضور علیہ سنتے تھے اور ابتدائی وحی سے مراد وہ وحی ہے جس کو تیسری دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اقرأ سے **ما لم يعلم** تک پڑھا اور آپ علیہ نے سنا **كما صرح به في اول صحيح البخارى**۔ (۱)

وحی رحمانی بند اور شیطانی اغوا جاری ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا وحی رحمانی بند ہوگئی ہے اور وحی شیطانی قیامت تک جاری رہے گی۔ کیا یہ ظلم نہیں؟ (نعوذ باللہ)

المستفتی: مولانا عبدالستار ٹاؤن شپ لاہور ۔۔۔ ۲ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

---

(۱) عن عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها ... وهو فى غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال فقلت ما انا بقارئ قال فاخذنى فغطنى حتى بلغ منى الجهد ثم ارسلنى فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنى فغطنى الثانية حتى بلغ منى الجهد ثم ارسلنى فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ قال فاخذنى فغطنى الثالثة ثم ارسلنى فقال اقرأ باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربك الاكرم. فرجع بها رسول الله ﷺ يرجف فؤاده فدخل على خديجة بنت خويلد الخ الحديث.

(صحيح البخارى صفحه ۲ جلد ۱ باب كيف كان بدء الوحى الى رسول الله ﷺ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: چونکہ وحی رحمانی تا قیامت ہر دور کے اصلاح کیلئے کافی ہے﴿۱﴾ لہٰذا اس کے بند ہونے میں ظلم کے شائبہ تک کا نہ ہونا ثابت ہوگیا، جبکہ شیطان کو ہر دور اور زمانے کے اغواء کیلئے نئی نئی تدابیر کی ضرورت ہے۔﴿۲﴾

باب الایمان

عیسائی کا ایمان کی تعریف پر اعتراض کا جواب

سوال: ایک عیسائی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر میں مولانا مفتی محمود صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں تو بریلویوں اور اہل حدیث کے نزدیک پھر بھی میں کافر ہوں کیونکہ اسلام کو عالمگیر مذہب ماننے والے لوگ مسلمان اور ایمان کی کوئی جامع تعریف نہیں کر سکے بعض کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ، ملائکہ، انبیاء، کتب اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان ہے بعض کہتے ہیں کہ شہادتین اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو لہٰذا عرض یہ ہے کہ ایمان کی متفقہ تعریف کیا ہے؟

المستفتی: مجاہد امرتسری بازار گنج مغل پورہ لاہور

الجواب: واضح رہے کہ ایمان کی تعریف میں کوئی معنوی اور حقیقی اختلاف نہیں ہے **وهو التصديق بجميع ماجاء به النبي ﷺ مما علم مجيئه به بالضرورة**. ﴿۳﴾ یعنی تمام ضروریات دین اور واضحات کو ماننا، بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب سماویہ خصوصاً قرآن، رسل وغیرہ محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے تشریحات کے موافق ماننا۔ اس تعریف میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور مؤمن مسلمان ہونے میں صرف دعویٰ ناکافی ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک عملی معاہدہ ہے۔ نصاریٰ کیلئے ضروری ہے کہ وہ عیسائیت کی ایسی تعریف پیش

﴿۱﴾ قال الله تعالیٰ اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا الآية
(پ: ٦ سورة المائدة آیت: ۳)

﴿۲﴾ قال الله تعالیٰ قال ربّ فانظرنيّ الى يوم يبعثون ○ قال فانک من المنظرين ○ الیٰ يوم الوقت المعلوم ○ قال فبعزتک لاغوينهم اجمعين ○ الا عبادک منهم المخلصين ○ (پ: ۲۳ سورة صٓ آیت: ۷۹ تا ۸۳ ع: ۱۴)

﴿۳﴾ قال الحصكفي الايمان و هو تصديق محمد ﷺ في جميع ماجاء به عن الله تعالیٰ مما علم مجيئه ضرورة و قال ابن عابدين لما علم بالضرورة انه من دين محمد ﷺ بحيث تعلمه العامة من غير افتقار الیٰ نظر واستدلال كالواحدانية والنبوة والبعث والجزاء و وجوب الصلاة و الزكاة وحرمة الخمر ونحوها .انتهیٰ
(الدر المختار مع رد المحتار صفحه ۳۱۰ جلد ۱ باب المرتد.)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریں جو کہ ان کے تمام فرقوں کو شامل ہو۔ ان میں کتنا عظیم اختلاف ہے۔ ان میں ابھی تک انجیل کی تعین پر اتفاق نہیں ہے تو اس کی تشریحات پر کس طرح اتفاق واقع ہو سکے گا۔ فقط

حضور ﷺ کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب جاننا

سوال: حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور حضور ﷺ کو عالم غیب جاننا کیسا ہے؟

المستفتی: ملک فضل الرحمٰن جہلم ۱۹۷۲ء/۷/۱۷

الجواب: حضور ﷺ کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا قرآن و حدیث اور فقہ سے متصادم ہے اور آپ ﷺ کو جمیع المغیبات کا عالم الغیب سمجھنا کفر ہے۔ فقط ﴿۱﴾

حضور ﷺ کو مختار کل اور اللہ کے نور سے نکلا ہوا حصہ ماننا شرک اور کفر ہے

سوال: ایک شخص اہل سنت والجماعۃ میں سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناظر، عالم الغیب اور مختار کل مانتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نور کے بنے ہوئے ہیں اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے واحد نور خاص سے نور کا حصہ جدا ہو کر بنے ہوئے ہیں کیا یہ عقیدہ صحیح ہے؟

المستفتی: فضل کریم

الجواب: یہ شخص مشرک اور کافر ہے نیز نصاریٰ کی طرح ابن اللہ کا قائل ہے اہل اسلام اور اہل سنت والجماعۃ ان عقائد سے بے زار ہیں ﴿۲﴾ وھو الموفق

سب سے پہلے نور محمد ﷺ کا پیدا ہونا اور اولیاء کے تصرف کا عقیدہ

سوال: (۱) اگر ایک شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سب مخلوق سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا ہوا ہے اور اس نور سے عرش و کرسی و قلم پیدا ہوئے ہیں یہ عقیدہ رکھنا شرک ہے یا نہیں (۲) اور یہ عقیدہ کہ ولی کامل کا دست تصرف اپنے

﴿۱﴾ قال اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ

(پارہ: ۲۰ سورۃ النمل رکوع: ۱ آیت: ۶)

و قال اللہ تعالیٰ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء

(پارہ: ۴ سورۃ ال عمران رکوع: ۹ آیت: ۱۷۹)

و فی فتاویٰ قاضیخان رجل تزوج امرأۃ بغیر شھود فقال الرجل (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مریدوں سے کوتاہ نہیں کیونکہ ولی کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے یہ عقیدہ شرک ہے یا صحیح ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی : نامعلوم...... ۱۹۸۶ء/۳/۱۰

الجواب: (۱) چونکہ نور محمدی ﷺ کا یہ مسئلہ بعض ضعیف روایات سے ثابت ہے لہٰذا اس کے انکار اور اقرار یا تاویل سے کوئی بھی کفر یا شرک لازم نہیں آتا ہے۔

(۲) اگر تصرف سے مراد اصطلاحی تصرف ہو یعنی توجہ مراد ہو تو درست ہے ﴿۱﴾ یہ تو غائبانہ دعا ہے اور اگر تسلط غیبی مراد ہو تو شرک جلی ہے۔ وهو الموفق

مصیبت کے وقت کسی مردہ، استاد یا مرشد کے حضور اور امداد کا عقیدہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ کسی مشکل یا مصیبت کے وقت

(بقیہ حاشیہ) والمرء خدائے را و پیغامبر مرا گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانه اعتقدان رسول الله ﷺ يعلم الغيب و هو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت(فتاوى قاضيخان على الهنديه ص ۵۷۶ ج ۳ باب مايكون كفرا من المسلم و ما لا يكون

﴿۲﴾ قال الله تعالى و لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير و ما مسنى السوء(پ سورة اعراف آيت)
قال الله تعالى يعلم ما بين ايديهم و ما خلفهم و لا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء.
(پ : ۳ سورة البقره ركوع : ۲ آيت ۲۵۵) قال الله تعالى قل انما انا بشر مثلكم(سورة كهف)
قال الله تعالى سبحان ربى هل كنت الا بشرا رسولا(سورة الاسراء)
(حواشی صفحہ ہذا)

﴿۱﴾ قال الشیخ مفتی اعظم توجہ، تصرف اور تاثیر ایک شئے ہے توجہ ایک نفسانی کمال ہے نہ کرامت ہے اور نہ تصوف میں داخل ہے۔ یہ کافر اور فاسق بھی دے سکتا ہے توجہ اسلحہ کا حکم رکھتی ہے۔ جائز مقصد کیلئے جائز اور ناجائز مقصد کیلئے ناجائز ہے۔ توجہ کی حقیقت قوت ارادی سے ایک کام کرنا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره رواه البخارى یعنی اللہ تعالیٰ کے بعض بندے صاحب ہمت اور صاحب قوت ارادی ہیں اور حدیث قدسی میں ہے انا عند ظن عبدى بى رواه الشيخان یعنی جس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حسن ظن ہو کہ میں جو ارادہ کروں تو اللہ وہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے نامراد نہیں کرتے۔

(سلسلہ مبارکہ خاندان نقشبند یہ مجددیہ عثمانیہ مالکیہ ص: ۱۷۴) وہاب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

استاد یا مرشد اگر چہ مردہ ہو حاضر ہو کر امداد کرتے ہیں اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں جب مرید یا شاگرد مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالہادی، ظہیر الحق گڑھی کپورہ مردان ۱۴۰۱ھ/۷/۵

الجواب: جزوی طور پر یہ حضور ممکن بلکہ واقع ہے ﴿۱﴾ لیکن کلی اور ضابطہ کے طور سے اس کے حاضری کا اعتقاد شرک جلی ہے ﴿۲﴾ اور خلاف واقع ہے اس میں غیر اللہ کیلئے علم غیب ثابت کرنا ہے اور کربلا کے مقام میں انصر اخاک ظالما او مظلوما سے اجتناب ہے۔ ﴿۳﴾ و هو الموفق

کلمہ طیبہ کا مقصد اور عقیدۂ جبریہ

سوال: تبلیغی حضرات کلمہ طیبہ کا مقصد خدا سے ہونے کا یقین اور مخلوق سے نہ ہونے کا یقین بتلاتے ہیں جبکہ بندہ کے خیال میں یہ جبریہ کا عقیدہ ہے اس کے متعلق وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: فضل گل ملوزی صدہ کوہاٹ ... ۱۴/رجب ۱۴۰۴ھ

الجواب: توکل علی اللہ اور جبر میں فرق نہ کرنا غلط فہمی اور بدفہمی ہے۔ تمام اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے

﴿۱﴾ قال ابن عابدین و عبارة النسفی فی عقائده و کرامات الاولیاء حق فتظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع المسافة البعیدة فی المدة القلیلة و ظهور الطعام و الشراب و اللباس عندالحاجة والمشی علی الماء والهواء و کلام الجماد والعجماء و اندفاع المتوجه من البلاء و کفایة المهم من العداء و غیر ذالک من الاشیاء اھ

(رد المحتار ص ۶۸۴ ج ۲ مطلب فی ثبوت کرامات الاولیاء والاستخدامات)

قال الشاہ غلام علی عبدالله المجددی میاں زلف شاہ کہ یکے از مخلصان حضرت ایشان (مرزا مظہر جان جاناں) است گفت کہ من در اوائل حال کہ بخدمت حضرت ایشان ے آمدم در دشت راہ گم کردم ناگاہ بزرگے نمودہ شد مرا براہ راست آوردند گفتم کہ شما کیستید گفتند تو برائے بیعت پیش کسی کہ میروی من ہمانم دوبار مرا این واقعہ پیش آمد۔

(مقامات مظهریه للشاہ غلام علی عبدالله المجددی رحمهم الله تعالیٰ رحمة واسعة ص: ۱۶۱)

﴿۲﴾ یعلم ما بین ایدیهم و ما خلفهم و لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء (پ:۳ سورة: البقرہ ع:۲ ایت: ۲۵۵

﴿۳﴾ عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ انصر اخاک ظالما او مظلوما قال یا رسول الله هذا ننصره مظلوما فکیف ننصره ظالما قال تأخذ فوق یدیه.

(صحیح البخاری کتاب المظالم ص ۳۳۰ ج ۱ باب اعن اخاک ظالماً او مظلوماً)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اذن اور امر کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا ﴿۱﴾ اور اللہ تعالیٰ ہر کام کا خالق ہے کاسب نہیں ہے ﴿۲﴾ اور خلق اور کسب میں فرق کرنا چاہیئے ۔لہٰذا اس جماعت پر اعتراض کرنا خود غلطی کر کے اہل حق کو غلطی کی نسبت کرنا ہے۔والی اللہ المشتکیٰ

نظم کے شاعر کو خالق نظم کہنا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء حقہ اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہ کہنا کہ ''اس نظم کا خالق کون ہے'' کہنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا روح الامین صوابی مردان.....۱۹۸۷ء/۱۲/۱۳

الجواب: ہر چیز کا خالق یعنی نیست سے ہست کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے شعر بنانے والا صانع اور منشد ہے ﴿۳﴾ مگر خالق نہیں قال اللہ تعالیٰ قل اللہ خالق کل شئی الآیة ﴿۴﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ علی القاری و لا یکون فی الدنیا و لا فی الاخرۃ شئی ای موجود حادث فی الاحوال جمیعاً الا بمشیئتہ ای مقروناً بارادتہ و علمہ و قضاءہ ای حکمہ و امرہ الخ (شرح فقہ الاکبر ص ۴۱ للہ تعالیٰ اوجد المخلوقات لامن شئی)

﴿۲﴾ قال الملا علی قاری و جمیع افعال العباد من الحرکۃ والسکون ای علی ای وجہ یکون من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان کسبھم علی الحقیقۃ ای لا علی طریق المجاز فی النسبۃ و لا علی سبیل الاکراہ والغلبۃ بل باختیارھم فی فعلھم بحسب اختلاف اھوانھم و میل انفسھم فلھا ما کسبت و علیھا مااکتسبت لا کما زعمت المعتزلۃ ان العبد خالق لافعالہ الاختیاریۃ من الضرب والشتم وغیر ذالک ولاکما زعمت الجبریۃ القائلون بنفی الکسب والاختیار بالکلیۃ ففی قولہ تعالیٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین رد علی الطائفتین فی ھذہ القضیۃ . والحاصل ان الفرق بین الکسب والخلق ھو ان الکسب امر لا یستقل بہ الکاسب والخلق امر مستقل بہ الخالق و قیل ما وقع بآلۃ فھو کسب و ما وقع لا بآلۃ فھو خلق ثم ما اوجدہ سبحانہ من غیر اقتران قدرۃ اللہ تعالیٰ بقدرۃ العبد و ارادتہ یکون صفۃلہ و لایکون فعلا لہ کحرکۃ المرتعش و ما اوجدہ مقارنا لا یجاد قدرتہ و اختیارہ فیوصف بکونہ صفۃ و فعلا و کسبا للعبد کالحرکات الاختیاریۃ . ثم المتولدات کالالم فی المضروب والانکسار فی الزجاج بخلق اللہ و عند المعتزلۃ بخلق العبد (واللہ تعالی خالقھا) ای موجد افعال العباد وفق ما اراد لقولہ تعالیٰ اللہ خالق کل شئی الخ (شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۴۹، ۵۰ افعال العباد کسبھم وخلق اللہ تعالیٰ)

﴿۳﴾ قال الملا علی قاری واللہ تعالیٰ خالقھا ای موجد افعال العباد وفق ما اراد لقولہ تعالیٰ اللہ خالق کل شئ (شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۵۰ الفرق بین الکسب والخلق)

﴿۴﴾ (پ:۱۳ سورۃ الرعد رکوع :۸ آیت :۱۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

غیر اللہ کے ندا کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ نداء یا رسول اللہ ﷺ، یا غوث الاعظم یا پیر بابا کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اس کا عقیدہ شرک ہے یا نہیں۔ نداء لغیر اللہ کا حکم واضح فرمائیں؟

المستفتی: عبدالمتین چمکنی پشاور...... ۱۹۸۴ء/۶/۱۹

الجواب: غیر اللہ کو تسلط غیبی کے ارادہ سے ندا کرنا شرک جلی ہے اور دیگر ارادات سے کبھی موہم شرک اور کبھی جائز ہوتا ہے۔ (والتفصیل فی الفتاویٰ الرشیدیہ)

صحیح عقیدہ کے ساتھ ندا یا محمد جائز ہے

سوال: اگر کسی شخص کا عقیدہ صحیح ہو اور انبیاء کرام اور اولیاء کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر نہ سمجھتا ہو تو کیا اس کیلئے ندا یا محمد ﷺ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: نوراللہ ہرات افغانستان

الجواب: المحظور هو النداء بيا محمد على عقيدة علم الغيب واعتقاد التسلط الغيبى علما و قدرة لا محض النداء كما فى التشهد ﴿۱﴾ و كما فى حديث الطبرانى الصغير صفحه۱۰۳ فمن قال يا محمد انى اتوجه اليک فلا اثم فيه الا ان الاجتناب عنه احوط فى غير التشهدو الصلاة والسلام لكونه موهما ﴿۲﴾وهو الموفق

اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا اس عقیدہ سے کہ اس پر مقرر ہوا ہے شرک جلی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عالم زید کو سمجھا رہا تھا کہ اولیاء اللہ سے براہ راست کچھ طلب کرنا اور امداد مانگنا ناجائز ہے لیکن زید کہتا ہے کہ ولی مشکل کشا ہوتا ہے ولی سے بذات خود مانگنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: محمد پیر سدو مردان...... ۲۷ر ستمبر ۱۹۸۶ء

﴿۱﴾السلام عليک ايها النبى ورحمة الله و بركاته كما فى التشهد الصلاة.
﴿۲﴾یہ نداء جب عقیدہ حاضر و ناظر سے نہ ہو پھر بھی اس خاص نداء یعنی باسمه المحض کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ آنجناب ﷺ کو ان کے اسم محض سے نداء کرنا ممنوع ہے البتہ یا رسول اللہ جیسے نداء کی گنجائش ہے جبکہ عقیدہ فاسدہ سے نہ ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: توسل بالاولیاء جائز ہے ﴿۱﴾ لیکن غیر اللہ سے اس اعتقاد سے مانگنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قضاء حاجات ﴿۲﴾ کیلئے مقرر کیا ہے شرک جلی ہے۔ ﴿۳﴾ و هو الموفق

یا مصطفیٰ مشکل کشا کہنا

سوال: یا مصطفیٰ، مشکل کشا کہنا شرک ہے یا نہیں ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: لطیف اللہ مدرسہ عربیہ شمس العلوم ۔ ۱۵؍ شعبان ۱۴۱۰ھ

الجواب: ایں الفاظ بہ اعتقاد حاضر و ناظر عالم الغیب گفتن شرک جلی است و بطور عشق و محبت گفتن جائز است ﴿۴﴾ و پیغمبر ﷺ را مشکل کشا گفتن بایں معنی کہ از جانب خدا برائے حل مشکلات مقرر است کذب و کفر است و بایں معنی کہ بتوسل و دعاء او مشکلات حل مے شوند صدق و جائز است۔ ﴿۵﴾

خواب کی تأویل اور ''یارسول اللہ مجھ پر رحم کر'' کا مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (۱) اگر ایک شخص اپنا خواب اس طرح بیان کرے کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا کہ جو شخص مجھ پر بہت درود پڑھتا ہے تو ہم اس

﴿۱﴾ قال الله تعالىٰ و كانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا (پ : ۲ سورة البقرة ع : ۱۱ آیت : ۸۹)
قال الله تعالى و ماكان الله ليعذبهم و انت فيهم و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون (پ : ۹ سورة الانفال ع : ۱۸ ایت ۳۳)
وقال الله تعالىٰ و كان ابوهما صالحا (پ ۱۶ سورة الكهف ع ۱۱ ایت ۸۲) و قال الله تعالىٰ وابتغوا اليه الوسيلة (پ : ٦ سورة المائدة ركوع : ۱۰ آیت ۳۵)

﴿۲﴾ قال الله تعالىٰ ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى. (پ : ۲۴ سورة زمر ركوع : ۱۵ آیت : ۳)

﴿۳﴾ (و تمامه فى رسالة مقالات ص ۵ و ص ۵۵ للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم)

﴿۴﴾ قال الحصكفى كره قوله بحق رسلک و انبيائک واوليائک او بحق البيت لانه لاحق للخلق على الخالق تعالىٰ و قال ابن عابدين قد يقال انه لا حق لهم و جوبا على الله تعالى لكن الله تعالىٰ جعل لهم حقاً من فضله او يراد بالحق الحرمة والعظمة فيكون من باب الوسيلة و قد قال الله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة و قد عدّ من اداب الدعاء التوسل على ما فى الحصن و جاء فى رواية اللهم انى اسألک بحق السائلين عليک و بحق ممشاى اليک فانى لم اخرج اشرا و لا بطرا الحديث (الدر المختار مع رد المحتار ص ۲۸۱ ج۵ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع)

﴿۵﴾ قال العلامة ابن عابدين قوله لانه لا حق للخلق على الخالق قد يقال انه لا حق لهم و جوبا على الله تعالى لكن الله سبحانه و تعالى جعل لهم حقاًمن فضله او يراد بالحق الحرمة والعظمة فيكون من باب الوسيلة و قدقال الله تعالىٰ وابتغوا اليه الوسيلة و قد عد من آداب الدعاء التوسل على ما جاء فى الحصن الخ
(رد المحتار ص ۲۸۱ ج۵ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے فریاد کو پہنچتے ہیں تو کیا قرآن وسنت کی رو سے غیر اللہ دستگیری اور فریادرسی کر سکتے ہیں؟ (۲) اگر کوئی شخص کہہ دے کہ یا نبی اللہ مجھ پر رحم کر تو کیا غیر اللہ رحم کر سکتا ہے؟

المستفتی: شیر زمان ہولز مین کمپنی تبوک سعودی عرب ۲۲ صفر ۱۴۰۱ھ

الجواب: (۱) قرآن وسنت کی رو سے غائبانہ فریادرس اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے خواب میں حضور ﷺ سے سنا ہوا کلام حجت نہیں ہے خواب کا وقت غفلت کا وقت ہے پس جو کلام منامی قرآن وحدیث سے متعارض ہو وہ یا مؤول ہوگا اور یا غلط ہوگا۔ **والتأويل المناسب فى المنام المسطور ان الله تعالى يغيث بجاهي و بكثرة صلاته على هذا الرجل.**

(۲) حضور ﷺ رؤف ورحیم ہیں لیکن جو رحم علم غیب کا مقتضی ہو تو اس کا ثبوت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے پایا جاتا ہے۔(۱)

بندہ کا کسب میں بااختیار ہونا

سوال: ایک آدمی پتھر یا کوئی چیز پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیز میں نے پھینکی یا اللہ تعالیٰ نے۔ دلیل میں **فمن شاء فليؤمن و من شاء فليكفر** کہ ہمیں اختیار ہے اگر اختیار نہیں تو اس آیت پر عمل نہیں آتا؟ اس مسئلہ کی حقیقت واضح فرماویں؟ **بينوا وتوجروا**

المستفتی: مولوی محمد دین مسعود وزیرستان ۲/۴/۱۹۸۶

الجواب: یہ شخص جاہل ہے یہ توکل اور تعطل میں فرق نہیں کر سکتا اور خلق وکسب میں فرق نہیں کر سکتا۔ مخلوق سے نہ ہونے کا یقین اسباب پر عدم اعتماد کو کہا جاتا ہے۔ **فافهم** (۲) **وهو الموفق**

---

(۱) قال الله تعالىٰ (وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو) (پ: ۷ سورة الانعام ركوع: ۱۳ آيت: ۵۹) وقال الله تعالىٰ و لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير الآية (پ ۹ سورة الاعراف ع ۱۳ آيت ۱۸۸)

(۲) قال الملا على القارى و جميع افعال العباد من الحركة والسكون اى على اى وجه يكون من الكفر والايمان والطاعة والعصيان كسبهم على الحقيقة اى لا على طريق المجاز فى النسبة و لا على سبيل الاكراه والغلبة بل باختيار هم فى فعلهم بحسب اختلاف اهوائهم و ميل انفسهم فلها ما كسبت و عليها ما اكتسبت لا كما زعمت المعتزلة ان العبد خالق لافعاله الاختيارية من الضرب والشتم و غير ذالك و لا كما زعمت الجبرية القائلون بنفى الكسب والاختيار بالكلية الخ

(شرح فقه الاكبر لملا على قارى ص ۴۹ افعال العباد كسبهم و خلق الله تعالىٰ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نوٹ: اورآیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کسب میں مختار ہے مضطر نہیں۔

تقدیر ترک اسباب کا موجب نہیں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تقدیر کا فیصلہ اگر ازل میں ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوح محفوظ سے آدمی کے معاش کا فیصلہ فقر وغنی کی صورت میں کرتا ہے تو پھر ہم دنیا میں یہ تکالیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ بلکہ جو کچھ ہمارے تقدیر میں ہو خود بخود پہنچ جائیگا۔ وضاحت فرما کر مطمئن کریں۔

المستفتی: حکم خان رسالپور نوشہرہ ....۲۸ رذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

الجواب: اللہ تعالیٰ نے جو کہ حکیم مطلق ہے اور بندگان پر والدین سے بھی زیادہ مہربان ہے یہ فقر اور غنی ازل میں ہوا ہے۔ لیکن اس کو ہم سے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں اور ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ تم ذرائع اور اسباب کو استعمال کرو تم کو وہ مقدور پہنچے گا اور ہمیں یہ اجازت نہیں دی کہ ہم ذرائع اور اسباب کے استعمال کو ترک کریں اور مقدر کے انتظار میں بیٹھیں۔

نوٹ: ایسے دقیق اور عام اذہان سے بالا مسائل میں سمعنا واطعنا کو معمول بنانا شان صحابہ ہے نہ کہ تحقیق کے پیچھے پڑنا ﴿۱﴾

تقدیر کیا ہے؟

سوال: تقدیر کی حقیقت کیا ہے اور کس طریقے سے تقدیر بدل سکتی ہے اور مقدر کی وجہ سے پھر ہم مکلف کیوں ہیں وضاحت کی جائے؟

المستفتی: میاں محمد ملاکنڈ ایجنسی ۱۹۷۸ء/۷/۳

الجواب: تقدیر عبارت ہے ارادہ الٰہیہ سے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا علم بکنہہ ہماری استعداد سے باہر ہے لہٰذا تقدیر کی حقیقت معلوم کرنے کے پیچھے پڑنا اضاعت وقت ہے۔ ایسے دقیق اور عام اذہان سے بالا مسائل میں سمعنا و اطعنا کہنا شان صحابہ ہے ﴿۲﴾ اور تقدیر مبرم نہیں بدلتی ہے اور تقدیر معلق بدل سکتی ہے۔ و ھو الموفق

﴿۱﴾ ﴿۲﴾ عن عائشة رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من تکلم فی شئ من القدر سئل عنه یوم القیمة و من لم یتکلم فیه لم یسئل عنه رواه ابن ماجه.

(مشکواة المصابیح ص ۲۳ ج ۱ باب الایمان بالقدر الفصل الثالث)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

''تقدیراور اسباب ومحنت'' میں منافات نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ کوئی طالب علم امتحان میں فیل ہوجاتا ہے کسی تاجر کو تجارت میں نقصان ہوجاتا ہے یا کوئی کسان کھیت میں کھاد نہیں ڈالتا اور حفاظت کا خیال نہیں رکھتا اور کھیت سے کم پیداوار حاصل ہوجائے تو یہ افراد کہتے ہیں کہ ہماری قسمت میں ایسا لکھا تھا ہم ہزار کوشش کرتے تقدیر کا لکھا کبھی نہیں مٹ سکتا خدا کو ایسا ہی منظور تھا اب سوال یہ ہے کیا خدا نے ان کی تقدیر میں ناکامی لکھی تھی؟ کیا ان ناکامیوں کا انحصار محنت نہ کرنے پر ہے یا مقدر یہی تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم خود مجبور ہیں محنت کرے یا نہ کرے خدا جو کچھ کرے وہی ہوگا۔

(۲) خداتعالیٰ احسن الرازقین ہے اس میں کوئی شبہ نہیں مگر انسان کو رزق حاصل کرنے کے ذرائع تلاش کرنا چاہیئے یا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائے اور کہے کہ میں کچھ نہیں کروں گا وہ رازق ہے وہ بغیر کسی تلاش ومحنت کے مجھے ضرور روزی دیا کرے گا۔

(۳) اشیاء خوردنی کی قیمتیں اور ان میں اتار چڑھاؤ افراد معاشرہ پر منحصر ہے یا یہ قیمتیں روزانہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ زمین والوں کو پہنچاتا ہے اور مہنگائی ارزانی کا وہ خود اعلان فرماتا ہے۔

المستفتی: غلام نبی ہوتی مردان......۲۱رمحرم الحرام ۱۳۹۲ھ

الجواب: (۱) اللہ تعالیٰ کو ازل میں معلوم تھا کہ یہ شخص محنت نہیں کرے گا تو اس کیلئے ناکامی اور نقصان مقدر کیا اور بسا اوقات بغیر محنت کے اس کے لئے کامیابی لکھتا ہے کیونکہ ازل میں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ شخص نقل یا سفارش وغیرہ سبب کو زیر عمل لائے گا ورنہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہے کہ انسان مجبور محض نہیں ہے۔

(۲) رازق کا یہ مقصد نہیں کہ انسان کوئی کسب نہ کرے جیسا کہ خالق کا یہ مطلب نہیں کہ انسان شادی نہ کرے اور اولاد مل جائے۔ (۳) گرانی اور ارزانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں بسا اوقات افراد معاشرہ کی خواہش کے خلاف اتار اور چڑھاؤ ہوتا جاتا ہے قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ ھو المسعر ﴿۱﴾ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ افراد معاشرہ کے بے اعتدالیوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ان کا دخل ضرور موجود ہے جیسا کہ صحت ومرض میں بے اعتدالیوں کا دخل موجود ہے۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال الناس یا رسول اللہ غلا السعر فسعر لنا فقال ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرزاق و انی لأرجوا ان القی اللہ و لیس احد منکم یطالبنی بمظلمۃ فی دم و لا مال و اسنادہ علی شرط مسلم و صححہ ابن حبان والترمذی (رد المحتار ص ۲۸۳ ج۵ کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قاتل کے مقدر قتل پر سزا کیوں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہوتی ہے تو اگر کوئی کسی کو قتل کرے تو قاتل کو اس کی سزا کیوں دی جاتی ہے؟

المستفتی: محمد قاسم متعلم دارالعلوم حقانیہ.....۱۹ ررجب ۱۴۰۴ھ

الجواب: چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کیا ہے کہ یہ قاتل اس شخص کو دیدہ ودانستہ ارادتاً قتل کرے گا لہٰذا اس کو اس اختیار وارادہ کے اس فعل پر سزا دی جائیگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ممتحن (طالب علم) کے متعلق مقرر کیا ہو کہ یہ ارادتاً کوشش نہ کرے گا تو اس کو ممتحن فیل کرے گا یا جیسا کہ مستفتی کا جہل اور بے علمی کی وجہ سے استفتاء کرنا اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور مفتی بھی جواب دیتا ہے۔ و هو الموفق

رسالہ معدن السرور (از مولنا شمس الحق افغانی) بھاولپور کی تصدیق وتصویب

عرض: یہ رسالہ معدن السرور فتوی بہاولپور سے جو علامہ شمس الحق افغانی کا ہے مجلس اہل سنت والجماعت نے شائع کیا ہے اس لئے بندہ عالیخانہ میں عارض ہے کہ اس کی تصدیق وتصویب مع مہر کی جائے تو عین نوازش ہوگی۔

از: مجلس اہل سنت والجماعت پاکستان

الجواب: ان تمام جوابات سے ہمارا پورا اتفاق ہے حضرت مولانا شمس الحق افغانی کی رائے ہماری رائے ہے فرقہ نجدیہ اور فرقہ سلفیہ دلائل کی رو سے بدفہمی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ فقط

از (حضرت مولانا مفتی) محمد فرید عفی عنہ (شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

کلمہ طیبہ میں زیادت اور شیعی عقیدہ

سوال: حضرات علماء کرام وزعماء ملت سے عرض ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کے دینیات کے نصاب میں دو کلمے آئے ہیں (۱) لا اله الا الله محمد رسول الله۔ رہنمائے اساتذہ ص ۱۲۷ اسلامیات جماعت نہم و دہم وزارت تعلیم حکومت پاکستان (۲) لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وصی رسول الله و خلیفة بلا فصل۔ ایضاً ص ۳۶ ہر ایک کو کلمہ اسلام قرار دیا ہے اس کا کیا حکم ہے وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: محمد توصیف الرحمٰن عزیز اللہ جامع مسجد گنبد والی جہلم شہر.....۱۹۷۶ء/۱۲/۱۵

الجواب: واضح رہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصی ہونا یا خلیفہ بلافصل ہونا افتراء ہے اور شیعوں کا غیر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ثابت دعویٰ ہے البتہ کفر نہیں ہے فسق اور بدعت ہے﴿۱﴾ پس جس طرح زنا اور سود کے ارتکاب سے کلمہ نمبر۱ میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی البتہ وفاداری اور تابعداری میں نقصان آجاتا ہے تو اسی طرح اس مخصوص زیادتی سے بھی کلمہ نمبر۲ میں یعنی ایمان میں خرابی لازم نہ ہوگی البتہ وفاداری اور تابعداری یعنی کمال ایمان میں نقصان حاصل ہوگا اور یہ شخص فاسق اور مبتدع ہوگا۔ پاک اور ناپاک کی ملاوٹ اور اتحاد سے پاک بھی ناپاک ہوجاتا ہے۔ وهو الموفق

اللہ تعالیٰ سے علم، حکمت اور قدرت کی نفی کفر ہے

سوال:(۱)لو قال احد لاحد من الذكر او المرء ة الله جل جلاله خلقك ذكرا بغير علم يعنى و لم يعلم والمناسب ان يخلقك امراء ة او قال خلقك امراء ة بغير علم والمناسب ان يخلقك ذكرا هذا مفهوم الكلام . ماالحكم لقائل هذا الكلام ؟

(۲)و لو قال احدا لدعاء الابلق شر من الله يعنى السحر والجادو اقوىٰ من الله ماالحكم لقائل هذا الكلام ؟

المستفتی: محمد صادق صابر ہزارہ ۲۴/ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: هذا الشخص يصير بهذه الالفاظ كافرا بالله لانه نفى عن الله تعالىٰ العلم ﴿۲﴾ وقال الله تعالىٰ ان الله بكل شئى عليم الاية﴿۳﴾. و لانه نفى عن الله تعالىٰ حكمة و هو عليم حكيم كما قال الله تعالىٰ انك انت العليم الحكيم الاية﴿۴﴾

﴿۱﴾قال ابن عابدين اقول نعم نقل فى البزازية عن الخلاصة ان الرافضى اذا كان يسب الشيخين و يلعنهما فهو كافر و ان كان يفضل علياً عليهما فهو مبتدع (رد المحتار ص ۳۲۱ ج۳ مطلب مهم فى حكم سب الشيخين)

و فى الهندية و ان كان يفضل عليا كرم الله تعالىٰ وجهه على ابى بكر رضى الله عنه لا يكون كافرا الا انه مبتدع والمعتزلى مبتدع الا اذا قال باستحالة الرؤية فحينئذ هو كافر . خلاصه (هنديه ص ۲۶۴ ج۲ منها ما يتعلق بالانبياء عليهم الصلاة والسلام)

﴿۲﴾و فى الهندية يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بما لا يليق به او نسبه الى الجهل او العجز او النقص و يجوز ان يفعل الله تعالىٰ فعلا لا حكمة فيه الخ ٠(عالمگيرى ص ۲۵۸ ج۲ فصل فى موجبات الكفر)

﴿۳﴾(پ:۱۰ سورة الانفال ركوع:۶ آيت ۷۵)

﴿۴﴾(پ :۱ سورة البقرة ركوع: ۵ آيت: ۳۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲) ان الله خالق كل شئی من الخير والشر و مريد كل شئی من الخير والشر وو دع فی كل شئی خواص متفاوتةبعضها اقوىٰ من بعض آخر فان كان قصد هذا القائل تفاوت التاثير فلا حرج عليه وان كان قصده تنقيص كلام الله تعالىٰ فهو كافر ﴿۱﴾فقط

''اس اسلام سے کفر اچھا ہے'' کلمات کا حکم

سوال: ایک آدمی نے میاں بیوی کے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کی تھی تو بیوی نے اس کو بددعائیں شروع کیں تو شوہر نے کہا کہ بددعائیں نہیں دینا چاہیے۔ اس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ بلکہ ہدایت کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تو بیوی نے منہ سے یہ الفاظ نکالے کہ'' ایسے اسلام سے کفر اچھا ہے کفر اچھا ہے کفر اچھا ہے'' تو ان الفاظ سے بیوی کافر ہوئی یا نہیں اور نکاح باقی ہے یا نہیں؟

المستفتی: محبوب الرحمٰن...... ۱۹۷۴ء/۲/۱۸

الجواب: بظاہر بیوی کی مراد یہ ہے کہ ایسے اسلام سے جس میں ظالم کیلئے بددعا منع ہو کفر اچھا ہے لہٰذا یہ کلمہ اگر چہ غلط ہے لیکن کفریہ نہیں پس صورت مسئولہ میں تجدید نکاح احوط ہے ضروری اور فرض نہیں۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

قبر کو سجدۂ عبادت کرنا شرک ہے

﴿۱﴾ قال ابن عابدين و كذا لو اسنده الى امارة عادية بجعل الله تعالى والشمس والقمر بحسبان اى سيرهما بحسبان واستدلالى بسير النجوم و حركة الافلاك على الحوادث بقضاء الله تعالىٰ و قدره و هو جائز كاستدلال الطبيب بالنبض على الصحة والمرض و لو لم يعتقد بقضاء الله تعالى او ادعى علم الغيب بنفسه يكفر . (رد المحتار ص ۳۲۵ ج ۳ مطلب فى دعوى علم الغيب)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين انه لا يكفر بشتم دين مسلم اى لا يحكم بكفره لامكان التأويل اقول و على هذا ينبغى ان يكفر من شتم دين مسلم و لكن يمكن التأويل بان مراده اخلاق الرديئة ومعاملة القبيحة لا حقيقية دين الاسلام فينبغى ان لا يكفر حينئذ و اقره فى نور العين و اما امره بتجديد النكاح فهو لا شک فيه احتياطا خصوصا فى حق الهمج الارذال الذين يشتمون بهذه الكلمة فانهم لا يخطر على بالهم هذا المعنى الخ (رد المحتار ص ۲۱۶ ج ۳ مطلب فى حكم من شتم دين مسلم)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبر کو یا قبر کے نزدیک سجدہ کرنا کیسا ہے۔ شرک ہے یا گناہ کبیرہ؟ قرآن وسنت کے رو سے جواب سے نوازیئے۔

المستفتی: مولوی نورالحق باڑہ بازار خیبر ایجنسی ...... ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

الجواب: قبر کے نزدیک سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے ﴿۱﴾ اور قبر کو سجدہ عبادت کرنا شرک ہے اور قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے۔

والفرق بینهما فی کون الساجد معتقدا لکون المسجود له مسلطا علی الساجد علما و قدرة او غیر معتقد لهذا . کما فی الهندیة ص ۳٦۸ ج۵ من سجد للسطان علی وجه التحیة او قبل الارض بین یدیه لا یکفر و لاکن یأثم و ارتکابه الکبیرة و هو المختار و قال الفقیه ابوجعفر رحمه الله و ان سجد للسطان بنیة العبادة او لم تحضره النیة فقد کفر کذا فی جواهر الاخلاطی ﴿۲﴾

''شریعت کو چھوڑ دو'' الفاظ کفریہ ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص سے اس کی ہمشیرہ نے لڑکی کا رشتہ مانگا تو اس شخص زید نے ان شرائط پر منظور کیا کہ شادی وغیرہ شرعی طریقہ پر ہوگی۔ گانا بجانا اور ڈھول وغیرہ اس میں نہ ہوگا تو زید کے بھائیوں اور ہمشیرہ نے کہا کہ شریعت کی بات چھوڑ دو۔ شادیوں میں رسم ورواج ہی ہوا کرتے ہیں۔ جب شرائط نہ مانے تو زید نے رشتہ دوسری جگہ کر دیا جنہوں نے ان شرائط کو منظور کیا اب زید کے بھائیوں اور ہمشیرہ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ''شریعت کو چھوڑ دو'' اس کا کیا حکم ہے اور ان کے نکاح کا کیا ہوگا؟

المستفتی: محمد اقبال مدرسہ کنز العلوم گجرات مظفر گڑھ ۱۷/مئی ۱۹۸۳ء

﴿۱﴾ قال العلامه ابن عابدین و تکره فی اماکن و مقبرة لان اصل عبادة الاصنام اتخاذ قبور الصالحین مساجد و قیل لانه تشبه بالیهود و علیه مشی فی الخانیة و لابأس بالصلاة فیها اذا کان فیها موضع اعد للصلاة و لیس فیه قبر و لا نجاسة کما فی الخانیة و لا قبلته الی قبر حلیة (رد المحتار ص ۲۷۹ ج ۱ مطلب تکره الصلاة فی الکنیسة)

﴿۲﴾ (هندیه ص ۳٦۸ ج۵ الباب الثامن و العشرون فی ملاقات الملوک و التواضع لهم الخ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: بشرط صدق وثبوت بالا تحریران اشخاص پر جنہوں نے شریعت کا رد کیا ہے تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہیں کلمات کفر بکنے سے نہ نکاح باقی رہتا ہے اور نہ حقوق۔ یدل علیہ ما فی الھندیة و اذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع فی ھذہ الحادثة کذا فقال ذالک الغیر (من برسم کار مے کنم نہ بشرع) یکفر عند بعض المشائخ (ھندیة ص ۲۹۹ جلد ۲) واللہ اعلم ﴿۱﴾

مسئلہ نور بشر، علم کلی، اختیار کل اور حاضر و ناظر کے عقائد والے کی وضاحت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں (۱) کہ حضور ﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی مگر لباساً بشر اور حقیقۃً نور (۲) اس کیلئے ابتداء کائنات سے لے کر دخول نار اور دخول جنت تک کا علم کلی حاصل ہے اور وہ مختار کل اور حاضر و ناظر ہے اگر یہ عقائد غلط ہیں تو اس شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: حافظ محمد افسر گنڈی خانخیل لکی مروت ......۱۰ر تمبر ۱۹۹۰ء

الجواب: جو شخص پیغمبر ﷺ کو بشر اور سید البشر مانے اور پیغمبر ﷺ کیلئے ان تمام اشیاء کا علم مانے جو کہ شان نبی کے ساتھ مناسب ہوں وھو الاستغراق العرفی کما فی اتینہ من کل شیء سبباً ﴿۲﴾ اوتیت من کل شئی الایة ﴿۳﴾ اور مختار کل کا یہ معنی کرے جو عربی کا معنی ہے تمام مخلوقات میں برگزیدہ اور تمام امور کے مشاہدہ سے یہ مراد ہو کہ پیغمبر ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں فنا اور مستغرق ہیں اور باذنہ تعالیٰ بعض مناسب کائنات کی طرف بھی نظر کرتے ہیں ﴿۴﴾ تو یہ شخص مشرک نہیں ہے ورنہ بصورت دیگر مشرک ہوگا ﴿۵﴾

نوٹ: ان لوگوں (بریلویوں) کو عشق رسول ﷺ میں بے اعتدالیوں نے شرک میں مبتلا کر دیا ہے۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ عالمگیری ص ۲-۲ جلد ۲ موجبات الکفر انواع)

﴿۲﴾ (پ: ۱۶ سورۃ الکھف رکوع ۱ آیت: ۸۴)

﴿۳﴾ (پ: ۱۹ سورۃ النمل رکوع: ۱۷ آیت: ۲۳)

﴿۴﴾ قال اللہ تعالیٰ و لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اھ(پ: ۳ سورۃ البقرہ رکوع: ۲ آیت: ۲۵۵)

﴿۵﴾ و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو و یعلم ما فی البر والبحر و ما تسقط من ورقة الا یعلمھا الایة(پ ۷ سورۃ الانعام رکوع: ۱۳ آیت: ۵۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

''تیرے سبق پرآسمانی بجلی گرے'' الفاظ کفریہ نہیں ہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا دس سالہ بچہ قرآن مجید ناظرہ کے ساتھ پڑھتا ہے۔زید کی بیوی ہندہ نے غصہ میں آکر بچے کو گالیوں کے ساتھ یہ الفاظ بھی استعمال کئے ہیں ''ستا پہ سبق دے تندر پریوزی'' یعنی تیرے سبق پرآسمانی بجلی گرے۔توان الفاظ کے استعمال کرنے سے کیافرق پڑتا ہے اور کفارہ کیا ہے اور نکاح پر کچھ اثر پڑا ہے یانہیں؟

المستفتی: متعلم جامعہ حقانیہ ۴؍ستمبر ۱۹۸۶ء

الجواب: یہ جاہلانہ غصہ ہے اس میں کفریہ یا شرکیہ یا قسمیہ الفاظ نہیں ہیں لہٰذا کفارہ بھی لازم نہ ہوگا ﴿۱﴾

''قرآن سے جماع کیا ہوگا'' الفاظ کہنے سے لزوم کفر

سوال: ایک شخص نے یہ الفاظ بولے ہیں کہ''اگر میں نے یہ برا کام کیا تو نعوذ باللہ قرآن کے ساتھ جماع کیا ہوگا'' پھر وہ کام صادر ہوااب وہ آدمی روتا ہے کہ میں نے یہ کفریہ الفاظ نکالے ہیں اب مجھے کونسا عذاب دیا جائے گا اور توبہ تو کی ہے مگراب یہ شخص کافر ہوگا یانہ اور کفارہ دے گا یانہیں؟

المستفتی: عبدالمالک زریاب کوہاٹ ۲۷؍شوال ۱۴۰۱ھ

الجواب: یہ معاملہ یمین ہے۔مثلاً ان فعلت کذا فانا یھودی لکون جماع المصحف توھینا و کفرا۔پس جب اس شخص نے برا کام کیا تو حانث ہوااور اگر اس شخص کا عقیدہ یہ تھا کہ ایسی صورت میں یہ برا کام کرنے والا کافر ہوجاتا ہے تو یہ شخص کافر بھی ہوا کما في الھندیۃ و غیرھا ﴿۲﴾ ورنہ کافر نہ ہوگا پس بہرحال یہ شخص توبہ واستغفار کرے ایمان کی تجدید کرے اور احتیاطاً کفارہ بھی دیدے۔وھو الموفق

﴿۱﴾ و فی الھندیۃ و ما کان خطأً من الالفاظ و لا یوجب الکفر فقائلہ مؤمن علی حالہ و لا یؤمر بتجدید النکاح والرجوع عن ذالک کذا فی المحیط (فتاویٰ ھندیہ ص ۲۸۳ ج ۲ قبیل الباب العاشر فی البغاۃ)

﴿۲﴾ و لو قال ان فعل کذا فھو یھودی او نصرانی او مجوسی اوبریٔ من الاسلام او کافر او یعبد من دون اللہ او یعبد الصلیب او نحو ذالک مما یکون اعتقادہ کفرا فھو یمین استحسانا کذا فی البدائع حتی لو فعل ذالک الفعل یلزمہ الکفارۃ و ھل یصیر کافرا اختلف المشائخ فیہ قال شمس الائمۃ السرخسی رحمۃ اللہ علیہ والمختار للفتویٰ انہ ان کان عندہ انہ یکفر متی اتی بھٰذا الشرط و مع ھٰذا اتی یصیر کافرا لرضاہ بالکفر و ان کان عندہ انہ اذا اتی بھٰذا الشرط لا یصیر کافرا لا یکفر الخ
(عالمگیری ص ۵۴ جلد ۲ الباب الثنی فیما یکون یمینا و ما لا یکون یمینا)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کافر کے خلود فی النار پر اعتراض کا جواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس کے بارے میں کہ دوزخ کیلئے فنا ہے یا نہیں ہے اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ ایک شخص نے تمام عمر مثلاً ۶۰ سال کفر کیا، اس کو کس طرح اللہ تعالیٰ دائمی عذاب دیتا ہے۔ یہ تو ظلم ہے سزا مطابق جرم ہونی چاہیئے۔ ایک عالم نے کہا ہے کہ آخر میں کافر بھی جنت کو جائیں گے کیا یہ عقائد اہل سنت والجماعت کے ہیں یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: مولانا قاری عبداللہ بنوں.....۲۲رصفر ۱۴۰۳ھ

الجواب: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوزخ ہمیشہ کیلئے رہے گا اور کفار بھی اس میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے کفار کے متعلق خالدین فیھا ابدا ﴿۱﴾ کے الفاظ استعمال کئے ہیں جو کہ کفار کے متعلق دوزخ میں دائمی طور پر ہونے پر عبارۃً دال ہیں اور دوزخ کے دائمی ہونے پر اقتضاءً دال ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فی العذاب ہم خالدون ﴿۲﴾ جو کہ دونوں مسائل پر مثل سابق کے دال ہیں اور یہ قول الٰہی کلما نضجت جلودھم. الآیہ ﴿۳﴾ اس مرام پر دال ہیں کہ یہ کفار نار سے عادی نہ ہوں گے بلکہ بے شمار سال عذاب بھگتنے کے بعد بھی ان کا حال دخول اول سا ہوگا و یدل علیہ ما اخرجہ الطبرانی و جعل لھم الابد و ما اخرجہ ایضا خلود بلا موت و ما اخرج الشیخان یا اھل النار لاموت و کذا حدیث ذبح الموت . و اما ما روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و ابن مسعود رضی اللہ عنہ و غیرھما " لیا تین علی جھنم زمان لیس فیھا احد فقال البغوی ان ثبت فمعناہ ان لا یبقی فیھا احد من اھل الایمان کذا فی التفسیر المظھری ص ۵۵ ج ۵ سورۃ ھود۔ پس یہ عقیدہ رکھنے والا عالم ضروریات دین سے منکر ہے ایسے عالم کو اہل کفر اور زیغ کا امام قرار دینا چاہیئے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت لو ردوا لعادوا الی ما نھوا. الآیہ ﴿۴﴾ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفر پر خاتمہ اس شخص کا ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق

﴿۱﴾ قال العلامہ محمد عبدالعزیز الفرھاری با قیان لا تفنیان ولا یفنیٰ اھلھا ای دائمتان لا یطرء ای لا یعرض علیھما عدم مستمر لا دائماً و لا زمانا یعتد بہ لقولہ تعالیٰ فی حق الفریقین ای اھل الجنۃ والنار خالدین فیھا ابداً ای فی الجنۃ او فی النار الخ (النبراس شرح شرح العقائد ص ۲۲۲ الجنۃ حق والنار حق)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معلوم ہے کہ اگر وہ ابدا رندہ رہے تو ابدا کافر رہے گا پس کفر بھی ابدی ہے اور سزا بھی ابدی ہے نیز حکومت جب کسی جرم پر کوئی سزا متعین کرے تو اس جرم کا اقدام اسی سزا کا التزام ہے فافهم .وهو الموفق

یارسول اللہ، یا محمد، کہنا شرک ہے یا نہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ'' یا رسول الله یا محمد '' کہنا شرک ہے یانہیں ہے؟

المستفتی: سید ہارون علی شاہ تارو جبہ پشاور ۲ ؍ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

الجواب: جو شخص پیغمبر ﷺ کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب مانتا ہو تو وہ قرآن واحادیث، آثار اور عبارات فقہاء کی بناء پر کافر اور مشرک ہے البتہ محض نداء استلذاذا یا محبۃ کو کفر یا شرک کہنے والا جاہل یا متجاہل ہے نیز صلاۃ وسلام میں نداء جائز ہے جبکہ ملائکہ کے پہنچانے کے عقیدہ کی بنا پر ہو۔﴿۱﴾ و هو الموفق

غیر ارادی طور پر ذہن میں ذات باری تعالیٰ کے وجود کے بارے میں خیالات کا آنا کفر نہیں

سوال: مجھے نماز میں خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق مختلف خیالات آتے ہیں بچپن میں کسی سے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نور ہے اس لئے اکثر خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق ایک نور سی بنی ہوئی لکیر جیسا تصور ذہن میں آجاتا ہے چند مہینے قبل آسمان پر سبز، سرخ زرد بادل جیسے لکیریں دیکھی تھیں اب نماز میں یہ چیز مجھے سامنے آتی ہے۔ بعض اوقات کچھ تصاویر بھی ذہن میں آتی ہیں۔ براہ کرم اس بارے میں تشفی فرمائیں کہ کفر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

المستفتی: کفایت احمد پی ٹی ٹیچر نوشہرہ زیارت کا کا صاحب ۱۹۸۹ء/۱۰/۷

(بقیہ حاشیہ)﴿۲﴾(پ:۶ سورۃ المائدہ آیت:۸۰)﴿۳﴾ (پ :۴ سورۃ النساء رکوع :۵ آیت :۵۶)

﴿۴﴾(پ: ۷ سورۃ الانعام رکوع :۸ آیت:۲۸)

﴿۱﴾ قال العلامہ مفتی اعظم الشیخ محمد فرید دامت برکاتہم، غیر اللہ کو غائبانہ ندا کرنا پانچ قسم پر ہے۔(۱) کہ پیغمبر وغیرہ کا کشف ہو جائے اور ندا کرے تو یہ جائز ہے(۲)اور اس عقیدے کے ساتھ کہ فرشتے اسے پہنچاتے ہیں صرف صلاۃ وسلام میں جائز ہے(۳)اور اس خیال کے ساتھ کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پہنچادیگا موہم شرک ہے(۴)اور عشق ومحبت کی وجہ سے حاضر اور مخاطب کی طرح ندا کرنا نہ شرک ہے اور نہ موہم شرک ہے بلکہ معمول اور معروف ہے(۵)اور اعتقاد علم غیب اور علم کلی کے ساتھ شرک جلی ہے اور اہل شرک اور اہل بدع کے شعار سے اجتناب ضروری ہے(مقالات ص۲۰ الفقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید مجددی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: یہ خیالات آنا نہ شرک ہیں اور نہ گناہ ﴿۱﴾ بلکہ جس طرح مادرزاد اندھا کسی شخص کے متعلق خیالات میں مبتلا ہوا آپ بھی اس طرح مبتلا ہیں بہرحال آپ کے دماغ میں جو خیالات، تصاویر، انوار وغیرہ آتے ہیں آپ ان کے متعلق قلب میں یہ عقیدہ رکھیں کہ یہ خدا نہیں ہے۔ **وهو الموفق**

امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک کسی نبی یا ولی کو علم غیب کلی حاصل نہیں

سوال: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی نبی یا ولی کیلئے علم غیب کلی ثابت ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد اکرم ہوتی مردان ۲۵/جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: تفسیر مدارک میں ﴿۲﴾ سورۃ لقمان کے آخر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان مفاتح الغیب کا علم نہ نبی رسول کو دیا گیا ہے اور نہ ملک مقرب کو تو اولیاء کرام کو علم کلی کا حاصل ہونا کہاں ثابت ہو سکے گا۔

وحی یا کشف کے ذریعہ معلومات علم غیب نہیں ہے

سوال: كتاب الايمان الفصل الاول عن عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ ذات يوم اذ طلع الخ ثم قرء ان الله عنده علم الساعة الخ فكيف يخفى عليه ذالك والاقطاب السبعة من امة الشريفة يعلمونها و هم دون الغوث فكيف بالغوث فكيف لسيد الاولين والآخرين كلمة العلياء (ابريز ص ۱۰۵ .علوم خمسه) دوسری جگہ میں ہے كيف يخفى امر الخمس عليه والواحد من اهل التصرف من امة الشريفة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس (ابریز ص ۱۴۱ مطبوعہ مصر) مشکوٰۃ میں ہے کہ بدر میں حضرت ﷺ نے بتادیا کہ کل یہاں فلاں

﴿۱﴾ و في الهدية من خطر بقلبه ما يوجب الكفر ان تكلم به و هو كاره لذالك فذالك محض الايمان (عالمگیری ص ۲۸۳ ج ۲ قبيل الباب العاشر في البغاة)

وقال الحصكفي فلا تصح ردة مجنون و معتوه و موسوس قال ابن عابدين و لكن موسوس له او اليه اى تلقى اليه الوسوسة و قال الليث الوسوسة حديث النفس (الدر المختار مع ردالمختار ص ۳۱۲ ج ۳ مطلب مايشك في انه ردة لا يحكم بها)

﴿۲﴾ قال صاحب المدارك عن ابى حنيفة لا يعلم هذه العلوم الخمس الا الله

(تفسير مدارك پ: ۲۱ سورة لقمان آيت: ۳۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شخص مرے گا یہاں فلاں تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کو معلوم تھا کہ کل کو کیا ہوگا۔ یعنی بــای ارض تموت کا علم اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمادیا تھا۔ اسی طرح مناقب اہل بیت میں تـلد فاطمة ان شاء اللہ غلاماً اور عرائس البیان اور تاریخ الخلفاء میں صدیق اکبر کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی بہن کی خبر دینا جو اپنی ماں کی پیٹ میں تھی وغیرہ تو کیا ان واقعات سے ان کیلئے علم غیب ثابت نہیں ہوتا؟ پس عرض یہ ہے کہ ان دلائل سے ہم کیا جواب دینگے؟ وضاحت سے مسئلہ بیان فرمائیں۔

المستفتی: مولانا غلام یحییٰ پنڈی گھیپ ......۲ ر ستمبر ۱۹۷۵ء

الجواب: جب قرآن ﴿۱﴾ اور احادیث ﴿۲﴾ اور آثار اور عبارات متکلمین اور فقہاء ﴿۳﴾ سے یہ امر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کا علم کسی کو نہیں دیا ہے تو صوفیاء وغیرہم کی کتب (جو کہ محفوظ نہیں ہیں ان کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ نہیں کیا ہے) میں عبارات یا مدسوس ہونگی اور یا غلط ہونگی البتہ جزئیات کا وحی یا کشف وغیرہ ﴿۴﴾ کے ذرائع سے اطلاع دینا روایات اور واقعات سے ثابت ہے کـمـا اقره الخصم ایضا فقط.

﴿۱﴾ قال اللہ تعالیٰ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر الآیة
(پ: ۹ سورة الاعراف آیت: ۱۸۸)

﴿۲﴾ و عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا الله و لا یعلم ما تغیض الارحام الا الله ما یعلم ما فی غدٍ الا الله و لا یعلم متی یأتی المطر الا الله و لا تدری نفس بای ارض تموت الا الله و لا یعلم متی تقوم الساعة الا الله (صحیح البخاری ص ۱۰۹۷ جلد ۲ کتاب الرد علی الجهمیه باب قول الله عالم الغیب)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین و اما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی او الالهام فهو باعلام من الله تعالیٰ فلیس مما نحن فیه و حاصله ان دعویٰ علم الغیب معارضة لنص القرآن فیکفر بها الا اذا اسند ذالک صریحا او دلالة الیٰ سبب من الله تعالیٰ کوحی او الهام و کذا لو اسنده الی امارة عادیة بجعل الله تعالیٰ الخ
(رد المحتار علی الدر المختار ص ۳۲۵ جلد ۳ مطلب فی دعویٰ علم الغیب)

﴿۴﴾ و فی الخانیة رجل تزوج امرءة بغیر شهود فقال الرجل والمرأة خدائے راو یا پیغمبر مرا گواه کردیم قالوا یکون کفرا لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ یعلم الغیب و هو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت (الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة ص ۵۷۲ ج ۳ باب ما یکون کفرا من المسلم و ما لا یکون.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علم غیب لغوی انبیاء کو بقدر ضرورت دیا گیا تھا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ علم غیب رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھا یا نہیں؟

المستفتی: سراج احمد پیر پیائی نوشہرہ

الجواب: علم غیب کے دو معنی ہیں۔ ایک علم مافوق الاسباب اور یہ اصطلاحی اور شرعی معنی ہے دوسرا معنی علم ان چیزوں پر جو کہ حواس اور بداہت عقل سے بالاتر ہوں اور اس کو غیب لغوی کہا جاتا ہے۔ علم غیب معنی اول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے کیونکہ ممکن کے تمام امور ذات وصفات اللہ تعالیٰ کا عطاء ہے و مالکم من نعمة فمن الله ﴿۱﴾ اور قسم ثانی انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا ہے لیکن بقدر ضرورت نہ کہ تمام اور کلی یدل علیه القرآن والاحادیث قال الله تعالی و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ﴿۲﴾ وقال الخضر علیه السلام فی السفینة انی اعلم جمیع الخلق فی علم الخالق کالنقرة بالنسبة الی البحر و لفظ الحدیث مسطور فی البخاری فی قصة موسی علیه السلام ﴿۳﴾ فقط

جنگل میں پیدا شدہ انسان کا مکلف بالایمان کا مسئلہ

سوال: ایک شخص جنگل میں پیدا ہوا اور وہاں پر ہی بڑا ہوا اور مر گیا۔ رشد وہدایت کا کوئی ذریعہ اس تک نہیں پہنچا جیسا کہ افریقہ اور چین کے بعض علاقوں کی حالت ہے تو کیا یہ آدمی شرعاً ایمان اور اسلام کا مکلف ہے؟

المستفتی: پروین شاہ 1/F ABERTECO HONG KONG ۱۲/۱۰/۱۹۸۶

﴿۱﴾ (پ: ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۲ آیت ۵۲)

﴿۲﴾ (پ: ۹ سورۃ الاعراف آیت: ۱۸۸) وایضاً قال الله تعالی و عنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو۔ (پ: ۷ سورۃ الانعام رکوع: ۱۳ آیت: ۵۹)

﴿۳﴾ حدثنا ابی بن کعب عن النبی ﷺ فلما رکبا فی السفینة جاء عصفور فوقع علی حرف السفینة فنقر فی البحر نقرة او نقرتین قال له الخضر یا موسیٰ ما نقص علمی و علمک من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور بمنقاره من البحر الخ (صحیح البخاری ص ۳۸۲ ج ۱ باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیه السلام)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: حضور علیہ السلام تا قیامت تمام نوع انسان کی طرف مبعوث ہیں و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا الایۃ ﴿۱﴾ سے یہ جنگلی لوگ تمسک اور احتجاج نہیں کر سکتے باقی رہا اس رسول ﷺ کی تعلیمات کا پہنچنا تو ان لوگوں کو علماء وغیرہ کی وساطت سے (تعلیمات کا علم) ہوا ہے اور اگر بالفرض یہ تسلیم کیا جائے کہ بعض کو یہ تعلیمات نہیں پہنچی ہیں تو ان کو صرف ان احکام کا مکلف کیا جائے گا جو قائم مقام رسول ﷺ (عقل) سے معلوم ہو سکتے ہوں ﴿۲﴾ مثلاً اللہ تعالیٰ کا وجود وغیرہ۔ و ھو الموفق

حالت نزع کا ایمان

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ حالت نزع میں مسلم کافر اور کافر مسلم ہو سکتا ہے؟ مفصل تشریح کی جائے۔

المستفتی: سیف الرحمٰن ایم، اے، بی ایڈ بونیر ۹/۱۰/۱۹۷۷

الجواب: نزع کے وقت ایمان لانا نا منظور ہے (رد المحتار ص ۲۸۹ ج ۳) ﴿۳﴾ و قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یقبل توبۃ العبد ما لم یغر غر ﴿۴﴾ اور اس وقت کفر اور انکار غیر متصور ہے لانہ یشاھد ما کان یومن بہ بالغیب۔ اور ظاہراً اگر کچھ کلمات اس سے صادر ہوں تو غلبہ حال کی وجہ سے عفو ہوں گے۔ فقط

﴿۱﴾ (پ: ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع: ۲ آیت: ۱۵)

﴿۲﴾ قال العلامہ ملا علی قاری والصحیح ما علیہ عامۃ اھل العلم فان الایمان ھو التصدیق مطلقا فمن اخبر بخبر فصدقہ صح ان یقال آمن بہ و آمن لہ و لان الصحابۃ کانوا یقبلون ایمان عوام الامصار التی فتحوھا من العجم تحت السیف او الموافقۃ بعضھم بعضا و تجویز حملھم اباھم علی الاستدلال لا سیما فی بعض الاحوال و ھذا الخلاف فیمن نشأ شاھق الجبل و لم یتفکر فی العالم و لا فی الصانع عزوجل اصلا فاما من نشاء فی بلاد المسلمین و سبح اللہ تعالیٰ عند رویۃ صنائعہ فھو خارج عن حد التقلید فقد قیل لاعرابی بم عرفت اللہ؟ فقال البعرۃ تدل علی البعیر و اثار الاقدام تدل علی المسیر فھذا الایوان العلوی والمرکزی السفلی الا یدلان علی الصانع الخبیر الخ (شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۱۴۵ ایمان المقلد جائز)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین و اما ایمان الیاس فذھب اھل الحق انہ لا ینفع عند الغرغرۃ و لا عند معاینۃ عذاب الاستصال لقولہ تعالیٰ فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأو باسنا و لذا اجمعوا علی کفر فرعون الخ

(رد المحتار ھامش الدرر المختار ص ۲۱۷ ج ۳ مطلب توبۃ الیاس و ایمان الیاس)

﴿۴﴾ و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یقبل توبہ العبد مالم یغر غر رواہ الترمذی و ابن ماجہ (مشکواۃ المصابیح ص ۲۰۴ ج ۱ باب الاستغفار والتوبۃ الفصل الثانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المھند علی المفند کے مسائل اور اہل سنت والجماعت سے خروج

سوال: الحمد لولیه و الصلاة علی نبیه اما بعد فانا اصدق و اشهد ان المسائل التی اشتمل علیها المهند علی المفند هی المسائل الصحیحة و العقائد الحقة التی اجمعت علیها الامة المسلمة فی القرون السابقة و اتفقت علیها العلماء الدیوبندیة و جمیع اهل السنة و الجماعة و الذی ینکر هذه المسائل و یخالفها لا سیما مسئلة حیوٰة النبی ﷺ فهو مبتدع و خارج عن مسلک الدیوبندیة و عن مذهب اهل السنة و الجماعة و الاقتداء به لیس بصحیح اعاذنا الله منه و سائر المسلمین کافة و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین (محمد رمضان عفی عنه)

یا معشر العلماء و الفضلاء للعلوم الدینیة ما قولکم فی ما قال الشیخ محمد رمضان نعمانی فی حق المهند علی المفند هل هو صحیح و موافق للکتاب و السنة النبویة و اسلاف العلماء الدیوبندیة و الذی قال الفاضل المحقق النعمانی فی مسئلة حیاة النبی ﷺ هل هو ایضا صحیح ام لا ؟

المستفتی: قاری غلام قادر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور ۲۹؍جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

الجواب: المسائل التی اشتمل علی المهند هی المسائل الصحیحة لکن من اعتقد ان النبی ﷺ حی فی قبره بالحیاة الجسمانیة و الروحانیة فلا نخرجه من زمرة اهل السنة و الجماعة باختلافه فیما هو من النظریات و ان کان الحق هو مالم یقل به من الحیاة الدنیویة بعد الموت الموعود. و هو الموفق

شرک سے بچنے کیلئے عوام پر اعتقادات کا جاننا فرض عین ہے

سوال: شرک وہ گناہ ہے کہ رب کریم اسے نہیں بخشتا۔ اب جبکہ ہم ان پڑھ لوگوں سے شرک سرزد ہو جائے تو اس کا کیا حکم بنے گا جب کہ دل سے ہم مسلمان ہوں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: بابر حسین العین ابوظبی یو، اے، ای ۱۴۰۱ھ/۷/۲

الجواب: عوام پر اعتقادات کا جاننا فرض عین ہے ﴿۱﴾ تا کہ شرک اور کفر سے بچیں۔ اعتقادات میں جاہل اور غیر جاہل کا حکم یکساں ہے۔ ﴿۲﴾ و هو الموفق

حاشیہ اگلے صفحہ پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شاہ اسماعیل شہید کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی عبارت کی تأویل

سوال: محترم جناب حضرت مفتی صاحب! شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ''صراط مستقیم'' کے صفحہ ۱۳۶ پر یہ الفاظ درج ہیں (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے۔ سو اس قصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہیں کرنا چاہئے''

(۲) ''زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال نماز میں بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بڑا ہے'' وضاحت کی جائے۔

المستفتی: نذیر میڈیکل ہال بغدادہ مردان.....۳۰ر شعبان ۱۳۹۹ھ

الجواب: محترم ایسے دقیق اور باریک مسائل پر بجز اہل اللہ کے دیگر لوگوں کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ ایسے مسائل اوساط الناس کیلئے متشابہات سے کم نہیں اور خواص الناس جن پر توحید اور غیرت کا غلبہ ہو ان کے مراد سے بے خبر نہیں۔ ﴿۱﴾ هو الموفق

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ﴿۱﴾ قال الملا علی قاری (وما يصح الاعتقاد عليه يجب) ای يفرض فرضا عينيا بعد مايحصل علما يقينيا (شرح فقه الاكبر ص ۱۱ لملا علی قاری)

و قال ابن عابدين قوله (واعلم ان تعلم العلم الخ) ای العلم الموصل الی الآخرة والاعم منه قال العلامی فی فصوله من فرائض الاسلام تعلم ما يحتاج اليه العبد فی اقامة دينه و اخلاص عمله لله تعالیٰ (فرض عين) رد المحتار فی صدر درالمختار ص ۳۱ ج ۱ مقدمه)

﴿۲﴾ قال الملا علی قاری اما اذا تكلم بكلمة و لم يدر انها كلمة كفر ففی فتاویٰ قاضيخان حكاية خلاف من غير ترجيح حيث قال قيل لا يكفر لعذره بالجهل وقيل يكفر ولا يعذر با لجهل. اقول والاظهر الاول الا اذا كان من قبيل ما يعلم من الدين بالضرورة فانه حينئذ يكفر و لا يعذر بالجهل (شرح فقه الاكبر لملا علی قاری ۱۶۵ مطلب يجب معرفة المكفرات لاجتنابها)

(حاشیہ صفحہ ہذا) ﴿۱﴾ قال ابن عابدين و للمحقق ابن كمال باشا فتویٰ قال فيها بعد ما ابدع فی مدحه و له مصنفات كثيرة منها فصوص حكمية و فتوحات مكيه (للعربی) بعض مسائلها مفهوم النص والمعنی و موافق للامر الالهی والشرع النبوی و بعضها خفی عن ادراک اهل الظاهر دون اهل الكشف و الباطن و من لم يطلع علی المعنی المرام يجب عليه السكوت فی هذا المقام لقوله تعالیٰ و لا تقف ما ليس لک به علم ان السمع والبصر والفواد كل اولئک كان عنه مسئولا (رد المحتار هامش الدر المختار ص ۳۲۲ ج ۳ مطلب فی حال الشيخ اكبر ابن عربی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نماز میں حضور ﷺ کا خیال رکھنا اور صراط مستقیم کی عبارت

سوال: کیا صراط مستقیم میں یہ عبارت موجود ہے کہ جس آدمی کو دوران نماز حضور ﷺ خیال میں آتا ہے وہ ایسا ہے کہ کسی حیوان کو خیال میں لایا ہو''۔

المستفتی: حافظ عبدالرشید بغدادہ مردان ..... ۱۸ ؍رجب ۱۳۹۹ھ

الجواب: یہ عبارت صراط مستقیم میں نہیں پائی گئی۔ البتہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حضوری کا تصور اور خیال کیا جائے گا نہ کہ اغیار کا۔ کیونکہ اطراء کی وجہ سے پیغمبر ﷺ کے متعلق اعتقاد الوہیت کا خطرہ مظنون ہوتا ہے اور دیگران کا موہوم ہوتا ہے۔ و هو الموفق

کوئی نبی، ولی، شہید اور پیر حاضر وناظر اور عالم الغیب نہیں ہے

سوال: جو شخص کسی نبی، ولی، شہید یا پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ ہر جگہ دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں حاضر و ناظر ہیں جب ان کو پکاریں تو ہماری پکار سنتے ہیں عالم الغیب اور مشکل کشا ہیں تو ایسے عقیدے والا آدمی بدعتی اور مشرک ہے یا صحیح عاشق رسول اور اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ بیان فرمائیں؟

المستفتی: قائم دین ڈھوک زمان میانوالی ۲۳/۷/۷۸

الجواب: غیر اللہ کو حاضر وناظر ماننا اور تمام مغیبات سے مطلع ماننا کفر اور شرک ہے ﴿۱﴾ و هو الموفق

مسلک اکابرین دیوبند افراط وتفریط سے پاک ہے

سوال: ان پڑھ مولوی صاحبان جو اپنی خواہشات کے مطابق ناجائز رسومات اور بدعات کی تعلیم دیتے ہیں فساق وفجار لوگوں کی امامت کرتے ہیں۔ لوگوں کو برے اعمال سے بچنے کی تبلیغ نہیں کرتے یہ مولوی صاحبان سنت رسول کو نیا دین کہتے ہیں اگر ہم صحیح مسلک بتائیں تو ہم پر بے دین اور وہابیوں کا فتویٰ لگاتے ہیں اور جاہل لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں اگر چہ ہم صرف صحیح مسلک اکابرین دیوبند کے پابند ہیں کسی افراط وتفریط کے قائل

﴿۱﴾ قال الله تعالیٰ قل لا يعلم من في السموٰت والارض الغيب الا الله الاية

(پ: ۲۰ سورة النحل رکوع ۱ آیت: ٦)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں یہ ہمارا ایمان ہے اس بارے میں ہمیں جواب دیکر تشفی فرمائیں۔

المستفتی: الحاج محمد رسول، محمد رحیم بازار درہ آدم خیل ضلع کوہاٹ ۱۹۶۹ء/۱/۸

الجواب: ہمارا مسلک نہ نجدیوں کی طرح افراط کا ہے اور نہ مبتدعین کی طرح تفریط کا ہے بلکہ ہم اعتدال پر چلتے ہیں۔ جب عوام قرآن وحدیث کی تعلیم اور اہل حق کے رسائل وغیرہ کے مطالعہ میں مشغول ہوں تو ان لوگوں سے خود منحرف ہو جائیں گے اور جب عوام منحرف ہوں تو یہ ائمۃ المساجد بھی منحرف ہوں گے کیونکہ ان کا مسلک وہ ہے جس پر عوام خوش ہوں۔ فقط

قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے

سوال: کیا قیامت کے ثبوت کیلئے کسی خاص صدی کا تعین کیا گیا ہے یا نہیں۔ جبکہ بعض جہلاء کہہ رہے ہیں کہ چودھویں صدی میں قیامت برپا ہوگی۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی: مثل خان خلیل تہکال پشاور......۱۳۹۰/۷/۷ھ

الجواب: قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اللہ کے سوا یہ علم کسی نبی، رسول اور کسی فرشتے کو نہیں دیا گیا ہے۔﴿۱﴾

تقدیر کے مسئلے میں سکوت بہتر ہے

سوال: جب اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے تقدیر میں یہ لکھا ہے۔ کہ وہ فلاں کو قتل کریگا۔ تو پھر وہ انسان اس پر کیوں گنہگار ہو جاتا ہے۔ اور اسے سزا کیوں دی جاتی ہے؟

المستفتی: عزیز الرحمٰن صوابی ۲۵ رفروری ۱۹۷۵ء

الجواب: محترم سلام کے بعد واضح رہے کہ بے علم اور کم علم اشخاص کیلئے ایسے باریک مسائل

﴿۱﴾ قال الله تعالى يسئلونك عن الساعة ايان مرسٰها . فيم انت من ذكراها . الى ربك منتهٰها .

(پ: ۳۰ سورة النزعت رکوع: ۴ آیت: ۴۲،۴۳،۴۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں پڑنا بہت خطرناک ہے۔آپ کے اطمینان کیلئے اتنا کافی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کیلئے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے یہ گناہ وغیرہ کرے گا۔تو اس کو عذاب دیگا۔اور جس کیلئے یہ لکھا ہے کہ وہ غیر ارادی اور مجبوری سے گناہ کریگا تو اس کو عذاب نہ دیگا۔مزید اطمینان حاصل کرنے کیلئے آپ بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ وھو الموفق

حضور ﷺ کو مختار کل، حاضر و ناظر اور عالم الغیب ماننا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کو ہر چیز کا اختیار دیا گیا ہے۔اور ہر مقام میں آپ حاضر و ناظر ہیں۔اور عالم الغیب ہیں۔تو جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہو۔تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مصباح اللہ مردان......۲۱/جنوری ۱۹۷۵ء

الجواب: یہ شخص مشرک اور کافر ہے۔ قال الله تعالى ليس لك من الامر شئى .﴿۱﴾ وفي البزازيه من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر (مجموعةالفتاوى ص ۳۵ جلد ۱ وفي فتاوى قاضي خان و هو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت (على هامش الهنديه ص ۲۲۸ جلد ۳) والمسئلة من الواضحات فلا حاجةالى تو ضيح الواضحات .وهو الموفق

اللہ تعالیٰ خالق اور مخلوق کاسب ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ والقدر خيره و شره من الله تعالىٰ . اور اللہ خود محی اور ممیت ہے۔لہٰذا قاتل کو مقتول کا قصاص نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ قتل اور مقتول کا موت تو اللہ تعالیٰ واقع کرتا ہے نیز قاتل کیلئے قیامت میں سزا بھی نہیں مانتے۔اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں۔

المستفتی: زاہد حسین نور کلاتھ ہاوس بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی

﴿۱﴾(پ: ۴ سورۃآل عمران رکوع: ۳ آیت: ۱۲۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: خلق اور کسب میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جو کتب کلام میں مسطور ہے۔﴿۱﴾ بہرحال موت کا خلق اور ایجاد اللہ کرتا ہے اور کسب ومباشرت اسباب قاتل کرتا ہے خلاف قانون زنجیر کھینچنے والے کو حکومت سزا دیتی ہے۔ اگرچہ ریل کو کھڑا کرنے والی حکومت خود ہے۔ و هو الموفق

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری (و جمیع افعال العباد من الحرکة و السکون) ای علی ای وجه یکون من الکفر والایمان والطاعة والعصیان (کسبهم علی الحقیقة) ای لا علی طریق المجاز فی النسبة (والله تعالیٰ خالقها) والحاصل ان الفرق بین الکسب والخلق هو ان الکسب امر لا یستقل به الکاسب والخلق امر مستقل به الخالق و الله خلقکم و ما تعملون ای وعملکم او معمو لکم الخ (شرح الاکبر للقاری ص ۴۹ ، ۵۰ افعال العباد کسبهم و خلق الله تعالیٰ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وقل جآء الحق

و زهق الباطل ط

ان الباطل كان زهوقاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فصل

فی کلمات الکفر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فصل فی کلمات الکفر

''سارے پیر کافرومشرک ہیں'' کے الفاظ کا حکم

سوال: ایک شخص نے بہت سے لوگوں کے سامنے یہ الفاظ کہے کہ سارے پیر کافرومشرک ہیں حالانکہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ مبدأ و معاد میں لکھتے ہیں انعامات اللہ جل شانہ اور احسانات رسول علیہ ﷺ کے بعد حق پیرومرشد کا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ وہ خود کافر ہوا ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: حاجی فقیر گل چارسدہ پشاور ۵/اکتوبر ۱۹۸۶ء

الجواب: شاید اس شخص کا مراد استغراق عرفی ہو۔ اور یا رسمی پیر مراد ہوں لہٰذا ایسے بے باک شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ﴿۱﴾

پیغمبر علیہ السلام کی توہین اور ایذاء پر راضی ہونا کفر ہے

سوال: ایک شخص اپنے گدھے کے پیچھے غصے کی حالت میں ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے باہر نکل آیا گدھا آگے بھاگتا تھا کسی نے اسے روک کر کہا کہ بے زبانوں کو نہ مارو اس نے کہا کہ اگر یہ پیغمبر بھی ہو نہ چھوڑوں گا اور اس کو مارنے لگا پھر اس شخص کو سمجھایا گیا کہ آپ کے زبان سے خطرناک الفاظ نکلے ہوئے ہیں توبہ کرو اور کسی عالم سے پوچھ لیں مگر اب تک اس نے کسی سے نہیں پوچھا ہے تو ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مطیع الحق لوند خوڑ مردان ۱۳/صفر ۱۴۰۱ھ

الجواب: پیغمبر کی توہین اور ایذاء پر راضی ہونا کفر ہے جیسا کہ توہین اور ایذا کفر ہے پس اس شخص پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے اور اس شخص کیلئے توبہ کرنا چاہیئے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الحصکفی و فی الدرر وغیرھا اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه. (الدرالمختار ص ۳۱۶ جلد ۳ قبیل توبة الیأس)

﴿۲﴾ قال الحصکفی والکافر بسب نبی من الانبیاء لکن صرح فی آخر الشفاء بان حکمه کالمرتد و مفادہ قبول التوبة و لفظ النتف من سب الرسول ﷺ فانه مرتد و حکمه حکم المرتد و یفعل به ما یفعل بالمرتد انتهی. (الدرالمختار ص ۳۱۷، ۳۱۹ جلد ۳ مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کلمہ پڑھتا ہوں لیکن اکثر اعمال پر عمل نہیں کروں گا کلمہ کفر نہیں

سوال: اگر کوئی شخص کہہ دے کہ میں کلمہ توحید اور رسالت لا الـہ الا اللـہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں مگر بغیر کسی مجبوری کے اکثر اعمال پر عمل نہیں کروں گا تو ایسا شخص مسلمان ہوسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد نذیر پنڈی گھیپ اٹک　　یکم ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ ایک جاہلانہ اور فاسقانہ کلام ہے اور اس سے یہ شخص کافر نہیں ہوتا ہے لعدم انکارہ عن ضروریات الدین ولعدم الاستحلال والاستخفاف. ﴿۱﴾ وھو الموفق

محتمل کلام پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا

سوال: زید کی اہلیہ کے اہل خاندان زید کے گھر آ گئے جو بے ریش اور داڑھی منڈھے تھے زید کے والدان سے بے حد گستاخانہ طور سے پیش آئے اور وجہ بتائے کہ یہ لوگ داڑھی منڈھے اور شریعت کے مطابق نہیں۔ اس پر زید کی اہلیہ نے کہا۔ کہ اب زمانہ بدل گیا ہے جو باتیں بیس برس پہلے تھیں اب نہیں رہیں۔ اس سے مفہوم ہوا۔ کہ اہلیہ کے نزدیک شرعی احکام اب معطل ہو گئے ہیں۔ داڑھی منڈوانا بے پردہ پھرنا وغیرہ ناجائز افعال نہیں رہے تو اب احکام الٰہی کا استہزاء بے ادبی، مذاق، نفرت اور بے قدری کیسا ہے۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب ۲۶۶ جلد اول میں ہے۔ کہ جو کوئی فعل حرام کو اچھا تصور کریں۔ وہ اہل اسلام کے زمرہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: ایم صدیق ایف، پی، ٹی کالونی لاہور

الجواب: چونکہ زید کے اہلیہ کے ہر دو الفاظ دو مطلب کے محتمل ہیں۔ اول یہ کہ شرعی احکام ناقابل عمل، ناحق اور خلاف مصلحت ہیں دوم یہ کہ احکام شرعی باوجود حق ہونے کے متروک العمل ہیں ﴿۲﴾ تو اس احتمال کے

﴿۱﴾ قال في الهندية و قول الرجل لا اصلي يحتمل اربعة اوجه احدها لا اصلي لاني صليت والثاني لا اصلي بامرك فقد امرني بها من هو خير منك و الثالث لا اصلي فسقا مجانة فهذه الثلاثة ليست بكفر والرابع لا اصلي اذ ليس يجب على الصلاة و لم او مر بها يكفر. و لو اطلق وقال لا اصلي لا يكفر لاحتمال هذه الوجوه. (فتاوى هنديه ص ۲۶۸ جلد ۲ مطلب موجبات الكفر منها ما يتعلق بالصلوة والصوم)

﴿۲﴾ وفي الهندية سئل الحاكم عبدالرحمن عمن قال برسم كار كنم بحكم نى هل هو كفر قال ان كان (بقيه حاشيه اگلے صفحه پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باوجودکفرکافتوی دیناکسی کامذھب نہیں ہے قال العلامہ ابن عابدین وفی التتارخانیہ لا یکفر بالمحتمل لان الکفرنھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃومع الاحتمال لا نھایۃ انتھی ﴿۱﴾ (ردالمحتار صفحہ ۲۸۵ جلد ۳)

''توحید باری مذاق ہے شریعت، نماز، روزہ کوئی چیز نہیں'' کلمات کفریہ ہیں

سوال: اگرایک شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ توحید باری تعالیٰ (معاذ اللہ) ایک مذاق ہے اور شریعت سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام کی حامی ہے نماز روزہ کوئی چیز نہیں میرا ایک مستقل دین ہے جس کے قبول کرنے میں لوگوں کا مفاد ہے کیا یہ شخص کافر ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولوی رحمان الدین مسجد شاہ منگل ۱۹۷۸ء/۱۰/۹

الجواب: بشرط صدق وثبوت یہ شخص مرتد اور کافر ہے ﴿۲﴾ اور بااثر اہل اسلام کیلئے ضروری ہے کہ تائب نہ ہونے کی صورت میں اس کو مرتد کی سزا دیویں یا دلوالیں اور تمام اہل اسلام اس سے بائیکاٹ کریں۔

(بقیہ حاشیہ) مرادہ فساد الخلق و ترک الشرع واتباع الرسم لا ردالحکم لا یکفر کذا فی المحیط .(ھندیہ ص ۲۵۸ جلد ۲ الباب التاسع فی احکام المرتدین)

﴿۱﴾ (ردالمحتار علی الدرالمختار ص ۳۱۲ جلد ۳ مطلب ما یشک فی انہ ردۃ لا یحکم بھا)

﴿۲﴾ و فی الھندیۃ المرتد عرفا ھو الراجع عن دین الاسلام کذا فی النھر الفائق ورکن الردۃ اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد وجود الایمان .

(ھندیہ ص ۲۵۳ جلد ۲ الباب التاسع فی احکام المرتدین)

قال ابن عابدین و رکنھا اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان ھذا بالنسبۃ الی الظاھر الذی یحکم بہ الحاکم و الا فقد تکون بدونہ کما لو عرض لہ اعتقاد باطل او نوی ان یکفر بعد حین الافادۃ.

(ردالمحتار ص ۳۱۰ جلد ۳ باب المرتد)

و فی الھندیۃ سئل عن امرأۃ قیل لھا توحید میدانی فقالت لا ان ارادت انھا لا تحفظ التوحید الذی یقولہ الصبیان فی المکتب لا یضرھا و ان ارادت انھا لا تعرف وحدانیۃ اللہ تعالی فلیست بمؤمنۃ ولا یصح نکاحھا .(ھندیہ ص ۲۵۷ جلد ۲ منھا ما یتعلق بالایمان و الاسلام)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کسی مسلمان کے دین ومذہب کو گالیاں دینا

سوال: چه فرمایند علماء دین دریں مسئله که یک مرد دیگر مرد مسلمان را دشنام و شتم دین میکند مثلا (ستا دین اوغیم ،ستا مذهب اوغیم)وعادت ا و ا یں باشد در ا سلام و کفر ا و چه حکم ا ست. بینو ا وتوجرو ا

المستفتی: امین جان کوچی بخشی پل پشاور ۱۹۶۹ء/۱/۱۵

الجواب: کافرنہیں ہےاورخطرہ موجود ہےلہٰذا توبہ واستغفار کیا کرے قال العلامہ الشامی ج۳ص ۲۹۹ ثم ان مقتضی کلامهم ایضا انه لایکفر بشتم دین مسلم ای لایحکم بکفره.﴿۱﴾ فقط

صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین شرع متین اس شخص کے بارے میں جوحضرت علی رضی اللہ عنہ کوننگی گالی دے وہ مسلمان رہ سکتا ہے یانہ اگرتوبہ نہ کرے تواس کے ساتھ مسلمانوں کا کیارویہ ہوناچاہئے؟

المستفتی: صلاح الدین ناظم شبان اسلام نیکسلا اٹک ۱۹۷۵ء/۱۰/۱۲

الجواب: چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوگالیاں دیناحرام ہےلہٰذا یہ شخص باغی اورفاسق ہےمردودالشھادۃ ہے۔ کما فی رد المحتار ص ۲۹۳ ج ۱۳س کوباغی جیسےتوبہ پرمجبورکیاجائےگااگرتوبہ نہ کرےتوکم ازکم اسکےساتھ معاشرتی بائیکاٹ کیاجائیگا۔﴿۲﴾وھو الموفق

﴿۱﴾(ردالمحتار ص ۳۱۶ جلد ۳ مطلب فی حکم من شتم دین مسلم) و قال ابن عابدين اقول و على هذا ينبغى ان يكفر من شتم دين مسلم و لكن يمكن التاويل بان مراده اخلاق الردينة ومعاملة القبيحة لا حقيقه دين الاسلام فينبغى ان لا يكفر حينئذ.(ايضاً)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين ذكر فى شرحه على الملتقى ايضاًانه لو على وجه المزاح يعزر فلو بطريق الحقارة كفر لان اهانة اهل العلم كفر على المختار فتاوى بديعية لكنه يشكل بما فى الخلاصة ان سب الختنين ليس بكفر اه والمراد با لختين عثمان و على رضى الله تعالى عنهما.(ردالمحتار ص ۲۰۳ جلد ۳ قبيل مطلب فيما لو شتم رجلاً با لفاظ متعددة)وايضاً فى ردالمحتار وسب احد من الصحابة و بغضه لا يكون كفراً لكن يضلل وقال ابن ملک فى شرح المجمع و ترد شهادة من يظهر سب السلف لانه يكون ظاهر الفسق وقال الزيلعى او يظهر سب السلف يعنى الصالحين منهم و هم الصحابة و التابعون الخ (ردالمحتار ص ۳۲۱ جلد ۳ مطلب مهم فى سب الشيخين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

احادیث کو جعلی داستانیں کہنے والا ملحد و زندیق ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو احادیث پر تنقید کرتا ہے اور صحاح ستہ کو فرضی اور جعلی داستانیں کہتا ہے ترمذی شریف کو گند بلا کہتا ہے مشکوٰۃ کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ احادیث کی کتاب نہیں اور کہتا ہے کہ اسلام اپنی اصلی شکل میں بنوامیہ کے دور تک رہا اب اس میں تحریف ہو چکی ہے سوائے قرآن کے کوئی چیز اصلی شکل پر نہیں حسنین کے صحابیت کا قائل نہیں کہتا ہے کہ اسلام میں اختلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ڈالا ہے مذکورہ شخص کا کیا حکم ہے سزا کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عبداللہ نعمانی مدرسہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور ۱۵ر رمضان ۱۴۱۰ھ

الجواب: بشرط صدق وثبوت تحریر بالا یہ شخص ملحد اور زندیق ہے یہ منکر حدیث ہے اس کا ہر قسم اعزاز اور تکریم توہین دین اور کفر پروری ہے اور اس زندقہ کے دور میں کون سزا دے گا صرف بائیکاٹ کو معمول کرنا کافی ہے۔ (۱)

کسی نے قرآن پر حلف اٹھایا دوسرے نے کہا میں قرآن کو نہیں مانتا ہوں تیسرے نے یہ کہا کہ میں ایسے اسلام پر جس میں حق پوشی ضروری ہو جوتا مارتا ہوں تو کیا یہ کلمات کفر ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زید حافظ قرآن امام مسجد ہے اپنی ماں کے ساتھ اختلاف ہو گیا والدہ نے قرآن اٹھا کر قسم کھائی کہ میں سچی ہوں مگر زید نے کہا کہ میں قرآن نہیں مانتا سابقہ امام عمرو نے والدہ کے ساتھ اختلاف اور یہ الفاظ کہ میں قرآن نہیں مانتا لوگوں میں مشہور کیا لوگوں نے عمرو کو کہا کہ یہ آپس کا جھگڑا ہے اسے چھوڑ دو مگر عمرو نے کہا کہ "میں ایسے اسلام پر جس میں حق پوشی ضروری ہو جوتا مارتا ہوں" اب زید اور عمرو کی ان الفاظ کا کیا

---

(۱) قال ابن عابدین المراد با لتکذیب عدم التصدیق الذی مر ای عدم الا ذعان و القبول لما علم مجیئه به ﷺ ضرورۃ ای علما ضرورریا لایتوقف علی نظر و استدلال ولیس المراد التصریح با نه کاذب فی کذا لان مجرد نسبة الکذب الیه ﷺ کفر و ظاهر کلا مه تخصیص الکفر یجحد الضروری فقط مع ان الشرط عندنا ثبوته علی وجه القطع وان لم یکن ضروریا بل قدیکون بما یکون استخفا فامن قول او فعل کما مر.
(ردالمحتار ص ۲۱۱ جلد ۳ مطلب فی مکر الاجماع)
وفی الهندیة قال رضی الله عنه سالت صدر الاسلام جمال الدین عمن قرء حدیثا من احادیث النبی ﷺ فقال رجل همه روز خلشها خواند قال ان اضاف ذلک الی القاری لا الی النبی ﷺ ینظر ان کان حدیثا یتعلق با لدین واحکام الشرع یکفر وان کان حدیثا لا یتعلق به لا یکفر.
(هندیه ص ۲۶۶ جلد ۲ احکام المرتدین منها ما یتعلق با لانبیاء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حکم ہے آیا اس سے کافر ہوئے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: اہالیان ڈوک فیض بخش ۱۹۷۳ء/۷/۱۹

الجواب: واضح رہے کہ حافظ زید نے والدہ کی قسم پر اعتماد کرنے سے انکار کیا ہے نہ کہ قرآن کے کلام اللہ ہونے وغیرہ سے انکار کیا ہے لہٰذا حافظ زید کافر نہیں ہے البتہ عقوق والدین گناہ کبیرہ ہے جبکہ والدین ناجائز پر قائم نہ ہوں لحدیث **لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق**. ﴿۱﴾ اور عمرو حق فروشی اور حق پوشی سے بیزاری کرتا ہے نہ کہ اسلام سے لہٰذا یہ بھی کافر نہیں ہے جانبین کے کفر وغیرہ کے فتوے دینا غلط چیز ہے۔ ﴿۲﴾ **وھو الموفق**

مسئلہ دینیہ کے اہانت کرنے والے پر کفر کا شدید خطرہ ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سود کے متعلق ایک مسئلہ جس پر چند علماء کرام کے مہر ودستخط ثبت ہیں جس میں آیات واحادیث کے حوالہ سے سود لینا، دینا، تحریر کرنا ایک جیسا جرم قرار دیا گیا ہے چند لوگوں کے موجودگی میں زید کو یہ فتویٰ پڑھنے کیلئے دیا گیا زید نے فتویٰ پڑھا اور پڑھنے کے بعد کہنے لگا کہ میں اس فتوی پر پیشاب کرتا ہوں اور فتوی پیش کرنے والے پر لاٹھی لیکر حملہ آور ہوا گالی گلوچ اور بدکلامی کی قرآن وحدیث کے نزدیک ایسے فرد کے متعلق حتمی فیصلہ صادر فرمایا جاوے۔

المستفتی: محمد اکرم قریشی واہ کینٹ شوال ۱۳۸۹ھ

الجواب: اس شخص پر اہانت دین کی وجہ سے کفر کا شدید خطرہ ہے۔ ﴿۳﴾ تائب نہ ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ سلام وکلام چھوڑنا ضروری ہے۔ فقط

﴿۱﴾ عن النواس بن سمعان قال قال رسول الله ﷺ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق رواہ فی شرح السنة. (مشکواۃ المصابیح ص ۳۲۱ جلد ۲ کتاب الامارۃ الفصل الثانی)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین و علی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم و لکن یمکن التأویل بان مرادہ اخلاق الردینة و معاملة القبیحة لا حقیقة دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ. (ردالمحتار ص ۲۱۳ جلد ۳ مطلب فی حکم من شتم دین مسلم)

﴿۳﴾ قال العلامہ حصکفی و فی الفتح من ھزل بلفظ کفر ارتد و ان لم یعتقدہ للاستخفاف فھو ککفر العناد. قال ابن عابدین ثم قال و الاعتبار التعظیم المنافی للاستخفاف کفر الحنفیة بالفاظ کثیرۃ و افعال تصدر من المتھتکین لدلالتھا علی الاستخفاف بالدین الخ. (الدر المختار مع ردالمحتار ص ۳۱۰ جلد ۳ باب المرتد) و فی الھندیة رجل عرض علیه خصمه فتوی الائمة فردھا وقال چه بارنامه فتوی آورده قیل یکفر لانه رد حکم الشرع و کذا لو لم یقل شیئاً لکن القی الفتوی علی الارض و قال این چه شرع است کفر. اذا جاء احد الخصمین الی صاحبه بفتوی الائمة فقال صاحبه لیس کما أفتوا او قال لا نعمل بھذا کان علیه التعزیر. (ھندیه ص ۲۷۳ جلد ۲ منھا ما یعلق بالعلم و العلماء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گستاخانہ اور ناشائستہ الفاظ کا استعمال

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو یہ الفاظ کہے: سارے کے سارے مسلمان اور علماء کرام بناوٹی اور مصنوعی مسلمان ہیں اور ان میں کوئی بھی صحیح اور عملی مسلمان نہیں اہل مجلس نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں کم از کم ظاہری طور پر سر اور داڑھیاں سنت اور شریعت کے مطابق رکھی ہوئی ہیں باوضو اور ابھی نماز عشاء سے فارغ ہوئے ہیں تو اس نے جواب میں مسخرانہ قہقہہ لگایا اور کہا کہ اسلام اور مسلمانی سر اور داڑھی میں نہیں۔ سکھوں کی داڑھیاں سب سے بڑی ہوتی ہیں۔ پھر ایک شادی میں ڈھول کے خلاف امام صاحب نے ایکشن لیا، تو اس نے کہا کہ ملا نے ان کے خلاف ککور چلایا۔ یہ ایک گستاخانہ اور حقارت آمیز ناشائستہ لفظ ہے۔ جس کا معنی چمچہ، بھیڑوا اور دھندہ ہے، شریعت میں ایسے آدمی کا کیا حکم ہے۔ مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد گل تاج عباسی مری راولپنڈی......۱۹۶۹/۶/۲۵

الجواب: چونکہ اس شخص کے کلام میں تاویل کا احتمال موجود ہے یعنی استغراق سے مراد استغراق عرفی ہے نہ حقیقی۔ اور داڑھی نہ رکھنے سے مسلمان اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے اور کسی کا یہ کہنا کہ داڑھی تو سکھ لوگوں کی بھی ہوتی ہے اس پر کفر کا حکم ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اس پر خوف کفر موجود ہے اور ایسے مشتبہ کلام سے اس پر توبہ ضروری ہے اور ترک موالات بھی اس کے ساتھ کرنا چاہیے جب تک تائب نہ ہو جائے۔ **فی الدر المختار لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن وفی الدرر وغیره اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعل المفتی المیل لما یمنعه فقط.** ﴿۱﴾

''اگر چہ حضور ﷺ کا فرمان ہو لیکن ۲۹ شعبان کا روزہ نہیں توڑونگا'' کے الفاظ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ اگر چہ حضور ﷺ کا فرمان ہو کہ انتیس شعبان کو روزہ نہ رکھو میں اگر کافر بھی ہو جاؤں تب بھی روزہ نہیں توڑونگا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد زاہد مہتمم تعلیم القرآن بکوٹ شریف ہزارہ

الجواب: اگر یہ شخص مغلوب الحال نہ ہوا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ ایمان اور نکاح کو تازہ کرے۔ لان

﴿۱﴾ (الدر المختار ص ۲۱۶ جلد ۳ قبیل مطلب توبة الیاس مقبولة دون ایمان الیأس)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الرضاء بالکفر کفر ﴿۱﴾وھو الموفق

''ان کے ہاتھوں ملک میں آیا ہوا اسلامی قانون ہم نہیں مانینگے'' کے الفاظ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو آدمی بکر اور عمرو عالم ہیں۔تیسرا آدمی زید کہتا ہے کہ یہ دونوں کافر ہیں اور کہتے ہیں کہ ان آدمیوں کے ہاتھوں جو اسلامی قانون ملک میں آئیگا ہم نہیں مانینگے۔اور زید یہ بھی کہتا ہے کہ یہ دونوں دجال کے پیرو ہوں گے اب زید کافر ہے یا مسلمان۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد نور ولد محمد امین......مورخہ ۲/۷ ۱۹۷ء/۴/۶

الجواب:اگر یہ توہین ذاتیات پر مبنی نہ ہوں ﴿۲﴾تو یہ شخص زید کافر ہے۔﴿۳﴾فقط

''پیغمبر ﷺ بھی شرکت کی دعوت دیدے تب بھی شریک نہ ہونگا'' جاہلانہ کلام ہے

سوال: اگر ایک آدمی کو کسی اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو اور اس نے محض عناد کی وجہ سے یہاں تک کہہ دیا کہ پیغمبروں کا آنا بند ہو گیا ہے اگر مجھے پیغمبر بھی آکر دعوت دیدے کہ فلاں مجلس میں شریک ہو جاؤ تو بھی شریک نہ ہونگا عندالشرع اس شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم

﴿۱﴾وفی الھندیہ و من یرضی بکفر نفسہ فقد کفر ومن یرضی بکفر غیرہ فقد اختلف فیہ المشائخ رحمھم اللہ تعالی فی کتاب التخیر فی کلمات الکفر و ان رضی بکفرہ لیقول فی اللہ ما لا یلیق بصفاتہ یکفر و علیہ الفتوی کذا فی التار خانیہ .(ھندیہ ص ۲۵۷ جلد ۲ الباب التاسع فی احکام المرتدین) و فی الھندیة رجل اراد ان یضرب عبدہ فقال لہ رجل لا تضربہ فقال اگر محمد مصطفی گوید مزن نھلم او قال اگراز اسمان با نگ آید کہ مزن ھم بزنم یلزمہ الکفر .(ھندیہ ص ۲۶۲ جلد ۲ احکام المرتدین منھا ما یتعلق با لانبیاء)

﴿۲﴾قال ابن عابدین ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یکمن التأویل بان مرادہ اخلاقہ الردیئة ومعاملة القبیحة لا حقیقة دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذٍ .(ردالمحتار ص ۲۱۲ جلد ۳ قبیل طلب توبة الیاس)

﴿۳﴾و فی الھندیہ و یخاف علیہ الکفر اذا شتم عالماً او فقیھاً من غیر سبب و یکفر بقولہ لعالم ذکر الحمار فی است علمک یرید علم الدین کذا فی البحر (ھندیہ ص ۲۷۰ جلد ۲ منھا ما یتعلق با لعلم و العلماء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: چونکہ دعوت صرف آرڈر اور حکم کو نہیں کہا جاتا مشورہ اور خورد ونوش کیلئے بلانے کو بھی کہا جاتا ہے لہذا ایسے جاہلانہ کلام سے کفر یا فسق کا فتوی دینا خلاف قاعدہ ہے﴿۱﴾ فافھم فی حدیث بریرۃ﴿۲﴾ وغیرہ. وھو الموفق

بت فروشی رضاء بالکفر میں داخل نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بتوں کو تلاش کرنا اور پھر ان کو فروخت کرنا کیا اس وعید میں داخل ہے یا نہ "من رضیٰ بکفر الغیر یصیر کافراً قاضیخان " یا یہ امارہ تکذیب ہے یا نہ اور اگر کوئی اس صورت میں کفر کا فتوی دیدے تو کیا یہ جائز ہے؟

المستفتی: عطاء اللہ متعلم دار العلوم حقانیہ مورخہ ۱/۶/۱۴۰۱ھ

الجواب: بت فروشی نہ بت پرستی ہے اور نہ التزام بت پرستی ہے اور نہ اس سے بت پرستی لازم ہے (نہ لزوم بین) پس اس کو رضاء کفر قرار دینا غلط فہمی یا بدفہمی ہے ومثلہ اذا آجر بیتاً للمعاصی وغیرھا﴿۳﴾ فقط

بینڈ باجہ کی وجہ سے تلاوت کو بند کرانا

سوال: ہمارے مسجد میں قبل از جمعہ تلاوت قرآن مجید کی کیسٹ لگی ہوئی تھی اس گلی میں شادی تھی جب ان کے بینڈ باجے والے آئے تو ان کے ایک آدمی نے مسجد میں گھس کر زبردستی تلاوت بند کرادی۔ اور اس کو شیطانیت سے تعبیر کیا اس شخص کے متعلق شرعی حکم کیا ہے کہ یہ کافر ہو گیا ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولوی محمد سلیم جامع مسجد بلال نیشنل ٹاؤن راولپنڈی مورخہ ۱۴/۹/۱۹۸۶ء

﴿۱﴾ قال الحصکفی و فی الدرر وغیرھا اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه .(الدر المختار ص ۳۱۶ جلد۳ قبیل توبة الیأس)

﴿۲﴾ عن ابن عباس ان زوج بریرة کان عبداً یقال له مغیث کانی انظر الیه یطوف خلفها یبکی و دموعه تسیل علی لحیته فقال النبی ﷺ لعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرة و من بغض بریرة مغیثا فقال النبی ﷺ لو راجعته قالت یا رسول الله ﷺ تامرنی قال انما اشفع قالت فلا حاجة لی فیه .
(صحیح البخاری ص ۷۹۵ جلد۲ باب شفاعة النبی ﷺ فی زوج بریرة)

﴿۳﴾ قال العلامه حصکفی و جاز اجارة بیت بسواد الکوفة ای قراها لا بغیرها علی الاصح لیتخذ بیت نار او کنیسة او بیعة او یباع فیه الخمر و قال لا ینبغی ذلک لانه اعانة علی المعصیة و به قالت الثلاثة زیلعی و قال ابن عابدین هذا عنده ایضاً لان الا جارة علی منفعة (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: شاید اس شخص نے گناہ میں تخفیف کے ارادہ سے یہ اقدام کیا ہے بہر حال اس کے اس جاہلانہ کردار اور گفتار کی وجہ سے اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔﴿۱﴾ واللہ علم

فرشتہ کو گالی دینا کفر ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ایک شخص کسی کو غصہ کی حالت میں یوں کہلائے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فلاں شخص کی ماں سے شب باشی کی ہے اور یہ اس سے پیدا ہوا ہے اب وہ شخص اپنے اس بات پر مقر ہے۔ شرعا اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: سائیں محمد عباس راولپنڈی۔ ۲۲ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: یہ جاہلانہ بلکہ کافرانہ کلام ہے فرشتہ کو زنا اور اولاد کی نسبت سب ہے ﴿۲﴾ اس شخص پر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور نکاح کو تازہ کرے۔ فقط

حفاظ قرآن کی توہین کنندہ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص یہ الفاظ استعمال کرے کہ حفاظ کرام سب کے سب ''کونی'' ہیں۔ اس وجہ سے میں اپنے بچوں پر حفظ قرآن نہیں کرنا چاہتا۔ تاکہ ''کونی'' نہ ہو جائے اس شخص کا شرعا کیا حکم ہے کیا حفاظ کرام کے توہین سے یہ شخص کافر نہیں ہو جاتا ہے؟

المستفتی: مولوی فتح محمد خان ۔ ۱۹۸۶/۷/۲

(بقیہ حاشیہ) البیت ولهذا يجب الاجر بمجرد التسليم ولا معصية فيه وانما المعصية بفعل المستأجر وهو مختار فينقطع نسبته عنه فصار كبيع الجارية ممن لا يستبرئها او ياتيها من دبر و بيع الغلام من لوطي و الدليل عليه انه لو آجره للسكنى جاز و هو لا بد له من عبادته فيه .اه

(الدر المختار مع ردالمحتار ص۲۷۷ جلد۵ كتاب الحظر والاباحة فصل في البيع)

﴿۱﴾ قال العلامه حصكفي لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن وفي الدرر وغيرها اذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر وواحد يمنعه فعلى المفتي الميل لما يمنعه (الدر المختار ص ۳۱۶ جلد ۳ قبيل مطلب توبة اليأس)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين هو مصرح به عندنا فقالوا اذا شتم احدا من الانبياء او الملائكة كفر وقد علمت ان الكفر بشتم الانبياء كفر ردة فكذا الملائكة فان تاب فبها و الا قتل .

(ردالمحتار ص ۳۲۰ جلد ۳ قبيل مطلب مهم في حكم سب الشيخين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر اس شخص کا مراد استغراق حقیقی ہو تو یہ کفریہ کلام ہے ﴿۱﴾ اور اگر استغراق حسب العلم مراد ہو تو یہ حفظ قرآن کی توہین نہیں ہے اور بے جا نہ کلام ہے۔ فقط

رقص وغنا حلال سمجھنا کفر ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو رقص وسرود اور غناء کو حلال سمجھتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: غلام حیدر کیمل پور

الجواب: مستحل رقص وغنا کافر ہے کما فی شرح التنویر ومن یستحل الرقص قالوا بکفره حاشیہ رد المحتار ص ۴۲۵ جلد ۳ ﴿۲﴾ وھو الموفق

ذاتی عداوت کی وجہ سے امام اور قرآن کی توہین کرنے کا حکم

سوال: ایک امام مسجد تلاوت قرآن کر رہا تھا کہ ایک شخص نے کسی ذاتی عداوت کے مدنظر مولوی صاحب کی داڑھی پکڑ کر گھسیٹا اور قرآن مجید کو پھینک کر کے ورقہ ورقہ کردیا اور مار پیٹ کی حالت میں آواز کی بلندی سے دو شخصوں نے آکر اس کو چھڑا دیا ایسے شخص کیلئے شریعت محمدی ﷺ میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی محمد سلیمان کوہالہ کوہ مری ......۲ / رجب ۱۳۸۹ھ

الجواب: نادم نہ ہونے کی صورت میں یہ شخص فاسق یقینی طور سے ہے اور اہانت قرآن کی وجہ سے کفر کا خطرہ اس پر موجود ہے ﴿۳﴾ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه وقال عليه الصلوة والسلام المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره انتهى ﴿۴﴾ رواه مسلم. وهو الموفق

﴿۱﴾ قال ابن عابدين ثم قال و الاعتبار التعظيم المنافي للاستخفاف كفر الحنفيه با لفاظ كثيره و افعال تصدر من المتهتكين لد لالتها على الاستخفاف بالدين ... او استقباحها كمن استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه او احفاء شاربه قلت و يظهر من هذا ان ما كان دليل الاستخفاف يكفر به و ان لم يقصد الاستخفاف لانه لو توقف على قصده لما احتاج الى زيادة عدم الاخلال بما مر لان قصد الاستخفاف مناف للتصديق.
(ردالمحتار ص ۳۱۰ جلد ۳ مطلب في منكر الاجماع) قال العلامه ابن البزاز الكردرى لان حفظ القرآن فرض كفاية و تعلم ما لا بد من الفقه فرض عين ... فتوى بزازيه موضوع على الهنديه ص ۳۴۷ جلد ۶ كتاب الاستحسان)
﴿۲﴾ (الدر المختار ص ۲۳۳ جلد ۳ مطلب في مستحل الرقص قبيل باب البغاة)
﴿۳﴾ قال ابن عابدين في تحقيق الايمان امور الاخلال بها اخلال بالايمان اتفاقاً كترك السجود لصنم وقتل نبي والاستخفاف به وبالمصحف و الكعبة الخ (رد المحتار ص ۳۱۰ جلد ۳ قبيل مطلب في منكر الاجماع)
﴿۴﴾ (مشكوة المصابيح ص ۴۲۲ جلد ۲ باب الشفقة والرحمة على الخلق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

''علماء سکھ جیسے نظر آتے ہیں'' اور دوسرے گستاخانہ الفاظ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اہل سنت والجماعت ایسے شخص کے بارے میں جو علماء دین کے شان میں گستاخانہ الفاظ کے علاوہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مجھ کو سکھ جیسے نظر آتے ہیں اس شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: اگر یہ گستاخی بعض علماء کے ساتھ ہو اور ذاتیات کی وجہ سے ہو تو یہ فسق ہے اور اگر عام علماء کے حق میں ہو تو اس میں خوف کفر ہے ﴿۱﴾۔ **فی شرح فقه الاکبر عن الخلاصة من ابغض عالماً بغیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر ﴿۲﴾ انتهی.**

عالم کا امر بالمعروف میں طاقت کا استعمال اور عالم کی بے حرمتی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ عالم من حیث انه عالم کو گالی دینا کیسا ہے اور عالم امر بالمعروف میں طاقت کا استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور عالم کو گالی دینے سے کفر لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبدالرحمٰن مال روڈ پشاور ۱۹۷۷/۱۰/۳۰

الجواب: گالی جب عالم کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے ہو اور دنیوی سبب کی وجہ سے نہ ہو تو قواعد شرعیہ کی رو سے یہ شخص کافر ہوا ہے ﴿۳﴾ عالم کو امر بالمعروف زبان سے کرنا چاہیے ﴿۴﴾ کما خوذ از فتاویٰ ہندیہ و ہدایہ۔ فقط

تمام علماء کو فتنہ باز قرار دینا کفر ہے

﴿۱﴾ قال ابن نجیم و یخاف علیه الکفر اذا شتم عالما او فقیها من غیر سبب. (بحر الرائق ص ۱۲۳ جلد ۵ باب احکام المرتدین)

﴿۲﴾ (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۷۳ فصل فی العلم والعلماء)

﴿۳﴾ و فی الهندیة و یخاف علیه الکفر اذا شتم عالما او فقیها من غیر سبب و یکفر بقوله لعالم ذکر الحمار فی است علمک یرید علم الدین. کذا فی البحر الرائق (هندیه ص ۲۷۰ جلد ۲ منها ما یتعلق با لعلم و العلماء) و فی الخانیه رجلان بینهما خصومة فقال احدهما للاخر بیا تا بعلم ربه فقال الاخر من علم چه دانم قال ابو بکر القاضی یکفر المجیب لانه استخف با لعلم (فتاوی تاتارخانیه موضوع علی هامش الهندیه ص ۷۷ جلد ۳ باب ما یکون کفرا من المسلم و ما لا یکون)

﴿۴﴾ فی الهندیه ولو علم باکبر رأیه انه لو امرهم بذلک قذفوه و شتموه فترکه افضل و کذلک لو علم انهم یضربونه ولا یصبر علی ذلک ویقع بینهم عداوة ویهیج منه القتال فترکه افضل ... ویقال الامر بالمعروف بالید علی الامراء وباللسان علی العلماء وبالقلب لعوام الناس وهو اختیار الزندویسی کذافی الظهیریة. (هندیه ص ۳۵۳ جلد ۵ الباب السابع عشر فی الغناء ... والامر بالمعروف کتاب الکراهیة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: اگر ایک آدمی یہ کہا کرتا ہے کہ جتنے علماء ہیں سب فتنہ اور فساد بناتے ہیں ایسے الفاظ استعمال کرنے والے کیلئے اسلام کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: نامعلوم ۔۔۔۔۔ ۱۸/۹/۱۹۷۷ء

الجواب: تمام علماء کو فتنہ باز قرار دینا کفر ہے ﴿۱﴾ لانه یستلزم بغض العلم واستخفاف العلم لزوماً بیناً وهو کفر کما فی شرح الفقه الاکبر لملا علی القاری ص ۱۴۰ وفی الخلاصة من ابغض عالماً من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر قلت الظاهر انه یکفر لانه اذا ابغض العالم من غیر سبب دنیوی او اخروی فیکون بغضه العلم الشریعة ولا شک فی کفر من انکره فضلا عمن ابغضه انتهیٰ قلت وهذا اظهر جداً عند بغض الجمیع فافهم وفیه ایضاً ص ۱۴۱ من قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی ای بصیغة التصغیر فیهما للتحقیر کما قید بقوله قاصداً به الاستخفاف کفر انتهیٰ. ﴿۲﴾

داڑھی والے کو سکھ کہکر پکارنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک شخص دوسرے متشرع داڑھی والے مسلمان کو جب بلاتا ہے تو سکھ سے خطاب کرتا ہے اور مذکورہ شخص داڑھی والا اس کا دوست ہے تو شریعت محمدی ﷺ میں اس کا کیا فیصلہ ہے؟

المستفتی: فیض محمد راولپنڈی

الجواب: اگر سکھ وغیرہ القاب سے بلانا اہانت داڑھی کی وجہ سے ہو تو یہ بلانے والا کافر ہے اور اگر خوش طبعی اور تشبیہ کے طور پر ہو تو فاسق ہے۔ یدل علیه ما فی ردالمحتار ﴿۳﴾ ص ۲۹۲ جلد ۳ ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر به وان لم یقصد الاستخفاف فافهم. فقط

﴿۱﴾ و فی الهندیه یخاف علیه الکفر اذا شتم عالماً او فقیهاً من غیر سبب ویکفر بقوله لعالم ذکر الحمار فی است علمک یرید علم الدین کذا فی البحر الرائق.

هندیه ص ۲۷۰ جلد ۲ منها ما یتعلق بالعلم و العلماء)

﴿۲﴾ (شرح فقه الاکبر لملا علی القاری ص ۱۷۳، ۱۷۴ فصل فی العلم و العلماء)

﴿۳﴾ (ردالمحتار ص ۳۱۱ جلد ۳ قبیل مطلب فی منکر الاجماع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

''داڑھی والوں میں زیادہ شیطانیت ہے'' الفاظ کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین کہ نکاح کے تقریب میں نکاح خواں مولوی صاحب نے دلہن کے پاس گواہ بھیجنے تو کہا ایک شخص نے کہا کہ وہ گواہ بھیجے جائیں جو دستخط کرسکیں انگوٹھے لگانے کا وقت اب نہیں رہا ہے مولوی صاحب نے کہا کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے شرعی گواہوں کو بھیجونگا اس شخص نے کہا کہ داڑھی والوں میں زیادہ شیطانیت ہے داڑھی والوں سے غیر داڑھی والے زیادہ پڑھے لکھے اور اچھے ہوتے ہیں اب شریعت مصطفیٰ ﷺ میں ایسے آدمی کا کیا حکم ہے۔ بینو اوتو جروا

المستفتی: عبدالقدوس کوہ مری راولپنڈی

الجواب: چونکہ اس شخص نے داڑھی کی براہ راست اہانت نہیں کی ہے بلکہ بعض داڑھی رکھنے والوں کی (شیطانیت کی وجہ سے) اہانت کی ہے لہٰذا یہ آدمی کافر نہیں ہوا ہے ﴿۱﴾ لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں داڑھی کا وقار نہیں ہے اسی وجہ سے اس کے ایمان کو خطرہ ضرور ہے۔ ﴿۲﴾ فقط

شرعی فیصلہ سے انکار کرنا کفر ہے

سوال: اگر کسی فیصلہ میں ایک شخص شرعی فیصلہ سے انکار کرے تو کیا یہ کفر نہیں ہے وضاحت کریں؟

المستفتی: سعیداللہ مولوی صوابی......۱۴رذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

الجواب: شرعی فیصلہ سے انکار کرنا کفر ہے البتہ قاضی اور حکام کی جہالت یا جور کی وجہ سے ابا کرنا کفر نہیں ہے ﴿۳﴾ کما فی شرح الفقه الاكبر من قال لاخر اذهب معى الى الشرع فقال الآخر لا اذهب حتى تاتى بالبيدق اى المحضر كفر لانه عاند الشرع. ﴿۴﴾ فقط

﴿۱﴾ قال ابن عابدين ينبغى ان يكفر من شتم دين مسلم و لكن يمكن التأويل بان مراده اخلاقه الرديئة و معاملته القبيحة لاحقيقه دين الاسلام فينبغى ان لايكفر حينئذٍ (ردالمحتار ص ۳۱۲ جلد ۳ قبل مطلب توبة اليأس)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين ان ما كان دليل الاستخفاف يكفر به وان لم يقصد الاستخفاف. (ردالمحتار ص ۳۱۱ جلد ۳ مطلب فى منكر الاجماع)

﴿۳﴾ فى الهنديه ولو قال آن وقت كه سيم ستدى شريعت وقاضى كجا بود يكفر ايضا ومن المتاخرين من قال ان عنى به قاضى البلدةلا يكفر. (هنديه ص ۲۷۲ جلد ۲ منها ما يتعلق با لعلم والعلماء)

﴿۴﴾ (شرح فقه الاكبر لملا على قارى ص ۱۷۵ فصل فى العلم والعلماء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شریعت پر فیصلہ کیلئے تیار نہ ہونے والے کا حکم

سوال: دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا ایک نے تحریری طور پر بھی اور مسجد میں بھاری اجتماع کے سامنے بھی یہ کہا کہ متنازع فیہ مسئلہ شریعت پر فیصلہ کر لو مگر مخالف شریعت پر فیصلہ کیلئے تیار نہیں اب اس کی شریعت سے فرار کے نتیجہ میں کیا پوزیشن رہ جاتی ہے کیا وہ کسی مسجد کا امام اور خطیب بن سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: اہالیان مسجد اشرفیہ اسلام آباد.....۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: جو شخص شرعی فیصلہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا تو وہ اس جاہلانہ اور منافقانہ رویہ کی وجہ سے منصب شرعی (امامت وخطابت) پر فائز کرنے کا اہل نہیں ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آباء نا (الآیۃ سورۃ مائدہ)﴿۱﴾ وقال فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء)﴿۲﴾ وفی الھندیہ ص۲۹۸، ۲۹۹ جلد ۲ رجل قال لخصمہ اذھب معی الی الشرع او قال بالفارسیہ با من بشرع برو وقال خصمہ بیادہ بیارتا بروم بے جبر نروم یکفر لانہ عاند الشرع وقال بعد اسطرمن بر سم کار کنم نہ بشرع یکفر ﴿۳﴾ وفی ردالمحتار ص۲۹۲ جلد۳ وبالجملہ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق ایمان امور الا خلال بھا اخلال بالایمان اتفاقا کترک السجود للصنم وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیہ الخ ﴿۴﴾ ان آیات اور عبارات سے معلوم ہوا کہ فیصلہ شرعی کو تیار نہ ہونے والا اور اس کے علاوہ رسم، قانون وغیرہ کو میزان کرنے والا کافر ہے جبکہ شرع کو نامکمل یا غیر مفید سمجھتا ہو۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ (پ ۷ سورۃ مائدہ رکوع ۴ آیت ۱۰۴)

﴿۲﴾ (پ ۵ سورۃ النساء رکوع ۲ آیت ۶۴)

﴿۳﴾ (ھندیہ ص ۲۷۱ ج ۲ منھا ما یتعلق بالعلم والعلماء)

﴿۴﴾ (ردالمحتار ص ۳۱۰ جلد ۳ قبیل مطلب فی منکر الاجماع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خدا کو گالیاں دینے والے کے طرفداری کرنے والے بھی کافر ہیں

سوال: مسمی زید نے خدا کو گالیاں دیں اس پر اس کے بہنوئی نے اس کو پیٹا اس کے بعد اس کا دوسرا بہنوئی آیا اس نے اس پیٹنے والے کو پیٹا اور کہا کہ تو نے کیوں زید کو پیٹا ہے ایسے گالیاں تو خدا کو ہر شخص دیتا ہے اس نے ایسے الفاظ استعمال کئے تھے اللہ مجھے بھوکا رکھتا ہے اس کی ایسی تیسی۔ اب شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: شمس الدین ملتان شہر ۔۔۔۔۔ ۲۰ رجولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: مسمی زید اور اس کی طرفداری کرنے والے تمام کے تمام کافر ہیں ان کے نکاحیں ختم ہوئی ہیں ان پر تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ **لانهم صرحوا بكفر من سب الله تعالىٰ ﴿۱﴾ كما في شرح الفقه الاكبر ولا نه اعترض على الله تعالىٰ لفوات المأكل كما ان الشيطان اعترض على الله تعالىٰ لفوات الجاه والخلافة. ﴿۲﴾ فقط**

''خدا اور رسول کو گالیاں دینے والے کا توبہ اور تجدید ایمان قبول ہے''

سوال: زید نے گھریلو تنازعہ میں جذبات میں آکر اچانک منہ سے خدا اور رسول خدا کے نسبت ایسے نازیبا الفاظ استعمال کئے جس کا میں لکھنا مناسب نہیں سمجھتا مگر زید نے فوراً بعد مسجد میں جاکر دو رکعت نفل پڑھکر تجدید ایمان کر دیا اور گڑگڑا کر معافی مانگی مقامی لوگوں نے خدا کے نسبت کہے ہوئے الفاظ سے توبہ قبول ہونے کی توثیق کر دی مگر رسول خدا کے متعلق توبہ نہ قبول ہونے سے انکار کر دیا اور زوجہ کو مطلقہ قرار دیا ہے آپ شرعی حیثیت واضح فرمادیں۔ مہربانی ہوگی۔

المستفتی: مولوی عبدالمتین ڈاگئی مردان ۱۹ رشوال ۱۴۰۵ھ

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری ان الرضا بكفر غيره انما يكون كفراً اذا كان يستجيزه ويستحسنه وقد عثرنا على رواية ابي حنيفه رحمه الله ان الرضاء بكفر الغير كفر من غير تفصيل.
(شرح فقه الاكبر لملا علی قاری ص ۱۸۰ فصل فی الكفر صريحاً و كنايةً)

﴿۲﴾ وفی الهنديه: قال ابو حفص رحمه الله تعالى من نسب الله تعالى الى الجور فقد كفر و بعد اسطر رجل قال ياخداى روزى بر من فراخ كن يا با زر كانى من رونده كن يا بر من جور مكن قال ابو نصر الدبوسی رحمه الله تعالى يصير كافراً بالله كذا فی فتاوى قاضيخان.
(هنديه ص ۲۶۰،۲۵۹ جلد۲ منها ما يتعلق بذات الله تعالى و صفاته)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اللہ تعالیٰ یا رسول خدا ﷺ کو سب کرنا (گالیاں دینا) کفر اور ارتداد ہے تاہم عند اہل تحقیق اس کا توبہ بھی قبول ہے۔ کمافی الدرالمختار ﴿۱﴾۔ پس اس سابی پر ضروری ہے کہ توبہ کرے اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے اس میں حلالہ وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ واللہ علم

مرتد اور کافر میں فرق اور دونوں کا توبہ واستغفار

سوال: مرتد اور کافر میں کیا فرق ہے اگر یہ ہر دو صدق دل سے توبہ واستغفار کریں تو کیا یہ آدمی دائرہ اسلام میں شامل ہو کر مسلمان ہو سکتے ہیں؟

المستفتی: روشن گل صوابی مردان ۔۔۔ ۱۹۶۹ء/۱/۱۱

الجواب: مرتد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مذہب اسلام کو ترک کرے اور کافر وہ شخص ہے جو کہ ضروریات دین سے منکر ہو۔ ﴿۲﴾ لہذا ہر مرتد کافر ہوتا ہے اور ہر کافر مرتد نہیں ہوتا اور توبہ واستغفار دونوں کیلئے کافی ہیں۔ ﴿۳﴾ فقط

کافر کے موت پر کلمہ استرجاع کہنا

سوال: کیا کافر کی موت کے وقت اناللہ و انا الیہ راجعون پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: ایک بندہ خدا ۱۲ / ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

الجواب: چونکہ کافر رشتہ دار کی موت بھی مصیبت ہے لہذا اس پر استرجاع مشروع ہے۔ ﴿۴﴾

﴿۱﴾ قال الحصکفی والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالی قبلت لکن صرح فی آخر الشفاء بان حکمه کالمرتد و مفاده قبول التوبة.
(الدرالمختار ص ۳۱۷، ۳۱۹ جلد ۳ مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء)

﴿۲﴾ قال الحصکفی باب المرتد هو الراجع عن دین الاسلام ورکنها اجراء الکفر علی اللسان والکفر شرعا تکذیبه ﷺ فی شئی مما جاء به من الدین ضرورة. (الدرالمختار ص ۳۰۹، ۳۱۱ جلد ۳ باب المرتد)

﴿۳﴾ قال الحصکفی وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة و بعد اسطر ومفاده قبول التوبة کما لا یخفی.
(الدرالمختار ص ۳۱۷، ۳۱۹ جلد ۳ مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء)

﴿۴﴾ عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا اصابت احدکم مصیبة فلیقل انا لله و انا الیه راجعون اللهم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیها و ابدل بها خیرا منها. (ابو داؤد ص ۸۹ جلد ۲ باب فی الاسترجاع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جو شخص معراج کا انکار کر بیٹھے تو انکا کیا حکم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو داڑھی رکھنے والوں کو منافق کہتا ہے اور اس کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو معراج خواب میں ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کرنا سنت ابوجہل ہے حضرت اویس قرنی جاہل تھے حضور ﷺ کو آسمان پر بلانے کی کیا ضرورت تھی خدا ہر جگہ موجود ہے نماز پڑھانے والے کانوں سے بہرے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبداللہ صدر کیمل پور

الجواب: بشرط صدق مستفتی یہ شخص کافر ہے فی الھندیہ و من انکر المعراج ینظر ان انکر الاسراء من مکۃ الی بیت المقدس فھو کافر وان انکر المعراج من بیت المقدس لایکفر ﴿۱﴾ ص ۸۸ جلد ۱ والبحر ص ۳۴۹ جلد ۱ ﴿۲﴾ فقط (یعنی ہندیہ میں ہے کہ منکر معراج کے بارے میں دیکھا جائیگا اگر وہ اسراء من مکہ الی البیت المقدس کا انکار کر رہا تھا تو کافر ہوگا اور اگر بیت المقدس سے آسمانوں تک جانے سے انکار کر رہا تھا، تو کافر نہ ہوگا)

دہری کا عذاب قبر پر اعتراض

سوال: یہاں ہمارے علاقے میں ایک دہری کمیونسٹ ذیل قسم کے خرافات پھیلا رہا ہے۔

(۱) کہ مسلمان موت ایک دفعہ مانتے ہیں یا دو دفعہ؟ اگر ایک دفعہ مانتے ہیں تو ایک موت تو عالم دنیا میں ہے اور آپ کے نظریئے کے مطابق تو قبر میں سوال جواب ہے تو وہ حیات کیسی ہے۔ روح کا عود ہے یا نہیں۔ حیات مکمل ہے یا نہیں اگر جواب نفی میں ہے تو سوال کرنا کیسے درست ہوا اور اگر حیات مکمل ہے۔ تو پھر مرنا دو دفعہ ہوا اگر پھر موت نہیں تو زندہ قبر میں بیٹھا ہوگا وغیرہ وغیرہ اور یہ کہتا ہے کہ اگر مجرم میت کو عذاب ہو رہا ہے تو دو ڈھائی گز قبر میں یہ بڑے بڑے گرز وغیرہ کیسے سما سکتے ہیں؟

﴿۱﴾ ھندیہ ص ۸۴ جلد ۱ (الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغیرہ)
﴿۲﴾ (بحر الرائق ص ۳۴۹ جلد ۱ باب الامامۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: حاجی غلام محمد تورورسک بونیر سوات ...... ۲۹ر شوال ۱۴۰۴ھ

الجواب: واضح رہے کہ موت دنیوی کے بعد عام مردہ گان کے ارواح زندہ ہوتے ہیں اور اجساد میں ایک نوع حیات رکھی جاتی ہے۔ ﴿۱﴾ پس روح یا جسم کو ثواب یا عذاب کا مسئلہ نیز دیگر مسائل خود بخود حل ہوئے اور چونکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے، نیز قبر کی کیفیات کے ادراک سے بندہ عاجز ہے، اور یہ مارنے اور بٹھانے وغیرہ تعبیرات افہام وتفہیم کے واسطے ہیں لہٰذا ان کو اجمالاً ماننا اور تفصیل کا علم اللہ تعالیٰ کو سپرد کرنا ضروری ہے۔ فقط

حجیت حدیث کا منکر کافر ہے

سوال: منکر حدیث کا کیا حکم ہے وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: عبدالرحیم طوروی مردان

الجواب: حجیت حدیث کا منکر کافر ہے ﴿۲﴾ البتہ کسی حدیث کو اصول مسلمہ کے ماتحت ترک کرنا معروف اور متعامل ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سنت ثابتہ کو مٹانے والا اور بدعت سیئہ کو جاری کرنے والا مبتدع اور ملحد ہے۔

کفریہ عقائد رکھنے والے، اس کے معاون اور کتب ضبطگی کا حکم

سوال: ایک شخص اعلانیہ وتحریری طور پر مندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہے (۱) کہ حضور ﷺ کا جسمانی معراج ایک تاریخی افسانہ ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے کے نمونہ پر تراشا گیا ہے حضرت جبریل علیہ السلام کا کوئی وجود نہیں قرآن مجید اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی ملی جلی زبان میں ہے جس کے اصول اور ضوابط دائمی وابدی نہیں وحی کا انداز شاعرانہ تخیل ہے حضور ﷺ اگر گھوم پھر کر تاریخی واقعات معلوم نہ کرتے تو قرآنی واقعات کو قطعانہ

﴿۱﴾ قال العلامه قاری و اعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالی یخلق فی المیت نوع حیاة فی القبر قدر ما یتألم او یتلذذ ، و لکن اختلفوا فی انه اهل یعاد الروح الیه؟ والمنقول عن ابی حنیفه رحمه الله التوقف الا ان کلامه هنا یدل علی اعادة الروح اذ جواب الملکین فعل اختیاری فلا یتصور بدون الروح وقیل قد یتصور الا تری ان النائم یخرج روحه ویکون روحه متصلاً بجسده حتی یتألم فی المنام ویتنعم؟ وقد روی عنه علیه الصلواة والسلام انه سئل کیف یوجع اللحم فی القبور ولم یکن فیه الروح فقال ﷺ کما یوجع سنک و لیس فیه الروح الخ (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۰۱ ضغطة القبر وعذابه حق)

﴿۲﴾ قال الله تعالی و ما ینطق عن الهوی . ان هو الا وحی یوحی . الایة . وفی الهندیه من قرأ حدیثا من احادیث النبی ﷺ فقال رجل همه روز خلشها خواند قال ان اضاف ذلک الی القاری لا الی النبی ﷺ ینظر ان کان حدیثا یتعلق بالدین واحکام الشرع یکفر . (هندیه ص ۲۶٦ جلد ۲ منها ما یتعلق بالانبیاء علیهم الصلاة والسلام)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سمجھ سکتے حضورﷺ کا اسم مبارک لکھتے وقت احترام ضروری نہیں انگریزی میں سینکڑوں مرتبہ اسم گرامی ذکر کرے مگر ایک بار بھی (the holy) یا بعد از نام پاک (peace be upon him) لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائے منکرین ختم نبوت کے مسلمان ہونے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔

(۲) ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے۔ جو ایسے افراد کو قومی خزانہ سے بہت مالی امداد دے کر ناپاک عقائد کی فروغ واشاعت کیلئے باقاعدہ ایک منظم ادارہ بنادے جس سے عملی معاونت ثابت ہو اور اس کی خرافات یعنی مطبوعات کی ضبطگی سے گریز کرے منکرین ختم نبوت کی پشت پناہی کرے اور عقائد مرزائیت کی تشہیر کیلئے قومی بجٹ سے لاکھوں روپیہ زرمبادلہ عطاء کرے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ فحاشی و بداخلاقی کے فروغ کا سامان مہیا کرے۔

(۳) عقائد مذکورہ کی تشہیر وفروغ کیلئے اگر کوئی کتاب کسی زبان میں شائع کی گئی ہو تو اس کے بارے میں دین پاک کا فیصلہ کیا ہے؟ اس بارے میں فتویٰ صادر فرمادیں۔

المستفتی: رانا ظفر اللہ ڈاکخانہ الجامہ ضلع ساہیوال ۱۹۶۹ء/۱/۹

الجواب: (۱) چونکہ یہ شخص ضروریات دین سے منکر ہے ﴿۱﴾ لہٰذا یہ شخص بلا شک وشبہ کافر ہے۔

(۲) ایسے فرد اور افراد مداہن یا منافق یا زندیق ہیں۔ (۳) ایسی کتاب کو ضبط نہ کرنا کفر پروری ہے۔ فقط

داڑھی کی توہین کرنے والا کافر ہے

سوال: داڑھی کی توہین اور بے عزتی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اور گالی گلوچ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

المستفتی: سید محمد پنڈ بیگوال اسلام آباد ۲۳ر شوال ۱۴۰۱ھ

الجواب: داڑھی کی توہین اور بے عزتی کرنے والا کافر ہے سنت انبیاء سے استہزاء نیز استقباح سنت کی وجہ سے آدمی کافر بن جاتا ہے لما فی ردالمحتار ص ۳۹۲ جلد ۳ او استقباحها کمن استقبح من آخر ...... الی ان قال ان ما کان دلیل الاسخفاف یکفر به وان لم یقصد الاسخفاف ﴿۲﴾ اور گالی گلوچ کرنے والا فاسق و فاجر ہے لحدیث سباب المسلم فسوق ﴿۳﴾. وهو الموفق

﴿۱﴾ قال الحصکفی والکفر شرعاً تکذیبه ﷺ فی شئی مما جاء به من الدین ضرورة .
(الدر المختار ص ۳۱۱ جلد ۳ باب المرتد)

﴿۲﴾ (ردالمحتار ص ۳۱۱ جلد ۳ مطلب فی منکر الاجماع)

﴿۳﴾ عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله کفر متفق علیه .
(مشکواة المصابیح ص ۴۱۱ جلد ۲ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اذان اورمؤذن کی توہین کاحکم

سوال: ایک آدمی مسجد میں اذان پڑھ رہا تھا تو ایک عورت نے کہا کہ بکرا بول رہا ہے لہٰذا اس کیلئے شرعی حکم صادر فرمائیں۔

المستفتی: خلیل الرحمٰن ہزارہ

الجواب: اذان شعائر دین سے ہے اس سے استہزا کفر ہے ﴿۱﴾ جب کہ غیر شعائر سے استہزاء کفر نہیں ہے مقصود قباحت آواز ہو تو فسق ہے ﴿۲﴾ یدل علی الاول مافی ردالمحتار ص ۲۸۴ جلد ۳ او استقباحها کمن استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه او احفاء شاربه ﴿۳﴾ ا ھ وما الثانی فلقوله تعالی لایسخر قوم من قوم الآیه. ﴿۴﴾

منکر فقہ اور منکر اجتہاد کاحکم

سوال: منکر فقہ کا کیا حکم ہے؟ بعض حضرات اس کو کافر اور مرتد اور بعض مسلمان کہتے ہیں لہٰذا ان کے بارے میں وضاحت کے ساتھ شرعی حکم واضح کریں تاکہ لوگ حقیقت پر واقف ہو جائیں۔

المستفتی: مراد الحق ناصر پورہ پشاور ۱۳ رجب ۱۴۰۱ھ

الجواب: منکر فقہ سے مراد اگر غیر مقلد ہو تو یہ انکار کفر نہیں ہے البتہ اہل تقلید کی امامت کا اہل نہیں ہے اور اگر اس سے مراد منکر اجتهاد اور ائمہ کرام کا توہین کنندہ ہو تو بظاہر اس کو مسلمان کہنا درست اور زیبا نہیں ہے۔ ﴿۵﴾

اذان کی دعا میں ’’وارزقنا شفاعته‘‘ نہ کہنے والا کافر نہیں ہے

سوال: بعض لوگ اذان کے بعد والی دعا میں "وارزقنا شفاعته" کو بدعت حسنہ تصور کر کے یہ کہتے ہیں کہ ان

﴿۱﴾ و فی الهندیه فی التخیر موذن اذن فقال رجل این بانگ غوغا است یکفر ان قال علی وجه الانکار.
(هندیه ص ۲۶۹ جلد ۲ منها ما یتعلق با لصلواة والصوم)

﴿۲﴾ قال ابن نجیم و یکفر بالاستهزاء با لاذان لابالموذن. (بحر الرائق ص ۱۲۲ جلد ۵ احکام المرتدین)

﴿۳﴾ ردالمحتار ص ۳۱۱ جلد ۳ باب المرتد قبیل مطلب فی منکر الاجماع)

﴿۴﴾ قال الله تعالی لا یسخر قوم من قوم (پ: ۲۶ سورة الحجرات رکوع: ۱۳ آیت ۱۱)

﴿۵﴾ وفی الهندیه رجل قال قیاس ابی حنیفة رحمه الله تعالی حق نیست یکفر کذافی التارخانیه.

(عالمگیری ص ۲۷۱ جلد ۲ موجبات الکفر منها ما یتعلق بالعلم والعلماء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الفاظ کودعا سے کاٹنے والا حضورﷺ کی درجات اور شفاعت کا منکر ہوتا ہے لہٰذا اس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: فضل واحد سالارزی باجوڑ......۲۳ رمضان ۱۴۱۰ھ

الجواب: یہ جاہلانہ کلام ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

ختم قرآن پر مولویوں کو کچھ دیکر ان کو کافر کہنے والے پر خود کفر کا خطرہ ہے

سوال: (۱) ہمارے گاؤں میں ایک آدمی نے قبر پختہ کر کے ختم قرآن کیلئے مولوی صاحبان کو بلوایا اور بعد از ختم ان کو کچھ رقم دے دی کیا یہ اجرت لینا جائز ہے؟

(۲) میں نے ان مولویوں کو کہا کہ تم نے حرام کھایا یہ ناجائز ہے جواباً ایک مولوی صاحب نے کہا کہ یہ حلال ہے ہم کھائیں گے تم کوئی ملا نہیں۔ میں نے جواباً کہا کہ حرام کو حلال کہنا کفر ہے آپ لوگوں پر بیویاں طلاق ہوگئی ہیں کیا یہ مولوی صاحبان اس حکم میں آگئے یا نہیں۔

(۳) میں نے ان مولوی صاحبان کو کہا کہ تمھارے پیچھے نماز نہیں ہوتی. بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد یونس خنک ضلع وتحصیل مردان ساولڈھیر......۲۶ رشوال ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) اس نوعیت کے ختم پر اجرت لینا دینا مختلف فیہ ہے اور فتاوی ہندیہ میں جواز کو اصح قرار دیا گیا ہے

حیث ذکر فیها واختلفوا فی الاستیجار علی قراءة القرآن علی القبر مدة معلومة قال بعضهم لا یجوز وقال بعضهم یجوز وهو المختار وكذا فی السراج الوهاج ﴿۲﴾ الهندیه ص ۴۶۱ جلد ۴) البتہ ہمارے اکابر محرم کو ترجیح دیتے ہیں۔

(۲) یہ طعام یا روپے اولاً ہدیہ ہیں اور حلال ہیں اور اگر ان کا اجرت لینا ناجائز تسلیم کیا جائے تو یہ حرام قطعی نہیں ہے کہ اس کا مستحل کافر ہوجائے ﴿۳﴾ ایسے بے علم آدمی پر ایسے فتوی دینے میں خود کافر ہونے کا خطرہ ہے۔

(۳) اس امام کے پیچھے نماز درست ہے یہ شخص بدعتی نہیں ہے البتہ سلفیہ لوگ مبتدعین ہیں۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ یہ الفاظ دعا سے کاٹنے پر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ یہ الفاظ دعا میں شامل کرنے سے کوئی قباحت لازم آتی ہے۔ یہ شریعت سے متصادم نہیں ہیں۔ اور نہ ان الفاظ کو کاٹنے والے پر شفاعت کے منکر کا فتوی دیا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص ویسے ہی شفاعت کا انکار کرے۔ تو وہ کافر ہے۔ لما قال العلامه ابن نجیم ولا تجوز الصلاة خلف من ینکر شفاعة النبی ﷺ او ینکر الکرام الکاتبین او ینکر الرؤیة لانه کافر. (بحر الرائق ص ۳۴۹ جلد ۱ باب الامامة.) (از مرتب)

﴿۲﴾ فتاوی هندیه ص ۴۴۹ جلد مطلب الاستئجار علی الطاعات)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین تنبیه، فی البحر والاصل من اعتقد الحرام حلالا فان کان حراما لغیره کمال الغیر لا یکفر وان کان لعینه فان کان دلیله قطعیا کفر والا فلا. (ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۳۱۱ جلد ۳ مطلب فی منکر الاجماع باب المرتد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بزرگوں کے باتوں میں غلو کرنا

سوال: جناب مفتی صاحب! بعض لوگ بزرگوں کی باتوں میں غلو کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر کہ اللہ اللہ گوید اللہ شود تعالیٰ اللہ۔ اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: رحمٰن الدین عفی عنہ ہائی سکول شیرینگل دیر بالا ...... ۲۳ رذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

الجواب: اس شخص کا یہ کلام جاہلانہ اور مشرکانہ کلام ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ اس کلام سے واپس ہو جائے اور اصرار نہ کرے اور مقابل کیلئے چاہیے کہ افہام وتفہیم کرے۔ وھو الموفق

یامحمد لکھنا نہ مطلوب شرعی ہے نہ ممنوع شرعی

سوال: یااللہ کے ساتھ یا محمد لکھنے کے متعلق کیا حکم ہے کیا ''یا'' حرف ندا حاضر وناظر کیلئے ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لکھنا ممنوع ہے اس لکھنے کی وضاحت کی جائے۔؟

المستفتی: ہدایت خان بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی ...... ۱۱ رنومبر ۱۹۷۴ء

الجواب: یااللہ کے ساتھ یا محمد لکھنا نہ مطلوب شرعی ہے اور نہ ممنوع شرعی البتہ غیر اللہ کو حاضر وناظر ماننا یا عالم الغیب جاننا کفر جلی ہے اور اس لحاظ سے موہم الفاظ سے اجتناب مطلوب شرعی ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

نداء لغیر اللہ ''یا حق چاریار''

سوال: ماقولکم اھل العلم رحمکم اللہ تبارک وتعالیٰ فی رجل اصابتہ مصیبۃ فاستغاث من الخلفاء الراشدین ونادا ھم حیث قال ''یا حق چاریار'' فھل تجوز ھذہ الاستغاثۃ والنداء علی عقیدۃ انھم من عباداللہ الافضلین ویعلمھم اللہ تعالی رجلا مصابانادیاثم ینصرونہ بامداد اللہ تبارک وتعالیٰ ایاھم فی ازالۃ النوائب ودفع المصائب لان التاثیر للہ العزیز الغالب وما ھٰؤلآء اولو االکراما ۃ الا کامل الا وسائل المواھب حل المتاعب وسائر

﴿۱﴾ قال الشیخ محمد فرید مفتی اعظم پاکستان: غیر اللہ کو غائبانہ ندا کرنا پانچ قسم پر ہیں۔ (۱) کہ نبی وغیرہ کا کشف ہوجائے اور ندا کرے یہ جائز ہے۔ (۲) اس عقیدے کے ساتھ کہ فرشتے اس کو پہنچاتے ہیں صرف صلاۃ وسلام میں جائز ہے۔ (۳) اور اس خیال کے ساتھ کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی اسے پہنچادیں موہم شرک ہے۔ (۴) عشق ومحبت کی وجہ سے حاضر اور مخاطب کی طرح نہ شرک ہے اور نہ موہم شرک۔ بلکہ معمول اور معروف ہے۔ (۵) اعتقاد علم غیب اور علم کلی کے ساتھ شرک جلی ہے۔ اور شعار اہل شرک اور اہل بدع سے اجتناب ضروری ہے۔ (مقالات ص ۲۰ غیر اللہ کو غائبانہ ندا کرنا) (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المشاکل کما ورد الشرع بالنداء لاولی الکرامات فی الفلاۃ حین اصابتہ نائبۃ من النائباۃ عباد اللہ اعینونی ام لا بل انما ھذا اشراک باللہ وما ورد من النداء فی الصلاۃ امر منصوصی فی مورد خاص للرجال الاقارب بالغیب او الملئکۃ فلا سبیل للقیاس فلا یتعدی غیرہ من حادثات الناس فلیفد ناسائر الکرام نظرھم اللہ العلام کما نصروا اللہ تعالیٰ بالرد علی الواقعین فی ورطاۃ البدعاۃ والضلالاۃ والاثام مستدلین بما رأو فی الاجواف للوصول الی الاھداف مؤولین لصحاح الاحادیث ونصوص مجید الکتاب بالجواب الصریح الصواب وحرررد الجواب تحت الاسطار لیکون داعیا لدعاء برکاتھم فی حیاتھم ومما تھم مرور الدھور والاعصار والسلام علیکم وعلی من لد یکم یا ھٰؤ لآء الاحرار.

المستفتی: مولوی خلیل اللہ باغ کیمپ نمبر۴ تحصیل مسلم باغ ضلع ژوب...... ۱۹۸۶ء/۹/۷

الجواب:النداء الی غیر اللہ اذا کان علی وجہ اعتقاد انہ یعلم الغیب ویقدر علی النفع والا ضرار فشرک جلی .بخلاف نداء التشھد علی اعتقاد ان الملائکۃ یبلغون الصلاۃ والسلام وبخلاف عباداللہ اعینونی فانہ لم یثبت عند اھل الفن وعلی تقدیر الثبوت ارید منھم الکاتبون دون الارواح ودون الجن ودون رجال الغیب فان الاخیر من الاوھام والاولین من المحتملات لکن الاحتمال لا یدفع الشرک کما عند النکاح باشھاد اللہ ورسولہ﴿۱﴾ فافھم. وللبسط موضع آخر .وھوالموفق

پنجتن پاک کا پانچ بتوں سے تشبیہ دینا

سوال:ایک خطیب نے اپنے تقریر کے دوران پنج تن پاک جن سے مراد حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہیں کی پانچ بتوں سے تشبیہ دی جن کے نام انگلیوں پر شمار کئے کہ وداً، سواعا، یغوث، یعوق، نسراً۔کیا ان کلمات سے یہ خطیب مرتد نہیں بن گیا ہے؟ کیا ایسا شخص امامت کا اہل ہے؟ جواب سے نوازا جائے۔

﴿۱﴾رجل تزوج امرأۃ بشھادۃ اللہ ورسولہ کان باطلاً لقولہ ﷺ لا نکاح الا بشھود وکل نکاح یکون بشھادۃ اللہ وبعضھم جعلوا ذلک کفراً لانہ یعتقد ان الرسول ﷺ یعلم الغیب وھو کفر. (فتاوی تاتار خانیہ موضوع علی الھندیہ ص ۳۳۴جلد ۱ فصل فی شرائط النکاح)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: محمد اصغر خان صاحب...... ۱۹۷۲ء/۹/۲

الجواب: اگر اس خطیب صاحب نے یہ کہا ہو۔ کہ شیعہ لوگوں نے ان پنجتن پاک کو معبود بنایا ہے جیسا کہ قوم نوح علیہ السلام نے ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جو کہ صالحین تھے۔(رواہ البخاری) اور یا انبیاء تھے۔(رواہ ابن کثیر فی تفسیرہ) کو معبود بنایا تھا تو اس میں کوئی نفاق یا ارتداد یا بطلان عمل نہیں ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

زلیخا کے بارے میں توہین آمیز کلمات کے استعمال کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص زلیخا کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرے کہ وہ زانیہ اور فاحشہ عورت تھی تو اس شخص کا کیا حکم ہے کیا ان الفاظ سے وہ کافر نہیں بن جاتا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: قاری بشیر احمد واپڈا اکیڈمی تربیلہ پروجیکٹ ہزارہ...... ۱۹ رمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: چونکہ قرآن وحدیث میں امرءۃ العزیز کے متعلق نہ یہ بیان موجود ہے کہ اس کا نام زلیخا تھا اور نہ یہ ذکر موجود ہے کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی نکاح میں آئی تھی لہٰذا محض اسرائیلیات کی وجہ سے ایسے بے دین اور فحاش شخص کو ہم اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے ہیں۔﴿۲﴾ خصوصاً جبکہ غلبہ حال کی وجہ سے حلت وحرمت سے ذہن خالی ہو گیا ہو۔ وھو الموفق

کسی غیر نبی پر نبوت، رسالت، ظل نبوت، بروزی نبوت غیر تشریعی اور مجازی نبوت کا اطلاق کرنا

سوال: لفظ نبوت یا نبی کسی غیر نبی پر استعمال کرنا شرعاً کیسا ہے اور ظل نبوت، بروزی نبوت، غیر تشریعی نبوت، مجازی نبوت وغیرہ اصطلاحات کو غیر میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: صوفی انور خالد جھنگ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

الجواب: یہ اطلاقات ناجائز ہیں البتہ رسالت اور رسول کے متعلق کچھ توسع وارد ہے لیکن سد باب فتنہ کیلئے تضییق ضروری ہے۔﴿۳﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ حصکفی واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن.
(الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۳۱۶ جلد ۳ قبیل مطلب توبۃ الیاس باب المرتد)

﴿۲﴾ قال العلامہ حصکفی واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف و لو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ. (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۳۱۶ جلد ۳ قبیل مطلب توبۃ الیاس باب المرتد)

﴿۳﴾ قال العلامہ سید احمد الطحطاوی فی ھذا المقام ان تقول امنت باللّٰہ و بجمیع ما جاء من عند اللہ علی ما اراداللہ تعالی بہ و بجمیع الانبیاء والرسل حتی لا یعقد نبیہ من لیس نبیا او عکسہ (الطحطاوی علی المراقی ص ۶ خطبہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کسی عالم کے بارے میں کہنا ''کہ شیطان بھی عالم تھا''

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو کسی عالم کے بارے میں کہے کہ شیطان بھی عالم تھا اس نے بھی علم کیا ہے۔ کیا یہ کہنا درست ہے دوسرا یہ کہ کیا شیطان فرشتوں کا استاد تھا۔ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: قاضی حبیب السلام پیر سباق نوشہرہ.....۴ / ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ

الجواب: شیطان عارف تھا عابد تھا طاؤس الملائکہ تھا لیکن فرشتوں کا استاد نہ تھا ﴿۱﴾ کتب معتبرہ میں یہ نہیں پایا گیا ہے پس جو عالم یا عارف بے عمل ہو متکبر ہو اس کے متعلق یہ نسبت قابل اعتراض نہیں ہے ورنہ قابل اعتراض ہوگا. وھو الموفق

مہدیت کا دعویٰ کرنے والے شخص کا حکم

سوال: ایک شخص قوم آرائیں نے آج کل امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کھلم کھلا شارع عام وغیرہ پر اعلان کرتا ہے میرے روبرو بھی یہی دعویٰ کیا ہے ایسے شخص کا شریعت محمدی ﷺ میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی تاج محمود ضلع مظفر گڑھ لیہ کروڑ.... ۲ / ۷ / ۱۹۷۲ء، ۳۰ / ۷ / ۱۹۷۲ء

الجواب: احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور والد کا نام عبداللہ ہوگا اور سید آل رسول ہوگا۔ اور بادشاہ ہوگا۔ (ھذہ الروایات فی الترمذی وابی داؤد) ﴿۲﴾ اور شائد کہ اس شخص میں ان علامات سے ایک بھی موجود نہ ہو۔ لہذا ایسے پاگل شخص سے اغماض کرنا چاہیے تاوقتیکہ فتنہ تک نوبت نہ پہنچی ہو۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ عمادالدین ابن کثیر کان من اشد هم ای اشد الملائکة اجتهاذا و اکثر هم علما، کان من اشراف الملائکة من ذوالاجنحة الاربعة کان من اشرف الملائکة و اکرمهم قبلةً و کان خازنا علی الجنان کان له سلطان السماء الدنیا و کان له سلطان الارض و کان یسوس ما بین السماء والارض فعصی فمسخه الله شیطاناً رجیما کان ابلیس رئیس ملائکة سماء الدنیا. (تفسیر ابن کثیر ص ۷۵ جلد ۱ سجود الملائکة لادم)

﴿۲﴾ عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی. (جامع الترمذی ص ۴۶ جلد ۲ باب ما جاء فی المهدی ابواب الفتن) عن عبدالله عن النبی ﷺ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدة لطوّل الله ذالک الیوم حتی یبعث رجلا منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی زاد فی حدیث فطر یملأ الارض قسطًا و عدلاً کما ملئت ظلماً وجورًا وقال فی حدیث سفیان لا تذهب او لا تنقضی الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی قال ابوداؤد لفظ عمر و ابی بکر بمعنی سفیان. (سنن ابی داؤد ص ۲۳۹ جلد ۲ باب فی ذکر المهدی کتاب الفتن)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیغمبر ان بیائندهم (شفاعت) تسلیم نه کنم" کلمات کا حکم

سوال: چه فرمائند علماء دین دریں مسئله که سه چا ر نفر سفید ریش ویک عا لم بطور جر گه پیش شخصے ا ز جانب آخر که درمیان هر دو قدرے رنجش بو دآ مده بو دند. برائے عذر ومعذرت که ا ورامعاف کن مابطور جر گه نزد تو آ مدیم .ا و در جواب گفت که شما تو شما هستید اگر پیغمبرا ن علیهم ا لسلام بیا ئند هم تسلم نه کنم (ا لعیاذ با لله) پس ازرونے شر ع شریف آں شخصے بایں لفظ بے ا دبی گفتن مسلمان مانده یانه .وا ز ا سلام بیرون شده است یا نه .ویا کدام تعزیر برائے ا و لازم است .بینواوتوجروا

المستفتی: عبداللہ نادان شہید نوشہرہ پشاور..... ۸/۹/۱۹۶۹ء

الجواب: عدم تسلیم مشورت وشفاعت پیغبر علیه الصلاة والسلام نه کفر ست ونه گناه ست بلکه جائز است بدلیل حدیث صحیح رواه البخاری قال النبی ﷺ (بریره رضی الله عنها) لوراجعتیه فقالت یا رسول الله تامرنی قال انما اشفع قالت لا حاجة لی فیه ﴿۱﴾.(بحواله مشکواة باب خیا رالامة)فقط

نوٹ: ایں حکم دروقت اراده عدم اهانت ست ورنه تجدید ایمان ونکاح بعد از توبه لازم است .

عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنا ارتداد اور سنت رسول کی توہین کفر ہے

سوال: ایک شخص نے گواہاں کے روبرو کہا (۱) کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا ہے۔ (۲) انبیاء علیہم السلام تمام گندے نطفے سے ہیں۔ (نعوذ باللہ) (۳) مسلمان جو ختنہ کراتے ہیں وہ امریکہ اور برطانیہ کے ڈاکٹروں کے خیال میں صحیح نہیں اس لئے یہ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس سے پیشاب کے جراثیم جاتے ہیں۔ بیماری

﴿۱﴾ عن ابن عباس ان زوج بریر ۃ کان عبداً یقال له مغیث کانی انظر الیه یطوف خلفها یبکے ودموعه تسیل علی لحیته فقال النبی ﷺ لعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرة و من بغض بریرة مغیثافقال النبی ﷺ لو را جعتیه قالت یا رسول الله ﷺ تأمرنی قال انما اشفع قالت فلا حاجةلی فیه.
(صحیح البخاری ص ۷۹۵ جلد ۲ باب خیار الامة تحت العبد کتاب الطلاق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پھیلتی ہے اور اسی وجہ سے مسلمان بیمار ہوتے ہیں کیا یہ سنت رسول کی توہین نہیں ہے؟

المستفتی: مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خطیب پنڈی ....۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

الجواب: یہ شخص مرتد اور سابّ ہے اصرار کی صورت میں حکومت اس کو سزائے موت دے گا کیونکہ عرف عام کے بنا پر کسی پیغمبر کا کلمہ پڑھنا اس کی ملت کو اپنانے کا اعلان ہے اور مذہب اسلام کو چھوڑ کر نصاریٰ کا مذہب مختار کرنا ارتداد ہے نیز بعض حقائق بلا شک وشبہ استخفاف ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کا استخفاف کفر ہے مثلاً اگر جج یا بڑے افسر وغیرہ کو کوئی کہے کہ تیرے والد نے اپنا آلہ تناسل تیری والدہ کی فلاں جگہ......﴿۱﴾ نیز جب غیر مشہور سنت کی تخفیف کفر ہے تو ختنہ جیسی سنت جو کہ شعائر دین سے ہے کس طرح کفر نہ ہوگا ۔ **کما فی العالمگیری ص ۲۶۵ جلد ۲ (منھا ما یتعلق بالانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام) ولو قال این چه رسم است سبلت بست کردن ودستار بزیر کلو اور دن (ترجمه بالعربیه: ما هذه العادة تقصیر الشارب وارخاء الطیلسان تحت الرقبة) فان قال ذلک علی سبیل الطعن فی سنة رسول الله ﷺ فقد کفر کذا فی المحیط.**

سوشلسٹ آدمی سے ترک موالات ضروری ہے

سوال: جو شخص سوشلزم کا حامی ہو تو اس کے ساتھ ترک موالات جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: واضح رہے کہ سوشلزم معیشت اسلامی سے متصادم ہے ان میں عملی طور سے توافق ناممکن ہے پس جو شخص سوشلزم پر یقین رکھتا ہو تو وہ درحقیقت اسلامی نظام کے موجب ترقی ہونے پر یقین نہیں رکھتا ہے ایسے شخص کے ساتھ ترک موالات جائز بلکہ عندالقدرت ضروری ہے۔﴿۲﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ فی الھندیه من لم یقر ببعض الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام او لم یرض بسنة من سنن المرسلین فقد کفر .... سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش کعزمھم علی الزنی و نحوه الذی یقوله الحشویة فی یوسف علیه السلام قال یکفر لانه شتم لھم واستخفاف بھم.

(ھندیه ص ۲۶۳ جلد ۲ منھا ما یتعلق با لانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام)

﴿۲﴾ عن ابی امامه قال قال رسول الله ﷺ من احب لله و ابغض لله و اعطی لله و منع لله فقد استکمل الایمان رواه ابوداؤد و الترمذی. (مشکواۃ المصابیح ص ۱۴ جلد ۱ کتاب الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نظام اسلام کوفرسودہ کہنے کا حکم اور بے دین آدمی سے سیاسی جوڑ توڑ

سوال: اگر کوئی مسلمان اور صاحب عقل وہوش آدمی اعلان کرے کہ اسلامی نظام فرسودہ ہے تو اسلامی شریعت کی رو سے اس پر کونسی حد لگ سکتی ہے۔ نیز بے دین سیاسی پارٹی یا ایسے آدمی سے سیاسی تعاون اور سیاسی جوڑ توڑ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: ڈاکٹر عبدالسنان ایم بی بی ایس جنرل ہسپتال سمندری......۱۹۷۲ء/۱۱/۱۶

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اسلامی نظام کو رحمت، نعمت اور موجب فلاح وترقی قرار دیا ہے لہٰذا اس کو فرسودہ نظام اور موجب تنزل کہنا کذب اور استخفاف ہے اور یہ قائل مرتد واجب القتل ہے اور سیاسی جوڑ توڑ جب حقیقی حربیوں کے ساتھ جائز ہے تو حکمی حربیوں کے ساتھ بطریق اولیٰ جائز ہوگا ﴿۱﴾. یدل علی کونه مرتداً ما فی ردالمحتار ماكان دليل الاستخفاف يكفر به وان لم يقصد الاستخفاف ﴿۲﴾. وهو الموفق

روسی ایجنٹ اور دہری قسم کے لوگوں کا حکم

سوال: ہمارے علاقے میں بعض دھری قسم کے لوگ روس کے ایجنٹ اور تنخواہ دار ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ بائیکاٹ جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ ہم نے ان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے۔

المستفتی: صوفی اسماعیل وزیرستان......۱۴۰۴/۵/۳ھ

الجواب: بشرط صدق وثبوت ان لوگوں سے روسیوں جیسا سلوک، مقاتلہ اور ترک موالات ضروری ہیں.

قال الله تعالیٰ ومن يتولهم منكم فانه منهم (سورة مائده)﴿۳﴾. وهو الموفق

﴿۱﴾قال ابن عابدين(قوله و مفاده جواز الاستعانة بالكافر عند الحاجة)ذكر في الفتح ان في سنده ضعفا وان جماعةقالوا لا يجوز لحديث مسلم انه عليه السلام خرج الى بدر فلحقه رجل مشرک فقال ارجع فلن استعين بمشرک الحديث وروى رجلان ثم قال وقال الشافعي رده عليه الصلاة والسلام المشرک والمشركين كان في غزوة بدر ثم انه عليه الصلاة والسلام استعان في غزوة خيبر بيهود من بني قينقاع و في غزوة حنين بصفوان بن اميه و هو مشرک فالردان كان لاجل مخيرًا بين الاستعانة وعدمها الخ
(ردالمحتار على الدرالمختار ص ۲۵۷ جلد ۳ مطلب في الاستعانة بمشرک)

﴿۲﴾ ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۳۱۱ جلد ۳ قبيل مطلب في منكر الاجماع)

﴿۳﴾(پ: ۶ سورة مائده ع: ۱۲ آیت: ۵۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوشلزم کے معتقد کا حکم

سوال: سوشلزم کا معتقد کیا حکم رکھتا ہے؟

المستفتی: احسان الدین مظہر شمسی خان ضلع دیر ملاکنڈ ڈویژن

الجواب: جس شخص کے نزدیک سوشلزم موجب ترقی اور نظام اسلام موجب تنزل ہو فرسودہ نظام ہو تو اس شخص نے اپنے آپ کو خود اسلام سے خارج کیا ہے علماء اس کو کس طرح مسلمان کہیں گے۔ ﴿۱﴾ البتہ جس شخص نے خوف طمع قومیت کی وجہ سے معاونت کی ہے تو وہ منافق ہے کافر نہیں ہے۔ وھو الموفق

سوشلزم کے بارے میں ۱۱۵ علماء کا فتویٰ

سوال: بخدمت جناب شیخ الحدیث مولانا صاحب اور جناب مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک عرض یہ ہے کہ ہم نے جنگ اخبار کراچی میں سوشلزم کے خلاف ایک سو پندرہ (۱۱۵) علمائے کرام کا فتویٰ دیکھا۔ جس میں سوشلزم اور اس کے حامیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے ان کے ساتھ تعاون اور چندہ دینا ہدم اسلام کے مترادف قرار دیا ہے لہٰذا عرض یہ ہے کہ اس فتویٰ کے متعلق آپ صاحبان کی رائے کیا ہے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد نذیر خان کھنڈ یر دیر ملاکنڈ ڈویژن ... ۱۳۸۹ھ

الجواب: سوشلزم کفر ہے اور کفار کا ایجاد شدہ ہے البتہ اگر کوئی شخص اس کی ایسی تشریح کرے جو کہ اصول اسلام سے متصادم نہ ہو تو اس کو کفر نہ کہا جائے گا۔ ﴿۲﴾ فقط

﴿۱﴾ قال العلامه علی قاری و کذا لو قال هذا زمان الکفر لا زمان کسب الاسلام ای کفر ان اراد انه ینبغی فی هذا ازمان کسب الکفر لا کسب الاسلام . بخلاف ما اذا اراد ان هذا زمان غلبة اهل الکفر و الجهل و ضعف کسب الاسلام والعلم .(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۸۱ فصل فی الکفر صریحا و کنایة)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین الکفر شئی عظیم فلا اجعل المومن کافرا متی وجدت روایة انه لا یکفر و فی الخلاصة وغیرها اذا کان فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنعه فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن با لمسلم زاد فی البزازیة الا اذا صرح بارادة موجب الکفر فلا ینفعه التاویل وفی التتارخانیه لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة و مع الاحتمال لا نهایتو الذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة فعلی هذا فا کثر الفاظ التکفیر المذ کورة لایفتی با لتکفیر فیها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشئی منها . کلام البحر با ختصار .
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۱۲ جلد ۳ مطلب ما یشک فی انه ردة لا یحکم بها)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اصول اسلام سے غیر متصادم مشرح سوشلزم کو کفر نہ کہا جائیگا

سوال: سوشلزم کے بارے میں ۱۱۳ علماء کرام نے جو کفر کا فتویٰ دیا ہے جناب مولانا مفتی محمود صاحب اکثر اپنے تقاریر میں فرماتے ہیں کہ فتویٰ دینے والوں میں سے ۱۱۰ کو تو ہم عالم ہی تسلیم نہیں کرتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ تین کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہم کس قول پر عمل کریں اور کس پر نہ کریں؟

المستفتی: طارق محمود مشن ہسپتال ٹیکسلا ... ۷/جون ۱۹۷۰ء

الجواب: سوشلزم کفار کا ایجاد کردہ نظام ہے لہٰذا اس کا خلاف اسلام ہونا اور کفر ہونا ایک واضح حقیقت ہے لیکن اگر کوئی شخص سوشلزم کی ایسی تشریح کرے جو کہ اصول اسلام سے متصادم نہ ہو تو اس کو کفر نہ کہا جائے گا۔ ﴿۱﴾ فقط

اسلام اور سوشلزم متضاد نظامیں ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسلام اور سوشلزم کے درمیان تضاد ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو توافق کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی: سیف الرحمٰن پشاور یونیورسٹی ... ۱۹۶۹ء/۹/۲

الجواب: جو علماء صاحب بصیرت ہیں ان کے نزدیک اسلام اور سوشلزم میں ایسا تضاد ہے۔ ﴿۲﴾ جس کا رفع کرنا عملی طور سے ناممکن ہے اگر چہ زبانی طور سے آسان ہے. وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ حصکفی واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ کما حررہ فی البحر و عزاہ فی الاشباہ الی الصغری وفی الدرر وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ ثم لو نیتہ ذلک فمسلم و الا لم ینفعہ حمل المفتی علی خلافہ .(الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۲۱۶ جلد ۳ باب المرتد قبیل مطلب توبۃ الیاس مقبولہ)

﴿۲﴾ (۱) اسلام اور سوشلزم کے تضاد کا مختصر خاکہ

اشتراکیت اور سوشلزم کا تصور بنیادی طور پر مادہ پرستانہ تصور ہے۔ اسکے مقابلے میں اسلام کا تصور مادہ پرستی سے بغاوت اور طریقہ الہامی اپناتا ہے (۲) اشتراکیت مادہ کی قدامت وانکار باری تعالیٰ پر مبنی ہے جبکہ اسلام وجود باری تعالیٰ قدامت باری تعالیٰ اور توحید باری تعالیٰ پر مبنی ہے۔ (۳) اشتراکیت کوئی مستقل اصول یا اقدار واخلاق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ بھی طبقاتی پیداوار ہے۔ اسکے مقابلے میں اسلام اخلاقی نقطہ نظر پر نظر کرتا ہے۔ (۴) اشتراکیت اچھے بھلے کی تمیز کیلئے عقل معیار بناتی ہے۔ اور اسلام اچھے برے کی تمیز کیلئے شریعت کو معیار بناتا ہے۔ کیونکہ عقل بہر حال ماحول واحوال سے متاثر ہوتی ہے۔ (۵) اشتراکیت نے فرد کو اجتماع ومعاشرے کا ایسا جزو بنایا۔ کہ اسکی انفرادی حیثیت ختم ہوگئی۔ اور اسلام انفرادی اور اجتماعی دونوں کی فکری تبدیلی سے اجتماعی تبدیلی لاتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوشلزم زندہ باد اور شریعت مردہ باد کے نعرے کا حکم

سوال: سوشلزم زندہ باد کے نعرے لگانے والوں اور علماء پر سب وشتم کرنے والوں نیز شریعت مردہ باد کے نعرے لگانے والوں کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ثناء اللہ جان کتوزئی پشاور

الجواب: جن سے شریعت مردہ باد کا نعرہ ثابت ہو نیز جن کے نزدیک شریعت فرسودہ اور نا قابل ترقی نظام ہو تو وہ بلاشک وشبہ خارج از اسلام ہیں توہین شریعت کفر ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)(٦) اشتراکیت جبر وقوت اور خون ریز انقلاب پر یقین رکھتی ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اجتماع کی تبدیلی سے فرد خود بخود بدل جاتا ہے۔ اور اسلام انسان کی اصلاح کیلئے ابتداء عمل وعقیدہ کی درستگی ضروری قرار دیتا ہے۔ اور افراد کی فکری تبدیلی سے اجتماعی تبدیلی لاتا ہے۔(۷) اشتراکیت ریاست وقانون کو آلہ ظلم واستحصال کہتے ہیں ۔ جبکہ اسلام اجتماعی زندگی کیلئے ریاست وقانون کو ضروری مانتا ہے۔ اور دونوں کو اسلام کے تابع کرتا ہے ۔ (۸) اشتراکیت میں نہ معاشرتی مساوات ہے۔ اور نہ معاشرتی جمہوریت اسکے مقابلے میں اسلام حقیقی ومعاشرتی مساوات وحقوق کی حفاظت، فرائض کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔(۹) اشتراکیت میں طبقاتی تصادم ایک اہم حقیقت ہے ۔ جبکہ اسلام مؤدت، محبت، اخوت، مساوات، عفت وعصمت، تعاون باہمی، اجتماعی تحفظ اور اجتماعی تکافل وتضامن کا درس دیتا ہے۔ جو کہ بناء ہو امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر۔(۱۰) اشتراکیت وسائل پیداوار کو ریاست کی تحویل میں لیتی ہے۔ اس میں جبر کا تصور ہے۔ ایک طبقے کا مکمل استحصال ہے۔ اور حکمران طبقہ اس کی آمریت واستحصال کا بدترین نمونہ ہوتا ہے ۔ جبکہ اسلام انفرادی ملکیت کا حق دیتا ہے۔ آزادی کی جدوجہد وصرف وخرچ کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن شریعت کے حدود میں تاکہ اس سے حقوق اللہ اور حقوق العباد پائمال نہ ہوں۔(۱۱) اشتراکیت اختلاف درجات سے انکار کرتی ہے۔ اور اسی بنیاد پر انسان جہد وعمل کا وہ محرک جو معاشرے کی ارتقاء کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس پر جمود وتعطل طاری کرتا ہے۔ جبکہ اسلام حق معیشت علی السویہ سب کو دیتا ہے۔ لیکن اختلاف مدارج کے ہوتے ہوئے احتکار واکتناز سے انکار کرتا ہے۔ یہ چند ظاہری تضادات جو احقر کا حاصل مطالعہ ہیں۔ اس پر اکابرین نے پر مغز کتابیں لکھی ہیں۔ ان کو مطالعہ کیا جائے۔ خلاصہ یہ کہ

آن خدا نانے دھد جانے دھد............این خدا نانے دھد جانے برد (ازمرتب محمد وہاب منگلوری)

﴿۱﴾ قال ابن عابدین ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر به وان لم یقصد الاستخفاف لانه لو توقف علی قصده لما احتاج الی زیادة عدم الاخلال بما مر لان قصد الاستخفاف مناف للتصدیق .(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۳۱۱ جلد ۳ قبیل مطلب فی منکر الاجماع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوشلزم کے حامیوں سے معاشرتی مقاطعہ ضروری ہے

سوال: اگر ایک شخص پیپلز پارٹی میں ہو۔اوراس کاعقیدہ یہ ہو کہ اسلام دین حق ہےاور قانون اسلامی سے بھی منکر نہ ہولیکن پارٹی کے وجہ سے بھٹو کے ساتھ ہو۔اور سوشلزم کو اچھا بھی نہیں مانتا ہو۔تو کیا یہ شخص کافر ہے یا مسلمان،اور ایسے شخص کیساتھ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: محمد رکاز الدین دیر......۱۹۷۷ء/۹/۵

الجواب: واضح رہے۔کہ سوشلزم کافرانہ اوراسلام کے معاشی نظام سے متصادم نظام ہے پس اس کوموجب ترقی ماننے والا اور اسلام کوناسازگار زمانہ ماننے والا کافر ہے۔(۱) اور جس شخص کا یہ عقیدہ نہ ہو۔اوراس پارٹی میں داخل ہوتو یہ شخص اہل باطل کی معاونت اور اہل حق کی مخالفت کی وجہ سے منافق ہے کافرنہیں ہےاور اہل اسلام پرضروری ہے کہ دونوں قسم کےلوگوں سے معاشرتی بائیکاٹ کریں۔**وھو الموفق**

خط وکتابت کے ذریعہ مرزائیت کا ثبوت

سوال: زید کافی عرصہ ربوہ میں رہ کرمرزائیوں سےتعلقات قائم کئے ہوئے ہیں ملازمت بھی کی ہے اور مرزائیوں کے ساتھ خط وکتابت میں یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ مرزائی ہے مثلاً اس نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط میں یہ کہا ہے کہ اگر میں مرجاؤں تو میری قبر ربوہ میں ہوگی۔اور مرزائیوں کی طرف سے تصدیق بھی ہوچکی ہے۔کہ تمھارے بھائی کی رکنیت فارم موصول ہوچکی ہے اور خوشی کا اظہار کیا ہےاور ساتھ ہی دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کواحمدیت سے منور فرماویں اور وہ تأویل کرتا ہے کہ ان خطوط میں احمدیت سے مرادمحمدیت ہےتو ان حالات اور تأویل کے پیش نظر کیااس شخص کی احمدیت میں کوئی شک باقی رہ سکتا ہے؟

المستفتی: ڈاکٹر عبدالجلیل کرم ایجنسی......۲۰/جنوری ۱۹۷۵ء

---

(۱) قال العلامه علی قاری و کذا لو قال هذا زمان الکفر لا زمان کسب الاسلام ای کفر ان اراد انه ینبغی فی هذا الزمان کسب الکفر لا کسب الاسلام . بخلاف ما اذا اراد ان هذا زمان غلبة اهل الکفر و الجهل و ضعف کسب الاسلام و العلم .

(شرح فقه الاکبر للقاری ص ۱۸۱ فصل فی الکفر صریحاً و کنایة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر اس شخص نے توبہ نہ کی ہو تو اس کو احمدی اور مرزائی کہا جائیگا۔ البتہ توبہ اور برأت کے بعد اس کو مرزائی کہنا ناجائز اور حرام ہوگا۔ فقط

رفع عیسیٰ الی السماء کا منکر کافر ہے

سوال: جو شخص یہ کہتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اب دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے۔ اور بل رفعه الله کا یہ معنیٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات بلند کئے ہیں تو ایسے شخص کی امامت جائز ہے؟

المستفتی: عبدالحکیم راہی راولپنڈی ..... ۱۵؍رمضان ۱۴۰۴ھ

الجواب: یہ شخص مرتد اور کافر ہے۔ اس کے پیچھے اقتداء باطل ہے۔ ﴿۱﴾ و هو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامه ملاعلی قاری و خروج الدجال و یأجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ علیه السلام من السماء کما قال الله تعالیٰ و انه ای عیسیٰ لعلم للساعة ای علامة القیامة و قال الله تعالیٰ و ان من اهل الکتب الا لیؤ منن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیه السلام بعد نزوله عند قیام الساعة ... حق کائن ای ثابت و امر قویم .

(شرح فقه الاکبر ص ۱۱۳ خروج الدجال و سائر اشراط الساعة حق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اَلآ ان حزب اللّٰه هم المفلحون ہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب الفرق

باب

فی الفرق الباطلہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب الفرق

باب فی الفرق الباطله

موجودہ دور کے عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جولائی ۱۹۷۹ء کو ایک عیسائی رسالہ "کلام حق" گجرانوالہ سے شائع ہوا تھا۔ کہ خداوند مسیح پر کلام کے نزول کا مسئلہ مسیحیوں کے ایمان میں شامل نہیں ہے۔ مسیحی ہرگز نہیں مانتے کہ آپ پر کوئی انجیل یا کلام نازل ہوا تھا۔ نیز اکہ مسیحیوں کا دعویٰ یہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ خداوند مسیح پر انجیل ارامی، یونانی یا کسی زبان میں نازل ہوئی ہے یہ سوال غلط ہے۔ وکلف اے سنگھ بحوالہ کلام حق جولائی ۱۹۷۹ء ص ۱۲۔ سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ دور کے عیسائی اہل کتاب ہونگے یا نہیں؟

المستفتی: اسلامی مشن سنت نگر لاہور...... یکم رجمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں بلکہ موجودہ زمانے کے اکثر عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانے میں ان کے جو غلط عقائد تھے یہ موجودہ عیسائی ان سے بھی منحرف ہیں اور اپنی طرف سے جب وہ کتاب کے سرے سے منکر ہیں تو اہل کتاب کس طرح ہو سکتے ہیں۔ فقط

ذکری فرقہ کی خود ساختہ خانہ کعبہ کا انہدام ضروری ہے

سوال: غیر مسلم فرقہ ذکریوں نے توہین وانکار رسالت ختم الانبیاء علیہ السلام، انکار صلاۃ خمسہ کے علاوہ کوہ مراد پر ایک مصنوعی کعبہ اور حوض کوثر کا اختراع کیا ہے اس مصنوعی کعبہ کا گرانا حکومت پاکستان یا مسلمانوں پر فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ اگر چہ حکومت یہ کام نہیں کرتی۔ وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: عبدالرحمٰن دارالعلوم ٹنڈ والہ یار حیدر آباد سندھ ۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

الجواب: مسلمانوں کی یہ پاکستانی حکومت یہ مستحسن اقدام نہیں کرتی ہے۔ اور اگر اہل اسلام ان کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انہدام کا ارادہ کریں۔تو مسلمانوں کی حکومت مرتدین اور کفار کے ساتھ ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ اسلامی حکومت قائم کریں۔کہ کعبہ یمانیہ کی طرح اس کعبہ کو منہدم کرے اور یا انہدام کنندہ گان کی اعانت کرے۔

موجودہ دور کے شیعہ کافر ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ وہ کونسے عقائد ہیں۔جنکی وجہ سے شیعہ کی تکفیر کی جاتی ہے اور کیا جملہ شیعہ کافر ہیں یا جن کے عقائد کفریہ ہوں۔اور جو شیعہ تقیہ کے بنا پر عقائد کفریہ سے منکر ہوں۔ان کے ساتھ مجالست ومناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مزمل حسین تحصیل وضلع خوشاب ۔۔۔ ۱۹۹۰ء/۱۲/۲

الجواب: چونکہ موجودہ دور کے شیعہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءۃ سے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بداء اور قرآن پاک میں کمی بیشی اور امامت کی نبوت پر فضیلت کلاً یا بعضاً کے قائل ہیں لہٰذا ان کے کافر ہونے میں شک نہیں ہے ﴿۱﴾ اور جو لوگ ضروریات دین سے منکر نہ ہوں تو کافر نہیں ہوتے۔ایسے شیعوں کیساتھ نکاح حرام ہے۔ واللہ اعلم.

اہل تشیع کافر ہیں یا مسلمان؟ اور شیعی عورت سے نکاح

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ قوم کافر ہیں یا مسلمان؟ اور کیا سنی مسلمان کا شیعی عورت یا شیعی کا سنی عورت سے نکاح جائز ہے؟

المستفتی: جہاں دوران کرک کوہاٹ ۔۔۔ ۲۱رشوال ۱۴۰۲ھ

الجواب: پاکستانی شیعہ اکثری طور سے کافر ہیں کیونکہ یہ ضروریات دین مثلاً نبوت محمد ﷺ صحبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، براءۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انکاری ہیں اور چونکہ یہ لوگ باوجود دعویٰ اسلام کے ان ضروریات سے منکر ہیں لہٰذا اس کفر کی وجہ سے ان سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے۔البتہ چونکہ یہ لوگ اہل کتاب سے اہون ہیں۔

﴿۱﴾ قال ابن عابدين نعم لا شک فی تکفير من قذف السيدة عائشه رضی الله عنها او انکر صحبة الصديق او اعتقد الالوهية فی علی او ان جبريل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصريح المخالف للقرآن . (ردالمحتار ص ۳۲۱ جلد ۳ مطلب فی حکم سب الشيخين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لہٰذا شیعہ عورت سے مسلمان کا نکاح ظاہراً جائز ہے۔﴿۱﴾ فليراجع الى رد المحتار ص ۲۹۸ جلد ۳ . فقط

شیعوں کا حکم اور بہتر (۷۲) فرقے

سوال: (۱) شیعوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ (۲) بہتر (۷۲) فرقوں سے کیا مراد ہے؟ بینوا وتوجروا۔

المستفتی: عبدالخالق امان کوٹ منگورہ سوات

الجواب: (۱) کفر کا دارومدار ضروریات دین سے انکار پر ہے۔ پس جو شیعہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الٰہ یا پیغمبر مانتے ہوں یا عائشہ رضی اللہ عنہا کے قاذف ہوں یا کسی امام کیلئے علم کلی ثابت کرتے ہوں۔ تو وہ کافر ہیں۔ ورنہ مبتدع اور فاسق ہیں۔﴿۲﴾ (۲) بہتر فرقوں کے متعلق واضح رہے کہ یہ فرقے مدعی اسلام لوگوں میں بنیں گے﴿۳﴾ اور بنے ہیں اور بظاہر یہ عدد مستقبل قریب میں مراد ہے اگرچہ مطلق بھی درست ہے کیونکہ یہ فرق باعتبار عقائد کے ہیں بعض دیگر بعض سے عقائد میں جدا نہیں ہیں۔ فافھم . وھو الموفق

فرقہ اثناعشریہ اور انکار ختم نبوت

سوال: شیعہ حضرات کا مشہور فرقہ جو ائمہ اثناعشریہ کو آنحضرت ﷺ کی طرح مأمور من اللہ، مفترض الطاعۃ اور معصوم مانتے ہیں اور اسے اپنا بنیادی عقیدہ سمجھتے ہیں اور اصول دین کہتے ہیں۔ تو کیا اس عقیدہ کی وجہ سے جعفری اثناعشریہ حضرات ختم نبوت کے منکر ہیں یا نہیں اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی المسوی شرح موطاء

﴿۱﴾ قال ابن عابدين على انهم ليسوا بادنى حالاً من اهل الكتٰب بل هم مقرون با شرف الكتب الخ
(ردالمحتار ص ۳۱۴ جلد ۲ فصل فی المحرکات مطلب مهم فی وطء السراری اللاتی)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين و بهذا ظهر ان الرافضی ان كان ممن يعتقد الالوهية فی علی او ان جبريل غلط فی الوحی او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقه فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين با لضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابه فانه مبتدع لاكافر الخ
(ردالمحتار ص ۳۱۴ جلد ۲ فصل فی المحرمات مطلب مهم فی وطء السراری اللاتی)

﴿۳﴾ عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ لياتين على امتی كما اتی علی بنی اسرائيل حذو النعل بالنعل حتی ان كان منهم من اتی امه علانيه لكان فی امتی من يصنع ذلک و ان بنی اسرائيل تفرقت علی ثنتين و سبعين ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعين ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی يا رسول الله ﷺ قال ماانا عليه و اصحابی رواه الترمذی و فی رواية احمد و ابی داؤد عن معاوية ثنتان و سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة وانه سيخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الا هواء كما يتجاری الكلب لصاحبه لا يبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله .
(مشكواة المصابيح ص ۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتب والسنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطبوعہ دہلی جلد دوم ص۱۱۰ بھی پیش نظر ہے " من قال ان النبی ﷺ خاتم النبوۃ ولکن معنی ھذا الکلام انہ لا یجوز ان یسمی بعدہ احد بالنبی واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثا من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب فیما یری فھو موجود فی الا ئمہ بعدہ فذالک ھو الزندیق وقد اتفق جماھیر المتأ خرین من الحنفیۃ والشافعیۃ علی قتل من یجری ھذہ االمجری .

المستفتی: امیر زادہ خان سواتی جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی..... ۱۸ر مئی ۱۹۸۳ء

الجواب: یہ فرقہ اپنے کفر اور انکار ختم نبوت کو تاویلات بعیدہ سے چھپاتے ہیں یہ زنادقہ ہیں۔ والزندیق ھو ھذا عند اھل التحقیق. کما فی ردالمحتار ص ۲۱۰ جلد ۳ .﴿۱﴾

کتاب ’’ استخلاف یزید ‘‘ کا مصنف شیعہ پرور ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے کتاب میں یہ باتیں لکھی ہوں (۱) رحمت خداوندی نے دستگیری کی۔امت صدیق اکبر کی بیعت پر متفق ہوگئی۔اگر بالفرض ان پر امت متفق نہ ہوتی۔اور بیعت خلافت کیلئے وہ تلوار اٹھاتے تو وہ بھی یقیناً ملوکیت ہوتی۔(استخلاف یزید ص ۵۳۴)
(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں ’’اگر بالفرض ایسا ہوتا۔یعنی شیعان علی ان کی نافرمانیاں کرتے۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شان میں کوئی کمی نہ ہوتی۔اور قوم کی شقاوت اور بدنصیبی ہوتی۔کہ اس نے امام برحق خلیفہ راشد کے اطاعت سے سرتابی کی ہے۔حضرت موسیٰ کلیم اللہ اگر قوم کی بدعنوانیوں سے تنگ آ کر پکار اٹھتے ہیں کہ ربی انی لا املک الا نفسی و اخی تو بتایئے کہ ان کے نبوت میں کونسا فرق آیا. (استخلاف یزید ص ۵۲۹) (۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں ’’دوسری چیز جس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کو خلافت کے بانچ سے ہٹادیا ہے وہ بیت المال ہے..... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

﴿۱﴾ قال ابن عابدین الذندیق فی لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری ..... واما فی اصطلاح الشرع فالفرق اظھر لاعتبار ھم فیہ ابطان الکفر والا عتراف بنبوۃ نبینا ﷺ علی مافی شرح المقاصد لکن القید الثانی فی الزندیق الاسلامی بخلاف غیرہ الخ

(ردالمحتار ص ۳۲۴ جلد ۳ کتاب المرتد مطلب الفرق بین الزندیق والمنافق والدھری)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں یعنی عہد حکومت میں بیت المال خلفائے راشدین کے طریقہ پر نہ تھا'' (حواله بالا ص ۲۳۴)
(۴)''حضرت معاویہ رضی اللّٰه عنه کے حکام میں اکل اموال اور قتل نفس کی ایسی ناگوار صورتیں بھی ہیں جنہیں عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ باطل اور ناحق قرار دیتے ہیں'' ص ۲۳۷۔(۵) محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں پورے ذخیرہ حدیث میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ص ۱۱۸۔کیا اس طرح کا شخص اہلسنۃ ہو سکتا ہے اور اہلسنت کے امامت کا حقدار ہے؟

المستفتی: مولانا عبدالسلام جامعہ اشاعۃ القرآن حضرو اٹک......۲۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

الجواب: یہ مؤلف شیعہ پرور معلوم ہوتا ہے اس نے غیر مستند تاریخی روایات کی وجہ سے مسلمہ اصول عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم ﴿۱﴾ کو نظر انداز کیا ہے اور مستند روایات حدیثیہ کو اتباع ہوئی کی وجہ سے خود ساختہ قرار دیا ہے پس ایسا نیم شیعہ یا شیعہ پرور شخص اہلسنۃ والجماعت کی امامت اور خطابت کا اہل نہیں ہے. وهو الموفق

شیعہ لوگوں کے اموال چوری کرنا

سوال: یہاں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اموال اہل تشیع بسرقۃ لینا جائز ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ فتویٰ دارالعلوم حقانیہ سے لیا ہے لیکن ان کے ساتھ کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے درمیان ہم اور آپ لوگوں کے معاہدہ ہے برائے مہربانی مسئلہ کی وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: چونکہ شیعہ لوگ بعض اسلام میں داخل ہیں اور بعض اسلام سے خارج ہیں لیکن حربی نہیں ہیں لہٰذا ان کا مال لینا ناجائز ہے قال رسول اللہ ﷺ لا يحل مال امرء مسلم الاعن طيب قلبه ﴿۲﴾ انتهى ۔اور ذمی اور مصالح اور مستأمن کے مال کو غصباً لینا غدر اور حرام ہے۔ بے شک اگر حربی محض ہوں۔تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔﴿۳﴾ فقط

﴿۱﴾قال ابن عابدين و سب احد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً لكن يضلل　و قال ابن ملك فى شرح المجمع و ترد شهادة من يظهر سب السلف لانه يكون ظاهر الفسق　وقال الزيلعى او يظهر سب السلف يعنى الصالحين منهم و هم الصحابة والتابعون الخ (ردالمحتار ص ۳۲۱ جلد ۳ مطلب مهم فى حكم سب الشيخين)
﴿۲﴾ (مشكواة المصابيح ص ۲۵۵ جلد ۱ باب الغصب والعارية)
﴿۳﴾ قال ابن عابدين والغصب فى دارالحرب سبب يفيد الملك لانه استيلاء على مال مباح غير معصوم فصار كالا دانة . (ردالمحتار ص ۲۷۱ جلد ۳ باب المستأمن)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک شیعی کے چند سوالات کے جوابات

سوال: میرے ایک شیعی دوست نے مجھ سے چند سوالات کئے ہیں اس کے جوابات اگر دئے جائیں۔ تو مطمئن ہونیکے ساتھ ساتھ مشکور رہونگا۔ سوالات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے دوسرے صاحبان اپنے آپ کو کس طرح خلیفہ قرار پائے؟
(۲) مشاورت میں علی رضی اللہ عنہ کے مقابل کس طرح دوسرے صاحبان اپنے آپ کو علی رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے خلافت کے اہل سمجھتے تھے؟ (۳) غدیر خم کے خطبہ میں رسالتمآب ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شان میں یہ فرمایا۔ کہ علی رضی اللہ عنہ کو مجھ سے ایسی محبت ہے۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام سے تھی فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں'' اس کے باوجود علی رضی اللہ عنہ دوسروں کے ہم پلہ قرار دئے جارہے ہیں۔ (۴) علی رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے ادنیٰ روایات کو کیوں لیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے طریقہ عبادت ہر دو فرقوں میں مختلف ہے یہاں جب میں نے ادنیٰ واعلیٰ کی تشریح چاہی تو ہمارے دوست نے کہا۔ کہ حدیث کے معاملے میں غلام پر کیوں اعتماد کیا جائے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد وغیرہ سے کیوں نہ پوچھا جائے؟

المستفتی: نصیر احمد صدیقی جدہ سعودی عرب ۔۔۔ ۱۹۸۵ء/۶/۳۰

الجواب: (۱) (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جن کا اعتماد ہو۔ وہ یہ سوال غلط اور بے فائدہ قرار دیتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ انتخاب لڑنے کیلئے کھڑے تھے۔ اور نہ کسی اکثریت نے ان کو نامزد کیا تھا۔
(۳) غدیر خم کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد۔ ﴿۱﴾ اور لفظ ''مولی'' کے متعدد معانی ہیں و منھا المحبوب و ھو المراد ھھنا دون الامامة والا لاشار الانصار الی امامتہ دون کون الامام منھم ولصار علی امیراً فی حیاتہ لعدم التقیید بما بعد الموت ولما امر رسول اللہ ﷺ با لکتاب حیث قال رسول اللہ ﷺ فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا ویأبی اللہ والمومنون الا ابا بکر (رواہ مسلم) ﴿۲﴾ وحدیث الاترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی ﴿۳﴾ معناہ التسلیہ عند التخلف من تبوک.

﴿۱﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶۳ جلد ۲ باب مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ)
﴿۲﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۵ جلد ۲ باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ)
﴿۳﴾ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶۳ جلد ۲ باب مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلیل کو ادنیٰ قرار دینا ﴿۱﴾ جہالت اور الحاد ہے۔

نوٹ: ان سوالات سے متعلق اردو اور عربی میں بہت سے تالیفات موجود ہیں ان کو اہل تشیع سے مناظرے کرنے والوں سے طلب کریں۔

فرقہ آغاخانیہ بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ آغاخانی فرقہ آغاخان فاؤنڈیشن تنظیم کے نام سے تعمیر کے نام پر مختلف مقامات میں کثیر رقوم خرچ کررہی ہے جس کی وجہ سے ضعیف مسلمانوں کے عقائد خراب اور آغاخانیت سے متاثر ہورہے ہیں تو کیا مسلمانوں کیلئے اس میں شمولیت، ملازمت اور مالی فوائد حاصل کرنا جائز ہیں اس تنظیم کا مقصد مسلمانوں کے خلاف سیاسی و مذہبی برتری حاصل کرنا اور آغاخانیت کی پرچار کرنا ہے تفصیلی جواب سے نوازا جائے؟

المستفتی: قاری سعید الرحمٰن گلگت ۔۔۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

الجواب: فرقہ آغاخانیہ ضروریات دین سے انکار کی وجہ سے بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام ہیں ﴿۲﴾ ان سے موالات (دوستانہ تعلقات) حرام منصوصی ہے۔ لقوله تعالىٰ لا يتخذ المؤمنون الكافرين اولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذلك فليس من الله في شئ الا ان تتقوا منهم تقاة. الآيه﴿۳﴾ یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے۔ اور نہ اپنی نظریات کی دعوت دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ موجودہ دور میں یہ فرقے اپنی کثرت زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکر وفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بناپر ان کے تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے۔﴿۴﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾ (عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول سألت ربي عن اختلاف اصحابي من بعدي. فاوحى الي يامحمد ان اصحابك عندي بمنزلة النجوم في السماء بعضها اقوى من بعض ولكل نور فمن اخذ بشئ مما هم عليه من اختلافهم فهو عندي على هدى قال وقال رسول الله ﷺ اصحابي كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم. رواه رزين. (مشكوٰة المصابيح ص ۵۵۴ جلد ۲ باب مناقب الصحابة)

﴿۲﴾ قال العلامه ابن نجيم والكفر شرعاً تكذيب محمد صلى الله عليه وسلم في شئ مما يثبت عنه ادعاؤه ضرورة. (البحر الرائق ص ۱۱۹، ج۵، باب احكام المرتدين)

﴿۳﴾ (پ: ۳ سورة آل عمران ع: ۱۱ آيت: ۲۸)

﴿۴﴾ قال الله تعالى يا ايها الذين آمنو لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالمودة وقد كفروا بما جاء كم من الحق. الايه (پ: ۲۸ سورة الممتحنة ع: ۱ آيت: ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرقہ اسماعیلیہ آغاخانیہ کے کفریات

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے جو کہ پرنس کریم آغاخان کے متبعین ہیں یہ لوگ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں باوجود اس کے کہ ان کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اہل سنت کی مخالفت کرتے ہوئے مسجد کی جگہ (جماعت خانہ) کے نام پر معبد بنائے رکھے ہیں جہاں اپنی وضع کردہ مخصوص عبادات کرتے ہیں۔

(۲) عام مسلمانوں کی طرح نماز نہیں پڑھتے اور جو بھی پڑھتے ہیں وہ صبح وعصر ومغرب تک محدود رہتی ہیں۔

(۳) ابھی تک ان میں سے کسی ایک کا بھی حج بیت اللہ کرنا ثابت نہیں۔

(۴) زکواۃ اسلامی اصولوں کے مطابق ادانہیں کرتے بلکہ ہر مہینہ امیر وغریب سے زکاتی کے نام چندہ جمع کر کے کسی خاص وقت پر بمبئی جو کہ آغاخان کا آبائی شہر ہے بھیجتے ہیں۔

(۵) روزہ کے پابند نہیں یعنی نہیں رکھتے، براہ کرم ان سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

المستفتی: (مولانا) عبیداللہ چترالی (شہید) متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۸/۲/۶/۱۹۷۲ء

الجواب: فرقہ آغاخانیہ میں بہت سے کفریات موجود ہیں مثلاً آغاخان کی تصویر کی پرستش کرنا اور آغاخان میں خدائی کا حلول ماننا وغیرہ جو کہ مستفتی نے ذکر نہیں کئے ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ ﴿۱﴾ مزید وضاحت کیلئے بوادرالنوادر ص ۳۷۷ تا ۴۱۷ جلد ۲ کا مطالعہ کیا جائے۔ فقط

﴿۱﴾ قال الحصكفي و ينبغي ان يلازم الصغار فيما يكون بينه و بين المسلم في كل شئي و عليه فيمنع من القعود حال قيام المسلم عنده بحرو يحرم تعظيمه و تكره مصافحته و لا يبدأ بسلام الا لحاجة و لا يزاد في الجواب على و عليک و يضيق عليه في المرو ر ويجعل على داره علامة وقال ابن عابدين وان تعظيماً له فان كان يميل قلبه الى الاسلام فلا بأس به .

(الدرالمختار مع ردالمحتار ص ۳۰۰ جلد ۳ مطلب في تميز اهل الذمة في الملبس)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آغاخان فاؤنڈیشن سے مالی تعاون لینا حرام ہے

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین کہ ہمارے علاقہ چترال میں اسماعیلیہ لوگ رہتے ہیں جونماز، روزہ، زکواۃ اور حج کے منکر ہیں آغاخان کوپیش نما سمجھتے ہیں آج کل انہوں نے ایک فاؤنڈیشن قائم کررکھا ہے جو پلوں، سڑکوں ،راستوں اور پانی ٹیوب ویل وغیرہ کی تعمیر کرتے ہیں کیاان سے یہ رقم لیناجائز ہے؟

المستفتی: قاضی عبدالرؤف، مولاناعبدالحلیم وغیرہ باشندگان چترال......۱۹۸۶/۲/۱۸ء

الجواب: واضح رہے کہ آغاخانیوں وغیرہ سے یہ تعاوّن حاصل کرنا حرام ہے یہ عوام کے تاثر، مداھنت اورطرفداری کا کامیاب حربہ ہے۔﴿۱﴾

لاہوری جماعت کفرواسلام کےدرمیان معلق نہیں کافرہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جس شخص کایہ عقیدہ ہوکہ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کفرواسلام کےدرمیان معلق ہے یہ نہ ایک مدعی نبوت سے بالکل برأت ہی ظاہرکرتی ہے کہ اس کے افرادکومسلمان قراردیاجاسکے۔نہ اس کی نبوت کاصاف اقرار ہی کرتے ہیں کہ اس کی تکفیر کی جاسکےایسے شخص کے متعلق شریعت کی رو سے کیافیصلہ ہے؟

المستفتی: عبدالکریم پتانی ڈیرہ اسماعیل خان......۲ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

الجواب: چونکہ تمام لاہوری جماعت کاعقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجارکابیٹاہےاوربغیرباپ کے پیدانہیں ہواہے(صرح به محمد علی لاہوری فی تفسیر بیان القرآن ص ۳۱۳ جلد ۱) یہ ایک متواتر، قطعی الثبوت اورقطعی الدلالۃ حقیقت ﴿۲﴾ سے انکارہےجوکہ بلاشک وشبہ کفرہے ﴿۳﴾ فی الدر المختار ص ۲۸۴ جلد ۳ المراد بالتكذيب عدم التصديق الذی مر انتهى پس ان کوکفراوراسلام

﴿۱﴾ قال الله تعالىٰ لا يتخذ المؤمنون الكافرين اولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذلک فليس من الله فی شئی الا ان تتقوا منهم تقاه . الاية

﴿۲﴾ قال الله تعالىٰ قالت ربی انی يكون لی ولد و لم يمسسنی بشر ۰ قال كذلک الله يخلق ما يشاء .الايه (پ : ۳ سورة ال عمران : ع : ۱۳ آيت : ۴۷)

﴿۳﴾ قال الحصكفی (الكفر) شرعاً تكذيبه ﷺ فی شئی مما جاء به من الدين ضرورة قال ابن عابدين قوله تكذيبه ﷺ الخ المراد با لتكذيب عدم التصديق الذی مرا ی عدم الاذعان والقبول لما علم مجيئه به ﷺ ضرورة ای علماً ضرور يا لا يتوقف على نظر و استدلال . (الدرالمختار مع ردالمحتار ص ۳۱۱ جلد ۳ باب المرتد مطلب فی منكر الاجماع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے درمیان معلق سمجھنا بلاشک وشبہ اعتزال ہے بلکہ اس شخص پر خوف کفر موجود ہے کیونکہ ضروریات دین سے منکر کا کفر امر اجماعی ہے اور یہ شخص اور جماعت اس سے منکر کو کافر نہیں سمجھتا ہے اور اجماع سے مخالفت کرتا ہے ولنعم ماقال العلامۃ الخیالی ان التأویل فی ماثبت بالضرورۃ لا یدفع الکفرا و کما قال فلیراجع اور جن اکابر نے لاہوری جماعت کو کافر نہیں کہا ہے اور ان کو کافر نہ کہنے والے کو مسلمان کہا ہے تو شاید اس وقت ان کو لاہوری جماعت کے متعلق یہ تحقیق نہ پہنچی تھی۔ کہ یہ جماعت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ پر قائل ہیں ورنہ یہ اکابر ضرور اس حکم سے رجوع کرتے۔ فقط

فقیہ النفس مفتی اعظم (محمد فرید عفی عنہ) شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

مرزا قادیانی کو کافرانہ عقائد کے باوجود کافر نہ سمجھنے والے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو بوجہ دعویٰ نبوت حقیقی وغیرہ پوری ملت اسلامیہ کے نزدیک کافر اور مرتد ہے اگر کوئی شخص یا جماعت غلام احمد قادیانی کو کافر نہ سمجھے بلکہ مسیح موعود، مہدی معہود، مامور من اللہ، ملہم، مجدد، محدث، امام زمان، ظل بروزی طور پر جزوی نبی مانتا ہو اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کا قائل نہ ہو بلکہ وفات مسیح کا قائل ہو جیسا کہ لاہوری پارٹی کا عقیدہ ہے تو اس شخص یا جماعت کا کیا حکم ہے، اگر مندرجہ بالا عقائد کے بنا پر اگر وہ شخص یا جماعت کافر اور خارج از اسلام ہے۔ تو اگر کوئی شخص یا جماعت مندرجہ بالا عقائد رکھنے والے شخص یا جماعت کو کافر نہ سمجھے، تو اسی بنا پر کافر کو کافر نہ کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: پیر مبارک شاہ ناظم جمعیۃ العلماء اسلام مردان.....۱۹۶۹ء/۹/۷

الجواب: کافر کو مجدد ماننا اور اس کے کفریات کو تجدید دین ماننا بلاشک وشبہ کفر ہے۔ لہٰذا لاہوری پارٹی کے کافر ہونے میں کسی مسلمان کو تردد نہ کرنا چاہیئے۔ لاہوری پارٹی حیات عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہیں۔ اور تمام معجزات میں تحریفات کرتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا مانتے ہیں۔

ملاحظہ ہو بیان القران مصنفہ محمد علی لاہوری۔ ﴿۱﴾ تو باوجود اس کے جو شخص یا جماعت ان کو کافر نہ مانیں تو

﴿۱﴾ (تفسیر بیان القران لمحمد علی لاهوری ص ۳۱۳ جلد ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہ اسلام سے خارج ہیں۔ ﴿۱﴾ اس کے پیچھے اقتداء کرنا، اس کے ساتھ نکاح کرنا، اس پر جنازہ پڑھنا غیر مشروع ہیں۔ **والدليل على مامر انهم انكروا مما ثبت بالضرورة وبالاجماع و هو كفر و عدم تكفير الكافر يستلزم استحسان كفره لزوماً بيناً وهوايضاً كفر . فقط**

مرزا قادیانی کے ساتھ ''علیه اللعنت'' کہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ''بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت بھیجنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں جن کا نام لیکر اللہ جل شانہ اور رسول اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونیکی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ اس عبارت کے پیش نظر مرزا قادیانی کو کافر وملعون وعلیہ اللعنت کہنا جائز ہے؟

المستفتی: شاہ گئی نہاک درہ ضلع دیر...... ۲۳؍ جولائی ۱۹۷۳ء

الجواب: محترم المقام السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ لعنت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہمیشہ کیلئے دور ہونا ہوتا ہے جس کا لازمی معنیٰ خلود فی النار ہے اور اس سزا کا مستحق وہ شخص ہوتا ہے جس کا خاتمہ کفر پر ہوا ہو اور ہم ماسوائے ان اشخاص کے جن کے متعلق اللہ اور رسول ﷺ نے کافر ہونے کی خبر دی ہو جیسے ابلیس فرعون ابولہب وغیرہ اور کسی کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کر سکتے ﴿۲﴾ کہ ان کا خاتمہ کفر پر ہوا ہے یا نہیں مختصر یہ کہ ہم منصوص کفار کے متعلق یہ فیصلہ کر سکتے ہیں جو کہ عند اللہ کافر ہیں اور اصولی کافر کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کر سکتے جو کہ عند الشرع کافر ہیں بسا اوقات ایک شخص عند الشرع کافر ہوتا ہے لیکن عند اللہ وہ تائب ہو کر مرا ہوتا ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق ملعون عند الشرع اور کافر عند الشرع کا اعتقاد رکھیں گے لیکن کافر اور ملعون عند اللہ کا فیصلہ نہ کرینگے۔

﴿۱﴾ قال العلامه ابن البزاز الكردري ان شاتمه كافر و حكمه القتل و من شک فی عذابه و كفره كفر قال الله تعالىٰ فيه ملعو نين اينما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتيلا سنة الله . الايه.
(الفتاوى البزازيه ص ۳۲۲ جلد ۲ موضوع على هامش الهنديه الثانی فيما يكون كفراً من المسلم)

﴿۲﴾ قال ابن البزاز الكردري اللعن على الشخص وان كان فاسقا لا يجوز بخلاف اللعن على الجنس كقوله تعالىٰ ان لعنة الله على الظالمين و قوله عليه السلام لعن الله فى الخمر عشرة الخ
(فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ص ۳۴۴ جلد ۲ الحادى عشر فيما يكون خطاء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرزائی لوگ اہل کتاب نہیں مرتد ہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین کہ مرزائی اہل کتاب کہلا سکتے ہیں اور مرزائی عورت ایک عیسائی عورت کی سی حیثیت رکھتی ہیں؟ پھر جب کہ ایک مرزائی عورت گونگی ہے۔اوراس صورت میں وہ مذہبی عقائد کو سمجھ بھی نہیں سکتی۔اس صورت میں نکاح ہوسکتا ہے؟

المستفتی: نامعلوم......۱۹۹۸ء/۸/۲۲

الجواب: مرزائی لوگ مرتد ہیں، نہ اہل کتاب ہیں اور نہ اہل اسلام ہیں مرتد کے ساتھ نکاح درست نہیں ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔﴿۱﴾ اور گونگی سے بذریعہ اشارات کے معلومات ہوسکتی ہیں اور اگر اشارات سے معلومات نہ ہوسکتی ہوں۔تو اس کو مرزائی کہنا غلط ہے۔صرف نسب کی وجہ سے مذھب متعین نہیں ہوسکتا ہے۔ والمسئلة من الواضحات فلا حاجة الی نقل العبارات . وهو الموفق

غلط فہمی کی وجہ سے قادیانی کومسلمان کہنے والے کاحکم

سوال: ایک شخص اگر غلط فہمی کی وجہ سے مرزاغلام احمد قادیانی کواعلیٰ مسلمان کہا کرے۔اور کہدے کہ اس پر کفر کافتویٰ غلط ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ من صلیٰ صلواتنا واستقبل قبلتنا الخ پھراس سے سوشل وسماجی بائیکاٹ کیا گیااور عقیدہ بالا سے رجوع کرلیا تو کیا یہ تجدید نکاح کرے گا یا نہ؟ اور یہ اعلان کرے گا یا نہ؟

المستفتی: قاری یوسف ڈھانال سنگھ شیخوپورہ

الجواب: چونکہ یہ شخص غلط فہمی کی وجہ سے مرزا کو مسلمان قرار دینے والا تھا لہٰذا اس پر تجدید نکاح ضروری نہیں ہے اگر چہ بہتر اوراحوط ہے۔﴿۲﴾ البتہ اگر اس نے اس عقیدہ کا اظہار علی الاعلان کیا ہو۔تو براءت بھی علی الاعلان کرے گا. ان سر فسراً وان جهر فجهراً . وهوالموفق

مرزائیوں سے تعلقات رکھناممنوع ہیں

﴿۱﴾قال العلامه ابن نجیم ولا ینکح مرتد او مرتدة احداً ولامرتده لا یتزوج المرتدة مسلم ولا كافر ولا مرتد . (بحرالرائق ص ۲۰۹ جلد ۳باب نكاح الكافر)

﴿۲﴾ قال العلامه ابن البزاز الكردری وما كان فی كونه كفراً اختلاف یؤمر قائله بتجديد النكاح والتوبة احتیاطا وما كان خطاء لایؤمر الا بالاستغفار والرجوع عنه .

(فتاویٰ بزازیه ص ۳۲۲جلد ٦ موضوع علی هامش الهندیه مقدمه فیما یكون كفراً من المسلم وما لا)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ فرقہ مرزائیت کا کفر وارتداد عقلاً ونقلاً نیمروز کی طرح روشن اور واضح ہو چکا ہے تو اس صورت میں اہل اسلام کے فرقے مرزائیت کے ساتھ حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے کس حد تک ان کے ساتھ معاملات وبرتاؤ کر سکتے ہیں مرزائیوں کی دعوتیں ان کے ساتھ کھانا پینا، کاروبار، لین دین حتیٰ کہ ان کیساتھ نشست وبرخاست وغیرہ مسائل پر روشنی ڈال کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

المستفتی: محمد عبدالعزیز علوی ملتان......۱۹۷۸ء/۷/۲۲

الجواب: چونکہ مرزائی لوگ صاحب منعہ ہیں پاکستان کی فوج اور پولیس ان کی مدافعت کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں لہٰذا ان لوگوں پر مستأمن یا ذمی کے احکام جاری ہونگے یعنی ان سے نکاح اور مدارات کے متعلق اور ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا اگر چہ بذات خود ممنوع نہیں ہیں لیکن عوارض خارجہ کی وجہ سے ممنوع ہیں۔﴿۱﴾ یہ لوگ اہل اسلام کے اکھاڑنے کے مواقع کو تلاش کررہے ہیں۔و ہو الموفق

مرزائیوں کے قادیانی اور لاہوری دونوں گروپ کافر ہیں

سوال: (۱) ایک شخص مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا۔اس کی یا اس کی ہمنواؤں کی حمایت یا انکی اقتداء میں نماز کا کیا حکم ہے؟ (۲) ایک شخص مرزائیوں کے قادیانی گروہ کو کافر کہتا ہے مگر لاہوری گروہ کو کافر نہیں کہتا۔اسکی اقتداء میں نماز کا کیا حکم ہے۔اور ان کے ساتھ سیاسی اتحاد کرنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد حمزہ پرنس گارڈن کراچی نمبر۱

الجواب: (۱) اس شخص پر کفر کا شدید خطرہ ہے﴿۲﴾ اس کے پیچھے اقتداء نہ کرنا ضروری ہے (۲) اس پر بھی کفر کا شدید خطرہ ہے ایسا سیاسی اتحاد کرنا جس میں مرزائیوں کو اکثریت میں داخل کرنے کا حیلہ موجود ہو الحاد اور زندقہ ہے۔﴿۳﴾ فقط

﴿۱﴾ قال الحصکفی و ینبغی ان یلازم الصغار فیما یکون بینه وبین المسلم فی کل شئی و علیه فیمنع من القعود حال قیام المسلم عنده بحر و یحرم تعظیمه و تکره مصافحته ولا یبدأ بسلام الا لحاجة ولا یزاد فی الجواب علی و علیک و یضیق علیه فی المرور و یجعل علی داره علامة وقال ابن عابدین وان تعظیما له فان کان لیمیل قلبه الی الاسلام فلاباس به . (الدرالمختار مع ردالمحتار ص ۳۰۰ جلد ۳ مطلب فی تمیز اهل الذمة فی الملبس)

﴿۲﴾ قال العلامه ابن البزاز الکردری الجاهل اذا تکلم بکلمة ولم یدرک انها کفر قال بعضهم یکفر و قیل لا الیٰ ان قال الا رتداد لانه معنی یتفرد المرتد ان شاتمه کافر و حکمه القتل ومن شک فی عذابه و کفره کفر قال الله تعالیٰ فیه ملعونین اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلا سنة الله . الایة (فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ص ۳۲۱ ، ۳۲۲ جلد ۶ فیما یکون کفراً من المسلم وما لایکون) .

﴿۳﴾ یدل علیه ما فی رد المحتار ص ۳۲۴ مطلب فی الفرق بین الزندیق والمنافق والدهری والملحد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے

سوال: مسٹر غلام احمد قادیانی کافر ہے یا نہ۔ نیز اگر کافر ہے تو کس بنا پر۔ اگر کوئی اس زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد یا مسلمان مانے۔ تو وہ کافر ہے یا نہ؟ مرزا کو کافر نہ ماننے والے کی جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہ؟ عام مسلمانوں کے مقبرہ میں ایسے شخص کا دفن کرنا جائز ہے یا نہ؟ اور تعزیت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ملک نعمت اللہ خان سکنہ کمر کلہ بنوں ... ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

الجواب: مرزا غلام احمد آنجہانی دعوی نبوت وغیرہ کی وجہ سے کافر ہے مرزا غلام احمد کے مکتوبات پر نظر ڈالنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس نے بہت سے ضروریات دین سے انکار اور دین میں تحریف کی ہے۔ لہذا اس کو مسلمان یا مجدد اعتقاد کرنا (باوجود اس کے کفریات پر علم کے) کفر ہے۔ ﴿۱﴾ اور اس پر جنازہ نہ پڑھنا ضروری ہے۔ ﴿۲﴾ اور اس کے مسلمان رشتہ دار کے پاس تعزیت کیلئے جانا جائز ہے ﴿۳﴾ اور اس کو مقابر مسلمین میں دفن نہ کرنا ضروری ہے ﴿۴﴾ یدل علیه ما فی الهندیة ص ۱۷۷ جلد ۱ و فی تعزیة الکافر بالمسلم احسن الله عزاک و غفر لمیتک و فی تعزیة الکافر بالکافر اخلف الله علیک و فی شرح الکبیر ص ۵۰۲ مات للمسلم قریب کافر لیس له ولی من الکفار یغسله غسل الثوب النجس و یلفه فی خرقة ویحفر له حفرة و یلقیه فیها من غیر مراعاة السنة هذا کله اذا لم یکن کفره بالارتداد اما لو کان مرتداً یلقیه فی حفرة کالکلب دفعاً لا ذی جیفته عن الناس من غیر غسل ولا تکفین ولا یدفعه الی اهل الدین الذی انتقل الیه. ﴿۵﴾ فقط

﴿۱﴾ قال ابن عابدین قوله و تمامه فی الدرر حیث قال نقلاً عن البزاز به وقال ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمه کافر و حکمه القتل ومن شک فی عذابه و کفره کفر المراد بها ما قبل التوبة.
(ردالمحتار ص ۳۱۷ جلد ۳ مطلب فی حکم ساب الانبیاء)

﴿۲﴾ فی الهندیه الصلوة علی الجنازة و شرطها اسلام المیت و طهارته. (هندیه ص ۱۶۳ جلد ۱ الفصل الخامس فی الصلوة علی المیت)

﴿۳﴾ (هندیه ص ۱۶۷ جلد ۱ قبیل الفصل السابع فی الشهید)

﴿۴﴾ ویکره ان یدخل الکافر فی قبر قرابته المسلم لیدفنه بحرالرائق ص ۱۹۱ جلد ۲ فصل السلطان احق بصلاته)

﴿۵﴾ (غنیة المستملی ص ۵۵۵ مسائل متفرقه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قادیانی پرلعنت بھیجنا

سوال: کسی مجلس میں مرزا غلام احمد قادیانی پرلعنت بھیجنا کیسا ہے؟

المستفتی: فقیر محمد خان یو، کے لندن

الجواب: چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی عند اہل الشرع یعنی قانونی اور اصولی کافر ہے منصوص کافر نہیں۔ لہٰذا منصوص کفار جیسا لعنت اس پر نہ کہا جائیگا۔ البتہ بطور تنفیر اور تذلیل لعنت بھیجنا منع نہ ہوگا۔ ﴿۱﴾ فقط

قادیانیت کے خلاف قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کے بارے میں ماہنامہ الحق کا سوالنامہ

سوال نامہ: (۱) آئینی فیصلہ کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

(۲) کیا اس فیصلہ کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی ہے؟

(۳) ملک و بیرون ملک قادیانی فتنہ کے سیاسی اور دینی اثرات کیا ہیں؟

(۴) ایسے مہلک اثرات کے تعاقب کا طریقہ کار اور لائحہ عمل کیا ہوسکتا ہے؟

المستفتی: ایڈیٹر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

الجواب: (۱) قومی اسمبلی کے قادیانی فیصلہ سے ان کا خارج از اسلام ہونا تمام عوام اور تعلیم یافتہ طبقہ پر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا اس سے ان کے حوصلے پست ہو گئے اور مجبوراً وہ اب اپنے ارادوں میں

﴿۱﴾ قال العلامه محمد عبدالعزيز الفرهاری ان اللعن ثلثة اقسام احدها اللعن بالوصف العام الوارد فی الشرع نحو لعن الله الكفار و اليهود و هذا جائز حتى انه قد صح في بعض الصغائر كقوله عليه الصلواة والسلام لعن الله الواشمات والمستوشمات ثانيها اللعن على الشخص المعين الذى صح موته على الكفر باخبار الشارع كفرعون و ابى جهل و ابليس و هو جائز ثالثها على شخص لم يعلم موته على الكفر و هو لا يجوز سواء كان حيا او ميتا و كان بحسب الظاهر مؤمنا او كافر الجواز ان يوفق الله سبحانه الكافر للاسلام الخ

(النبراس شرح شرح العقائد ص ۳۳۲ اللعن على يزيد خلاف التحقيق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ترمیم کریں گے۔اس فیصلہ سے ان کی تبلیغ واشاعت اورعوام کو پھسلانے کے ہتھکنڈے کافی حد تک بیکاراور ختم ہو جائیں گے۔

(۲) یہ مسئلہ اگرچہ کاغذی طور پر تو حل ہو گیا ہے لیکن عملی طور پر ابھی تک حل طلب ہے۔ کیونکہ قادیانیوں نے ابھی تک اسے تسلیم نہیں کیا۔تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ حکومت سے اس فیصلے کو نافذ کرائیں ورنہ دنیااور آخرت میں انتقام کے خطرات درپیش ہیں۔

(۳)(۴) قادیانیوں کے اثرات ختم کرنے کیلئے مناسب یہ ہے کہ اس فیصلہ کی ہر زبان اور ہر حکومت میں اشاعت کی جائے۔اور ہر مسلمان حکومت ان کو قانونی طور پر غیرمسلم قرار دے اور اسلامی ممالک کے مشترکہ وفود غیر مسلم حکومتوں کو خبردار کریں اورانہیں مسلمانوں سے جداگانہ حقوق دینے کا مطالبہ کریں۔ وھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال رسول الله ﷺ او صيكم بتقوى الله
والسمع والطاعة وان كان عبداً حبشياً
فانه من يعش منكم بعدى فسيرى
اختلافاً كثيرا فعليكم بسنتى و سنة
الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها
و عضوا عليها بالنواجذ و اياكم و
محدثات الامور فان كل محدثة بدعة
وكل بدعة ضلالة ۔ ﴿ الحديث ﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

فی الفرق الاسلامیه

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب فی الفرق الاسلامیه

حزب اللہ پارٹی کے دونوں بھائی ملحد ہیں

سوال: ایک شخص ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی اپنے کتاب ''توحید خالص'' پہلی قسط میں لکھتے ہیں۔'' پھر یہ حلول کا عقیدہ ابن سبا کے ماننے والوں نصر یہ کیسانیہ قرامطہ اور باطنیہ سے ہوتا ہوا صوفیا کے اندر داخل ہو گیا۔ اور یہاں پہنچ کر وہ اصلی برگ لایا الخ ص ۳۴۔ اور اس کتاب کے ص ۸۵ پر لکھا ہے۔ کہ دوسری صدی سے لیکر چودھویں صدی تک صوفیاء کرام نے لکھ کر رہا ہے۔ کہ'' یہ سارے حضرات جن کا ذکر کیا گیا۔ دین الحاد کے علمبردار تھے۔ اور آج جو دین اسلام کے نام سے اس دنیا میں پایا جاتا ہے۔ وہ انہی حضرات کا ایجاد کردہ دین ہے۔'' پھر ص ۱۱۲ پر لکھتا ہے۔ کہ'' آج تک کوئی صوفی ایسا نہیں گزرا۔ جو الحادی نہ ہو۔'' تو اسطرح باتیں لکھنے اور کہنے والے کا کیا حکم ہے۔ اور ان کی پارٹی حزب اللہ میں شمولیت وغیرہ کیسی ہے؟

المستفتی: مولوی عبدالمقدس جلبئی صوابی ۵ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

الجواب: حزب اللہ پارٹی کے دونوں سربراہ ڈاکٹر عثمانی اور پروفیسر کمال ملحد ہیں۔ ﴿۱﴾ عوام اور نیم علم لوگوں کو علماء راسخین سے بدظن کرنا ان لوگوں کا شیوہ ہے۔ نیز دینی مرکز پر حملے بھی کر رہے ہیں۔ ان کے اس رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کمیونسٹوں اور دہریوں کے ایجنٹ ہیں۔ تمام اہل اسلام پر ضروری ہے۔ کہ ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی جو تشریحات کی ہیں۔ اس کو ان ملحدین کی تشریح کی وجہ سے متروک نہ کریں ﴿۲﴾ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

﴿۱﴾ قال ابن عابدين والملحد وهو من مال عن الشرع القويم الى جهة من جهات الكفر من الحد فى الدين حاد وعدل الخ (رد المختار ص ۳۲۴ جلد ۳ مطلب الفرق بين الزنديق والمنافق والدهرى والملحد)

﴿۲﴾ عن عمران بن حصين قال قال رسول الله ﷺ خير امتى قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم ان بعد هم قوما يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن وفى رواية ويحلفون ولا يستحلفون متفق عليه وفى رواية لمسلم عن ابى هريرة ثم يخلف قوم يحبون السمانة (مشكوٰة المصابيح ص ۵۵۴ جلد ۲ باب مناقب الصحابة الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حزب اللہ ایک گمراہ پارٹی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آجکل ایک خاص گروہ حزب اللہ نامی علماء دیو بند اور بڑے بڑے اکابر علماء کو کافر اور مشرک کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ان لوگوں کے متعلق آپ صاحبان کا کیا خیال ہے ؟

المستفتی: دین محمد نیو سلطان روڈ آدم جی نگر کراچی ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

الجواب: حزب اللہ پارٹی ایک گمراہ پارٹی ہے۔﴿۱﴾ یہ لوگ چاہتے ہیں۔کہ خیر القرون ﴿۲﴾ کے ائمہ اربعہ نے وحی کی جو تشریح کی ہے۔اس کو چھوڑ کر شر القرون کے ایک ڈاکٹر اور پروفیسر کی تشریح کو اپنائیں۔جبکہ یہ بے دینی اور بد دینی ہے۔فقط

اس دور کے اہل حدیث اہل بخاری ہیں اہل حدیث نہیں

سوال: ہمارے علاقہ بالاکوٹ میں جماعت اہل حدیث والوں نے ایک مسجد تعمیر کرائی ہے۔اب اختلافی چیزیں سامنے آ گئی ہیں۔مثلاً رفع الیدین امین بالجھر فاتحہ خلف الامام وغیرہ ۔اہل حدیث لوگ بخاری شریف اور مسلم شریف کے احادیث اور حوالے دیتے ہیں۔جبکہ ہمارے مقامی علماء کوئی حدیث پیش کرنے کے پوزیشن میں نہیں ہیں۔لھذا آپ صاحبان احادیث اور کتابوں کے حوالے لکھ کر روانہ کریں۔تاکہ انکا جواب ہو سکے۔

المستفتی: عبدالغفور کاغان روڈ بالاکوٹ ۸/۹/۱۹۷۸ء

الجواب: محترم المقام۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد واضح رہے۔کہ رفع الیدین وغیرہ مسائل فیصلہ شدہ مسائل ہیں۔آپ علم دین حاصل کر کے ان مخالفین کو رام کریں۔یا کسی مناظر کو پنڈی یا گوجرانوالہ سے بلا

﴿۱﴾ قال ابن عابدین و قال ابن ملک فی شرح المجمع و ترد شهادة من يظهر سب السلف لانه يكون ظاهر الفسق وقال الزيلعي او يظهر سب السلف يعنى الصالحين منهم و هم الصحابة والتابعون لان هذه الاشياء تدل على قصور عقله و قلة مروته ومن لم يمتنع عن مثلها الخ (رد المحتار ص ۳۲۱ جلد ۴ مطلب مهم فى حكم سب الشيخين)

﴿۲﴾ عن عمر قال قال رسول الله ﷺ اكرموا اصحابي فانهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يظهر الكذب حتى ان الرجل الخ الحديث (مشكوٰة المصابيح ص ۵۵۴ جلد ۲ باب مناقب الصحابة الفصل الثاني)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرانہیں خاموش کریں۔صرف فتاوی اور رسالوں سے مقابلہ کرنا ایک دشوار کام ہے۔موجودہ زمانہ کے اہل حدیث اہل حدیث نہیں ہیں۔اہل بخاری ہیں۔ان کا رام کرنا معمولی کام ہے۔(۱) وھو الموفق

مسلک اہل حدیث اختیار کرنا اور اہل حدیث کی اقتداء

سوال: ایک حنفی جو نہ علم قرآن رکھتا ہے۔اور نہ علم حدیث بلادلیل حنفیت چھوڑنا اور مسلک اہل حدیث اختیار کرنا کیا حکم رکھتا ہے۔(۲) ایسے اہل حدیث جو مسلک حنفی پر جرح قدح کرتے ہیں۔کیا ان کے پیچھے حنفی کی اقتداء درست ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی محمد اقبال ، ٹیلی کمیونیکیشن تربت ۲۷ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) ائمہ اربعہ جو خیر القرون کے لوگ تھے۔(۲) قرآن اور حدیث کی وضاحت اور تشریح کرنے والے ہیں۔تو ان کی وضاحت اور تشریح چھوڑنے والا اور شوکانی وغیرہ کی تشریح قبول کرنے والا یا اہل ہوی ہے۔اور یا بہت بڑا احمق ہے۔(۲) جو اہل حدیث (جو درحقیقت اہل ہوی یا اہل بخاری ہیں۔) ائمہ اربعہ میں سے کسی کو گالیاں دیتے ہوں۔تو ان کے پیچھے اقتداء نہ کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) قال الشیخ العلامه مفتی اعظم محمد فرید دامت برکاتهم . ناواقف لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔کہ اہل حدیث قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرتے ہیں اور مقلدین قال ابوحنیفہ اور قال الشافعی پر عمل کرتے ہیں لیکن یہ خیال غلط ہے ہر امام نے یہ تصریح کی ہے کہ حجت قرآن اور حدیث ہے۔اور قرآن وحدیث کے مقابلے میں رائے لینے کا شدید رد کیا ہے۔یہ ائمہ وحی کے باعتبار عبارت ، اشارت ، دلالت اور اقتضاء کے شارحین ہیں شارعین نہیں ہیں یہ ہمارے اساتذہ ہیں ارباب نہیں ہیں۔مشترک اور مجمل کا مراد ظاہر کرتے ہیں تعارض دفع کرتے ہیں اور جو حکم ظاہراً نص میں موجود نہ ہو تو اس کا استنباط کرتے ہیں اور ان امور کو اہل حدیث بھی محتاج ہیں مناسب یہ ہے کہ یہ لوگ ایک مثال پیش کریں جس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رائے کی وجہ سے حدیث کو ترک کیا ہو بعض لوگوں کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث بخاری و مسلم میں نہیں ہیں۔اور اہل حدیث کے احادیث مسلم و بخاری میں ہیں جو اصح الکتب ہیں اور پھر بخاری شریف اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔لیکن یہ خیال اصول کے خلاف ہے کیونکہ حجت حدیث ثابتہ ہے۔نہ صرف بخاری شریف۔ہم اہل حدیث ہیں نہ اہل بخاری بے شک امام بخاری بڑا امام ہے امیر المومنین فی الحدیث ہے۔اور صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب ہے۔لیکن یہ بات نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔اور نہ خیر القرون میں کسی نے کہا ہے بلکہ شر القرون کے بعض ائمہ نے کہا ہے تو اہل حدیث سے تعجب ہے کہ اس مقولہ پر اعتماد کرتے ہیں یہ اہل حدیث کے ساتھ مناسب نہیں۔ہمارے مقلدین کے ساتھ مناسب ہے (و تمامه فی المقالات ص ۱۳۳ تتمه لمفتی اعظم شیخ الحدیث مفتی محمد فرید دامت برکاتهم) (از مرتب)

(۲) عن عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالی عنه عن النبی ﷺ قال خیر الناس قرنی (الحدیث)

بریلوی کافر ہے یا نہیں

سوال: بریلوی فرقہ کا کیا حکم ہے۔ کافر ہے یا نہیں؟

المستفتی: جاوید احمد چوک یادگار پشاور

الجواب: یہ بریلوی فرقہ کافر نہیں ہے۔ البتہ جو شخص انبیاء علیہم السلام کی بشریت سے منکر ہو۔ ﴿۱﴾ یا غیر اللہ کیلئے تسلط غیبی اور علم کلی مانتا ہو۔ ﴿۲﴾ تو وہ کافر ہے۔ وھو الموفق

فرقہ مودودیہ اور پنجپیریہ میں فرق اور امامت

سوال: ما الفرق بين الفرقة المودودية والپنجپيرية في الاعتقادات والاعمال.

هل يجوز الاقتداء خلفهم وترويج عقائدهم؟

المستفتی: عبداللہ متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۹۸۵ء/۳/۴

الجواب: الفرقة المودوديةمتهمون بانكار عصمة الانبياء وعدالة الصحابة والتقليد الشخصي والتصوف المعروف. ﴿۳﴾ بخلاف الفرقة السلفيه فافهم فانهم ينكرون التوسل بالصالحين

(بقیہ حاشیہ) ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم اقوام تسبق شهادة احدهم يمينه و يمينه شهادته. (مختصر صحيح البخاری ص ۲۵۹ جلد ۲ كتاب الشهادات باب لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد)

﴿۳﴾ قال العلامه ابن عابدين و مما يزيد ذلك وضوحا ما صرحوا به في كتبهم متونا و شروحا من قولهم ولا تقبل شهادة من يظهر سب السلف وقال ابن ملک في شرح المجمع وترد شهادة من يظهر سب السلف لانه يكون ظاهر الفسق وقال الزيلعي او يظهر سب السلف يعني الصالحين منهم و هم الصحابة والتابعون لان هذه الاشياء تدل على قصور عقله و قلة مروئته الخ (ردالمحتار ص ۳۲۱ جلد ۳ مطلب مهم في حكم سب الشيخين)

﴿۱﴾ قال العلامه الوسى فلو قال شخص أومن برسالة محمد ﷺ الى جميع الخلق لكن لا ادرى هل هو من البشر او من الملائكة او من الجن او لا ادرى هل هو من العرب او العجم فلا شک في كفره لتكذيبه القران و جحده ما تلقته قرون الاسلام خلفا عن سلف و صار معلوما بالضرورة عند الخاص والعام ولا اعلم في ذلک خلافا فان جحده بعد ذلک حكما ه بكفره انتهى (روح المعاني ص ۱۷۸ جلد ۳ سورة آل عمران آيت: ۱۶۴)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين والذي يدعي ان له صاحبا من الجن يخبره عما سيكون والكل مذموم شرعا محكوم عليهم و على مصدقهم بالكفر و في البزازيه يكفر بادعاء علم الغيب و في التتارخانيه يكفر لقوله انا اعلم المسروقات او انا اخبر عن اخبار الجن اياى واما ما وقع لبعض الخواص كالانبياء والاولياء بالوحي او الالهام فهو باعلام من الله تعالى فليس مما نحن فيه وحاصله ان دعوى علم الغيب معارضة لنص القران فيكفر بها الا اذا اسند ذلک صريحا او دلالة الى سبب من الله تعالى كوحي او الهام (ردالمحتار ص ۳۲۵ جلد ۳ مطلب في دعوى علم الغيب) ہ منہ کی صحیح

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وغیر ذالک .فمن وجداماما صحیح الا عتقا دغیر ملحد فلیقتد به والا فالا قتداء با هل البدع الغیر المکفرة یصح (۱) ولا ینبغی ان یجعلو هم ائمة المساجد ، و هو الموفق

فرقہ پنجپیریہ کے عقائد فرقہ سلفیہ نجدیہ کے عقائد ہیں

سوال: جناب مفتی صاحب بعض علماء اپنے آپ کو حقانیہ اور دیوبند کے طرف نسبت کر کے حقانی اور دیوبندی کہتے ہیں۔ اور پھر وہابی اور پنجپیری عقائد کے تحت پابند ہوتے ہیں۔ سوات، دیراور کوہستان میں ایسے افراد بہت ہیں۔ ان لوگوں کے متعلق ہمیں فتوی دیجئے۔ کہ پنجپیری لوگ کیسے ہیں؟

المستفتی: عبدالرحیم طوروی یار حسین مردان   یکم رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

الجواب: فرقہ پنجپیریہ کے عقائد فرقہ سلفیہ نجدیہ کے عقائد ہیں۔ اورمزید برین آنکہ اپنے مزعومات کے اثبات کیلئے قرآن اور احادیث میں تاویلات بعیدہ کرتے ہیں۔ جن کو من وجہ تحریف سے مسمی کرنا بلاشک غلط نہیں ہے۔ فقط

پنجپیری لوگ سلفی اور متشدد ہیں

سوال: آج کل ایک فرقہ ہے۔ جسے پنجپیری کہتے ہیں۔ شریعت کے روسے یہ لوگ کیسے ہیں؟

المستفتی: ارشد علی پڑانگ چارسدہ   ۱۵/۳/۱۹۹۰

(بقیہ حاشیہ) (۳) اس پر اکابر امت نے مختلف کتابیں لکھی ہیں۔ فلیراجع الیها .

(۱) فتنہ مودودیت للشیخ محمد ذکریا مہاجر مدنی   (۲) صراط مستقیم للشیخ لدھیانوی

(۳) مودودی یعنی بھائی بھائی۔ (۴) علماء حق کی مودودی سے ناراضگی کے اسباب۔ للشیخ احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) صراط مستقیم بجیل المؤمنین للشیخ عبدالسلام نوشہروی۔ (۶) مودودی مذہب للقاضی مظہر حسین چکوال

(۷) مودودی عقائد اور دستور للشیخ حسین احمد مدنی شیخ الحدیث بدار العلوم دیوبند

(۸) حضرت امیر معاویہ اور تاریخی حقائق بجواب خلافت ملوکیت (محمد تقی عثمانی)

(۱) قال الحصکفی و یکفر ہ تنزیها امامة عبد   و مبتدع ای صاحب بدعة و هی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة .

(رد المحتار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: یہ سلفی لوگ فروعی مسائل ﴿۱﴾ کی وجہ سے اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں۔ان کی متشددانہ رویہ سے اجتناب ضروری ہے۔

پنجپیری لوگوں سے ترجمہ پڑھنا کیسا ہے

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک حاجی صاحب نے اپنے گاؤں کے ایک عالم سے لفظاً قرآن مجید اول سے آخر تک پڑھا ہے۔بعدازاں حضرت مولانا شیخ التفسیر والحدیث مولانا عبدالہادی صاحب شاہ منصوری کیساتھ ترجمہ قرآن مجید کیا ہے۔اور کچھ کتابیں بھی دارالعلوم سے پڑھی ہیں بعدازاں اس نے پنجپیر میں ترجمہ قرآن مجید کیا۔اب صرف پنجپیر کا معتقد ہے۔اور اپنے گاؤں کے قرآنی استاذ اور حضرت مولانا شیخ التفسیر والحدیث جناب عبدالہادی صاحب اور اسی طرح دارالعلوم حقانیہ کے استاذوں اور مدرسین کا نہایت بے ادب وعیب گو یا وبدگو یا ہے۔تو علماءِ حق کا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے۔اور مسجد میں اپنے قرآنی استاذ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے۔اور اسے بدعتی کہتا ہے۔دوسرے طرف اکیلے نماز پڑھتا ہے۔

(۲)پنجپیر کے معتقدین اور متعلقین سے ترجمہ کرنا اور سیکھنا سننا کیسا ہے۔

المستفتی: جملہ ساکنان اضاخیل بالا نوشہرہ　　۱۹۶۹ء۔۲۔۲

الجواب: یہ شخص فرقہ سلفیہ نجدیہ کا عقیدہ رکھتا ہے۔اور اپنے مخصوص شیخ کی طرح عقوق کے جرم میں مبتلا ہے۔اور جماعت ترک کرنا فسق اور نفاق ہے۔﴿۲﴾ (۲)چونکہ یہ لوگ اپنے نجدیت کے اثبات کیلئے بعید بعید معنی کلام الٰہی کے کرتے ہیں۔جو کہ من وجہ تحریف ہے۔لہٰذا ان سے قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔

وربماز جہان شود معدوم۔کس نہ آید بزیرسایہ بوم۔فقط

﴿۱﴾ کالدعاء بعد السنة والدعاء بعد الجنازة وحيلة الاسقاط . والتوسل با الذوات الفاضله والاعمال الصالحه و زيارة القبور ، والاجرة على ختم القران وطعام اهل الميت وغيرها كما يفهم من كتبهم

﴿۲﴾ قال ابن عابدين قوله نظام الالفة بتحصيل التعاهد با للقاء فى اوقات الصلوات بين الجيران الى ان قال قوله قال الزاهدى ارادوا با لتاكيد (الجماعة)الوجوب اخذاً من استدلالهم با لاخبار الواردة بالوعيد الشديد بترک الجماعة و فى النهر عن المفيد الجماعة واجبة وسنة لوجوبها با لسنة .

(ردالمحتار ص ۴۰۸ جلد ۱ مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک وہابی مولانا کے تقریر کی وضاحت

سوال: آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ آجکل وہابیوں کی ناگفتہ بہ الفاظ لاؤڈ سپیکروں پر نشر ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے ہمارا علاقہ نہایت پریشان ہے ہمارے ہاں مولانا کے تقریر کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضور ﷺ لوگوں کو گالیاں دیتے تھے۔ العیاذ باللہ یعنی حضور ﷺ کو گالی کی نسبت کی ہے۔ (۲) **وظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن والسلوی** کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "جتنے تفاسیر نے تیار بٹیروں کی لکھی ہوئی ہے کا ترجمہ کیا ہے وہ سب غلط ہے جھوٹ بولتے ہیں خدا اتنا فارغ نہیں کہ وہ لوگوں کو تیار کھانا دیں نہ وہ فارغ تھا۔" (۳) جمعہ کی رات سورۃ ملک پڑھنا عمل صالح نہیں ہے۔ اور وہ اسماعیل یقینی طور دوزخ جائے گا۔ (۴) اپنے آپ کو وہابیوں اور اصحاب کا نسبت کرتے ہیں اور غیر وہابیوں کو مشرک کہتے ہیں۔ (۵) ہر وہ عمل جس کو رسول اللہ ﷺ نے پاس نہیں کیا ہو اس کا بدلہ نہیں ملے گا۔ آیا ایسا شخص اسلام سے خارج تصور نہ کیا جائے؟ اگر دائرہ اسلام میں ہو تو کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے؟

المستفتی: اہالیان تہکال پشاور

الجواب: (۱) پیغمبر علیہ السلام نے مسلمانوں کو گالیاں دینے سے منع فرمایا ہے۔ **حیث قال سباب المسلم فسوق** ......(۱) اور یہ قول سب غرض حق کے بناء پر جائز ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ لاتطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم** ......(۲) (۲) پکے ہوئے بٹیر کا نازل ہونا غیر تحقیقی بات ہے لہذا اس سے انکار کرنے والا شخص مسلمان ہے۔ (۳) اس کی یہ بات کہ یقیناً دوزخ جائے گا۔ یقیناً غلط ہے۔ خاص شخص کے متعلق ہو یا عام ہو۔ اور سورۃ الملک کو لیلۃ الجمعۃ سے تخصیص کرنا فقہاء کے اصول سے مخالف ہے۔ ......(۳) (۴) یہ غلو ہے جو حرام اور بدعت ہے۔ ......(۴) (۵) ٹھیک اور درست ہے۔ ......(۵) اور ہر وہ عمل جس کو وہابیوں اور نجدیوں نے پاس نہ کیا ہوگا ثواب نہ ملے گا غلط ہے۔ فقط جو اہل حدیث اس معہود شخص جیسے غالی ہیں تو ان کے پیچھے اقتداء مکروہ ہے۔

۱۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ جلد ۲ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

۲۔ (پ ۲۹ سورۃ قلم رکوع ۱ آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲)

۳۔ قال ابن نجیم ولان ذکر اللہ تعالیٰ اذا قصد بہ التخصیص بوقت دون وقت او بشیء دون شیء لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع بہ (بحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

۴۔ عن ابی ذر انہ سمع النبی ﷺ یقول لایرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (صحیح البخاری ص ۸۹۳ جلد ۲ باب ماینھی من السباب واللعن)

۵۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد متفق علیہ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایرانی شیعہ اور نجدی لوگ

سوال: ہمارے ہاں ایک پاکستانی ہے۔ جس کا تعلق پنج پیری گروہ سے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام ایرانی مشرک اور کافر ہیں کیا ہم انہیں مشرک اور کافر کہہ سکتے ہیں؟

المستفتی: ضیاء الرحمن اصفہان جمہوری اسلامی ایران ۲۶/جون ۱۹۸۴ء

الجواب: نہ تمام ایرانی لوگ شیعہ ہیں اور نہ تمام مشرک۔ اور نہ تمام شیعہ کفار اور مشرکین ہیں۔ ﴿۱﴾ البتہ نجدی لوگ تمام کے تمام متشدد ہیں۔ وھو الموفق

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق وضاحت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی مذہب والے تھے اور وہ پکے مسلمان تھے ہاں اس کے مزاج میں جلال ضرور تھا جبکہ بکر کہتا ہے کہ وہ ضال اور گمراہ تھا تو اس کے متعلق وضاحت چاہیے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

المستفتی: شاہ محمد مدرسہ فیض العلوم ضلع پشین بلوچستان ۲۲/جولائی ۱۹۸۴ء

الجواب: محمد بن عبدالوہاب اور اس کے اتباع مسلمان ہیں ضروریات دین سے منکر نہیں ہیں۔ البتہ اشداء علی الابرار والرحماء بالکفار کی رو سے خوارج سے شمار کئے گئے ہیں۔ اور یہ لوگ بعض اصول اور فروع میں متفرد ہیں حنابلہ سے بھی مخالف ہیں ﴿۲﴾ کمایدل علیه کلام الذهبی فی حق اما منهم ابن تیمیه. ﴿۳﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال ابن عابدين ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في علي او ان جبريل غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر. الخ (رد المحتار ص ۳۱۴ جلد ۲ فصل فی المحرمات مطلب مهم فی وطء السراری اللاتی)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين الظاهر من كلام الاختيار وغيره ان البغاة اعم فالمراد بالبغاة ما يشمل الفريقين و لذا فسر في البدائع البغاة بالخوارج لبيان انهم منهم وان كان البغاة اعم وهذا الى ان قال ابن عابدين في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذلك قتل اهل السنة و قتل علمائهم حتى كسر الله تعالىٰ شوكتهم وخرب بلادهم و ظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث وثلاثين و مأتين و الف (ردالمحتار ص ۳۳۹ جلد ۳ مطلب فی اتباع عبدالوهاب الخوارج فی زماننا باب البغاة)

﴿۳﴾ (والتفصيل فی التذكرة للذهبی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہابیوں کا مذہب وغیرہ اور مذاہب حقہ کی تعداد

سوال: آیا بر وہابیان اطلاق کفر مے شود یا نہ؟ (۲) ایں چیست کہ وہابی کدام مالی را کہ برائے مردم مے دہد از خاطر از ینکہ قلادہ حنفیہ را از گردن مردم بکشد آیا خوردن ایں مال حلال است یا نہ؟ (۳) عبدالوہاب نجدی مقلد کدام مذہب باشد (۴) مذاہب حق کل ہم چندین است ایا غیر ازیں مذاہب اربعہ کدام مذہب غیر است کہ تقلید آں واجب باشد یا نہ؟

المستفتی: مجاہد عبدالرحمن حنفی افغانستان ۵ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) وہابی بے ادب باایمان است کافر نیست (۲) اخذ ایں مال خلاف غیرت است حرام نیست (۳) محمد بن عبدالوہاب نجدی مدعی مذہب امام احمد بن حنبل است۔ لیکن در بعض اصول وفروع متفرد است ﴿۱﴾ (۴) اہل سنت والجماعت پانچ فرقہا اند متبعین ائمہ اربعہ واہل حدیث غیر غالی۔ وھو الموفق

وہابی لوگ بے ادب باایمان ہیں

سوال: وہابیوں کا کیا عقیدہ ہے۔ اور کس کے مقلد ہیں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: فصیح الرحمن ہری پشاور ۹ راکتوبر ۱۹۸۷ء

الجواب: وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن قیم، ابن تیمیہ وغیرہ کے اتباع (متبعین) کو کہا جاتا ہے یہ لوگ توسل شرعی، زیارۃ القبور کیلئے سفر، کرامت بعد الممات وغیرہ حقائق سے منکر ہیں یہ لوگ بے ادب باایمان ہیں ان کے پیچھے بلاضرورت اقتداء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ﴿۲﴾ و اللہ اعلم بالصواب

﴿۱﴾ قال ابن عابدين في زماننا في اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد و تغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحوا بذلك قتل اهل السنة و قتل علمائهم الخ
(ردالمحتار ص ۳۳۹ جلد ۳ باب البغاة مطلب اتباع عبد الوهاب الخوارج)

﴿۲﴾ قال الحصكفي و يكره امامة عبد واعرابي و فاسق و اعمى و مبتدع وكل من كان من قبلنا لا يكفر بها حتى الخوارج قال ابن عابدين اراد بهم من خرج عن معتقد اهل الحق.
(الدرالمختار وردالمحتار ص ۴۱۴، ۴۱۵ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نجدی اور بریلوی افراط وتفریط میں مبتلاء ہیں

نوٹ: ایک مفصل استفتاء جس میں نجدیوں اور بریلویوں کے افراط وتفریط کا ذکر تھا کہیں گم ہو کر تلاش کے باوجود نہیں ملا جس کے جواب میں حضرت مفتی اعظم مرشد عالم نے یہ چند سطور جواب لکھا تھا۔

الجواب: ہم نہ بریلویت کے حامی ہیں اور نہ نجدیت کے داعی ہیں افراط وتفریط دونوں سے بیزار ہیں ﴿۱﴾ آپ ان قصص معجزہ اور کرامت وغیرہ کو روانہ کریں تا کہ ہم فتویٰ دینے پر مقتدر ہوں۔ فقط

وہابیوں اور سلفیوں کے انسداد کا فیصلہ درست اور مشروع ہے

سوال: ہمارے علاقہ شمالی وزیرستان کے تمام کے تمام لوگ حنفی اور دیوبندی مسلک رکھتے ہیں اب بعض عربی ممالک سے بذریعہ بعض مہاجرین کنڑ افغانستان بہت بڑی رقم وصول کی جاتی ہے۔ اور اس رقم سے وہابیت اور سلفیت کی اشاعت کی جاتی ہے۔ حالانکہ خیموں اور شامیانوں میں مدارس بنائے جارہے ہیں اور آئندہ کیلئے ترقی کا ارادہ رکھتے ہیں تو مقامی علماء نے فیصلہ کیا ہے کہ اس فتنہ کا بروقت انسداد کیا جائے تا کہ عوام فساد اور خانہ جنگی سے محفوظ رہیں تو کیا یہ فیصلہ اور اقدام درست اور مشروع ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا حاجی محمد صاحب وعلماء شمالی وزیرستان ۱۹۸۶/۱۱/۱۶

الجواب: الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد! پس آپ کی یہ پیش بندی اور حفظ ماتقدم درست بلکہ قابل صد آفرین ہے۔ کیونکہ یہ فرقہ سلفیہ وہابیہ خیر القرون کے کسی امام پر اعتماد نہیں کرتا۔ اور ائمہ نے قرآن وحدیث کی جو تشریح کی ہے یہ فرقہ ناواقف لوگوں کو اس تشریح پر بدظن کرتا ہے اور اپنی تشریح کی طرف دعوت دیتا ہے یہ فرقہ تقلید شخصی کو شرک کہتا ہے اور ائمہ دین کو ارباب من دون اللہ کہتے ہیں اور ناواقف لوگوں کا یہ ذہن بناتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ رائے کو حدیث پر مقدم رکھتے تھے حالانکہ تقلید شخصی کی مشروعیت قرآن و حدیث اور تعامل خیر القرون سے ثابت ہے۔ اور ہر دور کے خواص کا سواد اعظم مفسرین محدثین شارحین

﴿۱﴾ عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ الامر ثلثة امر بين رشده فاتبعه و امر بين غيه فاجتنبه و امر اختلف فيه فكله الى الله عزوجل رواه احمد.
(مشكواة المصابيح ص ۳۱ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتاب و السنة الفصل الثانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حدیث، فقہاء، ارباب تصوف تقلید شخصی کے پابند رہے ہیں۔ اور ان میں سے بخصوص احناف تمام ائمہ مجتہدین کو برحق مانتے ہیں اور دیگر ائمہ کے مقلدین کو اپنی طرح مسلمان سمجھتے ہیں اور کسی امام کی توہین اور شتم کو جائز نہیں سمجھتے اور جن مسائل میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم مختلف رہے ہیں مثلاً قراءۃ خلف الامام، رفع الیدین، جہر آمین وغیرہ۔ تو ان میں جانبین کے دلائل و ذکر کر کے بعد میں قول راجح کو دلائل سے متعین کرتے ہیں اور قول مرجوح کے قائلین پر نہ طنز کرتے ہیں اور نہ ان کو اپنی رائے کی طرف دعوت دیتے ہیں بخلاف طائفہ سلفیہ کے رویہ کے۔

تو جن بلاد کی اکثریت یا تمام باشندگان احناف ہوں۔ اور غیرت و مذہبی حمیت سے بھرپور ہوں۔ تو ایسے بلاد میں اس طائفہ سلفیہ وہابیہ کی پشت پناہی کرنا اور ان کو مدارس وغیرہ کیلئے جگہ دینا ائمہ دین کی توہین میں ناجائز تعاون اور عوام کی تباہی اور بدخواہی ہے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ فرقہ سلفیہ وہابیہ سب وشتم اور تشدد سے منع نہیں ہوتے۔ تو لازمی طور پر مشت و گریباں ہونے تک نوبت پہنچے گی۔ اور کمیونزم کے محاربہ کی جگہ اہل اسلام کے درمیان محاربہ برپا ہوگا اور چونکہ طائفہ سلفیہ وہابیہ چند مسائل کے علاوہ مزید علم سے عاری ہیں تو لازماً عام لوگ اسلام پر بدظن ہونگے اور کہینگے کہ اسلام کس طرح مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں تو ہمارے تمام مسائل کا حل نہیں ہے۔

تو ان مفاسد کی بنا پر اس طائفہ سلفیہ وہابیہ کو ٹھکانہ دینا حرام ہے کیونکہ مفاسد کا ذریعہ خراب ہوتا ہے۔ تمام بااثر مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ اس فتنہ کا بروقت انسداد کریں اور قابل صد افسوس بات یہ ہے۔ کہ بعض عرب ممالک نے تبلیغی جماعت کو اس مصلحت کے بناء پر خلاف قانون قرار دیا ہے چونکہ تبلیغی جماعت میں وقت لگانے سے لوگوں میں دینی شعور پیدا ہوتا ہے۔ اور بے دینی وفسق وفجور کا مقابلہ شروع ہوتا ہے۔ تو ایسا نہ ہو کہ ارباب اقتدار اس سے متاثر ہوں۔ تو مذہب حنفیہ احناف کے نزدیک بہت اہم اور واجب الحفظ ہے۔ تو وہ کس طرح اس طائفہ کے مفاسد کو نظر انداز کرینگے۔ وهو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فصل

فی ما یتعلق

با لجماعت التبلیغیة

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ولتكن منكم امة يدعون الى
الخير يأ مرون با لمعروف
وينهون عن المنكر ط
واولٰئك هم المفلحون ه

فصل ما يتعلق بالجماعة التبليغيه

تبلیغی جماعت اور عام آدمی کی تبلیغ کا حکم اور تبلیغی جماعت کی مخالفت

سوال: (۱) تبلیغی جماعت کا کیا حکم ہے؟ (۲) عام امی آدمی تبلیغ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) تبلیغی جماعت کی مخالفت کس طرح ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولوی خیر گل ارباب گڑھی چارسدہ ۲/ربیع الاول ۱۴۰۲ ہجری

الجواب: (۱) تبلیغی جماعت ایک نیک، باا ثر اور فعال جماعت ہے اور اسلام کی خدمت میں سارے لوگوں سے پیش پیش ہیں نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تبلیغی محنت کا عکس ان لوگوں میں نمایاں ہے۔
(۲) عام امی شخص تبلیغ کا اہل نہیں ہے۔ (۱) مگر اصلاحی پروگرام میں حصہ لینے کا نہایت محتاج ہے۔
(۳) یہ مخالفت دین دشمنی ہے البتہ جو غلو میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح ضروری ہے۔ (۲)

تبلیغی جماعت دیوبندی مسلک رکھتی ہے

سوال: (۱) بعض لوگ کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت میں وہابی اور پنجپیری لوگ بہت ہیں لہذا ان کے ساتھ نہ نکلا کرو کیا یہ کہنے والا گنہگار ہے یا نہیں؟ (۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ بے علم آدمی کے بیان سے وہ خود اور سننے والا سب کافر ہو جاتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ (۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں ایک روپیہ کا ثواب سات لاکھ اور ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ بالکل بے سند ہے اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: فضل واحد سالارزئی باجوڑ ۲۳/رمضان ۱۴۱۰ھ

---

(۱) وفی الهنديه الامر بالمعروف يحتاج الى خمسة اشياء اولها العلم لان الجاهل لا يحسن الامر بالمعروف الخ (فتاوى الهنديه ص ۳۵۳ جلد ۵ كتاب الكراهيه الباب السابع عشر)

(۲) عن جرير بن عبدالله البجلى رضى الله عنه قال بايعت رسول الله ﷺ على اقام الصلاة و ايتاء الزكاة والنصح لكل مسلم .(صحيح البخارى ص ۱۳ جلد ۱ كتاب الايمان باب قول النبى ﷺ الدين النصيحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب:(۱)چونکہ رائے ونڈ میں دعا بعد السنن اور حیلہ اسقاط معمول نہیں ہے لہٰذا عوام اس پر بدگمانی کرتے ہیں ورنہ یہ جماعت دیوبندی مسلک رکھتا ہے۔(۲) یہ کذب افتراء اور جاہلانہ کلام ہے۔(۳) یہ ثواب دو حدیث کے ماننے کی رو سے مجاہدین، حجاج، متعلمین، مبلغین تمام کیلئے ثابت ہے۔﴿۱﴾ اس ثواب کا کسی گروہ کے ساتھ خاص کرنا تحریف معنوی ہے۔ وھو الموفق

رائے ونڈ اور تبلیغی جماعت کے اکابرین پر اعتراض کرنا

سوال: کیا رائے ونڈ جانا جائز ہے اور تبلیغی جماعت کے علماء پر اعتراض کرنے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ہدایت خان ملاکنڈ ایجنسی ۱۴/صفر ۱۴۰۵ھ

الجواب: رائے ونڈ جانا جائز ہے اور تبلیغی جماعت کے اکابر اولیاء اللہ ہیں ان پر اعتراض برائے اعتراض، اعتراض کنندہ کان کیلئے زیبا نہیں ہے۔

تبلیغ دین فرض ہے یا مستحب اور فضیلت وثواب کی تخصیص

سوال:(۱) مروجہ تبلیغی سلسلہ محمد الیاس صاحب کے بارے میں کیا حکم ہے کہ تبلیغ دین فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب۔ اگر مستحب ہو تو جو اصحاب فرض، واجب، سنت کا عقیدہ رکھتے ہیں تو ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ (۲) اگر مستحب ہو تو اتنا اہتمام کہ غریب مسلمانوں کا اجتماع رائے ونڈ مقام کی حاضری کعبہ شریفہ کی حاضری سے بہتر درجہ دینا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟ (۳) تبلیغ میں ایک نماز ادا کرنا کروڑوں نمازوں کی ادائیگی سے بہتر ہے نیز تبلیغ میں جانے پر ایک درہم خرچ کرنا لاکھوں روپوں کی خیرات کرنے سے بہتر سمجھنا کیا حکم رکھتا ہے؟

بینوا وتوجروا و ھوالمصوب

المستفتی: مولوی امیر حکم شاہ بنوں ۲۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

الجواب:(۱) واضح رہے کہ تبلیغ دین فرض کفایہ ہے اور اصلاح نفس (فضائل سے تحلیہ اور رزائل

﴿۱﴾(اماالاول رواہ ابن ماجہ ص ۱۹۸ باب من جھز غازیا والثانی رواہ ابوداؤد ص ۳۳۸ جلد ۲ فی باب تضعیف الذکر فی سبیل اللہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے تخلیہ) فرض ہے (کما اشیر الیہ فی رد المحتار ص ۴۰ ج ۱) ﴿۱﴾ اور بظاہر اس جماعت کا مقصود اصلی امر ثانی معلوم ہوتا ہے البتہ اس مقصود کیلئے غربت اور سفر اختیار کرنا مستحب ہے۔ لان قطع العلائق و ترک المالوفات یمدان فی حصول تلک المقصود ۔

(۲) فرق مراتب ضروری ہے قال القاضی الهانی ہتی گر فرق مراتب نکنی زندیقی ۔

(۳) چونکہ فی سبیل اللہ کا لفظ ان کیلئے بھی شامل ہے لہٰذا ان مزایدت میں کوئی استبعاد نہیں ہے البتہ اس کی تخصیص اسی جماعت سے کرنا کما ھو زعم عوامھم غلط فہمی یا بدفہمی ہے۔ فقط

تبلیغی جماعت کا شب جمعہ کی تخصیص اور رائے ونڈ کو حج پر فوقیت دینا

سوال: (۱) تبلیغی جماعت کا کیا حکم ہے اور کیا انچاس کروڑ والی حدیث ہے یا نہیں ہے؟

(۲) شب جمعہ منعقد کرنا وغیرہ کا کیا حکم ہے جبکہ حدیث میں آیا ہے لا تختصوا لیلة الجمعة لصیام الخ

(۳) بعض تبلیغی رائے ونڈ جانے کو حج پر فوقیت دیتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

المستفتی: مولوی غلام محمد کوہستانی ضلع دیر یکم ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: (۱) تبلیغی جماعت ایک نیک فعال اور بااثر جماعت ہے اور فی سبیل اللہ والوں کے حق میں یہ ثواب مختلف احادیث سے ثابت ہے ہاں ان فضائل کا صرف اسی جماعت کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں ہے۔

(۲) یہ مکانی یا زمانی تعین اگر بطور تخویل ہو تو جائز ہے ورنہ بصورت دیگر بدعت ہوگا والاصل فیہ ما رواہ البخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ. ﴿۲﴾

﴿۱﴾ قال ابن عابدین قوله وعلم القلب ای علم الاخلاق وهو علم يعرف به انواع الفضائل وكيفية اكتسابها وانواع الرزائل وكيفية اجتنابها اه ح وهو معطوف على الفقه لا على البحر لما علمت من ان علم الاخلاص والعجب والحسد والرياء فرض عين ومثلها غيرها من آفات النفوس كالكبر والشح والحقد والغش والغضب والعداوة والبغضاء الخ. (ردالمحتار ص ۳۲ جلد ۱ مطلب فرض العين افضل من فرض الكفاية مقدمه)

﴿۲﴾ عن ابن مسعود قال كان النبي ﷺ يتخولنا بالموعظة في الايام كراهة السآمة علينا .
(صحيح البخارى ص ۱۶ جلد ۱ ما كان النبى ﷺ يتخولهم بالموعظة والعلم . كتاب العلم)
وفى تحقيق تجريد البخارى يتخولنا اى يتعهدنا والمعنى انه كان يراعى الاوقات فى تذكيرنا ولا يفعل ذلك كل يوم لئلا نمل (التجريد الصريح لاحاديث الجامع الصحيح ص ۳۹ جلد ۱ رقم حديث ۶۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۳) رائے ونڈ جانے کو حج وغیرہ پر مزیت دینا غلطی ہے یہ تبلیغی جماعت کی نہیں بلکہ بعض بے علم افراد کی بے اعتدالیاں ہیں کیونکہ حاجی، معتمر، مجاہد، معلم، متعلم وغیرہ بھی فی سبیل اللہ میں خارج ہوتے ہیں۔ (یعنی نکلے ہوئے ہیں)

الغرض یہ جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی دعوت چلانے والے ہیں اور اس میں وقت لگانا بہتر کام ہے کیونکہ بعض افراد کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے تمام جماعت کو غلط قرار دینا غلطی ہے۔ وهو الموفق

تبلیغی جماعت کی تنظیمی ہیئت اور فضائل وغیرہ کو اس جماعت میں منحصر کرنا

سوال (۱) بعض تبلیغی حضرات سے سنا گیا ہے کہ بستر لیکر چلنے لگانا یہ ترتیب حضورﷺ کی ہے اور اس ترتیب کے علاوہ لوگوں کو دین پر لانا مشکل ہے کیا یہ درست ہے اور بدعت تو نہیں ہے؟

(۲) آیات جہاد و فضائل جہاد کو تبلیغ کیلئے استعمال کرنا کیسا ہے؟

(۳) انچاس کروڑ ثواب اللہ کے راستے میں نکلنے والے کیلئے کیا حکم رکھتا ہے؟

المستفتی: مولوی عبدالرشید اورکزئی ایجنسی کوہاٹ ۷/ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

الجواب: (۱) اگر یہ ہیئت خیر القرون میں ہوتی تو حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کو اس جماعت کا بانی کہنا غلط ہوتا در حقیقت یہ تنظیمی ہیئت خیر القرون سے بذاتہ ثابت نہیں لیکن باصلہ و بدلیلہ ثابت ہے بدعت سیئہ نہیں ہے۔ [۱] (۲) ان آیات کا تبلیغی جماعت میں منحصر کرنا تحریف معنوی ہے البتہ ان میں اس جماعت کا مندرج کرنا درست ہے۔ (۳) یہ ثواب ہر اس شخص کیلئے جو اللہ جل جلالہ کے راستہ میں نکلے خواہ مجاہد ہو یا حاجی،

بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ وعن عکرمة ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعة مرة فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلث مرات ولا تمل الناس هذالقرآن الخ الحدیث(مشکواة المصابیح ص ۳۶ جلد ۱ کتاب العلم) وعن شقیق کان عبدالله ابن مسعود یذکر الناس فی کل خمیس فقال له رجل یا اباعبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا فی کل یوم قال اما انه یمنعنی من ذلک انی اکره ان املکم وانی اتخولکم بالموعظة کما کان رسول الله ﷺ یتخولنا بها مخافة السآمة علینا متفق علیه .(مشکواة المصابیح ص ۳۲ جلد ۱ کتاب العلم)

[۱] قال ابن عابدین بدعة محرمة والا فقد تکون واجبة کنصب الادلة للرد علی اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للکتاب والسنة ومندوبة کاحداث نحو رباط ومدرسة وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول .الخ

(ردالمحتار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طالب علم ہو یا مبلغ وغیر ذالک .و ھو الموفق

تبلیغی جماعت کے عقائد کے متعلق ایک دوورقہ پمفلٹ کا جواب

ســــوال : ''موجودہ تبلیغی جماعت کے غلط عقیدوں کا بیان'' کے عنوان سے ایک دوورقہ مضمون پمفلٹ کی شکل میں جاری ہوا ہے جس میں تبلیغی جماعت کو جبر یہ وغیرہ ثابت کیا ہے جس کو ایک پیر صاحب نے شائع کیا ہے اور تبلیغی جماعت کو بے دین اور گمراہ کہا ہے۔ مضمون ساتھ ہے اس کے متعلق وضاحت فرمائیے۔

المستفتی: نامعلوم یکم رذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: تبلیغی جماعت ، جماعت صالحہ ناجیہ ہے نہ کہ جبر یہ۔ یہ معترض الله خالق کل شئی ﴿۱﴾ و ما تشاء ون الا ان یشآء الله ﴿۲﴾ نصوص میں غور نہیں کرتا اس نے غلط فہمی یا بدفہمی کی وجہ سے ''مخلوق سے توڑ اور اللہ سے جوڑ'' کو جبر قرار دیا ہے موجودہ دور کے رسمی مدعی پیروں کے خانقاہوں کی بہ نسبت اس جماعت میں وقت دینے سے زودتر اصلاح ہوتی ہے اس جماعت میں وقت دینے سے نماز کی صحت کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور ضحک وقہقہہ سے فساد نماز کی لعنت وذلت سے وقایت (حفاظت) حاصل ہوتی ہے۔ وھو الموفق

تبلیغی جماعت میں وقت دینے والوں کیلئے شرائط وآداب

پس تبلیغی جماعت میں وقت دینے والوں کیلئے ان امور مندرجہ ذیل کی رعایت ضروری ہے تا کہ اعتراضات کا خاتمہ ہو جائے۔

(۱)......عالم مدرس دوران تعلیم میں زیادہ وقت نہ دیوے۔

(۲) متعلم دوران تعلیم میں وقت نہ دیوے۔

(۳)......مفلس عیالدار جس نے عیال کے نفقہ کا باقاعدہ انتظام نہ کیا ہو وقت نہ دیوے۔

(۴) متأہل (شادی شدہ) اہلیہ کی اجازت کے بغیر چار ماہ یا زیادہ وقت نہ دیوے۔

﴿۱﴾ (پارہ : ۲۴ سورة الزمر آیت : ۶۲)

﴿۲﴾ (پارہ : ۲۹ سورة الدھر آیت : ۳۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۵) جن کے والدین محتاج ہوں وقت نہ دیویں البتہ ان مذکورہ بالا حضرات کیلئے شب جمعہ وغیرہ مختصر پروگراموں پر اکتفاء کرنا چاہیئے۔

(۶) ان چلوں وغیرہ کو مسنون اور مشروع نہ مانے اور اس خاص نظام کو معمول صحابہ نہ مانے۔

(۷) فی سبیل اللہ کے احکام اور فضائل کو تبلیغ میں منحصر نہ سمجھے جہاد، حج تعلیم، سیاست کو بھی اس میں داخل سمجھے۔

(۸) تبلیغ، سیاست، تدریس، خطابت، مناظرہ وغیرہ خدمات کو تقسیم کار سمجھ کر کسی ایک سے بے اعتنائی نہ کرے۔

(۹) جماعت کے مخیر حضرات صرف وقت دینے پر اکتفاء نہ کریں بلکہ ہر مناسب جگہ مقامی اہل اسلام کیلئے منظم طور سے درس و تدریس کا انتظام کریں۔

(۱۰) ترہیب و ترغیب کے علاوہ جن امور کا علم فرض عین ہو یعنی (۱) وہ تمام اعتقادات جو کہ دار و مدار ایمان ہیں (۲) وہ عبادات جو کہ فرض عین ہوں مثلاً نماز روزہ اور غنی کیلئے زکواۃ، حج (۳) وہ معاملہ جس کو ذریعہ معاش بنایا ہو۔ (۴) اور تمام نیک اور بداخلاق اور ان کے علامات اور تحصیل و ازالہ کے معالجات۔ جماعت میں ان کا نہایت اہتمام رکھا جائے۔ و لاحول و لا قوۃ الا باللہ

مرشد عالم فقیہ العصر حضرت مفتی اعظم مولانا (مفتی محمد فرید عفی عنہ) دامت برکاتہم

شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حضرت مفتی اعظم صاحب کے مضمون ہدایات پر علامہ شمس الحق افغانی کی تقریظ

الجواب: بعد از سلام مسنون آنکہ میں مریض اور صاحب فراش ہوں۔ تبلیغی جماعت اپنے نیک اور دینی آثار کے اعتبار سے بہترین جماعت ہے اور اصلاح کیلئے موثر ترین ذریعہ ہے اور اصل تبلیغ عوام ایسا فریضہ ہے جو قدیم دور صحابہ سے چلا آیا ہے باقی انتظامی امور ایسے ہیں کہ اصل تبلیغ کے حق میں موجب قدح نہیں۔ سلف کے زمانہ میں دینی تعلیم مساجد میں جاری رہی نہ مدارس کھلے، نہ رجسٹر حاضری تھا نہ امتحان داخلہ نہ امتحان سہ ماہی، ششماہی، سالانہ لیکن اس کے بعد مدارس قائم ہوئے نصاب مرتب ہوئے، رجسٹر حاضری طلبہ اور امتحانات کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لسلہ جاری ہوا کسی عالم ربانی نے اس پر اعتراض نہیں کیا اس دور الحاد اور بے دینی میں تبلیغی جماعت کی کوشش چراغ ہدایت ہے البتہ آپ نے جو دس تجاویز پیش کئے ہیں اکابرین تبلیغ کو چاہیئے کہ ان کو ملحوظ رکھیں تاکہ کل اسلامی شعبے حقوق تعلیم اسلامی کیلئے جو بنیاد تبلیغ ہے وقت مل سکے اور ارباب تبلیغ انحصار کے فتنہ سے بچ جائیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ سارا دین صرف تبلیغی فضائل میں منحصر ہے عقائد، اخلاق، احکام فقہیہ، معاملات اور احکام معاشرہ سب کا علم حاصل کر کے اس کی بھی تبلیغ کی جائے لیکن ان خامیوں کی وجہ سے جاری کردہ تبلیغ کا سلسلہ بند کرنا اور اس پر اعتراضات کا نتیجہ اس آخری دینی مشعل کو بجھانا ہے اور ظلمت دینی کو تقویت پہنچانا ہے۔ تبلیغ میں شامل ہو کر ان خامیوں کی اصلاح کی جائے۔

فقط والسلام

حضرت العلامہ مولانا (شمس الحق افغانی) صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۸ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

انچاس کروڑ کی ضرب، مروجہ طریقہ تبلیغ اور جہاد و تعلیم کا حکم

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) تبلیغی جماعت والے اللہ کی راہ (تبلیغ) میں نکل کر ایک نماز کی ادائیگی کا اجر و ثواب انچاس کروڑ بتلاتے ہیں کیا قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے براہ کرم تعین حدیث فرما دیجئے یہ سنا ہے کہ بعض احادیث کی ضرب سے یہ تعداد حاصل ہوتی ہے کیا یہ ضرب دینا درست ہے؟

(۲)......اگر ضرب دینا درست ہو جائے تو پھر اگر ایک شخص مسواک استعمال کر کے گھر کے بجائے مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے تو مسواک سے ستر گنا اجر بڑھ گیا اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادائیگی کا ۲۵ گنا اجر بڑھ گیا تو ۷۰×۲۵ ہوا جس کا حاصل تقریباً ستر ہ لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے اور اگر رمضان میں ادا کرے تو ایک فرض ادا کرنا ستر فرض کی ادائیگی کے برابر ہے تو حاصل ضرب ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار بنے تو اب اگر یہ شخص یہ تعبیر ادا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرے کہ رمضان کے مہینہ میں مسواک استعمال کر کے جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی پر ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا نیز مذکورہ بالا قیودات کو سامنے رکھ کر نماز بیت اللہ میں ادا کرے تو اور بڑھے گا۔ تو کیا اس طرح کے ضرب وغیرہ کا سلسلہ درست ہوگا؟

(۳) مروجہ مخصوص کیفیت والی خروج فی سبیل اللہ کہاں تک درست ہے مدارس کے طلباء فی سبیل اللہ کے زمرے میں داخل ہیں یا نہیں۔

(۴) جہاد افغانستان کا کیا حکم ہے۔ افغانستان اور کشمیر کے جہاد عملی میں شرکت اور خروج فی سبیل اللہ مروجہ میں افضل کونسا ہے؟

(۵) نیز یہ لوگ چلہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ قرآنی چلہ و واعدنا موسى ثلاثين ليلة و اتممنا ها بعشرة فتم ميقات ربه اربعين ليلة سے مراد اعتکاف اور بوریہ بستر لیکر چلنے کا نام چلہ ہے ۔۔۔۔۔۔ اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: حافظ غنی الرحمٰن جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵ ۱۹۹۰ء/۱۱/۲۲

الجواب: نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد پس اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نمازی ہونے والے شخص کے متعلق ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ ہونا حدیث سے ثابت ہے قال رسول الله ﷺ و من غزا بنفسه فی سبیل الله و انفق فی وجهه ذالک فله بکل درهم سبعمائة دراهم رواه ابن ماجه ﴿۱﴾ و قال رسول الله ﷺ ان الصلاة و الصیام و الذکر یضاعف علی النفقة فی سبیل الله عز و جل بسبعمائة ضعف رواه ابو داؤد فی باب تضعیف الذکر فی سبیل الله ﴿۲﴾

(۷۰۰×۷۰۰۰۰۰=۴۹۰۰۰۰۰۰۰)

اس حدیث کی عبارت میں اگرچہ نمازی کا ذکر ہوا ہے لیکن حدیث کی دلالت سے یہ ثواب ہر اس شخص کیلئے ثابت ہے جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور اشاعت دین کرے مثلاً معلم، متعلم، مجاہد، مبلغ وغیرہ

(۲) اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے تو جب یہ نماز با جماعت ہو اور اس کے وضوء

﴿۱﴾ (سنن ابن ماجه ص ۱۹۸ باب من جهز غازیاً)
﴿۲﴾ (سنن ابی داؤد ص ۳۴۳ جلد ۱ کتاب الجهاد باب تضعیف الذکر فی سبیل الله)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں مسواک استعمال کیا گیا ہو تو اس نماز کے ثواب کا ستر ہ کروڑ پچاس کنا ہونے میں کیا استبعاد ہے؟ وھکذا
(۱۰۰۰۰۰ x ۲۵ = ۲۵۰۰۰۰۰ x ۷۰ = ۱۷۵۰۰۰۰۰۰)

(۳)۔ تعلیم اور تبلیغ بذات خود فرائض منصوصہ ہیں اور ان کا ان مدارس کی شکل میں اور مراکز اور جماعات کی شکل میں کرنا بدعات مستحدثہ مستحسنہ ہیں ﴿۱﴾ اور مصالح وقت ہیں اور خروج فی سبیل اللہ دونوں کو شامل ہیں۔ اور خروج فی سبیل اللہ کو کسی ایک کے ساتھ مخصوص کرنا تحریف اور جہالت ہے۔

(۴)۔ افغانستان کا جہاد جہاد شرعی ہے لیکن علم بنسبت جہاد کے زیادہ اہم ہے اسی وجہ سے فقہاء فرماتے ہیں کہ فقیہ مفتی وغیرہ جہاد کیلئے نہیں جائیں گے ﴿۲﴾ اور عمل اور اصلاحی پروگرام بنسبت علم کے مفضول ہیں و لھذا قالوا العلم قبل العمل اور اسی وجہ سے ان مصلحین کا استثناء نہیں کیا گیا ہے۔

(۵)۔ یہ چلے وغیرہ اصلاحی پروگرام ہیں معالجات ہیں ان میں ضروری ہے کہ نصوص سے متصادم نہ ہوں۔ کما اشیر الیہ فی حدیث مسلم اعرضوا علی رقاکم الحدیث ﴿۳﴾ وھو الموفق

تبلیغی جماعت میں جان و مال لگانا اور اس کو برا کہنے والے کا حکم

سوال: موجودہ دور میں تبلیغ کے نام سے جو اصلاح نفس وامت کا کام ہو رہا ہے جس کا مرکز مدرسہ عربیہ رائے ونڈ پاکستان میں ہے اور وہاں سے اندرون و بیرون ملک جماعتیں جاتی ہیں اس کام میں مال اور جان لگانا کیسا ہے نیز اس کو برا کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: ڈاکٹر مہربان شاہ بی نوشہرہ پشاور ۲۰ر شوال ۱۴۰۳ھ

﴿۱﴾ قال ابن عابدین بدعة محرمة والا فقد تکون واجبة کنصب الادلة للرد علی اھل الفرق الضالة وتعلم النحو المفھم للکتاب والسنة ومندوبة کاحداث نحو رباط ومدرسة وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول الخ (ردالمحتار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

﴿۲﴾ قال الحصکفی وعالم لیس فی البلدة افقه منه فلیس له الغزو خوف ضیاعهم سراجیه (الدرالمختار ص ۲۴۲ جلد ۳ کتاب الجهاد)

﴿۳﴾ (مشکواة المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: موجودہ زمانے میں تبلیغی جماعت مؤثر کام کررہی ہے ایک نیک اور بااثر جماعت ہے اس میں مال و جان لگانا عبادت ہے اس کو برا کہنے والا ناواقف معلوم ہوتا ہے البتہ بعض افراد کی خامیوں پر انکار کرنا شان مسلم ہے ﴿۱﴾ وھو الموفق

تبلیغی جماعت کی مخالفت کرنا دین دشمنی ہے

سوال تبلیغی جماعت والوں کی اور تبلیغ کرنیوالوں کی مخالفت کیسی ہے جبکہ تبلیغ ایک نیک کام ہے جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوتا ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: محمد مسکین کیملپور اٹک

الجواب تبلیغی جماعت ایک نیک، بااثر اور فعال جماعت ہے اور زندقہ کے دور میں اس جماعت کی مخالفت کرنا اسلام دشمنی ہے اور تمام مسلمانوں کیلئے اس میں تعاون کرنا چاہیئے البتہ بعض افراد کی خامیوں پر انکار کرنا شان مسلم ہے ﴿۲﴾ و ھو الموفق

تبلیغی نصاب کا دیوبندی اور بریلوی اختلافی مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہے

سوال تبلیغی نصاب مسجد بلال میں روزانہ درس ہوتا ہے امام مسجد اور دیگر چند آدمیوں نے اس کو بند کیا امام مسجد کا بیان ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا اور پڑھنے والا دونوں میرے عقیدے کے مطابق گستاخان رسول ﷺ ہیں اس لئے اس کتاب کا مسجد میں رکھنا ناجائز ہے چونکہ مسجد ہذا میں بریلوی مکتب فکر کے نمازی کثیر تعداد میں ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی شک ہو تو کسی مفتی دین سے رجوع کریں۔

﴿۱﴾ عن جریر بن عبد الله البجلی رضی الله عنه قال اتیت رسول الله ﷺ قلت ابایعک علی الاسلام فشرط علیّ والنصح لکل مسلم فبایعته علی هذا. (صحیح البخاری کتاب الایمان ص ۱۳ جلد ۱ باب قول النبی ﷺ الدین النصیحة)

﴿۲﴾ عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انصر اخاک ظالماً اومظلوماً قال یارسول الله ﷺ هذا ننصره مظلوما فکیف ننصره ظالما؟ قال تأخذ فوق یدیه.

(صحیح البخاری (التجرید) کتاب المظالم ص ۲۴۴ جلد ۱ باب اعن اخاک ظالماً اومظلوماً)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: علم دین، محمد صدیق وغیرہ بلال مسجد کمال آباد راولپنڈی ...۱۹۷۵ء/۱۰/۱۴

الجواب: اس کتاب (تبلیغی نصاب) کا مصنف عالم باعمل اہل سنت والجماعت سے ہے اس کتاب کا بریلوی اور دیوبندی افکار (اختلافی مسائل) سے کوئی تعلق نہیں ہے اس میں متفقہ مسائل ہیں لہٰذا اس کتاب کے درس سے منع کرنے والا مناع للخیر ہے خطیب صاحب کیلئے ضروری ہے کہ اس متعصبانہ فیصلہ سے واپس ہو جائے۔ وھو الموفق

تبلیغی جماعت کے بعض لوگوں کی سیاست وغیرہ سے لاتعلقی جماعتی ہدایات سے مخالفت ہے

سوال: تبلیغی جماعت کا کیا حکم ہے بعض چیزیں ان کی خلاف شرع معلوم ہوتی ہیں مثلاً نفل اور مستحب عمل کو فرائض کا درجہ دینا جو ان کے ساتھ کام نہ کرے ان سے خوب نفرت، سیاست سے خوب لاتعلقی وغیرہ وغیرہ۔

المستفتی: عبداللہ دکی لورالائی بلوچستان... ۱۲/رمضان ۱۳۹۵ھ

الجواب تبلیغی جماعت بذات خود نیک اور باثر جماعت ہے ان کا نصب العین اصلاحی اور تعمیری ہے البتہ اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو جہل کی وجہ سے امور مندرجہ سوال کے مرتکب ہیں جو کہ جماعت کی ہدایات سے سراسر مخالف ہیں پس اگر آپ ان کی اصلاح چاہتے ہیں تو ان کے اکابر اور سربراہوں کو مطلع کریں جماعت پر اعتراض نہ کریں اس زندقہ اور الحاد کے دور میں ایسے لوگ غنیمت ہیں۔ و ھو الموفق

تقسیم کار کے طور سے خدمت دین کرنا غنیمت ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ امام مسجد عشاء کے بعد سیرت رسول ﷺ اور فضائل بیان کر رہا ہے لیکن امام صاحب کی تبلیغی جماعت سے نفرت ہے جس کی چند مجبوریاں اور وجوہات ہیں اور تبلیغی جماعت کا ایک شخص امام صاحب کا مخالف ہے اور اتنا عناد رکھتا ہے کہ مولوی صاحب کی زبانی اللہ اور رسول کی تعریف بھی نہیں سننا چاہتا اور سامعین کی توجہ اپنی طرف مبذول کر کے گاندھی اور نہرو کا تذکرہ چھیڑتا ہے عام رواج کے مطابق یہ شخص

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیا ایسا مسلمان بے شریعت ہی رہتا ہے اس شخص پر کیا جرم عائد ہوتا ہے؟

المستفتی عبدالرحمن راولپنڈی

الجواب پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد جب تقسیم کار کے طور سے خدمت دین کیا جائے تو غنیمت ہے بنا تبلیغ دین کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ مدرسین واعظین، مناظرین وغیرہ پر اعتراض نہ کریں اور مدرسین وغیرہ کیلئے ضروری ہے کہ تبلیغی جماعت پر اعتراض نہ کریں بشرطیکہ اعتدال کے اندر اندر ہوں ورنہ اگر کوئی شخص اس رویہ سے واپس نہ ہو تو وہی شخص مناع للخیر ہے۔ وھو الموفق

اصلاح ظاہر و باطن بذریعہ بیعت صالحین و تبلیغی جماعت کا درجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل تبلیغی جماعت کے نام سے کچھ اصولوں پر بعض مسلمان گھر گھر جاکر مسلمانوں سے ملتے ہیں اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور ﷺ کے طریقے ہمارے اندر بھی آجائیں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے اندر آجائیں کیا اس کی کوئی اہمیت ہے؟

المستفتی محمد اسماعیل کمال خیل کوہاٹ ۱۵ / جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: باقاعدہ علم دین کے حاصل کرنے کا درجہ بہت بلند ہے (۱) اس درجہ کے بعد اصلاح ظاہر و باطن بذریعہ بیعت صالحین اور بذریعہ شرکت جماعت تبلیغی کا درجہ ہے اور یہ نہایت فعال اور با اثر جماعت ہے۔ و ھو الموفق

موجودہ تبلیغ کا درجہ اور بغیر اجازت والدین اور مقروض کا تبلیغ کیلئے جانا

---

(۱) قال الحصکفی واعلم ان تعلم العلم یکون فرض عین وھو بقدر ما یحتاج لدینہ .قال ابن عابدین وفی تبیین المحارم لاشک فی فرضیۃ علم الفرائض الخمس وعلم الاخلاص لان صحۃ العمل موقوفۃ علیہ الخ
(الدر المختار مع رد المحتار ص ۴۲ جلد ۱ مطلب فی فرض الکفایۃ وفرض عین مقدمہ) قال ابن عابدین وفی البزازیہ طلب العلم والفقہ اذا صحت النیۃ افضل من جمیع اعمال البر و کذا الاشتغال بزیادۃ العلم اذا صحت النیۃ لانہ اعم نفعا الخ
(رد المحتار ص ۲۱۹ جلد ۵ فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:(۱) آج کل تبلیغ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ وغیرہ

(۲)... کیا مروجہ تبلیغ بغیر اجازت والدین درست ہے یا نہیں؟

(۳)... مقروض کو پہلے قرض ادا کرنا چاہیئے یا تبلیغ کیلئے جانا چاہیئے؟

المستفتی: مولانا محمد زرین ٹل ضلع کوہاٹ ۱۹۸۶ء/۹/۲

الجواب: (۱)... حقیقی تبلیغ غالباً فرض کفایہ ہوتا ہے اور بعض اوقات میں فرض عین ہو جاتا ہے اور یہ عوامی تبلیغ جو درحقیقت ایک اصلاحی پروگرام ہے بدعت حسنہ ﴿۱﴾ اور مستحب ہے مثل ترتیب التعلیم فی المدارس الاسلامیة و مثل التزکیة فی خانقاهات الصوفیة .

(۲)... اگر والدین اس بیٹے کی خدمت یا کمائی کے محتاج نہ ہوں تو والدین کی اجازت کے بغیر بھی اس جماعت میں وقت دینا جائز ہے الا اذا کان امرد صبیح الوجه و نظیره الخروج لحصول العلم صرح به محمد فی سیر الکبیر .﴿۲﴾

(۳)... قرض خواہ سے اجازت طلب کرنے کے بعد جا سکتا ہے۔﴿۳﴾

نوجوان لڑکوں کا تبلیغی جماعت میں بغیر والدین کے جانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نوجوان بے ریش لڑکوں کا تبلیغی

﴿۱﴾ قال ابن عابدین صاحب بدعة ای محرمة والافقد تکون واجبة کنصب الادلة للرد علی اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للکتاب والسنة ومندوبة کاحداث نحو رباط ومدرسة وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول ومکروهة کزخرفة المساجد الخ(ردالمحتار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

﴿۲﴾فی الهندیه رجل خرج فی طلب العلم بغیر اذن والدیه فلا بأس به ولم یکن هذا عقوقا قیل هذا اذا کان ملتحیافان کان امر دصبیح الوجه فلابیه ان یمنعه من ذلک الخروج .وایضا فی الهندیه قال محمد رحمة الله علیه فی السیر الکبیر اذا ارادالرجل ان یسافر الی غیر الجهاد لتجارة اوحج او عمرة وکره ذلک ابواه فان کان یخاف الضیعة علیهما بان کانا معسرین ونفقتهما علیه وما له لا یفی بالزاد والراحلة ونفقتهما فانه لایخرج بغیر اذنهما الخ(هندیه ص ۳۶۵ جلد ۵ کتاب الکراهیه الباب السادس والعشرون)

﴿۳﴾وفی البزازیة وان علیه دین لایخرج الی الغزو بلاادائه وان لم یکن له مال لایخرج الاباذن الدائن .

(فتاوی بزازیه موضوع علی الهندیه ص ۳۱۰ جلد ۶ الحظر والاباحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جماعت میں والدین کے بغیر جانا کیسا ہے؟

المستفتی: شاہ جہان کالوخان صوابی ...۲۸/۶/۱۹۸۸ء

الجواب: جبکہ لڑکا بے ریش اور مشتہی ہو تو تبلیغی جماعت میں بغیر والدین کے جانا جائز نہیں ہے اور جب مشتہی نہ ہو اور والدین اس کے نفقہ اور خدمت کیلئے محتاج نہ ہوں تو جائز ہے (کما یظہر من فی الھندیۃ ناقلاً عن السیر الکبیر ﴿۱﴾ فقط

بچوں وغیرہ کو بلا نفقہ چھوڑ کر تبلیغ میں جانا

سوال: بندہ بال بچہ دار ہے کئی بچے زیر تعلیم بھی ہیں میں اپنے وطن بلوچستان چند دنوں کیلئے گیا تو تبلیغ والوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ چلہ کیلئے چلو کیا تبلیغ والوں کا یہ کہنا درست ہے؟ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ تبلیغ والوں کے چلوں میں مت پڑو دوسرے نے کہا کہ ان کے ساتھ وقت لگایا کرو۔ آپ حضرات اس مسئلہ کو حل فرمائیں؟

المستفتی: وزیر محمد شیر شاہ کراچی ...۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب: تبلیغی جماعت نیک اور فعال جماعت ہے عوام کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے ہاں چونکہ آپ کے اولاد وغیرہ کا نفقہ آپ پر لازم ہے تو آپ مقامی مختصر اجتماعات، شب جمعہ وغیرہ میں حصہ لیا کریں۔ آپ کیلئے ان بچوں وغیرہ کو بلا نفقہ چھوڑ کر وقت دینا ناجائز اور حرام ہے ﴿۲﴾ یہ توکل نہیں بلکہ دین سے ناواقفیت ہے۔ فقط

﴿۱﴾ قال فی الھندیہ وقال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی السیر الکبیر اذا اراد الرجل ان یسافر الی غیر الجہاد لتجارۃ او حج او عمرۃ وکرہ ذلک ابواہ فان کان یخاف الضیعۃ علیھما بان کانا معسرین ونفقتھما علیہ ومالہ لایفی بالزاد والراحلۃ ونفقتھما فانہ لایخرج بغیر اذنھما الخ رجل خرج فی طلب العلم بغیر اذن والدیہ فلاباس بہ ولم یکن ھذا عقوقا قیل ھذا اذا کان ملتحیا فان کان امرد صبیح الوجہ فلابیہ ان یمنعہ من ذلک الخروج (ھندیہ ص ۳۶۵، ۳۶۶ جلد ۵ کتاب الکراھیہ الباب السادس والعشرون)

﴿۲﴾ لما فی الھندیہ قال محمدؒ فی السیر الکبیر اذا اراد الرجل ان یسافر الی غیر الجھاد لتجارۃ او حج اوعمرۃ وکرہ ذلک ابواہ فان کان یخاف الضیعۃ علیھما بان کانا معسرین نفقتھما علیہ وما لہ لایفی الخ (ھندیہ ص ۳۶۵ جلد ۵ کتاب الکراھیۃ الباب السادس والعشرون)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علماء اور صوفیاء کو اپنے کام سے فارغ کر کے تبلیغ میں لے جانا خروج از اعتدال ہے

سوال: آج کل ایک جماعت نکل آئی ہے جسے تبلیغی جماعت کہتے ہیں یہ لوگ صوفیاء اور علماء کرام کو بھی دعوت دیتے ہیں حالانکہ علماء اور صوفیاء ہزاروں لوگوں کیلئے باعث علم ورشد بنتے ہیں تو علماء اور صوفیاء کو اپنے ان عظیم خدمات سے فارغ اور چھٹی کر کے تبلیغ میں لے جانا کیسا ہے؟ **بینوا و توجروا**. جواب فارسی میں دیا جائے۔

المستفتی: نامعلوم افغانی افغانستان ۱۸؍شوال ۱۴۱۰ھ

الجواب: اصلاح نفس بغیر از علم وبغیر از صحبت صالحین حاصل نمے شود ﴿۱﴾ و بہ ہر حال وقت دادن در تبلیغی جماعت برائے حصول قوت عملی نسخہ موثرہ است۔ لیکن از وجہ کم علمی وحرمان صحبت صالحین در تحریف وخروج از اعتدال قریب الوقوع اند. **و ھو الموفق**

تبلیغی جماعت اور جہاد اکبر

سوال: (۱) تبلیغ والے کہتے ہیں کہ ایک روپے کا اجر سات لاکھ اور ایک نماز انچاس کروڑ پر تبلیغی جماعت کے ساتھ چلنے پر اجر ملتا ہے اور حوالہ حدیث **ابن ماجه** اور **ابو داؤد شریف** کا دیتے ہیں۔ (۲) اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سات سو کا اجر **مجاھد بالمال** کیلئے ہے اور سات لاکھ انچاس کروڑ کا اجر **مجاھد بالنفس** کے ساتھ مختص ہے یہ باتیں کیسی ہیں؟

المستفتی: مولوی عبد القادر خان ضلع دیر......۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

الجواب: **فی سبیل الله** حج، تعلیم، تبلیغ تمام کو شامل ہے اور چونکہ **جهاد بالاسنان جهاد مع النفس** کا فرع ہے لہٰذا اس کو جہاد اکبر کہا جاتا ہے کہ وہ نا قابل انقطاع ہے۔ تبلیغی اور صوفی حضرات پر ضروری ہے کہ **ولأجهاد اصغر قتال مع الكفار** کریں اور اس سے فراغت کے بعد جہاد اکبر (تبلیغ، ذکر) میں مصروف ہوں

﴿۱﴾ قال ابن عابدين الطريقة هى السيرة المختصة بالسالكين الى الله تعالىٰ من قطع المنازل والترقى فى المقامات والعلم هو الاعتقاد الجازم المطابق للواقع ومنه فعلى وهو مالا يؤخذ من الغير وانفعالى ما اخذ من الغير .(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۳۲۲ جلد ۳ مطلب فى حال الشيخ الاكبر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عملا بهذه المقاله (نوٹ) هذه المقاله قال العسقلانی انها من كلام ابراهيم بن عبله و قال العراقی رواه البيهقی عن جابر مرفوعا باسناد ضعيف كما فی موضوعات كبير. ﴿۱﴾ و هو الموفق

تبلیغی جماعت کے نام لکھوانے کا نیا طریقہ مصلحت وقتی ہے

سوال: تبلیغی جماعت ایک نیا طریقہ اختیار کر چکے ہیں اور وہ یہ کہ لوگوں کو بعد از وعظ نام لکھوانے پر مجبور کرتے ہیں لہٰذا اس کا شرعی حکم کیا ہے اور ان کے اس طریق دعوت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالستار عیدک وزیرستان ..... ۷/رجب ۱۴۰۲ ہجری

الجواب: اس طریقہ خاصہ سے دعوت دینا نہ مطلوب شرعی ہے اور نہ ممنوع شرعی ہے البتہ مصلحت وقتی ہے اور ایک اصلاحی پروگرام ہے ﴿۲﴾ جو کہ برائے خواص وعوام مفید ہے۔ و هو الموفق

مسجد حرام میں نماز کا ثواب تبلیغ کے ثواب کے لاکھ گنا ہے

سوال: (۱)..... بعض تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ تبلیغ میں نماز کا ثواب بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ (۲)..... اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک تبلیغی کا درجہ پچاس صحابہ سے افضل ہے۔

المستفتی: نامعلوم

الجواب: (۱)..... تبلیغ میں جو ثواب نماز ہے مسجد حرام میں اس کا لاکھ گنا ثواب ہے کیونکہ حاجی اور معتمر فی سبیل اللہ بھی ہوتا ہے اور اس پر مستزاد بیت اللہ شریف کا ثواب بھی ہے۔

(۲)..... ایسے افراد کی وجہ سے جماعت بدنام ہے ان کے متعلق اکابرین تبلیغ کو مطلع کریں۔ و هو الموفق

﴿۱﴾ حديث: رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر قالوا وما الجهاد الاكبر ؟ قال جهاد القلب .قال العسقلانی فی تسديد القوس هو مشهور علی الالسنة وهو من كلام ابراهيم بن عبله فی ,, الكنى ،، للنسائی قلت ذكر الحديث فی الاحياء ونسبه العراقی الى البيهقی من جابر وقال هذا اسناد فيه ضعف. وروى الخطيب قالوا وما الجهاد الاكبر ؟ قال مجاهدة العبد هواه .

(الموضوعات الكبير للسيوطی ص۱۲۷ حرف الراء رقم حديث: ۲۸۰)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين ومندوبة كاحداث نحو رباط ومدرسة و كل احسان لم يكن فی الصدر الاول .

(ردالمحتار ص۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مستورات کا محارم کے ساتھ تبلیغ کیلئے گھروں سے نکلنا جائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ شریعت میں عورتوں کیلئے تبلیغ میں گھر سے نکلنا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد انور شاہ گدا خیل کوہاٹ ۱۹۸۹ء/۱۱/۲۷

الجواب: چونکہ موجودہ زمانہ میں عوام بلکہ خواص کے گھروں میں اصلاحی نظام کالعدم ہے لہٰذا اس زمانہ میں اصلاح اور حصول علم دین کیلئے عورتوں کا گھروں سے نکلنا جو باشرائط اور باقاعدہ ہو قابل تحسین امر ہے یدل علیہ ما رواہ الامام البخاری فی صحیحہ ص ۲۰ ج ۱ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال النساء للنبی ﷺ غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدھن یوما لقیھن فیہ فوعظھن و امرھن الحدیث ﴿۱﴾ پس جب ان کو بیان کنندہ بھی عورت ہو تو بطریق اولیٰ قابل تحسین ہوگا البتہ جب فتنہ کا خوف ہو تو خاوند یا محرم کی موجودگی ضروری ہوگی کما عند السفر الشرعی لحدیث ورد بذالک رواہ البخاری وغیرہ ﴿۲﴾

نوٹ:۔ عورتوں کا مردوں کی مجالس میں حاضر ہونا حسب تصریح فقہاء ممنوع ہے ﴿۳﴾ واللہ اعلم بالصواب.

عورتوں کا تبلیغ میں جانے کی بجائے گھروں پر اصلاح کا کام احوط ہے

سوال: اس زمانے میں تبلیغ کیلئے عورتوں کا اپنے گھروں سے دوسرے گھروں کو تبلیغ کے واسطے جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ صحابہ کے زمانہ میں اس طرح کا کام ہوا ہے یا نہیں اور ایسا فعل کہ خواتین شوہروں کے

﴿۱﴾ (صحیح البخاری ص ۲۰ جلد ۱ کتاب العلم باب ھل یجعل للنساء یوم علی حدة فی العلم)

﴿۲﴾ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ وقد غزا مع النبی ﷺ ثنتی عشرة غزوة قال اربع سمعتھن من رسول اللہ ﷺ فاعجبتنی وانقننی ان لاتسافر امرأة مسیرة یومین لیس معھا زوجھا او ذو محرم الخ الحدیث

(صحیح البخاری ص ۲۵۰ جلد ۱ ابواب العمرة باب حج النساء)

﴿۳﴾ قال الحصکفی ویکرہ حضور ھن الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقا ولو عجوزاً لیلاً علی المذھب المفتیٰ بہ لفساد الزمان.

الدر المختار ص ۴۱۸ جلد ۱ قبیل مطلب ھل الاساءة دون الکراھة او افحش منھا باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ساتھ دوسرے شہروں کو تبلیغی اجتماع کیلئے تین دنوں کیلئے جاویں اور وہاں تین دن اجتماع میں گذارتے ہیں اور اسے یہ ذریعہ فلاح کہتے ہیں لہٰذا شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: حافظ شیر دار علی شاہ چوک بازار بنوں ۔ ۱۴۰۱/۶/۲۶ھ

الجواب: عورتوں کے واسطے خاوندوں یا محارم کے ساتھ تبلیغ میں وقت دینا نہ مطلوب اور نہ ممنوع ہے البتہ احوط یہ ہے کہ یہ ازواج اور محارم ان عورتوں کی اصلاح کا انتظام گھروں پر ہی کریں تاکہ حقوق الازواج کی پائمالی کی دقت نہ آنے دیویں جیسا کہ حقوق الزوجات کی پائمالی کا جریمہ دین کی صورت میں رائج اور شائع ہے۔ و هو الموفق

بے دین ماحول والی عورتوں کیلئے رفاقت محرم میں تبلیغ کے ساتھ جانا ضروری ہے

سوال: کیا شریعت میں تبلیغ کیلئے مستورات کی جماعت نکالنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: ماسٹر رضاءاللہ ضلع مردان ۱۷رشعبان ۱۴۱۰ھ

الجواب: جن گھروں میں بے دینی کا ماحول ہو تو ان گھروں کی مستورات کیلئے ضروری ہے کہ خاوند یا محرم کی رفاقت میں باقاعدہ اور باشرائط ﴿۱﴾ ایسے اصلاحی مجالس کو حاضر ہوں۔

نماز کے فوراً بعد تبلیغی نصاب پڑھنے سے لوگوں کی پابندی لازم نہیں آتی

سوال: ہماری مسجد کا امام تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ نماز عصر کے بعد نماز جماعت کے بعد فوراً تبلیغی نصاب بیان کرتا ہے اور لوگ پابند ہو کر دعا مانگنے کی خاطر اپنے ضروری کاموں کو نظر انداز کر کے مجبور ہو کر بیٹھے رہتے ہیں کوئی دوکاندار ہوتا ہے کوئی بیمار اور مریض تو کیا امام کا یہ فعل ممنوع نہیں ہے؟

﴿۱﴾قال الشيخ الفهامه فريد العلماء محمد فريد دامت فيوضهم هل يجوز خروجهن فى الجماعة التبليغيةاختلف فيه العلماء قال بعضهم لا يجوز لهن الخروج كما لم يجز لهن الخروج الى المساجد سواء اذن لهن الا زواج اولم ياذنوا .لعدم رعايتهن الشرائط من الاجتناب عن التعطر ولباس الزينة.والا جتناب عن اختلاط الرجال عند الدخول والخروج وهو واضح وعليه الفتوىٰ .والامر ان صلاة الجماعة اهم من التبليغ المروج المستحدثة فى عهدنا وقال بعضهم يجوزلهن الخروج اذاكان باذن الزوج تفلات مجتنبات عن لباس الزينة والتعطر واختلاط الرجال فما دامت النساء راعت هذه الشرائط فلاضير فيه لانه خروج للعلم باذن الزوج وهو جائز كما فى الخانية وقال عليه الصلاةوالسلام طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمةرواه ابو حنيفة رحمة الله عليهقلت وفى عهدنا كثر الفساد والجهل عن الدين (بقيه حاشيه اگلے صفحه پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: حاجی سید اسماعیل اٹک ۱۹۸۳/۸/۱۷ء

الجواب: دعا کرنا اور تبلیغی نصاب سننا بہتر امور ہیں مگر امور واجبہ نہیں ہیں پس جن لوگوں کو ضرورت ہو وہ دعا کر کے چلے جائیں بغیر دعا کے بھی چل سکتے ہیں دو تین آدمیوں کی وجہ سے تمام لوگوں کو کار خیر سے محروم کرنا اچھا نہیں ہے۔ فقط

حضور ﷺ کی وفات کے بعد تبلیغ کا فریضہ امت پر عائد ہوا

سوال: ہمارے علاقے میں تبلیغی جماعت والے آتے جاتے ہیں تو ان کے مخالف ایک شخص نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو تبلیغ کا کام بھی ختم ہو گیا کیونکہ **الیوم اکملت لکم دینکم** الآیۃ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے البتہ صرف تذکیر باقی ہے جو علماء کا کام ہے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: عبدالاحد افغانستان ...... ۱۵/ شعبان ۱۴۰۵ھ

الجواب: حضور ﷺ کی وفات کے بعد امت پر تبلیغ کا فریضہ عائد ہوا ہے ﴿۱﴾ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ ﴿۲﴾ میں اتمام دین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ نہیں کہ تمام امت کو مکمل دین کا علم حاصل ہوا ہے اور کوئی فرد جاہل نہیں رہا ہے۔ فافہم

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) فی العوام وفی نساء الخواص فاذا انسد ابواب الفساد برعایة الشرائط المارة فای شئی یمنع من الخروج فیها . والحال ان هذالخروج خروج للعلم والزوج جاهل او لایهتم لتعلم نساءه.قال قاضی خان فی فصل حقوق الزوجیة واذا ارادت المرأة ان تخرج الی مجلس العلم بغیراذن الزوج لم یکن لها ذلک فان وقعت لها نازلة فسالت زوجها وهو عالم فاخبرها بذلک لیس لها ان تخرج بغیر اذنه وان کان الزوج جاهلاوسال عالما عن ذلک فکذلک وان امتنع الزوج عن السوال کان لها ان تخرج بغیر اذنه لان طلب العلم فی مایحتاج الیه فرض علی مسلم ومسلمة فیقدم علی حق الزوج وان لم یقع لهانازلة وارادت ان تخرج الی مجلس العلم لتعلم مسائل الصلواة والوضوء فان کان الزوج یحفظ تلک المسائل ویذکرلها ذلک لیس لها ان تخرج بغیر اذنه فان کان الزوج لایحفظ المسائل فالاولیٰ له ان یأذن لها بالخروج فان لم یأذن فلاشئ علیه ولا یسع لها ان تخرج بغیر اذنه مالم یقع لها نازلة انتهیٰ ما فی قاضی خان وبا لجملة ان الخروج لطلب العلم جائز باذن الزوج لاسیما اذاکان بمرافقته والخروج عند النازلة جائز بلا اذن الزوج .
(منهاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ص ۱۷۰ جلد۵ باب ما جاء فی خروج النساء فی الحرب)

﴿۱﴾ قال الله تعالیٰ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر .(پارہ: ۴ سورة ال عمران رکوع: ۲ آیت: ۱۰۴)
وقال الله تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس (پارہ: ۴ سورة ال عمران رکوع: ۳ آیت: ۱۱۰)

﴿۲﴾ (پارہ: ۶ سورة المائدة رکوع: ۵ آیت: ۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال رسول الله ﷺ ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة ۔ (الحديث)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فصل

في ما يتعلق

با لفرقة المودودية

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فصل ما یتعلق با لفرقة المودودیة

مودودی کتابوں کا مطالعہ دل کو ظلمت سے بھرتا ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں (۱) کہ جماعت اسلامی جو مودودی صاحب کی جماعت ہے ان کی کتابوں کو پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے تو وہ باتیں کونسی ہیں جو ہمارے خلاف ہیں؟

(۲) مودودی صاحب کا مسلک کیا ہے وہ عالم ہے یا مقلد یا غیر مقلد۔ ان کی کتابوں کا مطالعہ کیسا ہے جائز ہے یا نا جائز؟ مودودی مسلک اور عقیدہ والوں کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ **بینوا و توجروا**

المستفتی: حافظ سید احمد شاہ یار ہوتی مردان ۱۶ر جون ۱۹۷۰ء

الجواب: مودودی صاحب نے دیوبندیوں بلکہ تمام اہل سنت والجماعت کے مسلک سے مخالفت کی ہے۔ مثلاً تارک الحج کو خوارج کی طرح کافر بولنا۔ ایمان اور کفر کے درمیان معتزلہ کی طرح واسطہ پر قائل ہونا۔ ضروریات دین سے منکرین پر کفر کے اطلاق سے گریز کرنا۔ خوارج کی طرح شان صحابہ میں لطیف گستاخیاں کرنا۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق زبان درازی کرنا۔ گندہ معاشرے میں شرعی سزا (حدود) کو ظلم کہنا۔ تقلید شخصی کو گناہ سمجھنا۔ جبکہ خیر القرون کے ائمہ کیلئے ہو۔ ورنہ اپنے لئے مقتداء ہونا حال اور زبان قال سے درست سمجھتا ہے۔ تمام یا اکثر علماء دین پر تنقید کرنا۔ وغیرہ وغیرہ

(۲) مودودی صاحب شر القرون کا برخود غلط غیر مقلد ہے۔ اس کے کتابوں کا مطالعہ دل کو ظلمت سے بھرتا ہے۔ مودودی صاحب کافر نہیں ہے لیکن اس پر کفر کا خطرہ ہے اور اہل ہوئی اور مبتدع ضرور ہے۔ لہٰذا اس کے اور اس کے ہم خیال افراد کے پیچھے اقتداء نہ کرنا ضروری ہے اس کے بجائے کسی صحیح العقیدہ کے پیچھے اقتداء کرنا ضروری ہے۔ (۱) فقط

---

(۱) نوٹ: اکابر علماء امت نے مودودی صاحب کے اکثر لغزشات پر گرفت کی ہے اور مستقل رسالوں اور کتابوں کے ذریعے اس فتنے کا سدباب کیا ہے۔ ملاحظہ ہو چند مندرجہ ذیل کتابیں۔ (۱) مودودی عقائد اور دستور۔ مولانا حسین احمد مدنی (۲) فتنہ مودودیت۔ مولانا الحاج محمد ذکریا مہاجر مدنی کاندھلوی (۳) حق پرست علماء کے مودودی سے ناراضگی کے اسباب۔ علامہ شیخ التفسیر احمد علی لاہوری (۴) حضرت امیر معاویہ اور تاریخی حقائق بجواب خلافت وملوکیت۔ مولانا مفتی تقی عثمانی (۵) مودودیت، رافضیت وغیرھم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خلافت وملوکیت اوراسلام سے انحراف کا جذبہ

سوال: السلام علیکم: مودودی صاحب نے اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے افریقہ کے غنیمت میں سے ۵لاکھ روپے مروان کو دیدئے ص۱۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خروج علی الخلیفہ اجتہادی غلطی نہیں تھی۔ بلکہ بالعمد کیا تھا۔ اس کو اجتہادی غلطی نہیں کہا جا سکتا ہے ص۳۴۳ ستا ایڈیشن ص۴۔ دور ملوکیت (بعد امیر معاویہ) کے تمام مسلمان بادشاہ حلال وحرام کا امتیاز نہیں کرتے تھے۔ ص۱۷۳۔ ان عبارات نے ہمارے اندر اسلام سے انحراف کا جذبہ پیدا کر دیا ہے نعوذ باللہ کیا ایسا فی الواقع ہوتا رہا ہے براہ کرم ان شکوک ووساوس کی مدافعت کی جائے تا کہ ہم دوسرے لوگوں کو بھی تسلی دے سکیں۔

المستفتی: محمد عظیم چلاس گلگت ایجنسی......۲۶ر ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

الجواب: خلافت وملوکیت کے پڑھنے سے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بدظنی پیدا ہونا لازم وغیر منفک ہے۔ یعنی بے علم اور ناواقف اشخاص کیلئے۔ لہٰذا اس کے مطالعہ سے اجتناب ضروری ہے۔ اور اس میں جو خرافات مودودی صاحب نے لکھی ہیں ان کا جواب تفصیلی البلاغ میں مطالعہ کریں۔ ﴿۱﴾ فقط

مودودی صاحب کا منشور اور حدود کے بارے میں جسارت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ملک پاکستان میں جماعت اسلامی قانون اسلام جاری کرنے کی دعویدار ہے۔ لیکن اس جماعت کے سربراہ ابوالاعلیٰ مودودی کے نظریات تفہیمات ص۲۸۰، ۲۸۱ جلد۲ سے واضح ہوتے ہیں کہ جس علاقے میں فحاشی عریانی معاشی ناہمواریاں عام ہوں وہاں حدزنا، حدسرقہ، حدقذف وغیرہ جاری کرنا ظلم ہے۔ ان کے منشور میں بھی کہیں قرآنی سزاؤں کے جاری کرنے کا ذکر نہیں۔ البتہ منشور ص۱۵ قانونی اصلاحات کے عنوان کے تحت دفعہ۶ میں یہ تحریر ہے۔ کہ زنا، شراب، عریانی، فحاشی وغیرہ کو روکنے

﴿۱﴾ خلافت وملوکیت کے جواب میں ان مضامین کا ایک مستقل کتاب اب شائع ہو چکا ہے اس کو مطالعہ کر کے خود بخود فتنہ مودودیت آشکارا ہو جائیگا۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت امیر معاویہ اور تاریخی حقائق بجواب خلافت وملوکیت تالیف جسٹس شریعت کورٹ مفتی محمد تقی عثمانی کراچی۔ (وہاب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیلئے بلا تاخیر قوانین بنائے جائینگے ۔ گویا یہ جماعت قرآنی حدود کو تعزیرات کی صف میں لا کر قرآنی سزاؤں میں اصلاح وترمیم کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس جماعت میں شرکت اسکی امداد وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: سید حامد علی لیاقت پور رحیم یار خان ۱۹۷۰ء۸/۴/

الجواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت کی طرف سے بے حیائی پر پابندی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ... ت کرتی ہے لیکن حکومت کسی کو بے حیائی پر مجبور نہیں کرتی ہے۔ ہر شخص اپنے اختیار اور مرضی سے بے حیائی کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان پیدا کیا ہے۔ اور اسکو اغواء کی قدرت دی ہے لیکن وہ کسی کو مجبور نہیں کر سکتا ہے۔ ہر شخص اپنے اختیار اور مرضی سے اس کے دام میں آتا ہے ۔ تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا گمراہوں کو دنیا یا آخرت میں عذاب دینا عدل ہے ظلم نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ گمراہی کے اسباب کا پیدا کرنے والا اللہ ہے تو بعینہ اسی طرح حکومت کا حدود جاری کرنا عدل وانصاف ہوگا۔ کیونکہ حکومت کسی کو مجبور نہیں کرتی ہے کہ تم بے حیائی کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب احبار (یہود کے علماء) کی طرح حدود کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ بعض مصالح وقت کی وجہ سے اور وہ اپنے زعم فاسد میں اسلام کے ساتھ شفقت اور ہمدردی کرتے ہیں۔ لیکن اس کی مثال اس بڑھیا جیسی ہے۔ جس نے شاہی باز کو اپنے غلط شفقت کی وجہ سے بے کار کیا تھا۔ لہٰذا مودودی صاحب اور اس کے ہم خیالوں پر کفر کا شدید خطرہ ہے۔ ان کے ساتھ شرکت اور تعاون سے روکنا ہر مسلمان کیلئے از حد ضروری ہے۔ (۱)

مولانا مودودی صاحب کا آئین اور قادیانیوں کیلئے عقیدہ ختم نبوت میں نقب

سوال: محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتکم ۔ سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے۔ کہ حال ہی میں جماعت اسلامی کا ترمیمی آئین شائع کیا ہوا نظر سے گزرا۔ اس کے شق نمبر ۱۱ کی عبارت کہ ''جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں اور اسکی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔ کیونکہ ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے معنی یہ ہیں ۔ کہ پاکستان کے غیر مسلم اکثریت میں ہیں ۔'' ظاہر ہے کہ تخن کلام مرزائی فرقہ کی طرف ہے اور اس عبارت کا صریح مطلب یہ ہے کہ

(۱) قال الله تعالىٰ ولا تعاونوا على الاثم والعدوان (ب: ٦ سورة المائده ركوع: ۱ آيت: ۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرزائی اس وجہ سے کافر ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔اور اگر قادیانی کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر کہنا ترک کر دیں۔تو نہ ان کو کافر و مرتد کہا جا سکتا ہے۔اور نہ ان کو اقلیت قرار دئے جانے کی ضرورت ہے۔یہ ایک نیا فتنہ اور نئے عقیدہ کی ایجاد نظر آتی ہے۔جو پہلی بار اخبارات کے ذریعہ عام مسلمانوں کے ذہنوں میں ڈالی گئی ہے۔کہ عام مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کی ہمت گر جائے۔اس لئے چند امور غور طلب ہیں۔(۱) کیا اسلام کے دائرے میں رہنے کیلئے ہر مسلمان کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ایمان اور عقیدہ ہو۔کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اس کو نبی ماننے والا غیر مشروط طور پر کافر ہیں۔

(۲) اگر ایک آدمی ایسا عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی ماننے والے کافر نہیں تو جب تک وہ اپنے نبی پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر نہ سمجھیں۔تو ایسا آدمی خود حضور ﷺ کے نبوت پر ایمان رکھتا ہے یا نہیں؟

(۳) ایک فریق دوسرے فریق کو کافر کہہ دیں تو کیا دوسرے فریق کو یہ حق حاصل ہے۔کہ وہ پہلے فریق کو کافر کہے۔اسی بناء پر کہ پہلے فریق نے اس کو کافر کہا ہے؟

المستفتی: عبدالحئی لیفٹ بینک بیراج کالونی حیدرآباد سندھ ۲۲/ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ

الجواب: مودودی صاحب نے لاہوریوں کے متعلق صراحتاً لکھا تھا۔کہ یہ فرقہ کافر نہیں ہے اور ابھی قادیانیوں کے متعلق اشارہ واضح کرتا ہے کہ یہ فرقہ کافر نہیں ہے تو مودودی صاحب پر تعجب ہے۔کہ ضروریات اور قطعیات سے انکار کرنے والے اس کے نزدیک کافر نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کفر کے مفہوم اور مطلب کو نہیں جانتے۔ورنہ یہ غلط اور غیر محتاط اقدامات نہ کرتے۔بلا شک وشبہ خاتم النبیین کے بعد نئے نبی کا ماننے والا غیر مشروط طور سے کافر ہے۔(۲) ایسا شخص عنقریب کافر ہونے والا ہے۔اس پر کفر کا شدید خطرہ ہے۔(۳) ضروریات دین سے انکار کرنے والوں کو کافر کہا جائیگا۔[۱] خواہ اس نے کسی کی تکفیر کی ہو یا نہ کی ہو۔فقط

شیخ الحدیث مفتی اعظم فقیہ العصر (محمد فرید عفی عنہ) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مودودی صاحب اجماع امت سے اعراض کرنے والے ہیں

[۱] قال العلامه ابن نجيم والكفر شرعا تكذيب محمد ﷺ في شئي مما ثبت عنه ادعاء ه ضرورة (البحر الرائق ص ۱۱۹ جلد ۵ باب احكام المرتدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مودودی صاحب کے بارے میں کہ ان کے متعلق ۱۱۴۳ علماء کا فتویٰ موضع پکھلی کے خطیب صاحب نے پڑھایا۔علاوہ ازیں مولانا نصیرالدین غورغشتوی صاحب کا فتویٰ محرف قرآن ارشادات نصیری کے نام سے بازار میں موجود ہے۔تو اتنے بڑے اکابر علماء کے فتووں کی روشنی میں آپ صاحبان کی کیا رائے ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: عبدالرحیم طوروی صوابی مردان...... رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

الجواب: مودودی صاحب پر کفر کا شدید ترین خطرہ ہے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے تو الد کا دلیل قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ ہے قال الله تعالیٰ لم یمسسنی بشر ولم اک بغیا .الایۃ ﴿۱﴾ اور تمام کے تمام لاہوریوں کا یہ عقیدہ ہے۔کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کا بیٹا ہے۔(صرح بہ محمد علی لاہوری فی تفسیر بیان القران ص ۳۱۳ جلد ۱)اور فرقہ لاہوری مودودی صاحب کے نزدیک کافرنہیں ہے۔تو جب ایک قطعی امر سے منکر مودودی صاحب کے نزدیک کافرنہیں ہے۔تو مودودی صاحب اجماع امت سے اعراض کرنے والے ہیں اور ضروریات دین سے اعراض کرنے والے ہیں کیونکہ جس طرح توحید اور رسالت ضروریات دین سے ہیں اسی طرح ضروریات سے منکر کا کفر اور کافر ہونا بھی ضروریات دین سے ہے۔ (وما نقل عن بعض الاکابر فمحمول علی انه لم یبلغه تفصیل عقائد هم) فقط

فقیہ النفس مفتی اعظم (محمد فرید عفی عنہ) شیخ الحدیث وشیخ طریقت دارالعلوم حقانیہ

مودودی صاحب کے متعلق فتویٰ پر دوبارہ استفسار

سوال: محترمی ومکرمی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں آپ کا ایک دیرینہ عقیدتمند ہوں اعلاء کلمۃ الحق اور اشاعت دین کیلئے آپ کی مساعی قابل تعریف ہیں اس پرفتن دور میں آپ کی خاموشی اور مبنی براحتیاط پالیسی بھی آپ کی عظمت پر دلیل ہے۔مگر ایک بات جو ان سطور کے لکھنے کی باعث بنی ہے وہ دارالعلوم حقانیہ کے صدر مرکزی دارالافتاء کا ایک غیرمحتاط فتویٰ ہے جو کل رات ہی میری نظر سے گزرا۔مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ مودودی صاحب پر کفر کا شدید خطرہ ہے اور وجہ یہ بتائی ہے۔کہ وہ لاہوری فرقہ کو کافر تسلیم

﴿۱﴾(پ: ۱۶ سورۃ المریم رکوع: ۳ آیت : ۱۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں کرتے اوراسی طرح وہ ضروریات دین اوراجماع امت سے اعراض کررہے ہیں ملاحظہ ہوفتویٰ نمبر۴۸۸۳ مفتیٰ صاحب کومولانا مودودی صاحب کی جس عبارت سے یہ علم ہوا ہے کہ وہ لاہوریوں کو کافرنہیں کہتے تو وہاں بصراحت یہ بھی انہوں نے لکھا ہے کہ وہ انہیں مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ کفراوراسلام کے درمیان معلق ہیں۔ پھر نہ معلوم مفتی صاحب کی نگاہ خط کے اس حصہ پر کیوں نہ پڑی۔ کہ لاہوری فرقہ مولانا مودودی صاحب کے نزدیک مسلمان بھی نہیں ہیں شاید اس وجہ سے کہ پھر مفتی صاحب کو جولانی قلم کا موقع ہاتھ نہ لگتا۔اور نہ عوام کوان کے خلاف مشتعل کیا جاسکتا تھا زیادہ سے زیادہ ان کی عبارت پر جو علمی اعتراض کیا جاسکتا تھا تو یہی کہ مودودی صاحب کفراوراسلام کے درمیان واسطے کے قائل ہیں۔مگر مفتی صاحب نے یہ کہہ کر کہ وہ لاہوریوں کو کافرنہیں سمجھتے۔ یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ لاہوری فرقہ کومودودی صاحب مسلمان سمجھتا ہے حالانکہ یہ توجیہ القائل بما لا یرضیٰ قائله کے علاوہ افتراءاور بہتان کے ضمن میں آتا ہے۔اس سلسلے میں میں نے مودودی صاحب کوایک خط لکھا تھا جس کا جواب بھی انہوں نے دیا ہے جوارسال خدمت ہے جس سے بھی جناب مفتی صاحب کے غیرمحتاط روش پر روشنی پڑتی ہے بہرحال آئندہ کیلئے اس طرح غیرمحتاط فتوے سے گریز کرنا چاہیئے۔جواب کیلئے منتظر ہوں۔

نیازمند:عبدالعزیز مظاہری محلہ پیرمبارک شاہ کوہاٹ شہر

مودودی صاحب کے خط کا متن

محترمی ومکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کا خط ملا۔لاہوری مرزائیوں کی تکفیر کے معاملے میں ہم اسی اصول کے قائل ہیں جسے علماء کرام زبان سے تو بہت کہتے ہیں مگراس پرعمل نہیں کرتے یعنی اگر سو میں ننانوے دلائل کسی کی تکفیر کی ہوں اورایک دلیل ایسی ہوجن کی بناء پر تکفیر سے اجتناب کیا جاسکے تو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے لاہوری اپنا عقیدہ خود جو بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزاغلام محمد نے سرے سے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا تھا کوئی شک نہیں کہ ہمارے نزدیک مرزا کا دعویٰ نبوت ثابت ہے لیکن ہمیں یا کسی کو بھی یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ لاہوریوں کا عقیدہ وہ نہیں ہے جو کہتے ہیں بلکہ وہ ہے جو ہم ان کا عقیدہ قراردیں جب وہ اسے مدعی نبوت قرارنہیں دیتے تو اسے مجدد یا مہدی کہنے کی بناء پر ہم ان کی تکفیر نہیں کرسکتے۔البتہ ہم ان کو منافق کہتے ہیں کیونکہ جس شخص کا دعوائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبوت صریح تحریری خط میں موجود ہے اور اس کے ماننے والے اٹھانوے فیصد آدمی اس کی تقریروں سے یہی سمجھتے ہیں۔ وہ مدعی نبوت تھا اور عام قارئین بھی ان تحریروں کے یہی معنی سمجھتے ہیں اس کے متعلق ان کا یہ کہنا کہ وہ مدعی نبوت تھا اور پھر اسے مجدد اور مہدی قرار دے کر اس کی تصدیق کرنا ان کی اس قول کی صداقت کو اس حد تک مشتبہ بنا دیتا ہے کہ ہم ان کے متعلق یہ رائے قائم کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ اس کے دعوائے نبوت کا انکار کرنے میں منافقت برت رہے ہیں تاہم منافق اور کافر میں جو اصولی فرق ہے اسے ہم ساقط نہیں کر سکتے۔ جو شخص کسی موجب کفر قول سے برأت ظاہر کریں اسکی تکفیر بھی نہیں کی جا سکتی اور اگر قرائن یہ بتا رہے ہوں۔ کہ اس کا یہ اظہار برأت دراصل احتیالی ہے تو اسے مومن بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہی منافق کا مقام ہے قرآن میں منافق انہی لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جس کے اندر ایمان نہ ہو مگر اظہار سے اپنے کفر کو چھپاتے ہوں۔

(یہ جواب میری ہدایات کے مطابق ہے) دستخط: غلام علی

دستخط: ابوالاعلیٰ فقط معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

حضرت مفتی صاحب کی جانب سے تفصیلی جواب

الجواب محترم المقام السلام علیکم۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب (مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے آپ کا شکایت نامہ جواب دینے کیلئے دیدیا۔ آپ نے مودودی صاحب کے بارے میں میرے فتویٰ کو غیر محتاط قرار دیا ہے اس لئے آپ اور دوسرے ایسے حضرات کے اطمینان کیلئے جو مودودی صاحب سے متاثر ہیں اور ان کو زبان حال سے ہر غلطی سے معصوم سمجھتے ہیں یہ چند سطور لکھتا ہوں کہ آپ اس پر نظر انصاف سے غور فرما دینگے اس میں شک نہیں کہ مودودی صاحب ایک صاحب قلم شخص ہیں بظاہر ان کے سینہ میں اسلام کا درد محسوس ہوتا ہے مگر صرف اتنی بات کو اقتدا اور حقانیت کا معیار سمجھنا سطحیت ہے۔ اور ارشاد نبوی ﷺ **ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر** (۱) کو نظر انداز کرنا ہے ایک ایسا شخص جو احکام و مسائل میں جمہور سلف کی رائے چھوڑ کر شاذ اور مرجوح اقوال کو مذہب بناتا ہو اور ان تحریرات سے سلف صالحین سے بدظنی اور علماء حق پر بے اعتمادی پیدا ہوتی

(۱) (صحیح البخاری ص ۶۰۴ جلد ۲ کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو دینی مسائل اور معتقدات میں مقتداء بنانے کا مستحق نہیں اور اس کی دینی جہت اور اسلامی درد کی مثال اس بڑھیا جیسی ہے جس نے شاہی باز کو از راہ محبت بے دست و پا بنا دیا تھا۔

مرزائیوں کے متعلق علماء کا فتویٰ: ۔آپ کو یہ حقیقت معلوم ہوگی کہ تمام محقق اور محتاط علماء کا یہ حتمی فیصلہ ہے۔ کہ مرزائی فرقہ خواہ مرزا علیہ ما علیہ کو نبی مانے یا مجدد، تمام کے تمام کافر اور خارج از اسلام ہیں ۔ کیونکہ یہ لوگ قطعیات بلکہ ضروریات دین سے انکار کرتے ہیں اور ضروریات دین سے انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے اگر چہ اس کے پاس کوئی تأویل ہو. يدل عليه كلام الخيالي في مسئلة استحلال المعصية . ﴿۱﴾

فقہاء و متکلمین کے عبارات: ۔مزید اطمینان کیلئے فقہاء و متکلمین کے بعض عبارات اہل علم کیلئے درج کرتا ہوں۔

(۱) اعلم ان اصل الكفر هو التكذيب المعتمد لشئي من كتب الله المعلومة ولا حد من رسله عليهم الصلوة والسلام او لشئي مما جاء به اذا كان ذلك الامر المكذب به معلوماً بالضرورة من الدين ولا خلاف ان هذا القدر كفر و من صدر عنه فهو كافر .

(اكفار الملحدين للعلامة انور شاه الكشميرى ص ۲ ۵)

ترجمہ: کفر کی حقیقت یہ ہے کہ جان بوجھ کر اللہ کے کتابوں یا اس کے کسی رسول یا ان کے لائے ہوئے دین کے کسی حصہ کو جھٹلایا جائے جبکہ اس چیز کا ضروریات دین میں سے ہونا معلوم اور ثابت ہو۔ اور اس میں اختلاف نہیں ۔ کہ اتنی بات کفر ہے۔ اور جس سے صادر ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

(۲) والكفر في الشرع انكار ماعلم با لضرورة مجئى الرسول به . (تفسير بيضاوى للقاضى)

ترجمہ: کفر اصطلاح شرع میں کسی ایسی چیز سے انکار کرنا ہے جس کا بیان کرنا یقینی طور پر پیغمبر ﷺ سے ثابت ہو چکا ہو۔

(۳) المراد بالتكذيب عدم التصديق الذى مر . (ردالمحتار ص ۲۹۲ جلد ۳)

ترجمہ: تکذیب کا مطلب کسی چیز کی تصدیق نہ کرنا ہے۔

﴿۱﴾ قال العلامه خيالى قوله لما اجمع عليه السلف لا يقال لا اجماع مع مخالفة الحسن لانا نقول النفاق كفر مضمر .قال العلامه عبد الحكيم السيالكوتى فى حاشية فا ن النفاق كفر مضمر داخل فى مطلق الكفر فيكون نفى المنزلة بين الكفر مطلق و الايمان مجمعاً عليه . (الخيالى على شرح العقائد النسفيه مطبع مجتبائى دهلى ص ۱۲۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) الكفر لغة الستر و شرعاً تكذيب محمد ﷺ في شئي مما يثبت عنه ادعاء ه ضرورة .
(بحرالرائق ص ۱۱۹ جلد ۵)

ترجمہ: کفر کا لغوی معنی چھپانا اور شرعی معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا کسی چیز میں تکذیب کرنا جس کا بیان کرنا حتمی طور پر حضور ﷺ سے ثابت ہو چکا ہو۔

(۵) قال العلامه الوسی و اما ساداتنا الحنفية رضى الله عنهم فلم يشتر طوا في الاكفار سوى القطع بثبوت ذلک الامر الذی تعلق به الانکار لابلوغ العلم حد الضرورة .
(تفسير روح المعانى ص ۱۲۷ جلد ۱)

(۶) و فى المسامرة و اما ما ثبت قطعاً و لم يبلغ حد الضرورة فظاهر كلام الحنفية الاكفار بجحده لانهم لم يشترطوا فى الاكفار سوى القطع لابلوغ العلم به حدالضرورة انتهىٰ مختصراً . (مسامره ص ۳۶۰)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ قطعیات خصوصاً ضروریات سے انکار کرنے والا کافر اور خارج از اسلام ہے۔

<u>لاہوری مرزائیوں کا ضروریات دین سے انکار</u>: ۔ لاہوری فرقہ اگر چہ مرزا قادیانی کو پیغمبر نہیں مانتا ہے۔ لیکن جس طرح ختم نبوت ضروریات دین سے ہے اور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے ولادت اور انبیاء علیہم السلام سے خوارق کا صدور قطعیات اور ضروریات سے ہے۔ اور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور سلفاً خلفاً منقول ہوتا رہا ہے۔ اور یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے ولادت سے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کا بیٹا ہے جو کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ان کے زعم فاسد میں) کا خاوند ہے۔ محمد علی لاہوری جو کہ اس فرقے کا مقتداء ہے۔ اس نے اپنے تفسیر بیان القرآن ص ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵ جلد ۱ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور اس تمام فرقے کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر و لم اک بغیا . الاية ﴿۱﴾ اور اس کلام

﴿۱﴾ (پ: ۱۶ سورۃ المریم رکوع ۴ آیت : ۱۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الہٰی میں جو کہ متواتر ہے اور قطعی الثبوت ہے۔ اور قطعی طور سے بغیر جماع کے ولادت پر دلالت کرتا ہے تو ایسے حکم سے انکار کرنے والا کس طرح کافر نہ ہوگا۔ نیز اس مرزائی مقتداء نے جہاں خوارق کا ذکر آیا ہے تو اس نے تحریفات اور تاویلات کر کے انکو عادیات میں داخل کرنے کے ملحدانہ کوشش کر کے قرآن اور لغت عربی سے تلاعب کیا ہے۔ مثلاً اضرب بعصاک الحجر ﴿۱﴾ کا مطلب یہ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ تم اپنے جماعت کو یہاں سے ایک خاص پہاڑ کو منتقل کرو۔ تو وہاں موسیٰ علیہ السلام نے بارہ چشمے پائے۔ اور تمام قبائل وہاں خیمہ زن ہوئے۔ (تفسیر بیان القرآن ص ۶۰ جلد ۱)

نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچپن میں کلام کرنے کا تجربہ اور عادت کی بناء پر تردید کی ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۱۳ جلد ۲) و ص ۳۱۳ جلد ۱ "مادلھم علی موتہ الا دابۃ الارض" میں دابۃ الارض سے سلیمان علیہ السلام کا بیٹا مراد لیا ہے۔ اور جنات سے مراد بعض اجنبی قبائل ہیں۔ ص ۱۵۳۶ جلد ۳۔ اور "منطق الطیر" سے مراد طیور کے ذریعہ سے خبر رسانی ہے۔ ص ۱۴۰۹ جلد ۳۔ اور اسی طرح بے شمار تحریفات کئے ہیں تو باوجود اس کے ضروریات اور قطعیات سے انکار کے ان لوگوں کے کافر ہونے میں توقف کرنا کس طرح درست ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کی تکفیر بھی امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔

<u>مودودی صاحب کے نزدیک کفر اور اسلام کا مدار</u>۔ جبکہ مودودی صاحب فرقہ مرزائی کو مجدد مانتی ہے۔ یہ بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ متواترات اور اجماعیات سے انکار کرنے والا کافر اور خارج از اسلام ہے۔ مودودی صاحب ترجمان القرآن جلد: ۵۶ عدد: ۶ منصب رسالت ص ۱۲۲، ۱۲۳ میں "ایمان اور کفر کا مدار" عنوان کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ "احادیث کے موجودہ مجموعوں سے جن سنتوں کی شواہد ملتی ہیں ان کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک قسم کی سنتیں وہ ہیں۔ جن کی سنت ہونے پر امت شروع سے آج تک متفق رہی ہے۔ بالفاظ دیگر وہ متواتر سنتیں ہیں اور امت کا ان پر اجماع ہے۔ ان میں سے کسی کو ماننے سے جو شخص بھی انکار کرے گا وہ اسی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا جس طرح قرآن کی کسی آیت سے انکار کرے وہ کافر خارج از اسلام ہوگا" اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کے نزدیک کفر اور اسلام کا دار و مدار اجماعیات اور متواترات کے انکار اور عدم

﴿۱﴾ (پ: ۱ سورۃ البقرہ رکوع: ۷ آیت: ۶۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انکار پر ہے پس جو شخص اجماعیات اور متواترات سے انکار کرے وہ کافر اور خارج اسلام ہوگا۔ کیونکہ مودودی صاحب کے نزدیک یہ اسلام وکفر کا مدار ہے نہ کہ اسلام اور خروج از اسلام کا۔ لہذا کفر اور خروج از اسلام مودودی صاحب کے نزدیک متلازم ہونگے۔ نیز مودودی صاحب نے تصریح کی ہے کہ اجماعیات اور متواترات سے انکار کرنے والوں کا اور قرآن سے انکار کرنے والوں کا حکم یکساں ہے۔ تو جس طرح قرآن سے منکر کافر خارج از اسلام ہے تو اسی طرح متواترات اور اجماعیات سے انکار کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا۔

<u>مودودی صاحب کا عجیب مذہب</u>:۔ لیکن مودودی صاحب پر تعجب ہے کہ وہ اس فرقہ کو کفر اور اسلام کے درمیان معلق سمجھتے ہیں اور کفر اور ایمان کے درمیان واسطہ کے قائل ہو جاتے ہیں جو کہ معتزلہ کا مذہب ہے اور کبھی اس نرمی کے مقابلہ میں اس لئے سخت ہو جاتے ہیں کہ مرتکب الکبیرہ تارک الحج کو کافر سمجھتے ہیں جو کہ خوارج کا مذہب ہے حیرت ہوتی ہے کہ مودودی صاحب کا یہ تذبذب مذاہب سے بے خبری کی وجہ سے ہے یا کسی سیاسی مصلحت کی وجہ سے ہے اور یا مودودی صاحب ان مبتدعین کے ہم مشرب ہیں اس وجہ سے اہل السنۃ والجماعت کے مذہب کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ یا ان سے لاعلمی کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے۔

<u>مودودی صاحب کا عذر گناہ</u>:۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ لاہوری مرزائیوں کی تکفیر کے مقابلے میں ہم اسی اصول کے قائل ہیں جسے علماء کرام زبان سے تو بہت کہتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ یعنی اگر سو میں سے ننانوے دلائل کسی کی تکفیر کے ہوں اور ایک ہی دلیل ایسی ہو جس کے بنا پر تکفیر سے اجتناب کیا جائے۔ تو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے تو اس اعتذار کے متعلق عرض ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک علماء کیلئے فقہاء کی تقلید یعنی ان پر اعتماد بدترین گناہ ہے۔ تو خود کیوں تحقیق کو چھوڑ کر تقلید کے گناہ میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

<u>لطیفہ</u>:۔ اہل زیغ وغیرہ کا اولین دام تزویر یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اعتماد یافتہ علماء اور ائمہ پر بے اعتماد کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ لوگوں کو ان کی تقلید سے متنفر کردیں کیونکہ جب تک ان ائمہ کے ساتھ اعتماد اور تقلید کا تعلق ہوگا۔ تو اہل زیغ ان کے ورغلانے سے مایوس ہوتے ہیں۔ اور ان اہل زیغ کی یہ انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ تمام لوگ ان پر اعتماد کریں اور ان کے مقلد بن جائیں۔ اب تقلید اور اعتماد نہ شرک ہوتا ہے اور نہ بدعت و گناہ. **فاعتبروا یااهل الابصار**

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

احتمالات کفر وایمان میں فقہاء کے کلام کا مطلب :۔ نیز عرض ہے کہ مودودی صاحب نے احتمالات کے بارے میں جولکھا ہے تو انہوں نے یہ مسئلہ نہیں سمجھا ہے فقہاء کرام نے یہ مسئلہ لکھا ہے۔

اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لمایمنعه . قال العلامه ابن عابدین الشامی قوله ای احتمالات لما مر فی عبارة البحر عن التتارخانیه انه لایکفر بالمحتمل . ﴿۱﴾ (ردالمحتار ص ۳۹۹ جلد ۳) قال ایضاً زاد فی البزازیة الا اذا صرح بارادة موجب الکفر .﴿۲﴾ (ص ۳۹۳ جلد ۳) و هکذا فی الهندیه ص ۳۰۹ جلد ۲ ﴿۳﴾ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک محتمل کلام جس میں ۱۹۹ احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا ہو تو اس احتمال کی وجہ سے کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ اس شخص کا احتمال (ممکن ہے) یہی مراد ہو۔ مگر جب یہ شخص موجب کفر کے مراد ہونے پر تصریح کرے۔ تو بے شک اس وقت کفر کا فتویٰ دیا جائیگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ لاہوری مرزائی کفریات کے مراد ہونے پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اس کی اشاعت بھی کرتے ہیں تو مودودی صاحب کا اعتذار ایک بارد اعتذار ہے جو کہ ثقہ عالم کے نزدیک قابل سماعت نہیں۔

مودودی صاحب کے حیلہ کی حقیقت :۔ مودودی صاحب لاہوری مرزائیوں کو منافق کہتے ہیں۔ تو ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کا منافق سے منافق عملی مراد ہے یا منافق اعتقادی۔ اگر آپ کا مراد منافق عملی ہو تو آپ کا فتویٰ کہ لاہوری اسلام سے خارج ہیں غلط ہوا۔ کیونکہ منافق عملی تو اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ اس کا عقیدہ تو درست ہو لیکن اس میں منافق جیسے اعمال اور اخلاق پائے جاتے ہوں۔ اگر آپ کا مراد منافق اعتقادی ہو۔ تو یہ دو وجوہات کی بنا پر غلط ہے اول یہ کہ منافق اعتقادی تو بلا شک وشبہ کافر اور اشد کافر ہے تو آپ لاہوریوں پر کفر کے فتویٰ سے کیوں اجتناب کرتے ہیں۔ دوم یہ کہ منافق اعتقادی تو اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ اندرون سے کافر ہوتا ہے لیکن ظاہر میں اسلام کے معتقدات اور نظریات کا اقرار اور تسلیم کرتا ہے اور لاہوریوں کا یہ رویہ نہیں ہے بلکہ وہ اپنے کفری

﴿۱﴾ (الدر المختار مع رد المحتار ص ۳۱۲ جلد ۳ قبیل مطلب توبة الیأس باب المرتد)
﴿۲﴾ (ردالمحتار ص ۳۱۲ جلد ۳ قبیل مطلب فی ان الکفار خمسة اصناف وما یشترط فی اسلامهم باب المرتد)
﴿۳﴾ (فی الهندیه اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر ووجه واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذلک الوجه کذا فی الخلاصه فی البزازیه الا اذا صرح بارادة توجب الکفر فلا ینفعه التاویل حینئذ .
(فتاوی عالمگیریه ص ۲۸۳ جلد ۲ قبیل الباب العاشر فی البغاة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عقائد کو مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوسف نجار کے بیٹے ہونے کو علانیہ اشاعت کرتے ہیں یہ لوگ اپنے کفریات کو پوشیدہ نہیں رکھتے ہیں اور اگر آپکا کفر کے فتویٰ سے اجتناب اس وجہ سے ہو کہ یہ لوگ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا آپ کو مرزا کو نبی ماننے والوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی یا الٰہ ماننے والوں کے کفر میں بھی کوئی توقف ہوگا خلاصہ یہ کہ آپ کا یہ حیلہ اہل تحقیق کے نزدیک ناقابل التفات ہے۔

مودودی صاحب کی بے احتیاطی اور ہماری احتیاط:۔اس سے معلوم ہوا کہ مودودی صاحب نے فتویٰ دینے میں بہت بے احتیاطی کی ہے اس سے تمام علماء پر بے اعتمادی اور بے احتیاطی کا تو ہم پیدا ہوتا ہے جس دیوار آہنی سے انہوں نے ان یاجوج و ماجوج کو مسدود کیا تھا اسکے ہدم کرنے اور اس میں سوراخ کرنے کیلئے وہ ساعی ہے۔ برخلاف اس کے کہ ہمارے فتویٰ میں بہت احتیاط موجود ہے کیونکہ میں نے یہ لکھا ہے کہ ضروریات سے انکار کرنا کفر ہے۔اور جس طرح توحید، رسالت، حشر وغیرہ ضروریات دین سے ہیں اس طرح ضروریات دین سے انکار کرنے والا کافر ہوجاتا ہے اور اس کا کافر سمجھنا ضروریات دین سے ہے۔اس پر تمام امت مسلمہ کا اجماع اور تعامل رہا ہے لیکن مودودی صاحب نے اس اجماعی اور متواتر اور واضح حقیقت سے کھلم کھلا مخالفت کی ہے۔اور اس قبیح مخالفت کے دو وجوہات ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مودودی صاحب کو یہ معلوم نہ ہو۔کہ لاہوری گروپ ضروریات دین سے انکار کرتے ہیں دوم یہ کہ مودودی صاحب کے نزدیک ضروریات دین سے انکار کرنے والا کافر نہیں ہوجاتا ہے۔تو وجہ اول کے احتمال کی وجہ سے ہم نے کفر کا فتویٰ نہ دیا۔اور چونکہ وجہ ثانی کے مراد ہونے کا خطرہ اور خوف مودودی صاحب کے عادت سے بعید نہیں۔لہٰذا ہم نے احتیاط کی وجہ سے خوف کفر کا فتویٰ دیا۔اور کفر کے فتویٰ سے اجتناب کیا۔اور اپنے اکابر مثلاً مفتی عزیز الرحمٰن صاحب سے مخالفت نہ کی جن کے نزدیک لاہوری کافر اور خارج از اسلام ہیں۔لیکن ان کو کافر نہ کہنے والے کو اس تاویل اور شبہ کی وجہ سے حتمی طور سے کافر نہیں کہتے ہیں۔

مودودی صاحب سے متأثرہ لوگوں کی مداہنت:۔آپ لوگوں کا عجیب رویہ ہے کہ مودودی صاحب کے تفردات اور لغزشات پر کوئی مؤاخذہ اور انکار نہیں کر سکتے ہیں بلکہ تعصب میں آ کر مودودی صاحب کے متعلق مداہنت کرتے ہیں اور اگر کوئی اہل حق مودودی صاحب کی گرفت کرے۔تو خاموشی کی جگہ آپ جانب مقابل بن جاتے ہیں **وهم لهم جند محضرون** کا مصداق بن جاتے ہیں۔اور زبان سے یہ کہتے ہیں کہ ہم مودودی صاحب کے ساتھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صرف سیاسی مسائل میں شریک ہیں۔ آپ لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ مودودی صاحب کے ہر بات کو مستحسن نہ سمجھیں۔ اور مودودی صاحب کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس غلط فتویٰ سے رجوع کریں ورنہ اس پر کفر کا خطرہ موجود ہے۔

پیر طریقت فقیہ النفس مفتی اعظم مولانا (محمد فرید عفی عنہ) شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ ۱۸/ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ

مودودی اور اسکے اتباع کافر نہیں البتہ الحاد میں مبتلا ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین (۱) بعض لوگ مودودی کو کافر، مرتد اور زندیق کہتے ہیں تو براہ کرم ایک آدمی پر کفر کا فتویٰ چسپاں کرنا کہاں تک درست ہے مفسرین اور محدثین نے تو کفر ہونے میں بہت احتیاط کیا ہے؟ (۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی والوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے ان کے ساتھ غمی و شادی، قربانی وغیرہ کرنا حرام اور مکروہ ہے۔ یہ کہاں تک درست ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: محبوب علی صوابی ۱۶/ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

الجواب: (۱) کفر کا دارومدار ضروریات دین سے انکار کرنے پر ہے اور چونکہ مودودی صاحب ضروریات دین سے منکر نہیں ہیں لہٰذا وہ کافر نہیں ہے۔ البتہ بعض بے احتیاطیوں اور گستاخیوں کیوجہ سے ان پر کفر کا خطرہ موجود ہے۔ (۲) مودودی صاحب اور اس کے ہم خیال لوگوں کے پیچھے اقتداء نہ کرنا چاہیئے کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے اقتداء کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ اگرچہ کفر میں داخل نہیں ہوئے ہیں لیکن الحاد میں ضرور مبتلا ہیں۔

مودودی لغزشات اور انکا اقتداء

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ مودودی نے خلافت و ملوکیت میں جو کچھ تحریر کیا ہے کیا وہ صحیح ہے یا محض الزامات ہیں؟ اور نیز صحابہ، انبیاء، تابعین، صالحین حتیٰ کہ اکابرین دیوبند تک کے لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا ہے کیا وہ صحیح ہیں یا الزامات؟ اگر یہ باتیں واقعی مودودی صاحب نے لکھی ہوں تو پھر ان لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھنا، نکاح اور ان کے پیچھے نماز وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عتیق الرحمٰن پشاوری ۱۱/۴/۱۹۷۰ء

الجواب: مودودی صاحب کے زعمی تحقیقات تمام کے تمام لغزشات ہیں جو کہ اکابر علماء نے تحریر اور تقریر کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذریعے واضح کی ہیں۔مودودی صاحب کی یہ عادت ہے۔کہ شاہراہ کو چھوڑ کر شواذ کو مذہب بناتا ہے۔مودودی صاحب اپنے لئے زبان حال سے عصمت ثابت کرتا ہے۔لیکن معصومین پر طعن کو جائز رکھتا ہے مودودی صاحب کے مصنفات کا تاثر سلف پر بے اعتمادی اور صرف اس پر اعتماد ہے خلافت وملوکیت کا تاثر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم پر بدظن ہونا ہے۔جس سے وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔اور دوسروں کو بھی تباہ کرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ مودودی صاحب پر کفر کا خطرہ ہے اور بلاشک ضال اور مضل ہے اس کے پیچھے اور اس کے ہم خیال لوگوں کے پیچھے اقتداء نہ کرنا چاہیئے۔فقط

مودودی لغزشات افتراء نہیں کتابوں میں موجود ہیں

سوال: جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی صاحب پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں کیا وہ باحوالہ اور صحیح ہیں اور اس جماعت کی رکنیت کیسی ہے؟

المستفتی: مولانا نورالرحمٰن لانڈھی کراچی نمبر۲۲

الجواب: مودودی صاحب کے تصنیفات کی طرف مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الزامات صحیح ہیں۔ان میں کوئی افتراء نہیں ہے۔بے شک باحوالہ الزامات ناقابل تسلیم ہیں۔اور چونکہ مودودی صاحب کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقائد سے منحرف ہے لہٰذا اتباع مودودی صاحب اور مداہنت وغیرہا شنائع رکن ہونے کے لازم وملازم ہیں۔لہٰذا اس سے احتراز ضروری ہے۔

نوٹ: آپ جس الزام وغیرہ کے متعلق وضاحت چاہتے ہیں تو تعین کے بعد تعمیل حکم کیا جائیگا۔﴿۱﴾

مودودیت اور ان کے کتابوں کا مطالعہ

سوال: کیا مودودی کافر ہے اور مودودی کے بعض متبعین جو عقیدہ مودودیت نہیں رکھتے مگر ان کیلئے اشاعت اور کوشش کرتے ہوں تو ایسے آدمیوں کا کیا حکم ہے؟اور مودودی کتابوں کا مطالعہ ہمارے لئے کیسا ہے؟

المستفتی: محمد اسلم چمن بلوچستان

﴿۱﴾نوٹ: اب مودودی جماعت جو کتابیں شائع کرتی ہیں تو یا تو بعض کتابوں سے وہ قابل اعتراض باتیں نکالی ہیں۔اور یا جدید ایڈیشنوں میں صفحات میں ردوبدل کیا ہے۔لہٰذا جن حضرات نے مودودی لغزشات پر گرفت کی ہے اور صفحات وغیرہ ذکر کئے ہیں تو جدید ایڈیشنوں کی وجہ سے عام قاری کو اس کا ملنا مشکل ہے۔لہٰذا یا تو پرانے ایڈیشنز ملاحظہ کئے جائیں۔اور یا کسی تحقیق اپریشن کرنے والے عالم سے رجوع کیا جائے۔تاکہ حوالہ پانے میں آسانی ہو۔(از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: مودودی صاحب اہل ہوئی ہے لیکن کافر نہیں ہے کیونکہ ضروریات دین سے منکر نہیں ہے۔ لیکن تکثیر سواد اور جدید تعلیم یافتہ طبقے پر قبضہ کرنے کیلئے دین میں تجدید اور تحریف کا شکار ہوا ہے۔ اوران کے متبعین جو یہ عقائد نہیں رکھتے ہوں۔ اہل ہوئی تو نہیں لیکن مداہن ضرور ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مودودی صاحب کے تفردات پر نہ خود گرفت کر سکتے ہیں اور نہ دوسروں کے گرفت کو برداشت کر سکتے ہیں بلکہ الٹا مقابل بن جاتے ہیں۔ اور دین سے ناواقف اور غیر راسخ مسلمان اشخاص کیلئے مودودی صاحب کے کتب کا مطالعہ مضر ہے۔ فقط

مودودی کے خلاف فتوے اصولی ہیں جذباتی نہیں

سوال: بعض لوگ یہ افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ مولانا احمد علی لاہوری کا مودودی صاحب کے خلاف فتویٰ تحقیق پر مبنی نہ تھا اور مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب اپنے فتوے سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ تو علماء دیوبند نے مودودی کے خلاف جو فتوے دئے تھے تو کیا یہ فتوے وقتی تھے یا شریعت کے روشنی میں اصولی تھے؟

المستفتی: مولانا عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند ڈھکی چارسدہ ..... ۲۸ رشعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ افواہ غلط ہے۔ ان اکابر کے فتوے اصولی تھے وقتی اور جذباتی نہیں تھے ہم مودودی صاحب اوران کے تفردات سے بیزار ہیں۔ ﴿۱﴾

مودودی صاحب کی تقلید اور اجتہاد کی وضاحت

سوال: محترم فخر الاماثل والاقران قدوة السالكين والعارفين شيخ الحديث صاحب مدظله در عهد حاضره بعض مودودی را مجتهد گویند! سوال آنکه مودودی واقعةً مجتهد است و در عهد حاضره قابل صحیح اجتهاد سلف موزون فرماید یا نه ؟ مودودی مقلد است یا غیر مقلد ؟

المستفتی: رحمٰن الدین تالاش ضلع دیر

الجواب: مولانا مودودی نہ ائمہ اربعہ کا مقلد ہے اور نہ اہل حدیث کے مسلک کے ساتھ موافق ہے۔ بلکہ وہ ایک چھٹے مذہب کا مالک ہے۔ اور مودودی صاحب ممیزین کے رتبہ کو نہیں پہنچا ہے۔ تو مجتہد کس طرح ہو جائیگا۔ فقط

﴿۱﴾ مودودی صاحب کے تفردات ان کے کتابوں میں موجود ہیں اور جن اکابر نے ان کے لغزشات پر گرفت کی ہے۔ آخری دم تک اس پر قائم رہے جبکہ مودودی صاحب بھی آخری دم تک ان پر قائم تھے اور جماعت مودودی بھی ابھی تک اسی پر قائم ہے۔ لہٰذا ان کے ضال اور مضل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ

یرفع اللّٰہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط

الآیۃ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قرآن کریم

کتاب العلم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب العلم

عورتوں کو کتابت سکھانا اور حدیث نہی بالکتابت کی تشریح

سوال: ہمارے گاؤں میں پرائمری گرلز سکول قائم ہوئی ہے۔ جسکی مخالفت میں ایک مولوی صاحب نے ایک میت کے تدفین کے بعد حسب معمول قبرستان میں تقریر کرتے ہوئے ایک حدیث (بلا حوالہ کتاب و راوی) سنائی۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی۔ کہ عورتوں کو قلاں قلاں چیز سکھاؤ۔ مگر کتابت مت سکھاؤ۔ **و لا تعلمو هن الكتابة** آیا یہ حدیث موجود ہے؟ علاوہ ازیں عورتوں کو کتابت سکھانا کیسا ہے؟

المستفتی فضل اکبر جلسئ صوابی مردان ۔ ۱۹۶۹ء/۲/۱۳

الجواب: حدیث لا تعلمو هن الكتابة کو ابن مردویہ اور بیہقی نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور جس حدیث میں اجازت مذکور ہے۔ یعنی **علمی حفصة رقية النملة كما علمتها الكتابة** اخرجه ابو داؤد والحاكم یہ ابو داؤد وغیرہ میں منقول ہے۔ چونکہ یہ حدیثین بظاہر متعارض ہیں۔ اسی وجہ سے بعض علماء کراہیت کو ترجیح دیتے ہیں۔ الا نہ محرم اور حدیث اجازت کو نساء سلف یا امہات المومنین کے ساتھ مخصوص ہونے پر محمول کرتے ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ میں یہ توجیہات نقل کئے ہیں (۱) لیکن مولانا عبدالحئی صاحب نے جواز کی طرف میلان کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نہی کی حدیث ضعیف ہے۔ اور دیگر محدثین نے اس کے رواۃ میں ضعفاء اور وضاعین رواۃ ظاہر کئے ہیں۔ (۲) لہٰذا اجازت کی حدیث

(۱) قال العلامه علی بن سلطان محمد القاری (الا تعلمین هذه رقية النملة لما علمتها الكتابه) قال الخطابی فيه دليل على انه تعلم النساء الكتابة غير مكروه قلت يحتمل ان يكون جائزًا للسلف دون الخلف لفساد نسوان في هذا الزمان (مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة ص ۳۶۳ جلد ۸ باب الطب و الرقی)

(۲) لا تعلموهن الكتابة قال بن الجوزی هذا الحديث لا يصح عن رسول الله ﷺ و قد ذكره ابو عبدالله النيشاپوری فی صحيحه و العجب كيف خفی عليه امره. قال ابو حاكم ابن حبان كان محمد ابراهيم الشامی (راوی الحديث) يضع الحديث على الشاميين لا يحل الرواية عنه الا عند الاعتبار احاديث لا اصول لها من كلام رسول الله ﷺ لا يحل الا احتجاج به (الموضوعات لابن الجوزی ص ۲۶۹ جلد ۲ باب تعليم النساء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معمول ہوگی۔اور نہی کی حدیث معمول نہ ہوگی۔علاوہ یہ کہ بہت سی عورتیں جو کہ اکابر فقہاء کی بیویاں تھیں۔ان سے کتابت ثابت ہے۔مزید تفصیل کیلئے مجموعۃ الفتاوی صفحہ (۱۰۷ تا ۱۱۴) تک ملاحظہ کریں۔لہذا تعلیم کتابت جائز ہے۔بشرطیکہ مفاسد پر مشتمل نہ ہو مثلاً بے پردگی' بے حیائی' ورنہ احتراز ضروری ہے۔

فقہی مسائل میں شامی (ردالمحتار) کا مقام

سوال: شامی ردالمحتار کی پوزیشن کیا ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: جاوید احمد چوک یادگار پشاور

الجواب: شامی (ردالمحتار) فقہی مسائل میں نہایت معتمد کتاب ہے۔اسکا نہ ماننے والا جاہل یا متجاہل ہے۔اور مطلق فقہ نہ ماننے والا کافر ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

فرض عین علم حاصل کرنے کے بعد والدین کی خدمت کرے

سوال: جس آدمی نے فرض علم حاصل نہیں کیا ہے۔مگر علم حاصل کرنے لگ گیا ہے۔اور والدین اسکے ضعیف ہوں۔اور ان کی خدمت کیلئے کوئی نہ ہو۔اور یہ آدمی نفس وخواہش پر بھی کنٹرول نہیں رکھتا، تو یہ شخص کیا کرے؟

المستفتی: عبدالرحمان جامع مسجد تکیہ فقیرآباد پشاور ۱۹/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: ایسا طالب علم مقدار فرض عین علم حاصل کرے۔﴿۲﴾ اور اسکے بعد خدمت والدین اور انتظام شادی کرے (ماخوز از هندیه صفحه ۴۰۱ جلد۵). وھو الموفق

موجودہ دور میں تعلیم نسواں کا حکم

سوال: موجودہ زمانے میں تعلیم نسواں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

المستفتی: مولوی سیال محمد صاحب تھانہ ملاکنڈ ایجنسی ۳۰/۷/۱۹۷۸ء

﴿۱﴾ فی الهندیه رجل قال قیاس ابی حنیفة رحمه الله تعالی حق نیست یکفر کذافی التتارخانیه (عالمگیری صفحه ۲۷۱ جلد۲ موجبات الکفر منها ما یتعلق بالعلم والعلماء)

﴿۲﴾ وفی الهندیه ولوخرج الی التعلم ان کان قدرعلی التعلم وحفظ العیال فالجمع بینهما افضل ولوحصل مقدارمالا بدمنه مال الی الفقه بامر العیال ولا یخرج الی التعلم ان خاف علی ولده کذافی التتارخانیه نافلاعن الینابیع. (فتاوی عالمگیری صفحه ۳۶۶ جلد۵ الباب السادس والعشرون کتاب الکراهیة)

الجواب: تعلیم نسواں بذات خود جائز ہے۔ البتہ اگر مفاسد کے تحقق متعین یا مظنون ہوں تو ناجائز ہوگی۔ کماھو الاصل فی کل مباح۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

لڑکیوں کیلئے سکول و کالج میں تعلیم ممنوعات و مفاسد کے لزوم کی وجہ سے ممنوع ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ موجودہ وقت میں لڑکیوں کی تعلیم حاصل کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہے یا ناجائز؟ ایک شخص کہتا ہے، کہ لڑکیوں کیلئے تعلیم حاصل کرنا حرام ہے۔ اس بارے میں ہمیں جواب سے نوازیں؟

المستفتی: نور محمد مدینہ کلاتھ ہاؤس لنڈی کوتل ۱۳ر ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

الجواب: لڑکیوں کیلئے سکول اور کالج میں تعلیم حاصل کرنا بذات خود ممنوع نہیں ہے۔ بذات خود ممنوع بے پردگی، اختلاط اور آزادی جیسے امور ہیں۔ نیز اصول شرعیہ کے بناء پر وہ امر بھی ممنوع شمار ہوتا ہے۔ جو کہ دیگر ممنوعات کا ذریعہ ہو۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

عورتوں کیلئے مفاسد خارجیہ کی وجہ سے خط و کتابت سیکھنا ناجائز ہے

سوال: جناب مفتی صاحب کیا عورتوں کو خط و کتابت سکھانا اور ان کی لکھائی جائز ہے یا ناجائز؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: گل محمد خان کوٹ ادو مظفر گڑھ ۱۵ر اگست ۱۹۸۴ء

الجواب: عورتوں کیلئے خط و کتابت سیکھنا جائز ہے۔ لان حدیث الا باحۃ صحیح وحدیث النھی لا یقاومہ۔ البتہ بسا اوقات ایک مباح چیز مفاسد خارجیہ کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہے۔ ﴿۳﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ وفی الخانیہ والاصل فی الاشیاء الاباحۃ وان علم انہ مغصوب بعینہ لا یحل ان یاکل لانہ علم بالحرمۃ.
(فتاوی تتارخانیہ موضوع علی ھامش الھندیہ صفحہ ۲۰۰ جلد ۳ کتاب الحظر والا باحۃ)

﴿۲﴾ وفی الھندیہ ان کان الاصل الا باحۃ ینظر الی العارض فان غلب علی الظن وجود المحرم فالکراھۃ للتحریم والا فالکراھۃ للتنزیہ و نظیرہ سور البقرۃ الجلالہ و سباع الطیر ھکذا فی خزانۃ الفتاوی.
(عالمگیری صفحہ ۳۰۸ جلد ۵ کتاب الکراھیۃ)

﴿۳﴾ وفی الھندیہ وان کان الاصل الاباحۃ ینظر الی العارض فان غلب علی الظن وجود المحرم فالکراھۃ للتحریم والا فالکراھۃ للتنزیہ.
(عالمگیری صفحہ ۳۰۸ جلد ۵ کتاب الکراھیۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دینی تعلیم کیلئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ تعلیم دین کیلئے کوئی عورت بغیر محرم اور خاوند کے دور دراز مقامات پر اقامت کرسکتی ہے جبکہ ایک محفوظ مقام ہو، مگر اس وجہ سے اس کو دور دراز سفر میں بغیر محرم کے آنا جانا پڑتا ہے۔ کیا وہ اس صورت کے باعث دینی تعلیم کو موقوف کردیں، یا کہ دینی تعلیم حاصل کرے؟

المستفتی: احسان الٰہی ریٹائرڈ ایڈیٹر دہلی گیٹ ملتان شہر ۲۲،۳،۱۹۷۶

الجواب: صورت مسؤلہ میں انسب اور احوط یہ ہے کہ آپ بیوی اور بچی کو اپنے پاس رکھ کر بہشتی زیور اور تعلیم الاسلام پڑھائیں، تاکہ بغیر محرم اور خاوند کے ممنوع سفر سے رہائی حاصل ہو۔ باقی یہ بھی جائز ہے کہ یہ دونوں ماں بیٹی ایک محفوظ مکان میں ہوں اور آپ ان کے پاس کبھی کبھی آتے جاتے ہوں۔ اور یہ اکیلے سفر نہ کرتے ہوں۔ ﴿۱﴾ فقط

دینی اور دنیوی تعلیم میں بے علم والدین کا حکم نہ ماننے کا حکم

سوال: محترم مفتی صاحب! میں درجہ دوم درس نظامی کا طالب علم ہوں۔ والد کا اصرار ہے کہ میں ڈسپنسر کورس (طب) کا پیشہ اختیار کروں۔ اور خارجی طور پر دینی کتب کا مطالعہ جاری رکھوں۔ اور حال یہ ہے کہ طب کے اس ٹریننگ کے دوران میرے ساتھ خواتین (نرس) بھی بیٹھی ہوں گی۔ آیا میں والد کا حکم مانوں یا اپنا علم دین جاری رکھوں؟

المستفتی: ضیاء الاسلام متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۶/۱۰ کتوبر ۱۹۸۳ء

﴿۱﴾ وفي المنهاج السنن والروايات الحديثية تدل ان جواز خروجهن مشروط بشرائط منها كونها تفلات كما في رواية ابي داؤد ومنها عدم الاختلاط بالرجال عند الدخول والخروج لحديث لو تركنا هذا الباب للنساء .رواه ابوداؤد ولحديث كان رسول الله ﷺ اذا سلم مكث قليلا وكانوا يرون ان ذلك كما ينفذ النساء قبل الرجال واشارت عائشة الى المنع عند عدم مراعاتهن الشرائط .في حديث ابي داؤد عنها لو ادرك رسول الله ﷺ ماحدث النساء لمنعهن المسجد ولذا كلما زادت تها ونهن في مراعاة هذه الشرائط شددالعلماء في امر حضورهذا المساجد حتى افتوا بعدم خروجهن بالليل ولا بالنهار سواء كن شواب او عجائز لان لكل ساقطة لاقطة

(منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۰۲، ۱۰۳ جلد ۳ باب في خروج النساء الى المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: غیر دیندار بے علم والد کا ماننا زیر غور ہوتا ہے۔ بہر حال اس والد کا حکم مسطور نہ ماننا مستقبل قریب اور بعید دونوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

سوال نامہ برائے لازمی دینی علوم

سوال : (۱) انفرادی زندگی کے متعلق علم دین کا فرض حصہ کیا ہے؟ ''الف'' عقائد'' ب'' عبادات ''ج'' حقوق العباد'' ''د'' شعائر آداب اسلامی'' ''ہ'' تربیت اخلاق وتزکیہ نفس۔

(۲) اجتماعی زندگی سے متعلق علم دین کا فرض حصہ کیا ہے؟

''الف'' تنظیم معاشرہ'' ب'' تنظیم معیشت'' ''ج'' تنظیم اور ریاست۔

(۳) بین الاقوامی زندگی سے متعلق علم دین کا فرض حصہ کیا ہے؟

''الف'' داعیانہ تقاضے (ولتكن منكم امة يدعون الى الخير) ''ب'' غلبہ دین (ليظهره على الدين كله)

(۴) کیا مختلف اسلامی فرقوں کے درمیان مذکورہ بالا امور میں اتفاق ہے؟

(د) ''الف'' کیا تدریس کتب کا طریقہ ہی ضروری ہے یا وعظ وتلقین بھی کفایت کر سکتے ہیں؟

''ب'' کیا عربی زبان کی واقفیت ضروری ہے؟ ''ج'' تربیت اخلاق اور تزکیہ نفس کیلئے موجودہ دور میں آپ کیا طریقہ تجویز فرماتے ہیں؟ مطلوبہ امور کی وضاحت فرما کر ہماری رہنمائی فرماویں۔

المستفتی: پروفیسر سید محمد سلیم مہتمم شاہ ولی اللہ کالج منصورہ لاہور ۱۹۷۲ء/۳/۱۸

الجواب: (۱) ''الف'' اہل سنت والجماعت کے تمام اعتقادات کا علم فرض عین ہے۔

''ب'' طہارت، نماز اور روزہ کا علم فرض عین ہے۔ اور زکواۃ، حج کا علم صاحب استطاعت پر فرض عین ہے۔

''ج'' جس معاملہ میں (مثلاً تزویج، تجارت، زراعت، ملازمت وغیرہ) داخل ہونے کا ارادہ ہو، تو اس کا علم فرض عین ہے ''د'' بقدر ضرورت ان کا علم فرض عین ہے۔ ''ہ'' اخلاص، ریا، حسد، عجب وغیرہ آفات نفسانی کی پہچان اور ان کے

﴿۱﴾ في الهندية رجل خرج في طلب العلم بغير اذن والديه فلا بأس به ولم يكن هذا عقوقاً (فتاوى عالمگيرى ص ۳۶۶ جلد ۵ كتاب الكراهية الباب السادس والعشرون)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۔سباب اور معالجات کا علم فرض عین ہے اور اسی طرح اخلاق کا حکم ہے۔ بے شک اس میں تبحر مندوب ہے۔ ﴿۱﴾

(۲)،(۳) اجتماعی زندگی کے متعلق سوالات کا جواب یہ ہے کہ ان کا علم فرض کفایہ ہے۔ اور یہی جواب بین الاقوامی زندگی کے متعلق سوالات کا بھی ہے۔ ﴿۲﴾

(۴) ہاں لیکن بعض فرقوں کا اختلاف بھی ہے۔

(۵) علم ضروری ہے خواہ تدریس کے طریقے سے ہو یا وعظ و تلقین کی شکل میں ہو۔

''ب'' فرض کفایہ ہے۔ ﴿۳﴾ ''ج'' قرآن اور حدیث کا علم حاصل کیا جائے اور اس پر یقین حاصل کیا جائے۔ اعتماد سے یا استدلال سے۔ اور اس یقین کے ذریعہ خوف خدا حاصل کیا جائے۔ تو اس کے بعد ہر قسم تخلیہ اور تحلیہ آسان ہوگا۔ خصوصاً جبکہ تعلیم دہندگان حامل شریعت اور عامل شریعت ہوں۔ ﴿۴﴾ فقط

﴿۱﴾ قال ابن عابدين واعلم ان تعلم العلم الخ اى العلم الموصل الى الاخرة او الا عم منه قال العلامى فى فصوله من فرائض الاسلام تعلم ما يحتاج اليه العبد فى اقامه دينه واخلاص عمله لله تعالىٰ ومعاشرة عباده وفرض على كل مكلف ومكلفة بعد تعلمه علم الدين والهداية تعلم علم الوضؤ والغسل والصلاة والصوم وعلم الذكواة لمن له نصاب والحج لمن وجب عليه والبيوع على التجار ليحترزوا عن الشبهات والمكروهات فى سائر المعاملات وكذا اهل الحرف وكل من اشتغل بشئ يفرض عليه علمه وحكمه ليمتنع عن الحرام فيه اه. وفى تبيين المحارم لاشک فى فرضية علم الفرائض الخمس وعلم الاخلاص لان صحة العمل موقوفة عليه وعلم الحلال والحرام وعلم الريا لان العابد محروم من ثواب عمله بالرياء وعلم الحسد والعجب اذهما ياكلان العمل كما تأكل النار الحطب وعلم قوله وهو التبحر فى الفقه (مندوب) اى التوسع فيه والا طلاع على غوامضه وكذا غيره من العلوم الشرعية والاتها .

(رد المحتار على الدر المختار ص ۳۱، ۳۲ جلد ۱ مقدمه)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين قوله وفرض كفاية والعلم باعمارهم واصول الصناعات والفلاحة كالحياكة والسياسة والحجامة . (رد المحتار على الدر المختار ص ۳۲ جلد ۱ مقدمه)

﴿۳﴾ قال ابن عابدين قال فى تبيين المحارم واما فرض الكفاية من العلم فهو كل علم لا يستغنى عنه قوام امور الدنيا كالطب والحساب والنحو واللغة والكلام والمعانى والبديع والبيان وكل هذه الة لعلم التفسير والحديث.

(ردالمحتار على الدر المختار ص ۳۲ جلد ۱ مقدمه)

﴿۴﴾ قال ابن عابدين وعلم القلب اى علم الاخلاق وهو علم يعرف به انواع الفضائل وكيفية اكتسابها وانواع الرذائل وكيفية اجتنابها وهو معطوف على الفقه لا على التبحر لما علمت من ان علم الاخلاص والعجب والحسد والرياء فرض عين ومثلها غيرها من افات النفوس كالكبر والشح والحقد الخ.

(رد المحتار على الدر المختار ص ۳۲ جلد ۱ مقدمه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دینی تعلیم،تبلیغ،جہاداوراذن والدین

سوال: میں نے آٹھویں جماعت کاامتحان اس سال دیا ہے،میں جہاد بھی کرتا ہوں،لیکن والدین منع کرتے ہیں۔اب سکول کے داخلے شروع ہیں والدین کہتے ہیں کہ سکول پڑھو،اورافسر بن جاؤ۔میں کہتا ہوں کہ میں دینی تعلیم حاصل کرتا ہوں۔کہ عالم بن جاؤں۔نیز میں تبلیغ میں بھی وقت لگانا چاہتا ہوں،لیکن والدین اجازت نہیں دیتے اب میں حیران ہوں،کہ والدین کی بات مانوں یا نہ مانوں؟براہ مہربانی اولین فرصت میں جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی:احمد زمان دتہ خیل ضلع بنوں ۱۹۹۰ء/۹/۳

الجواب: آپ سکول میں داخلہ لیویں اور مناسب تعلیم کے بعد جائز ملازمت کی کوشش کریں۔اور فارغ اوقات میں علماء سے فقہ،قرآن،حدیث پڑھا کریں۔اور ایام تعطیل میں جہاد اور تبلیغ کیلئے جایا کریں۔﴿۱﴾وھو الموفق

لڑکیوں کواعلیٰ درجہ کی تعلیم دلواناعوارض خارجیہ کی بناپرحرام ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لڑکیوں کواعلیٰ درجہ کا تعلیم دلوانا کیسا ہے۔آیا شریعت میں لڑکیوں کواعلیٰ تعلیم دینا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی:حکیم عبدالرزاق نعمانی دواخانہ اٹک شہر ۱۹۸۹ء/۶/۵

الجواب: لڑکیوں کواعلیٰ دنیوی تعلیم دینا بذات خود نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے۔البتہ عوارض خارجیہ(اختلاط)بے پردگی وغیرہ کے بناپرحرام ہے۔﴿۲﴾وھو الموفق

﴿۱﴾وفی الھندیہ ولوخرج الی التعلم ان کان قدر علی التعلیم وحفظ العیال فالجمع بینھما افضل ولوحصل مقدار مالا بد منہ مال الی القیام بامر العیال ولا یخرج الی التعلم ان خاف علی ولدہ کذا فی التار خانیہ ناقلاً عن الینا بیع۔
(ھندیہ ص۳۶۶ جلد۵ الباب السادس والعشرون کتاب الکراھیۃ)

﴿۲﴾وفی الھندیہ ان کان الاصل الاباحۃ ینظر الی العارض فان غلب علی الظن وجود المحرم فالکراھۃ للتحریم والا فالکراھۃ للتنزیہ
(عالمگیری ص۳۰۹ جلد۵ کتاب الکراھیۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لڑکیوں کوانگریزی یااردوتعلیم غیراسلامی تہذیب سے مہذب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے

سوال: کیالڑکیوں کوانگریزی یااردوتعلیم دلواناجائز ہے یانہیں؟

المستفتی: مولوی عمرحیات دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازارراولپنڈی ۲۵ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: کسی زبان کی تعلیم بذات خودممنوع نہیں ہے۔﴿۱﴾ البتہ عوارض خارجیہ یعنی بے پردگی اورغیراسلامی تہذیب سے مہذب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگی۔﴿۲﴾ وھوالموفق

علم نجوم حرام اور جواز کے دلائل بے اصل ہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا آدمی جوکتاب دیکھ کرلوگوں کے احوال خواہ ماضی ہو یامستقبل ہو بتلاتے ہیں۔اورعلم غیب کی باتیں کرتا ہے۔اور جواز کیلئے یہ دلیل بیان کرتا ہے۔کہ یہ علم نجوم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایجاد ہے۔توکیا یہ علم جائز ہےاوراس شخص کی امامت جائز ہے؟

المستفتی: ثمرخان کوہاٹ.... ۱۹۷۲ء/۶/۲۷

الجواب: اگر یہ شخص غیب دانی کا مدعی ہو،تو کافر ہے۔﴿۳﴾ ورنہ فاسق ہےاورعلم نجوم وغیرہ کی تعلیم وتعلم حرام ہے۔فی الدرالمختار ص ۴۱، ۴۰ جلد ۱ وحراما وھو علم الفلسفة والشعبذة والتنجیم والرمل الخ .﴿۴﴾وھوالموفق

﴿۱﴾وفی الھندیه ان کان الاصل الاباحة ینظر الی العارض فان غلب علی الظن وجود المحرم فالکراھة للتحریم والا فالکراھة للتنزیه .

(ھندیه ص ۳۰۸ جلد ۵ کتاب الکراھیة)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین وفی فتاویٰ ابن حجر ماکان منه علی طریق الفلاسفة حرام لانه یؤدی الی مفاسد کاعتقاد قدم العالم ونحوہ وحرمته مشابھة لحرمة التنجیم من حیث افضاء کل الی المفسدة .

(رد المحتار علی الدر المختار ص ۳۳ جلد ۱ مقدمه)

﴿۳﴾قال الامام فخر الدین حسن ابن منصور المشھور بقاضی خان ومن ادعی علم الغیب کان کافراً .

(فتاویٰ قاضی خان موضوع علی ھامش الھندیه ص ۵۷۶ جلد ۳ باب ما یکون کفراً من المسلم ومالایکون)

﴿۴﴾ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار ص ۳۲ جلد ۱ مقدمه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لفظ ''ملا'' کی تحقیق اور حکم

سوال: عام لوگ علماء کرام کو بدون ادب لفظ ''ملا'' سے پکارتے ہیں۔ لفظ ''ملا'' کی تشریح اور معنی کیا ہے۔ بے ادبی اور تحقیر کے طور پر یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: لفظ ''ملا'' عزت اور احترام کا لفظ ہے۔ اس کا معنی عمدہ دانشمند اور عمدہ لکھنے والا ہے۔ ﴿۱﴾ یہ لفظ جب تحقیر کے طور سے نہ ہو تو جائز ہے ﴿۲﴾ ورنہ ناجائز۔ فقط

علم نجوم حرام اور بغیر وحی کے اس پر عمل کرنا توہم پرستی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ علم نجوم کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ اس کا حاصل کرنا اور اشتغال کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز تو کن شرائط کے ساتھ جائز ہے؟

المستفتی: نامعلوم ۲۷/۷/۱۹۷۸

الجواب: علم تنجیم حرام ہے۔ کما فی شرح التنویر وحراماً وهو علم الفلسفة والشعبذة والتنجيم. (هامش رد المحتار ص ۴۰ جلد ۱ ﴿۳﴾) بغیر وحی کے اس پر عمل کرنا توہم پرستی ہے۔ ﴿۴﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾ لفظ ملا من الملأ اى اشراف القوم ومنه الملأ الاعلى اى العالم الارواح ومن الاملأ اى الكتابة النفيسة. ومن الملأ اى مملوء من العلم. ومن ملاء على الامر اى نصره على الامر هكذا فى كتب اللغات (والمنجد عربى اردو).

﴿۲﴾ وفى الهنديه اذا قال لفقيه اى دانشمندک او قال اى علویک لا يكفر ان لم يكن قصده الاستخفاف بالدين (هنديه ص ۲۷۰ جلد ۲ ما يتعلق بالعلم والعلماء الباب التاسع فى احكام المرتدين)

﴿۳﴾ (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص ۴۲ جلد ۱ مطلب فى التنجيم والرمل مقدمه)

﴿۴﴾ قال ابن عابدين ان علم النجوم فى نفسه حسن غير مذموم اذ هو قسمان حسابى و انه حق و قد نطق به الكتاب قال الله تعالى الشمس و القمر بحسبان اى سيرها بحساب و استدلالى بسير النجوم و حركة الافلاک على الحوادث بقضاء الله تعالى و قدره و هو جائز كاستدلال الطبيب بالنبض من الصحة و المرض و لو لم يعتقد بقضاء الله او ادعى الغيب بنفسه يكفر ثم تعلم مقدار ما يعرف به مواقيت الصلاة والقبلة لا بأس به. تعلموا من النجوم ما تهتدوا به فى البر والبحر ثم امسكوا وانما زجر عنه من ثلاثة اوجه احدها انه مضر باكثر الخلق فانه اذا القى اليهم ان هذه الآثار تحدث عقيب سير الكواكب وقع فى نفوسهم انها المؤثرة الخ (ردالمحتار ص ۴۳ جلد ۱ مطلب فى التنجيم والرمل مقدمه ردالمحتار)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بے پردگی، اختلاط مردان اور پارٹیوں میں شرکت کی وجہ سے زنانہ تعلیم جائز نہیں

سوال: ہمارے علاقے میں گورنمنٹ نے ایک زنانہ پرائمری سکول کی منظوری دی ہے۔ چند علماء نے اختلاف کیا۔ کہ زنانہ سکول فحاشی اور بے دینی کا ذریعہ ہے۔ دوسری طرف چند علماء کرام اس کے خلاف کہتے ہیں کہ زنانہ تعلیم ضروری ہے۔ ملک کے اکثر بڑے جامعات میں مدارس البنات قائم ہیں۔ براہ کرم شرعی حکم سے روشناس فرمائیں۔ کیونکہ آپ صاحبان کا فیصلہ یہاں معتبر مانا جاتا ہے۔

المستفتی: عزیز الرحمٰن پی، پی، ایم، بی، او۔ ناور خیل لکی مروت بنوں　　۲۹ رشوال ۱۴۰۶ھ

الجواب: جب بے پردگی اور اختلاط مردان اور پارٹیوں میں شرکت وغیرہ مفاسد کی انسداد ہو جائے۔ تو قابل اعتراض نہیں ہے۔﴿۱﴾ (ورنہ ناجائز ہے)﴿۲﴾ وهو الموفق

لفظ خدا کہنے پر جو قرآن میں نہیں ہے دس نیکیاں نہیں ملتیں

سوال: لفظ خدا جو قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔ تو کیا اس کے کہنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں یا نہیں یا صرف اللہ کہنے پر نیکیاں ملتی ہیں؟

المستفتی: مہران سائیکل سٹور محراب پور　　۱۳ ررمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: تلاوت کرنے کے وقت قرآن کے حرف پر بنابر حدیث دس نیکیاں ملتی ہیں۔﴿۳﴾ اگرچہ فرعون اور ابلیس کے حروف ہوں، اور جو لفظ قرآن میں نہ ہو، تو اس پر نیکیاں کس طرح مل سکیں گی۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ وفي المنهاج السنن والروايات الحديثية تدل ان جواز خروجهن مشروط بشرائط منها كونها تفلات كما في رواية ابى داؤد ومنها عدم الاختلاط بالرجال عند الدخول والخروج لحديث لوترکنا هذا الباب للنساء رواه ابو داؤد ولحديث كان رسول الله ﷺ اذا سلم مكث قليلا وكانوا يرون ان ذلك كيما ينفذ النساء قبل الرجال　واشارات عائشة الى المنع عند عدم مراعاتهن الشرائط الخ (منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۰۲ جلد ۳ باب في خروج النساء الى المساجد)

﴿۲﴾ وفي الهنديه وان كان الاصل الاباحة ينظر الى العارض فان غلب على الظن وجود المحرم فالكراهة للتحريم والا فالكراهة للتنزيه. (عالمگیری ص ۳۰۸ جلد ۵ کتاب الکراهية)

﴿۳﴾ عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الٓمٓ حرف الف حرف ولام حرف وميم حرف. رواه الترمذى والدارمى وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا　　(مشكوٰة المصابيح ص ۱۸۶ جلد ۱ كتاب فضائل القرآن)

لفظ "خدا" کا اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کرنا ___ لفظ خدا فارسی زبان کا لفظ ہے اس کا اصل معنی خود آئی ہے یعنی موجود بذاته غير المحتاج في الوجود الى غيره۔ علم النحو کے مشہور رسالہ ہاشمیہ میں ہے خدا علم لذاته تعالى بالفارسية جائز الاطلاق عليه تعالى باجماع العلماء رحمهم الله تعالى بحيث لا يجوز اطلاقه على غيره تعالى باى وجه كان اى لا بالاضافة و لا بدونها۔ اور نبراس شرح عقائد میں ہے و اذا ورد الشرع باطلاق اسم بلغة اخرى كاسم خدا بالفارسية (النبراس ص ۱۱۲ صفات الله تعالى) (مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جادو کے ذریعہ تخریب کار لائق تعزیر ہے

سوال: جادو کے ذریعہ کسی کو پاگل بنانے ،میاں بیوی کے درمیان اختلاف واقع کرا کر طلاق کرنے ،رشتوں کو توڑنے والے کاروباروں کو جادو کے ذریعے ختم کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ **بینوا وتوجروا**

المستفتی :نورزمان شاہ تلہ گنگ پنجاب ۱۴۰۱/۵/۱۳ھ

الجواب :اگر کسی شخص کے متعلق ان تخریبی امور کا ارتکاب ثبوت شرعی سے ثابت ہوتو ایسا شخص لائق تعزیر ہے۔حکومت اس کو مار پیٹ سے لیکر قتل تک تعزیر دے سکتا ہے۔(ماخوذ از شامی)﴿۱﴾ **وھو الموفق**

جمع عظیم سے صاحب ہدایہ کا مراد

سوال: صاحب ہدایہ کے جمع عظیم کے متعلق مجھے اطمینان نہیں ہورہا ہے۔اس کی وضاحت فرماویں۔

المستفتی :مولوی عبدالمجید جنگل خیل کوہاٹ

الجواب :مراد صاحب الھدایہ جمع عظیم یقع العلم الشرعی بخبرھم وھو مفوض الی رأی الامام من غیر تقدیر﴿۲﴾ کما صرح بہ فی سائر المعتبرات فلا حاجۃ الی تضعیف کلام الھدایۃ .وھو الموفق

جادو کرنے والے کیلئے شرعی حکم

سوال :ہمارے علاقے میں ایک آدمی نے جادو کے ذریعہ سارے گاؤں کو پریشان کردیا ہے۔اور ہر آدمی جادو سے خوفزدہ ہے۔وہ لوگوں کو دھمکیاں بھی دیتے ہیں۔اور شہادت بھی موجود ہے۔شریعت میں ایسے آدمی کا کیا حکم ہے؟

المستفتی :محمداشرف گلندکوٹ راولپنڈی ۲۶/رجب۱۳۹۰ھ

﴿۱﴾قال ابن عابدین ان الذی یقطع ید الرجل اویدخل السکین فی جوفہ ان کان سحرا قتل والا عوقب وحرام لیفرق بہ بین المرأۃ وزوجھا فاذا ثبت اضرارہ بسحرہ ولو بغیر مکفر یقتل دفعا لشرہ کالخناق وقطاع الطریق .

(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۳۳،۳۴ جلد ۱ مقدمہ)

﴿۲﴾ (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار ص ۱۰۰ جلد ۲ کتاب الصوم)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر یہ آدمی جادو کے ذریعہ سے لوگوں کو ضرر پہنچاتا ہو۔ اوراعتراف یا شہادت سے یہ حقیقت واضح ہو چکی ہو، تو (حکومت وقت کیلئے) اس کا قتل کرنا جائز ہے۔ فی الدر المختار والکافر بسبب اعتقاد السحر لا توبة له ولو امرأة فی الاصح لسعیها فی الارض بالفساد ذکره الزیلعی. ﴿۱﴾ (باب المرتد) فقط

فالنامہ، علم نجوم، علم جفر کا حکم

سوال: (۱) فالنامہ دیکھنا، دکھانا اور آئندہ حالات معلوم کرنے کرانا اس پر عمل کرنا کیسا ہے؟

(۲) علم نجوم کے ذریعے ہندسوں میں جوابجد وغیرہ کے حساب سے مریض کا نام حاصل کر کے ضرب، تفریق وغیرہ سے مرض وغیرہ کا معلوم کرنا وغیرہ کیسا ہے؟

المستفتی: مولوی گل نور شاہ کلکوٹ دیر کوہستان ۲۵/ شعبان ۱۳۹۵ھ

الجواب: (۱) یہ مروجہ فال نکالنا اور نکلوانا حرام ہیں۔ کما فسر به ان تستقسموا بالازلام. ﴿۲﴾

(۲) علم نجوم اور علم جفر دونوں حرام ہیں۔ کما فی الدر المختار والتنجیم والرمل وفی هذاالقسم علم الحرف (مقدمه شامی). ﴿۳﴾ فقط

مسئلہ توسل پر مباہلہ

سوال: مباہلہ کے شروط کیا ہیں اور کن صورتوں میں مباہلہ جائز ہے۔ کیا مسئلہ توسل پر مباہلہ جائز ہے؟

المستفتی: نامعلوم ۱۹۷۵ء/۱۰/۱۱

﴿۱﴾ (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۳۲۳ جلد ۳ مطلب فی الساحر والزندیق باب المرتد)

﴿۲﴾ قال العلامه آلوسی ان الاستقسام الذی کان یفعله اهل الجاهلیه حرام بلا شبهة کما هو نص الکتاب وان حرمته ناشئة من سوء الاعتقاد وانه لا یخلو عن تشاؤم ولیس بتفاول محض .وان مثل ذلک لیس من الدخول فی علم الغیب اصلا بل هو من باب الدخول فی الظن الخ.

(تفسیر روح المعانی ص ۸۸ جلد ۴ سورة المائدة آیت: ۳)

﴿۳﴾ قال الحصکفی وحراماً والتنجیم والرمل قال ابن عابدین هو علم بضروب اشکال من الخطوط النقط بقواعد معلومة تخرج حروفا تجمع ویستخرج جمله داله علی عواقب الامور وقد علمت انه حرام قطعاً.

(الدرالمختار مع رد المحتار ص ۴۳ جلد ۱ مقدمه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: جو مسائل مجتہدین کے درمیان مختلف فیہ ہیں۔ان میں مباہلہ نہیں کرنا چاہئے۔ان میں حق عنداللہ ہمیں نامعلوم ہے۔ہر ایک کے حق عنداللہ ہونے کا احتمال موجود ہے۔اور چونکہ توسل بالصالحین میں اہل سنت والجماعت کا کوئی اختلاف نہ تھا۔اس اختلاف کا سنگ بنیاد فرقہ سلفیہ (ابن تیمیہ وغیرہ) نے رکھا ہے۔لہٰذا اس میں مباہلہ کرنا خلاف قاعدہ نہ ہوگا۔ ﴿۱﴾ البتہ اہل باطل کے ساتھ مباہلہ کرنے کے وقت حق و باطل کی معرفت کا دارو مدار دلائل پر ہوگا نہ کہ ہلاکت و عدم ہلاکت پر۔ وهو الموفق

"مسئلة البير جحط" کی وضاحت اور کنز الدقائق سے کوئی مسئلہ

سوال: کنز الدقائق سے کوئی مسئلہ لکھ دیں۔نیز "مسئلة البير جحط" کا مطلب اور وضاحت فرمادیں۔

المستفتی: نامعلوم ۱۹۷۸/۹/۱

الجواب: کنز الدقائق میں لکھا ہے،کہ جولڑکا مادرزاد مختون ہو۔تو اس کا ختنہ نہ کیا جائے گا۔اور مسئلة البير جحط کا مطلب یہ ہے کہ جو جنب ڈھول نکالنے کیلئے کنویں میں غوطہ لگائے،تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی اور کنواں دونوں ناپاک ہیں۔اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں برحال خود ہیں،اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں پاک ہیں۔ ﴿۲﴾ فقط

﴿۱﴾ قال العلامه آلوسي وذهب النواصب الى ان المباهلة جائزة لاظهار الحق الى اليوم الاانه يمنع فيها ان يحضر الاولاد والنساء ،وزعموا رفعهم الله تعالى لاقدراً ،وحطهم ولاحط عنهم وزراً ان ماوقع منه ﷺ كان لمجرد الزام الخصم وتبكيته ،وانه لايدل على فضل اولئك الكرام على نبينا وعليهم افضل الصلاة واكمل السلام. وانت تعلم ان هذا الزعم ضرب من الهزيان واثر من مس الشيطان .

وليس يصح في الاذهان شئ   اذا احتاج النهار الى دليل

(تفسير روح المعاني ص ۳۰۳ جلد ۳ سورة ال عمران آيت: ۶۱)

﴿۲﴾ قال العلامه ابن نجيم ومسئلة البئر جحط اى ضابط حكم مسئلة البئر جحط وصورتها جنب انغمس في البئر للدلو او للتبرد ولانجاسة على بدنه فعند ابي حنيفة الرجل والماء نجسان وعند ابي يوسف الرجل جنب على حاله والماء مطهر على حاله وعند محمد الرجل طاهر والماء طاهر طهور .فالجيم من النجس والحاء من الحال   والطاء من الطاهر .

(البحر الرائق ص ۹۷ جلد ۱ كتاب الطهارة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سحر یا جنات کا اثر معلوم کرنے کیلئے عامل کے پاس جانا موجب کفر نہیں

سوال: زید، عمر کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ چھ ماہ پہلے تیرا یہ عقیدہ تھا، کہ عامل یعنی کاہن غیب دان ہے۔ اب عام مجالس اور جلسوں میں یہی کہتا ہے کہ عمر کا غیب دانی کا عقیدہ تھا۔ ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے۔ کہ مسلمان رہا یا نہیں اور نکاح باقی ہے یا نہیں؟ ایک شخص فریب و دغا بازی کر کے فتویٰ حاصل کرتا ہے، کہ فلاں شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ کاہن یعنی عامل غیب دان ہوتے ہیں۔ اور ان سے تعویذات وغیرہ لئے ہیں۔ تو ایسے فتویٰ کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟ اور اگر وہ (عمر) واقعی عامل کے ہاں گیا ہو، اور مریض کا وجہ مرض معلوم کیا ہو۔ تو پھر کیا بنے گا؟

المستفتی: نامعلوم ۱۹۷۱ء/۱۲/۲۰

الجواب: چونکہ علیم بذات الصدور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہٰذا کسی کے متعلق یہ جزم کرنا کہ اس کا یہ عقیدہ ہے، غیب دانی کا دعویٰ ہے۔ البتہ اقوال وغیرہ یا ذرائع سے کسی کا عقیدہ متعین کرنا درست ہے۔ اور چونکہ صورت متنازع فیہا میں ایک شخص عامل کے پاس حاضر ہوا ہے۔ تا کہ امارات کے ذریعہ سے معلوم کرے کہ اس بیمار پر سحر ہوا ہے، یا جن کا اثر ہے، یا اور کوئی مرض ہے۔ لہٰذا اس شخص پر کفر کا فتویٰ دینا بے اصل اور غلط ہے۔ حالانکہ یہ شخص غیب دانی کے عقیدہ سے بے زاری ظاہر کرتا ہے۔ نیز غیب دانی کا عقیدہ اگر ثابت ہو جائے تو اس کا نکاح ابتداء امر سے غیر صحیح ہوگا۔ تو نکاح کا ختم ہونا بے معنی ہوگا۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ ایسے محتمل ﴿۱﴾ اور مبہم امر کی وجہ سے کفر کا فتویٰ درست نہیں ہے۔ فقط

عورتوں کے مدارس میں درس دینا

سوال: عورتوں کے مدرسوں میں درس دینا کیسا ہے؟ وضاحت فرمائیے۔

المستفتی: حافظ نور احمد الدین مردان ۱۹۸۶ء/۱/۲۸

الجواب: اس نازک دور میں اس صنف نازک کو درس دینا فتنہ سے خالی نہیں۔ الا ماشذ وندر۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الحصکفی اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص ۲۱۲ ج ۳ باب المرتد).

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کشف القبور کا علم غیر اختیاری امر ہے

سوال: کشف القبور کونسا علم ہے۔اور کیا یہ سیکھا، یا سکھایا جاتا ہے۔اگر جواب ہاں میں ہو تو کہاں اور کس سے سیکھا جائے گا۔اگر اس کا سیکھنا سکھانا جائز ہے،تو کیا یہ علم غیب کے مترادف نہیں ہے؟ جبکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔پس قرآن وحدیث کی روشنی میں تسلی بخش جواب دیکر ذہنی پریشانی سے نجات دلاکر ثواب دارین حاصل کریں۔

المستفتی: نامعلوم

الجواب: کشف القبور حق ہے۔(۱) احادیث اور آثار اور علم الکلام میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔ البتہ یہ ایک غیر اختیاری امر ہے۔اس وجہ سے اس میں تعلیم جاری نہیں ہوتی ہے۔نیز یہ ظنی امر ہے۔اس کو علم الغیب بولنا غلط فہمی اور ناواقفی ہے۔وھو الموفق

تبلیغ دین کی نیت سے انگریزی سکولوں میں بچوں کو پڑھانا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے

سوال: انگلش میڈیم سکول (جو اکثر انگریزوں کی مشنری ادارے ہیں) جس میں انگریزی سیکھنے کا بہتر انتظام کے ساتھ ساتھ گرمیوں میں نیکر جو گھٹنوں سے چار انگلی اوپر، سردیوں میں کوٹ پتلون، نائی اور ننگے سر جانا بچوں پر لازم ہے۔دوپہر کی روٹی بچوں پر سکول میں مخصوص طریقے سے کھلانا وغیرہ ہوتا ہے۔ایسے سکولوں میں اپنا بچہ نیک نیت سے داخل کرنا تاکہ بچہ انگریزی اچھی طرح سیکھ کر انگریزی میں انگریزوں کو تبلیغ دین کر سکے۔اور یہ اور بات ہے۔کہ بچہ بڑا ہو جائے اور قابو سے نکل کر انگریزی طبعیت پر زندگی گزارنا شروع کرے،تو اس نیک نیت سے یہ کام کرنا کیسا ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: گل احمد، سید احمد بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی.....۱۹۶۹ء

الجواب: اسلام کا تبلیغ وہ شخص کر سکتا ہے۔جس کو اسلام کے متعلق کافی معلومات ہوں۔اوران پر

قال الملا علی قاری و ھذا الحدیث مثل قولہ علیہ الصلواۃ والسلام لو علمتم ما اعلم بضحکتم و لبکیتم کثیرا .و فیہ ان الکشف بحسب الطاقۃ ومن کو شف بمالا یسعہ یطیح و یھلک (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکواۃ ص ۳۴۲ جلد ۱ کتاب الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس شخص کا یقین محکم ہو، اور اس کے مخالف کیلئے قلب میں کافی نفرت موجود ہو، اور تجربہ سے یہ ثابت ہے، کہ جب ایک بچہ ایسے ماحول میں تربیت حاصل کرے، تو نہ اس کے پاس اسلامی معلومات ہوتے ہیں، اور نہ وہ یقین کا مالک ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے دل میں انگریزوں سے نفرت ہوتی ہے۔ بلکہ ان سے متأثر ہوتا ہے۔ تو اس پر خود انگریز اور کافر بننے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ یہ اسلام کا مبلغ بنے۔ اس ارادہ سے بچوں کو داخل کرنے والا اپنے فسق وفجور پر پردہ ڈالتا ہے۔ ورنہ وہ داخلہ اس ارادہ سے کرتا ہے کہ عمدہ ملازمت ملے۔

(اللهم اعذنا من تسويدات الشياطين) وهو الموفق

سکول کے ریاضی میں سود کے سوالات پڑھانا

سوال: سکولوں میں ریاضی کے نصاب میں سود کے سوالات بھی شامل ہیں۔ جو طلباء کو سکھانا پڑتا ہے۔ تو کیا اس کا پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبدالحمید ایس، وی چودھواں، ڈیرہ اسماعیل خان دسمبر ۱۹۶۹ء

الجواب: اگر نوکری کی بقاء اس پر موقوف نہ ہو، تو نہ سکھائے۔ ورنہ سکھا کر یہ روزمرہ کہہ دیا کرے کہ اس حساب سے سود میں کام لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی قرض ادا کرتے وقت جس جگہ کہ اس کی شرط یا عرف نہ ہو، خوشی سے کہہ دے کہ میں تمہارے احسان کے عوض احسان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ فیصدی اس قدر کے حساب سے تم کو ہدیہ کردوں، اس کو اس سے کام لینا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۱۶۶ جلد ۴) وهو الموفق

عالم کیلئے ضروری کتب خانہ

سوال: ایک عالم دین کیلئے کم از کم حدیث فقہ اور فتویٰ میں کونسی کتابیں ضروری ہیں، کہ اس کے ساتھ ہوں؟

المستفتی: مثل زادہ ترلاندی ضلع مردان ۲۴ رصفر ۱۳۸۹ء

الجواب: کم از کم مشکوٰۃ شریف، جلالین شریف، ﴿۱﴾ ہدایہ اور سراجی۔

﴿۱﴾ قال الامام ولی الله الدهلوی بل يكفى من علم الكتاب ان يكون قد ضبط تفسير المدارك او الجلالين اوغيرهما ومن السنة ان يكون قدضبط وحقق مثل كتاب المصابيح وعرف معانيه وشرح غريبه واعراب مشكله وتأويل معضله على راى الفقهاء.
(القول الجميل للامام ولى الله الدهلوى ص ٢٠)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لڑکیوں کی تعلیم پر استدلال حدیث اور موجودہ تعلیمی ادارے

سوال: موجودہ زمانے میں گرلز سکولوں اور کالجوں میں غیر مخلوط جو تعلیم دی جاتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ بعض خواص اس تعلیم کے قائل اور عامل بھی ہیں۔ اور ابوداؤد شریف کے ایک حدیث سے استدلال کر رہے ہیں۔ غالباً اس کے الفاظ کچھ یوں ہوں گے۔ الفلانية علمت عائشة رضی الله عنها۔ آپ کی نظروں سے یہ روایت مخفی نہ ہوگی فی الحال مجھے مستحضر نہیں ہے۔ تو کیا اس روایت سے استدلال موجودہ تعلیم نسواں پر درست ہے؟ امید ہے کہ تعلیم نسواں کے موجودہ طریق کار اور اس کے مالها وماعليها آثار وسنن کی روشنی میں جواب سے مطمئن فرمائیں گے۔

المستفتی: میاں خلیل گل فاضل خیر المدارس، زیارت کا کا صاحب ..... ۲۴/ جولائی ۱۹۷۳ء

الجواب: واضح رہے کہ حدیث علمی حفصة رقية النملة كما علمتها الكتاب (رواه ابو داؤد والحاكم صححه) بظاهر حديث لا تعلموهن الكتابة (رواه البيهقي في شعب الايمان) سے معارض ہے۔ فقال بعض الناس ان الحكم هي الحرمة والجواز مخصوص بالازواج المطهرات وقيل ان المحرم ضعيف ضعفه السيوطي والجواز غير مخصوص بالازواج المطهرات لان الخصائص لايثبت بالاحتمال وهو المختار عند العلامة اللكهنوى ويؤيده على ورود الانكار على من كن تعلمنها كما لا يخفى على من راجع الى مجموعة الفتاوى ص ۱۱۰، ۱۱۱ جلد ۱ فالراجح هو جواز تعلم الكتابة والاصل ان كل مباح يتدرع به الى الحرام جزما او حزما فيكون حراماً. والتجربة شاهدة على فساد دينهن فى تلك المجامع الا ما شذ وندر وبالجمله ان تعلم الكتابة وغيرها للنساء جائز لكن لا فى تلك المجامع الجامعة للفسادات المشاهدة. وهو الموفق

حاشیہ ترجمہ: تو بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کا حکم حرمت کا ہے۔ اور جواز ازواج مطہرات سے مخصوص ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ منع والی حدیث ضعیف ہے جس کو علامہ سیوطی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور جواز کا حکم ازواج مطہرات سے مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ خصوصیات احتمال سے ثابت نہیں ہوتے۔ اور علامہ عبدالحی لکھنوی کے نزدیک یہی مختار ہے۔ پس تعلیم کتابت کا جواز راجح ہے اور اس میں اصل یہ ہے کہ ہر مباح جو حرام تک تدریجاً یا حتماً پہنچاتا ہو تو وہ حرام ہوتا ہے۔ اور موجودہ کالجوں اور سکولوں میں ان کی دین کے فساد پر تجربہ شاہد ہے۔ الا ما شذ وندر۔ پس خلاصہ یہ کہ کتابت وغیرہ کی تعلیم عورتوں کیلئے جائز ہے لیکن موجودہ تعلیمی اداروں میں فسادات کے مشاہدہ کی وجہ سے جائز نہیں۔ (وہاب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شاگرد کو قرآن سنانے سے شاگرد استاد نہیں بن سکتا

سوال: ایک استاد حافظ قرآن اپنے شاگرد کو بوجہ اپنے شک نکالنے کے قرآن پاک سناتا ہے۔ کیا اس استاد پر اس شاگرد کے حقوق وغیرہ مثل استاد کے لازم ہوتے ہیں، یا نہیں؟ نیز اگر استاد اس شاگرد کے ادب کا لحاظ کرے۔ تو اس کی تعلیمی حالت خراب ہوجاتی ہے، تو اس صورت کا حل کیا ہے؟

المستفتی: قاری محمد خان اچھڑیاں ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۴ء

الجواب: اس نوعیت کے سنانے سے استادی شاگردی ثابت نہیں ہوتی ہے۔ کما فی مراجعة جبرئيل عليه السلام مع النبی ﷺ فی رمضان.

لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ

سوال: (۱) اگر زنانہ سکولوں میں اس لئے تعلیم حاصل کریں تاکہ ڈاکٹر یا نرس بن جائیں، کیونکہ عورتوں کی معالجہ میں ان کی خدمت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تو کیا یہ جائز ہے؟

(۲) اگر عورت اسلئے تعلیم حاصل کریں، تاکہ گھر کا ماحول درست رکھا کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ مڈل یا میٹرک کرے، مگر تعلیم کو ذریعہ معاش نہ بنائے۔ تو ایسا کرنا کسطرح ہے؟

(۳) سکول کو جو لڑکیاں آتی جاتی ہیں، اور اسلام پردے کا حکم دیتا ہے۔ تو اس صورت کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

(۴) اگر ایک شخص اپنے گھر میں بہن بیٹیوں کو پڑھایا کریں، جسمیں دینیات، جغرافیہ، حساب، انگریزی، تاریخ وغیرہ ہوں، تو کیا اسلام میں اس کی ممانعت ہوگی؟ (۵) ہماری ایک لڑکی نے سکول میں مڈل پاس کیا ہے، اب گھر میں، بخاری، مسلم، قرآن مجید مترجم کا شوق سے مطالعہ کررہی ہے۔ اور دیگر ان کو بھی تعلیم دیتی ہے اور گھر کا کام کاج بھی کرتی ہے۔ تو ایسی تعلیم جس میں انگریزی کا بھی دخل ہو، کیسا ہے؟ (۶) اگر وہی لڑکی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم بھی جاری رکھے۔ تو کیا یہ جائز ہے؟ (۷) ہمیں دراصل انگریزوں سے نفرت ہے، یا انگریزی سے؟ بینوا وتوجروا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: توکل خان پاڑہ چنار.....۱۹۷۵ء/۱/۳۰

الجواب: محترم السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ عورتوں کیلئے تعلیم حاصل کرنا یا ڈاکٹر بننا وغیرہ بذات خود ناجائز نہیں ہے۔ البتہ ان میں بے پردگی، بے باکی، بے دینی وغیرہ مفاسد کی وجہ سے ان کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ پس اگر گھر وغیرہ میں انگریزی وغیرہ کے پڑھائی کا انتظام ہو سکے۔ تو اس میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ اور جولڑکی سکول میں تعلیم انگریزی وغیرہ کی حاصل کرے۔ اور ان مذکورہ بالا مفاسد سے بچے، تو جزوی طور سے اسکو جائز کہا جائے گا۔ درحقیقت اسلام کفار کی تہذیب اپنانے کا مخالف ہے۔ تعلیم وتعلم سے مخالف نہیں ہے۔

تبلیغ تا روز قیامت کیا جائے گا

سوال: زید کہتا ہے۔ کہ تبلیغ ہر مسلمان پر اور بالخصوص اوامر ونواہی میں ضروری ہے۔ اور بکر کہتا ہے کہ اب تبلیغ کا فریضہ ساقط ہے۔ کیونکہ یہ پیغمبر علیہ السلام کی خصوصیت تھی۔ امت پر یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ تو اس میں کس کا قول صحیح ہے؟

المستفتی: محمد عبداللہ مہمند ایجنسی ۳/ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: بلغوا عنی ولو آیة ﴿۱﴾ وغیرہ نصوص کے بنا پر تبلیغ تا روز قیامت باقی ہے۔ فقط

وہابیت، پنج پیریت اور مودودیت کے حامل شخص کو استاد بنانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وہابی، پنج پیری اور مودودی عقائد رکھنے والے شخص کو استاد بنانا کیسا ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: عبداللہ مدرسہ منبع العلوم میرانشاہ ....۱۲/ صفر ۱۴۰۹ھ

الجواب: ان سے دنیاوی تعلق رکھنا ممنوع نہیں ہے۔ البتہ انکو استاد بنانا فتنہ سے خالی نہیں ہیں۔ ﴿۲﴾ و هو الموفق

﴿۱﴾ رواه البخاری (مشکواة المصابیح ص ۳۲ جلد ۱ کتاب العلم)

﴿۲﴾ قال الامام شاه ولی الله الدهلوی: ان لا یصحب جهال الصوفیة ولا جهال (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) المتعبدين ولا المتقشفة من الفقهاء ولا الظاهرية من المحدثين ولا الغلاة من اصحاب المعقول والكلام بل يكون عالماً صوفياً زاهداً في الدنيا دائم التوجه الى الله متمتعاً بالاحوال العلية راغباً في السنة متبعاً لحديث رسول الله ﷺ وآثار الصحابة طالباً لشرحها وبيانها من كلام الفقهاء المحققين المتأملين الى الحديث عن النظر واصحاب العقائد المأخوذة من السنة الناظرين في الدليل العقلي تبرعاً الخ

(القول الجميل ص ۱۵۸ آداب العالم الربانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ

ولو ردوه الى الرسول
والىٰ اولى الامر منهم
لعلمه الذين يستنبطونه
منهم ﴾ الاية

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب التقليد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب التقلید

عقیدہ اہلسنت والجماعت کا رکھنا ضروری ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عقیدہ اہلسنت والجماعت کے موافق رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟ یا کہ عقیدہ جو بھی ہو جواب سے نوازیں؟

المستفتی: قائم دین ڈھوک زمان میانوالی ۲۳/۷/۱۹۷۸ء

الجواب: عقیدہ اہلسنت والجماعت کا رکھنا ضروری ہے۔(۱) البتہ فرقہ سلفیہ کی تشددات سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن عبدالوہاب جو کہ فرقہ سلفیہ کے سربراہ ہیں کے تفردات سے اہل سنت والجماعت نفرت کرتے ہیں۔

صرف اہل سنت والجماعت کا مذہب حق ہے

سوال: کیا دنیا میں صرف اہل سنت والجماعت کا مذہب اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ہاں قابل قبول ہے یا اور کوئی مذہب بھی ہے۔ وہابی مذہب اور حنفی مذہب کی پوری طور پر وضاحت فرما کر مشکور فرماویں۔

المستفتی: نامعلوم

الجواب: حق صرف یہ ایک مذہب ہے۔ یعنی اہل سنت والجماعت **و هم متبعو الائمة الاربعة و اهل الحديث الغير الغلاة**. اور وہ وہابی لوگ جو محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں خوارج میں داخل ہیں اور مبتدع ہیں (۲) (شامی ص ۳۳۹ جلد ۳ باب البغاۃ) اور جو اہل حدیث غلاۃ ہیں تقلید کو شرک اور حرام کہتے ہیں۔ ائمہ کو اصنام اور ارباب کہتے ہیں تو وہ بھی مبتدع ہیں۔ وهو الموفق

---

(۱) عن العرباض بن ساریه قال صلى بنا رسول الله ﷺ فقال فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور الخ الحديث. وعن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ وتفترق امتي على ثلث وسبعين ملة كلهم في النار الاملة واحدة قالوا من هي يارسول الله قال ما انا عليه واصحابي. وفي رواية احمد وابي داؤد عن معاوية ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة وانه سيخرج في امتي اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه لايبقى منه عرق ولا مفصل الادخله (مشكوة المصابيح ص ۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

(۲) قال ابن عابدين اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مقلد کا دوسرے امام کی رائے پر چلنا

سوال: اگر کوئی شخص کسی ایک امام کی تقلید کرے تو اس کیلئے دوسرے امام کی رائے پر چلنے کا جواز ہے یا نہیں؟

المستفتی: سیف الرحمن پشاور یونیورسٹی ۱۹۶۹ء ۹/۲/

الجواب: فقہائے کرام نے لکھا ہے۔ کہ جو شخص مقلد شخصی نہ ہو۔ اور مقلدین اور ائمہ کو برا نہ کہتا ہو تو یہ غیر مقلد غیر غالی اہل سنت والجماعت میں داخل ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اتباع ہوئی کی وجہ سے دوسرے امام کا متبع ہونا ناجائز ہے۔ اور آسان حکم کے اتباع کے بنا پر مختلف فیہ ہے۔ اور اہل (اہل اجتہاد) کیلئے قوت دلیل نیز ضرورت کے وقت باالتقلید جائز ہے۔ (۱) وھو الموفق

تقلید واجب لغیرہ ہے

سوال: (۱) فخر لاماثل والاقران قدوۃ السالکین والعارفین جناب شیخ الحدیث صاحب مد ظلہ چہ میفر مایند آن حضرات در بارہ شخصے کہ از مذاہب اربعہ ہر یکے کہ بطبعیت او موافق باشد معمول گرداند

(بقیہ حاشیہ) کانوا ینتحلون مذهب الحنابله لکنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله تعالی شوکتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساکر المسلمین وحکم الخوارج عند جمهور الفقهاء والمحدثين حکم البغاة وذهب بعض المحدثين الى كفرهم قال ابن المنذر ولا اعلم احداً وافق اهل الحديث على تكفيرهم ذكر في المحيط ان بعض الفقهاء لا يكفر احداً من اهل البدع الخ

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۳۳۹ جلد ۳ مطلب في اتباع عبدالوهاب الخوارج في زماننا باب المرتد)

(۱) قال ابن عابدين ولو ان رجلاً برئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محموداً ماجوراً اما انتقال غيره من غير دليل بل لما يرغب من غرض الدنيا وشهوتها فهو المذموم والا ثم المستوجب للتاديب والتعزير لا رتكابه المنكر في الدين واستخفافه بدينه ومذهبه وفي اخر التحرير للمحقق ابن الهمام مسئلة لا يرجع فيما قلد فيه اى عمل به اتفاقا وهل يقلد غيره في غير المختار نعم للقطع بانهم كانوا يستفتون مرة واحدة ومرة غيره غير ملتزمين مفتيا واحداً فلو التزم مذهبا معينا كابي حنيفة والشافعي فقيل يلزم لاوقيل مثل من لم يلتزم وهو الغالب على الظن لعدم مايوجبه شرعاً ليس للعامي ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفى والشافعي.

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۲۰۹ جلد ۳ مطلب في ما اذا ارتحل الى غير مذهبه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

و از علوم و فنون عربیہ ماہر نبود یا بود؟ (۲) آنحضرت در بارہ تقلید اہل از کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمائید کہ تقلید را درجہ وجوب است یا سنت یا استحباب یا نہ برائے شخص خواہ عالم باشد یا جاہل؟ بینوا توجروا

المستفتی مولوی رحمان الدین شمسی خان تالاش دیر پائین

الجواب: (۱) برائے اہل (اہل اجتہاد) جائز است ورنہ در اتباع ہوی داخل است۔ (۱)

(۲) قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون. (۲) واطلاق الكتاب يشمل السوال عن الواحد في الكل كما لا يابى عن شمول السوال عن الغير المعين و يدل على الجواز وقوع ذلك في خير القرون من غير نكير ثم هو واجب لغيره وان كان مستحباً في نفسه. (۳)

ضرورت کے وقت غیر مذہب ومسلک پر فتویٰ دینا

سوال: الى حضرت العالية المحترم شيخ الحديث مفتي صاحب دامت بركاتهم.

اما بعد هل يجوز لنا ان نفتي على مذهب غير امامنا ابا حنيفة ام لا؟ وان جاز ففي اي موضع يجوز و في اي موضع لا يجوز؟ فقط والسلام

المستفتی سید صفوۃ اللہ بلوچستانی متعلم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۱) قال ابن عابدين ولو كان رحلا برئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محمودا ماجورا اما انتقال غيره من غير دليل بل لما يرغب من عرض الدنيا و شهوتها فهو المذموم الآثم المستوجب للتاديب والتعزير لارتكابه المنكر في الدين و استخفافه بدينه و مذهبه الخ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۰۹ جلد ۳ قبيل مطلب العامي لامذهب له)

(۲) (پ ۱۴ سورة النحل ركوع ۱۲ آيت: ۴۳)

(۳) قال ابن عابدين عن الفتاوى النسفية الثبات على مذهب ابي حنيفة خير واولى قال وهذه الكلمة اقرب الى الالفة قال شارحه المحقق ابن امير حاج بل الدليل الشرعي اقتضى العمل بقول المجتهد وتقليده فيه فيما احتاج اليه وهو فاسئلوا اهل الذكر والسوال انما يتحقق عند طلب حكم الحادثة المعينة فاذا ثبت عنده قول المجتهد وجب عمله به واما التزامه فلم يثبت من السمع اعتباره ملزما الخ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۰۹ جلد ۳ مطلب فيما اذا ارتحل الى غير مذهبه باب التعزير)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: قلت بتو فیقه نعم جاز الافتاء والقضاء بمذهب الغیر عند الضرورة (۱) قال العلامة الشامی فی ردالمحتار ص ۲۳۹ جلد ۴ و فی جامع الفصولین قد اضطرب آراءهم و بیانهم فی مسائل الحکم للغائب و علیه و لم یصف و لم ینقل عنهم اصل قوی ظاهر یبنی علیه الفروع بلا اضطراب ولا اشکال فالظاهر عندی ان یتأمل فی الوقائع و یحتاط ویلاحظ الحرج والضرورات فیفتی بحسبها جوازاً و فساداً (الی ان قال) دفعا للحرج والضرورات و صیانة للحقوق عن الضیاع مع انه مجتهد فیه ذهب الیه الائمة الثلثة الخ و فی المجلد الثالث ص ۱۶۵ (۲) عن القهستانی لو افتی به (مذهب احمد) و فی موضع الضرورة لا بأس به علی ما اظن . فقط

مذاہب اربعہ کا حصر امر تکوینی ہے تشریعی نہیں

سوال: نرجوا منکم ان ترسلوا الینا دلیل حصر المذاهب الاربعة و اثبات الطرق الاربعة و تقلیدها وغیرها رداعلی غیر المقلدین و سائر فرق الضالین و المضلین .

المستفتی : مولوی محمد الدین حرکت انقلاب اسلامی افغانستان ۷/ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

الجواب: الحصر فی المذاهب الاربعة امر تکوینی .لیس امراً شرعیاً حتی تقیم علیه الدلائل . نعم تعامل خواص الامة وقع علی التقلید الشخصی لا سیما علی تقلید الائمة

(۱) قال فی البشری لارباب الفتوی اعلم انه لایجوز الحکم والافتاء بالقول المرجوح و بمذهب سائر الائمة الا فی ثلاثة مواضع الاول عند الضرورة دون التشهی والتلهی فانه حرام کما حرم الحکم الملفق الخارق للاجماع فی عمل واحد کالحکم بصحة وضوء من ترک الترتیب والثانی انه جاز الافتاء بالمرجوح و بمذهب سائر الائمة عند صحة الحدیث فیه ای عند کون الحدیث المخالف ثابتاً سنداً و متناً غیر منسوخ و غیر معلول و غیر معارض بحدیث آخر والثالث انه جاز الافتاء بالمرجوح و غیره عند تبدل العرف کما فی معین الحکام عن القرافی الخ (البشری لارباب الفتوی ص ۵۱، ۶۱، ۷۱ . الفصل السادس) (و هکذا فی شرح عقود رسم المفتی لابن عابدین الشامی)

(۲) (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۳۰۷ جلد ۴ مطلب المسائل التی یکون القضاء فیها علی الحاضر الخ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الاربعة واما للطرق فلا ینحصر فی الاربعة لا شرعاً ولا تکوینا ولا تعاملاً ۔وهو الموفق﴿۱﴾

اس دور میں کسی کو مذہب سے رجوع جائز نہیں

سوال: رجوع از مذہب احناف چہ حکم دارد؟

المستفتی: قاری حافظ شریف احمد حنفی مہاجر پشاور ۲۳/۹/۱۹۸۹ء

الجواب شخصے کہ مقلد یکے از ائمہ اربعہ باشد و رجوع بعد متقلید کند لائق تعزیر است۔ البتہ شخص محقق کہ اهل فهم و نقد (صاحب اجتہاد) باشد رجوع بہ مذہب امام کردہ مے شود﴿۲﴾ لیکن این نوع مثل عنقا مفقود ست۔

غیر مجتہد کا تقلید سے انکار جہل مرکب ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس شخص کے بارے میں جو مسالک اربعہ کو حق جانتا ہو۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہو کہ ان میں سے کسی کی بھی تقلید ضروری نہیں بلکہ جو کچھ قرآن وحدیث میں سامنے آجائے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: زاہد ق درمتعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۵/۵/۱۹۹۰ء

﴿۱﴾ قال الشیخ مفتی اعظم محمد فرید دامت برکاتهم تقلید شخصی خیر القرون میں بالکلیہ موجود تھی۔ ائمہ اربعہ کی زندگی میں ان کی تقلید کی جاتی تھی۔ تو یہ منکر نہیں ہوگا۔ اور تقلید شخصی پر سلفا خلفا تعامل رہا ہے۔ تو یہ حسن ہوگا۔ لحدیث ما راه المؤمنون حسناً فهو عند الله حسن .رواه المحدثون موقوفاً علی ابن مسعود وجعله الامام محمد مرفوعاً فی بلاغاته۔ اور پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں .اتبعوا السواد الاعظم (رواه ابن ماجة) اور سواد اعظم خواص امت مثلاً محدثین، مفسرین، فقہاء، شارحین احادیث اور مصلحین، مقلدین تھے تقلید شخصی کے ساتھ۔

(مقالات ص ۳۰ تتمه مسئله تقلید)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین ولو ان رجلاً برئ من مذهبه باجتهاد وضح له کان محموداً ماجوراً اما انتقال غیره من غیر دلیل بل لما یرغب من غرض الدنیا و شهوتها فهو المذموم الآثم المستوجب للتادیب و التعزیر لارتکابه فی الدین و استخفافه بدینه و مذهبه .

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۰۹ جلد ۳ مطلب فیما اذا ارتحل الی غیر مذهبه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: یہ شخص اگر درجہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو۔ تو جاہل مرکب ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

موجودہ دور کے غیر مقلدین کو مسجد و مدرسہ کیلئے جگہ دینا ائمہ دین کے سب وشتم کا اڈہ بنانا ہے

سوال: ہمارے علاقے میں چند سالوں سے دو آدمی غیر مقلد ہو چکے ہیں یہ لوگ عام لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈالتے ہیں تقلید کی مذمت اور شر وفساد پھیلاتے ہیں اب یہی لوگ احناف کی اس بستی میں ایک الگ مسجد کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں تو حنفیت کو چھوڑ کر غیر مقلد بننا از روئے شریعت کیسا ہے۔ اور مقلدین کی بستی میں غیر مقلدین کا مسجد و مدرسہ بنانا کیا حکم رکھتا ہے؟

المستفتی: مولانا عبدالوہاب گندف صوابی مردان ڈویژن ۲۲/ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ

الجواب: یہ لوگ اہل حدیث نہیں ہیں یہ شر القرون کے بے لگام لوگوں کے مقلدین ہیں اور بدتر مقلدین ہیں۔ یہ لوگ سواد اعظم سے خارج ہونے کے باوجود سواد اعظم کو ملامت کرتے ہیں بہرحال ان کو مسجد یا مدرسہ کیلئے جگہ دینا سواد اعظم اور ائمہ دین کے سب وشتم کا اڈہ بنانا ہے۔ ﴿۲﴾ و ھو الموفق

بغیر کسی وجہ مذہب احناف ترک کرنا لائق تعزیر ہے

سوال: یک مسلمان و حنفی مذہب کہ بتوسط دینارو درا ہم مذہب خود را ترک میکند از خطر خود را و بابی جور میکند۔ آں شخص چہ حکم دارند۔ آن واقعہ در کمپ ہائے مہاجرین افغانستان اکنون واقع است۔ چہ حکم دارند؟ بینوا و توجروا

﴿۱﴾ قال ابن عابدين قلت و ايضا قالوا العامى لا مذهب له بل مذهبه مذهب مفتيه وعلله فى شرح التحرير بان المذهب انما يكون لمن له نوع و نظر و استدلال و بصر بالمذاهب على حسبه اولمن قرأ كتابا فى فروع ذلك المذهب و عرف فتاوىٰ امامه واقواله واما غيره ممن قال انا حنفى لم يصر كذلك بمجرد القول كقوله انا فقيه او نحوى   يدل لذلك ما فى القنيه رامز البعض كتب المذهب ليس للعامى ان يتحول من ذهب الى مذهب و يستوى فيه الحنفى والشافعى . (ردالمحتار ص ۲۰۹ باب التعزير مطلب العامى لامذهب له)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين قوله ارتحل الى مذهب الشافعى يعزر اى اذا كان ارتحاله لا لغرض محمود شرعاً لما فى التاترخانيه حكى ان رجل من اصحاب ابى حنيفة خطب الى رجل من اصحاب الحديث ابنته فى عهد ابى بكر الجوز جانى فابى الا ان يترك مذهبه فيقرأ خلف الامام ويرفع يديه عند الانحطاط ونحوذلك فاجابه فزوجه فقال الشيخ بعد ما سئل من هذه واطرق رأسه النكاح جائز ولكن اخاف عليه ان يذهب ايمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه الذى هو حق عنده وتركه لاجل جيفة منتنة ولو ان رجلا برئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محموداً ماجوراً اما انتقال غيره من غير دليل بل لمايرغب من عرض الدنيا وشهوتها فهو المذموم الاٰثم المستوجب للتاديب التعذير لارتكابه المنكر فى الدين واستخفافه بدينه ومذهبه   قلت وايضاً قالوا العامى لامذهب له بل مذهبه مذهب مفتيه، وعلله فى شرح التحرير بان المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال وبصر بالمذاهب، على حسبه الخ
(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۲۰۹ جلد ۳ باب التعزير)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مستفتی: باز محمد مہاجر افغانستان ۲۴/۱۲/۱۹۸۶

الجواب: شخصے کہ مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ترک کند لائق تعزیر است خصوصاً کہ برائے حصول مال باشد۔ کما فی شرح تنویر مع ردالمحتار ص ۲۶۳ جلد ۳ ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر ای اذا كان ارتحاله لالغرض محمود شرعا لما فی التاتر خانیه حكى ان رجلاً من اصحاب ابی حنيفة خطب الی رجل من اصحاب الحديث ابنته فی عهد ابی بكر الجوز جانی فابی الاان يترك مذهبه فيقرأ خلف الامام ويرفع يديه عند الانحطاط و نحو ذلك فاجابه فزوجه فقال الشيخ بعد ماسئل عن هذه واطرق رأسه النكاح جائز ولكن اخاف عليه ان يذهب ايمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه الذی هو حق عنده و تركه لاجل جيفة منتنة (۱) ا ه و هو الموفق

تقلید واجب لغیرہ ہے امام ابوحنیفہ محدث کبیر تھے

سوال: (۱) مسئلہ تقلید ثابت است یا نہ (۲) اقرار شدند امام اعظم سترہ (۱۷) احادیث یاد داشتہ است این موضوع حقیقت دارد یا نہ؟

مستفتی محمد ولی ... افغانستان ۱۳/۱۰/۱۹۸۵

الجواب تقلید شخصی خصوصاً برائے عوام لازم و واجب لغیرہ است (۲) و امام ابوحنیفہ محدث کبیر بود استدلال از حدیث و جواب احادیث صحیح بغیر از محدث کبیر کردہ نمی شود (۳) وھو الموفق

---

(۱) (ردالمحتار ص ۲۰۹ جلد ۳ مطلب فی ما اذا ارتحل الی غیر مذهبه باب التعزير)

(۲) قال الله تعالى ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم (النساء) تقلید شخصی خیر القرون میں موجود تھی البتہ اس پر اتفاق بعد میں ہوا لحديث مارأه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن رواه المحدثون موقوفا على ابن مسعود وجعله الامام محمد مرفوعا في بلاغاته۔ حجت قرآن و حدیث ہیں اور ان کی وجوہ عبارت، اشارت، دلالت، اقتضاء اور اعتبار کے شارحین ہیں شارحین مجتہد اسی لئے ہیں ارباب تخریج والتفصيل فی المقالات للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم

(۳) امام ابوحنیفہ حدیث کو حدیث کی وجہ سے چھوڑتے ہیں نہ رائے کی وجہ سے ایک کوئی مثال بھی کوئی نہیں پیش کرسکتا جس میں امام صاحب نے رائے کی وجہ سے حدیث چھوڑ دیا ہو والدليل على كونه محدثا كبيرا المسند للامام اعظم. واما يقولون المخالفين ان الاحاديث الامام الاعظم ليس بموجود في البخاری والمسلم. فنقول ان الحجة حديث ثابت لا البخاری والمسلم فهم ليس باهل الحديث بل هم اهل البخاری. واما المقولة بان الصحيح البخاری اصح الكتب بعد كتاب الله فهذه المقولة ... القرآن ولا في الحديث ولا في خير القرون لكن قالها احد في شر القرون (والتفصيل في المقالات للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم) (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چار مذاہب میں حصر تکوینی ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو بالکل چار مذاہب سے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مذاہب کہاں سے آئے ہیں۔اب آپ کے خدمت میں عرض ہے کہ ان چار مذاہب کا ثبوت بیان کر کے مشکور فرماویں؟

المستفتی: مولانا سراج الدین مدین سوات ۸ر فروری ۱۹۷۵ء

الجواب: قرآن وحدیث میں تمام احکام عبارۃ اور صراحۃ مذکور ہیں بعض کو حکیم مطلق نے اشارۃ وغیرہ باذکر کئے ہیں تاکہ اعتبار اور رائے کی گنجائش رہے۔اور ورثۃ الانبیاء کو جہد واجتہاد کا موقع ملے۔اور امت کو مشقت سے چھٹکارا ملے۔بہرحال صحابہ رضی اللہ عنہم نے مقام رائے میں اپنے آراء کا اظہار کیا۔اور ان آراء میں سے ائمہ مجتہدین نے انتخاب کیا۔تکوینی طور پر ان میں سے چار کے آراء عالمگیر ہوئے اور باقی یا ختم ہوئے یا ان کے پیرو بہت کم رہ گئے۔خلاصہ یہ کہ ان چار مذاہب میں انحصار ایک تکوینی امر ہے۔اور ممکن ہے کہ تعامل امت اور خواص کے استحسان کی وجہ سے تشریعی امر ہو۔ و ھو الموفق

اکابرین دیوبند کے درمیان اختلاف ترجیح یا توجیہ میں ہوتا ہے اصول میں نہیں

سوال: علماء دیوبند جن کو علماء حق کہا جاتا ہے باوجود ایک مسلک پر متفق ہونے کے پھر بھی بعض بعض سے اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حیات وغیرہ میں۔تو یہ اختلاف کیوں ہے اور ان میں ہم کس کا مانیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: صوفی لعل خان ۱۹۷۰/۵/۲

الجواب: واضح رہے کہ تمام اکابرین دیوبند کا مسلک ایک ہے۔ وھو مسلک اھل السنة والجماعة. البتہ بعض ایسے مسائل جو کہ قدیم سے مختلف فیہ ہیں مثل سماع موتی اور یا بالکل جدید مسائل ہیں مثل مسئلہ صلاۃ بالہ مکبر الصوت (لاؤڈ سپیکر) ورد السلام عند الاستبراء۔ تو ایسے مسائل میں اختلاف درحقیقت ترجیح اور توجیہ میں اختلاف ہے جو کہ بہرحال مسلک اہل السنت والجماعت سے متصادم نہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور چونکہ مسلک حیات جسمانی کا مسند دونوں کے نزدیک ثابت ہے (۱) و هی من الضروریات۔ لہٰذا اس کی تنقیح میں اختلاف نہیں ہے۔ لانها من النظریات و اکثر الاکابر قائلون بالاولی و هو المؤید بروایات اوردها البیهقی فی رسالته فلیراجع . وهو الموفق

---

(۱) قال العلامه محمد قاسم النانوتوی۔ بالفعل گوش نہادن یہ بات ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً سرور انبیاء ﷺ کے خصائص میں غور و تامل کیجئے۔ تو ارباب اذہان متوسطہ کو بھی نسبت بقاء حیات خصائص و خواص مذکورہ کے حیثیت اثر ان کا ظاہر ہوتا ہے اس معمہ کی شرح یہ ہے کہ جیسے اختلاف اعضاء انہی میں علامت ادائے انبیاء علیہم السلام علی الدوام اور حرمت ابدی نکاح ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اور عدم توریث انبیاء علیہم السلام سے ذہن ارباب حدس اول تو اس جانب منتقل ہوتا ہے کہ یہ احکام مذکورہ احکام و ثمرات حیات ہیں اور بعد بیان اس بات کے کہ یہ امور ثلاثہ ثمرات حیات ہیں الخ

(آب حیات ص ۲۲ للحجة الاسلام آیة من آیات اللّٰه حضرت قاسم نانوتوی رحمة اللّٰه علیه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب

ما يتعلق

با لقرآن والتفسير

،،،،،
،،،،،

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ

وهذا ذكر مبارك انزلنٰه أ فانتم لٗه منكرون ٥

صدق الله العظيم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب مایتعلق بالقرآن والتفسیر

قرآن مجید میں تکلیف بمالا یطاق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قرآن مجید میں کہیں اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے بندوں کی طاقت سے بالاتر بھی کوئی حکم نازل فرمایا ہے؟ وضاحت فرمائیے۔

المستفتی: حنیف اللہ ذی آئی خان فاضل بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب: جلالین شریف میں مسطور ہے۔ ولا تحمل علینا اصرا کما حملته على الذين من قبلنا من قتل النفس في التوبة واخراج ربع المال وقرص موضع النجاسة انتهى بحذف يسير . اور یہ عسیر ہے۔ (۱) طاقت سے بالا نہیں ہے۔ (۲) فافهم

قرآن کو نظم کہنا

سوال: ہمارے علاقہ میں بعض شعراء کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید بھی نظم ہے۔ جیسا کہ ایک کتاب میں لکھا ہے "نام خکر خون" ایوب صابر کی تصنیف ہے۔ قرآن کے متعلق ان کے الفاظ ذیل ہیں۔

څه ازاد نظم دغزل نه زیات گران شے گنړم ـغزل ماته داسے یو صندوق ښکاری ـچه په جوړو ــ ږو

(۱) (جلالين پاره ۳ سورة البقره رکوع : ۹ آیت : ۲۸۶)

(۲) قال الملاعلي قاری ومنها ان تكليف مالا يطاق غير جائز خلافا للاشعری لقوله تعالى "لا يكلف الله نفسا الا وسعها "ای طاقتها .واختلف اصحابه في وقوعه والاصح عدم الوقوع ثم تكليف مالا يطاق ،هو التكليف بما هو خارج عن مقدور البشر كتكليف الاعمى بالابصار والزمن بالمشي بحيث لواتى به يثاب ولو تركه يعاقب واما قوله تعالى "ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به" فاستعاذه عن تحميل مالا يطاق لاعن تكليفه اذ عندنا يجوز ان يحمله جبلا لا يطيقه بان يلقى عليه فيموت ولا يجوز ان يكلفه بحمل جبل ،بحيث لو فعل يثاب ولو امتنع يعاقب الخ.

(شرح الفقه الاكبر لملا علی قاری ص ۱۴۱ تکلیف مالا یطاق غیر جائز)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تختو کی میخونه تښ وهلو نه پس تیارولے شی   او په دی کی ماته ازاد نظم له تو لو نه خه

کتاب دالله یعنی قران ښکاری ۔دازاد نظم دالهام سره براه راست تعلق دے ۔

جوآدمی قرآن کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ مجھے سب سے زیادہ اچھا آزاد نظم قرآن یعنی کتاب اللہ نظر آتا ہے۔ اور آزاد نظم کا الہام سے براہ راست تعلق ہے۔ تو اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

المستفتی: بادشاہ گل لاچی کوہاٹ ۱۹۸۶ء/۲/۱۷

الجواب: السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ شاید اس مولف کا نظم سے مراد مقفی کلام ہو۔ ﴿۱﴾ نہ کہ شعر عربی پس ایسے محتملات سے کفر یا زندقہ کا فتویٰ دینا غیر مناسب ہے۔ وھو الموفق

''ختم اللّٰه علی قلوبھم'' پر اشکال کا جواب

سوال: ہم اس وقت ایک غیر آباد جنگل میں بغرض فوجی ملازمت مصروف ہیں۔ ہمارے ہاں ایک درمیانہ درجے کا امام ہے۔ یہاں کوئی عالم نہیں ہے۔ ہم نے اس امام سے تفسیر شروع کی ہے۔ جب ہم اس آیت ''ختم اللہ علی قلوبھم'' پر پہنچے تو ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا۔ کہ جب ان کافروں کی دلوں پر مہریں لگی ہیں۔ تو پھر ان کی کیا غلطی ہے۔ جن کو عذاب مل رہا ہے۔ وضاحت سے مسئلہ لکھ کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: حولدار رشید خان انچارج ۲۵ بلوچ رجمنٹ سی، اے، پی، او ہیڈ کوارٹر کمپنی ۲۴/شعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب: یہ ایک باریک مسئلہ ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے اس مثال پر آپ نظر ڈالدیں۔ کہ ایک شخص چرس پینے لگا تو عادت کے پختہ عادی ہونے سے قبل اس سے توبہ اور واپسی کی امید ہو سکتی ہے اور جب پختہ عادی ہو جائے۔ تو اس کو دل وغیرہ پر مہر لگانا کہا جاتا ہے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامه آلوسی: انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ،لانا لانسلم انه شعر فقد عرفوه بانه الکلام المقفی الموزون علی سبیل القصد وھذا مما اتفق له علیه الصلاة والسلام من غیر قصد لوزنه ومثله یقع کثیراً فی الکلام المنثور ولا یسمی شعراً ولاقائله شاعراً (تفسیر روح المعانی ص ۱۰ جلد ۱۳ سورۃ یس: ۶۹)

﴿۲﴾ قال العلامه الوسی ثم ان اسناد الختم الیه عز وجل باعتبار الخلق والذم والتشنیع الذی تشیر الیه الآیة باعتبار کون ذلک مسببا عما کسبه الکفار من المعاصی کما یدل علیه قوله تعالیٰ بل طبع الله علیها بکفرهم اقول ان ماهیات الممکنات معلومة له سبحانه ازلا فهی متمیزة فی انفسها تمیزا ذاتیا غیر مجعول لتوقف العلم بها علی ذلک التمیز وان لها استعدادات ذاتیه غیر مجعولة ایضا مختلفة الاقتضاءات (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شیعہ سنی مشترکہ ترجمہ کی مخالفت ہر سنی پرضروری ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کی طرف سے مشترکہ ترجمہ قرآن مجید (شیعہ سنی) برائے اتحاد امت کیا جارہا ہے۔ چونکہ شیعہ قرآن کو محرف گردانتے ہیں۔ کیا ان کے ساتھ ترجمۃ القرآن جائز ہوسکتا ہے. بینوا وتوجروا

المستفتی: حفیظ الرحمٰن شارع عثمان علی سٹریٹ چوہڑ پڑیاں راولپنڈی ۱۹۸۷/۱۲/۹

الجواب: تحریف قرآن کا عقیدہ اہل تشیع کے ہاں مسلمات اور متواترات سے ہے۔ ان کی مشہور کتاب تفسیر صافی میں لکھا ہے. المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيره من الروايات من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذی بين اظهر نالیس بتمامه كما انزل على محمد ﷺ بل منه ما هو خلاف ما انزل الله ومنه ماهو مغير ومحرف وانه قدحذف منه اشياء كثيرة منها اسم على فی كثير من المواضع ومنها غير ذلک . بلکہ یہاں تک لکھتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ کما فی اصول الكافی ص ۶۷۱ عن ابی عبد الله قال ان القرآن جاء به جبرئيل الى محمد سبعة عشر الف آية ۔ اگر کہیں شیعوں نے تحریف قرآن کا انکار کیا ہے تو وہ بھی تقیہ پر مبنی ہے۔ اور تقیہ ان کے ہاں اس قدر مؤکد ہے کہ اس کے بغیر کسی کو مسلمان نہیں کہتے ہیں۔ لادين لمن لاتقية له ولا ايمان لمن لاتقية له .(اصول كافی ص ۴۱۴) پس یہ مشترکہ ترجمہ شیعہ کی کفریات اور تحریفات کے قابل اعتناء ہونے کا کامیاب ذریعہ بنے گا۔ ہر سنی پر اس کی مخالفت ضروری ہے۔ ﴿۱﴾ وهو الموفق

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) والعلم الالهی متعلق بها كاشف لها على ما هی عليه فی انفسها من اختلاف استعدادا تها التی هی من مفاتيح الغيب التی لا يعلمها الا هو . واختلاف مقتضيات تلک الاستعدادات فاذا تعلق العلم الالهی بها على ما هی عليه مما يقتضيه استعدادها من اختيار احد الطرفين الخير والشر تعلقت الارادة الالهية بهذالذی اختاره العبد بمقتضىٰ استعداده الخ .(تفسير روح المعانی ص ۲۱۷ جلد ۱ آیت ۶ : ۱۰ سورة البقره)

وقال الملا على قاری واما التكليف بما هو ممتنع لغيره كايمان من علم الله انه لا يؤمن مثل فرعون وابی جهل وابی لهب وسائر الكفار الذين ماتوا على الكفر فقدا تفق الكل على جوازه ووقوعه شرعاً .

(شرح فقه الاكبر ص ۱۴۱ جلد ۱ لملا على قاری تكليف مالا يطاق)

﴿۱﴾ عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من قال فی القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار وفی روايه من قال فی القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذی .

(مشكوٰة المصابيح ص ۳۵ جلد ۱ كتاب العلم)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آیت ''ویعلم مافی الارحام'' اور مشین کے ذریعے بچے کا نر و مادہ معلوم ہونا

سوال: ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو رحم کے اندر بچے کے نر اور مادہ ہونے کا پتہ دیتا ہے تقریباً یقینی طور پر ہمیں اس آلے کے متعلق معلومات ہوئے ہیں۔ تو پھر کلام الٰہی ''ویعلم ما فی الارحام'' کا کیا مطلب ہوگا؟

المستفتی: ارشد علی پڑانگ چارسدہ ۱۹۹۰ء/۱۰/۲

الجواب: واضح رہے کہ جو معلومات مشینوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان کو شریعت میں ظن کہا جاتا ہے نہ کہ علم اور یقین۔ اور چونکہ ہر مشین میں یہ احتمال موجود ہوتا ہے کہ خراب نہ ہو۔ لہذا اس احتمال کی وجہ سے اس کو یقین نہیں کہا جا سکتا ہے۔ (۱) وھو الموفق

شیعہ سنی مشترکہ ترجمہ قرآن کی گنجائش نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کی طرف سے مشترکہ ترجمہ قرآن مجید (شیعہ سنی) برائے اتحاد امت لکھا جا رہا ہے۔ اور غالباً کچھ حصہ ہو بھی چکا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ شیعہ قرآن کے تحریف کے قائل ہیں۔ اور موجودہ قرآن کو ماننے کا اقرار صرف تقیہ (جھوٹ) ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ملکر مشترکہ ترجمہ ہو کیا جائے گا۔ تو کیا اس سے شیعوں کی تائید منجانب اہل سنت نہ ہوگی؟ کیا شیعہ بھی قرآن کے قائل اور مفسر و مترجم ہیں۔ اسی طرح اہلسنت علماء (ارکین کمیٹی) کی طرف سے شیعوں کی تائید نہ ہوگی؟ سوال یہ ہے کہ کیا اس کمیٹی کا رکن بننا اور ایسا ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: حفیظ الرحمن شارع عثمان علی سٹریٹ چوہڑ پڑیاں روالپنڈی ۱۹۸۷ء/۱۱/۲۴

(۱) قال العلامہ الوسی وانہ یجوزان یطلع اللہ تعالی بعض اصفیانہ علی احدی ھذہ الخمس ویرزقہ عزوجل العلم بذلک فی الجملہ وعلمھا الخاص بہ جل وعلا ماکان علی وجہ الاحاطۃ والشمول لاحوال کل منھا وتفصیلہ علی الوجہ الاتم قال علی القاری فی شرح الشفاء الاولیاء وان کان قد ینکشف لھم بعض الاشیاء لکن علمھم لا یکون یقینا والھامھم لا یفید الا امرا ظنیا ومثل ھذا عندی بل ھو دونہ بمراحل علم النجومی ونحوہ بواسطۃ امارات عندہ بنزول الغیث وذکورۃ الحمل اوانوثتہ او نحو ذلک ولا اری کفر من یدعی مثل ھذا العلم فانہ ظن عن امر عادی واما ظن الغیب فقد یجوز من المنجم وغیرہ اذا کان عن امر عادی ولیس ذلک بعلم الخ (تفسیر روح المعانی ص۱۲۸، ۱۲۹ جلد۱۲ سورۃ لقمان: ۳۳، ۳۴)

الجواب: اہل اسلام کا اہل تشیع کے ساتھ مشترکہ ترجمہ اور تفسیر کرنا شرعاً، عرفاً، اور سیاسةً قبیح اور ممنوع ہے۔ شرعاً اس وجہ سے کہ یہ اقدام ان کی کفریات پر پردہ ڈالنا ﴿۱﴾ اور ان کی تکفیر سے زبان بندی ہے۔ حالانکہ پاکستانی اور ایرانی شیعوں میں مسلمان مفقود ہیں۔ اور عرفاً اس وجہ سے کہ عوام سے بغض فی اللہ ختم ہو جائے گا۔ ﴿۲﴾ اور اہل تشیع کے ایجنٹوں سے اور متاثر ہوں گے۔ اور سیاسةً اس وجہ سے کہ اب کلیدی اور بڑے بڑے عہدے تناسب سے زائد ان کے پاس ہیں۔ اور اس اقدام سے اکثر بلکہ تمام عہدوں پر یہ لوگ قابض ہو جائینگے۔ ﴿۳﴾ حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار کر کے کونسا تناسب قائم کیا ہے۔ فافہم۔ وھو الموفق

سورج کا چشمہ میں ڈوب جانا اور سائنسی تحقیقات

سوال: سورج کے بارے میں قرآن پاک میں سولہویں پارے میں ذوالقرنین کے متعلق جو بیان ہے۔ اس میں سورج کے متعلق صاف کہا گیا ہے کہ سورج غروب ہوتا ہے۔ مگر اب جب کہ دنیا نے عالم میں سائنس نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس کے بارے میں وضاحت کے ساتھ یہ پتہ چل گیا ہے کہ سورج چاند غروب نہیں ہوتے اور اپنی جگہ پر مقیم رہتے ہیں۔ کیونکہ ایک جگہ جب رات ہوتی ہے۔ تو دنیا کے کسی نہ کسی حصے پر سورج ضرور چمکتا رہتا ہے۔ تو اس آیت اور موجودہ مشاہدہ میں تطبیق و وضاحت کر کے ذہنی پریشانی دور فرمائیں۔

المستفتی: محمد اشرف، ایم، او، ڈی، سی، کینٹین، ایچ ڈی، ایس، ایس ڈی پشاور ۱۹۶۹ء

الجواب: سورة کھف کے تفسیر میں مفسرین نے تصریح کیا ہے کہ سورج کا چشمہ اور سمندر میں غروب بادی (ظاہری) اور سرسری نظر میں ہے۔ ورنہ حقیقت میں معاملہ ایسا نہیں ہے۔ اور اس تعبیر میں حکمت یہ ہے کہ عوام اس حقیقت پر مشکل سے سمجھتے ہیں۔ ﴿۴﴾ لہذا بے کار مسائل میں (مذہبی حیثیت سے) پڑنے کی بجائے

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری وذلک لانه رضی بالکفر والرضی بالکفر کفر سواء کان بکفر نفسه اوبکفر غیره. (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۵۴ منها استحلال المعصية الخ)

﴿۲﴾ عن ابی امامه قال قال رسول الله ﷺ من احب لله وابغض لله واعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان. (مشکواة المصابیح ص ۱۴ جلد ۱ کتاب الایمان الفصل الثانی)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین حاصله انهم لما کانوا مخالطین اهل الاسلام فلا بدمن تمیزهم عنا کی لا یعامل معاملة المسلم من التوقیر والاجلال وذلک لایجوز. (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۹۹ جلد ۳ مطلب فی تمیز اهل الذمة فی الملبس فصل فی الجزية)

﴿۴﴾ قال العلامه الوسی بان المراد وجدها فی نظر العین کذلک اذلم یرهناک الا الماء لا انها کذلک حقیقة. وهذا کما ان راکب البحر یراها کانها تطلع من البحر وتغیب فیه اذالم یر الشط والذی نفیه حصه اگلے صفحہ پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ظاہر اور مسلّم پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تا کہ فتنہ کے بغیر مقصود تک رسائی حاصل ہو۔ فقط

قرآن کے مفرد صیغوں کے بجائے بطور اقتباس جمع کے صیغے استعمال کرنا جائز ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین آیت ذیل کے بارے میں۔ فاطر السمٰوٰت والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلماً والحقنی بالصّٰلحین۔ اگر اس آیت کو کوئی دعا کی جگہ میں جمع کے صیغوں سے پڑھے۔ یعنی توفنا مسلماً والحقنا بالصالحین۔ تو کیا اس سے کوئی گناہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمع کا صیغہ استعمال کرنا کفریہ کلمات بن جاتے ہیں۔ تو حکم شرع کو تحریر فرما کر مشکور وممنون فرماویں۔

المستفتی: قائم شاہ نوتھین ضلع کیمل پور اٹک ۱۹۶۹ء/۱۱/۲۷

الجواب: یہ اقتباس کا ایک قسم ہے جو کہ اجماعاً جائز ہے۔ قال فی خزانة الادب ثم اعلم انه یجوز ان یغیر لفظ المقتبس منه بزیادة ونقصان اوتقدیم او تاخیر او ابدال الظاهر من المضمر او غیر ذلک .(هکذا فی هوامش عقود الدرر ص ۳۵۰) فقط

سورۃ البقرہ میں بقرہ سے مراد گائے ہے یا بیل

سوال: قرآن مجید میں سورۃ البقرہ موجود ہے۔ تو اس میں بقرہ سے مراد گائے (مونث) ہے یا بیل (مذکر) ہے۔ کیونکہ اکثر مفسرین بھی اس میں مختلف ہیں۔ کسی نے گائے کی اور کسی نے بیل کی تفسیر کی ہے۔ لہذا تعین کر کے وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: نامعلوم ۱۹۶۹ء

الجواب: ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ یہ مذکر ہے اور تاؔ وحدت کیلئے ہے اور اکثر مفسرین کے نزدیک تاؔ تانیث کیلئے ہے۔ دونوں کی قرائن موجود ہیں ﴿۱﴾ کسی ایک کو غلط نہ سمجھا جائے گا۔ فقط

نفه حتنه کرنه حمحه .فی ارض ملساء واسعة یراها ایضا کانها تطلع من الارض وتغیب فیها ولا یرد علی هذا انه عبر بوجد والوجدان یدل علی الوجود لما ان وجد یکون بمعنی رای کما ذکره الراغب فلیکن هنا بهذاالمعنی .ثم المراد بالعین الحمئة اما عین فی البحر اوالبحر نفسه وتسمیته عینا مما لاباس به خصوصاً وهو بالنسبة لعظمة الله تعالی کقطرة وان عظم عندنا .(تفسیر روح المعانی ص۳۶ جلد ۹ سورة الکهف :۸۶)

﴿۱﴾ قال العلامه الوسی " و قرا یحی " و عکرمه . والباقران الباقر .و هو اسم لجماعة البقر ' والبقر اسم جنس جمعی یفرق بینه و بین واحده بالتاء و مثله یجوز تذکیره ' و تانیثه ' کنخل منقعر و النخل باسقات و جمعه اباقر و یقال فیه بیقور و جمعه بواقر و فی البحر انما سمی هذا الحیوان بذالک لانه یبقر الارض ای یشقها للحرث (تفسیر روح المعانی ص ۲۸۳ جلد ۱ سورة البقره آیت ۶۷)

نیکر پہنے ہوئے اور نیم برہنہ لوگوں کے سامنے تلاوت قرآن

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (۱) سامعین تلاوت قرآن قاری اور معلم کے سامنے نیکر پہنے ہوئے ہوتے ہیں جس سے گھٹنے معہ آدھے ران ننگے ہوتے ہیں۔کیا یہ آداب تلاوت قرآن کے خلاف نہیں۔کیا قاری اس صورت میں قرآن پڑھ سکتا ہے؟ (۲) کیا ان کے سامنے مفہوم اور ترجمہ قرآن بیان کیا جا سکتا ہے؟ (۳) اس حالت میں قاری کے ساتھ ساتھ یہ لوگ بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں یا قاری ان سے پڑھوا سکتا ہے؟ جبکہ یہ تمام صورتیں قصداً اور اہتماماً ہوں جیسا کہ بعض اداروں میں صبح پی۔ٹی کی حالت میں ان صورتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

المستفتی: شاپور محمد خطیب ۱۹۔ایف، ایف رجمنٹ ملیر کینٹ کراچی

الجواب: ایسی حالت میں قرآن پڑھنا اور پڑھانا بے ادبی ہے۔البتہ بے دینی کے ماحول میں بطور تبلیغ یا بر تقدیر توقع اصلاح بے ادبی نہیں ہے۔﴿۱﴾ فقط

توحید کی آیتوں کی موجودگی میں دوسرے آیتوں میں تکلفات کی ضرورت نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے مسجد میں ایک حافظ صاحب درس توحید دیا کرتے ہیں جب وہ اس آیت پر پہنچے" ان الذین کفروا ینادون لمقت اللہ اکبر من مقتکم انفسکم اذ تدعون الی الایمان فتکفرون"الآیۃ. اور یہ ترجمہ کیا کہ جو لوگ منکر ہوئے ان کو پکارا جاوے گا۔کہ جیسے تم کو اپنے سے نفرت ہے۔اس سے کہیں بڑھ کر خدا سے نفرت تھی۔جب تم کو ایمان کی طرف یعنی توحید کی طرف بلایا جاتا تھا۔تو تم مانا نہیں کرتے تھے۔تو ایک سول ٹیچر بی سے ناواقف حافظ صاحب سے کہنے لگا۔کہ جھوٹ بکتے ہو۔اور غلط ترجمہ سنا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو۔تو اس شخص کی بے ہودگی کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

﴿۱﴾ وفی الهندیه الکلام منه ما یوجب اجراً کالتسبیح والتحمید وقراۃ القرآن والاحادیث النبویه وعلم الفقه وقد یأثم به اذا فعله فی مجلس الفسق وهو یعلمه لما فیه من الاستهزاء والمخالفة لموجبه وان سبح فیه للاعتبار والانکار ویشتغلوا عما هم فیه من الفسق فحسن وکذا من سبح فی السوق بنیة ان الناس غافلون مشتغلون بامور الدنیا وهو مشتغل بالتسبیح وهو افضل من تسبیحه وحده فی غیر السوق کذافی الاختیار شرح المختار. (فتاوی هندیه ص ۳۱۵ جلد ۵ الباب الرابع کتاب الکراهیة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: حافظ محمد طیب اتحاد بکڈ پو ہوتہ ضلع راولپنڈی ۔ ۱۹۶۹ء/۴/۱۷

الجواب: مقت بغض کو کہا جاتا ہے۔اور نفرت بھی اس سے مناسبت رکھتا ہے۔لیکن یہ ترجمہ کہ ''اس سے کہیں بڑھ کر خدا سے نفرت تھی'' اگر کسی معتمد شخص سے منقول نہ ہو۔تو قابل گرفت ہے ﴿۱﴾ توحید کے متعلق قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں۔اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔باقی رہا فاسد العقیدہ شخص کی اصلاح کا طریقہ تو اس کو صحیح العقیدہ علماء سے مراجعت اور ان کے تصنیفات کے مطالعہ کی ترغیب کامیاب طریقہ ہے۔فقط

''اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض'' کی تفسیر

سوال: قرآن پاک کے اس ارشاد کے متعلق وضاحت فرمائیے۔کہ اللہ نور السموت والارض۔جبکہ خداوند تعالیٰ خود نور تو نہیں ہے۔بلکہ نور کا خالق ہے اور نور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔تو عرض یہ ہے۔کہ آیا اللہ تعالیٰ نور ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد جاوید

الجواب: اللہ تعالیٰ کا ایک اسم النور بھی ہے ﴿۲﴾ (ترمذی) اور اللہ تعالیٰ دیگر اسباب نور کا خالق بھی ہے۔

کما فی قوله تعالیٰ وجعل الظلمات والنور ۔﴿۳﴾ الله نور السمٰوٰت والارض ﴿۴﴾ الآية

﴿۱﴾ قال الالوسی ینادون :وهم فی النار وقد مقتوا انفسهم الامارة بالسوء التی وقعوا فیما وقعوا باتباع هواها حتی اکلوا انا ملهم من المقت کما اخرج ذلک عبد بن حمید عن الحسن وفی بعض الاثار انهم یمقتون انفسهم حین یقول لهم الشیطان فلا تلوموني ولوموا انفسکم لمقت الله اکبر من مقتکم انفسکم معمول لقول مقدر بفاء التفسیر ای ینادون فیقال لهم لمقت الخ ای لمقت الله ایاکم اوانفسکم اکبر من مقتکم انفسکم واللام للابتداء او للقسم .والمقت اشد البغض لمقت الله تعالی انفسکم اکبر من مقتکم ایاها لانکم دعیتم مرة بعد مرة الی الایمان فتکررمنکم الکفر والمعنی لمقت الله تعالیٰ انفسکم فی الدنیا اذ تدعون الی الایمان فتکفرون اشد من مقتکم ایاها الیوم الخ.

(تفسیر روح المعانی ص۷۶ جلد ۱۳ سورة المؤمن : ۱۰)

﴿۲﴾ عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ ان لله تعالیٰ تسعة وتسعین اسماً النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور رواه الترمذی والبیهقی فی الدعوات الکبیر وقال الترمذی هذا حدیث غریب .(مشکواة المصابیح ص ۱۹۹ جلد ۱ کتاب اسماء الله تعالیٰ الفصل الثانی)

﴿۳﴾(پاره : ۷ سورة انعام رکوع : ۷ آیت : ۱)

﴿۴﴾(پاره : ۱۸ سورة النور رکوع : ۱۱ آیت : ۳۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا مثل ولادت آدم علیہ السلام کی تفسیر

سوال :(۱) علماء کرام کی ہدایت کے مطابق سورۃ آل عمران، مریم، انبیاء، تحریم، چاروں سورتوں کو دیکھا ہے۔ کہیں بھی آدم علیہ السلام کو بے پدر بلا اب و بلا باپ یا بلا والد و والدین نہیں فرمایا ہے۔ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام ان کی مثل ہو کر کیسے بلا باپ ٹھہرے۔ آدم علیہ السلام کو اسلئے بلا ماں اور بلا باپ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ اول انسان تھے۔ اولیت میں ماں باپ مانع ہیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ولادت میں مثل نہیں۔ کیونکہ آدم علیہ السلام مولود نہیں۔ البتہ اس میں عیسیٰ علیہ السلام مثل ہے۔ کہ خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون (ال عمران) تو اس مثلیت کی پوری وضاحت کی جائے۔

(۲) اگر کسی عورت کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ اور وہ حاملہ پائی جائے یا بچہ جنے۔ تو اس کی بابت صریح لفظوں میں شریعت اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟

المستفتی: حافظ مومن صفدر جنگ گورنمنٹ نارمل سکول شاہ پور شہر ....۱۳ / رجب ۱۳۹۳ھ

الجواب :(۱) قرآن کا طرز بیان بطور دلالت اور بطور اقتضاء اسی حقیقت پر ناطق ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بغیر والدین کے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اسی معنی کو سلف صالحین نے مراد لیا ہے۔ استاذ اول نے اولین تلامذہ کو یہی سکھایا ہے۔ ﴿۱﴾ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی تقریر خداوندی کافی ہے۔ لم یمسسی بشر ولم اک بغیا. ﴿۲﴾ اس میں جائز اور ناجائز دونوں قسم جماع کے نفی کے باوجود ولادت کی پیشکش موجود ہے۔

(۲) جب دلائل خارجیہ سے کسی محتمل اور مشتبہ امر کا تعین اور ترجیح ثابت ہو جائے۔ تو شریعت مقدسہ اس سے انکار نہیں کرتی۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ قال الآلوسی المثل هنا ليس هو المثل المستعمل فى التشبيه والكاف زائدة بل بمعنى الحال والصفة العجيبة اى ان صفة عيسى عند الله اى فى تقديره وحكمه كمثل آدم اى كصفته وحاله العجيبة التى لا يرتاب فيها مرتاب وفى الآية دلالة على صحة النظر والاستدلال لانه سبحانه احتج على النصارى واثبت جواز خلق عيسى عليه السلام من غير اب بخلق آدم عليه السلام من غير اب ولاام الخ (تفسير روح المعانى ص۲۹۷، ۲۹۸ جلد ۳ سورة آل عمران: ۵۹)

﴿۲﴾ (پارہ: ۱۶ سورۃ مریم رکوع: ۵ آیت: ۲۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معمول واحد پر عاملین کے آنے اور بعض جمع کے صیغوں کے ساتھ الف کے نہ ہونے کا اشکال

سوال: جناب مفتی صاحب: مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ کریں۔ کہ ایک فعل پر دو حروف عامل داخل ہیں۔ تو اس میں پہلے حرف نے عمل کیا ہے یا دوسرے نے مثلاً، ان لن نجمع عظامة(قیامة) ان لن نقدر (انبیاء) فان لم تفعلوا ولن تفعلوا (البقرہ) وغیرہ۔(۲) قرآن مجید میں باءو (بقرہ)۲، ۶۱ (ال عمران) ۳، ۱۱۲ افان فاء و (بقرہ)۲، ۲۲۷ جاؤ (النمل) ۲۷، ۸۴ (نور) ۲۴، ۱۱ (فرقان) ۲۵، ۴ کے آخر میں جمع کا الف کیوں نہیں لکھا گیا ہے۔ جواب سے مستفید فرمائیں۔

المستفتی: حافظ مومن صفدر جنگ گورنمنٹ نارمل سکول شاہ پور شہر.... ۱۳؍رجب ۱۳۹۳ھ

الجواب: (۱) ان کلمات میں دو عامل ایک معمول پر داخل نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک کا معمول جدا جدا ہے۔ والتقدیر ان الشان لن نجمع ۔انه لن نقدر وان شرطیه مجموعه لم تفعلوا وغیرہ پر داخل ہے ﴿۱﴾ (۲) قرآن مجید کا رسم الخط خلاف القیاس ہے۔ اس میں امام الصحائف صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کا اتباع کیا جائیگا۔ یہی سلفاً خلفاً متعامل ہے۔ کما صرح به الاتقان ص ۱۶۷ جلد۲۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

قرآن مجید میں بذریعہ وحی نسخ واقع ہوئی ہے

سوال: میرا ایک دوست ہے مجھے اس بات کو تسلیم کرنے اور جزو ایمان بنانے پر مصر ہے۔ کہ قرآن مجید میں کچھ آیات ایسی تھیں جو نازل ہوئے۔ لیکن بعد میں بذریعہ وحی ہی منسوخ التلاوت ہوئیں۔ اور وہ آیات موجودہ قرآن مجید میں شامل نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ بات حدیثوں سے ثابت ہے۔ لیکن حدیث کا مکمل حوالہ نہیں دے سکتے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ کوئی مصنف یا شاعر ہے کہ اپنے کلام میں تنسیخ یا ترمیم کرتا ہے۔ ازراہ کرم جواب سے مطلع فرماویں۔

﴿۱﴾ قال العلامه الوسی ان مخففة من الثقیلة واسمها ضمیر الشان مخذوف ای ایحسب ان الشان لن نجمع بعد التفرق عظامه . (روح المعانی ص ۲۳۶ جلد ۱۶ سورة القیامة آیت : ۳)

﴿۲﴾ قال العلامه سیوطی فی الاتقان سئل مالک عن الحروف فی القرآن مثل الواو والالف اتری ان یغیر من المصحف اذا وجد فیه کذلک قال لا قال ابو عمرو ویعنی الواو والالف لمزید تین فی الرسم المعدومتین فی اللفظ نحو اولوا وقال الامام احمد یحرم مخالفة خط مصحف عثمان فی واو او یاء او الف او غیر ذلک الخ .(الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۶۷ جلد ۲ نوع فی مرسوم الخط واداب کتابته)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: محمد مسعود صدیقی شاہین کالونی مردان ۱۹؍محرم ۱۳۹۲ھ

الجواب: واضح رہے کہ کتب الہیہ میں نسخ یقیناً واقع ہوئی ہے۔ اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے۔ کیونکہ احکام الہیہ اصلاح نفس کی دوائیاں ہیں۔ تو جس طرح ایک حکیم حاذق مرض، موسم اور مزاج کی وجہ سے دوائی بدلاتا ہے۔ تو اسی طرح حکیم مطلق جل جلالہ نوع انسانی کے دوائی میں تبدیل مزاج اور زمان کی وجہ سے تبدیلی کرتا ہے۔ ﴿۱﴾ جس کا نہ کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے۔ اور رجم کے متعلق واضح رہے کہ یہ حکم قرآن میں موجود تھا اس کے بعد منسوخ التلاوت ہوا۔ ﴿۲﴾ (رواہ البخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ وابو داؤد ومالک) اور پیغمبر علیہ السلام اور خلفائے راشدین نے باقاعدہ حد رجم جاری کیا ہے۔ فقط

هو الذی خلق السموٰت والارض فی ستة ایام وکان عرشه علی الماء، الآیة. کی تفسیر

سوال: پیش عالم کے بارے میں میرے پاس ایک تفسیر ہے۔ جس میں بارہویں پارے کے آیت:۲ وهو الذی خلق السموٰت ولارض فی ستة ایام وکان عرشه علی الماء الخ، الآیة۔ حاشیہ میں اس کے ساتھ لکھا ہے "بخاری شریف میں ہے کہ پہلے پہل سوائے باری تعالیٰ کے پانی یا عرش کچھ بھی نہ تھا۔ پہلے اللہ نے پانی پیدا کیا پھر عرش، پھر قلم پھر لوح محفوظ۔ برائے کرم اس حدیث کی عربی لکھ کر ممنون فرمائیں، اور کیا واقعی یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے؟

المستفتی: مبعوث الوارث اسسٹنٹ پروفیسر کالج تھانہ ملاکنڈ ایجنسی ۶؍اگست ۱۹۸۳ء

الجواب: بخاری شریف کی حدیث صرف اتنی ہے، کان اللہ ولم یکن شئی وکان عرشه علی

﴿۱﴾ قال العلامه الوسی والآیات انما نزلت لمصالح العباد وتکمیل نفوسهم فضلامنه تعالیٰ ورحمة وذلک یختلف باختلاف الاعصار والاشخاص کا لدواء الذی تعالج به الا دواء فان النافع فی عصر قد یضر فی غیره والمزیل علة شخص قد یزیل علة سواه، فاذن قد یکون عدم الحکم اوالاثقل اصلح فی انتظام المعاش وانظم فی اصلاح المعاد والله تعالیٰ لطیف حکیم الخ. (تفسیر روح المعانی ص ۵۵۶ جلد ۱ سورة البقرة: ۱۰۶)

﴿۲﴾ عن عمر قال ان الله بعث محمداً بالحق انزل علیه الکتاب فکان مما انزل الله تعالیٰ ایة الرجم رجم رسول الله ﷺ ورجمنا بعده والرجم فی کتاب الله حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینة او کان الحبل او الاعتراف. متفق علیه. (مشکواة المصابیح ص ۳۰۹ جلد ۲ کتاب الحدود)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الماء. ﴿۱﴾ زائد مضمون دیگر کتب کے احادیث سے ثابت ہے۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

قرآن مجید کا رسم الخط عام رسم الخط سے جداگانہ ہے

سوال: قرآن مجید میں جہاں جمع کا صیغہ ہے۔ مثلاً، جاءو، وہاں الف نہیں لکھا ہوتا ہے۔ حالانکہ صرف ونحو کے قواعد کے لحاظ سے الف لکھنا چاہئے کیونکہ جمع کی علامت الف ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: ابوسلمان ابوظہی (U'A'E)...... ۱۹۹۰ء/۸/۱۸

الجواب: قرآن مجید کا رسم خط معروف رسم خط سے جداگانہ ہے۔ ﴿۳﴾ کبھی واو جمع کے بعد الف نہیں لکھا جاتا ہے۔ کما فی جاءو۔ اور کبھی مفرد کے ساتھ الف لکھا جاتا ہے۔ کما فی یدعوا ،ادعوا فلیراجع الی المصحف .وهو الموفق

''قل العفو'' الآیة کی تفسیر

سوال: ارشاد خداوندی ''قل العفو'' رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی اس حکم کے مطابق گزری۔ اور قرآن کے احکامات پر عمل اس وقت صحیح ہوسکتا ہے۔ جب کہ حضور ﷺ کے زندگی پر عمل ہو جائے۔ اور بیشتر وہ زمین جن کو مالک خود کاشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو ان لوگوں کے دے دی گئی۔ جو ان کے حق دار تھے تو اس کے باوجود کلمہ ''قل العفو'' کا صاف حکم وجوبی قرار نہ دینے کی کیا وجہ ہے اور اس کو استحبابی احکام میں داخل کرنے کے کیا دلائل ہیں؟

المستفتی: محمد ظہیر محلہ گوجر شینکے تحصیل وضلع اٹک...... ۱۴۰۱ھ/۷/۱۰

﴿۱﴾ عن عمران بن حصين قال انى عند النبى ﷺ اذجاءه قوم من بنى تميم فقال اقبلوا البشرى يابنى تميم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اهل اليمن فقال اقبلوا البشرى ونسالک عن اول هذا الامر ماكان قال كان الله ولم يكن شئ قبله وكان عرشه على الماء ثم خلق السموات والارض وكتب فى الذكر كل شئ الخ .(صحيح البخارى ص۱۱۰۳ جلد۲ باب قوله وكان عرشه على الماء كتاب الرد على الجهميه)

﴿۲﴾ عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله ﷺ ان اول ما خلق الله القلم .(مشكواة المصابيح ص ۲۱ جلد ۱ باب الايمان بالقدر)اول ماخلق الله العقل ،ذكره فى الاحياء قال العراقى اخرجه الطبرانى والاوسط وابو نعيم باسنادين ضعيفين .(الموضوعات الكبرى ص ۵۷ رقم :۲۶۷)

﴿۳﴾ قال العلامه سيوطى فى الاتقان قد خالفها فى بعض الحروف خط المصحف الامام وقال اشهب سئل مالک هل يكتب المصحف على ما احدثه الناس من الهجاء فقال لا الا على الكتبة الاولى سئل مالک عن الحروف فى القرآن مثل الواو والالف اترى ان يغير من المصحف اذا وجدفيه كذلک قال لا قال ابو عمرو يعنى الواو والالف المزيدتين فى الرسم المعدومتين فى اللفظ نحو اولو ا وقال الامام احمد يحرم مخالفة خط مصحف عثمان فى واو او ياء او الف او غير ذلک .(الاتقان فى علوم القرآن ص۱۶۶ ،۱۶۷ جلد ۲ النوع فى مرسوم الخط واداب كتابته)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر قل العفو سے معلوم شدہ حکم وجوبی ہوتا۔تو اللہ تعالیٰ زکاۃ فرض نہ کرتا۔ یہ ایک غیر معقول کام ہے کہ مکلف پر چالیسواں دینا بھی فرض ہے۔اور حاجت سے زائد اموال کا دینا بھی فرض ہے۔ نیز تعامل سلف صالحین سے مخالف ہے۔ پس بہر حال یا یہ امر استحباب کیلئے ہے۔ یا منسوخ ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔﴿۱﴾
نوٹ: امر استحبابی ہونے کے تقریر پر حکم قرآن انفاق العفو ہے نہ کہ مصادرۃ العفو۔ فافهم. وهو الموفق

قرآن مجید (کلام لفظی) پر قسم کرنا جائز ہے

سوال: قرآن مجید مخلوق ہے یا غیر مخلوق اور اس پر قسم کھانا کس طرح ہے؟ بینوا و توجروا
المستفتی: فضل رحیم مینگورہ سوات...... ۲۸ رشعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب: چونکہ یہ کلام لفظی کلام نفسی پر دال ہے۔ جو کہ صفت واحدہ شخصیہ اور غیر مخلوق ہے۔ لہٰذا متاخرین ارباب فتویٰ نے اس کلام لفظی پر قسم کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔﴿۲﴾ وهو الموفق

قرآنی آیات کا بائیں طرف سے الٹا لکھنا جائز نہیں ہے

سوال من کتب ایٔة القرآن مقلوباً من الجانب الایسر ای هکذ۔(بسم اللہ الرحمن الرحیم
فما حکمه الجواز او المنع ۔بینوا وتوجروا
المستفتی: نامعلوم ۲۹/۵/۱۴۰۱ھ

الجواب: لاتجوز قراۃ القرآن مغایرۃ عن رسم خط المصحف العثمانی کما فی

﴿۱﴾ قال العلامہ ابن کثیر ای ذلک الا یجهد مالک ثم تقعد تسأل الناس . و یدل علی ذلک ما رواه ابن جریر .... عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول الله عندی دینار قال انفقه علی نفسک قال عندی آخر قال انفقه علی اهلک قال عندی آخر قال انفقه علی ولدک قال عندی آخر قال فانت ابصر وقد رواه مسلم و ایضاً عن جابر ان رسول الله ﷺ قال لرجل ابدأ بنفسک فتصدق علیها فان فضل شیٔ لاهلک فان فضل شیٔ عن اهلک فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیٔ فهکذا و هکذا الخ (تفسیر ابن کثیر ص ۳۳۴ جلد ۱ پ: ۲ سورۃ البقرة آیت: ۲۱۹)

﴿۲﴾ قال العلامہ ابن عابدین (قال الکمال الخ) مبنی علی ان القرآن بمعنی کلام الله فیکون من صفاته تعالیٰ کما یفیده کلام الهدایة حیث قال ومن حلف بغیر الله تعالیٰ لم یکن حالفاً کالنبی والکعبة لقوله علیه الصلاة والسلام من کان منکم حالفا فلیحلف بالله اولیذر وکذا اذا حلف بالقرآن لانه غیر متعارف فقوله وکذا یفید انه لیس من قسم الحلف بغیر الله تعالیٰ بل هو من قسم الصفات ولذا علله بانه غیر متعارف وتعلیل عدم کونه یمینا بانه غیره تعالیٰ لانه مخلوق لانه حروف وغیر المخلوق هو الکلام النفسی منع بان القرآن کلام الله منزل غیر مخلوق ولا یخفی ان المنزل فی الحقیقة لیس الا الحروف المنقضیة المنعدمة وما ثبت قدمه استحال عدمه غیر انهم اوجبوا ذلک لان العوام اذا قیل لهم ان القرآن مخلوق تعدوا الی الکلام مطلقاً الخ.(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۵۶ جلد ۳ مطلب فی القرآن کتاب الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الاتقان وقال اشهب سئل مالک هل یکتب المصحف علی ما احدثه الناس من الهجاء فقال لا الا علی الکتبة الاولی رواه الدانی فی المقنع ثم قال ولا مخالف له من علماء الامة وقال الامام احمد یحرم مخالفة خط مصحف عثمان فی واو او یا او الف او غیر ذلک ﴿۱﴾قلت القرآن عربی لفظاً وکتبا وهذ المقلوب لایسمی عربیا. فافهم۔ وهو الموفق

تفسیر کو بلا وضوء مس کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تفسیر یا دیگر اسلامی کتب جن میں قرآنی آیات ہوتی ہیں ان کا بلا وضوء مس کرنا کیسا ہے۔ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: حبیب اللہ فقیرآباد پشاور ۱۹ / ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: جب آیات سے دیگر مکتوبات زیادہ ہوں۔ تو بلا وضوء مس کرنا ناجائز نہیں۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

قرآن مجید کے منکوس چھاپنے میں کوئی مصلحت نہیں

سوال: جناب مفتی صاحب! حمید بک ڈپو نے قرآن پاک کو مصحف عثمانی کے خلاف چھپوایا ہے۔ یعنی سورۃ الناس سے شروع کر کے سورۃ بقرہ پر ختم کیا ہے۔ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: قاری عبدالجلیل مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد سریکوٹ ہری پور ۹ / رمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: قرآن مجید کا منکوس پڑھنا بعض مصالح کی وجہ سے جائز ہے۔ کما فی ردالمحتار (ص ۵۴۶ جلد ۱) ﴿۳﴾ قوله وان یقرأ منکوساً وانما جوز للصغار تسهیلاً لضرورة التعلیم.

﴿۱﴾ (الاتقان فی علوم القرآن للعلامه سیوطی ص ۱۶۷ جلد ۲ النوع فی مرسوم الخط واداب کتابته)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین ویکره مس المحدث المصحف کما یکره للجنب وکذا کتب الاحادیث والفقه عندهما والاصح انه لا یکره عنده فتلخص فی المسئلة ثلاثة اقوال بهذا التفصیل بان یقال ان کان التفسیر اکثر لا یکره وان کان القرآن اکثر یکره والاولی الحاق المساواة بالثانی وهذا التفصیل ربما یشیر الیه ماذکرناه عن النهر وبه یحصل التوفیق بین القولین. (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۱۳۰ جلد ۱ قبیل باب المیاه)

﴿۳﴾ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۰۴ جلد ۱ قبیل باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لیکن منکوس لکھنے میں کوئی مصلحت نہیں ہے۔ بلکہ اس میں مفسدت ہے۔ وھو ان یعسر علیه القرأة مرتبا فی الصلاة .وھو الموفق

ملازمت کے دوران تلاوت کرنے کا حکم

سوال: میں گورنمنٹ کا ملازم ہوں۔ ڈیوٹی کبھی دن کو ہوتی ہے کبھی رات کو۔ کیا ڈیوٹی کے دوران قرآن پاک کی تلاوت جائز ہے۔ اور اس تلاوت پر ثواب ملے گا؟ میں تلاوت اس وقت کرتا ہوں کہ کبھی کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ اور میں فارغ ہوتا ہوں۔ بینوا و توجروا

المستفتی: محمد حنیف محکمہ موسمیات خیبر روڈ پشاور ۱۹۸۴/۶/۹

الجواب: اگر گورنمنٹ کے نزدیک یہ تلاوت قابل اعتراض ہو تو یاد سے تلاوت کرنا چاہئے۔ ﴿۱﴾ فافهم وھو الموفق

آخری پارہ کی برائے آسانی تعلیم معکوس چھپائی

سوال: آج کل اکثر مدارس میں تجوید القرآن کے شعبوں میں بچوں کے تدریس کیلئے خصوصاً آخری پارہ ''عم یتساء لون'' کی چھپائی اسی طرح ہو رہی ہے۔ کہ اس کی ابتداء سورۃ فاتحہ سے ہوتی ہے۔ اور ''و لاالضآلین'' کے بعد سورۃ الناس اور اس کے بعد سورۃ الفلق الی آخرہ خلاف ترتیب پہلی سورۃ نبأ تک پارہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ تو کیا اسی مذکورہ ترتیب سے پارہ عم کی چھپائی عندالشرع جائز ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: قاری فیاض الاسلام مردان ۱۹۸۴/۶/۱۱

الجواب: یہ ترک ترتیب صغار کیلئے جائز ہے۔ کمافی ردالمحتار ص۔۳۶۲ جلد ۱ قوله ولا یقرأ منکوساً وانما جوز للصغار تسهیلاً لضرورة التعلیم انتهی. ﴿۲﴾ لیکن ایسے تالیف وآخری پارہ کہیں

﴿۱﴾ قال ابن عابدین ولیس للاجیر الخاص ان یعمل لغیرہ بل ولا ان یصلی النافلة قال فی التتار خانیه وفی فتاوی الفضلی واذا ستاجر رجلاً یوما یعمل کذا فعلیه ان یعمل ذلک العمل الی تمام المدة ولایشتغل بشیء آخر سوی المکتوبة وفی فتاوی سمرقند وقدقال بعض مشائخنا له ان یؤدی السنة ایضاً واتفقوا انه لا یؤدی نفلا وعلیه الفتوی. (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۳۸ جلد۵ باب ضمان الاجیر)

﴿۲﴾ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۳۰۲ جلد ۱ قبیل باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تالیف عثمانی سے بیّن مخالف ہے۔﴿۱﴾ بخلاف القرأة .فافهم.وهو الموفق

معراج نبوی کے متعلق ادارہ فروغ اردو لاہور کے ''رسول نمبر'' کی جسارت

سوال: ادارہ فروغ اردو لاہور ایک رسالہ نکالتا ہے۔گذشتہ سال اس رسالہ کا ''رسول نمبر'' شائع کیا گیا۔حکومت نے ان کو لاکھوں روپے کا انعام دیا۔اخبارات ،ریڈیو،ٹی وی پر اس نمبر کا بہت چرچا ہوا۔رسالہ کے ''رسول نمبر'' جلد دوم شمارہ نمبر ۱۳۰،دسمبر۱۹۸۲ء کے باب اول ص ۶۰ کی پیرا نمبر ۱۲۲ پر ڈاکٹر حمید اللہ تحریر کرتے ہیں۔''آپ نے رات اپنے مرحوم چچا کے پاس بسر کی۔وہاں انہوں نے ایک متبرک خواب دیکھا۔آگے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔پیرا نمبر ۱۲۴'' خدا چونکہ ہر جگہ موجود ہے۔لہٰذا کسی مادی فاصلے کو طے کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔قرآن پاک نے معراج کیلئے لفظ رؤیا استعمال کیا ہے۔خود رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں معراج کے وقت میں نینداور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ ایک روحانی سفراور خواب تھا''اس مضمون کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: چوہدری سردار محمد لیہ پنجاب.....۱۸رشعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب: یہ مضمون قرآن اوراحادیث صحیحہ سے متصادم ہے۔﴿۲﴾ حکومت ہمیشہ کیلئے اہل زیغ اور اہل الحاد کی آفرین میں مبتلا رہتی ہے. وهو الموفق

﴿۱﴾ قال السیوطی واما ترتیب السور فهل هو تو قیفی ایضا او هو باجتهاد من الصحابة خلاف فجمهور العلماء علی الثانی ويوقف جبريل النبی ﷺ علی موضع الآية و السورة فاتساق السور كاتساق الآيات والحروف كله عن النبی ﷺ فمن قدم سورة او اخرها فقد افسد نظم القرآن الخ .(الاتقان فی علوم القرآن ص ۶۲ جلد ۱ فصل فی ترتيب السور)

﴿۲﴾ قال العلامه الوسی وذهب الجمهور الی انه فی اليقظة ببدنه وروحه ﷺ والرؤيا تكون بمعنی الرؤية فی اليقظة كما فی قول وقال الواحدی انها رؤية اليقظة ليلا فقط وخبر شريك لا يعول عليه علی ما نقل عن عبد الحق وقال النووی واما ما وقع فی رواية عن شريك وهو نائم وفی اخری عنه بينا انا عند البيت بين النائم واليقظان فقد يحتج به من يجعلها رؤيا نوم ولا حجة فيه اذ قد يكون ذلك اول وصول الملك اليه وليس فی الحديث ما يدل علی كونه ﷺ نائما فی القصة كلها واحتج الجمهور لذلك بانه لو كان مناماماتعجب منه قريش ولا استحالوه لان النائم قد يری نفسه فی السماء ويذهب من المشرق الی المغرب ولايستبعده احد .وايضا العبد ظاهر فی الروح والبدن وذهبت طائفة منهم .الخ (تفسير روح المعانی ص ۱۱ جلد ۹ سورة الاسراء : ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قرآنی آیات میں اپنے طرف سے کسی قوم کی تخصیص تحریف معنوی ہے

سوال: ایک ماہنامہ رسالہ Muslim News ماہ فروری ۱۹۷۰ء کے ص ۲۷ پر ایک مضمون Juler Halima and the Quran Inans tnook javruay چھپا ہے۔ جس میں پارہ: ۲۷ سورۃ رحمٰن کی آیت: ۳۳، ۳۵ میں لفظ سلطان کا غلط ترجمہ اور اسی طرح سورۃ نحل کی آیت: ۸۱ میں لفظ سرابیل کا غلط ترجمہ کر کے یہ بتانے کی جسارت کی ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امریکی لوگوں کے چاند پر جانے کی پیشگوئی آج سے چودہ (۱۴) سو سال پہلے کر دی ہے۔ اور ایک جگہ پارہ: ۳۰ سورۃ نمبر: ۹۱ آیت: ۲ میں کہ لفظ طحٰہ سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہاں دو پارٹیاں ایک محفوظ کھیل کھیلیں گی۔ اور وہ دونوں پارٹیاں روس اور امریکہ ہیں۔ بہرحال اس مضمون میں روس اور امریکہ کی برتری کی آڑلی گئی ہے۔ اور ان مادہ پرست قوموں کو افضل بتایا گیا ہے۔ میں نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب، مولانا عبید اللہ انور صاحب اور مولانا محمد ادریس صاحب سے بھی رابطہ کیا ہے۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاں مولانا مودودی صاحب نے صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ ایسی تحریریں گمراہ کن ہوتی ہیں۔ لہٰذا عرض یہ ہے۔ کہ آپ صاحبان اس مضمون نگار کے مضمون کا پورا رد لکھ کر شائع کریں۔ اور مجھے بھی مطمئن کرنے کیلئے جواب لکھ دیں۔

المستفتی: تاج محمد اکونٹنٹ پائینڈ کارپوریشن شاہراہ قائد اعظم لاہور ۱۹۷۰ء/۴/۶

الجواب: ہمارے پاس یہ رسالہ موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ہم اس کے تفصیلی رد سے معذور ہیں۔ البتہ اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ اس شخص نے تحریف معنوی کی ہے۔ بشرطیکہ اس نے امریکہ وغیرہ کی تخصیص کی ہو۔ **وھو الموفق**

عربیت سے ناواقف لڑکوں اور لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ ترجمہ قرآن کرنا

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک مولوی صاحب نے لاؤڈ سپیکر میں چند لڑکوں کو ترجمہ قرآن کریم شروع کیا ہے وہ لڑکے عربیت سے بالکل ناواقف ہیں جو ترجمہ تو درکنار قرآن مجید کی صحیح تلفظ بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے لوگ دو فرقے بن گئے ایک فرقہ کہتا ہے کہ یہ ترجمہ بند کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ لڑکے عربی سے بھی ناواقف ہیں خلاصہ اور منیہ تک

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بجی نہیں آتا ہے اور دوسری وجہ یہ کہ لوگ استماع نہیں کرتے جس کی وجہ سے سب لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ ہم لاؤڈ سپیکر پر ترجمہ کرینگے۔ کیونکہ دعوت بالجہر آیا ہے۔ تو کیا یہ ترجمہ کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا بہتر ہے؟

المستفتی: احمد شاہ زنڈ و باندہ ۱۵/دسمبر ۱۹۷۴ء

الجواب: بہتر یہ ہے کہ ایسے لڑکوں کو عربیت وغیرہا سے خبردار کیا جائے۔ لیکن ناخبر ہونے کی صورت میں ان کا ترجمہ کرنا گناہ نہ ہوگا۔ نیز مناسب یہ ہے کہ بلاضرورت لاؤڈ سپیکر میں ترجمہ نہ کیا جائے۔ لیکن کسی کے استماع نہ کرنے سے جہر کنندہ گنہگار نہ ہوگا۔ اور تصادم اصوات کی صورت میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کیا جائے گا۔ فقط

"الیوم ننجیک ببدنک" الایۃ کی تشریح

سوال: قرآن کریم میں پارہ:۱۱ سورۃ یونس میں فرعون کے بارے میں جو آیات کریمہ ہے کہ اے فرعون ہم تیری لاش کو محفوظ رکھتے ہوئے ہیں اور آخری زمانہ میں تیری لاش کو ظاہر کردینگے۔ براہ کرم اس آیت کے متعلق اردو میں ہمیں تفصیل سے جواب دیدیں۔

المستفتی: الھیان درہ آدم خیل ۱۹۷۸ء/۲۲/۸

الجواب: "الیوم ننجیک ببدنک" ﴿۱﴾ الایۃ سو بجائے نجات مطلوبہ کے آج ہم تیری لاش کو پانی میں تہہ نشین ہونے سے نجات دینگے۔ تاکہ تو ان کیلئے موجب عبرت ہو۔ جو تیرے بعد موجود ہیں۔ کہ تیری حالی اور تباہی دیکھ کر مخالفت احکام الہیہ سے ڈریں۔ (بیان القرآن ص۳۰ جلد۵) ﴿۲﴾ و هو الموفق

﴿۱﴾ (پ: ۱۱ سورۃ یونس رکوع: ۱۴ آیت: ۹۱)

﴿۲﴾ مصر کے عجائب خانہ میں جو لاش رکھی گئی ہے جس کو لوگ فرعون معبود کا گمان کرتے ہیں اور آیت سورۃ یونس کا سہارا لیتے ہیں لیکن یہ تحقیق کے خلاف ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی فوائد عثمانیہ تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں "جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ فرعون کی لاش آج تک محفوظ چلی آئی ہے لیکن الفاظ قرآنی کی صحت اس کے ثبوت پر موقوف نہیں" بہرحال ۱۹۲۶ء میں مصریوں کو جو حنوط شدہ لاشیں ملی ہیں۔ ابھی تک یہ بات پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچی کہ واقعی یہ اسی معبود فرعون کی لاش ہے۔ یا فراعنہ مصر میں سے کسی دوسرے کی۔ اور آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ فرعون کی لاش قیامت تک محفوظ رہے گی۔ (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ختم قرآن کے بعد فاتحہ اور پانچ آیات سورۃ بقرہ کا پڑھنا مستحب ہے

سوال: اگر کوئی شخص مجموعی طور پر قرآن کریم ختم کرے۔ یعنی الحمد سے و الناس تک۔ تو اس کو ختم کے وقت صرف و الناس تک پڑھنا ہوگا۔ یا اور بھی پہلے سے کچھ پڑھنا چاہیے۔ یعنی الحمد لله سے وضاحت فرماویں۔

المستفتی: رسول خان لیب ٹیکنیشن کمبائنڈ ملٹری ہسپتال ۱۹۶۹ء/۷/۳۱

الجواب: ختم قرآن کے بعد مستحب ہے۔ کہ فاتحہ اور پانچ آیات سورۃ بقرہ کے پڑھے جائیں۔

کما فی شرح الاحیاء والاتقان بروایة الدارمی بسند حسن عن ابن عباس عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہما ان النبی ﷺ اذا قرء قل اعوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم قرء البقرہ الی اولئک ھم المفلحون و فی مجمع البحار قراء مکہ اذا ختموا القرآن ابتدوا و قرء و الفاتحة و خمس آیات من اول البقرة الی المفلحون ۔ (۱) و ھو الموفق

ختم القرآن کے موقع پر اجتماع اور دعا کی شرعی حیثیت: سنن دارمی کی جلد دوم کے آخر (باب فی ختم القرآن) میں ابوقلابہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ کہ جو شخص ختم قرآن کی مجلس میں حاضر ہو جائے فکانما شھدا الغنائم حین یقسم ۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں قرآن پڑھتا تھا۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے ختم کے انتظار میں رہتے اور جب ختم کا وقت آتا تو اٹھ کر اس شخص کے پاس چلے جاتے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ختم کرتے تو تمام اولاد اور اہل بیت کو جمع کر لیتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ حکم سے مروی ہے کہ مجاہد نے مجھے دعوت دی اور فرمایا کہ ہمارا ختم کرنے کا ارادہ ہے۔ اس میں شرکت کیلئے آپ کو دعوت دی ہے یہ روایات سنن دارمی میں باسند مروی ہیں۔ اور فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ میں محیط سے اس دعا اور اجتماع کی کراہت مروی ہے۔ کہ اس پر تعامل وارد نہیں ہے۔ یہ خیر القرون میں معمول نہ تھا لیکن دیگر فقہاء سے روایت کیا ہے۔ کہ اس عدم جواز میں فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ اور ان آثار کی بنا پر یہ آخری قول قوی ہے۔ نیز کسی حکم کے جواز اور استحباب کیلئے صحابی کا قول کافی ہوتا ہے اگر چہ اس پر تعامل وارد نہ ہو۔ (ملفوظات حضرت مفتی اعظم) (از مرتب)

---

(۱) (الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۱۱ جلد ۱ قبیل فی الاقتباس و ما جری مجراہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خطاطی کے ذریعے جاندار اشیاء کی صورت میں قرآنی آیات لکھنا

سوال: بعض خوشنویس وخطاط قرآنی آیات کو جاندار اشیاء کی صورت میں بناتے ہیں۔ جو دیکھ کر حیوان شکل نظر آتا ہے۔ اس کی شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: میاں محمد شاہ ڈائریکٹر ادارہ تعلیم وتحقیق پشاور یونیورسٹی ۱۹۷۰ء/۱۲/۱۶

الجواب: مبارک کلمات کو جاندار کی شکل میں لکھنا ممنوع ہے۔ عرف میں ایسے مکتوب کو تصویر کہا جاتا ہے نہ کہ خط۔ سونے کے بنائے ہوئے انسان کو بت کہا جاتا ہے کہ سونا۔ بہر حال جب غیر مبارک نقطوں اور خطوط سے حیوانی تصویر بنائی جائے۔ اور وہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہوتی۔ تو مبارک نقطوں اور خطوط سے حاصل شدہ تصویر بطریق اولیٰ حرام ہوگی۔ و ھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب
ما یتعلق بالحدیث
والسنة

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰه تعالیٰ

وما ینطق عن الهویٰ ٥

ان هو الا وحی یوحٰی ٥

قرآن کریم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب ما یتعلق بالحدیث والسّنة

"لافتیٰ الا علی" حدیث نہیں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اکثر حضرات فرماتے ہیں کہ" لافتی الا علی "یہ حدیث ہے اگر واقعی حدیث ہے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کس موقع پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: میاں محمد صدیق مغل دہلی کالونی کراچی نمبر ۶ ......۵ر شعبان ۱۴۰۸ھ

الجواب: ان حضرات کے لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کی سند ذکر کریں اور یا کتب حدیث سے متعلقہ کتاب کا حوالہ بتادیں۔ فقط ﴿۱﴾

درس حدیث کے وقت سوال میں ذکر کردہ کیفیات وواردات شریعت سے متصادم نہیں

سوال: خط کشیدہ جملوں کے متعلق شریعت مطہرہ کیا فیصلہ دیتی ہے "اسی طرح درس حدیث کے وقت قرن اول کے محدثوں کا گمان ہوتا تھا کہ آسمان سے وحی اتر رہی ہے۔ اسی طرح درس حدیث کے وقت دلوں پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مجلس میں تشریف فرما ہیں اور قال الرسول ﷺ کا بازار گرم ہے۔ دور حاضر کے کسی عالم کے متعلق ایسا کہنا کیسا ہے؟

المستفتی: مولانا عزیز الرحمٰن جامعہ رحیمیہ ڈھکی چارسدہ امیر جمعیت علماء اسلام چارسدہ ...۲۶ر رجب ۱۴۰۸ھ

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری حدیث لا فتی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار . لا اصل له مما یعتمد علیه نعم یروی فی اثر واه عن الحسن بن عرفة العبدی من حدیث ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال :نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان ,.لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الاعلی وذکره کذا فی الریاض النضرة

اقول مما یدل علی بطلانه انه لو نودی بهذا من السماء فی بدر لسمعه الصحابة الکرام ونقل عنهم الائمة الفخام وهذا شبیه ما ینقل من ضرب النقارة حوالی بدر وینسبونه الی الملائکة علی وجه الاستمرار من زمنه علیه السلام الی یومنا هذا وهو باطل عقلاً ونقلاً .... من مفتریات الشیعة الشنیعه الخ

(الموضوعات الکبریٰ للقاری ص ۲۶۵ رقم حدیث : ۱۰۲۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: ایسے واردات اور کیفیات کا قرآن وحدیث سے کوئی تصادم نہیں ہے و لہ نظائر منھا قال الصحابہ رضی اللہ عنھم عند ما قرءہ الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ عند وفاۃ النبی ﷺ. ﴿۱﴾ و ھو الموفق

پیغمبر علیہ السلام کے عمر مبارک کے روایات مختلفہ میں تطبیق

سوال: ان آیات کے بارے میں وضاحت فرمائیں کہ تمام انبیا علیہم السلام پر صحیفے ان کے ساتھ نازل کئے گئے ہیں نیز جو احادیث حضور ﷺ کے بابت ذکر ہیں ان میں تینوں اقوال مختلف ہیں۔ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔کیونکہ یہ تینوں احادیث صحیح ہیں ان میں تطبیق کی صورت کیا ہوگی؟ آیات یہ ہیں۔واتبعوا النور الذی الخ الایة سورۃ اعراف پ: ۹ آیت ۱۵۷ . فبعث اللہ النبین .الایة . سورۃ البقرہ آیت : ۲۱۳ .
اور احادیث یہ ہیں (۱) فھاجر عشر سنین و مات و ھو ابن ثلاث و ستین سنة متفق علیه (۲) قال اقام رسول اللہ ﷺ بمکة خمس عشرة سنة وتوفی وھو ابن خمس و ستین سنة متفق علیه (۳) و عن انس رضی اللہ عنہ قال تو فا اللہ علی رأس ستین سنةمتفق علیه.
(مشکواۃالمصابیح باب المبعث وبدء الو حی الفصل الا و ل ص ۲۵۷،۲۵۸ جلد ۲)
تو ان احادیث میں تطبیق کیا ہوگی۔اور آیات میں کہا گیا ہے۔کہ تمام انبیاء کے ساتھ ہی صحیفے نازل کئے گئے ہیں۔

المستفتی: محمد صدیق آدم جی ایسوی ایشن راولپنڈی ۱۰ رشعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب: آیت واضح المراد ہیں۔اور احادیث کی تطبیق یہ ہے۔کہ پیغمبر علیہ السلام کے سال ولادت اور سال وفات جو کہ نامکمل ہیں۔اگر مکمل شمار کئے جائیں۔تو پینسٹھ سال کی روایت درست ہوگی۔
اور اگر کسر (تین سال) کو ساقط کیا جائے۔تو ساٹھ سال کی روایت درست ہوگی۔(لمعات وشرح شمائل)
نوٹ: یہ اختلاف یا کی زندگی کے مقدار میں اختلاف پر مبنی ہے۔یہ مقدار بعض کے نزدیک پندرہ سال بعض کے

﴿۱﴾ قال الحافظ عمادالدین ابن کثیر :وقال الزھری حدثنی ابو سلمة عن ابن عباس ان ابابکر خرج وعمر یحدث الناس فقال اجلس یاعمر فابی عمر ان یجلس فاقبل الناس الیه وترکوا عمر .فقال ابوبکر اما بعد من کان یعبد محمداً فان محمدا قد مات ومن کان یعبدالله فان الله حی لایموت قال الله تعالی وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الی قوله وسیجزی الله الشاکرین قال فوالله لکان الناس لم یعلموا ان الله انزل ھذه الایة حتی تلاھا علیھم ابوبکر فتلقا ھامنه الناس کلھم فما سمعھا بشر من الناس الا تلاھا واخبرنی سعید بن المسیب ان عمر قال والله ماھو الا ان سمعت ابابکر تلاھا فعفرت حتیٰ ما تقلنی رجلای وحتی ھویت الی الارض .(تفسیر ابن کثیر ص ۵۲۳ جلد ۱ سورۃ ال عمران ایت : ۱۴۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نزدیک تیرہ سال اور بعض کے نزدیک دس سال ہے۔﴿۱﴾ (لمعات)

مسلم شریف میں بنی اسرائیلی قاتل کی معافی والی حدیث کی وضاحت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص حدیث نبوی کا صریحاً انکار کرتا ہے۔ حدیث مسلم شریف ص ۳۵۹ جلد ۲ پر درج ہے۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے توبہ کے بارے میں جس نے ۹۹ قتل کئے تھے۔ اور بعد میں ایک اور قتل کر کے ۱۰۰ پورے کر دیئے۔ پھر توبہ کی غرض سے کسی اللہ والے کے پاس جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں اس کا انتقال ہوگیا۔ فرشتوں کے تکرار کے باعث بحکم الٰہی زمین کی پیمائش کی گئی۔ اور فیصلہ اس کے حق میں ہوگیا وہ شخص جنتی ہوگیا۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرماویں۔ کہ جو شخص اس حدیث کا انکار کردے اسکے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: حافظ محمد افراز عباس مقام باسیان بیروٹ مری ۱۵/ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ

الجواب: یہ حدیث صحیح ہے۔﴿۲﴾ یہ اصول دین سے متصادم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جب قاتل کو معاف کرتا ہے۔ تو اس سے قبل مقتول کو راضی کرتا ہے۔ وھو الموفق

امت محمدیہ کا ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہونا اور صلوٰۃ وتر کی احادیث موجود ہیں

سوال: بارہا سن چکا ہوں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ کیا یہ حدیث درست ہے۔ نیز صلوۃ وتر کے بارے میں احادیث وارد ہیں یا نہیں؟ بینوا و توجروا

﴿۱﴾ قال الحافظابن حجر عسقلانی قوله لبث بمكة عشر سنين الخ . هذا يخالف المروی عن عائشة عقبه انه عاش ثلاثا و ستين الا ان يحمل على الغاء الكسر كما قيل مثله فی حديث انس و اكثر ماقيل فی عمره انه خمس و ستون سنة اخرجه مسلم لان مقتضاه ان يكون عاش ستين الا ان يحمل على انه مكث بمكة ثلاث عشر و مات ابن ثلاث و ستين وفی رواية هشام لبث بمكة ثلاث عشرة و بعث لاربعين ومات و هو ابن ثلاث و ستين و هذا موافق لقول الجمهور والحاصل ان كل من روی عنه من الصحابة مايخالف المشهور و هو ثلاث و ستون جاء عنه المشهور وقد جمع بعضهم بين الروايات المشهورة بان من قال خمس و ستون جبرا لكسر وفيه نظر لانه يخرج منه اربع و ستون فقط الخ
(فتح الباری شرح صحيح البخاری ص ۷۹۹ جلد ۹ كتاب المغازی باب وفات النبی ﷺ)

﴿۲﴾ عن ابی سعيد ن الخدری قال قال رسول الله ﷺ كان فی بنی اسرائيل رجل قتل تسعةوتسعين انسانا ثم خرج يسال فاتی راهبا فسأله فقال اله توبة قال لا فقتله وجعل يسال فقال له رجل ائت قرية كذا وكذا فادركه الموت فنآء بصدره نحوها فاختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فاوحی الله الی هذه ان تقربی والی هذه ان تباعدی فقال قيسوا ما بينهما فوجد الی هذه اقرب بشبر فغفرله متفق عليه .
(مشكواة المصابيح ص ۲۰۳ جلد ۱ باب الاستغفار الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: افضل قریشی پوسٹل کلرک مانسرکیمپ اٹک ...... ۲۴ رشوال ۱۴۰۴ھ

الجواب: آپ مشکوٰۃ شریف باب الوتر ص ۱۲۰ ﴿۱﴾ اور باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۳۱ ملاحظہ کریں۔ ﴿۲﴾ یہ احادیث ان ابواب میں مسطور ہیں۔ وهو الموفق

حدیث "لولاک لولاک لما خلقت الافلاک" کے الفاظ موضوعی اور مضمون ثابت ہے

سوال: "لولاک لولاک لما خلقت الافلاک" الحدیث کے سند کا کیا حکم ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد مسلم کوہاٹ ۵رشعبان ۱۴۰۵ھ

الجواب: اکثر علماء فرماتے ہے کہ یہ الفاظ موضوعی ہیں۔ لیکن یہ مضمون دیگر روایات سے ثابت ہے۔ ﴿۳﴾ واما قوله تعالى و ما خلقت الجن والانس الاليعبدون﴿۴﴾ فذكر فيه الغاية دون الباعث . فقط

حدیث "فی الفاتحة اسماء من اسماء الشیطٰن" کی وضاحت اور ابواللیث سمرقندی کا مقام

سوال: فصل فی اسماء الشیطن روی عن شیخ امام ابو للیث سمر قندی رحمة الله علیه عن ابی سعید ن الخدری رضی الله عنه رسول الله ﷺ ان فی سو رة الفا تحة ثما نیة اسماء من اسماء الشیطٰن الا ول دلل والثانی هر ب والثالث کیو م والرابع کنع والخامس

﴿۱﴾عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ الوتر ركعة من اخر اليل رواه مسلم .وكل احادیث الوتر فی هذالباب فليراجع (مشكواة المصابيح ص ۱۱۱ جلد ۱ باب الوتر)

﴿۲﴾عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ لياتين على امتى كما اتى على بنى اسرائيل حذوالنعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى امه علانية لكان فى امتى من يصنع ذلك وان بنى اسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتى على ثلث وسبعين ملة كلهم فى النار الا ملة واحدة قالوا من هى يارسول الله قال ماانا عليه واصحابى رواه الترمذى الخ.

(مشكواة المصابيح ص ۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

﴿۳﴾قال العلامه قارى حديث لولاك لما خلقت الا فلاك .قال الصنعانى انه موضوع كذا فى الخلاصة لكن معناه صحيح فقد روى الديلمى عن ابن عباس رضى الله عنه مرفوعاً اتانى جبريل فقال يا محمد :لولاك ماخلقت الجنة ولولاك ماخلقت النار (كنز العمال)وفى رواية ابن عساكر لولاك ماخلقت الدنيا .

(المو ضوعات الكبرىٰ ص ۱۹۴ رقم حديث : ۷۵۴)

﴿۴﴾(پاره : ۲۷ سورة الذٰريٰت ركوع :۲ آيت :۵۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کنس والسادس دنا والسابع تعل والثامن بعل ومن ادخل اسماء الشیطٰن فی صلاته تفسد صلاته. الحدیث ویعلم بعبارة النص من هذا الحدیث لو کان القاری للسورة الفاتحة اما ما ولم یتمیز السورة الفاتحة من اسماء الشیطٰن افسد صلاة القوم بفساد صلواته وفی هذا اتفاق من المجتهدین ۔اسی طرح کے نام تو قران مجید میں جگہ جگہ بنتے ہیں۔تو کیا واقعی اس سے نماز فاسد ہوگی۔حالانکہ اس سے احتراز ناممکن ہے۔اور اسکے راوی ابواللیث سمرقندی کون ہیں۔فتاوی اور فن حدیث میں اس کا مقام کیا ہے۔اور اگر یہ حدیث کسی دوسری کتاب میں مذکور ہو تو حوالہ تلاش کر کے مشکور فرمائیں۔

المستفتی: امیر الرحمٰن مہتمم مدرسہ رحمانیہ اسلام پور سوات ...... ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۹ء

الجواب: ابواللیث سمرقندی بلند پایہ امام ہے۔ (مقدمه هدایه اولین واخرین) مگر اسکا فتاوی کتب غیر متداولہ سے ہے۔ کمالایخفی . اور اس حدیث کا نہ مخرج معلوم ہے۔اور نہ سند البتہ قابل تأویل ہے۔اور یہ کہ اسم شیطان کہنے سے مقصود اظہار قباحت ہے. کما ورد فی بیر ذروان ان نخلها کرءوس الشیطین . ﴿۱﴾ اور خلاصۃ الفتاوی سے ھندیہ ص ۸۳ جلد ا میں مروی ہے۔﴿۲﴾ کہ یہ تغیر مفسد صلواۃ نہیں ہے۔ وهو الموفق

مہاجرین وانصار کے مواخاۃ میں انصار مدینہ کی بے مثل فراخدلی

سوال: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی۔تو مدینہ منورہ میں بعض انصار نے بطور مؤاخاۃ جن کی دو بیویاں تھیں۔ایک بیوی مہاجر بھائی کو پیش کی۔اس کی کوئی روایت موجود ہے یا نہیں۔حوالہ سے بتایا جائے۔

المستفتی: قاری فضل عظیم اکبر پورہ پشاور ...... ۲۵ر جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

﴿۱﴾ عن عائشه رضی الله عنها قالت سحر النبی ﷺ فخرج الیها النبی ﷺ ثم رجع فقال لعائشة حین رجع نخلها کانه رؤوس الشیاطین .الی اخر الحدیث

(صحیح البخاری ص ۲۶۲ جلد ۱ باب صفة ابلیس وجنوده کتاب بدء الخلق)

﴿۲﴾ فی الهندیه ان وصل حرفا من کلمة بحرف من کلمة اخری نحو ان قرأ ایاک نعبد ووصل الکاف بالنون او غیر المغضوب علیهم وو صل الباء بالعین او سمع الله لمن حمده ووصل الهاء من الله باللام فا للام فالصحیح انه لایفسد ولو تعمد ذلک هکذا فی الخلاصة .

(فتاویٰ هندیه ص ۷۹ جلد ۱ الفصل الخامس فی زلة القاری)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: بعض انصار یعنی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے بعض مہاجرین یعنی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی تھی۔لیکن مہاجرین نے قبول نہ کیا۔(بخاری شریف ص ۲۷۵ جلد ا) ﴿۱﴾

دقائق الاخبار رطب ویابس اور بلا سند احادیث کا مجموعہ ہے

سوال: جناب مفتی صاحب! دقائق الاخبار نام کتاب احادیث کی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے یا نہیں؟اور وہ کونسے طبقے کی کتاب ہے۔اور مذھبا کس مسلک کے ساتھ ہے؟

المستفتی: محمد ثناءاللہ کتوزی چارسدہ پشاور ۱۹۷۳ء/۷/۹

الجواب:اس کتاب میں رطب ویابس اور بلا سند احادیث ہیں۔اس کو کسی نے کتب احادیث میں شمار نہیں کیا ہے۔فقط

مرض موت میں شدت مذموم نہیں ہے

سوال: بعض احادیث میں ہے۔کہ مؤمنین صالحین کی روح نہایت آسانی سے نکل جاتی ہے۔اور کفار کی سختی سے لیکن ایسے روایات بھی ہیں جن میں موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کی موت کی سختی کا ذکر ہوا ہے۔ان روایات میں تعارض معلوم ہوتا ہے۔وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: ارشد علی چارسدہ ۱۹۹۰ء/۳/۱۵

الجواب: مرض موت کی شدت مذموم نہیں ہے البتہ نزع روح کی شدت ممدوح نہیں ہے۔یہ احادیث کا خلاصہ ہے۔﴿۲﴾ اور بلا سند حکایات سے دلیل پکڑنا اہل علم کا دستور نہیں ہے . وھو الموفق

﴿۱﴾عن عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه قال لما قدمنا المدينة اخى رسول الله ﷺ بيني وبين سعد بن الربيع فقال سعد بن الربيع انى اكثر الانصار مالاً فاقسم لك نصف مالي وانظر اى زوجتى هويت نزلت لك عنها فاذا حلت تزوجتها .فقال له عبد الرحمن لاحاجة لى فى ذلك هل من سوق فيه تجارة قال سوق قينقاع قال فغدا اليه عبدالرحمن فاتى باقط وسمن قال ثم تابع الغدو وفما لبث ان جاء عبدالرحمن عليه اثر صفرة فقال رسول الله ﷺ تزوجت قال نعم قال ومن قال امرأة من الانصار قال كم سقت قال زنة نواة من ذهب او نواة ذهب فقال له النبى ﷺ اولم ولو بشاة.(صحيح البخارى ص ۲۷۵ جلد ۱ كتاب البيوع)

﴿۲﴾قال العلامه الوسى اقسام من الله تعالى بطوائف من ملائكة الموت عليهم السلام ،اللذين ينزعون الارواح من الاجساد على الاطلاق كما فى رواية عن ابن عباس ومجاهد،اوارواح الكفرة على ما اخرجه سعيد بن منصور وينشطونها اى يخرجونها من الاجساد من نشط الدلو من البئر اذا اخرجها ويسبحون فى اخراجها سبح الذى يخرج من البحر ما يخرج فيسبقون ويسرعون بارواح الكفرة الى النار ومال بعضهم الى تخصيص النزع بارواح الكفار والنشط والسبح بارواح المؤمنين لان النزع جذب بشدة وقال ابن مسعود تنزع الملائكة روح الكافر من جسده من تحت كل شعرة ومن تحت الاظفر واصول القدمين ثم تغرقها فى جسده ثم تنزعها حتى اذا كادت تخرج يردها فى جسده وهكذا مراراً فهذا عملها فى الكفار والنشط الاخراج برفق وسهولة وهو انسب بالمؤمنين الخ (تفسير روح المعانى ص ۳۰ جلد ۱۲ سورة النازعات . ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

''الصاق الكعبين عند الركوع والسجود'' کے احادیث میں تطبیق

سوال :اعلاء السنن ص۸ جلد ۳ پر مذکور ہے۔(۱) عن انس مرفوعا اعتدلوا فی الركوع والسجود ولا يبسط احدكم ذراعيه انبساط الكلب . رواه الدارمی فی مسنده (۲) وعن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا صلوٰة لرجل لا يقيم صلبه فی الركوع والسجود . رواه دارقطنی پھر اس عبارت کے نیچے یوں اشارہ ہے عبد الله ابن مسعود اصلی خلفكم قالا نعم فقام بينهما وجعل احدهما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا الخ . ان احادیث میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی۔

المستفتی: سلطان محمد حقانی شریک دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ ۶/جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

الجواب: اعلم ان مؤلف الشرح الكبير والدرالمختار وغيرهما صرحوا النسبة الصاق القدمين فی الركوع والسجود لكن الحديث الصريح وجد فی حق الالصاق عند السجود وهو حديث ابن حبان من حديث عائشة .ولم نجد الحديث فی سنية هذا الالصاق عند الركوع والمسطور فی حاشية اعلاء السنن الفهم والاستخراج من الحديث دون الحديث الصريح واللازم من التطبيق الصاق الفخذين دون الصاق الكعبين كما لا يخفىٰ .﴿۱﴾وهو الموفق

﴿۱﴾قال الشيخ محمد فريد دامت بركاتهم (ف) لم يثبت الصاق الكعبين عند الركوع فی الروايات الحديثية والاثار وزبر المتقدمين والمحققين بل قالوابا لفصل بين القدمين نحو اربعة اصابع فما ذكره الزاهدی فی المجتبی وتابعه كثير من الفقهاء انه من السنن فمن اوهام الزاهدی توهمه من ما ورد ان الصحابة كانو يهتمون بسد الخلل حتی يضمون الكعاب والمناكب ولا يخفی ان المراد منه الصاق الكعب بكعب صاحبه لا بكعبه او مراده من الالصاق المحاذاة نعم ثبت رصوص العقبين عند السجود عن عائشة مرفوعا فی رواية ابن حبان كما ثبت طاطأة الراس عند القيام فی حديث ابی هريرة عند الحاكم وحديث ام سلمة عند ابن ماجة. كان الناس فی عهد رسول الله ﷺ اذا قام المصلی يصلی لم يعد بصر احدهم موضع قدميه يقتضيها ايضاً فلعل مراد من انكر عليها المبالغة فيها .

(منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۴۴ جلد ۲ باب ما جاء انه يجافی يديه عن جنبيه فی الركوع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

"فقیه واحد اشد علی الشیطٰن من الف عابد" حدیث ہے

سوال: فقیہ واحد اشد علی الشیطٰن من الف عابد ۔ یہ عبارت کوئی حدیث ہے یا مقولہ ہے اگر مقولہ ہے تو کہاں سے ثابت ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مقولہ ہے حدیث شریف نہیں ہے جواب سے مطلع فرمائیں؟

المستفتی: قاضی حبیب السلام پیر سباق نوشہرہ.....۲۹ر جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

الجواب: یہ حدیث شریف ہے اور مشکوٰۃ شریف کے کتاب العلم فصل ثانی میں مسطور ہے وقال رواہ الترمذی وابن ماجہ ﴿۱﴾۔ وھو الموفق

حدیث کے اقسام، شاذ کی تعریف اور تدوین حدیث کے بارے میں کتابیں

سوال: حدیث شاذ کی تعریف کیا ہے نیز تدوین حدیث وفقہ کے بارے میں کوئی خاص اور اچھی کتاب کے بارے میں لکھ دیں ۔ اور حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟ والسلام

المستفتی: نامعلوم.....۱۹۷۸ء/۹/۱

الجواب: حدیث شاذ کے تین معانی ہیں مشہور معنیٰ یہ ہے کہ ایک کمزور ضعیف راوی ایک قوی اور معتمد راوی سے مخالف حدیث نقل کرے۔ ﴿۲﴾ اور تدوین حدیث وفقہ پر مستقل کتب لکھے گئے ہیں کسی کتب خانہ سے یہی کتب طلب کریں۔ اور حدیث کے بہت سے اقسام ہیں۔ صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ؛ حسن لذاتہ، حسن لغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ ﴿۳﴾

﴿۱﴾ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجہ۔ (مشکواۃ المصابیح ص ۳۴ جلد ۱ کتاب العلم الفصل الثانی)

﴿۲﴾ قال الشیخ المفتی اعظم محمد فرید دامت برکاتھم اعلم ان الشاذ یطلق علی معان ثلثة الاول ما رواہ الثقة مخالفا لما رواہ الناس وھو المروی عن جماعة من علماء الحجاز والثانی مالیس لہ الا اسناد واحد یشذبذلک شیخ ثقة کان او غیر ثقة وھو المروی عن ابن یعلی الخلیلی والثالث ما تفرد بہ ثقة من الثقات ولیس لہ اصل متابع لذلک الثقة قال بہ الحاکم الخ (منھاج السنن شرح جامع السنن ص۷ جلد ۱ مبحث الشاذ)

﴿۳﴾ قال الشیخ المفتی اعظم محمد فرید دامت برکاتھم فاعلم ان الحدیث الصحیح ما ثبت بنقل عدل تام الضبط غیر معلل ولا شاذ فان کانت ھذہ الصفات علی وجہ الکمال والتمام فھو الصحیح لذاتہ وان کان فیھا نوع قصور ووجد ما یجبر ذلک القصور من کثرة الطرق فھو الصحیح لغیرہ وان لم یوجد فھو الحسن لذاتہ ومافقد فیہ الشرائط المعتبرة فی الصحیح کلاً او بعضاً فھو الضعیف والضعیف ان تعدد طرقہ وانجبر ضعفہ یسمی حسنا لغیرہ الخ (منھاج السنن شرح جامع السنن ص۳۸ جلد ۱ مبحث تعریف الصحیح والحسن)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بیت اللہ شریف کو ام المساجد کہنا

سوال : بیت اللہ شریف کو کسی حدیث یا سلف صالحین کے کسی قول میں ام المساجد اور دیگر کو بیٹیاں کہا گیا ہے یا نہیں۔ وضاحت اور حوالہ سے نوازیں۔

المستفتی: احسان الحق رائے ونڈ لاہور......۱۳۹۸/۶/۳۰ھ

الجواب : روایات کے اعتبار سے معلوم نہیں ہے اور کافی تتبع کے بعد روایت نہ ملی۔ البتہ قواعد کے اعتبار سے ﴿۱﴾ ام المساجد کہنا جیسا کہ مکۃ المکرمۃ کو ام القریٰ کہنا جائز ہے۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

مولانا روم کا شعر حدیث نہیں لیکن احادیث سے معارض بھی نہیں

سوال : دو ابیات مولانا روم کے مثنوی شریف دفتر اول سے تحریر خدمت ہیں۔

چون زلقمه تو حسد بینی دوام ...... جهل وغفلت زاید آں را دان حرام

کیا مولانا روم کے ان ابیات میں کسی حدیث شریف کے مفہوم کا بیان ہے یا اپنی تجرباتی باتیں بیان فرمائی ہیں اگر کسی حدیث کا مفہوم ہو تو صفحہ اور کتاب کا حوالہ تحریر فرما کر ممنون فرماویں۔

المستفتی: میاں احسان اللہ ڈاک اسماعیل خیل نوشہرہ...... ۳۰ر جولائی ۱۹۷۳ء

الجواب : یہ مضمون تجربہ اور فراست ایمانی سے ثابت ہے اور کسی حدیث سے معارض نہیں ہے۔ ﴿۳﴾ فقط

''حب الوطن من شعبة الایمان'' حدیث نہیں

سوال : کیا یہ جملہ عربیہ ''حب الوطن من شعبة الایمان'' حدیث نبوی ﷺ کا ٹکڑا ہے یا نہیں اگر ہو تو حدیث کے

﴿۱﴾ قال الحافظ عمادالدين يخبر تعالىٰ ان اول بيت وضع للناس اى لعموم الناس لعبادتهم ونسكهم يطوفون به ويصلون اليه ويعتكفون عنده للذى ببكة ...... عن ابى ذر رضى الله عنه قال قلت يارسول الله ﷺ اى مسجد وضع فى الارض اول؟ قال المسجد الحرام ...... عن عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعاً بعث الله جبريل الىٰ آدم وحواء فامرهما ببناء الكعبة فبناه آدم ثم امر بالطواف به وقيل له انت اول الناس وهذا اول بيت وضع للناس الخ (التفسير الابن الكثير ص ۵۰۰ جلد ۱ سورة ال عمران : ۹۶)

﴿۲﴾ قال الله تعالىٰ وكذلك اوحينا اليك قرانا عربيا لتنذر ام القرىٰ ومن حولها وتنذر يوم الجمع لاريب فيه .

﴿۳﴾ عن ابن سعيد ن الخدرى قال قال رسول الله ﷺ اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله . ثم قرا ان فى ذلك لايات للمتوسمين . (جامع ترمذى ص ۱۴۰ جلد ۲ ابواب التفسير سورة الحجر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کونسے کتاب میں وارد ہے نام وصفحہ تحریر فرماویں؟

المستفتی: میاں احسان اللہ ڈاک اسماعیل خیل نوشہرہ ۲۸/ جمادی الثانی مطابق ۳۰/ جولائی ۱۹۷۳ء

الجواب: یہ حدیث نہیں ہے۔ قال القاری فی المصنوع فی احادیث الموضوع ص ۱۱ حدیث حب الوطن من الایمان لا اصل له عند الحفاظ.﴿۱﴾وهو الموفق

بعض اسناد میں درج حدیث کے بارے میں استفسار

سوال: جامعہ حقانیہ کے ایک سند کے نقل کی تصدیق کے موقع پر احقر کو ایک عبارت سند کے ابتداء میں چھپی ہوئی نظر سے گذری۔ ''خیر کم من تعلیم القرآن وعلمه'' یہی عبارت جامعہ اسلامیہ کے ایک سند میں اسی شکل میں درج پائی۔ احقر کو ایک حدیث شریف یاد ہے، جو کہ'' خیر کم من تعلم القرآن وعلمه ''اب معلوم نہیں کہ اسناد میں جو عبارت درج ہے۔ وہ بھی یہی حدیث ہے یا اس کا کچھ اور مطلب ہے بصورت اول حدیث میں تحریف اور علمی درسگاہ کی بے پرواہی کا احساس کر کے چند سطور بھیج رہا ہوں امید ہے وضاحت فرما کر ممنون فرماویں گے۔

المستفتی: حسین علی شاہ سول ہسپتال صوابی ۸/۱/۱۹۷۳ء

الجواب: محترم المقام دامت برکاتہم السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں ''خیر کم من تعلم القرآن وعلمه ''﴿۲﴾اور ہمارے سند میں یہ الفاظ مسطور نہیں ہیں شاید آپ نے دوسرے کسی دارالعلوم کے سند کا نقل ملاحظہ کیا ہو۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری حدیث حب الوطن من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه وقال السید معین الدین الصفوی لیس بثابت وقیل انه من کلام بعض السلف وقال السخاوی لم اقف علیه ومعنا صحیح قال المنو فی ما ادعاه من صحة معناه عجیب اذلاملازمة بین حب الوطن وبین الایمان ویرده قوله تعالیٰ ولو انا کتبنا علیهم فانه دل علی حبهم لوطنهم مع عدم تلبسهم بالایمان اذضمیر علیهم للمنافقین الخ
(الموضوعات الکبری للقاری ص ۱۰۹ رقم حدیث: ۴۱۳)

﴿۲﴾عن عثمان قال قال رسول اللهﷺ خیر کم من تعلم القرآن وعلمه رواه البخاری .
(مشکواة المصابیح ص ۱۸۳ جلد ۱ کتاب فضائل القران)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قوت حافظہ کیلئے نبوی نسخہ حدیث سے ثابت ہے

سوال: ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اکرم ﷺ سے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چپکے سے چند کلمات بتائے۔ چند اسماء حسنیٰ بتائے جنکی ورد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حافظہ کی کمزوری جاتی رہی۔ پھر بعد میں کسی صحابی کے پوچھنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ کلمات بتائے۔ از راہ کرم وہ کلمات مع حوالہ ارسال کریں

المستفتی: محمد عثمان ایم اے بی ایڈ ہائی سکول شبقدر پشاور

الجواب: ترمذی جلد ثانی باب دعاء الحفظ میں یہ حدیث مذکور ہے۔ ﴿۱﴾ وہاں سے یاد کیا جائے۔ فقط

تبلیغ اور ترغیب ترہیب کے حدیثین میں فرق

سوال: مايقول العلماء العظام في هذه المسئله: عن عبد اللّه بن عمر رضى الله عنه قال قال رسول اللّه ﷺ بلغوا عني ولو آية وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج ومن كذب عليَّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار رواه البخارى. يعلم من هذ الحديث جواز التبليغ لكل شخص ماموراً كان او اميراً او غيرهما وعن عوف بن مالك الاشجعي قال قال رسول الله ﷺ لايقص الاامير او مامور اومختال وفي رواية او مراءٍ الحديث. فيعلم من هذا الحديث تخصيص التبليغ بالامير الخ المطلوب منكم الجواب المشفي للقلب. بينوا وتوجروا

﴿۱﴾ عن ابن عباس انه قال بينهما نحن عند رسول الله ﷺ اذاجاء علي ابن ابي طالب فقال بابي انت وامي تفلت هذاالقرآن من صدري فما اجدني اقدر عليه فقال له رسول الله ﷺ ياابالحسن افلا اعلمک كلمات ينفعک الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت في صدرک قال اجل يارسول الله ﷺ فعلمني قال اذا كان ليلة الجمعه ثم قل في آخر ذلک اللهم ارحمني بترک المعاصي ابداً ما ابقيتني وارحمني ان اتكلف مالايعنيني وارزقني حسن النظر في ما يرضيک عني اللهم بديع السموٰات والارض ذاالجلال والاكرام والعزة التي لاترام اسألک يا الله يارحمن بجلالک ونورو جهک ان تلزم قلبي حفظ كتابک كماعلمتني وارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيک عني اللهم بديع السموات والارض ذاالجلال والاكرام فالعزة التي لاترام اسألک ياالله يا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تنور بكتابک بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لايعينني على الحق غيرک ولايوتيه الا انت ولا حول ولاقوة الابالله العلي العظيم. الىٰ اخر الحديث (ترمذى شريف ص ۱۹٦ جلد ۲ ابواب الدعوات باب دعاء الحفظ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: مولانا عبدالقادر مسجد میر حتم شبقدر پشاور ۱۹٦۹ء ۳/۵/

الجواب: التبليغ مغائر من القصص لان التبليغ هو الايصال باللفظ او المعنى من غير امر زائد. والقصص هو الترغيب والترهيب او الخطبه على الاختلاف فالتبليغ اهون واسهل من القصص بخلاف القصص فانه لا بد فيه من مراعاة مصالح القوم ومصالح الوقت فافهم. فقط۔(۱)

صلاۃ البروج، والنور کی حدیث موضوعی اور بعض دیگر احادیث کے حوالے

سوال: بندہ نے ایک کتاب میں پڑھا ہے (۱) حدیث شریف ہے کہ جب شام ہوتی ہے تو ایک فرشتہ بام خانہ کعبہ پہ نازل ہوتا ہے اور یہ ندا کرتا ہے کہ اے بندگان خدا و امتیان محمد مصطفیٰ تم پر ایک زندگی آنے والی ہے کہ نام اس کا گور ہے تم کو لازم ہے کہ آخرت کیلئے ذخیرہ مہیا کرو۔ دو رکعت صلوٰۃ البروج وصلوٰۃ نور کی پڑھنا ہے اور دو رکعت نفل ہر شب کو پڑھا جائے اس کے پڑھنے سے قبر میں روشنی ہوتی ہے (۱) ترکیب صلاۃ البروج: رکعت اول میں بعد فاتحہ والسماء ذات البروج۔ اور رکعت ثانی میں بعد فاتحہ والسماء والطارق۔ (۲) ترکیب صلاۃ نور: رکعت اول میں بعد فاتحہ دو آیت سورۃ انعام اور رکعت ثانی میں بعد فاتحہ کے اولم یروکم اهلكنا تا محضرون۔ (۳) ترکیب صلاۃ نفل: رکعت اول میں بعد فاتحہ پانچ مرتبہ سورۃ الکافرون اور رکعت ثانی میں بھی ۔ پھر جب دن نکلتا ہے یہی فرشتہ پھر بیت المقدس کی چھت پر آتا ہے اور ندا کرتا ہے کہ اے بندگان خدا و امتیان محمد مصطفیٰ علیہ اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ روز عطا فرمایا ہے اس کے سوا تمہارے لئے ایک روز اور درپیش ہے کہ نام اس کا روز محشر ہے تم پر لازم ہے کہ اس کے واسطے ذخیرہ اکٹھا کرو اس میں بھی مختلف نمازوں کا طریقہ بتلایا ہے برائے مہربانی اس حدیث کی عربی الفاظ اور معتبر حوالہ لکھئے۔

(۲) ابوسعید خدری سے روایت ہے کنت في عصابة من ضعفاء المهاجرين وان بعضهم

---

(۱) ترجمہ: تبلیغ اور قصص میں فرق ہے۔ کیونکہ تبلیغ الفاظ اور معنی کے پہنچانے کو کہتے ہیں۔ کہ اس کے علاوہ اس پر امر زائد نہ ہو۔ اور قصص ترغیب، ترہیب کو اور بنا بر اختلاف خطبہ کو کہتے ہیں۔ تو تبلیغ قصص سے اھون اور آسان ہے۔ اور قصص جو ہیں اس میں قوم اور وقت کے مصلحتوں کی رعایت رکھی جاتی ہے۔ (وھاب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لیستتر ببعض من العری وقاریٔ یقرأ علینا ونحن نستمع القرأة قال فجاء رسول الله ﷺ حتی قام علینا فلما رآہ القاری سکت قال فسلم فقال ماذا کنتم تصنعون قلنا کان قاریٔ یقرأ علینا ونحن نستمع بقراته فقال النبی ﷺ الحمد لله الذی جعل من امتی امرت ان اصبر بقراء ته نفسی معهم قال ثم جلس وسطنا لیعدل نفسه فینا ثم قال بیده هکذا فتحلق القوم فلم یعرف رسول الله ﷺ منهم احد قال فکانوا ضعفاء المهاجرین بالنور التام یوم القیامة تد خلون الجنة قبل اغنیاء کم بنصف یوم کان مقداره خمس ماة عام ۔اس حدیث شریف میں چونکہ لفظ قاری استعمال ہو چکا ہے اسلئے میرے ذہن میں خدشہ ہے اس حدیث شریف کا حوالہ معتبر کتابوں سے دیا جائے۔

(۳) عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے. قال ردفت رسول الله ﷺ یوماً فقال هل معک من شعر امیة ابن ابی الصلت شیئاً قلت نعم قال هیه فانشدته بیتاً فقال هیه ثم انشدته بیتاً فقال هیه حتی انشدته ماة بیت ۔اس حدیث کا معتبر کتب سے حوالہ دیجئے۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قالت کانت عندی جاریة تغنی فاستاذن عمر فلما احسه سمعت حسه فرت فلما دخل عمر رضی الله عنه تبسم رسول الله ﷺ فقال عمر ماضحکک یا رسول الله ﷺ قال کانت عندنا جاریة تغنی فلما سمعت حسک فرت فقال عمر لاابرح حتی اسمع ما کان سمع رسول الله ﷺ ۔ برائے مہربانی ان چند احادیث کے حوالے معتبر کتابوں سے دیئے جائیں۔ تو عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد اکرم تہکال بالا پشاور ۱۹۶۸ء/۱۲/۴

الجواب: فرشتہ بام والی حدیث موضوعی اور بلا اصل ہے اور ابوسعید الخدری کی حدیث ابوداؤد شریف میں ہے۔ ﴿۱﴾ اور عمرو بن شرید والی حدیث مسلم شریف میں ہے۔ ﴿۲﴾ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میرے پاس موجود کتب میں نہیں ہے اور امام ترمذی نے وفی الباب عن عمرو عائشہ رضی اللہ عنہما میں شاید اس حدیث کو اشارہ کیا ہے۔ ﴿۳﴾ فقط

﴿۱﴾ (ابوداؤد ص ۱۶۰ جلد ۲ باب فی القصص کتاب العلم) ﴿۲﴾ (مشکواۃ المصابیح ص ۴۰۹ جلد ۲ باب البیان والشعر)

﴿۳﴾ عن عبد الله بن بریده قال سمعت بریده یقول خرج رسول الله ﷺ فی بعض مغازیه فلما انصرف جاء ت جاریة سودا فقالت یا رسول الله ﷺ انی کنت نذرت ان ردک الله صالحة سالماًان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لها رسول الله ﷺ ان کنت نذرت فاضربی والا فلافجعلت تضرب فدخل ابوبکر وهی تضرب ثم دخل علی وهی تضرب ثم دخل عثمان وهی تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استها ثم قعدت علیه . الی آخر الحدیث هذاحدیث حسن صحیح غریب من حدیث بریده وفی الباب عن عمرو عائشة

(ترمذی شریف ص ۲۱۰ جلد ۲ باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب ابواب المناقب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تقبیل اور معانقہ کی متعارض احادیث میں تطبیق

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد عرض یہ ہے کہ مشکواۃ شریف کے باب المصافحۃ والمعانقۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی مسلمان بھائی کی تعظیم وتکریم کیلئے سر جھکانے اور معانقہ اور بوسہ دینے سے منع فرمایا ہے اور مصافحہ کی اجازت دی لیکن اس سلسلہ کی دوسری احادیث میں جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت زارع رضی اللہ عنہ حضرت عطا خراسانی رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ان میں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا اور مصافحہ ومعانقہ کو جائز فرمایا گیا ہے تو اب ان احادیث میں تطبیق کیسی ہوگی؟ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: مولانا غلام حسین جلبئی صوابی ۱۹۶۹ء ۲۲/۳/

الجواب: تقبیل اور معانقہ جائز ہے کیونکہ متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور منع والی حدیث محمول ہے خوف شہوت اور حالت تجرد عن القمیص پر قال فی الھدایہ الخلاف فی المعانقۃ فی ازار واحد اماذا کان علیہ قمیص او جبۃ فلاباس بھا وصرح فی حواشی المشکواۃ وکتب الفقہ فی باب الحظر والا باحۃ علی حرمۃ التقبیل علی وجہ الشھوۃ ﴿۱﴾. وھو الموفق

ترمذی شریف کے بعض الفاظ کی وضاحت

سوال: بندہ در دو جائے در ترمذی شریف شکمند است۔ بندہ بہ مطلب آں نمید انم۔ از شمایاں مبارکان التماس میلنم کہ بندہ دریں دو جائے واقف گردانی۔ جائے اول این ست ذکر فی الترمذی فی باب ماجاء فی

﴿۱﴾قال ابن عابدین قال فی الھدایہ ویکرہ ان یقبل الرجل فم الرجل او یدہ او شیئا منہ او یعانقہ وقال ابو یوسف لاباس بالتقبیل والمعانقۃ لماروی انہ علیہ السلام عانق جعفراً حین قدم من الحبشۃ وقبلہ بین عینیہ ولھما ماروی انہ علیہ السلام نھی عن المکامعۃ وھی المعانقۃ وعن المکاعمۃ وھی التقبیل وما رواہ محمول علی ماقبل التحریم قالوا الخلاف فی المعانقۃ فی ازار واحد اما اذا کان علیہ قمیص او جبۃ لاباس بہ ووفق الشیخ ابو منصور بین الاحادیث فقال المکروہ من المعانقۃ ما کان علی وجہ الشھوۃ وعبر عنہ المصنف بقولہ فی ازار واحد فانہ سبب یفضی الیھا فاما علی وجہ البر والکرامۃ اذا کان علیہ قمیص واحد فلاباس بہ .
(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۲۶۹ جلد ۵ باب الاستبراء وغیرہ کتاب الحظر والاباحۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الوضوء ثلاثاً ثلاثاًعن ابی اسحاق عن ابی حیة ذکر فی الحاشیه علی قوله عن ابی حیة بفتح الحاء الی قوله من الثالثة ومن الرابعة والخامسة ۔بندہ بمراد وتشریح لفظ من الثالثۃ عارف نیستم ۔دوم جائے این ست فی الترمذی باب ماجاء ان حذف السلام سنة حدثنا علی بن حجرنا عبد الله بن المبارک والهقل بن زیاد خف الخ بندہ بمراد لفظ خف کہ مرقوم ومکتوب است علی لفظ زیاد کہ مرقوم ومکتوب است فی السند عارف نیستم۔

المستفتی: مولوی محمد صدیق حقانی قلعہ عبداللہ گلستان کوئٹہ ۲۰ رمحرم ۱۴۰۳ھ

الجواب: واضح رہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التھذیب میں بارہ طبقات رواۃ بنائے ہیں تو ان الفاظ ،من الثالثة ،من الرابعة ،من الخامسة وغیرھا، میں ان طبقات کی طرف اشارہ ہے اگر آپ کے پاس تقریب التھذیب نہ ہوتو منھاج السنن ص ۵۴، ۵۵ جلد ا کو مراجعت فرماویں۔﴿۱﴾اور خف سے مراد یہ ہے کہ یہ لفظ مشدد نہ پڑھا جائے گا۔وھو الموفق

عاشورہ کے دن قبروں پر پانی ڈالنے کی حدیث موضوعی ہے

سوال: ہمارے علاقے میں ۱۰ رمحرم یوم عاشورہ پر صبح سویرے اندھیرے میں لوگ قبروں پر جا کر پانی ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے اور پانی ڈالنا لازمی کارثواب سمجھتے ہیں۔اب اس مسئلہ پر دو آدمیوں کا جھگڑا ہے۔ایک اسے بدعت کہتا ہے۔دوسرا اسے صحیح کہتا ہے۔اور دلیل میں کہتے ہیں کہ کتاب جواھر النفیس ص ۱۰۶ اذارش الماء علی قبور الاقرباء فی یوم عاشور کفر عن المیت عشرة الاف ذنوبه واعطی الله له عشرة الاف درجة وقال جابر رضی الله عنه ان بلال رضی الله تعالی عنه رش الماء علی قبر علیه الصلاة والسلام مہربانی فرما کر تحقیقی جواب ارسال کریں۔

﴿۱﴾قال العلامة الفهامه الشیخ مفتی اعظم محمدفرید دامت برکاتهم قوله عن ابی حیة قال فی التقریب مقبولة من الثالثة وقد مر مبحث مراتب الراوة وطبقاتهم فی باب ما جاء ان مفتاح الصلواة الطهور فقد قال فیه امابیان المراتب فلولها الصحابة اصرح بذلک لشرفهم والثانیه من اکد مدحه اما بافعل مثل اوثق الناس الثالثه من افرد بصفة کثقة او متقن او عدل اوثبت واما الطبقات فالاولی الصحابة الثانیه طبقة کبار التابعین الثالثة الطبقة الوسطی من التابعین الرابعه طبقة تلیها وجل روایهم من کبار التابعین کالزهری الخ

(منهاج السنن شرح جامع السنن ص: ۵۴، ۵۵، ۱۳۵ جلد: ۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: سورگل ضلع کوہاٹ ۱۹۷۰ء/۴/۹

الجواب: قبروں پر پانی ڈالنا دفن کے وقت جائز ہے۔ لما رواہ صاحب شرح السنة مرسلا انه علیه السلام رش علی قبر ابنه ابراهیم والبیهقی عن جابر رضی الله تعالی عنه موقوفا انه (رش علی قبر النبی صلی الله علیه وسلم. ﴿۱﴾(مشکواۃ ص ۱۶۳ جلد ۱) لیکن عاشورہ کے دن ثواب کے ارادہ سے قبروں پر پانی ڈالنا بدعت قبیحہ ہے۔ نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ کسی حدیث سے ثابت ہے اور نہ فقہ کے معتبر کتابوں سے ثابت ہے۔ اور اگر کوئی حدیث کا دعوی کرے تو اس کا سند ذکر کرے اور یا ایسے کتاب پر حوالہ دیوے۔ جو کہ حدیث کو باسند روایت کرتا ہو۔ تاکہ ہم خود تحقیق کریں اور یہ حدیث جو جواہر النفیس میں مذکور ہے۔ نہ اس کی سند معلوم ہے۔ اور نہ حوالہ معلوم ہے۔ بلکہ اس پر وضع کے آثار ظاہر ہیں بلکہ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ معلوم ہوتا ہے جو کہ موضوعی ہے۔ قال فی الفوائد المجموعةص ۳،۶۵ ۳ حدیث من صام عاشورا اعطی ثواب عشرالاف ملک الخ ذکره فی اللالی مطولاًعن ابن عباس مرفوعاً وهو ﴿۲﴾ موضوع فقط

وجود موجودات بروئے محمد ﷺ اور آپ کے نور ہونے کا مطلب

سوال: تمام موجودات بروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجود آمدند یا نہ ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم نور بود یا نہ؟

المستفتی: عبداللہ مہاجر افغانستان پشاور شہر ..... یکم رشعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب: نزد ارباب تحقیق الفاظ حدیث لولاک موضوع ومضمون او ثابت است۔ ﴿۳﴾ وحدیث اول ما خلق الله نوری بمعنی اول ماخلق الله روحی است درحواشی نشرالطیب وغیرہ قابل تسلیم است۔

﴿۱﴾مشکواة المصابیح ص ۱۴۸، ۱۴۹ جلد ا باب دفن المیت)

﴿۲﴾ومن ذلک حدیث :من صام یوم عاشوراء کتب الله له عبادة ستین سنة فهذا باطل یرویه حبیب بن ابی حبیب عن ابراهیم الصانع عن میمون بن مهران عن ابن عباس وحبیب هذا غیر حبیب کان یضع الاحادیث .(الموضوعات الکبریٰ ص ۲۹۴ رقم حدیث : ۱۱۴۱)

﴿۳﴾حدیث لولاک لماخلقت الافلاک .قال الصنعانی انه موضوع کذافی الخلاصة لکن معناه صحیح فقدروی الدیلمی عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً اتانی جبریل فقال یامحمد لولاک ماخلقت الجنه ولو لاک ماخلقت النار وفی روایة ابن عساکر لولاک ماخلقت الدنیا .(الموضوعات الکبریٰ ص ۱۹۴ رقم حدیث : ۷۵۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حدیث''ولد الزناء لا یدخل الجنة''موضوعی ہے

سوال:ایک حدیث ہے'' ولد الزناء لا یدخل الجنة'' کیااس کا کوئی اصل ہے؟

المستفتی:غلام سرور سنگاپور.....۱۹۸۳ء/۸/۱۰

الجواب:اس حدیث کے متعلق''المصنوع فی احادیث الموضوع''ص ۱۳۱ میں مسطور ہے۔ ولد الزنا لا یدخل الجنة لا اصل له انتھی ﴿۱﴾اور یہ حدیث معقول بھی نہیں کیونکہ ولد الزنا سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا ہے. وھو الموفق

مقرب فرشتوں کا زمین سے مٹی لیجانا اور زمین کی فریاد کا واقعہ اسرائیلی ہے

سوال:ایک کتاب میں لکھا گیا ہے۔کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پتلا بنانے کے لیے جبرئیل علیہ السلام کو طائف کے مقام سے مٹی لانے کیلئے بھیجا۔تو زمین نے بڑی فریاد کی اور جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ میرے حصہ جسم سے ایسی مخلوق بنائی جائے گی جو نافرمان ہوگی خون بہائے گی لہٰذا میں تمھاری منتیں کرتی ہوں عاجزی کرتی ہوں تم یہاں سے مٹی نہ لو جبرئیل علیہ السلام کو اسپر رحم آ گیا۔واپس جا کر اللہ تعالیٰ سے زمین کی آہ وزاری پر اپنی رحم دلی کا عذر کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے باقی دو مقرب فرشتوں کو بھیجا۔مگر زمین کی فریاد وزاری پر ان کے دل بھی نرم ہوگئے۔اور انہوں نے بھی خالی ہاتھ آ کر زمین کے رونے پر اپنی رقیق القلبی کا عذر کر دیا۔تب حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔اگر چہ زمین ان کے سامنے بھی بہت چیخی چلائی۔مگر انہوں نے اسکی ایک نہ سنی۔اور مٹی لے جا کر اللہ کے سامنے رکھی۔اللہ تعالیٰ نے سوال کیا۔کہ یہ تینوں تو زمین سے مٹی نہ لا سکے۔تو کیسے لے آیا۔انہوں نے عرض کیا کہ یااللہ مجھے تیرے حکم کے سامنے کسی کے رونے کی پرواہ نہیں ہے۔مجھے تیرا حکم ماننا ہے۔اس لئے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ارواح کے قبض کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔یہ قصہ صحیح ہے یا غلط؟

المستفتی:محمد ایوب خان محلہ شیام گنج مردان ۱۰/صفر ۱۳۹۲ھ

الجواب:مخبر صادق کے اقوال میں یہ واقعہ موجود نہیں ہے۔بلکہ قرآن سے مخالف ہے''قال اللہ تعالیٰ

﴿۱﴾قال الملاعلی قاری حدیث ولدالزنا لا یدخل الجنة یدور علی الالسنة ولم یثبت بالسنة بل قال القاضی مجدالدین الشیرازی فی سفر السعادة ھو باطل.(الموضوعات الکبری ص ۲۵۹ رقم حدیث:۱۰۲۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون ."﴿۱﴾البتہ اسرائیلیات میں یہ قصہ مسطور ہے۔فقط

گائے کے دودھ میں شفا اور گوشت میں بیماری والی حدیث کا مطلب

سوال: مسند امام اعظم مترجم اردو بفوائد از مولانا سعد حسن میں سنن والوں سے ایک حدیث نقل کیا گیا ہے۔اس کا کہاں تک ثبوت ہے۔کہ ابن سنی احمد حاکم نے ابونعیم سے بایں معنی روایت کیا ہے۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ گائے کا دودھ پیو۔کیونکہ یہ دوا ہے۔اور اس کا گھی شفا ہے۔اور بچو اس کے گوشت سے کیونکہ اس کا گوشت بیماری ہے؟

المستفتی: خلیل الرحمٰن......۱۳۹۸ھ/۴/۳

الجواب: چونکہ دارالعلوم کے کتب خانہ میں ابن سنی وغیرہ کتب موجود نہیں ہے۔اس لئے اس روایت کے سند کے متعلق تحقیق مقدور نہ ہوئی۔البتہ اگر یہ حدیث ثابت ہو۔تو اس کو الماء المشمس کی طرح نہی طبعی پر حمل کیا جائیگا نہ کہ نہی شرعی پر۔﴿۲﴾وھو الموفق

سایہ حضور ﷺ کے متعلق حدیث حکیم ترمذی ثابت نہیں ہے

سوال: حکیم ترمذی نے لکھا ہے۔ان النبی ﷺ لم یکن یریٰ له ظل فی شمس ولا قمر الخ۔ کیا یہ حدیث باعتبار سند کے صحیح ہے یا نہیں؟

المستفتی: نامعلوم طالب العلم دارالعلوم حقانیہ ۱۹۹۰ء/۹/۱۱

الجواب: یہ روایت ثابت نہیں ہے۔﴿۳﴾ وھو الموفق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہمبستری سے روزہ کے افطار کے اثر کی توضیح

سوال: ایک عالم سے سنا ہے۔کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمبستری سے روزہ افطار کرتے تھے۔کیا یہ بات صحیح ہے اور حوالہ کتاب احیاء العلوم جلد دوم ص۳۴ کا دیتا ہے اس کی وضاحت کی جائے تو مہربانی ہوگی۔

﴿۱﴾(پ: ۲۸ سورۃ التحریم رکوع: ۱۹ آیت: ۶)

﴿۲﴾عن عائشة رضی الله عنها اتی النبی ﷺ بلحم بقر فقیل هذا ما تصدق به علی بریرة فقال هو لها صدقه ولنا هدیة . (صحیح لمسلم ص ۳۴۵ جلد ۱ باب اباحة الهدیة للنبی ﷺ)

﴿۳﴾ عن ذکوان ان رسول الله ﷺ لم یکن یری له ظل الخ اس روایت کو جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص الکبریٰ ص ۶۸ جلد ۱ میں ذکر کی ہے۔اس کا پہلا راوی عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی کو علماء حدیث نے وضع احادیث اور بعض نے کذب کی طرف منسوب کیا ہے۔ کما فی تهذیب التهذیب للعلامه ذهبی رحمه الله ص ۲۳۱ جلد۶ رقم ۱۳۰ ۴اور اسی طرح دوسرا راوی عبدالملک بن عبداللہ بن الولید بھی مجہول الحال ہے اسماء الرجال کی کتب متداولہ میں ان کا حال مذکور نہیں۔(از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: نامعلوم......۱۸رمضان ۱۴۰۸ھ

الجواب: ہمبستری سے افطار ممنوع نہیں ہے۔ مثل خورد ونوش کے۔ اور جس طرح حدیث بخاری شریف وغیرہ کے بنا پر شہوت طعام وشراب نماز کی حاضری پر مقدم کرنا مرخص ہے۔ تو اس طرح شہوت جماع کی تقدیم بھی بطریق اولی مرخص ہوگا۔ ولم اجد هذا الا ثر في تلك القصة ولا استبعا د فيه كما اشر ت اليه نعم الا خبا ر من امر جزى لما يوهم الدوام والكلية ظلم عظيم .﴿۱﴾ وهو الموفق

پانچویں اور چھٹے کلمے کا حدیث نبوی سے ثبوت

سوال: کیا چار کلموں کے علاوہ پانچویں اور چھٹے کلمے کا حدیث نبوی ﷺ سے کوئی ثبوت ہے؟ یا لوگوں نے من گھڑت وضع کئے ہیں اور کیا ان کو ضروری قرار دینا اور بوقت نکاح پڑھنا بدعت ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: قاری بشیر احمد علوی ۳رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

الجواب: احادیث میں چھ سے زائد کلمات ثابت ہیں ﴿۲﴾ اور بوقت نکاح کسی کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ (رواه ابو داؤد والترمذى) وهو الموفق

امامت علی رضی اللہ عنہ کی تحقیق اور حدیث غدیر خم

سوال: بعض لوگ غدیر خم کے موقعہ پر حضور ﷺ کے فرمان سے امامت علی رضی اللہ عنہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ حدیث اور اس بات کی حقیقت کیا ہے؟ بینوا و توجروا

﴿۱﴾ ترجمہ: میں نے اس قصہ میں اس اثر کو نہیں پایا۔ لیکن اس میں کچھ استبعاد بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے اس کو اشارہ کیا ہے۔ ہاں ایک امر جزی کی خبر کی وجہ سے دوام اور کلیہ کا وہم کرنا بڑا ظلم ہے۔

﴿۲﴾ عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبى ﷺ قال حدثنى ابى عن جدى انه سمع رسول الله ﷺ يقول من قال استغفر الله الذى لااله الاهو الحى القيوم واتوب اليه غفرله وان كان قد فر من الزحف رواه الترمذى وابو داؤدلكنه عند ابى داؤد وهلال بن يسار وقال الترمذى هذا حديث غريب .

(مشكواة المصابيح ص ۲۰۵ جلد ۱ باب الاستغفار والتوبة)

قال ابن عابدين قلت ولم ار فى الحديث ذكر صباحا ومساء بل فيه ذكر ثلاثا كما فى الزواجر عن الحكيم الترمذى افلاأدلك على مايذهب الله به عنك صغار الشرك وكباره تقول كل يوم ثلاث مرات اللهم انى اعوذبك ان اشرك بك شيئا وانا اعلم واستغفرك لما لا اعلم .وعند احمد والطبرانى ايهاالناس اتقوا الشرك فانه اخفى من دبيب النمل قالوا وكيف نتقيه يارسول الله قال قولوا اللهم انانعوذبك ان نشرك بك شيئا نعلمه ونستغفرك لمالانعلمه .(ردالمحتار ص ۲۱۶ جلد ۳ قبيل مطلب توبة الياس)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: مولوی عبدالحنان بخشالی ضلع مردان......۱۹۶۹ء/۵/۱۵

الجواب:(۱)حدیث غدیر خم .رواہ البراء بن عازب و زید بن ارقم ان رسول اللہ ﷺ لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولیٰ با لمؤمنین من انفسھم قالوا بلیٰ قال الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسہ قالوا بلیٰ فقال اللھم من کنت مولاہ فعلي مولاہ اللھم وال من والاہ و عادمن عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئاً یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولیٰ کل مومن و مومنة . رواہ احمد (مشکواۃ ص ۵۶۵ جلد ۲)
اس حدیث شریف میں پیغمبر علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے ولایت ثابت کیا ہے۔اور ولایت بہت سے معانی کا محتمل ہے۔ولایت نصرت اور محبت کے معنی کیلئے بھی آتا ہے. فمعنی المولیٰ ھو الناصر او المحبوب ۔لہٰذا اس حدیث سے امامت کا معنی لینا اور اس میں محصور کرنا غلطی ہے۔اور اگر اس سے بالفرض امامت کا معنی مراد لیا جائے۔تب بھی شیعہ حضرات کیلئے یہ حجت نہیں۔کیونکہ پیغمبر علیہ السلام حضرت علی کیلئے بالفعل ولایت ثابت کرتے ہیں، نہ کہ انکے ساتھ آئندہ کیلئے وعدہ کرتے ہیں،اور یہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر علیہ السلام کے حیات میں بالفعل امیر اور خلیفہ تھے۔اور بالفعل ناصر اور محبوب تھے۔ تو یہ بھی ایک واضح قرینہ ہے۔کہ مراد امارت اور خلافت نہیں ہے۔اور بالفرض یہ تسلیم کیا جائے۔کہ مراد وعدہ امارت اور خلافت ہے۔تو اس کو اتصال پر محمول کرنے پر تمام صحابہ کرام بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تغلیط موجود ہے۔پس اسکا مراد اتصال نہ ہوگا۔پس یہ مراد ہوگا کہ استقبال میں یہ بھی امیر اور خلیفہ ہوگا۔اس حدیث سے شیعہ کا استدلال کم فہمی اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔شیعہ کے کتب سے یہ ثابت ہے۔کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سے انکار کیا ہے۔اور دیگر خلفاء کا وزیر اور قاضی اپنے اختیار سے رہ گیا ہے۔یہ تمام تفصیلات فتوٰی میں نہیں لکھے جاسکتے ہیں۔مزید معلومات کیلئے نصیحۃ الشیعہ مصنفہ مولانا احتشام الدین اور ھدیۃ الشیعہ ،مولانا قاسم بانی دارالعلوم دیوبند اور تحفہ اثناعشریہ مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے طرف مراجعت کریں۔اور ضروری بحث پر ہم افتاء میں اکتفا کرتے ہیں۔ وھو الموفق

شب معراج میں رویت باری تعالیٰ کے روایات میں تطبیق

سوال: کیا حضور ﷺ نے خداوند تعالیٰ کو شب معراج میں دیکھا ہے۔یا نہیں کیونکہ شب معراج پر جانے کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

واقعہ سے بعض لوگ اسے خواب سے تعبیر کرتے ہیں۔اور یہ روایت پیش کرتے ہیں۔کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی قائل نہیں ہے۔اور بعض لوگ قائل ہیں۔اور دلیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔تو مسئلہ کی وضاحت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں؟

المستفتی :محمد جاوید ہزاروی......۱۹۷۸ء/۷/۲۹

الجواب: واضح رہے کہ لیلۃ المعراج کے متعلق اخبار وآثار میں جمع اور تطبیق امر شھیر ہے. ای رئ الله تعالیٰ بقلبه لا بوجهه .او با لحجاب لا بلا حجاب او عند عدم التجلی التام لا عند التجلی التام و هكذا . ﴿۱﴾ وهوالموفق

واقعہ قبض روح موسیٰ علیہ السلام قرآنی آیت "لا يستقدمون ساعة" الخ سے متناقض نہیں

سوال : چہ میفر مایند علماء حق دریں مسئلہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبض روح کے وقت عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ مار کر ایک آنکھ کو باہر نکال دیا۔اور قبض روح کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مہلت مانگی۔اور مہلت دی گئی۔کیا یہ واقعہ لا يستقدمون ساعة ولا يستا خرون سے مخالف نہیں ہے۔شافی جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

المستفتی :الہیان جامع مسجد شیر ینگل دیر...... ۱۹۷۵ء/۱۱/۹

الجواب : هذا الحديث صحيح سنداً ﴿۲﴾ولا استحالة فيه متنالان الانبياء عليهم السلام كانوا يخيرون ولم يخيره الملک فلم يعرفه موسیٰ عليه السلام كما فی القسطلانی

﴿۱﴾قال العلامه محمد عبد العزيز الفرهاری (ثم الصحيح انه عليه الصلوة والسلام انمارایٔ ربه بفواده ای بقبله لابعينه اختلف السلف والخلف فيه علی اقوال احدها انكار الرؤية وهو قول عائشة والمشهور عن ابن مسعود وابی هريره رضی الله عنهما وعن مسروق قال لعائشة هل رای محمد ربه قالت لقد قف شعری مما قلت من حدثک ان محمد رای ربه فقد كذب قال فاين قوله تعالی ثانيها اثبات الرؤية بالقلب وهو رواية عن ابن عباس قال القاضی عياض جاء فی الحديث لم اره بعينی ولكن رايته بقلبی مرتين وعن ابن عباس قال سئل هل رايت ربک قال رايته بفوادی رواه ابن جرير ثالثهااثبات الرؤية بالعين وهی الرواية المشهورة عن ابن عباس وعليه الشيخ ابوالحسن الاشعری وفی شرح المسلم للاما م النووی هو الراجح عند اكثر العلماء .رابعها التوقف وهورای سعيد بن جبير واختار الشارح القول الثانی علی الثالث لانه مؤيد بالحديث ولانه لا يدل علی الروية بالعين نص واما قول ابن عباس فلعله اجتهادی الخ

(النبراس شرح شرح العقائد ص۲۹۵ باب بيان المعراج) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فليراجع . و افقاء البصر كان من الجسم التمثل به لامن الجسم الملكي لعدم الامكان . فافهم والبراجع الى اصل الحديث حتى يتميز حديث الرسول من زيادات الوعاظ .﴿۱﴾و هو الموفق

شداد کی جنت کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ شداد کافر نے جو جنت بنوائی تھی۔ خدا نے زمین کے اندر محفوظ کر رکھا ہے۔ اور قیامت کے دن شداد کا بنایا ہوا جنت دکھائے گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ کہ یہ جنت نہیں ایک خوبصورت مکان بنوایا تھا جسے شداد جنت کہتے تھے خدا نے تباہ و برباد کیا ہے۔ اور کسی دن کھنڈرات کی شکل میں نکل آئے گا۔ بہر حال کیا یہ جنت واقعی آج تک زمین میں محفوظ ہے۔ آیات واحادیث سے ثابت کیا جائے۔ اور یہ جنت کن لوگوں کے ذریعے بنوائی تھی اور شداد کافر کو جنت کا نقشہ کس نے بتایا تھا۔ پوری وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: فضل دیان چراٹ ڈاک اسمٰعیل خیل ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

الجواب: شداد کے جنت بنانے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے نہیں ملتا۔ یہ ایک اسرائیلی بات ہے اور واضح رہے۔ کہ جنت عربی زبان میں باغ کو کہا جاتا ہے۔ لہٰذا شداد کا جنت اور باغ بنانا عقل سے دور نہیں ہے۔ بے شک یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ اس میں وہ خاصیات ہوں۔ جو کہ معروف جنت کے اشیاء میں موجود ہیں۔ اور یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کہ یہ آٹھواں جنت ہوگا۔ اور مسلمان اس میں جزاء کے طور سے داخل ہونگے۔ یہ معقول اور منقول دونوں سے مخالف ہے۔ فقط

شوافع کا مستدل غزوۃ الرقاع والی حدیث کا ضعف

(بقیہ حاشیہ)﴿۲﴾مشكواة المصابيح ص ۵۰۷ جلد ۲ باب بدأ الخلق و ذكر الانبياء عليهم السلام الفصل الاول)

﴿۱﴾ترجمہ: یہ حدیث سنداً صحیح ہے۔ اور متناً اس سے کوئی محال لازم نہیں آتی۔ کیونکہ انبیاء کو اختیار دیا جاتا ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو فرشتے نے اختیار نہیں دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نہیں پہچانا۔ جیسا کہ قسطلانی میں ہے۔ اور آنکھ کا نکلنا جسم تمثیلی سے تھا جسم ملکی سے عدم امکان کی وجہ سے نہیں تھا. فافهم۔ اور اصل حدیث کو رجوع کیا جائے تاکہ حدیث پر واعظوں کے زیادتی سے تمیز آجائے۔

قال العلامه ابن حجر عسقلاني والجواب ان الله لم يبعث ملك الموت لموسى و هويريد قبض روحه حينئذ وانما بعثه اليه اختيارا وانما لطم موسى ملك الموت لانه رأى آدميا دخل داره بغير اذنه ولم يعلم انه ملك الموت و قد اباح الشارع فقئ عين الناظر في دار مسلم بغير اذن. وقد جاءت الملائكة الى ابراهيم والى لوط في صورة آدميين فلم يعرفاهم انما لطمه لانه جاء لقبض روحه من قبل ان يخيره لما ثبت انه لم يقبض نبي حتى يخيره وقال ابن قتيبة انما فقأ موسى العين التي تخييل و تمثيل وليست عينا حقيقة الخ (فتح الباري شرح صحيح البخاري ص ۲۵۲ ، ۲۵۳ جلد ۸ باب وفات موسى و ذكره بعد كتاب الانبياء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: غزوۃ الرقاع کا واقعہ جو کہ اہلحدیث اور شوافع اس مسئلے کے دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ کہ خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ہے۔ دوران دورہ حدیث شریف آپ صاحبان سے سنا تھا۔ کہ اس حدیث میں ایک راوی عقیل بن جابر مجہول ہے۔ اور محمد بن اسحٰق متکلم فیہ ہے تو اگر کسی کتاب میں یہ مسئلہ موجود ہو تو اس کا نام اور مرجع روانہ فرماویں۔

خویدکم: مولانا عبدالہادی صاحب گندف صوابی ...۲۸ / ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: آپ بذل المجہود ص ۹ جلد ۱ اور معارف السنن کے متعدد مقامات کو مراجعت فرمائیں۔ تا کہ اس جواب کا مخرج اور دیگر جوابات بھی معلوم ہوں۔ اور میزان الاعتدال ص: ۸۸ جلد: ۳ کو بھی مراجعت فرمائیں۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

عہد نامہ کا مضمون اور فضیلت کے روایات

سوال: یہاں پر حیدرآباد سندھ کے باشندوں نے عہد نامہ کو سند پکڑا ہے۔ کہ عہد نامہ قرآن شریف ہے۔ اسمیں عربی اور قرآن شریف کے الفاظ ہیں۔ اگر ایک شخص تمام عمر میں ایک نماز بھی نہ پڑھے۔ مگر عمر بھر میں ایک بار عہد نامہ پڑھ لے۔ تو وہ جنت کا حقدار اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔ (۱) عہد نامہ کو قرآن تسلیم کرنا کیسا ہے (۲) عہد نامہ قرآن کی مخالف ہے یا موافق (۳) عہد نامہ میں وارد احادیث صحیح ہیں یا ضعیف (۴) عہد نامہ میں مذکور فضائل پر اعتقاد رکھنا کیسا ہے (۵) اگر عہد نامہ قرآن اور احادیث کے خلاف ہو۔ تو لوگوں کے عقیدہ صاف کرنے کیلئے اسکی بے حرمتی اور جلانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا غلام ربانی تعلقہ ڈگری ضلع میر پور خاص سندھ ...۱۲/۴/۱۹۶۹ء

الجواب: (۱) عہد نامہ کو قرآن تسلیم کرنا کفر ہے۔ کیونکہ قرآن میں زیادت کفر ہے۔ (۲) عہد نامہ کا مضمون درست ہے۔ لیکن قرآن نہیں ہے۔ (۳) قال العلامة الشامی ص ۸۴۷ ج ا نقل بعضهم عن نوادر الاصول للترمذی ما يقتضی ان هذا لدعاء له اصل ﴿۲﴾ (۴) اکثر فضائل بلا ثبوت اور بلا دلیل ہیں (۵) چونکہ جلانے سے فتنہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا اسماء اللہ کے جلانے پر اقدام نہیں کرنا چاہیئے۔ بخلاف ما ورد فی حق المصحف. وھو الموفق

﴿۱﴾ و فی منهاج السنن والجواب عن دلائلهم ان حديث جابر معلول سندا لان فی سنده محمد بن اسحاق و عقيل بن جابر والاول قيل فی حقه كذاب والثانی مجهول لم يرو عنه غير صدقة بن يسار و كذا ليس فيه قول الرسول ولا فعله الخ (منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۲۱۱ جلد ۱ الوضوء من القئ والرعاف)
﴿۲﴾ (رد المحتار هامش الدر المختار ص ۸۴۷ ج ۱ قبيل باب الشهيد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ام ایمن کی حضور ﷺ کا پیشاب پینا

سوال: کیا ام ایمن کی حضور ﷺ کا پیشاب پینا کسی حدیث سے ثابت ہے؟

المستفتی: محمد صابر شاہ ڈیرہ اسماعیل خان...... ۲؍ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ واقعہ حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا ہے۔

"اختلاف امتی رحمة" کی روایت

سوال: حضور ﷺ کی یہ روایت کہ" اختلاف امتی رحمة" یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ کیا یہ روایت صحیح ہے؟

المستفتی: سلطان شیر ایم آر ایف کالونی کامرہ اٹک...... ۲۰؍ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: یہ حدیث ثابت ہے۔ اسی اختلاف کے نتیجہ میں دین کا ظہور ہوا۔ ائمہ اربعہ کے اختلاف سے دین واضح ہوگیا۔ اور لوگ درست راستوں پر روانہ ہوگئے۔

(فلیراجع الی موضوعات الکبیر لملا علی قاری ص۱۷)﴿۱﴾وھو الموفق

فیض الباری کی ایک عبارت پر اشکال کا ازالہ

سوال: بخدمت محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب والا فیض الباری جلد۳ ص۳۹۵ کی اس عبارت کا مطلب آپ سے سمجھنا چاہتا ہوں، امید ہے آپ ضرور راہنمائی فرمائیں گے۔

﴿۱﴾حدیث اختلاف امتی رحمة زعم کثیر من الائمه انه لااصل له ،لکن ذکره الخطابی فی غریب الحدیث مستطرداً واشعر بان له اصلا عنده وقال السیوطی اخرجه نصر المقدسی فی الحجه والبیهقی فی الرسالة الاشعریه بغیر سند واورده الحلیمی والقاضی حسین وامام الحرمین وغیرهم ولعله خرج فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا والله اعلم وقال الزرکشی اخرجه نصر المقدسی فی کتاب الحجة مرفوعاً والبیهقی فی المدخل عن القاسم بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزیز قال ما سرنی لو ان اصحاب محمد لم یختلفوا لانهم لو لم یختلفوا لم یکن رخصة قال السیوطی و هذا یدل علی ان المراد اختلافهم فی الاحکام وقیل المراد اختلافهم فی الحرف والصنائع ذکره جماعة فسبحان من الهم العباد فیما اراد الخ (الموضوعات الکبیر لملا علی قاری ص ۱۵ رقم حدیث: ۱۰)

واعلم ان فی التحریف ثلاثة مذاهب ذهب جماعة ان التحریف فی الکتب السماویة قد وقع بکل نحو فی اللفظ والمعنی جمیعاً و هو الذی مال الیه ابن حزم و ذهب جماعة الی ان التحریف قلیل ولعل الحافظ ابن تیمیة جنح الیه و ذهب جماعة الیٰ انکار التحریف اللفظی رأساً فالتحریف عندهم کله معنوی قلت یلزم علیٰ هذا المذهب ان یکون القرآن ایضاً محرفاً فان التحریف المعنوی غیر قلیل فیه ایضاً والذی تحقق عندی ان التحریف لفظی ایضاً امانه عن عمد منهم او لمغلطة فالله تعالیٰ اعلم۔

مخطط (خط کشیدہ) عبارت پڑھ کر سر چکرا گیا۔ ایک طرف محفوظیت قرآن کریم کا بنیادی اور قطعی یا ضروری عقیدہ و انا له لحافظون کے تحت قدیماً وحدیثاً مفسرین کا ایک ایک حرف بلکہ زیر و زبر تک کی حفاظت کی تصریح ... امام ابن حزم رحمہ اللہ کی ''الملل والنحل جلد ۲ ص ۸۰'' کا یہ ارشاد ... ثم مات ابو بکر وولی عمر ... ان لم یکن عند المسلمین اذامات عمر مائة الف مصحف من مصر الی العراق الی الشام الی الیمن فما بین ذلک فلم یکن اقل ثم ولی عثمان فزادت الفتوح فلو رام احد احصاء مصاحف اهل الاسلام ما قدر ... واعلموا انه لو رام احد ان یزید فی شعر النابغة او شعر زهر کلمة او ینقص اخری ما قدر لانه کان یفتضح الوقت و تخالفه النسخ المبثوثة فکیف القرآن فی المصاحف و هی من آخر الاندلس و بلاد البرید السودان الیٰ آخر السند و کابل و خراسان والترک والصقالیة و بلاد الهند فما بین ذلک فظهر حمق الرافضة و مجاهدا تها با لکذب الخ وقیل ذلک فی ص ۷۸ واما قولهم فی دعوی الروافض تبدیل القرآت فان الروافض لیسوا من المسلمین . اورعلامہ خفاجی رحمہ اللہ اور خود قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ''شفاء'' اور ''نسیم الریاض'' کے اس فرمان (ج ۴ ص ۵۵۳ نسیم الریاض) و کذلک کما کفرنا هذا نکفر من انکر القرآن کله او انکر حرفاً منه او کلمة او غیر شیئا منه بابدال زیادة او نقص فیه کلاماً لیس منه اوراس سے قبل والمرتاب فی ذلک المعلوم من الدین بالضرورة والمنکر بعد البحث و صحبة المسلمین کافر بالاتفاق ولا یعذر بقوله لا ادری الخ

بہرحال یہ اور اس جیسی بیسیوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تصریحات کے باوجود ہم سب طالب علموں کو معلوم نہیں حضرت شاہ صاحب کے الفاظ بالا مخطط کا مقصد کیا ہے؟ ...... خدا کرے یہ میری ناسمجھی کا کرشمہ ہو، اور آپ کوئی ایسی تسلی بخش توجیہ سے سرفراز فرماویں کہ اطمینان قلبی کی دولت حاصل ہو جائے۔ نہ جانے میری عقل وفہم کو کیا ہو گیا کہ اس سے سخت پریشان ہوں۔ اور بار بار ربنا لا تزغ قلوبنا کی دعا کر رہا ہوں۔ دو چار شخصیتیں جن سے ان کے روحانی اثرات کی امید بندھی ہوئی ہے، سے اپنا دکھ عرض کر رہا ہوں جن میں سے آنجناب سے خصوصی طور پر بڑا امید ہوں اس وقت صرف آپ ہی کو عریضہ بھیج رہا ہوں امید ہے جلد تر دستگیری فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ مجھے خود حاضر ہو کر تشفی حاصل کر لینی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چاہیے تھی مگر دوں بمعنی مانع ہے۔ اگر ان الفاظ سے یہی ظاہری معنی مراد ہیں جو میں سمجھ رہا ہوں کہ قرآن پاک میں لفظی تحریف موجود ہے (العیاذ باللہ) کیونکہ نہ توفیہ کا مرجع کتب سماویہ سابقہ بن سکتی ہیں اور اسے فیھا کر کے کاتب کے سر ڈالا جائے تو امانہ عن محمد منھم او لمغلطۃ۔ اس سے مانع ہے کیونکہ ان کفار کی تحریف تو یقیناً عن محمد تھی ۔ لقولہ تعالیٰ تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق و انتم تعلمون ہ (سورۃ البقرہ آیت)

تو بہر حال کیا کسی مسلمان نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے؟ (والعیاذ باللہ) اگر ایسا ہے تو بقول ''شفاء'' ان ھـــــذا المنکر اذا جوز علیٰ جمیع الامۃ الوھم و الغلط منا نقلوہ دخل الامۃ انہ فی جمیع الشریعۃ اذھم الناقلون لـلـقـرآن و انـحـلـت عربی الدین ۔ (نسیم الریاض ص) اور اگر معاذ اللہ بات یہی ہے جو ظاہر الفاظ سے سمجھی جا رہی ہے تو حاسدین اور اعداء دیوبندیین نے آج تک ان اکابر کے خلاف ان الفاظ کو اچھالا کیوں نہیں؟

الـلـھـم فـلا تـکـلـنا الی انفسنا طرفۃ عین ولا الیٰ احد من خلقک ولا اقل من ذلک و اصلح لنا شاننا کلہ بجاہ بیک المصطفیٰ و حبیک المرتضیٰ علیہ و علی الہ و اصحابہ من الصلوۃ اکملھا و من التسلیمات افضلھا۔

ناکارہ: عبدالکریم غفرلہ والوالدیہ از نجم المدارس کلاچی ۲۰ر جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۱ء

الجواب: محترم المقام جناب قاضی صاحب دامت برکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اما بعد! پس جب آپ نے مجھ جیسے کم علم اور کم عمر پر اعتماد کیا ہے تو اس بناء پر اس اشکال کے ازالہ کے متعلق عرض ہے کہ میں نے حضرت شاہ صاحب کے تلمیذ تحریر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ ''فیض الباری'' ہمارے شیخ رحمہ اللہ کی امالی ہے اور باوجود سعی بلیغ کے اس میں بہت سی بین غلطیاں ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبل الرفع سن عمر کے متعلق اور قرض میں حوالہ کی عدم صحت کے متعلق وغیرہ۔ تو ان امالی کے تفردات میں غور سے کام لینا ضروری ہے۔ اس تحریف والی عبارت کے متعلق سال کے ابتداء میں ایک سوال آیا تھا، اس کا جواب یہ لکھا گیا تھا کہ شاہ صاحب نے کتب سماویہ (سابقہ) کے متعلق دو مذہب ذکر کیے ہیں۔ اول یہ کہ ان میں تحریف لفظی اور معنوی دونوں قسم متحقق ہوتے ہیں دوم یہ کہ ان میں تحریف لفظی واقع نہیں ہوئی ہے ان میں صرف تحریف معنوی متحقق ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب اس دوسرے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ قرآن مجید بھی محرف ہے۔ کیونکہ اس میں بھی تحریف معنوی واقع ہوئی ہے حالانکہ قرآن مجید محفوظ ہے۔ اور اس کے بعد حضرت شاہ صاحب مذہب اول کو ترجیح دیتے ہیں کہ کتب سماویہ میں تحریف لفظی بھی واقع ہوئی ہے۔ صرف مترجم نے مؤنث کی جگہ مذکر ضمیر لایا ہے۔ وحق العبارۃ '' والذی تحقق عندی ان التحریف فیھا لفظی ایضاً '' الخ و ھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب السنة و البدعة

اذان کے وقت ہاتھ چومنا اور زور زور سے کلمہ پڑھنا

سوال: ہمارے ہاں اکثر مساجد میں جب اذان میں محمد ﷺ کا نام آ جائے۔ ائمہ حضرات ہاتھ چومتے ہیں۔ اور نماز کے بعد زور زور سے کلمہ پڑھتے ہیں اسی طرح دوسرے رسومات بھی کرتے ہیں شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: مکی خان راولپنڈی ۳۰ / رجب ۱۳۹۶ھ

الجواب: جو امام غیر اللہ کو حاضر و ناظر جانے یا عالم الغیب مانے وہ کافر ہے۔ اس کے پیچھے اقتداء باطل اور کالعدم ہے۔ اسی طرح جو امام سید البشر کے بشریت سے منکر ہو وہ بھی کافر ہے ﴿۱﴾ کما صرحوا به فی کتب الفقه والکلام۔ اور ذکر بالجہر بذات خود جائز ہے۔ لیکن بصورت ایذاء ناجائز ہے ﴿۲﴾ کما صرح به الحموی وغیرہ۔ پس اول الذکر کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ یا اعادہ کریں۔ اور آخر الذکر کے پیچھے نماز پڑھیں اور اعادہ نہ کریں۔ و هو الموفق

اذان سے قبل یا بعد صلاۃ وسلام پڑھنا

سوال: ہمارے علاقے میں عام طور پر مؤذنین صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: مولوی کرم الٰہی عثمانی اسلام پورہ سرگودھا ۲۹ / رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: یہ تمام طرق نہ ممنوع ہیں اور نہ مطلوب۔ البتہ اہل بدعت کا جو شعار ہو۔ اس سے اجتناب

﴿۱﴾ قال الله تعالى فی کلامه المجید قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء. (الایه الاعراف: ۱۸۸)
قال العلامه الوسی المراد نفی استمرار علمه علیه الصلاة والسلام الغیب و مجیئ "کان" للاستمرار شائع و یلاحظ الاستمرار ایضا فی الاستکثار وعدم المس وقیل المراد بالغیب وقت قیام الساعة لان السوال عنه .... وقیل ال فی الغیب للاستغراق و هو ﷺ لم یعلم کل غیب فان من الغیب ما تفرد الله تعالى به کمعرفة کنه ذاته تبارک وتعالى و کمعرفة وقت قیام الساعة علی ما تدل علیه الایة.
(تفسیر روح المعانی ص ۱۹۹ جلد۲ سورة الاعراف: ۱۸۸)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفاً خلفاً علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد و غیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری الخ
(رد المحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطلوب ہے۔لقوله عليه السلام اتقوا مواضع التهم ﴿۱﴾فقط

میت کے کفن پر رنگدار سیاہی سے لکھنا ناجائز ہے

سوال :میت کے کفن پر رنگدار چیز مثلاً سیاہی،پنسل،مٹی یا کسی اور چیز سے کلمہ شہادت یا آیات قرآن لکھنا جائز ہے یا نہیں۔اگر لکھ دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

المستفتی :صوفی سخی محمد چتال جہلم......۱۹۶۹ء/۳/۱۰

الجواب:مردہ کے کفن پر سیاہی سے لکھنا ناجائز ہے۔اور اگر صرف انگلی سے لکھا جائے تو جائز ہے۔والتفصیل فی ردالمحتار ص۸۴۷ جلد۱ مردہ کے گلنے سڑنے کے وجہ سے اہانت قرآن وکلمات منشأ کراہیت ہے۔﴿۲﴾

بدعت کیا ہے؟

سوال:کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں۔کہ ہم تو ابھی تک بدعت کی تعریف یہ سنتے آئے ہیں۔کہ ہر وہ کام دین سے سمجھنا جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں نہ ہوا ہو۔لیکن اس تعریف کے حوالے سے تو بندہ کے ناقص خیال میں بدعت کی نام ونشان نہ رہی۔لہٰذا صحیح بدعت کیا ہے؟ بینو او توجرو ا

المستفتی :محمد ظاہر دوڑ پتی میرانشاہ ضلع بنوں......۱۶/شعبان۱۳۹۶ھ

الجواب:محترم القام طالب علم السلام علیکم کے بعد واضح رہے۔کہ بدعت احداث فی الدین کو کہا

﴿۱﴾ حدیث اتقوا مواضع التهم رواه البخاری فی الادب المفرد وقال الملا علی قاری حدیث اتقوا مواضع التهم . هو معنی قول عمر : من سلک مسالک التهم اتهم' رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفاً بلفظ "من اقام نفسه مقام التهم فلا تلومن من اساء الظن به "
(الموضوعات الکبری لملا علی قاری ص ۴۹ رقم حدیث : ۱۵۱)

﴿۲﴾ و قد افتی ابن الصلاح بانه لا یجوز ان یکتب علی الکفن یٰس والکهف و نحوهما خوفاً من صدید المیت و قال بعد اسطر و قدمنا قبیل باب المیاه عن الفتح انه تکره کتابة القرآن و اسماء الله تعالی علی الدراهم و المحاریب و الجدران وما یفرش وما ذاک الا لاحترامه وخشیة وطئه ونحوه مما فیه اهانة فالمنع هنا بالاولی .نعم نقل بعض المحشین عن فوائد الشرجی ان مما یکتب علی جبهة المیت بغیر مداد بالاصبع المسبحة بسم الله الرحمن الرحیم وعلی الصدر لا اله الاالله محمد الرسول الله وذالک بعد الغسل قبل التکفین انتهی مختصراً
(رد المختار ص ۲۶۹ جلد ۱ مطلب فیما یکتب علی کفن المیت قبیل باب الشهید)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جاتا ہے۔﴿۱﴾ پس جوامر دین سے نہ ہو۔قرآن وحدیث کی عبارت، دلالت، اشارت، اقتضاء کے اعتبار سے ثابت نہ ہوتو ایسے امر کا دین سے شمار کرنا بدعت ہوگا۔پس اس سے تمام مباحات خارج ہوئے۔نیز رسوم بھی اس سے خارج ہوئے۔کیونکہ ان امور کوکوئی دین کی حیثیت سے نہیں کرتا ہے۔البتہ یہ امور جب بطور التزام کے کئے جاتے ہوں۔تو بدعات ہونگے **لان التزام ما لا یلزم بدعة فکم من فرق بین البدعة الشرعیة و بین البدعة النجدیة . فافهم .**﴿۲﴾

بدعت سیئہ اور حسنہ کی تعریف کیا ہے؟

سوال: بدعت حسنہ اور سیئہ کی تعریف کیا ہے۔اگر کوئی بدعت حسنہ کرتا ہو۔تو اسکو منع کرنا وغیرہ کیسا ہے؟ برائے مہربانی پوری وضاحت فرمائیں۔مشکور رہوں گا۔

المستفتی: حاجی دار محمد ابوظہبی / عالم زید مردان......۱۴۰۱/۵/۳ھ

الجواب: غیر دین کو دین ماننا بدعت ہے۔جو چیز خیر القرون میں نہ بنفسہ ثابت ہو اور نہ باصلہ ثابت ہو۔تو وہ بدعت سیئہ ہے اور جو چیز بنفسہ ثابت نہ ہو۔لیکن باصلہ ثابت ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے۔﴿۳﴾ **هذا النزاع لفظی بناء علی اختلاف تفسیر البدعة فمن قال انهامالم یو جد فی خیر القرون بنفسه ولا بدلیله فهی عنده سیئه لا محالة ومن قال انها مالم یوجد بنفسه سواء وجد بدلیله او لا فهی عنده قسمان فافهم**

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری قال النووی البدعة کل شی عمل علی غیر مثال سبق و فی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله ﷺ.(مرقات ص ۲۱۶ جلد ۲)وقال الامام الغزالی اذا لم یرد فیه نهی فلا ینبغی ان یسمی بدعة و مکروها و لکنه ترک الاحب وقال الشافعی ما خالف الکتاب والسنه او الاثر او الاجماع فهو ضلالة و ما احدث من الخیر مما لا یخالف شیئا من ذلک فلیس بمذموم .(الاحیاء للعلوم الدین ص ۳۳۱ جلد ۲)

﴿۲﴾قال ابن عابدین بدعةای محرمة والا فقد تکون واجبة کنصب الادلة للرد علی اهل الفرق الضالة و تعلم النحو المفهم للکتاب والسنة ومندوبة کاحداث نحو رباط ومدرسة وکل احسان لم یکن فی الصدر الاول ومکروهة کزخرفة المساجدو مباحة کالتوسع بلذیذالمأکل والمشارب والثیاب کما فی شرح جامع الصغیر للمناوی عن تهذیب النووی ومثله فی الطریقة المحمدیة للبرکلی .
(ردالمحتار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام باب الامامة)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین بدعة ای محرمة والا فقد تکون واجبة ومندوبة وکل احسان لم یکن فی الصدرالاول و مکروهة ومباحةالخ (ردالمختار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعةخمسة اقسام باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بدعت اور اسکے اقسام

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بدعت کے کتنے اقسام ہیں۔ کیا بدعت سیئہ و حسنہ بھی ہوتا ہے اور کونسے اقسام جائز اور کونسے ناجائز ہیں؟

المستفتی: نامعلوم ...... یکم رمئی ۲۰۰۰ء

الجواب :بدعت لغت میں اس چیز کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ مثال سابق اور نمونہ سابق کے بغیر معمول ہوا ہو۔ اور شرعا اس چیز کے احداث اور ایجاد کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھا۔ یعنی احداث فی الدین کو کہا جاتا ہے۔ کما فی المرقاۃ قال النووی البدعۃ کل شئی عمل علی غیر مثال سبق وفی الشرع احداث مالم یکن فی عهد رسول الله ﷺ. ﴿۱﴾ البتہ جو امور خلفائے راشدین نے مقرر کئے ہوں وہ بدعت نہیں ہیں۔ وہ مصالح مرسلہ ہیں۔ مسنون ہیں لحدیث ابن ماجه علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین ﴿۲﴾ جیسا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو ایک صحیفہ میں جمع کیا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کو جماعت کبری تحقیق مقرر کئے۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا دوسرا اذان مقرر کیا۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں امور دین یعنی بدعات شرعیہ کبھی واجب ہوتے ہیں اور کبھی محرم ہوتے ہیں۔ اور کبھی مندوب اور کبھی مکروہ۔ ﴿۳﴾ اور جو امور پیغمبر ﷺ کے زمانہ میں نہ تھے۔ اور ان کے متعلق نہی بھی وارد نہ ہوئی ہو۔ ان کو بدعت اور مکروہ نہ کہا جائیگا۔ کما فی الاحیاء ص ۱۳۳ جلد ۲ اذا لم یرد فیه نهی فلا ینبغی ان یسمی بدعة و مکروها و لکنه ترک الاحب و قال الشافعی ما خالف الکتاب والسنة او الاثر او الاجماع فهو ضلالة و ما احدث من الخیر مما لا یخالف شیئاً من ذلک فلیس

﴿۱﴾ (مرقاة المفاتیح شرح مشکواة المصابیح ص ۲۱۶ جلد ۲)

﴿۲﴾ (مشکواة المصابیح ص ۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

﴿۳﴾ قال العز بن عبد السلام الشافعی البدعة فعل مالم یعهد فی عصر رسول الله ﷺ وهی منقسمة الی بدعة واجبة وبدعة محرمة وبدعة مندوبة وبدعة مکروهة وبدعة مباحة والطریق فی معرفة ذلک ان تعرض البدعة علی قواعد الشریعة فان دخلت فی قواعد الایجاب فهی واجبة وان دخلت فی قواعد التحریم فهی محرمة وان دخلت فی قواعد المندوب فهی مندوبة (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بـــمـــذمـوم اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہر بدعت مذموم اور سئیہ ہے۔اور جمع بین القولین کے یہ ہے۔کہ اگر بدعت نام ہے ان امور کا جو کہ خیر القرون میں موجود نہ ہوں۔نہ بنفسہ اور نہ باصلہ تو مذموم اور سیئہ ہے اور اگر نام ہے ان امور کا کہ جو خیر القرون میں بنفسہ موجود نہ ہوں تو اگر باصلہ موجود ہوں تو بدعت حسنہ ہے۔اور اگر باصلہ بھی نہ ہوں تو بدعت سیئہ ہے۔و هو المختار عند اهل التحقيق .

منگنی اور ختنہ کے تقریب میں امام اور نائی کو رقم دینا رسم ہے

سوال: ہمارے علاقہ میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی ختنہ، منگنی یا نکاح وغیرہ ہوتا ہے۔تو خویش واقارب،امام مسجد اور نائیوں کو بلاتے ہیں۔تقریب کے اختتام پر امام اور نائیوں کو کچھ رقم دی جاتی ہے۔تو یہ رقم لینا شرعاً کیسا ہے؟

المستفتی: حافظ عبدالمالک نریاب کوہاٹ ۱۷رجولائی ۱۹۷۹ء

الــجــواب: یہ ایک عوامی رسم ہے اسمیں حصہ نہ لینا چاہیے۔باقی اگر ثواب کی نیت سے یہ لین دین نہ ہو ﴿۱﴾ تو اس کو بدعت کہنا بدعت ہے.و هو الموفق

قضاء عمری، جمعہ کے رات یا دن سلام بحالت قیام اور مزارات پر چراغ وجھنڈے لگانا

ســـوال :(۱) قضاء عمری کی نماز شریعت کی رو سے کیسی ہے؟ (۲) جمعہ کے رات یا دن سلام بحالت قیام پڑھنا کیسا ہے؟ (۳) اولیاء اللہ کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے گاڑھنا کیسے ہیں؟

المستفتی: حاجی سراج الدین ہری پور......۲۱رجولائی ۱۹۷۹ء

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) وان دخلت فی قواعد المباح فهی مباحة وللبدع الواجبة امثلة احدها الاشتغال بعلم النحو المثال الثانی حفظ غريب الكتاب والسنة من اللغة المثال الثالث تدوين اصول الفقه المثال الرابع الكلام فی الجرح والتعديل وللبدع المندوبة امثلة منها احداث الربط والمدارس وللمكروهة امثلة كزخرفة المساجد وللبدع المباحة امثلة كا التوسع فی اللذ نذ من الماكل والمشارب والملابس الخ .(قواعد الاحكام ص ۱۷۲ ، ۱۷۴ جلد ۲ بحواله البدعة الحسنة اصل من اصول الشرع ص ۲۹)

﴿۱﴾ قال الشيخ العلامه مفتی محمد فريد اعلم ان البدعة هی اعتقاد ما ليس من الدين ديناً و هی قسمان مكفرة و مفسقة . (فتح المنعم شرح مقدمة صحيح مسلم ص ۲۹)

الجواب:(۱) یہ نماز جو کہ قضاء عمری سے موسوم ہے نہ روایات حدیثیہ سے ثابت ہے۔ اور نہ فقہیہ سے۔ بلکہ قواعد حنفیہ سے متصادم ہے۔ پس یہ نماز بدعت سیئہ ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔ (۲) اپنے طرف سے تقیدات اور تخصیصات گڑنا بدعت ہے ﴿۱﴾ (۳) یہ تمام کے تمام بدعات ہیں۔ ﴿۲﴾

نوٹ: اگر تفصیل کی ضرورت ہو تو صرف ایک سوال روانہ کیا کریں۔

نکاح کے وقت دُولہا کے سر پر سہرا باندھنا

سوال: نکاح کے وقت دُولہا کے سر پر سہرا باندھنا وغیرہ جو خالص ہندوؤں کی رسم ہے۔ اگر لگایا ہو۔ اور نکاح پڑھا دیا جائے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں اور سہرے کے باندھنے کا کیا حکم ہے؟ بدعت ہے یا نہیں؟

المستفتی: سراج الدین خطیب ڈومیل ضلع جہلم......۱۹۸۶ء/۸/۱۰

الجواب: چونکہ یہ سہرا ثواب اور عبادت کی نیت سے نہیں لگایا جاتا۔ بلکہ رسم کے ارادہ سے باندھا جاتا ہے۔ پس من تشبہ بقوم فھو منھم ﴿۳﴾ الحدیث کے بنا پر ممنوع ہے۔ ﴿۴﴾ لیکن بدعت نہیں ہے۔ اور بہر حال نکاح پڑھانے سے مانع نہیں ہے۔ کسائر المعاصی من حلق اللحیة وغیرھا .و ھو الموفق .

عید کے دن دوبارہ تعزیت کیلئے جانا رسم قبیح اور بدعت سیئہ ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عید کے دن میت کے گھر والوں کے پاس دوبارہ تعزیت کیلئے جانا کیسا ہے۔ جبکہ میت کے پانچ چھ مہینے ہو گئے ہوں؟

﴿۱﴾ قال ابن نجیم ولان ذکر اللہ اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت او بشئی دون شئی لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع به لانه خلاف المشروع (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

﴿۲﴾ قال فی الھندیه و یکره ایقاد النار علی القبور فمن رسوم الجاھلیه و الباطل و الغرور .
(ھندیه ص ۱۶۷ جلد ۱ ومما یتصل بذلک مسائل التعزیة) و قال ابن عابدین الشامی لان النص اقوی من العرف لان العرف جاز ان یکون علی باطل کتعارف اھل زماننا فی اخراج الشموع و السرج الی المقابر لیالی العید .(رد المحتار ص ۲۰۲ جلد ۴ مطلب فی ان النص اقوی من العرف باب الرباء)

﴿۳﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۵ جلد ۲ کتاب اللباس الفصل الثانی)

﴿۴﴾ قال العلامه طیبی قوله من تشبه بقوم ھذا عام فی الخلق و الخلق و الشعار و اذا کان الشعار اظھر فی التشبیه ذکر فی ھذا الباب . (شرح الطیبی ص ۲۱۹ جلد ۸ کتاب اللباس الفصل الثانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: نامعلوم......۱۹۸۴ء/۸/۲۵

الجواب: یہ تعزیت رسم قبیحہ اور بدعت سیئہ ہے۔ اعاذنا الله منها ﴿۱﴾ و هو الموفق .

پیران پیر کی گیارہویں شریف دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ پیران پیر کی گیارہویں شریف دینا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: بنیاد حسین سیالکوٹ......۲۵/جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: گیارہویں شریف اگر نذر لغیر اللہ ہو تو حرام اور شرک ہے۔ اور اگر ایصال ثواب کیلئے ہو۔ تو پیران پیر کی خوشنودی اور قرب کی نیت سے حرام اور ریاء ہے۔ اور پیران پیر سے اعانت اور امداد کی نیت سے ہو تو مکروہ اور ناجائز ہے۔ ﴿۲﴾ کیونکہ اپنے طرف سے زمان وغیرہ کی تخصیص مکروہ اور ناجائز ہے۔ ﴿۳﴾ (ماخوذ از ردالمحتار والبحر) وهو الموفق .

قرآن مجید کو جنازے کے آگے آگے لے جانا وغیرہ

سوال: بوقت جنازہ قرآن پاک کو جنازے کے آگے آگے لیجانا اور اس کو میت کے سرہانے رکھنا اور بعد از جنازہ اس پر مروجہ گردان پڑھی جائے یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اس میں قرآن کی توہین تو نہیں؟

المستفتی: ولی الرحمان خطیب ضلع مانسہرہ ۲۸/جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

﴿۱﴾ و فی الهنديه اذا عزى اهل ا لميت مرة فلا ينبغي ان يعزيه مرة اخرى كذا في المضمرات ووقتها من حين يموت الى ثلاثة ايام ويكره بعدها ا لاّ ان يكون المعزى اولمعزى اليه غائبا فلا باس بها .
(فتاوى هنديه ص ١٦٧ جلد ١ ومما يتصل بذلك مسائل التعزية باب الجنائز)

﴿۲﴾ قال العلامه حصكى واعلم ان النذر الذى يقع للاموات من اكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الاولياء الكرام تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل و حرام ما لم يقصدوا صرفها لفقراء الانام الخ وقال ابن عابدين باطل وحرام لوجوه منها انه نذر للمخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز لانه عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق ومنها ان المنذور له ميت والميت لا يملك ومنها انه ان ظن ان الميت يتصرف فى الامور دون الله تعالى و اعتقاده ذلك كفر الخ (الدر المختار مع ردالمحتار ص ١٣٩ جلد ٢ قبيل باب الاعتكاف) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: بذات خود یہ امر نہ تو ہین ہے نہ تعظیم ہے نہ مطلوب ہے نہ ممنوع ہے۔ اور اسے کار ثواب اور دین سے گردانا بدعت ہے۔ ﴿۱﴾ بہذا عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی وجہ سے ایسے امور کا انسداد ضروری ہے۔ وھو الموفق

قبروں پر عرس اور لفظ حق باہو، پیر باہو، سلطان باہو کا حکم

سوال: (۱) کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ آجکل قبروں پر جو عرس کئے جاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ (۲) ذکر لفظ حق باھو، پیر باھو، سلطان باھو اسکا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی محمد دین مسعود جنوبی وزیرستان ڈی آئی خان ۲۱ رجب ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) قبروں پر عرس کرنا واجب الاجتناب امر ہے ﴿۲﴾ کیونکہ یہ بالعاقبت قبر پرستی کی نوعیت حاصل کرتی ہے۔ (۲) یہ الفاظ قابل اعتراض نہیں ان کا معنی شریعت سے متصادم نہیں ہے۔ ہاں اولیاء کرام کو متصرف فی الامور سمجھنا جائز نہیں ہے۔ ﴿۳﴾

کسی کے سفر پر جانے کے وقت اذان دینا

سوال: ہمارے علاقہ بلوچستان میں یہ عادت ہے۔ کہ جب کوئی مسافر خواہ کراچی لاہور یا حج بیت

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ﴿۳﴾ قال العلامه ابن نجيم ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئي دون شئي لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

﴿۱﴾ قال الشيخ العلامه محمد فريد اعلم ان البدعة هي اعتقاد ما ليس من الدين دينا وهي قسمان مكفرة و مفسقة. (فتح المنعم شرح مقدمه صحيح مسلم ص ۲۹)

﴿۲﴾ قال في الهنديه و يكره عند القبر ما لم يعهد من السنة والمعهود منها ليس الا زيارته والدعاء عنده قائما كذا في البحر الرائق. (هنديه ص ۱۶۶ جلد ۱ الفصل السادس في القبر والدفن والنقل الخ)

﴿۱﴾ و منها ان ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله تعالى واعتقاده ذلك كفر.

(البحر الرائق ص ۲۹۸ جلد ۲ قبيل باب الاعتكاف)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ کیلئے جانے کا اردہ کر لیتا ہے۔تو کوئی آدمی امام یا طالب علم الوداعی تقریب کے بعد اذان دیتے ہیں۔اور استدلال یہ پیش کرتے ہیں۔کہ سابقہ علماء بھی اذان دیا کرتے تھے۔کیا اس قسم کی اذان دینا شریعت مطہرہ کی کسی جزئیہ سے ثابت ہے؟ لہٰذا اگر آثار وسنن اور جزئیات فقہیہ سے ثابت نہ ہو۔تو لکھدیں۔تاکہ ان جہال قسم کے لوگوں کا انسداد کیا جائے۔

المستفتی: محمد اسلم حقانی مدرسہ فیض الاسلام کربلا پشین کوئٹہ ۱۳/۳/۱۹۶۹ء

الجواب: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ میں بعض آثار کے بناء پر اس اذان اور اقامت کو مسنون کہا ہے۔اور ہمارے فقہاء نے بھی اس کی تقریر کی ہے۔قال العلامه الشامی فی باب الاذان ص ۲۸۳ جلد ۱ و زاد ابن حجر فی التحفة الاذان و الاقامة خلف المسافر . و هو الموفق .

بیابان میں راستہ غلط ہونے والے کیلئے اذان

سوال: میں نے کئی علماء سے سنا ہے۔کہ دشت و بیابان میں اگر کسی آدمی سے راستہ غلط ہو جائے۔اور پھر وہ صحیح راستہ نہ پا کر رو بہ قبلہ ہو کر اذان دیدیں۔تو اللہ تعالیٰ اس کی غیبی امداد فرما کر اسے صحیح راستہ دکھاتا ہے۔مگر باجوڑ کے ایک عالم دین نے اس مسئلے کو شرک قرار دیا ہے۔اسلئے صحیح مسئلہ سے مطلع کریں۔

المستفتی: حافظ بشیر احمد یار ہوتی مردان ۳/شعبان ۱۳۹۶ھ

الجواب: بیابان میں راستہ غلط کرنے والے کیلئے اذان دے دینا مندوب ہے۔کما فی ردالمحتار ص ۲۸۳ جلد ۱ باب الاذان و زاد فی شرعة الاسلام لمن ضل الطریق فی ارض قفرٍ ای خالیة من الناس . وهو الصواب . وهو الموفق

لڈو کا ختم جہال کا خودساختہ ختم ہے

سوال: آجکل ہمارے علاقہ میں ایک قسم کا ختم شروع ہوا ہے۔جسکو لڈو کا ختم کہا جاتا ہے۔قرآن کریم کی بجائے اس ختم کو فوقیت دی جاتی ہے۔اور عام ہوتا جاتا ہے۔اس کے متعلق وضاحت فرمائیں ؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: مہر محمد متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک......۱۹۸۶ء/۳/۶

الجواب: یہ جہاں کا خود ساختہ ختم منکرات پر مشتمل ہے۔اس سے اجتناب ضروری ہے۔قال علیه السلام من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو ردّ. ﴿۱﴾ وهو الموفق.

دسویں محرم کو قبروں پر پانی ڈالنا بدعت ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں بلکہ علاقہ میں محرم کے دسویں تاریخ کو قبروں پر عام لوگ پانی ڈالتے ہیں۔کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟بینوا وتوجروا

المستفتی: حاجی اسلام گل صالح خانہ نوشہرہ ۲۲/محرم ۱۴۰۱ھ

الجواب: قبروں پر محرم میں پانی ڈالنا رواج اور بدعت ہے۔﴿۲﴾قرآن وحدیث اور فقہ میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔فقط

موجودہ دور کی مرثیہ خوانی اور قبروں پر عرس کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ(۱) موجودہ دور کی مرثیہ خوانی کا کیا حکم ہے۔جو کہ شعراء اور نعت خوان حضرات عموماً بنا کر سناتے ہیں؟(۲) قبروں پر عرس کرنا شرعاً کس طرح ہے؟

المستفتی: سید بسم اللہ شاہ متعلم دارالعلوم حقانیہ ۱۳/صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

الجواب: (۱) موجودہ دور کی مرثیہ خوانی غلط گوئی اور دروغ گوئی سے خالی نہیں ہوتی۔لہٰذا اس سے اجتناب احوط ہے۔﴿۳﴾(۲) عرس اگر تبلیغی اجتماع کا نام ہو۔تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور اگر قبر وغیرہ پر مقدس میلہ لگانے کا نام ہو۔تو یہ بدعت سیئہ ہے۔﴿۴﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾(مشكواة المصابيح ص۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لكتاب والسنة الفصل الاول)

﴿۲﴾ عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث فى امرنا هذاما ليس منه فهورد متفق عليه. (مشكواة المصابيح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لكتاب و السنة)

﴿۳﴾قال ابن عابدين العشرون اى من آفات اللسان الشعر سئل عنه ﷺ فقال كلام حسنه حسن وقبيحه قبيح و معناه ان الشعر كا النثر يحمد حين يحمدو يذم حين يذم ولاباس باستماع نشيد الاعراب وهو انشادالشعرمن غير لحن ويحرم هجو مسلم ولوبمافيه(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بیلچہ وغیرہ کو قبر کے طرف سے دوسرے طرف دینا

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین کہ میت کودفن کر کے بیلچہ وغیرہ ایک طرف سے دوسرے طرف کو قبر کے اوپر دیتے ہیں۔اور ثواب کی نیت سے یہ کام کیا جاتا ہے۔شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم.....۲۷/۴/۱۴۰۱ھ

الجواب: یہ ایک عوامی رسم ہے اسلامی رسم نہیں ہے۔بذات خود نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع۔البتہ ثواب کی نیت سے کرنا ممنوع ہے۔﴿۱﴾

بارش کے بندش کیلئے سورۃ یٰس اور اذانیں دینا

سوال: کیافرماتے علماء دین مبین اس مسئلہ کے بارے میں۔کہ بعض علاقوں میں جب بارش زیادہ ہوجائے۔اور بند نہ ہوتو مسجد کے کونوں میں چند آدمی کھڑے ہوجاتے ہیں۔اور امام مسجد سورۃ یٰس پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔قاری صاحب جب سورۃ یٰس کے ہر مبین پر پہنچ جاتے ہیں۔تو کونوں میں کھڑے ہوئے لوگ اذانیں شروع کردیتے ہیں۔اس طرح مسجد کے چاروں کونوں میں یہ کام کرتے ہیں۔آیا یہ طریقہ ثابت ہے یا نہیں؟

المستفتی: عطاء اللہ رحمانی شریک دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ.....۲۱/۷/۱۹۸۷ء

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) قال ﷺ لان یمتلی جوف احدکم قیما خیر له من ان یمتلی شعرًا فما کان منه فی الوعظ والحکم و ذکر نعم الله تعالی و صفة المتقین فهو حسن الخ

(ردالمحتار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی انشاد الشعر قبیل باب الوتر والنوافل)

﴿۲﴾قال ابن عابدین و یکره النوم عند القبر وقضاء الحاجة بل اولی و کل ما لم یعهد من السنة والمعهود منها لیس ا لاّ زیارتها والدعاء عندها قائما.

(ردالمحتار ص ٦٦٧ جلد ۱ مطلب فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبر قبیل باب الشهید)

﴿۱﴾ قال ابن نجیم ولان ذکر الله تعالی اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت او بشئی دون شئی لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع به لانه خلاف المشروع(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر ثواب اور سنت کے ارادہ سے باران کی بندش کیلئے یہ عمل ہوتا ہوتو یہ طریقہ زیرِ عمل لانا بدعت قبیحہ ہے۔ ﴿۱﴾ اور اگر عمل وعملیات کے ارادے سے ہو۔تو پھر مباح ہے ﴿۲﴾ اور عوام چونکہ اس کو دین ہونے کے ارادہ سے کرتے ہیں لہذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ و اللہ اعلم

بارش کی بندش کیلئے اذانیں دینا بطور عملیات مباح ورنہ بدعت ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب بارش زیادہ برستی ہے تو بعض مساجد میں امام محراب میں کھڑے ہوکر سورۃ یٰس پڑھتے ہیں اور عوام مسجد کے کونوں میں کھڑے ہوکر ہر جبین پر بمع امام اذان شروع کر کے پڑھتے ہیں تا کہ بارش بند ہو جائے۔تو کیا یہ جائز ہے؟

المستفتی: احمد شاہ پر ہوتی مردان ۱۸ ؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

الجواب: اس عمل کو اعتقاد سنت دین ﴿۳﴾ سے کرنا بدعت سیئہ ہے۔اور عملیات سے ہونے کی نیت سے کرنا رقیات اور معالجات کی طرح نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے۔ ﴿۴﴾ لعدم کونہ مصادماً بالدین . و ھو الموفق

﴿۱﴾ قال الشیخ مفتی اعظم محمد فرید ان البدعة ھی اعتقاد ما لیس من الدین دینا و ھی قسمان مکفرة ومفسقة . (فتح المنعم شرح مقدمہ مسلم ص ۲۹ جلد ۱ الفائدة التاسعہ)

﴿۲﴾ عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاھلیة فقلنا یا رسول اللہ ﷺ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس با لرقی ما لم یکن فیہ شرک رواہ مسلم .
(مشکواة المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

﴿۳﴾ عن عائشة رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ ﷺ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ (مشکواة المصابیح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لکتاب والسنة)

﴿۴﴾ عن عوف بن مالک اشجعی قال کنا نرقی فی الجاھلیة فقلنا یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیہ شرک . رواہ مسلم
(مشکواة المصابیح ص ۳۸۹ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بشب جمعہ تبارک الذی پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تبارک الذی بشب جمعہ پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ جوکہ ایک رسم بن گیا ہے۔ کہ امام صاحب جمعہ کے رات یہ سورت پڑھتے ہیں۔ اور عوام سنتے ہیں؟

المستفتی: عبدالمناف میڈیکل سٹور نوشہرہ..... ۱۱/۷/۱۴۰۱ھ

الجواب: تلاوت قرآن بہت بڑی عبادت اور شب جمعہ بہت بڑی شان والی رات ہے۔ مگر دین میں اپنی طرف سے مکان یا زمان یا ذکر کی تخصیص کرنا اور اس کے متعلق زائد ثواب کا اعتقاد رکھنا مکروہ اور بدعت ہے۔ (مأخوذ از بحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲)﴿۱﴾ و هو الموفق

رسم چہلم اور ختم قرآن کی عدم تخصیص

سوال: میری والدہ صاحبہ وفات ہوئی تھی اس کیلئے ختم وخیرات کئے۔ اور چہلم کے دو دن پہلے خیرات کی۔ تا کہ چہلم کا رسم نہ رہے اور صرف سالن پکایا۔ یہاں پر چند علماء نے اس قرآن خوانی پر بدعت کا فتوی دیا۔ اور کھانا ناجائز ٹھہرایا۔ برائے مہربانی وضاحت کریں۔

المستفتی: اختر محمد جنرل سیکرٹری جمعیت طلباء اسلام لورالائی بلوچستان ۹/۷/۱۴۰۱ھ

الجواب: جب آپ نے تخصیص سے اپنے آپ کو بچالیا۔ تو بدعت اور کراہت میں پڑنے سے آپ بچ گئے۔ کما یفهم من قولهم ﴿۲﴾ بان تخصیص الذکر بوقت لم یرد به الشرع غیر مشروع (شامی ص ۱۷۰ جلد ۲) البتہ قرآن خوانی پر صلہ دینا مشروع ہے۔ جیسا کہ قارئین کو بطور اعزاز دینا مشروع

﴿۱﴾ قال العلامه ابن نجيم و لان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئى دون شئى لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع.
(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

﴿۲﴾ قال العلامه ابن نجيم و لان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئى دون شئى لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع.
(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔﴿۱﴾اور بطور اجرت مختلف فیہ ہے۔ عالمگیری اور صاحب البحر کے کلام سے جواز معلوم ہوتا ہے۔ فلیراجع الی وقف البحر﴿۲﴾اور شامی وغیرہ﴿۳﴾ سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے۔ و الیہ میلان الاکابر .وھو الموفق

صفر کے آخری بدھ کو چُری کرنا بدعت اور رسم قبیحہ ہے

سوال: ہمارے علاقہ صوبہ سرحد میں ماہ صفر میں خیرات کرنے کا ایک خاص طریقہ رائج ہے۔ جس کو پشتو زبان میں (چُری) کہتے ہیں۔ عوام الناس کا عقیدہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے صحت یابی کی خوشی میں کی تھی۔'' ماھنامہ النصیحہ'' چارسدہ میں مولانا گوہر شاہ اور مولانا رشید احمد صدیقی مفتی دار العلوم حقانیہ نے اپنے اپنے مضامین میں اسکی تردید کی ہے۔ کہ یہ (چُری) خیرات یہودیوں نے حضور ﷺ کی بیماری کی خوشی میں کی تھی۔ اور مسلمانوں کو یہ رسم منتقل ہوگئی۔ اسکی وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: میاں کریم اللہ سرپرست آل نیچر ایسوسی ایشن صوبہ سرحد...... ۳۰/۱۰/۱۹۸۶ء

الجواب: چونکہ چُری نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور نہ آثار اور کتب فقہ سے۔ لہٰذا اس کو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت سیئہ ہے﴿۴﴾اور رواج کی نیت سے کرنا رسم قبیحہ اور التزام مالا یلزم ہے۔ نیز حاکم

﴿۱﴾ عن انس رضی الله عنه ان رجلا من كلاب سأل النبي ﷺ عن عسب الفحل فنهاه فقال يا رسول الله ﷺ انا نطرق الفحل فنكرم فرخص له في الكرامة .رواه الترمذي

﴿۲﴾قال ابن نجيم فان المفتى به جواز الاخذ على القراء ة(البحر الرائق ص۲۲۸ جلد ۵ كتاب الوقف) وفي الهندية واختلفوا في الاستئجار على قراء ة القرآن على القبر مدة معلومة قال بعضهم لا يجوز وقال بعضهم يجوز وهو المختار كذا في السراج الوهاج .(هنديه ص ۴۴۹ جلد ۵ مطلب الاستئجار على الطاعات)

﴿۳﴾قال ابن عابدين قال تاج الشريعة في شرح الهداية ان القرآن بالاجرة لا يستحق الثواب لا للميت ولا للقارى وقال العيني في شرح الهداية و يمنع القارى للدنيا والآخذ والمعطى آثمان فالحاصل ان ما شاع في زماننا من قراء ة الاجزاء بالاجرة لا يجوز فاذالم يكن للقارى ثواب لعدم النية الصحيحة فاين يصل الثواب الى المستأجر الخ (رد المحتار ص ۳۹ جلد ۵ مطلب تحرير مهم في عدم جواز الاستئجار على التلاوة الخ كتاب الاجارة)

﴿۴﴾عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد . متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لكتاب والسنه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی روایت میں مسطور ہے کہ حضورﷺ کی بیماری میں آخری چہار شنبہ پر زیادتی آئی تھی۔اورعوام کہتے ہیں۔کہ بیماری میں خفت آ گئی تھی اورعوام حضورﷺ کونسبت کرتے ہیں۔کہ انہوں نے چُری مانگی۔اور یہ نسبت وضع حدیث اورحرام ہے۔﴿۱﴾ لعدم ثبوت هذ االحديث فی کتب الاحاديث و لا باالاسناد الثابت . وهو المو فق .

چُری کے بارے میں دلائل غلط اور من گھڑت ہیں

سوال :کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ صفر کےآخری بدھ کو جوچُری کیجاتی ہے۔اسکے جواز کے بارے میں دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔(۱) کہ نبی اکرمﷺ اس صفر کے مہینے میں بیمار ہوئے تھے۔پھر جب اس مہینے میں صحت یاب ہوئے۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے شکریہ میں خیرات وصدقہ کیا ہے۔(۲) حضورﷺ جب اس مہینے میں بیمار ہوئے۔تو یہود نے اسکی بیماری پرخوشی ظاہر کرنے کیلئے اس مہینے میں خیرات کیا۔اورخوشی منائی۔لہٰذا ہم جو یہ خیرات کرتے ہیں۔یا تو اسلئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے خیرات کی تھی۔یا یہود کے مقابلے جوانہوں نے خوشی منائی تھی۔ہم قصداً اس سے مقابلے میں تشکر نعمت کیلئے کرتے ہیں۔لہذا علماءدین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ دلائل صحیح ہیں یا غلط۔

المستفتی :نامعلوم متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔۔۔۔۲۰رصفر ۱۴۰۵ھ

الجواب :ثواب کی نیت سے چُری کرنا بدعت سیئہ ہے۔کیونکہ غیر سنت کوسنت قرار دینا غیر دین کودین قرار دینا ہے﴿۲﴾ جوکہ بدعت ہے۔ان مجوزین کیلئے ضروری ہے۔کہ ان احادیث مذکورہ کا سند ذکر کریں اور یا ایسے کتاب کا حوالہ دیں جوکہ باسند احادیث کوذکر کرتا ہواور یاکم ازکم کتب فقہ متداولہ کا حوالہ ذکر کریں ولن یأ توا بهاو لو كان بعضهم لبعض ظهيراً . ﴿۳﴾

﴿۱﴾ عن سمرة بن جندب والمغيرة بن شعبة قالا قال رسول الله ﷺ من حدث عني بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين رواه مسلم ومن كذب علي متعمدا فليتبوا مقعده من النار رواه البخاری . (مشكواة المصابيح ص ۳۲ جلد ۱ كتاب العلم)

﴿۲﴾عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌ متفق عليه . (مشكواة المصابيح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لكتاب والسنته)

﴿۳﴾عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان دجّالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولاآباء كم فاياكم واياهم لا يضلونكم و لا يفتنونكم رواه مسلم (مشكواة المصابيح ص۲۸ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مزید برین یہ کہ حاکم نے روایت کی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام آخری چہار شنبہ کو بیمار ہوئے۔ یعنی بیماری نے شدت اختیار کی۔ اور تاریخ میں یہ مسطور ہے۔ کہ یہود خیبر نے اسی دن خوشی منائی۔ اور دعوتیں تیار کیں۔ اور یہ ثابت نہیں۔ کہ اہل اسلام نے اسکے مقابل میں کوئی کاروائی کی۔ و هو الموفق

چوری کے خوراک کے کھانے کا حکم

سوال: چوری کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور اس کا خوراک کھانا کیا حکم رکھتا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: سید روح اللہ کا نگڑہ پشاور ۵ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

الجواب: چوری بقصد ثواب مکروہ ہے لان فیہ تخصیص الزمان والنوع بلا مخصص یدل علیہ ما فی البحر ص ۱۵۹ جلد ۲ ﴿۱﴾ البتہ عوام کیلئے اسکا کھانا مکروہ نہیں ہے لما فی الهندیة ص ۳۸۰ جلد ۵ ولا یباح اتخاذ الضیافة ثلاثة ایام فی ایام المصیبة واذا اتخذ لا بأس بالاکل منه کذا فی خزانة المفتین ﴿۲﴾ فافهم

اُنیس مسائل کے مختصر جوابات

سوالات: (۱) زیارت کردن جائز است یانہ؟ (۲) مسئلہ اسقاط چیست؟ (۳) مسئلہ دوران قرآن؟ (۴) برائے حیلہ اسقاط دائرہ ساختن؟ (۵) بر قبر شخصے نشستن برائے تلاوت قرآن؟ (۶) برائے میت قدم دادن؟ (۷) بعد از نماز جنازہ بہ ہیئت اجتماع دعا کردن؟ (۸) ذکر بالجہر بر مذہب امام ابوحنیفہ؟ (۹) تعین سورۃ روم در ماہ رمضان بشب بست وسہ؟ (۱۰) خیرات کردن در ماہ رمضان بشب بست ہفت؟ (۱۱) از خانہ میت بروز سہ ونہم وچہلم ونیم خیرات؟ (۱۲) گیارہویں شریف؟ (۱۳) بر ختم قرآن طعام خوردن ورقم بلاشرط حصول کردن؟ (۱۴) برائے اسم غیر اللہ نذر کردن نکاح باقی ے ماند یانہ؟ (۱۵) بر تعویذ شکرانہ جائز است؟ (۱۶) نذر بر نام غیر اللہ حرام وشرک

﴿۱﴾ قال العلامه ابن نجیم و لان ذکر الله تعالی اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع به الخ (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

﴿۲﴾ (فتاوی هندیه ص ۳۴۴ جلد ۵ الباب الثانی عشر فی الهدایا و الضیافات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

است وخوردن او حرام است؟ (۱۷) نماز جمعه در قریه ئی شود و عید ین ہم چنیں؟ (۱۸) دعا بعد از سنن؟ (۱۹) تعین حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ و خیرات کردن در یوم مخصوصہ؟

المستفتی: عزیز اللہ خان بنوں

جــوابــات: (۱) زیارت القبور جائز است لیکن عبادۃ القبور شرک است۔ (۲) حیلہ مروجہ از وجہ عدم مراعات شرائط مثل ارادہ تملیک حقیقۃ وغیرہ بلا سود است۔ (۳) قرآن مال متمول است خرید و فروخت در وے جاری مے شود لہذا دوران بہ وے جائز است۔ (۴) صف و دائرہ ہر دو جائز اند لیکن فقراء و مساکین را ہبہ و تصدق کردن شرط فراغت ذمہ است۔ (۵) ابن الہمام وغیرہ تصریح بجواز کردہ اند۔ (۶) چہل قدم بردن از مستحبات فقہاء است۔ (۷) بعد از کسر الصفوف جائز است۔ (۸) جائز است بشرط عدم ایذاء مصلی و نائم۔ (۹) از روایات حدیثیہ و فقہیہ ثابت نیست۔ (۱۰) تخصیص بلا مخصص است۔ (۱۱) تصدق ہر وقت جائز است و رسم ہر وقت ناجائز است وضیافت تا سہ روز ناجائز است۔ (۱۲) بدعت است۔ (۱۳) مختلف فیہ است و جواز راجح است۔ (۱۴) تجدید نکاح ضروری است۔ (۱۵) اجرت بر ہر صنع گرفتن جائز است۔ (۱۶) حرام است وخطرہ شرک قوی موجود است۔ (۱۷) فرق در شروط است۔ (۱۸) دعا بہ ہیئت اجتماعی بعد از فرائض باشد یا از سنن مخالف است از فعل رسول ﷺ نہ از قول رسول ﷺ (۱۹) توسع در طعام بروز عاشورہ مسنون و مستحب است۔

نوٹ: اگر تفصیل کی ضرورت ہو تو صرف ایک یا دو سوال روانہ کیا کریں۔

مزاروں پر گیارہویں کی دودھ اور مزاروں پر نمک کا حکم

ســـــوال: پنجاب کے اکثر مزاروں میں گیارہویں شریف کی رسم میں دودھ تقسیم کیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے اسی طرح مزاروں پر جو نمک پڑا رہتا ہے اس کا کھانا کیا حکم رکھتا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: لقمان دین بی اے بی ٹی لاہور ۲۱ر شوال ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ ما اھل بہ لغیر اللہ ہے اور حرام ہے۔ نذر اور نمک وغیرہ اور عوام کے خود ساختہ تبرکات

(۱) قال العلامه حصكفی و اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام و (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں تو اس سے انکار میں کوئی حرج نہیں ہے۔﴿۱﴾

قبر کے ساتھ سوم کی ختم اور وفات کے اول روز دیگیں پکوانا

سوال :(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ بعض حضرات مردے کی وفات پر سوم کی ختم شریف پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں (۲) اس ختم قرآن شریف کو بعض حضرات قبرستان میں قبر میت کے اردگرد بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ قبرستان میں ایسا کرنا جائز ہے؟ (۳) بعض لوگ اس ختم شریف کو نمبر دیتے ہیں ختم مقبرہ، ختم مسجد اور ختم گھر شرعاً یہ نمبر دینا جائز ہے؟ بعض حضرات میت کی وفات پر اول دن سے دیگیں پکواتے ہیں اس دن یہ دیگیں پکوانا کیسے ہیں؟

المستفتی: مولوی فضل حکیم پیر پیائی......۱۹۷۲/۱۲/۱۰ء

الجواب (۱): واضح رہے کہ ایصال ثواب للاموات جائز ہے خواہ عبادت بدنی کا ثواب ہو یا عبادت مالی کا ثواب ہو لیکن ایصال ثواب کیلئے مکان یا زمان کی تخصیص کرنا ناجائز ہے۔ جبکہ رائے سے ہو وحی سے نہ ہو۔ کما یدل علیہ ما فی البحر و لان ذکر اللہ تعالیٰ اذا قصد بہ التخصیص بوقت دون وقت او بشیء دون شیء لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع بہ (ص ۱۵۹ ج ۱ باب العیدین) لہٰذا یوم سوم کیلئے تخصیص کرنا بدعت ہے۔

(۳،۲) مفتی بہ قول پر (و ھو قول الصاحبین) مقبرہ میں قرآن مجید پڑھنا درست ہے﴿۲﴾ لیکن وقت اور مکان کی تخصیص اور اہتمام بدعت سیئہ ہے۔ (۴) تصدق علی الفقراء ہر وقت جائز ہے اور رسم ورواج ہر وقت عبث ہے اور ضیافت تین دن تک ناجائز ہے فی البزازیہ و یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول و الثالث و بعد الاسبوع و نقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن و جمع

بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) و ما یؤخذ من الدراھم و الشمع و الزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فھو بالاجماع باطل وحرام. (الدرالمختار ص ۱۳۹ جلد ۲ قبیل باب الاعتکاف)

﴿۱﴾ قال العلامہ ابن نجیم و لان ذکر اللہ تعالی اذا قصد بہ التخصیص بوقت دون وقت او بشیء دون شیء لم یکن مشروعا حیث لم یرد الشرع بہ لانہ خلاف المشروع (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

﴿۲﴾ قال العلامہ طحطاوی و اخذ من ذلک جواز القراءۃ علی القبر و المسئلۃ ذات خلاف قال الامام تکرہ لان اھلہا جیفۃ ولم یصح فیہا شیء عندہ عنہ ﷺ و قال محمد تستحب لورود الآثار و ھو المذھب المختار کما صرحوا بہ فی کتاب الاستحسان (حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۴۱ جلد ۱ فصل فی زیارۃ القبور)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الصلحاء والقرآء للختم (الیٰ ان قال) وان اتخذ طعاما للفقراء كان حسنا . رد المحتار ص ٨٤٣ ج ا . وفيه ايضا و يكره اتخاذ الضيافة من الطعام من اهل الميت لانه شرع في السرور و لا في الشرور و هي بدعة مستقبحة روى الامام احمد و ابن ماجه باسنادصحيح عن جرير بن عبدالله قال كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعهم الطعام من النيامة (ا ٨٤، ٢ ٨٤ج ا) ﴿١﴾اور چونکہ عوام اس کوریا اور دفع عار اور فخر وغیرہ اغراض فاسدہ کی بنا پر کرتے ہیں لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے اور نقد رقم دینا نہایت مستحسن چیز ہے کیونکہ اس میں یہ نقصانات نہیں ہوتے ہیں یا ان سے بچنا نہایت آسان ہوتا ہے۔فقط

کسی بزرگ کی جگہ کو مکہ معظّمہ سے تشبیہ دینا،عرس،قوالی،میلاد،درود اور دعائے ثانیہ

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل ذیل کے بارے میں کہ (۱) کسی بھی بزرگ کی جگہ کو مکہ معظّمہ کے ساتھ تشبیہ دینا کیسا ہے؟ (۲) پیروں اور اولیاء کی درگاہوں پر میلہ،عرس اور قوالی مروج کرنا کیسا ہے؟ (۳) مروجہ صلاۃ وسلام میلاد اور عرس کے موقع پر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں جبکہ عقیدہ بھی حاضر و ناظر کا ہو۔(۴) کیا دعائے ثانیہ ضروری ہے؟

المستفتی: محمد موسیٰ قادری مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر چاکیواڑہ کراچی نمبرا.....١٩٧٢ء/١٦/٨

الجواب (۱) تشبیہ میں کوئی حرج نہیں ہے لوقوع التقابل بہ لیکن غلو سے اجتناب ضروری ہے۔

(۳،۲) یہ تمام کے تمام بدعات ہیں ان سے اجتناب ضروری ہے۔﴿۲﴾

(۴) دعائے ثانیہ جائز ہے لیکن التزام بدعت ہے جیسا کہ فرائض کے بعد التزام بدعت ہے۔﴿۳﴾فقط

﴿۱﴾ ردالمحتار ص ٦٦٣ جلد ا مطلب في كراهة الضيافة من اهل ا لميت قبيل باب الشهيد)

﴿۲﴾قال ابن عابدين و يكره ... كل ما لم يعهد من السنة و المعهود منها ليس الا زيارتهاو الدعاء عندها قائما . (ردالمحتار ص ٦٦٧ جلد ١ مطلب في وضع الجريد و نحو الآس على القبور قبيل باب الشهيد)

﴿۳﴾ قال العلامه ابن نجيم و لان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع .(البحر الرائق ص ١٥٩ جلد ٢ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مردہ لحد میں رکھ کر اذان دینا بدعت ہے

سوال :ہمارے علاقے میں دو فرقوں کے مابین اختلاف آیا ہے ایک فریق کہتا ہے کہ مردہ کو لحد میں رکھ کر اذان دینے کا کوئی ثبوت قرآن وسنت اور قرون ثلاثہ میں نہیں ہے اور دوسرا فریق اس کی دلالت میں ایذال الاجر پیش کرتے ہیں۔ برائے مہربانی مدلل جواب سے نوازا جائے؟

المستفتی: ناصر شاہ جلبئی صوابی صوبہ سرحد......۱۹۷۲ء/۱۱/۱۵

الجواب:قبر میں اذان دینا بدعت ہے کیونکہ یہ نہ روایات حدیثیہ میں مروی ہے اور نہ ظاهر الروایة یا نادر الروایة میں موجود ہے۔و من ادعی فعلیه البیان۔ بے شک اس کا بدعت اور غیر مندوب ہونا فتاویٰ میں مسطور ہے قال العلامه ابن عابدین الشامی فی الاقتصار علی ما ذکر من الوارد اشارة الیٰ انه لا یسن الاذان عند ادخال المیت فی قبره کما هو المعتاد الآن . و قد صرح ابن حجر فی فتاویه بانه بدعة و قال و من ظن انه سنة قیاسا علی ندبهما للمولود الحاقا لخاتمة الامر بابتداء ه لم یصب ﴿۱﴾ فافهم و تدبر .

عیدین کے بعد گلے ملانا

سوال :کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عیدین کی نماز سے فارغ ہوکر عوام گلے ملا کرتے ہیں شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: غلام رحیم بالاکوٹ مانسہرہ......یکم ذیقعدہ ۱۴۰۲ ہجری

الجواب :گلے ملانے کو معانقہ کہا جاتا ہے جو کہ بذات خود مسنون ہے البتہ اس کا کسی وقت سے مثلاً نماز عید کے بعد تخصیص کرنا مختلف فیہ ہے قیل مسنونۃ وقیل مباحۃ وقیل مکروہۃ پس احتیاط یہ ہے کہ اس سے اجتناب

﴿۱﴾(رد المحتار علیٰ الدر المختار ص ۲۲۰ جلد ۱ مطلب فی دفن المیت باب صلاة الجنازة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیا جائے البتہ کرنے والے پر اشد انکار نہ کیا جائے ﴿۱﴾ و هو الموفق

بروز عیدین مصافحہ ومعانقہ اور والدین کو جھکنا اور پاؤں چومنا

سوال :عرض یہ ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتاوی رشیدیہ میں لکھا ہے کہ بروز عیدین مصافحہ اور معانقہ ہر دو بدعت ہیں نیز اپنے بزرگوں اور والدین کے پاؤں پر تعظیما جھکنا اور چومنا بھی بدعت ہے۔ کتابوں کے حوالے سے مدلل جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: مولوی غلام حسین جلبئی صوابی مردان ۱۹۶۹ء/۳/۲۳

الجواب :بعض علماء نے عیدین وغیرہ کے مصافحہ کو مباح بلکہ سنت کہا ہے اور بعض علماء اس کو بدعت کہتے ہیں۔(فليراجع الى رد المحتار ص ۳۳۵ ج۵) . ﴿۲﴾ اکثر علماء محققین عدم جواز کو ترجیح دیتے ہیں لانه اقوىٰ من حيث الدليل لان التخصيص لا بدله من دليل خاص صرح به الشامي في باب

﴿۱﴾ قال العلامه سيد احمد الطحطاوى .والتهنئة بقوله تقبل الله منا و منكم لا تنكر بل مستحبة لورود الاثر بها كما رواه الحافظ ابن حجر عن تحفة عيد الاضحى لا بى القاسم المستملى بسند حسن كان اصحاب رسول الله ﷺ اذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنكم قال و اخرجه الطبرانى ايضا فى الدعاء بسند قوى قال والمتعامل به فى البلاد الشامية والمصرية قول الرجل لصاحبه عيد مبارک عليک و نحوه و يمكن ان يلحق هذا اللفظ فى الجواز الحسن و استحبابه لما بينهما من التلازم و كذا تطلب المصافحة فهى سنة عقب الصلاة كلها و عند كل لقى . (طحطاوى على مراقى الفلاح ص ۲۸۹ جلد ۱ باب احكام العيدين)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين الشامى حيث قال اعلم ان المصافحة مستحبة عند كل لقاء واما ما اعتاده الناس من المصافحة بعد صلاة الصبح والعصر فلا اصل له فى الشرع على هذا لوجه ولكن لا باس به فان اصل المصافحة سنة و كونهم حافظوا عليها فى بعض الاحوال وفرطوافى كثير من الاحوال او اكثرها لا يخرج ذلک البعض عن كونه من المصافحة التى ورد الشرع باصلها لكن قدیقال ان المواظبة عليها بعد الصلوات خاصة قد يؤدى الجهلة الى اعتقاد سنيها فى خصوص هذه المواضع الخ .

(ردالمحتار ص ۲۷۰ جلد ۵ باب الاستبراء وغيره كتاب الحظر والاباحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

العیدین﴿۱﴾ ولان عند التعارض المحرم یقدم علی المبیح اوروالدین کے پاؤں پر ہاتھ رکھنا بخصوصہ ثابت نہیں اگر چہ تکلف کے ساتھ یہ توجیہ ممکن ہے کہ حجر اسود میں وضع الید قائم مقام تقبیل ہوسکتا ہے اور والدین کے پاؤں کی تقبیل ثابت اور مبرہن ہے لہٰذا وضع الید بھی جائز ہوگا﴿۲﴾ و ھو الموفق

سالانہ ذکر سیرت کے مجالس (عید میلاد النبی ﷺ) اور اسکے متعلقات

سوال: ربیع الاول میں جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارک بیان کرنے کیلئے پر تکلف محافل سجاتے ہیں' اور ضرورت سے بہت زیادہ روشنی کرنے اور رنگ برنگ کے قمقمے اور بلب کثرت سے درختوں پر چڑھانے کو کار ثواب سمجھتے ہیں یہ سب کچھ حب رسول ﷺ اور احترام شان رسول ﷺ کے جذبے کے تحت ہزاروں روپے اس پر صرف کئے جاتے ہیں، سوال یہ ہے۔ کہ (۱) کیا سالانہ اس قسم کے ذکر سیرت رسول ﷺ مجالس میں واقعی اجر وثواب ہے؟ (۲) اور کیا یہ سجاوٹ اور مزخرف محافل واقعی سیرت رسول ﷺ کا صحیح مظاہرہ ہے؟ (۳) کیا یہ سالانہ اہتمام عہد مقدس حضور ﷺ یا خیر القرون میں تھا؟ (۴) اگر نہیں تو کیا یہ محافل مزخرف شرعاً بدعت حسنہ میں شمار ہونگے یا بدعت ضلالت میں جبکہ عوام ان کو حب رسول ﷺ اور شان نبوی ﷺ کا صحیح اور بہتر معیار سمجھ رہے ہیں؟ (۵) اور کیا اس قسم کے محافل میں مالی اور بدنی اعانت' اعانت علی البر ہے۔ یا اعانت

﴿۱﴾ قال ابن عابدین و بان تخصیص الذکر بوقت لم یرد بہ الشرع غیر مشروع اھ
(ردالمحتار ص ۶۱۳ جلد ۱ باب العیدین)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین لما اخرجہ الحاکم ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ ارنی شیأ ازداد بہ یقینا فقال اذھب الی تلک الشجرۃ فادعھا فذھب الیھا فقال ان رسول اللہ ﷺ یدعوک فجاءت حتی سلمت علی النبی ﷺ فقال لھا ارجعی فرجعت قال ثم اذن لہ فقبل رأسہ و رجلیہ وقال لو کنت امرًا احداً ان یسجد لا حد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا وقال صحیح الاسناد .
(رد المحتار ص ۲۷۱ جلد ۵ قبیل فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

على البدعة والمعصية .بينوا واجركم على الله.

المستفتی: حضرت العلامہ مولانہ (قاضی عبدالسلام خطیب جامع مسجد نوشہرہ).....۱۹۶۹ء

الجواب: (۱) ذکر سیرت رسول ﷺ کار ثواب ہے۔لیکن اس طریقے اور قیود سے کرنا ابتداع ہے لعدم ثبوته فی خیر القرون بوجه ولاشتماله على التزام مالا يلزم و على الرعاية فوق الرعاية الشريعة. ﴿۱﴾ (۲) یہ اسراف اور فضول خرچی سیرت رسول ﷺ کے خلاف مظاہرہ ہے۔ جب پیغمبر ﷺ نے در و دیوار پر کپڑا تک نہ چھوڑا۔ تو ان سجاوٹوں کا تحمل کس طرح کرینگے۔ (۳) اس اہتمام اور التزام کا ثبوت خیر والقرون میں ابھی تک ثابت نہیں ہوا ہے۔ (۴) مجموعی طور سے بدعت سیہ میں شمار ہونگے۔ (۵) یہ اعانت نہیں اضاعت ہے۔ فقط

شیخ احمد متولی مسجد نبوی ﷺ کا خواب اور مشہور وصیت نامہ

سوال: عرض یہ ہے کہ کافی عرصہ سے ایک پوسٹر وصیت نامہ کے نام پر وقتاً فوقتاً شائع ہوتا ہے جس کے ہر زمانے میں مطلب ایک اور الفاظ مختلف ہوتے ہیں کہ شیخ احمد نامی خادم مسجد نبوی ﷺ کہتے ہیں کہ میں روضہ رسول ﷺ پر تلاوت کر رہا تھا کہ مجھ پر نیند نے غلبہ کر دیا۔ خواب میں حضور ﷺ نے آ کر مجھے یہ اطلاع دی۔ کہ میرے امت کو یہ باتیں پہنچا دو۔ اور اس میں مختلف باتیں لکھی ہیں جو کہ طوالت کے خاطر چھوڑتا ہوں۔ اور آخر میں لکھتے ہیں کہ اس کے بیس پرچیاں لکھ کر تقسیم کرو۔ بعض میں دس ہوتے ہیں۔ اور جس نے انکار کیا اس نے اتنا اتنا نقصان اٹھایا وغیرہ۔ میں نے اسکے متعلق سنا ہے۔ کہ ۲۸ مفتیوں نے اس کے متعلق فتوے جاری کیئے ہیں براہ کرم مدلل جواب سے نوازیں۔ کہ یہ وصیت نامہ صحیح ہے یا غلط؟ بینوا وتوجروا.

المستفتی: اس کے متعلق کثیر تعداد میں استفتاء کیا گیا ہے اس لیے صرف ایک جواب پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری من اصر علی امر مندوب و جعله عزما ولم يعمل با لرخصة فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال . (مرقاة المفاتيح ص ۵۳ جلد ۲) قال ابن عابدين و بان تخصيص الذكر بوقت لم يرد به الشرع غير مشروع .(ردالمحتار ص ۶۱۳ جلد ۱ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: یہ فریت نامہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے بے پروپا شائع کیا جاتا ہے۔ اکابر کا فرمان ہے۔ کہ اس وصیت نامہ کی اشاعت زنادقہ نے قائم کی ہے۔ اس میں وقتاً فوقتاً کمی بیشی بھی ہوتی رہتی ہے بسا اوقات اس میں خلاف شرع مضمون بھی شائع ہوتا ہے اور شیخ احمد متولی ایک فرضی شخص ہے۔ اس نام کا متولی کوئی بھی نہیں پہچانتا ہے۔ نیز امت کے برے اعمال کا پیغمبر ﷺ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے اور اس میں لکھا ہوتا ہے کہ میں شرمندہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لھذا پیغمبر علیہ السلام کا وہ فرمان جو حالت حیات میں بیدار صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا گیا ہے۔ اور با قاعدہ ہم کو پہنچا ہے وہ ہمارے لیے کافی ہے۔ کسی افتراء وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ دین مکمل ہوا ہے۔ اس فریت نامہ کا انسداد موجب ثواب اور موجب برکت ہے۔ توہم پرست لوگ اس فریت نامہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ افسوس کہ سادہ لوح مسلمان قرآن وحدیث کی صریح وعیدات سے تو نہیں گھبراتے اور کسی کے خواب سے بے چین ہو جاتے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔ ﴿۱﴾

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم — چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

مزارات کا نذر و نیاز کس کا حق ہے

سوال: پیر بابا کے خدمت گار و اولاد وغیرہ اپنے حق اور نمبر کا شکرانہ لیکر کسی نیک کام مثلاً تعمیر مسجد اور غرباء و مساکین کو وقف کریں یا خیرات کریں۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: بخت شیر حسین کلپانی ڈگر بونیر سوات ۲۶/۷/۱۴۰۱ھ

الجواب: ہدایا کا شرعی مالک وہ شخص ہے۔ جس کو ہدیہ دینے والا مالک قرار دیں۔ اور مالک اپنی مملوکہ اموال کو ہر کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ نوٹ: جو ہدایا ما اھل بہ لغیر اللہ ہوں۔ انکا دینے والا مشرک ہے

﴿۱﴾ عن العرباض بن ساریہ قال صلے بنا رسول اللہ ﷺ ذات یوم ثم اقبل علینا بوجھہ فوعظنا موعظة بلیغة فقال او صیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعة وان کان عبداحبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ الا انھما لم یذکر الصلوة (مشکواة المصابیح ص ۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور لینے والا مالک شرعی ہے۔ ﴿۱﴾

مزار پر شرکیات اور منکرات کرنے اور کرانے والے مجاور کا قتل وغیرہ

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین کہ ایک مزار پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہے۔ جو مرتکب شرکیات ہے۔ اور لوگوں کو ترغیب دیتا ہے۔ کہ ایسا کرو۔ طواف کرو۔ قبر کو رگڑو۔ جھاڑو کو جسم پر ملو وغیرہ۔ اب یہاں قریب ایک مسجد اور چند کمرے ہیں جن میں یہ مجاور رہتا ہے اور کھاتا پیتا ہے۔ جن کے ساتھ چرسی اور بھنگی بھی رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے قتل کرنا کیسا ہے۔ اور مسجد کے متصل کمروں کو جلانا کیسا ہے۔ جبکہ مسجد کو جلانے سے محفوظ رکھا جائے۔ تا کہ شرکیات کا یہ اڈہ ختم ہو جائے؟

المستفتی: حافظ نجم الاسلام ہائی سکول کاھی ہنگو کوہاٹ...... ۲۸؍ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ

الجواب: قتل اور آگ لگانا سنگین جرائم ہیں ان سے بلا اذن شرعی اجتناب ضروری ہے۔ ایسے شخص کو اہل علم حضرات سمجھائیں۔ اور اصرار کی صورت میں اس کی زبانی اور عملی مخالفت شروع کریں۔ ﴿۲﴾ فقط

مولود شریف کا حکم

سوال: آج کل لوگ جو مولود شریف کرتے ہیں۔ اور اسے کار ثواب سمجھتے ہیں۔ اور اس میں فائدہ بھی ہے۔ کہ دینی تقاریر وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کے زندگی وغیرہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ لہٰذا مولود شریف کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم ......۵؍ محرم ۱۴۰۳ھ

﴿۱﴾ قال الحصكفي و شرائط صحتها في الواهب العقل و البلوغ و الملك وشرائط صحتها في الموهوب ان يكون مقبوضا غير مشاع مميزاً غير مشغول كماليتضح و ركنها هو الايجاب و القبول كما سيجئ و حكمها ثبوت الملك للموهوب له غير لازم .(الدر المختار ص ۵۷۶ جلد ۴ كتاب الهبه)

﴿۲﴾ عن ابراهيم بن ميسرة قال قال رسول الله ﷺ من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلاً(مشكواة المصابيح ص ۳۱ جلد ۱ باب الاعتصام با الكتاب و السنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: مولود شریف اگر تبلیغی اجتماعی کا نام ہو تو جائز ہے۔ اور اگر ذکر ولادت کا نام ہو۔ تو بذات خود ایک بڑی عبادت ہے۔ لیکن عوارض خارجیہ اسراف امارد کی نعت خوانی، خطرہ اعتقاد حاضر و ناظر وغیرہ کی وجہ سے یہ موجودہ مروجہ مجالس میلاد منعقد کرنا ممنوع ہیں ﴿۱﴾ فقط

ختنہ کے بعض رسومات کی وضاحت

سوال: ہمارے علاقہ میں جب بچوں کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ تو ختنہ کے وقت خیرات لازمی سمجھتے ہیں۔ اور طویل مدت میں اس کیلئے قرض کا بندوبست کرتے ہیں دور دور سے رشتہ دار اور اقرباء بلائے جاتے ہیں۔ اور عین ختنہ کے وقت لوگوں سے دس، دس، پانچ، پانچ روپے لیتے ہیں۔ اور رشتہ دار وغیرہ اپنے ساتھ ختنہ کے گھر والوں کے لیے آٹا، گھی، چینی وغیرہ سامان خوراک لاتے ہیں۔ ختنہ میں روپے دینا ایک لازمی امر ہوتا ہے۔ اور نہ دینے والے کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ تو کیا یہ رسومات جائز ہیں یا بدعت ہیں؟ شرعی حیثیت بیان کیجئے۔

المستفتی: محمد رشاد ماڈل سکول چملہ بونیر

الجواب: چونکہ یہ رسوم دین کی حیثیت سے نہیں کئے جاتے ہیں۔ یعنی ثواب کے ارادہ سے نہیں کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان پر بدعت کا اطلاق غلط ہے۔ اشار الیه الشارع علیه السلام من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه. ﴿۲﴾ پس یہ رسوم اگر ریاء اور فخر کی ارادہ سے کئے جاتے ہوں تو یہ رسوم فخر اور ریاء کی وجہ سے حرام ہیں۔ اور اگر بقاء وقار کے ارادہ سے ہوں تو جائز ہیں۔ ورنہ لایعنی امور سے ہیں۔ جن سے اجتناب حسن اسلام کا

﴿۱﴾ قال ابن عابدین لو دعی الی دعوة فالواجب الاجابة ان لم یکن هناک معصیة و لا بدعة والامتناع اسلم فی زماننا الا اذاعلم یقینا ان لا بدعة و لا معصیة و الظاهر حمله علی غیر الولیمه لما مر .وفی التقریرات الرافعی ص۳۰۶ لا یظهر هذا لحمل بل الظاهر حمله علی عمومه .
(ردالمحتار ص ۲۴۵ جلد ۵ کتاب الحظر و الاباحة)

﴿۲﴾(مشکواة المصابیح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب و السنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شرط ہے لیکن عدم اجتناب فسق نہیں ہے۔﴿۱﴾ فقط

ختنہ کے موقعہ پر ضیافت ودعوت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ختنہ کے موقعہ پر ضیافت ودعوت اور روٹی پکانا سنت ہے یا نہیں اور جواز وعدم جواز کا کیا حکم ہے ؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: ڈاکٹر ظہور محمد واڑی ضلع دیر.....۲۲ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

الجواب: روایات میں دعوت کا معمول نہ ہونا بھی ثابت ہے اور ذبح کرنا بھی ثابت ہے۔﴿۲﴾ بہر حال دعوت کا اہتمام کرنا تعامل سلف سے مخالف ہے۔ لحدیث ورد بذالک﴿۳﴾ واما ما رواه البخاری فی الادب المفرد فلا یدل علی الدعوة. فقط

وعظوں سے قبل نعت خوانی وغیرہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل وعظوں سے قبل یا جلسوں وغیرہ میں نعت خوانی ہوتی ہے۔ کیا اسلام میں اس کی گنجائش ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: ننگ اسلاف اصلاح الدین ڈیرہ وی ڈی، آئی، خان.....یکم ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

الجواب: وہ اشعار جو حسن ہوں اور شنیعات ومکروہات پر مشتمل نہ ہوں ان کا کہنا جائز ہے۔ لان

﴿۱﴾ قال ابن عابدین المراد بقوله فی التعریف ما ثبت ثبوت طلبه لا ثبوت شرعیته والمباح غیر مطلوب الفعل وانما هو مخیر فیه و ایضاً قال فیه الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهی .

(ردالمحتار ص ۷۸ جلد ۱ مطلب المختار ان الاصل فی الاشیاء الا باحة کتاب الطهارة)وهاتب

﴿۲﴾ قال سالم ختنی ابن عمر وو نصیحا فذبح علینا کبشا فلقد را تینا وانا لنجذل به علی الصبیان ان ذبح عنا کبشا . (الادب المفرد للامام البخاری رقم حدیث : ۱۲۴۶)

﴿۳﴾عن عثمان بن ابی العاص انه دعی الی ختان فابی ان یجیب ،فقیل له فقال انا کنا لا نأتی الختان علی عهد رسول الله ﷺ ولا ندعیٰ الیه .رواه الامام احمد .(مسند امام احمد محول منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۲۵۱ جلد۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الشعر حسنه حسن وقبيحه قبيح ﴿۱﴾ فجاز رفع الصوت بهذه الامور عند عدم الایذاء الی المصلی و النائم یدل علیه ما فی ردالمختار ص ۶۱۸ جلد ۱ ﴿۲﴾ فقط

سنن سے متصادم رسومات بدعات شرعیہ ہیں

سوال: جتنے رسومات ہیں۔مثلاً تیجہ، ساتواں، گیارہواں، قوالیاں، حاضروناضر، علم غیب وغیرہ کیا ایسے رسومات بدعات ہیں۔اوراس کی تردید واجب ہے یا نہیں؟بینوا و توجروا۔

المستفتی: قائم دین ڈھوک زمان میانوالی......۱۹۷۸ء/۷/۲۳

الجواب: جورسومات سنن کے متصادم ہوں۔﴿۳﴾یا دین ہونے کے عقیدہ سے کئے جاتے ہوں۔﴿۴﴾بدعات شرعیہ اور محرم ہیں۔ان کی تردید اوران سے بچنا لازمی ہیں۔﴿۵﴾فقط

ماہ صفر کو بلیات کا مہینہ کہنا

سوال: ماہ صفر کو بعض لوگ نزول بلیات کا مہینہ کہتے ہیں۔نیز ایک کتاب میں بھی اسے بلاوآفات

﴿۱﴾ قال ابن عابدین قال فی الضیاء المعنوی العشرون ای من افات اللسان الشعر سئل عنه ﷺ فقال کلام حسنه حسن و قبیحه قبیح و معناه ان الشعر کا لنثر یحمد حین یحمد و یذم حین یذم الخ (ردالمحتار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی انشاد الشعر احکام المسجد)

﴿۲﴾قال ابن عابدین عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفاً وخلفاً علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری الخ (رد المحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر)

﴿۳﴾ عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد متفق علیه .(مشکوٰة المصابیح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لکتاب و السنة)

﴿۴﴾ قال الشیخ مفتی اعظم محمد فرید ان البدعة هی اعتقاد ما لیس من الدین دینا وهی قسمان مکفرة ومفسقة .(فتح المنعم شرح مقدمه مسلم ص ۲۹ الفائدة التاسعه)

﴿۵﴾عن العرباض بن ساریة قال قال رسول الله ﷺ ....ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة ،وعن ابراهیم بن میسرة قال قال رسول الله ﷺ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام .رواه البیهقی .(مشکوٰة المصابیح ص ۳۱،۳۰ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب و السنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کامہینہ لکھا ہوا ہے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد ایوب خان شیام گنج مردان......۱۰ر صفر ۱۳۹۲ھ

الجواب: اس ماہ کے متعلق یہ تمام باتیں توہم پرستی ہے۔ جو کہ عوامی باتیں ہیں۔ جو بچپن سے طبیعت میں راسخ ہوئی ہیں۔ ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

استاد وغیرہ کا ہاتھ پاؤں چومنا بدعت نہیں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ استاذ، والد، والدہ، کسی بزرگ اور صالحین کا ہاتھ پاؤں چومنا برائے تعظیم جائز ہیں یا ناجائز۔ بعض لوگ اسے بدعت کہتے ہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: نامعلوم......۱۶ر جولائی ۱۹۷۳ء

الجواب: استاد وغیرہ کا ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ ﴿۲﴾ لان الصحابه يقبلون يد رسول الله ﷺ ورجله و كذا بعضهم يقبل ايدى بعضهم من شاء الاطلاع على الروايات فليراجع الى الادب المفرد المولفة للامام البخارى. وهو الموفق

اذان سے پہلے یا بعد میں بلند آواز سے درود شریف پڑھنا

سوال: ہمارے مسجد کے امام صاحب صبح کے اذان سے پہلے بعض دفعہ بعد میں بلند آواز سے الصلواة والسلام عليك يا رسول الله دو مرتبہ کہہ کر پھر اذان دیتا ہے۔ اور جو لوگ یہ کام نہیں کرتے ان کو

﴿۱﴾ عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لا عدوى و لا طيرة ولا هامة ولا صفر و فر من المجذوم كما تفر من الاسد. (صحيح البخارى ص ۸۵۰ جلد ۲ كتاب الطب باب الجذام)

﴿۲﴾ قال العلامه حصكفى ولا بأس بتقبيل يد الرجل العالم والمتورع على سبيل التبرك درر ...... و قيل سنة مجتبى و تقبيل راسه اى العالم اجود. قال ابن عابدين اى تقبيل يد العالم و السلطان العادل قال الشر نبلالى و علمتُ ان مفاد الاحاديث سنيته او ندبه كما اشار اليه العينى.

(الدرالمختار مع ردالمختار ص ۲۷۱ جلد ۵ قبيل فصل فى البيع كتاب الحظر والاباحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

برا کہتے ہیں۔اس کا کیا حکم ہے۔کہ یہ درودشریف اذان کے ساتھ لازمی ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: حکیم اختر حسین صدر کیملپور...... ماہ محرم ۱۳۹۲ھ

الجواب: اذان سے پہلے یا بعد درودشریف کہنے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن اسے اذان کا حصہ ماننا اور اسے ضروری سمجھنا ﴿۱﴾ جو آج کل اہل بدع کا شعار بن چکا ہے۔بدعت ہے۔کیونکہ خیر القرون میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔فقط

سورۃ عنکبوت رمضان میں یا دوسرے مہینہ میں بطور عملیات اور بطور کثرت ثواب پڑھنا

سوال: سورۃ عنکبوت جب سات دفعہ پڑھ لیا جائے تو سب غموم سے بچ جائیگا۔ایضا نبی علیہ اسلام کا ارشاد ہے۔کہ جب رمضان کے ۲۳ ویں رات کو سورۃ عنکبوت پڑھ لیا جائے۔تو سات سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔اور اس میں شک نہیں اور اگر کسی نے شک کیا۔تو کافر ہو گیا۔(نقل از تفسیر مشارق وکشاف واز کتاب شاطبی)

(۱) کیا یہ حدیث ثابت ہے یا نہیں؟ (۲) اگر یہ حدیث صحیح نہ ہو تو مذکورہ رات میں مذکورہ سورت کے بارے میں اور کوئی دلیل ہے یا نہیں؟ (۳) اگر کوئی دلیل نہ ہو۔تو اس سورۃ کے تعین کرنے میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟

المستفتی: شیخ محمد تاج الدین لدھیانوی فیصل کالونی کراچی نمبر ۲۵......۱۲ر رمضان ۱۴۰۳ھ

الجواب: (۱) اس حدیث کی نہ سند معلوم ہے اور نہ مخرج یہ حدیث، حدیث ثابتہ نہیں ہے۔(۲) نہ حدیث سے یہ تخصیص ثابت ہے۔اور نہ جزئیہ فقہاء سے ثابت ہے۔(۳) بطور عملیات کے پڑھنا نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے اور بطور مندوبات وکثرت ثواب کے بدعت سیئہ ہے۔ وھو الموفق

جزوی مصلحت کی وجہ سے بدعت، بدعات کے باب سے خارج نہیں ہوتا

سوال: ہمارے گاؤں میں میت کو جب قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں۔تو کچھ لوگ ذکر الٰہی اونچی

﴿۱﴾ قال العلامه ابن نجيم ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشي دون شي لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع .

(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آواز سے کرتے ہیں۔مگر بعض لوگ اس کو منع کرتے ہیں۔کہ اونچی آواز سے یہ ذکر بدعت ہے۔اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر نہ پڑھا جائے تو پھر لوگ باتیں کرتے ہیں۔بینوا وتوجروا

المستفتی: قیصر خان، وی،اے، یو مارکیٹ مری راولپنڈی......۸رمئی ۱۹۸۴ء

الجواب: جنازہ کے پیچھے ذکر بالجہر مکروہ ہے۔کما فی ردالمختار ص ۸۳۷ ج ۱ ﴿۱﴾.

واضح رہے کہ ہر بدعت کا مبنی نوع مصلحت واستحسان پر ہوتا ہے۔پس جزوی مصلحت کی وجہ سے کوئی بدعت، بدعت کے باب سے خارج نہیں ہوتا ہے۔وھو الموفق

مردے کی کفن پر کلمہ لکھنے کی تحقیق

سوال: دریں جا اختلاف واقع است۔بعض گویند کہ کلمہ بر میت نوشتہ مستحب است۔اگر بر کلوخ است یا سنگ بسنگ است بہ برابر روی نہد بل کار حسن است۔ترک کند او را بنود۔چرا کار نیک ترک کنی۔اعتقاد عوام برایں است کہ نوشتن کلمہ از مفروض زیادہ شمارد۔اگر امام نوشتہ کلمہ وبسم اللہ نہ کند۔برآں پیش امام نامہا کیدانی وپنج پیری نہد بر تحقیر انکار مہربانان مسئلہ را واضح کن۔

المستفتی: ملاداد محمد یا ملا محمد عمر تحصیل گلستان ضلع پشین بلوچستان......۲ر رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

الجواب: امام صغار کے نزدیک یہ کتابت جائز ہے۔اور ابن صلاح کے نزدیک ناجائز ہے۔اور امام شامی نے کراہت کی طرف میلان کیا ہے۔کیونکہ جب دراھم اور محاریب پر واجب الاحترام کلمات لکھنا مکروہ ہے۔کما صرح بہ فی رد المحتار قبیل باب المیاہ۔تو کفن اور جبہ وغیرہ پر بطریق اول مکروہ ہوگا۔اور یا

﴿۱﴾ قال الحصکفی کرہ کما کرہ فیھا رفع صوت بذکر او قراءۃ .قال ابن عابدین و ینبغی لمن تبع الجنازہ ان یطیل الصمت وفیہ عن الظھیریۃ فان اراد ان یذکر اللہ تعالی یذکرہ فی نفسہ لقولہ تعالی انہ لا یحب المعتدین ای الجاھرین بالدعاء و عن ابراھیم انہ کان یکرہ ان یقول الرجل وھو یمشی معھا استغفروا لہ غفر اللہ لکم . (الدر المختار مع ردالمحتار ص ۶۵۸ جلد ۱ مطلب فی دفن المیت)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواز کی روایت کو کتابت بلامداد پر محمول کیا جائیگا۔ کما مال الیه الشرجی. ﴿۱﴾ وهو الموفق.

ہفتہ کے کسی دن کپڑے دھونا منع نہیں ہے

سوال: بعض لوگ ہفتے کے بعض دنوں میں کپڑے دھونا جائز نہیں سمجھتے۔ تو کیا ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ کے کسی دن میں کپڑے دھونا منع ہے یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: شاہ میڈیکل کیمبلپور ۱۹۷۶ء/۹/۱۷

الجواب: ان ایام میں کسی وقت غسل یعنی کپڑوں کا دھونا ممنوع نہیں ہے ﴿۲﴾ یہ ممنوعیت جاہلانہ رسم ہے۔ فقط وهو الموفق

جلسہ عید میلاد النبی اور اولیاء کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا

سوال: (۱) جلوس عید میلاد النبی کا کیا حکم ہے؟ (۲) اولیاء اللہ کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا کیسا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: حاجی سراج الدین ہری پور ...... ۲۱ر جولائی ۱۹۷۹ء

﴿۱﴾ قال العلامه ابن عابدين و فى البزازيه قبيل كتاب الجنايات و ذكر الامام الصفار لو كتب على جبهة الميت او على عمامته او كفنه عهدنا مه يرجى ان يغفرالله تعالى للميت ...... و قد افتى ابن الصلاح بانه لا يجوز ان يكتب على الكفن يس والكهف ونحو هما خوفامن صديد الميت و قدمنا قبيل باب المياه عن الفتح انه تكره كتابة القرآن و اسماء الله تعالى على الدراهم والمحاريب والجدران وما يفرش و ما ذاك الا لا حترامه و خشية و طئه و نحوه مما فيه اها نة فالمنع هنابا لاولى ما لم يثبت عن المجتهد او ينقل فيه حديث ثابت فتأ مل نعم نقل بعض المحشين عن فوا ئد الشرجي ان مما يكتب على جبهة الميت بغير مداد با لا صبع المسبحة بسم الله الرحمن الرحيم و على الصدر لا اله الا الله محمدالرسول الله و ذلك بعد الغسل قبل التكفين والله اعلم. (ردالمختار ها مش الدرالمختار ص۶۲۸، ۶۲۹ جلد ۱ قبيل باب الشهيد)

﴿۲﴾ عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه. (مشكواة المصابيح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لكتاب و السنة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب:(۱) جائز ہے۔ جبکہ منکرات سے خالی ہو۔ ﴿۱﴾ (۲) یہ تمام کے تمام بدعات ہیں۔ ﴿۲﴾

سیّدان اور میاں گاں کو شکرانہ دینا

سوال: میاں گان صاحبان (سید لوگ) جو لوگوں سے ایک، ایک، دو، دو صاع غلہ مانگتے ہیں۔ اس بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ اگر میں یہ صاع اور شکرانہ فلاں ولی کا ادا نہ کروں۔ تو اولاد اور مویشیوں کو ضرور کوئی نقصان پہنچے گا۔ نیز یہ شکرانہ لینے والے غنی اور مالدار ہوتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد رشاد ڈھیرئی چملہ بونیر

الجواب: میاں گاں کو اس ارادہ سے کچھ دینا کہ ان کے آباؤ اجداد ہمارے اموال کی حفاظت کریں گے۔ یا نہ دینے کی صورت میں ہمارے اموال کو ہلاک کریں گے۔ امور شرکیہ سے ہے اور امداد کے ارادہ سے دینا اس وجہ سے کہ یہ نیک لوگوں کے اولاد ہیں، جائز ہے۔ ﴿۳﴾ فقط

﴿۱﴾ فی الهندیه ان کان الاصل الا باحة ینظر الی العارض فان غلب علی الظن وجود المحرم فا لکراهة للتحریم و الا الخ (عالمگیری ص ۳۰۸ جلد ۵ کتاب الکراهیة) وان لم یخلو عن المنکرات کالتخصیص بوقت دون وقت و اشتمال التزام ما لا یلزم و الرعایة فوق الرعایة الشرعیة و الا سراف و الا صرار علیه وغیرها فبدعة و غیر جائز (وهاب)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین الشامی لان النص اقوی من العرف لا ن العرف جاز ان یکون علی باطل کتعارف اهل زماننا فی اخراج الشموع و السرج الی المقابر لیالی العید .

(ردالمحتار ص ۲۰۲ جلد ۴ مطلب فی ان النص اقوی من العرف باب الرباء)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین النذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة و العبادة لا تکون للمخلوق و منها ان المنذور له میت و المیت لا یملک و منها ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالی واعتقاده ذلک کفر اللهم الا ان قال یا الله انی نذرت لک ان شفیت مریضی او رددت غائبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیده نفیسة او الامام الشافعی او الامام اللیث او اشتری حصر المساجد هم او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعا ئر ها الی غیر ذلک مما یکون فیه نفع للفقراء و النذر لله عزوجل الخ .

(رد المحتار هامش الدرالمختار ص ۱۳۹ جلد ۲ مطلب فی النذر للاموات قبیل باب الاعتکاف)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خانہ کعبہ اور روضہ اقدس کا نقشہ گھروں میں آویزاں کرنا بدعت نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اکثر جگہوں میں خانہ کعبہ اور روضہ اقدس کا نقشہ آویزان ہوتا ہے خاص کر لوگ گھروں میں آویزان کرتے ہیں۔ کیا یہ بدعت ہے۔ وضاحت فرمادیں؟

المستفتی: حبیب اللہ فقیر آباد پشاور...... ۱۹ رزی قعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: بیت اللہ شریف اور روضہ اقدس ﷺ واجب الاحترام ہیں اوران کی تصویر نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع۔ ﴿۱﴾

مسجد میں شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا اور کھانا بدعت نہیں ہے

سوال: رمضان یا ختم القرآن یا کسی اور خوشی وغیرہ کے دوران مسجد میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اور تقسیم کے وقت کھائی جاتی ہے کیا اس میں بدعت کا کوئی اندیشہ ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: فدا محمد اچھریاں مانسہرہ ہزارہ...... ۲۰/۸/۱۹۷۵ء

الجواب: مسجد میں شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا اوراس کا کھانا ممنوع نہیں ہے. نظیره تعليق قنو التمر في المسجد في زمن النبي ﷺ ﴿۲﴾ وفي الهنديه صفحه ۳۸۲ جلد ۵ لا باس بنشر السكر و الدارهم في الضيافة وعقد النكاح كذا في السراجيه قلت وصرحوا باستحباب عقد النكاح في المسجد فافهم.

میت کا ایک سال تک مسلسل گھر کا چکر لگانا بے اصل بات ہے

سوال: حضرت مفتی صاحب السلام علیکم! کیا یہ صحیح ہے کہ انسان جب مرجائے تو ایک سال مسلسل

﴿۱﴾ قال ابن عابدين و المباح غير مطلوب الفعل و انما هو مخير فيه .

(ردالمختار ص ۷۸ جلد ۱ مطلب المختار ان الاصل في الاشياء الاباحة)

﴿۲﴾ و ايضا يدل عليه هذا الحديث عن عبد الله بن حارث بن جزء قال اتى رسول ﷺ بخبز و لحم و هو في المسجد فاكل و اكلنا معه ثم قام فصلى و صلينا معه و لم نزد على ان مسحنا ايدينا بالحصباء رواه ابن ماجه (مشكواة المصابيح ص ۳۶۶ جلد ۲ كتاب الاطعمة الفصل الثانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسکی روح گھر اور محلہ کی مسجد کا چکر لگاتی ہے چاہے جمعہ کی رات ہو یا نہ ہو۔اگر یہ بات درست ہے تو علیین جیسے مقدس مقام سے یہاں آنے کی کونسی ضرورت اور سجین سے نجات پانے کا کیا مطلب؟ وضاحت چاہئے۔

المستفتی: محمد ثناء اللہ آف کتوزی شبقدر فورٹ چارسدہ......۱۹۷۳ء/۷/۹

الجواب: اگر چہ باذن اللہ تعالی ارواح کا آنا ممکن ہے۔﴿۱﴾ لیکن یہ امر کہ ایک سال تک الخ، نہ روایت سے ثابت ہے اور نہ عقل اس کی تائید کرتی ہے، کیونکہ منعمین کا جیل اور یا خانہ سے رغبت اور معذبین کا ملائکہ سے نجات نامعقول بات ہے۔﴿۲﴾ فقط

مساجد میں یا اللہ یا محمد خیر لکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ''یا اللہ یا محمد خیر'' ایک مسجد کے اندر لکھا گیا ہے اس کا کیا حکم ہے یا اگر صرف یا محمد لکھا ہوا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: محمد بخت سفیر، محمد ایوب......۱۴/ رجمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

الجواب: چونکہ یا محمد اہل بدع کا شعار ہے۔لہٰذا ایسے کتبوں سے مساجد کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔﴿۳﴾

زیارت جناب رسول ﷺ کو جانا، کھجور نمک وغیرہ دم کرنا اور زیارتوں پر جانا بدعت نہیں ہے

سوال: (۱) کیا زیارت رسول ﷺ بدعت ہے؟ (۲) دم کیا ہوا نمک کھجور وغیرہ کھانا بدعت ہے یا

﴿۱﴾ عن ابن عباس رضی الله عنه قال بلغنی ان ارواح الاحیاء والاموات تلتقی فی المنام فیتسألون بینهم ، فیمسک الله ارواح الموتی ویرسل ارواح الاحیاء الیٰ اجسادها ،ذکره الطبری فی تفسیره .
(کتاب الروح ص ۳۱ المسألة الثالثة)

﴿۲﴾ قال ابن القیم الجوزیة واما قول من قال ان ارواح المؤمن فی علیین فی السماء السابعه وارواح الکفار فی سجین فی الارض السابعه فهذا قول قد قاله جماعة من السلف والخلف ویدل علیه قول النبی ﷺ اللهم الرفیق الاعلیٰ الخ(کتاب الروح ص ۱۴۱ فصل فی بیان قول من قال مستقر الارواح الخ)

﴿۳﴾ اتقوا عن مواضع التهم .رواه البخاری فی المفردات (الموضوعات الکبریٰ لملا علی قاری ص ۴۹ رقم حدیث : ۱۵۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جائز ہے؟(۳) کیا زیارتوں پر جانا بدعت اور ناجائز ہے؟ مختصر جوابات سے نوازیں۔مہربانی ہوگی۔

المستفتی: محمد قاسم شاہ دامان کیملپور اٹک ۲ ۱۹۷ء/۵/۹

الجواب:(۱) زیارت قبر النبی ﷺ سنت بلکہ قریب الی الواجب ہے(فتح القدیر)(۲) تبرک بآثار الصالحین ثابت اور مشروع ہے۔لیکن عوام کا خود ساختہ تبرک واجب الرد ہے۔(۳) اگر توسل عملی حالی کے ارادہ سے ہو۔تو کوئی حرج نہیں ہے۔اور سدا للباب منع کرنے سے ہم مخالف نہیں۔فقط

فضیلت ختم قرآن کے بارے میں ایک بے سند قصہ

سوال : ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب نے محفل میلاد میں برسر منبر لاؤڈ سپیکر پر یہ مسئلہ بیان کیا۔ کہ کسی قبر میں ایک میت سخت عذاب میں مبتلا تھا۔اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔آپ نے صاحب قبر کیلئے دفع عذاب کے واسطے ہزاروں اور سینکڑوں رکعت نفل نماز پڑھی۔مگر عذاب رفع نہ ہوئی۔پھر کہیں ختم قرآن ہوا۔جس میں گوشت بھی کھلایا گیا۔ختم والے گوشت کی ایک ہڈی کسی کوے نے اٹھالی۔وہ ہڈی اتفاقاً کوے کی چونچ سے عذاب والی قبر پر گر پڑی۔جسکی برکت سے میت کا عذاب دفع ہوا۔تو کیا یہ واقعہ درست ہے۔اور ایسا ختم قرآن مروج اس زمانے میں بھی تھا؟

المستفتیان: جملہ اساتذہ ہائی سکول جعفر خان کلے باڑہ خیبر ایجنسی ......۴ رجب ۱۴۰۴ھ

الجواب :با قاعدہ ختمات جائز ہیں۔لیکن یہ قصہ نہ کتب متداولہ میں مسطور ہے اور نہ سند رکھتا ہے بلکہ نکات مضمون کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔کیونکہ ہڈی میں قرآن کے طفیل سے حاصل شدہ تبرک عین قرآن سے جو کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے حاصل شدہ تبرک سے بالاتر ہونا منکر امر ہے۔**وھو الموفق**

مجلس میلاد میں حضور ﷺ کیلئے کرسی خالی چھوڑنا

سوال :میں حضرت صاحب کا ادنی غلام ہوں۔اس ماہ ربیع الاول میں عموماً میلاد کے جلسے ہوتے ہیں۔جس میں بریلوی حضرات اخیر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں۔ہمارے ہاں ایک مجلس کی انعقاد کے وقت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک شخص کو صدارت کیلئے کہا گیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجلس سعید جن کی مقرر کی جارہی ہے۔ اس کرسی پر میں کیسے بیٹھوں۔ یہ صدارت تو انہی کی ہوگی جنکے ذکر سعید کی مجلس مقرر کی گئی ہے۔ جب تقریر کر چکا تو بولا کہ اٹھو حضور ﷺ پر سلام پڑھو وہ حاضر مجلس ہے۔ سامعین میں ایک مستند دیوبندی عالم دین بھی اٹھ کھڑے ہو گئے۔ صرف ایک شخص نہ اٹھا۔ اس نے جواب میں کہا۔ کہ اکابرین علمائے دیوبند کو تو میں نے کبھی بھی ایسے مجلس میں اٹھتے نہیں دیکھا ہے۔ لھذا میں یہ بدعت کا کام کیوں کروں۔ تو کھڑے ہونے والے مولوی صاحب نے حاجی امداداللہ مہاجر مکی کا ایک واقعہ دکھایا کہ وہ کھڑے ہو جاتے تھے۔ تو میں نے کہا۔ کہ ان کے بعد یہ سلسلہ دیوبندیوں میں کیوں جاری نہ ہوا۔ جسکا جواب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے دیا تھا۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ کرسی خالی چھوڑنا وغیرہ امور صحیح ہے یا غلط ؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: گلزار محمد خان کوہ نور ٹکسٹائل ملز، راولپنڈی......۱۹۶۹ء/۶/۲۲

الجواب: کرسی کا خالی چھوڑنا اس ارادہ سے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام اس پر تشریف فرما ہوں گے۔ اور قیام کرنا وغیرہ تمام کے تمام بدعات ہیں۔ قرآن وحدیث سے یہ امور غیر ثابت ہیں۔ لہٰذا ایسے مجالس میں صحیح العقیدہ لوگوں کیلئے عدم شرکت ضروری ہے۔ فقط

حضور ﷺ کا نام سن کر انگوٹھا چومنا

سوال: حضور ﷺ کا نام سن کر انگوٹھا چوم کر آنکھوں پر لگانا کیسا ہے؟

المستفتی: ملک فضل الرحمٰن مقام اڑہ ضلع جہلم......۱۹۷۲ء/۷/۱۷

الجواب: علاجاً مباح ہے۔ اور احتساباً بدعت ہے۔ فقط

مردوں کا سننا اور انکے نام پر نذر و نیاز کرنا

سوال: دو فریق ایک اعتقادی مسئلے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ فریق اول کہتا ہے کہ مردے نہ سنتے ہیں۔ اور نہ دیکھتے ہیں۔ اور ان کے نام پر نذر و نیاز ماننا بالکل حرام ہے۔ فریق ثانی کہتا ہے کہ مردے سنتے بھی ہیں۔ اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دیکھتے بھی ہیں۔اور کے نام پرنذ رومنت ماننا موجب قربت ہے۔مختصر فیصلہ کر کے صحیح عقیدہ کا اظہار فرمائیے؟

المستفتی: سلطان روم جلبئی صوابی ضلع مردان......۱۹۷۲ء/۴/۳

الجواب :اکثر احناف اور ابن تیمیہ اور ابن القیم کے نزدیک مردے قریب سے سنتے ہیں۔اور بعض احناف کے نزدیک مردے نہیں سنتے ہیں۔لیکن دلائل کی رو سے قول اول صحیح ہے۔غیر اللہ کیلئے نذر کرنا حرام ہے بلکہ مفضی الی الشرک ہے یہ تمام اکابر کی رائے ہے اگر تفصیل کی ضرورت ہوتو عندالطلب ایک سوال تفصیل کیلئے روانہ کیا جائے۔فقط

فیروزہ کے نگینہ کے بارے میں توہم پرستی

سوال : انگوٹھی کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں۔کہ اسمیں فیروزہ کا جو نگینہ ہوتا ہے۔اس کی یہ تاثیر ہے۔کہ وہ دوسروں کے مرض میں اضافہ کرتا ہے اور اس سے مرض بڑھتا ہے۔کیا یہ درست ہے؟

المستفتی: نامعلوم متعلم دارالعلوم حقانیہ......۷/جنوری ۱۹۸۴ء

الجواب:یہ توہم پرستی ہے۔جو کہ حرام ہے۔اس سے احتراز کرنا لازمی ہے۔وھو الموفق

عوامی توسل اور موتیٰ کو فریادرس قرار دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل کے بارے میں کہ (۱) اگر کوئی شخص عقیدۃً کسی بیمار کو کسی خاص مزار کیلئے لے جاتے ہیں۔اور توسل کرتے ہیں۔تو کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) اگر کسی کا بیٹا نہ ہوتو کیا کسی خاص مزار کیلئے جانا اور اولاد مانگنا جائز ہے؟ (۳) کوئی ولی یا نیک شخص وفات کے بعد کسی کے حال سے باخبر ہو کر فریاد سنتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: نامعلوم متعلم دارالعلوم حقانیہ......۱۹۸۵ء/۴/۱

الجواب :(۱)(۲)توسل بالصالحین جائز ہے۔لیکن عوام توسل شرعی اور توسل شرکی میں فرق نہیں کرسکتے۔لہٰذا عوام کیلئے یہ امر ممنوع ہے۔(۳) سماع الموتیٰ حق ہے۔لیکن موتیٰ کو فریادرس قرار دینا ناحق ہے۔وھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مملوک قرآن مجید سے حیلہ اسقاط کرنا

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین کہ میت کے جنازہ کے بعد جوحیلہ اسقاط کیا جاتا ہے۔اس میں قرآن مجید کودائرہ میں پھیرنا جائز ہے یانہیں؟

المستفتی: تاج محمد ہری پور

الجواب: اگر یہ مصحف مملوک ہوموقوف نہ ہو۔تواس کاتملیک اورتملک جائز ہے۔لہٰذااس سے حیلہ اسقاط کرنافی نفسہ جائز ہے . لکونہ مالاً. وھو الموفق

کسی چور کے خلاف ختم قرآن اور بددعا کرنا

سوال: ہمارے ہاں کسی سے چوری ہوگئی۔تواس شخص نے لوگوں سے ختم قرآن کرایا۔اورپھر چور کے حق میں سب لوگوں نے الٹے ہاتھوں بددعا کی۔توکیاشریعت میں ایساختم قرآن کرنااورپھر بددعا کاکوئی جواز ہے یانہیں۔اوراگر جائز ہے۔توپھرقرآن پاک ھدایت کیلئے آیاہے۔نہ کہ کسی کے خانہ خرابی کیلئے۔تووضاحت فرماکرتشفی فرمایئے؟

المستفتی: مشتاق احمد پرائمری سکول حاجی زئی ۱۹۷۲ء

الجواب: واضح رہے۔کہ جس شخص سے چوری ہوئی ہے۔تووہ مظلوم ہے۔اورمظلوم کیلئے بددعاکرنا ظالم کےحق میں جائز ہے۔قال اللہ تعالی لایحب اللہ الجھر با السوء الامن ظلم﴿۱﴾وقال رسول اللہ ﷺ ایاک و دعوۃ المظلوم۔﴿۲﴾اور چونکہ عبادت کے بعد دعامستجاب ہےلھذاختم قرآن کے بعد بددعاکرناجائز ہوگا۔کیونکہ قرآن کواعانت للمظلوم کیلئے وسیلہ بنانا ہدایت سے تضادنہیں رکھتا ہے. وھو الموفق

مسئلہ توسل بالصالحین کی تفصیل

سوال: توسل بالصالحین کاکیاحکم ہے؟

المستفتی: حاجی بشیرخان دوبئی ۱۴۰۱/۶/۱۵ھ

﴿۱﴾(پارہ : ۶ سورۃ النساء رکوع : ۱ آیت : ۱۴۸)

﴿۲﴾ (مشکواۃالمصابیح ص ۴۳۵ جلد ۲ باب الظلم الفصل الثالث)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب : حالاً مسئلہ توسل بالصالحین کے متعلق صرف چند سطور روانہ ہیں۔عدیم الفرصتی کی وجہ سے اختصار پر پریشان نہ ہوں۔۱۴۸۹۸۱نمبر پر آپ کو متعدد سوال روانہ کر چکے ہیں۔اس پر اکتفا کریں۔واضح رہے کہ توسل بالصالحین دو قسم پر ہے۔شرکی اور غیر شرکی۔شرکی سے مراد یہ ہے۔کہ ان صالحین کی عبادت (نذر و غیرہ) اس ارادہ سے کیجائے۔کہ یہ صالحین ہمارے حاجات اللہ تعالیٰ کو پیش کریں۔یہ حرام اور شرک ہے۔ قال اللہ تعالی حاکیا عنهم ما نعبد هم الالیقر بونا الی الله زلفی (سورۃزمر)۔﴿۱﴾اور غیر شرکی چار قسم پر ہے۔

اول توسل بالدعاء :اور یہ بے شمار احادیث میں مروی ہے۔اور اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

دوم توسل بالاعمال :یہ بھی جائز اور حق ہے۔لقولہ تعالی وما کان الله معذبهم وهم يستغفرون﴿۲﴾ ولقوله تعالى وكان ابو هما صالحا﴿۳﴾ ولقوله تعالى الحقنا بهم ذريتهم وما التناهم من عملهم من شئی﴿۴﴾ .و لقوله عليه السلام الابدال يكون بالشام يسقى بهم الغيث وينتصربهم الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب (مشكواة باب الذكر اليمن والشام)﴿۵﴾. ولتقرير اشارة قول زينب بنت جحش انهلک وفينا الصالحون (رواه البخاری ص۵۰۸ جلد ۱) ولحديث من قرء اية الكرسی حين مضجعه آمنه الله علی داره ودار اجاره و اهل دو يرات حوله رواه البيهقي .(مشكواة باب الذكر بعد الصلاة)واسنادة ضعيف لا كن الحكم من قبيل الفضائل ولحديث من قراء القرآن وعمل بمافيه البس والداه تاجايوم القيامة.رواه ابوداؤد.

سوم توسل بالجاہ : اور یہ بھی حق ہے۔لحديث هل تنصرون وترزقون الابضعفاء كم رواه الترمذی وابو داؤد . اسئالک بمحمد نبيک نبی الرحمة.(رواه الترمذی)

چہارم توسل بالشرکۃ ہے :اور یہ توسل صرف احیاء کے ساتھ جائز ہے۔ والدليل على مشروعية هذا التوسل قوله تعالى ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم﴿۶﴾. وقوله عمر رضی الله تعالى عنه اللهم انا

﴿۱﴾(پارہ : ۲۳ سورۃ زمر آیت:۳)
﴿۲﴾(پارہ : ۹ سورۃ انفال رکوع :۱۸ آیت:۳۳)
﴿۳﴾(پارہ : ۱۶ سورۃ کهف آیت:۸۲)
﴿۴﴾(پارہ : ۲۷ سورۃ الطور رکوع :۳ آیت:۲۱)
﴿۵﴾(مشکوۃ المصابیح ص۵۸۲ جلد ۲ باب الذکر الیمن والشام)
﴿۶﴾(پارہ :۹ سورۃ الانفال رکوع :۱۸ آیت : ۳۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کنا نتوسل الیک فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا (رواہ البخاری) وقوله علیه السلام یاتی زمان یغزو فیه فئام من الناس فیقال فیکم من صحب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح لهم . رواہ البخاری .

واضح رہے۔کہ جولوگ (طائفہ سلفیہ) توسل بالصالحین نہیں مانتے وہ کبھی ان آیات سے استدلال کرتے ہیں ۔جن میں توسل شرکی پر انکار موجود ہو ۔مگر توسل شرکی کی حرمت سے غیر شرکی کی حرمت لازم نہیں ۔اور کبھی حدیث لایستغاث بی (رواہ الطبرانی) سے استدلال کرتے ہیں۔مگر اس حدیث کے سند میں ابن لہیعہ متکلم فیہ ہے۔نیز یہ حدیث استغاثو بآدم ثم بموسی ثم بمحمد ﷺ (رواہ بخاری) ص ۱۹۹ جلد ا سے معارض ہے۔اوردونوں روایات میں تطبیق بھی ہوسکتی ہے۔ بحمل النهی علی العزیمة ۔اور کبھی حدیث عمر بن خطاب اللھم انا کنا نتوسل (رواہ البخاری) سے استدلال کرتے ہیں۔لیکن اس حدیث سے توسل نمبر ۳ کی نفی لازم ہوتی ہے۔نہ کہ مطلق توسل کی نیز درحقیقت اس حدیث میں بھی توسل بالاموات ہے۔کیونکہ" نتوسل بعم نبینا" لفظ مروی ہے۔نہ کہ نتوسل بالعباس بن عبد المطلب .فافهم

اور یہ طائفہ کبھی فقہاء کے ان عبارات سے تمسک کرتے ہیں۔"ویکرہ بحق النبی لا نه لا حق للمخلوق علی الخالق " . والجواب عنه ان حق المخلوق علی الخالق ثابت لقوله تعالی وکان حقاً علینا نصر المؤمنین﴿ ا ﴾ .ولحدیث یا معاذ هل تدری ما حق الله علی العباد وما حق العباد علی الله ....وحق العباد علی الله ان لا یعذب من لا یشرک با الله شیئاً (متفق علیه)ولحدیث الطبرانی الصغیر ص۲۰۷ اسألک بحق محمد الاّغفرت فیحمل کلام الفقهاء علی نفی الحق الذی یوجب الاضطرار و یحمل الحدیث علی معنی الحرمة او الحق الذی التزمه الله تعالی بفضله هکذاقررہ مولانارشید احمد الجنجوهی فی الفتاوی. ویجاب عنه ان المنفی ههنا ان لا یتوسل بهذا للفظ للاتقاء عن تهمة الاعتزال ولا یلزم منه نفی

﴿ا﴾(پارہ : ۲۱ سورۃ الروم رکوع : ۸ آیت :۴۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

التوسل مطلقا.فافهم.و هو الموفق

گیارہوں شریف کاحکم

سوال: گیارہویں شریف کیاچیز ہے۔اس میں حصہ لینا کیسا ہے؟بینوا وتوجروا

المستفتی:اختر حسین راولپنڈی.....۱۴ردسمبر۱۹۷۴ء

الجواب: گیارہویں شریف اگر پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام نذر کا نام ہو۔تو حرام ہے۔اوراگر ایصال ثواب ونفع کا نام ہو۔تو فی نفسہ جائز ہے۔لیکن تخصیص کی وجہ سے بدعت ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

نمازتراویح کے بعد پابندی سے سورۃ ملک پڑھنا

سوال: رمضان کے مہینہ میں تراویح کے بعد امام قوم کے سامنے سورۃ ملک پڑھتا ہے۔اور باقی مہینوں میں نہیں پڑھتا۔بعض لوگ اسے بدعت کہتے ہیں اور بعض لوگ اسے کارثواب سمجھتے ہیں۔وضاحت فرمائیں۔

المستفتی:امیر جان افغانستان.....۲۸رنومبر۱۹۷۴ء

الجواب:(۱)رمضان کے ساتھ تخصیص کرنا بدعت ہے۔ لعدم المخصص كما لا يخفىٰ قال صاحب البحر ولان ذكر الله تعالىٰ اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم يكن مشروعاً حيث لم يرد الشرع به. (ص ۱۵۹ جلد۲) وھو الموفق

بغیرالتزام کے ہررات کوسورۃ ملک پڑھنا بدعت نہیں ہے

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی شخص اگر ہررات بغیرالتزام کے سورۃ ملک پڑھے۔یعنی اپنے لئے ایک وظیفہ بنایا ہو،تو کیا یہ بدعت ہے۔اگر چہ بعض اعذار کے بناء پر چھوڑا بھی جاتا ہے۔بینوا وتوجروا

المستفتی:ڈاکٹرامیرخان ڈینٹل کلینک بنوں

﴿۱﴾قال ابن نجيم ولان ذكر الله تعالىٰ اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت اور بشئ دون شئ لم يكن مشروعاً حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع.(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد۲ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: سورۃ الملک برات کو پڑھنا بدعت نہیں ہے۔ جیسا کہ رائیونڈ میں برات کو سورۃ یٰس کا ختم ہونا اور کرانا بدعت نہیں ہے۔ البتہ التزام بدعت ہے۔ و کم من فرق بین الدوام و الالتزام .وھو الموفق

بچے کو نیک آدمی سے گھٹی دلا کر دعا کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچے کو گھٹی دینے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ پیدا ہوتے ہی کسی سے گھٹی دیتے ہیں؟

المستفتی: منصور احمد خان شیر شاہ کالونی کراچی.....۲۵ر جولائی ۱۹۸۹ء

الجواب: حدیث شریف میں گھٹی کا ذکر موجود ہے۔ کہ حضور ﷺ نے بچے کو دی تھی۔ (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کو۔ وھو اول مولود ولد با لمدینة المنورة فی المهاجرین ﴿۱﴾ لہٰذا کسی نیک آدمی سے گھٹی دیکر دعا بھی کرانی چاہیے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

محرم کے دسویں تاریخ کو قبروں پر پانی ڈالنا

سوال: محرم کے دسویں تاریخ کو مقبرہ میں قبروں پر پانی ڈالنا یا دال مسور وغیرہ ڈالنا ثواب کا کام ہے یا گناہ۔ اگر ثواب کا کام ہو تو حوالہ بتا کر مشکور بنائیں؟

المستفتی: شیر محمد اکوڑہ خٹک.....۸ر فروری ۱۹۷۵ء

الجواب: چونکہ یہ عمل یعنی قبور پر پانی وغیرہ ڈالنا نہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور نہ خیر القرون میں ہوا ہے اور نہ ائمہ دین سے مروی ہے۔ اور نہ فقہاء کرام کا تجویز شدہ ہے۔ لھذا یہ عمل ثواب کے ارادے سے کرنا بدعت اور موجب عذاب ہوگا۔ فقط

﴿۱﴾ وھو اول مولود ولد فی الاسلام للمهاجرین با لمدینة اول سنة من الهجرة و اذن ابوبکر فی اذنه ولد ته امه اسماء بقبا و اتت به الی النبی ﷺ فوضعته فی حجره فدعا بتمرة فمضغها ثم تفل فی فیه و حنکه فکان اول شئی دخل فی جو فه ریق رسول الله ﷺ ثم دعا له و بر ک علیه الخ
(مشکواۃ ، اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکواۃ ص ۶۰۴ جلد ۲)

﴿۲﴾ عن اسماء بنت ابی بکر انها حملت بعبد الله بن الزبیر بمکة قالت فولدت بقباء ثم اتیت به رسول الله ﷺ فو ضعة فی حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل فی فیه ثم حنکه ثم دعا له وبرک علیه و کان اول مولود ولد فی الاسلام .متفق علیه .(مشکواۃ المصابیح ص ۳۶۲ جلد ۲ باب العقیقة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مروجہ درود وسلام پڑھنا بدعت اور مکروہ ہے

سوال: آجکل مساجد میں مروجہ صلاۃ وسلام جس کی بنا پر امت میں تفریق ونفرت ابھر رہا ہے۔ حنبلی، شافعی، مالکی مذاہب کے علاوہ حنفی مذہب کا ایک گروہ اس کے خلاف ہے۔ اور اسے بدعت کہتے ہیں۔ جبکہ فریق مقابل کہتے ہیں۔ کہ یہ طریقہ بآواز بلند پڑھنا جائز اور باعث ثواب ہے۔ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین نے بھی یہ عمل کیا ہے۔ جبکہ دوسرا فریق اسکو بدعت اور ناجائز قرار دیتا ہے تو کیا (۱) مروجہ صلاۃ وسلام مساجد میں کھڑے ہوکر اجتماعی طور پر بلند آواز سے پڑھنا جبکہ بقیہ مسلمان نماز تلاوت تسبیحات وغیرہ میں مشغول ہوں جائز ہے یا نہیں؟ (۲) مروجہ درود وسلام کوئی فرض ہے یا واجب یا سنت ومستحب۔ (۳) اگر کسی ایک مکتب فکر کے مسجد میں یہ عمل ہورہا ہو تو دوسرے مکتب فکر کے لوگوں کو جو اسکے خلاف ہیں۔ کیلئے اس مسجد پر جبراً قبضہ کرنے کی کوشش کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبدالقیوم ملک سندھ ٹنڈو آدم   یکم رفروری ۱۹۷۵ء

الجواب: مروجہ صلاۃ وسلام بدعت اور مکروہ ہے کیونکہ اس میں نمازیوں کی ضرر رسانی اور التزام مالا یلزم موجود ہیں۔ كما في ردالمحتار ص ۶۱۸ جلد ۱ اجمع العلماء سلفاً وخلفاً على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على قائم او مصل او قارئ الخ وانكر الله تعالىٰ على من التزم الاتيان من ظهور البيوت وكذا انكر عبدالله بن مسعود على من التزم الا نصراف عن اليمين (بخاری) خصوصاً جبکہ اس امر میں فساد کا خطرہ ہو۔ تو یہ طریق اولیٰ ممنوع ہوگا۔ ونظيره ترک النبي ﷺ بناء البيت على بناء ابراهيم عليه السلام لاجل قريش كانوا اسلموا حديث فافهم رواه مسلم . وهو الموفق

آج کل عرسیں بے دینی اور منکرات کا سبب بن جاتے ہیں

سوال: کیا ایصال ثواب کیلئے محفل وعظ، قرآن خوانی اور ذکر وغیرہ میں لوگ شرکت کرنے سے واقعی گمراہ اور بے دین ہوجاتے ہیں؟ جب راسخ العقیدہ اور حنفی مسلک کا صحیح مسلمان کہ عرسوں میں خلاف شریعت امر ان سے ظاہر نہ ہو۔ ان کیلئے عرس میں جانا کیسا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: غلام حسین سرڈھیری......۶ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: علماء دیوبند اور سہارنپور عرس منانے سے متنفر ہیں۔ اگرچہ اس عرس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوتا ہو۔ کیونکہ جس عرس کا اختیار بے علم لوگوں کے پاس ہو۔ تو بالعاقبت اس میں سرود، اعتقاد حاضر وناظر انکار بشریت عن حضور سید البشر ﷺ ،خلاف شرع اشعار گوئی اور شیطانی جذبات وغیرہ منکرات شروع ہوجاتے ہیں .وهو الموفق

مسجد کے محراب سے بدن ملنا

سوال: بعض لوگ مسجد کے محراب سے اپنے آپ کو ملتے رہے ہیں اسلئے کہ موجودہ نقص جسمانی دور ہو جائے۔ اس حرکت پر بندہ نے بعض ائمہ مساجد کو بھی دیکھا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟!

المستفتی: عبدالحمید ایس وی درازندہ ڈیرہ اسماعیل خان ... ۱۹۷۳ء/۲/۱۴

الجواب: علا جاً تو ہم پرستی ہے۔ اور تبرکاً بے اصل بات ہے۔ فقط

ثواب کی نیت سے سورۃ ملک بشب جمعہ پڑھنا

سوال: سورۃ ملک کو شب جمعہ میں ثواب کی نیت سے پڑھنا کیا حکم رکھتا ہے۔ کہ آدمی اس کو پڑھے اور بعض لوگ سن لیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: نامعلوم ..... ۲۶/ شوال ۱۳۸۹ھ

الجواب: یہ تخصیص بلا مخصص ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔ یدل علیہ ما فی البحر ص ۱۵۹ جلد ۲ ولان ذکر الله اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت او بشئی دون شئی لم یکن مشروعاً حیث لم یرد الشرع به . وهو الموفق

"یا رسول اللّٰہ اغثنی" پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بندہ دربار موہڑہ شریف کوہ مری میں بیعت ہے۔ وہ لوگ ختم خواجگان پڑھکر آخر میں" اغثنی یا رسول الله" پڑھتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

المستفتی: محمد رازق مانیری ضلع صوابی ... ۱۹۷۴ء/۳/۱۹

الجواب: یہ الفاظ جب اس اعتقاد سے پڑھے جائیں۔ کہ پیغمبر ﷺ تسلط غیبی (من حیث العلم والقدرۃ) رکھتے ہیں تو کفر اور شرک ہیں۔ اور اگر صرف عشق ومحبت کی وجہ سے پڑھے جائیں۔ تو کفر نہیں ہیں لیکن عوام کیلئے اس سے پرہیز ضروری ہے۔ وهو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والذين يذكرون اللّٰه قياماً و
قعوداً و علىٰ جنوبهم و
يتفكرون فى خلق السمٰوٰت
والارض ج ربنا ما خلقت
هذا باطلا ج سبحانك فقنا
عذاب النّار ه

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب

الذکر والدعا والصلوٰۃ

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب الذکر والدعاء والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کھانا کھانے کے بعد دعائے اجتماعیہ جائز ہے

سوال : اگر کسی گھر میں کھانا کھانے کے بعد بہیئت اجتماعیہ دعاء کی جائے تو کیا یہ جائز ہے بعض لوگ اسے بدعت کہتے ہیں اگر جائز ہو تو قرآن وحدیث میں اس کا کیا ثبوت ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی : نامعلوم

الجواب : کسی کے کھانے کے بعد دعا کرنا مشروع ہے۔ یدل علیہ ما فی اطعمۃ ابوداؤد ﴿۱﴾ و ان کان صائما فلیدع و فی باب الدعاء لرب الطعام عن جابر بن عبداللہ قال صنع ابو الھیثم بن التیھان للنبی ﷺ طعاما فدعا النبی ﷺ و اصحابہ فلما فرغوا قال اثیبوا اخاکم قالوا یا رسول اللہ ﷺ وما اثابتہ قال ان الرجل اذا دخل بیتہ فاکل طعامہ و شرب شرابہ فدعوا لہ فذالک اثابتہ ﴿۲﴾ جن علماء نے ان سے منع کیا ہے تو شاید ان کی مراد التزام ہے۔ فافھم

بعد از سنن تین دفعہ دعا کرنا اور قبروں پر گلپاشی اور تبرک تقسیم کرنا

سوال : ایک خطیب صاحب بعد از سنن تین دفعہ بہیئت اجتماعی دعا کرتا ہے اور اس کے بعد زور سے ان اللہ و ملائکتہ الایۃ پڑھتا ہے اور پیچھے لوگ درود شریف پڑھتے ہیں یہ عمل از روئے شرع کیسا ہے؟

(۲) یہ خطیب صاحب قبروں پر جا کر گلپاشی، فاتحہ خوانی کے علاوہ تبرک بھی تقسیم کرتا ہے ایسے شخص کو دیوبندی حنفی مسجد کا امام مقرر کرنا کیسا ہے؟

﴿۱﴾ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ بمعناہ زادفان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیدع۔

(ابو داؤد ص ۱۲۹ جلد ۲ باب ما جاء فی الاجابۃ الدعوۃ کتاب الاطعمۃ)

﴿۲﴾ (سنن ابی داؤد ص ۱۸۲ ج ۲ باب فی الدعاء لرب الطعام کتاب الاطعمہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: محمد نذیر خٹک ائذھی کراچی ۵/۸/۱۹۷۹

الجواب: سنن یا فرائض کے بعد دعا کرنا مشروع ہے ﴿۱﴾ اگرچہ تین مرتبہ ہو ﴿۲﴾ البتہ التزام ممنوع ہے۔ ﴿۳﴾ جن حضرات نے تین دفعہ دعا کو ممنوع قرار دیا ہے وہ التزام کی وجہ سے ہے۔

(۲) دیوبندیت صحیح حنفیت ہے اور قواعد حنفیہ پر فاتحہ خوانی جائز ہے اور پھول رکھنا جائز ﴿۴﴾ اور گلپاشی اہل دنیا کی رسم ہے اور ممنوع ہے اور تقسیم تبرک نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے اور مجموعی حیثیت سے ان امور کا ارتکاب ننگ دیوبندیت ہے۔ فقط

پنج پیریوں اور فریق مخالف کے درمیان مسائل اختلافیہ میں محاکمہ

سوال: (۱) ہم پنج پیری کہتے ہیں کہ مردے کے گھر میں تین دن تک صدقہ کھانا شریعت میں نہیں ہے اور مکروہ ہے فریق مخالف اسے جائز کہتے ہیں۔

(۲) درود تاج میں دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہنا ہمارے نزدیک ناجائز اور فریق مخالف کے نزدیک جائز ہے۔

(۳) بعد از سنت بہیئت اجتماعیہ دعا کرنا رسول اللہ ﷺ صحابہ اور مجتہدین سے ثابت نہیں ہم پنج پیری اسے دین میں نیا کام کہتے ہیں اور فریق مخالف اسے مستحب کہتے ہیں (۴) نماز جنازہ کے فورا بعد جنازہ اٹھانا ہمارے پنجپیریوں کے نزدیک جائز اور دعا کیلئے ٹھہرنا نہیں ہے یہ ہمارے نزدیک بدعت اور ناروا ہے اور فریق مخالف کے

﴿۱﴾ قیل یا رسول اللہ ﷺ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخرو دبر الصلوت المکتوبات.
(مشکواۃ المصابیح ص ۸۹ جلد ۱ باب الذکر بعد الموت)

﴿۲﴾ جاء النبی ﷺ البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات ثم انحرف
(مسلم شریف ص ۳۱۲ جلد ۱)

﴿۳﴾ قال الملا علی قاری من اصرّ علی امر مندوب وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال.
(مرقاۃ المفاتیح علی مشکواۃ المصابیح ص ۵۳ جلد ۲)

﴿۴﴾ قال فی الھندیہ وضع الورد والریاحین علی القبور حسن وان تصدق بقیمۃ الورد کان احسن کذا فی الغرائب.
(فتاوی العالمگیریہ ص ۳۵۱ جلد ۵ الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور وقراءۃ القرآن فیہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نزدیک بعد کسر الصفوف جائز ہے (۵) وسیلہ بذوات فاضلہ فریق مخالف کے نزدیک شریعت میں جائز ہے اور ہمارے پنجپیریوں کے نزدیک ناجائز ہے (۶) مردے زندہ لوگوں کی باتیں سنتے ہیں فریق مخالف کے نزدیک اور ہمارے پنجپیریوں کے نزدیک نہیں سنتے۔

<u>ہمارے پنج پیریوں کے دستخط:</u>

امیر عبدالمجید ملک دین خیل، مولوی محمد نقیب محسن کناڑی، مولوی محمد زکریا کناڑی، مولوی سید حضرت عبدالمالک اکا خیل، سمر گل قمبر خیل۔

<u>فریق مخالف کے دستخط:</u>

مولوی باغی گل صاحب ملک دین خیل، مولوی غلام علی صاحب ملک دین خیل، مولوی علی خان صاحب اکا خیل، مولوی محمد خان صاحب قمبر خیل۔

الجوابات علی ترتیب السوالات:

(۱) اہل میت کی طرف سے تصدق علی المساکین ہر وقت جائز ہے اور پابندی رسم ورواج ہر وقت ناجائز ہے اور دعوت وضیافت تین دن تک ناجائز ہے۔ (ماخوذ از رد المحتار ص ۸۴۱ جلد ۱) ہندیہ ص ۳۸۰ جلد ۵ ﴿۱﴾

(۲) پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پر دافع البلاء والوباء والقحط والمرض کا اطلاق کرنا اس معنی سے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دعا اور توسل سے ان کی تکالیف کو دفع کرتا ہے جائز ہے۔ ﴿۲﴾ اور اس معنی سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو

﴿۱﴾ قال ابن عابدین ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول (والثانی) والثالث وبعد الاسبوع وفیھامن کتاب الاستحسان وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا .(مخلصا)(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۶۶۴ جلد ۱ مطلب فی کراھۃ الضیافۃ من اھل المیت)وفی الھندیہ ولایباح اتخاذ الضیافۃ ثلاثۃ ایّام فی ایام المصیبۃ واذا اتخذلا باس بالاکل منہ کذافی خزانۃ المفتین وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا اذاکانت الورثۃ بالغین .
(ھندیہ ص ۳۴۴ جلد ۵ الباب الثانی عشرفی الھدایا والضیافات کتاب الکراھیۃ)

﴿۲﴾ قال الشیخ المفتی الاعظم محمد فرید صاحب دامت برکاتھم :اعلم ان التوسل قسمان شرکی وشرعی الاول ما ذکرہ اللّٰہ تعالی فی قولہ :ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (الزمر)ای العبادۃ لغیراللہ تعالی لیقربہ وحاجاتہ الی اللہ والثانی ما لایکون کذلک ولہ اقسام متعددۃ الاول التوسل بالایمان الی الغفران کما فی قولہ تعالی ربنااننا آمنا فاغفرلنا ذنوبنا (آل عمران)انا آمنا بربنا لیغفرلنا خطایانا وما اکرھتنا علیہ من السحر (طہ)ولا شک فی جوازہ والثانی التوسل باعمال نفسہ لقضاء حاجاتہ الدنیویۃ کما روی البخاری فی حدیث الغار ان اھل الغار توسلوا باعمالھم الصالحۃ من العصمۃ من الزنا الخ والثالث التوسل باعمال غیرہ لقضاء والحاجات کما فی قولہ تعالی وکان ابوھماصالحا(الکھف)حیث حفظ اللہ خزانۃ الیتیمین لاجل صلاح ابیھما والرابع التوسل بالدعاء الخ(رسالۃ التوسل ص ۲ فی آخر منھاج السنن ص ۳۲۲ جلد ۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسلط اور مقرر کیا ہے نا جائز اور شرک ہے واضح رہے کہ چونکہ یہ درود غیر ماثور ہے خواص اس سے مستغنی ہیں اور عوام کیلئے موھم ہے لہٰذا احتیاط نہ پڑھنے میں ہے البتہ صحیح العقیدہ شخص کیلئے اس کا پڑھنا شرک یا حرام یا مکروہ نہیں ہے

(۳) پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ہیئت اجتماعی کے ساتھ دعا نہیں کی ہے نہ فرائض کے بعد اور نہ سنن کے بعد نہ اللھم انت السلام پڑھنے کے وقت اور نہ دیگر ذکر ودعا پڑھنے کے وقت البتہ استسقاء کے وقت کیا ہے۔

(رواہ البخاری) یعنی فعل الرسول اس میں مروی نہیں ہے البتہ حدیث قولی سے دونوں کا جواز ثابت ہے متصل **فرائض و هو مختار البقالی و مال اليه اكثر الاكابر** اور سنن کے بعد **و هو مختار جمهور الاحناف كما فى شرح شرعة الاسلام و اليه ميلان صاحب البحر والخلاصة و مراقى الفلاح وغير هم** ۔پس اس میں جانبین کی گنجائش ہے۔البتہ التزام بدعت ہے خواہ فرائض کے بعد یا سنن کے بعد ہو البتہ دوام اور التزام میں فرق کرنا ضروری ہے۔﴿۱﴾

(۴) نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جائز ہے بدعت نہیں ہے جبکہ کسر الصفوف کے بعد ہو کیونکہ جن فقہاء اور مفسرین نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے تو اکثر نے دلیل ترک کیا ہے اور بعض نے دلیل ذکر کیا ہے کہ اس دعا میں زیادت علی الجنازہ اور تکرار جنازہ کی تشبیہ ہے اور بلا شک وشبہ کسر الصفوف کے بعد یہ تشبیہ نہیں ہے لہٰذا کراہیت بھی نہ ہوگی نیز مخفی نہ رہے کہ کسی فقیہ نے اس کراہیت کی دلیل ذکر نہیں کی ہے کہ خیر القرون میں یہ معمول نہ تھا یہ سلفی دلیل ہے حنفی دلیل نہیں ہے۔

﴿۱﴾قال الشيخ المفتى الاعظم محمد فريد : اعلم ان النبى ﷺ لم يدع على وجه الهيئة الاجتماعية بعد الصلوة ولا بعد المكتوبات ولا بعد السنن الرواتب ومن ادعى فعليه حوالة الحديث نعم دعا على هذاالوجه فى الخطبة رواه البخارى من حديث انس واختلف مشائخنا فى تعين الافضل كما فى شرح شرعة الاسلام ويغتنم الدعا بعد المكتوبه قبل السنة على ما روى البقالى المعتزلى فى الاصول الحنفى فى الفروع كصاحب الكشاف وبعد السنن والاوراد على ما روى عن غيره وهو المشهور المعمول فى زماننا ورجح اكثر الفقهاء خلافه قال صاحب البحر صاحب خلاصة الفتاوى والاشباه والنظائر وابن الهمام فى فتح القدير والعلامة الشامى فى ردالمحتار وصاحب مراقى الفلاح وتمامه .

(فى منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۷۵ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ جلد ۲ باب ماجاء فى الانصراف عن يمينه وعن يساره)

وايضاالتفصيل فى المقالات للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۵) توسل بالصالحین جائز اور مشروع ہے البتہ توسل بالصالحین میں توسل بالذات من حیث الذات (حیوان ناطق) مراد نہیں ہوتا ہے ذات تمام نیک و بد کا یکساں ہے توسل بالمحبۃ، بالشرکۃ، بالدعا، بالعمل اور بالوصف مراد ہوتا ہے۔ ﴿۱﴾

(۶) سماع موتی (قریب سے) میں سلفاً وخلفاً اختلاف چلا آ رہا ہے احناف بھی اس میں مختلف ہیں کما فی فتح القدیر البتہ دلائل کی رو سے سماع حق ہے قرآن اس سے ساکت ہے اور احادیث اس پر ناطق ہیں۔ و هو المختار عند ابن تیمیه و ابن القیم و ابن کثیر پس اس معاملہ میں تشدد مناسب نہیں ہے۔ ﴿۲﴾ و هو الموفق

کنکریوں سے ذکر کرنا اور التزام مالا یلزم

سوال: ہمارے ہاں ایک امام بعد نماز فجر اجتماعی کنکریوں پر ذکر کرتے ہیں اور اسے لازمی وضروری سمجھتے ہیں اور مقتدیوں سے بھی پڑھواتے ہیں جبکہ دوسرا امام ان کنکریوں پر ذکر نہیں کرتا ہے اور نہ اسے لازمی سمجھتا ہے تو ان دونوں میں کون حق پر ہے اور کس کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے نیز کنکریوں پر پڑھنا نبی کریم ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: غلام حید رشینہ باغ کیملپور اٹک ۔۔۔ ۴/صفر ۱۳۹۲ھ

الجواب: کنکریوں سے ذکر کرنا جائز ہے لما رواه ابوداؤد عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه

﴿۱﴾ (والتفصیل فی رسالة التوسل الملحق بمنهاج السنن شرح جامع السنن ص ۳۲۲ جلد ۴)

﴿۲﴾ قال الشیخ مفتی الاعظم محمد فرید مدظله العالی: سماع الموتی کے متعلق اہل علم میں سلفاً خلفاً اختلاف آ رہا ہے۔ ابوطلحہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے پیغمبر علیہ السلام سے روایت سماع الموتی کیا ہے۔ کما فی مغازی صحیح البخاری۔ اور اسی طرح عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سیدان رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت سماع الموتی کیا ہے۔ کما فی فتح الباری ص ۳۰۳ جلد ۷ عن الطبرانی)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سماع الموتی سے انکار کیا ہے۔ اور موتی کیلئے علم اور ادراک کا اثبات کیا ہے۔ کما فی مغازی صحیح البخاری۔ اور بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے قول سے رجوع کیا ہے۔ بدلیل حدیث امام احمد و محمد بن اسحاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا کہ اس حدیث میں سماع کا اثبات موجود ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی طرح کمافی الفتح ص ۳۰۴ جلد ۷)

الی آخره با لتفصیل فی المقالات (المقالات ص ۸۲ بحث سماع الموتیٰ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرفوعا و عن ابی هريرة رضی الله عنه موقوفا ﴿۱﴾ البتہ اس کو ضروری اور لازم سمجھنا اور نہ کرنے والوں پر لعن طعن کرنا ناجائز ہے۔﴿۲﴾ لان اهتمام الشئی فوق المقدار المشروع بدعة يدل عليه قوله تعالىٰ ادخلوا فی السلم كافة ﴿۳﴾ و انكار الله تعالىٰ على من التزم دخول البيوت من ظهورها ﴿۴﴾ وحديث عبدالله بن مسعود رضی الله عنه ۔﴿۵﴾ فقط

نوٹ: مبتدع اور فاسق کے پیچھے اقتداء مکروہ تحریمی ہے ﴿۶﴾ و هو الموفق

مستفتی کے دوبارہ استفسار پر جواب

الجواب: کنکریوں سے ذکر کرنے کی تشریع احادیث سے ثابت ہے۔ روی ابو داؤد والترمذی والنسائی و ابن حبان والحاكم و قال صحيح الاسناد انه دخل مع رسول الله ﷺ على امرئة و بين يديها نوىً او حصى تسبح به الحديث ﴿۷﴾ و كذا رواه ابو داؤد موقوفا و فی الدر المختار لا بأس باتخاذ المسبحة ﴿۸﴾ لہٰذا ان سے ذکر کرنا فی نفسہ جائز ہوگا بے شک ان کا التزام فعلاً یا ترکاً قبیح ہوگا۔﴿۹﴾ اور اسی اصل پر امامت کی کراہت اور عدم کراہت بنا کی جائیگی۔ فقط

﴿۱﴾ عن سعد بن ابی وقاص انه دخل مع النبی ﷺ على امراة وبين يديهانوى او حصى تسبح به فقال الااخبرك بما هو ايسر عليك من هذا افضل سبحان الله عدد ما خلق فی السماء وسبحان الله عدد ما خلق فی الارض وسبحان الله عدد ما بين ذالك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذالك والحمد لله مثل ذالك ولااله الا الله مثل ذالك ولا حول ولاقوة الا بالله مثل ذالك رواه الترمذی وابو داؤد قال الترمذی هذا حديث غريب . (مشكواة المصابيح ص ۲۰۱ جلد ۱ باب ثواب التسبيح)

﴿۲﴾ قال ابن نجيم ولان ذكر الله تعالىٰ اذا قصدبه التخصيص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع. (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

﴿۳﴾ (پاره : ۲ سورة : البقره ركوع : ۸ آيت : ۲۰۷)

﴿۴﴾ (پاره: ۲ سورة : البقره ركوع : ۷ آيت : ۱۸۸)

﴿۵﴾ (رواه الدارمی ص ۲۱ جلد ۱)

﴿۶﴾ قال الحصكفی ويكره امامته فاسق ومبتدع ای صاحب بدعة. (الدر المختار ص ۴۱۴ جلد ۱ باب الامامة)

﴿۷﴾ (ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۱ جلد ۱ مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة باب ما يفسد الصلواة)

﴿۸﴾ (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص ۴۸۱ جلد ۱ مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة باب ما يفسد الصلواة)

﴿۹﴾ قال ابن عابدين ان المباح يطلق على متعلق الاباحة الاصلية كما يطلق على متعلق الاباحة الشرعية والمباح غير مطلوب الفعل وانما هو مخير فيه.

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۷۸ جلد ۱ مطلب ان الاصل فی الاشياء الاباحة كتاب الطهارة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد اور تعزیت کیلئے آنے والوں کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

سوال: قبر پر مٹی ڈال کر دعا کرنا کیسا ہے اور تعزیت کیلئے آنے والوں کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا کس طرح ہے؟

المستفتی: مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم جنڈ نوالہ میانوالی... ۱۴۰۱/۵/۳۰ھ

الجواب: میت کے دفنانے کے بعد دعا مانگنا مشروع ہے لحدیث ابی داؤد وغیرہ کان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم واسئلوا له بالتثبت فانه الآن یسئل ﴿۱﴾ البتہ نماز سے خارج وہ ادعیہ جن میں رفع الایدی بالخصوص مروی نہ ہو ہاتھ اٹھانا نہ ممنوع ہے اور نہ مطلوب اس کو جائز قرار دینا اقوی ہے بنسبت ناجائز قرار دینے کے لکون رفع الایدی من آداب الدعا ﴿۲﴾ اور اس طرح تعزیت کے وقت دعا کرنے کا حکم بھی ہے۔ و هو الموفق

کسی کو دعائے مغفرت کرنے سے سقوط الحق اور ایک دوسرے کو بخش کرنے سے ذمہ کی براءت کی تحقیق

سوال: (۱) زید کا بکر کے ساتھ لین دین تھا اس میں زید نے بکر سے کچھ رقم یا زمین بھی قبضہ کیا ہے اب زید مرگیا ہے اور بکر زید کے دعا کیلئے آیا اور تعزیت میں کہا کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ زید کو مغفرت نصیب کرے لیکن دل نہ چاہتا تھا کہ مغفرت ہو تو کیا اس زبانی کہنے سے بکر کا وہ حق جو زید پر تھا ساقط ہو جائے گا؟

(۲) خالد اور عامر دونوں ایک کمرہ میں رہتے ہیں۔ خالد نے عامر سے چوری کی ہے کبھی تیل، کبھی چائے وغیرہ

﴿۱﴾ ابو داؤد ص ۱۰۳ جلد ۲ باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف

﴿۲﴾ قال الشیخ المفتی الاعظم محمد فرید دامت برکاتهم: دعا کرنے کے بہت سے آداب ہیں جن کا اپنے درجے کے موافق رعایت کرنا بہت اہم ہے۔ دونوں ہاتھ اٹھانا کما فی البهیقی یرفع یدیه فی الدعا۔ لیکن نماز میں عام طور پر ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کما فی ابن ابی شیبة ان رسول الله ﷺ لم یکن یرفع یدیه حتی یفرغ من صلاته. (مقالات ص ۲۶ المقالة الثالثه فی الدعا) نیز اس کی تائید ابوداود کی کتاب الجہاد کی حدیث سے بھی ہورہی ہے عن سهل ابن سعد قال قال رسول الله ﷺ ثنتان لاتردان او قل ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضه بعضا قال موسى قال وقت المطر. (ابوداؤد ص ۳۵۱ جلد ۱ باب الدعاء عند اللقاء کتاب الجهاد) وایضاً عن مالک بن یسار قال قال رسول الله ﷺ اذاسألتم الله فاسئلوه ببطون اکفکم ولاتسئلوه بظهورها و فی روایة ابن عباس قال سلموا الله ببطون اکفکم و لا تسألوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم رواه ابوداؤد. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ جلد ۱ کتاب الدعوات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک سال بعد خالد نے عامر سے کہا کہ ابھی جدائی اور فراق ہے ایک دوسرے کو بخشش کریں گے۔ عامر نے کہا کہ میں نے آپ کو بخشش کر دی ہے لیکن عامر کو اس کا مراد وہ مخصوص چیز معلوم نہیں تو کیا اس صورت میں مغفرت ہوگی؟

المستفتی: نا معلوم متعلم دار العلوم حقانیہ......۲۵ ؍رجب ۱۴۰۵ھ

الجواب:(۱) بخشش کرنے اور دعائے بخشش میں زمین وآسمان جتنا فرق ہے۔

(۲) یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے البتہ مفتیٰ بہ قول کی بناء پر بخشش ہو جاتی ہے کما فی شرح الفقه الاکبر ص ۱۲۷ لملا علی قاری و فی الخلاصه قال لاخر حللنی من کل حق هو لک ففعل فابرءه ان کان صاحب الحق عالما به برئ حکما و دیانة و ان لم یکن عالما به برئ حکما بالاجماع و اما دیانة فعند محمد لا یبرء و عند ابی یوسف یبرء و علیه الفتویٰ انتهی و فیه انه خلاف اختاره ابو اللیث و لعل قوله مبنی علی التقویٰ. و هو الموفق

اجتماعی طور پر ذکر بالجہر، درود شریف وغیرہ پڑھنا

سوال: (۱) خواب، ریا، نیند کے علاوہ ذکر بالجہر جائز ہے یا نہیں؟

(۲) بعض لوگ ذکر بالجہر کو بدعت اور منع کرتے ہیں قول فیصل کیا ہے؟

(۳) ذکر جہری بطور اجتماع تا کہ دلوں کو آپس میں ایک دوسرے سے انوارات منتقل ہو جائیں آپس میں شوق و رغبت پیدا ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) نماز باجماعت میں سلام کے بعد زور سے چند دفعہ کلمہ طیبہ استغفار یا اور ذکر واذکار منقولہ کرنا کیسا ہے بدعت تو نہیں ہے؟

(۵) درود شریف صل علی نبینا صل علی محمد صل علیٰ رسولنا صل علیٰ محمد اور شوق دل سے کہتا ہے تا کہ دل کو مزہ آجائے شوق پیدا ہو جائے جائز ہے یا ناجائز؟

(۶) فتاویٰ رشیدیہ کا حوالہ ہے کہ ہمارا مشرب قول صاحبین کا ہے انہیں ذکر بالجہر کہتے ہیں۔

المستفتی: مولوی رفیع محمد ہنگو کوہاٹ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب :(۲،۱)ذکر بالجہر جائز ہے جبکہ ریاء اور ایذا سے خالی ہو اگر چہ یہ ذکر ہیئت اجتماعیہ سے ہو .

کما فی رد المحتار فی باب احکام المساجد عن الامام الشعرانی ﴿۱﴾واما الهیئة الاجتماعیه فیدل علیها مارواه الترمذی عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنة قال حلق الذکر ﴿۲﴾ و ما رواه مسلم قال خرج معاویه علی حلقة فی المسجد و فی آخره ان الله یباهی بکم الملائکة. ﴿۳﴾

(۳) یہ تحریک علاجاً مشروع ہے اور بذات خود مسنون نہیں ہے۔ ﴿۴﴾

(۴) جہاں لوگوں کے نزدیک سنت فعل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مختص ہے حالانکہ سنت فعل وقول وتقریر تینوں کا نام ہے ان کے نزدیک پائجامہ پہننا اور پشتو یا اردو میں ترجمہ قرآن کرنا بھی بدعت ہوں گے۔

(۵) اگر یہ صلاۃ وسلام ریاء اور ایذاء سے خالی ہو اور اہل بدع کا شعار نہ ہو تو اس پر انکار کرنا منکر ہے۔ ﴿۵﴾

(۶) تمام فروع میں فقہ حنفی کا اتباع ضروری ہے .و هو الموفق

صبح کی نماز کے بعد بلا التزام پتھروں پر کلمہ شریف اور درود شریف پڑھنا جائز ہے

سوال : ہم صبح کی نماز پڑھ کر دعا کے بعد جو لوگ جانا چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ فارغ لوگ بیٹھ کر

﴿۱﴾قال ابن عابدین وفی حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم اومصل او قارئ الخ
ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۲﴾(مشکواة المصابیح ص۱۹۸ جلد ۱ باب ذکرالله عزوجل والتقرب الیه)

﴿۳﴾مشکواة المصابیح ص۱۹۸ جلد ۱ باب ذکرالله عز وجل والتقرب الیه)

﴿۴﴾قال ابن عابدین ان الجهر افضل لا نه اکثر عملا ولتعدی فائدته الی السامعین ویوقظ قلب الذاکر فیجمع همه الی الفکرو یصرف سمعه الیه ویطرد النوم ویزیدالنشاط .
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۵﴾قال ابن عابدین بان ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال کما جمع بذالک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءة ولا یعارض ذالک حدیث خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین اوالنیام فان خلاهماذکر فقال بعض اهل العلم ان الجهر افضل .الخ
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۴۸۸جلد ۱ .مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گول گول پتھروں پر درود شریف اور کلمہ شریف پڑھتے ہیں کیا ایسا کرنا برا ہے یا اچھا ہے۔اس کے متعلق منع یا جواز کسی کتاب سے تحریر فرمادیں۔

المستفتی: غلام حسین بازار کیملپور اٹک

الجواب: بلاالتزام جائز اور کار ثواب ہے بشرطیکہ اس عمل کو تخصیص اور تقیید کے اعتقاد سے نہ کرتا ہو بلکہ صرف ذکر کی حیثیت سے کرتا ہو۔یدل علیہ مافی البحر لان ذکر الله اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم یکن مشروعا انتهی . ثم قال بعد و لکن لو کبر لانه ذکرالله یجوز و یستحب و فیه ایضا امام یعتاء فی کل غداة مع جماعته قراء ة آیة الکرسی و آخر البقرة و شهدا لله و نحوله جهرا لا بانس به .﴿۱﴾ فقط

لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت اور تراویح پڑھنا

سوال: بعض حافظ قرآن تراویح میں قرآن مجید لاؤڈ سپیکر پر پڑھتے ہیں حالانکہ مقتدی بغیر لاؤڈ سپیکر کے بھی سن سکتے ہیں محلہ والوں اور گھروں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز میں کافی خلل بھی پڑتا ہے۔اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: حافظ عطاءاللہ مدرسہ عربیہ قلات بلوچستان ۲۸رشوال ۱۴۰۲ھ

الجواب: لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھنا ختم القرآن کرنا بذات خود نہ مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے البتہ ایذا کی صورت میں ممنوع ہے۔ کما فی الحموی عن الامام الشعرانی و فی الشامیة ص ۶۱۸ ج ۱ مصـــرح ﴿۲﴾ نیز جس شخص کو گانا بجانا ریکارڈنگ وغیرہ سے تکلیف نہیں ہوتی اور لاؤڈ سپیکر پر قرآن پڑھنا تکلیف دیتا ہو تو وہ قابل تعجب ہے .و هو الموفق

نماز جمعہ کے فوراً بعد ذکر بالجہر کرنا

﴿۱﴾(البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۱ .باب العیدین)

﴿۲﴾قال ابن عابدین اجمع العلماء سلفاو خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجدو غیرهاالاان یشوش جهرهم علی نائم اومصل اوقارئ الخ

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۸۸ جلد ۱ .مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: ہمارے ہاں ایک مسئلہ پر اختلاف ہے کہ دو رکعت نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد فوراً بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھنا کیسا ہے اور ذکر بالجہر کرنے والے آدمی کا کیا حکم ہے اور نیز یہ کہ ذکر بالجہر کرنا واجب ہے سنت یا مستحب ہے عقلی ونقلی دلائل سے جواب مزین فرماویں؟

المستفتی: محمد سفارش علی ہائی سکول گلہڑہ گلی مری ۱۵رصفر ۱۳۸۹ھ

الجواب: ذکر بالجہر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک جائز ہے اور بعض کے نزدیک ناجائز ہے اور راجح جواز ہے بشرطیکہ اس میں کسی مصلی یا نائم کو تکلیف نہ ہو وفی الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ الخ ﴿۱﴾ (رد المحتار ص ۶۱۸ ج ۱) نیز قرآن مجید میں ذکر بالجہر سے منع نہیں ہوا ہے اور جن روایات حدیثیہ میں منع وارد ہے تو وہ نہی تحریمی نہیں ہے بلکہ ترحمی اور ارشادی ہے۔ ﴿۲﴾

ایذا اور ریاء سے خالی ذکر بالجہر جائز ہے

سوال: ذکر بالجہر کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی جواب سے نوازیں۔

المستفتی: نذیر محمد قریشی انجراپنڈی گھیپ اٹک ...... ۷رر جب ۱۴۰۲ھ

الجواب: ذکر بالجہر جائز ہے جبکہ ایذا اور ریاء سے خالی ہو۔ کما فی رد المحتار ص ۶۱۸ ج ۱ و فی حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ الخ ﴿۳﴾ انتهیٰ قلت و یؤیده مارواه البخاری عن ابن عباس رضی الله عنهما انهم کانوا لا یعرفون انقضاء الصلاة الا بالجهر بالذکر او کما قال. ﴿۴﴾ و هو الموفق

﴿۱﴾ (ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ . مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین بان ذالک یختلف با ختلاف الاشخاص والاحوال کماجمع بذالک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءة ولایعارض ذالک حدیث خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء اوتأذی المصلین اوالنیام فان خلاهما ذکر فقال بعض اهل العلم ان الجهر افضل الخ

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ . مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۳﴾ (ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ . مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۴﴾ عن ابی معبد مولی ابن عباس اخبره ان ابن عباس اخبره ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی ﷺ وقال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذالک اذا سمعته (صحیح البخاری ص ۱۱۶ جلد ۱ باب الذکر بعد الصلوٰة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرشد کا ذکر بالجہر کیلئے مسجد میں حلقہ بنانا

سوال: ایک مرشد صبح کی نماز کے بعد اپنے گرد حلقہ بنا کر ذکر بالجہر کرتے ہیں اور حلقے والوں کو بھی ذکر بالجہر کا حکم دیتے ہیں اس وقت نماز پڑھنے والے کو، اس طرح تلاوت و درود شریف والے کو باہر نکلنے کا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نماز اور تلاوت کا وقت نہیں ذکر کا وقت ہے لیکن یہ ذکر اتنے زور سے کیا جاتا ہے کہ نماز وغیرہ ناممکن ہو جاتا ہے اگر انہیں آہستہ ذکر کا کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ذکر بالجہر کا مانع کافر ہے اور دلیل میں یہ پیش کرتے ہیں کہ تین نمازیں جہری کیوں ہیں اور دوسری دلیل واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون. تو کیا یہ ذکر اسی طریقے سے جائز ہے؟

المستفتی: قاری فضل عظیم اکبر پورہ نوشہرہ پشاور ۲۲/۳/۱۹۷۳

الجواب: ذکر بالجہر اگر چہ فی نفسہ جائز ہے لیکن ایذاء کی وجہ سے ناجائز ہوگیا یدل علیہ مافی رد المحتار ص ۶۱۸ ج۱ و فی حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد و غیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ الخ ﴿۱﴾ فقط

لاؤڈ سپیکر پر ذکر جہری کو بکواس کہنا اور اس پر تنبیہ کرنیوالے کا حکم

سوال: ایک شخص لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز سے کلمہ پڑھ رہا تھا جس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا بکواس بک رہا ہے۔ کیا یہ بات کرنے سے وہ شخص کافر بن گیا ہے یا نہیں جو سامعین اس پر اعتراض نہیں کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے اور جو شخص اس پر تنبیہ کرے اس کا کیا حکم ہے ایسے طریقے پر مسلمان کو کیا کرنا چاہیے؟

المستفتی: سید محمد

الجواب: چونکہ جہر موذی کو بکواس کہنے کا احتمال موجود ہے لہٰذا اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگانا بے محل ہے ﴿۲﴾ سامعین بشرط قدرت گنہگار ہیں اور تنبیہ کرنیوالا شخص گناہ سے بچ گیا اور اس نے حکم شرعی ادا کیا۔ فقط

﴿۱﴾ (ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

﴿۲﴾ قال الحصکفی اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ص ۳۱۶ جلد ۳. باب المرتد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کنکریوں پر ذکر سے ممانعت تخصیص علی وجہ التشریع پر محمول ہے

سوال: کتاب راہ سنت صفحہ ۱۱۸ پر مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے یہ حدیث نقل کی ہے جس سے کنکریوں وغیرہ پر ذکر کرنے سے ممانعت معلوم ہوتی ہے حدیث یہ ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک دن گذر ایک مسجد سے ہوا تو مسجد میں ذاکرین کی جماعت میں سے ایک شخص کہتا تھا سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھو تو حلقہ نشین لوگ کنکریوں پر سو مرتبہ تکبیر کہتے، پھر وہ کہتا کہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو وہ سو بار پڑھتے پھر وہ کہتا سو دفعہ سبحان اللہ کہو وہ سن کر کنکریوں پر سو دفعہ تسبیح پڑھتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان سنگریزوں اور کنکریوں پر کیا پڑھتے تھے وہ کہنے لگے ہم تکبیر و تہلیل و تسبیح پڑھتے رہے ہیں آپ نے فرمایا تم ان کنکریوں پر اپنے گناہوں کو شمار کیا کرو میں اس کا ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیوں میں سے کچھ بھی ضائع نہ ہوگا۔ تعجب ہے تم پر اے امت محمد ﷺ کیا ہی جلدی ہلاکت میں پڑ گئے ہو ابھی تک صحابہ کرام تم میں بکثرت موجود ہیں اور ابھی تک حضور ﷺ کے کپڑے پرانے نہیں ہوئے اور ابھی تک آپ کے برتن نہیں ٹوٹے اندریں حالت تم بدعت کا دروازہ کھولتے ہو' اس حدیث کی بنا پر تسبیح وغیرہ کا حکم کیا ہوگا؟ بینوا و توجروا

المستفتی: غلام حسین کیمل پور

الجواب: اس روایت کو راہ سنت کے مصنف نے دارمی وغیرہ سے نقل کیا ہے لیکن واضح رہے کہ صورت مذکورہ میں امر منکر کنکریوں پر تسبیح کرنا نہیں ہے لانہ ثابت موقوفا و مرفوعا بروایات صحیحۃ اور منکر حلقہ اور جماعت کے ساتھ ذکر بھی نہیں ہے لثبوتہ فی الاحادیث المرفوعۃ الصحاح اور منکر صرف تعین بھی نہیں ہے لانہ ثبت منہ تخصیص الخمیس للتذکیر بلکہ یہ انکار تخصیص علی وجہ التشریع یا سد باب پر محمول کیا جائے گا اور بظاہر اس کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ منکر کنکریوں سے شمار ہے لیکن یہ معارض ہے دیگر روایات سے لہٰذا تمام روایات پر نظر ڈالنے کے بعد حکم کرنا چاہیے نہ کہ صرف ایک روایت پر نظر کرنے کے بعد فیصلہ کرنا چاہیے۔ فقط ﴿۱﴾

﴿۱﴾ قال ابن عابدین (ھل یکرہ رفع الصوت بالذکر والدعاء) اقول اضطرب کلام البزازیۃ فنقل اولا عن فتاویٰ القاضی انہ حرام لما صح عن ابن مسعود انہ اخرج جماعۃ من المسجد یھللون ویصلون علی النبی ﷺ جھرا وقال لھم ما اراکم الا مبتدعین ثم قال البزازی وما روی فی الصحیح انہ علیہ السلام قال لرافعی اصواتھم بالتکبیر اربعوا علی انفسکم انکم لن تدعوا اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا قریبا انہ معکم الحدیث یحتمل ان لم یکن للرفع مصلحۃ فقد روی انہ کان فیہ غزاۃ ولعل رفع الصوت یجر بلاء (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سنگریزوں پر کلمہ یا درود شریف پڑھنا

سوال: روزانہ بوقت بعد از نماز فجر عموماً یا کسی اور مقررہ وقت پر سنگریزوں کے ذریعہ کلمہ شریف یا درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

المستفتی: ماسٹر غلام محمد ماڑی کنجور کیمل پور اٹک ..... ۲۵/ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ

الجواب: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے انکار مروی ہے لیکن احادیث نبوی اور بعض آثار سے جواز معلوم ہوتا ہے لہٰذا یہ جائز ہے جس طرح لکڑی کی تسبیح کے ساتھ جائز ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) والحرب خدعة ولهذا نهى عن الجرس فى المغازى واما رفع الصوت بالذكر فجائز كما فى الاذان والخطبة والجمعة والحج وقد حرر المسئلة فى الخيريه وحمل ما فى فتاوىٰ القاضى على الجهر المضر وقال ان هناك احاديث اقتضت طلب الجهر واحاديث طلب الاسرار والجمع بينهما بان ذالك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تاذى المصلين اوالنيام والجهر الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط.

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۸۲ جلد ۵ كتاب الحظر والاباحة)

وايضاً فى ردالمحتار . لا بأس باتخاذ المسبحة. ودليل الجواز ما رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن حبان والحاكم وقال صحيح الاسناد عن سعد بن ابى وقاص انه دخل مع رسول الله ﷺ على امرأة وبين يديها نوى او حصاً تسبح به فقال اخبرك الخ

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۸۱ جلد ۱ مطلب الكلام على اتخاذ المسبحه)

وايضاً ما رواه الترمذى عن انس قال قال رسول الله ﷺ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر . مشكوٰة المصابيح ص ۱۹۸ جلد ۱ باب ذكر الله عز وجل والتقرب اليه)

﴿۱﴾ قال ابن عابدين والمشهور شرعاً اطلاق السبحة بالضم على النافلة قال فى المغرب لانه يسبح فيها ودليل الجواز مارواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن حبان والحاكم وقال صحيح الاسناد عن سعد بن ابى وقاص انه دخل مع رسول الله ﷺ على امرأة وبين يديها نوى او حصا تسبح به الخ مثل ذالك فلم ينهها عن ذالك وانما ارشدها الى ماهو ايسر والفضل ولو كان مكروهالبين لهاذالك ولا يزيد السبحة على مضمون هذا الحديث الا بضم النوى فى خيط ومثل ذالك لايظهر تاثيره فى المنع فلا جرم ان نقل اتخاذ ها والعمل بها عن جماعة من الصوفية الاخيار وغيرهم الخ

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۸۱ جلد ۱ . مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ عید کے بعد دعا مانگنا مباح ہے

سوال: عید کی نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا ہے وضاحت فرمائیں۔
المستفتی: سراج الدین حقانی ڈومیل جہلم ...... ۳؍ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

الجواب: نمازِ عید کے بعد دعا مانگنا نہ مطلوب شرعی ہے اور نہ ممنوع شرعی، امر مباح ہے اور ہر مباح عوارض خارجیہ کی وجہ سے کبھی حرام اور کبھی واجب ہو جاتا ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

عدمِ ایذاء کے وقت مسجد میں ذکر بالجہر جائز ہے

سوال: کیا مسجد میں ذکر بالجہر مکروہ تحریمی ہے جبکہ اس وقت نہ کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہ کوئی اور نقص ہو اگرچہ افضل تو اخفاء ہے لیکن جہراً کیوں حرام ہے؟ دلیل سے مطلع کر کے ممنون فرماویں۔
المستفتی: حکیم عبدالرزاق ہری پور ہزارہ ۱۹۶۹/۳/۱۹

الجواب: جهر في المسجد میں اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ جب نائم یا مصلی کو تکلیف نہ ہو تو جائز ہے في حاشية الحموي عن الامام الشعراني اجمع العلماء سلفا خلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصلي او قارئ ﴿۲﴾ فقط

﴿۱﴾ قال ابن عابدين والمباح غير مطلوب الفعل وانما هو مخير فيه .(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۸۷ جلد ۱ .مطلب المختار ان الاصل في الاشياء الاباحة)

وايضاً في تقريرات الرافعي (اماما نص على اباحته او فعله عليه السلام فلاينفع)فيه ان ما نص الشارع على اباحته اوفعله تثبت الاباحة فيه بان الاصل في الاشياء الاباحة ونص الشارع او فعله انما افاد حقيقة تقرير الثابت بالاصل .(تقريرات رافعي ص ۱۶ جلد ۱ كتاب الطهارة)

وعن ام عطية قالت امرنا ان نخرج الحيض يوم العيدين وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم تعتزل الحيض الخ(مشكواة المصابيح ص۱۲۵ جلد۱ باب صلواة العيدين)

﴿۲﴾(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۴۸۸ جلد ۱ مطلب في رفع الصوت بالذكر في المساجد باب احكام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نمازتراویح میں الصلاۃ بر محمد زور سے پکارنا

سوال: چار رکعت نمازتراویح پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے وقت الصلاۃ بر محمد ﷺ زور سے پکارنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: صوفی محمد نجی محمد چتال سہگل آباد جہلم ...۱۹۶۹ء/۳/۱۰

الجواب: التزام مالایلتزم کی وجہ سے بدعت ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

ذکرو درود سے منکر کی امامت اور منکر دعا کا مسئلہ

سوال: ایسے لوگ جو درود شریف کے مخالف ہوں فاتحہ و دعا کے مخالف ہوں کیا ایسے شخص کو پیش امام بنانا جائز ہے نیز کنکریوں پر درود پڑھنا اور جہر سے درود وغیرہ پڑھنا اس میں کیا نقص ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: شاہ میڈیکل ہال کیمل پور ۵/شوال ۱۳۹۵ھ

الجواب: جو گروہ درود ماثورہ سے منکر ہیں تو ان کو امام نہ بنائیں اور اگر درود کی وجہ سے تکلیف پہنچانے کو برا کہتے ہوں یا خلاف شرع درود سے منکر ہوں تو ان کو امام بنانے میں کوئی حرج نہیں نیز دعا سے منکر اور التزام سے منکر میں فرق ہے اول نا قابل امامت ہے اور دوسرا قابل امامت ہے اور کنکریوں سے کوئی ذکر کرنا مشروع اور مسنون ہے ﴿۲﴾ البتہ جہر مفرط وغیرہ امور نا جائز ہیں۔ فقط

﴿۱﴾ قال ابن عابدين لا يمنع من ذكر الله تعالى في وقت من الاوقات بل من ايقاعه على وجه البدعة وبان تخصيص الذكر بوقت لم يرد به الشرع غير مشروع.
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۶۱۳ جلد ۱ باب العيدين)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين لا بأس باتخاذ المسبحة، والمشهور شرعاً اطلاق السبحة بالضم على النافلة قال في المغرب لانه يسبح فيها ودليل الجواز ما رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن حبان والحاكم وقال صحيح الاسناد عن سعد بن ابي وقاص الخ فلم ينهها عن ذالك وانما ارشدها الى ما هو ايسر وافضل ولو كان مكروها لبين لها ذالك ولايزيد السبحة على مضمون هذا الحديث الا بضم النوى في خيط ومثل ذالك لايظهر تاثيره في المنع الخ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۸۱ جلد ۱ مطلب الكلام على اتخاذ السبحة)
وايضاً في ردالمختار اجمع العلماء سلفاً وخلفاً على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ الخ (ردالمحتار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب في رفع الصوت بالذكر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

درود ماثور یا غیر ماثور اور ذکر خفی یا جہری میں کونسی افضل ہے

سوال: ذکر بالجہر افضل ہے یا ذکر خفی۔ نیز درود شریف جو احادیث میں آئے ہیں وہ درست ہیں یا اپنی طرف سے مصنوعی درود شریف پڑھنا؟ بینوا و توجروا

المستفتی: نامعلوم

الجواب: جہاں جہر مطلوب شرعاً نہ ہو تو وہاں اخفاء بہتر ہے البتہ جہر جائز ہے بشرط عدم ایذاء (۱) (رد المحتار وغیرہ) جب درود ماثور میں کثرت ہے تو غیر ماثور کی کیا حاجت ہے لیکن باوجودیکہ اگر مضمون درست ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ فقط

دعاالحمد لله رب السموات والارض رب العالمين الخ کی سند

سوال: ایک چیز کی سند دریافت کرنا چاہتا ہوں اس کے متعلق روایت ہے کہ اس کا پڑھنے والا ماں باپ کے حقوق ادا کرنیوالوں میں سے ہوگا تسبیح یہ ہے ۔بسم الله الرحمن الرحيم الحمدلله رب السموات والارض رب العالمين و له النور فى السموات والارض و هو العزيز الحكيم ۔اس کے متعلق ذرا تحقیق فرما کر جواب مرحمت فرمائیں کہ آیا یہ حدیث مبارک ہے یا اور کچھ ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: محمد غفار فقیر آباد پشاور......۱۹/رجب ۱۳۸۹ھ

الجواب: مناسب تتبع کے باوجود یہ دعا حدیث نبوی میں نہ ملی شاید یہ کسی بزرگ کا ارشاد ہوگا۔

اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

سوال: اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا افضل ہے یا دل میں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا افضل ہے اس کے درمیان علماء کا کیا اختلاف ہے؟ بینوا و توجروا

---

(۱) قال ابن عابدين اجمع العلماء سلفا و خلفا على استحباب ذكر الجماعة فى المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ الخ

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۶۹۸ جلد ۱ مطلب فى رفع الصوت بالذكر باب احكام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: مثل زادہ ترلاندی صوابی ۱۹۶۹ء/۵/۱۲

الجواب: اس دعا میں ہاتھ اٹھانا یا اس سے منع کوئی بھی ثابت نہیں ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے اور ہاتھ اٹھانے والے پر انکار بھی نہ کرے۔و ھو الموفق

اسم اعظم اللہ کا نام ہے

سوال: اسم اعظم کیا چیز ہے؟

المستفتی: محمد عارف اسماعیلہ مردان......۱۹۷۷ء/۸/۱۹

الجواب: اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے جس کی وجہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔و ھو الموفق

درود تاج کا پڑھنا

سوال: درود تاج میں جو الفاظ دافع البلاء والوباء سے لیکر والاحد تک مذکور ہیں بعض صاحبان کہتے ہیں کہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس لئے ان کا پڑھنا اچھا نہیں ہے اس سے شرک پیدا ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: سید فداء الرحمٰن پرائمری سکول شبقدر فورٹ چارسدہ....۱۹۷۲ء/۱۰/۱۲

الجواب: درود تاج اس عقیدے سے پڑھنا کہ پیغمبر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دفع بلایا وغیرہ کیلئے مقرر کیا ہے شرک اور حرام ہے اور ایک صحیح العقیدہ آدمی کیلئے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا اور توسل سے بلایا وغیرہ کو دفع کرتا ہے جائز ہے لیکن درود ماثور کو چھوڑ کر غیر ماثور کو پڑھنا انصاف سے بعید ہے۔و ھو الموفق

توسل بذوات الانبیاء والاولیاء اور مسلک دیوبند

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ توسل بذوات الانبیاء میں جمہور اہل سنت والجماعت کا مسلک کیا ہے حضرات دیوبند کا اس بارے میں کیا مسلک ہے اور اس کا منکر دیوبندی ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتیان: اہالیان ایبٹ آباد ضلع ہزارہ.....۱۹۶۹ء/۶/۲۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: تمام اکابرین دیوبند توسل بالصالحین کے قائل ہیں مثلاً حضرت گنگوہی مولانا تھانوی وغیرہما ملاحظہ ہو المہند۔ توسل بالصالحین فرقہ نجدیہ سلفیہ نہیں مانتے ہیں لیکن قرآن وحدیث سے جواز ثابت ہے ﴿۱﴾ اگر ضرورت ہو تو دلائل طلب کر سکتے ہیں۔ فقط

صلاۃ وسلام پڑھنا

سوال: صلاۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے بعض لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں؟

المستفتی: محمد امین تلہ گنگ کیمل پور

الجواب: نبی کریم ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھنا عبادت ہے خواہ اذان سے قبل ہو یا اذان کے بعد ہوان میں سے کوئی ایک ممنوع نہیں ہے البتہ بطور التزام پڑھنا ﴿۲﴾ اور جہر سے نمازی وغیرہ کو تکلیف پہنچانا ﴿۳﴾ اور حضور ﷺ کو حاضر ناظر کے اعتقاد سے پڑھنا ممنوع ہے۔ و ھو الموفق

﴿۱﴾ التوسل بمحبة الصالحين . قال الله تعالىٰ و كانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا . (بقره) ذكر السدى انهم كانوا اذا شتدالحرب بينهم و بين المشركين اخرجوا التوراة وو ضعو ا ايديهم على موضع ذكر النبي ﷺ و قالوا اللهم انا نسئلك بحق نبيك الذى و عدتنا ان نبعثه فى آخر الزمان ان تنصرنا اليوم على عدونا . فينصرون (روح المعانى ص ۳۲۰ جلد ۱)

(۲) التوسل بشركة الصالحين : قال الله تعالى و ما كان الله ليعذبهم و انت فيهم .(الانفال) (۳) التوسل باعمال الصالحه والجاه للصالحين : قال الله تعالىٰ و كان ابو هما صالحاً (الكهف) (۴) التوسل بالاعمال و القرابة للصالحين : قال الله تعالىٰ و الذين آمنوا و اتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم. (سورة الطور) (۵) التوسل باعمال نفسه و طاعتها : قال الله تعالىٰ و ابتعوا اليه الوسيلة ۰ (المائدة)

﴿۲﴾ قال ابن نجيم و لان ذكر الله تعالى اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت او بشئى دون شئى لم يكن مشروعاً حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع . (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العيدين)

﴿۳﴾ قال ابن عابدين و فى حاشية الحموى عن الامام الشعرانى اجمع العلماء سلفاً و خلفاعلى استحباب ذكر الجماعة فى المساجد و غير ها الا ان يشوش جهر هم على نائم او مصل او قارئ الخ (رد المحتار هامش الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فى رفع الصوت با ب الذكر باب احكام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خودساختہ درود شریف کا پڑھنا

سوال: ہمارے مسجد میں عموماً جمعۃ المبارک کے دن امام صاحب قبل از ان خطبہ حمد و ثنا کے بعد مسلمانوں کو شوق دلانے کیلئے فضیلت سیرت پاک کا بیان کرتے ہوئے درود شریف کو آواز بلند پڑھتے جاتے ہیں اور لوگ بھی پڑھتے ہیں درود یہ ہے صل علی سیدنا صل علی محمد ، صل علیٰ شفیعنا صل علی محمد ، صل علیٰ رحیمنا، صل علیٰ محمد ، صل علیٰ نورنا صل علیٰ محمد، بعض لوگ اس کو بکواس کہتے ہیں ہمیں صحیح صورت حال سے آگاہ کیا جائے۔

المستفتی: نامعلوم......۱۳ر محرم ۱۳۹۷ھ

الجواب: واضح رہے کہ یہ درود خودساختہ ہے پڑھنا جائز ہے افضل نہیں ہے واضح رہے کہ بسا اوقات ایک جائز اور مباح چیز عوارض خارجیہ کی وجہ سے ممنوع قرار دی جاتی ہے اور درود ماثور کو انفرادی طور سے پڑھنا سب سے بہترین امر ہے البتہ کسی جائز درود کو بکواس کہنا بکواس ہے۔ و هو الموفق

درود تاج کے موہم الفاظ کی مناسب تاویل

سوال: (۱) درود تاج کے یہ الفاظ حضور ﷺ کی شان میں کہنا کس طرح ہیں دافع البلاء والوباء و المرض والقحط والالم (۲) اور اس درود شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں نور ،من نور الله . یعنی اللہ کے نور میں سے ایک نور ہے لہٰذا اگر ان الفاظ کی کوئی مناسب تاویل ہو تو لکھ دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

المستفتی: شمس الحق سرکی اٹک......۵ر محرم ۱۴۰۳ھ

الجواب:(۱) تاويله ان الله تعالىٰ يدفع بدعائه و بر كته القحط وغیرہ

(۲) و تاويل نور من نور الله ان نور الله مبدء ه لا انه مادته

ملاحظہ: هذه الصلاة ليست ماثورة و مع ذالک هی موهمة للعوام و مستغنى عنها الخواص و يدل عليه اختلاف طبائع الناس. و هو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

درودتاج کا موہم ہونے کی وجہ سے پڑھنا موجب ریب ہے

سوال: درودتاج کے یہ الفاظ حضورﷺ کی شان میں عقیدۃ یا بلاعقیدۃ کہنا کس طرح ہے کہ دافع البلاء والوباء والمرض والقحط والالم اور یہ الفاظ کہ نور من نور اللہ ؟

المستفتی: شمس الحق سرکی تحصیل وضلع اٹک.....۲۲ر ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: درودشریف پڑھنا بڑی عبادت ہے البتہ یہ کوشش مناسب ہے کہ ماثور درود پڑھا جائے نہ کہ غیر ماثور اور چونکہ درودتاج حضورﷺ اور سلف صالحین سے غیر ماثور ہے لہٰذا خواص کیلئے اس کا پڑھنا اور ماثور کا ترک کرنا موجوب ریب ہے اور عوام صحیح العقائد کیلئے (جو کہ پیغمبرﷺ کے تسلط کے قائل نہ ہوں، نیز ذات خداوندی کے مادہ مخلوق ہونے کے معتقد نہ ہوں اور ان الفاظ میں یہ تاویل کرتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر کی دعا اور توسل سے بلایا دفع کرتے ہیں ﴿۱﴾ اور اللہ تعالیٰ مبدء مخلوق ہے نہ مادہ) موہم ہونے کی وجہ سے اس کا پڑھنا موجب ریب ہے۔و ھو الموفق

اہل بدعت کے ذکر وصلاۃ سے اجتناب ضروری ہے

سوال: ہمارے علاقہ کے گردونواح میں مبتدعین ذکر اور درود بآواز بلند اور قوالی وگیت کی شکل میں کرتے ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

(۲) صلاۃ وسلام مروجہ قبل وبعد از اذان کی بھی وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: مولانا ولی الرحمٰن مدرسہ تعلیم القرآن بالاکوٹ مانسہرہ.....۱۹۸۵ء/۷/۱

الجواب: (۱) ذکر بالجہر جائز ہے اگر چہ ہیئۃ اجتماعیہ سے ہو مگر بشرطیکہ نائم یا مصلی کی ایذا سے خالی ہو کما فی رد المحتار ص ۲۱۸ ج ۱ عن الامام الشعرانی ﴿۲﴾ البتہ جو ذکر اہل بدع کا شعار ہو تو اس

﴿۱﴾ قال ابن عابدین عن السبکی یحسن التوسل بالنبی الی ربه و لم ینکره احد من السلف و لا الخلف الا ابن تیمیة فابتدع ما لم یقله عالم قبله . (ردالمحتار ص ۲۸۱ جلد ۵ فصل فی البیع کتاب الحظر و الاباحة)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفاً و خلفاً علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد و غیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری الخ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۸۸ جلد ۱ مطلب فی رفع الصوت بالذکر باب احکام المساجد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے صحیح العقیدہ شخص کیلئے بھی اجتناب ضروری ہے۔

(۲) صلاۃ وسلام بہترین عبادت ہے مگر مروج مبتدعین کا شعار قطعاً بدعت ہے اس سے احتراز اس طریقہ پر لازم ہے قال علیه السلام من احدث فی امرنا هٰذا مالیس منه فهو رد .﴿۱﴾.

درود شریف جناب رسول اللہ ﷺ کو فرشتے پہنچاتے ہیں

سوال: جو درود شریف ہم پڑھتے ہیں وہ خدا کے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ خود سنتے ہیں یا فرشتے ان تک پہنچاتے ہیں؟

المستفتی: محمد سلیم اعوان فیروز سنز لیبارٹریز نوشہرہ......۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

الجواب: صحیح احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ دور سے پڑھا گیا صلاۃ وسلام فرشتے ان کو پہنچاتے ہیں ﴿۲﴾ اور یہ خیال کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام دور سے خود سنتے ہیں حدیث سے مخالف ہے اور امام زرقانی نے لکھا ہے کہ یہ بات خطیبوں میں مشہور ہے لیکن اس کیلئے کوئی اصل نہیں ہے۔ و هو الموفق

درود شریف میں ضمیر مفرد کا مرجع

سوال: ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اللّٰهم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم علیه کہ اگر کسی نے یہ درود پڑھا تو یہ درود غلط ہے کیونکہ یہاں ضمیر علیہ ضمیر مفرد ہے اور ضمیر سے پہلے دو چیزیں ذکر ہیں محمد ﷺ اور آل۔ تو ضمیر تثنیہ ہونی چاہیے تو اس بات کا کیا جواب ہے کہ واقعی یہ درود شریف غلط ہے؟

المستفتی: حافظ محمد شفیع ۱۹۷۲ء/۱۰/۱۰

الجواب: یہ ضروری نہیں کہ ضمیر تمام مذکورات کی طرف راجع کیا جائے گا علاوہ یہ کہ تاویل کل واحد اس میں جاری ہوسکتا ہے۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ متفق علیه (مشکواۃ المصابیح ص ۲۷ جلد ۱ باب الاعتصام با لکتاب و السنة)

﴿۲﴾ عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من امتي السلام. رواه النسائی و الدارمی .(مشکواۃ المصابیح ص ۸۶ جلد ۱ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ وفضلها)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کسی کو ایذا اور تکلیف سے خالی ذکر جہری جائز ہے

سوال: اگر کوئی شخص منشیات اور چرس میں پڑے ہوئے اسلام سے دور لوگوں کو حجروں سے نکالیں اور گاؤں سے باہر صحراء میں جس میں کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو بغیر کسی دنیاوی غرض اور بغیر ریاء کے محض اللہ کی رضاء کیلئے ذکر جہری کیلئے لے آئیں اور وہ لوگ ذکر جہری کریں تو اس میں کوئی گناہ ہے یا نہیں؟

المستفتی محمد جمیل باغبانان گجرات ضلع مردان ۱۹۷۲ء/۱۰/۴

الجواب: چونکہ اس ذکر جہری میں کسی کو ایذاء اور تکلیف نہیں ہے لہٰذا یہ ذکر جہری جائز ہوگا۔ **فی حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا خلفا علیٰ استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ (رد المحتار ص ۴۴۴ ج ۱) قلت الذکر بالجماعة مشروع لحدیث مرفوع رواه الترمذی وغیره و اما الموقوف فلا یعارض المرفوع فلا بد من التاویل فی الموقوف.** ﴿۱﴾ **وهو الموفق**

اللہ تعالیٰ سے براہ راست یا وسیلہ سے دعا کرنا جائز ہے

سوال: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اپنی حاجات اور مرادوں کیلئے اولیاء اللہ کے قبور پر جا کر یہ دعا کرنا ضروری ہے کہ اے فلاں میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کریں ضروری ہے ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم براہ راست اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کر سکتے کیونکہ ہم گناہگار ہیں لیکن ایک گروہ کا خیال ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے

﴿۱﴾ قال ابن عابدین جاء فی الحدیث ما اقتضی طلب الجهر به نحوو ان ذکر نی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم رواه الشیخان و هناک احادیث اقتضت طلب الاسرار و الجمع بینهما بان ذلک یختلف با ختلاف الاشخاص و الاحوال کما جمع بذلک بین احادیث الجهر و الاخفاء با لقراءة و لا یعارض دلک حدیث خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام فان خلا مما ذکر فقال بعض اهل العلم ان الجهر افضل لانه اکثر عملاً و لتعدی فا ئدته الی السامعین و یوقظ قلب الذاکر فیجمع همه الی الفکر و یصرف سمعه الیه و یطرد النوم و یزید النشاط . (ردالمحتار علی الدر المختار ص ۴۸۸ جلد ۲ مطلب فی رفع الصوت با لذکر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہر ولی ہر وقت اور ہر حالت میں براہ راست سوال کر سکتا ہے ان دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے اسلامی نقطہ نظر سے وضاحت فرماویں۔

المستفتی: حضرت جمال گورنر اکاؤنٹنٹ برانچ گورنر ہاؤس پشاور ۲۲ر رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: قرآن، حدیث اور فقہ کی رو سے اللہ تعالیٰ سے جو کہ قریب ومجیب ہے۔ براہ راست سوال کرنا بلا ریب جائز ہے۔ اور دوسروں کے وسیلہ سے کرانا بھی جائز ہے۔ ﴿۱﴾ البتہ جس کے نزدیک سماع موتی ثابت نہ ہو۔ ان کے نزدیک وفات شدہ اولیاء سے دعا کرانا ایک عبث اقدام ہے۔ اور یہ دیگر تمام کے تمام منکرات اور بدعات ہیں۔ و ھو الموفق

چارپائی پر لیٹ کر یا بیٹھ کر درود شریف پڑھنا

سوال: درود شریف کے متعلق مطلع فرمائیں کہ آیا چارپائی پر بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھنے کا جواز ہے یا نہیں ہے؟

المستفتی: جلال الدین ایڈوکیٹ ظہیر آباد کالونی مرچ منڈی پشاور ۱۹۸۵ء/۱۲/۲۱

الجواب: درود شریف پڑھنا کسی بھی حالت میں ممنوع نہیں ہے ﴿۲﴾ لیٹ کر بیٹھ کر پڑھنا حدث اصغر اور جنابت میں پڑھنا تمام کی تمام جائز ہیں قرآن اور حدیث میں درود شریف پڑھنے کی بلا تقید اجازت دی گئی ہے البتہ تلاوت قرآن کا حالت جنابت میں منع وارد ہے اور لیٹنے کی حالت میں جب سر چادر وغیرہ میں پوشیدہ ہو، فقہاء نے منع کیا ہے۔ ﴿۳﴾ و ھو الموفق

﴿۱﴾ قال ابن الھمام و یسئل اللہ حاجتہ متوسلا الی اللہ بحضرۃ نبیہ ثم قال یسأل النبی ﷺ الشفاعۃ فیقول یا رسول اللہ اسألک الشفاعۃ یا رسول اللہ اتوسل بک الی اللہ (فتح القدیر ص ۳۳۷ جلد ۲)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین و مستحبۃ فی کل اوقات الامکان ای حیث لا مانع و نص العلماء علی استحبابھا فی مواضع یوم الجمعۃ و لیلتھا الخ

(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۳۸۳ جلد ۱ مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاۃ علی النبی)

﴿۳﴾ و فی الھندیہ لا بأس بالقراءۃ مضطجعاً اذا اخرج راسہ من اللحاف لانہ یکون کاللبس و الا فلا کذا فی القنیہ (فتاوی العالمگیریہ ص ۳۱۶ کتاب الکراھیۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں رمضان کے دوران بعض جگہوں پر الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ زور زور سے پڑھا جاتا ہے تاکہ لوگ سحری کیلئے بیدار ہو جائیں تو کیا یہ درود شریف پڑھنا جائز ہے؟

المستفتی: مولوی اللہ داد گلستان پشین بلوچستان ۔۔۔۔ ۱۳/۹/۱۹۸۹ء

الجواب: یہ کلمات حاضر و ناظر کے اعتقاد سے پڑھنا شرک ہے اور ابلاغ ملائکۃ کے اعتقاد سے بذات خود مشروع ہے لیکن چونکہ اہل بدع کا شعار بنا ہے اس حیثیت سے ممنوع ہے ﴿۱﴾ و ہو الموفق

جماع سے قبل دعا پڑھنا

سوال: جماع کرنے سے قبل کیا پڑھنا چاہیئے اور اس کا کیا فائدہ ہوگا؟

المستفتی: محمد حنیف پشاور ۔۔۔۔ ۱۸/ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: آپ جماع سے قبل " اللھم جنبنا الشیطن و جنب الشیطن ما رزقتنا "﴿۲﴾ پڑھا کریں تاکہ خبائث کی شرکت سے محفوظ رہیں۔ و ہو الموفق

دعا کے بارے میں جاہلانہ کلام اور مستحبات پر دوام

سوال: (۱) اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ دعاؤں کی کوئی قدر و منزلت نہیں انبیاء کی بہت سی دعائیں قبول نہیں ہوئی ہیں تو اس بات کا کیا حکم ہے؟ (۲) دوام علی المستحبات کا کیا حکم ہے؟

﴿۱﴾ قال العلامہ طیبی (قولہ من تشبہ بقوم) ھذا عام فی الخلق و الخلق والشعار و اذا کان الشعار اظھر فی التشبہ ذکر فی ھذا الباب ۔ (شرح الطیبی ص ۲۱۹ جلد ۸ کتاب اللباس الفصل الثانی)

﴿۲﴾ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابداً ۔ متفق علیہ (مشکواۃ المصابیح ص ۲۱۲ جلد ۱ باب الدعوات فی الاوقات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: مولانا فضل ربی......۲۱؍رجب ۱۴۰۳ھ

الجواب:(۱) یہ جاہلانہ کلام ہے﴿۱﴾ایسی باتوں سے احتراز کرنالازم ہے۔

(۲)مندوب اور مستحب ہے۔کما فی حدیث البخاری ﴿۲﴾

خاتمہ بالخیر کیلئے مفید وظائف

ســــوال: خاتمہ بالخیر کیلئے کیاوظیفہ اورذکرہوناچاہیے۔کہ ہمیشہ پڑھنے سے زیادہ مناسب ہو۔اورکوئی وقت اس میں نہ ہو؟بینوا وتوجروا

المستفتی: ابن شیر محمد ترلاندی مردان......۱۹۶۹ء؍۱۲/۵

الجواب: آیت الکرسی،تسبیحات فاطمی،تشہد وغیرہ۔فقط

تلاوت کرناافضل اوروظیفہ کرناانفع ہے

ســــوال: میں نے ایک پیر باشریعت سے بیعت کی ہےاور مجھے ایک وظیفہ کم ازکم پانچ سومرتبہ روزانہ پڑھنے کاحکم کیا ہے میں نے سنا ہے۔کہ سب سے افضل ذکر تلاوت قرآن پاک ہے خرابی صحت کی وجہ سے میں دونوں وظیفےاور تلاوت قرآن نہیں کرسکتا۔اب شریعت کی رو سے وظیفہ اختیار کروں یا تلاوت قرآن؟

المستفتی: نامعلوم......۱۵؍جنوری ۱۹۷۵ء

جواب: تلاوت کرناافضل ہےاوروظیفہ کرناانفع ہے۔فقط

﴿۱﴾ عن ابن سعيد ن الخدرى ان النبى ﷺ قال ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها اثم و لا قطيعة رحم الااعطاه الله بها احدى ثلث اما ان يعجل له دعوته و اما ان يدخرها له فى الاخرة واما ان يصرف عنه من السوء مثلها قالوا اذانكثر قال الله اكثر رواه احمد .(مشكواة المصابيح ص ۱۹۶ جلد ۱ كتاب الدعوات)

﴿۲﴾ عن عائشة ان النبى ﷺ دخل عليها و عند ها امرأة قال من هذه قالت فلا نة تذكر من صلاتها قال مه عليكم بما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا و كان احب الدين اليه ما داوم عليه صاحبه . (قلت اعلم ان الدوام على الاعمال مندوب لكن التزام ما لا يلزم مذموم)

(صحيح البخارى ص ۱۱ جلد ۱ باب احب الدين الله كتاب الايمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰه تعالیٰ : یا یها النبی اذا جآء ک
المؤمنٰت یبایعنک علیٰ ان لا
یشرکن با للّٰه شیئاً ولا یسرقن ولا
یزنین ولا یقتلن اولا دهن ولا
یاتین ببهتان یفترینه بین ایدیهن
وارجلهن ولا یعصینک فی
معروف فبایعهن و استغفر لهن
اللّٰه ط ان اللّٰه غفور رحیم ه الایۃ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب التصوف والسلوک

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب التصوف والسّلوك

مرشد کی رحلت کے بعد دوسرے مرشد سے بیعت

سوال: اگر ایک مرشد وفات پا جائے۔تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں۔اگر جائز ہے تو پہلے مرشد جو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔کیا وہ حقیقت میں زندہ نہیں۔وہ ہماری مدد نہیں کرسکتا ہے؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کے حوالوں سے جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: عبدالغنی کمپنی اے پلاٹون :۱۴۱ ٹریننگ بٹالین رسالپور ۲۱/۴/۱۹۷۰ء

الجواب: ایک مرشد کے رحلت کے بعد دوسرے مرشد سے بیعت جائز ہے۔تمام کے تمام مشائخ کا یہی معمول رہا ہے۔شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قول جمیل میں تحریر فرماتے ہیں۔ان تکرار البیعة من رسول الله ﷺ ماثور وكذلك عن الصوفية اما من الشخصين فان كان بظهور خلل في من بايعه فلا باس وكذلك بعد موته او غيبته المنقطعة واما بلا عذر فانه يشبه المتلاعب و يذهب با لبركة و يصرف قلوب الشيوخ عن تعهده انتهى .﴿۱﴾(مجموعة الفتاوى مولانا لكنهوى ص ۲۱۸ جلد ۲) لہٰذا دوسری جگہ بیعت بلاشک وشبہ جائز ہے۔اور مردہ سے اگر چہ فیض پہنچتا ہے۔﴿۲﴾لیکن بیعت میں فیض مقصود نہیں ہوتا ہے۔بلکہ اصلاح اور تزکیہ مقصود ہوتے ہیں۔جو کہ مردہ سے نہیں ہوسکتے ہیں۔اور اولیاء اللہ کیلئے جو حیات ثابت ہے۔وہ دنیوی نہیں ہے۔ورنہ انکا میراث تقسیم نہ ہوتا۔اور ان کے بیویوں کے ساتھ نکاح جائز نہ ہوتا۔اور جو مرشد مرید کو کہدے۔کہ میرے وفات کے بعد دوسری جگہ بیعت نہ کرو۔مجھ

﴿۱﴾ ترجمہ: تکرار بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے۔لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا سوا اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اس پیر میں جس سے پہلے بیعت کرچکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اس کی موت کے بعد یا اس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے۔(شفاء العليل ترجمه القول الجميل للامام ولى الله الدهلوى ص ۲۹)

﴿۲﴾ قال الامام ولى الله الدهلوى و اما الاطلاع على نسبة اهل الله فطريقة ان يجلس بين يديه ان كان حيا او عند قبره ان كان ميتاً و يفرغ نفسه عن كل نسبة و يفضي بروحه الى روح هذا الشخص زماناً حتى يتصل بها و يختلط ثم يرجع الىٰ نفسه الخ (القول الجميل للامام ولى الله ص ۹۷ اشغال مشائخ نقشبنديه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے فیض پہنچے گا۔ یہ کوئی خودغرض صاحب دنیا ہے۔ جو کہ اخلاص اور تصوف سے عاری ہے۔ فقط

زیارت رسول، کشف قبور کا طریقہ اور مختلف اذکار کا ثبوت

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بصد آداب وتعظیم وتکریم کے معروض خدمت ہوں۔ کہ بندہ نے کتاب مسمّٰی کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی میں دیکھ لیا ہے۔ کہ حضور ﷺ کی روح مبارک کے شرف کا ذکر آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے۔ اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور دائیں طرف یا رسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔ (کلیات امدادیہ ص ۳۶،۳۵) اور کشف قبور کے بارے میں بھی ص ۴۴۰ پر لکھا ہے۔ تو زندہ اور مردہ اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہوسکتا ہے۔ یا نہیں۔ ضیاء القلوب ص ۵۰، ۵۱ میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا طریقہ اس میں آنحضرت ﷺ کا مثالی تصور سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے۔ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تصور مثالیہ اور حرف ندا سے پکارنا درست ہے یا نہیں۔ ہاں کہ رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر نہ جانے۔ صرف تصور مثالیہ اور حرف ندا سے پکارے۔ اور ذکر جاروب، ذکر حدادی، سلطان الاذکار، ذکر ارہ، ذکر کے ضربیں وغیرہ لگانا یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: میاں عالمگیر خان ڈاک اسمٰعیل خیل پشاور ...... ۲۳؍رجب ۱۳۸۹ھ

الجواب: ایسے اوراد کو عملیات کہا جاتا ہے جن میں یہ ضروری ہے کہ مخالف شریعت نہ ہوں۔ اور ان میں یہ ضروری نہیں کہ بعینہا منقول اور مروی ہوں۔ والدلیل علیہ ما ثبت فی غیر حدیث واحد من تغیر الرقیٰ و تقریر ھا فی بعض فافھم۔ ﴿۱﴾ ولا تکن من النجدیین. اور ایک صحیح العقیدہ شخص کیلئے نداء میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لانہ لایعتقد النبی ﷺ حاضراً وناظراً وعالماً بالغیب واما تصورہ فلا ضیر فیہ بدلیل جواز ذکر شمائلہ وھو لایمکن بدون التصور فتدبر. ولا تکن من المتوحدین. اور کشف قبور وغیرہ بھی ایک عمل ہے عملیات سے اور اہل فن کے نزدیک مجرب اور مشاہد ہے۔ ﴿۲﴾ لیکن یہ ایک امر ظنی

﴿۱﴾ عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاھلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف تریٰ فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقیٰ مالم یکن فیہ شرک. رواہ مسلم.
(مشکواۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی الفصل الاول)

﴿۲﴾ قال العلامہ ملا علی قاری وھذا الحدیث مثل قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لو علمتم ماعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا . و فیہ ان الکشف بحسب الطاقۃ و من کوشف بما لا یسعہ یطیح و یھلک .
(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکواۃ ص ۳۴۶ جلد ۱ کتاب الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔قطعی نہیں ہے۔لہٰذا اس کو ملزم نہیں سمجھا جائے گا۔واضح رہے۔کہ تمام طرق (تصوف) کا مقصود مرتبہ احسان کا حصول ہے۔و هو ان تعبدالله كانک تراه فان لم تكن تراه فانه يراک﴿۱﴾ اور یہ اذکار اور مراقبات جو مشائخ نے تلقین کئے ہیں۔اس مرتبہ کے حصول کے ذرائع اور اسباب ہیں۔بالفاظ دیگر معالجات ہیں۔اور علماء نے تصریح کیا ہے۔کہ معالجات وغیرہ کو بدعات نہیں کہا جا سکتا ہے۔﴿۲﴾ بلکہ یہ درحقیقت مصالح وقت میں داخل ہیں۔فقط

پیر کے مخصوص الفاظ اور بزرگوں کے تصاویر آویزاں کرنا

سوال: ہمارے علاقے میں بعض لوگ اپنے آپ کو اہل الطریقت کہہ کر ایک ختم ہر شب جمعہ کرتے ہیں اس میں وہ یہ الفاظ کہتے ہیں امداد کن امداد کن از ہر غمے۔آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر جیلانی و یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ساتھ ساتھ یہ لوگ بزرگوں کے تصاویر دیواروں پر اپنے سامنے لٹکا کر ان کے تعظیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا طریقہ دوسرے طریقوں سے جداگانہ ہے جناب آپ صاحبان مسائل میں پاکستان کا ماویٰ وملجاء ہیں اس لئے ان مسائل کا حل بمعہ حوالہ جات تحریر فرماویں۔

المستفتی: قاضی فیض الرحمٰن سیاہ بدر کئی علاقہ ذوگدرہ دیر بالا ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

الجواب: یہ الفاظ اگر حاضر وناظر کے عقیدہ یا تسلط غیبی کے عقیدہ سے کہتے ہوں۔تو مشرک ہیں اور کافر ہیں۔لما فی البزازیه من قال ارواح المشائخ حاضرة يكفر﴿۳﴾ انتهى . و صرح ابن القيم في مدارج السالكين ان العبادة هي عبارة عن التسلط الغيبي علماً و قدرة و صرحالفقهاء والمتكلمون باختصاص علم الغيب بالله تعالى (فليراجع الى الخانيه باب النكاح و المسامره)﴿۴﴾ اور پیغمبر علیہ السلام نے تصویر کشی پر لعنت بھیجی ہے۔اور فرمایا ہے۔کہ جہاں جاندار کے تصاویر

﴿۱﴾ (صحيح البخاری ص ۱۲ جلد ۱ باب سوال جبرئيل النبی ﷺ عن الايمان والاسلام والاحسان)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين (البدعة) قد تكون واجبة كنصب الادلة للردعلى اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كا حداث نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن في الصدر الاول الخ (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۴۱۴ جلد ۱ مطلب البدعة خمسة اقسام)

﴿۳﴾ (فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ص ۳۲۶ جلد ۶ كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا او خطاء) وايضا قال ابن نجيم من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر (بحر الرائق ص ۱۲۴ جلد ۵ باب احكام المرتدين) (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوں۔وہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير . (متفق عليه) وقال اشد الناس عذاباً عندالله المصورون (متفق عليه) ﴿۱﴾ اور بالخصوص اس صورت میں بت پرستی اور صورت پرستی کا شدید خطرہ موجود ہے۔پس ایسے پیروں سے ہر مسلمان کیلئے اجتناب ضروری ہے۔فقط

مستورات کیلئے زیارت القبور اور قرآن وعلم پر پیر کو فضیلت دینا

سوال : (۱) اس پرفتن دور میں عورتوں کیلئے قبرستان اور اولیاء کرام کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟ جبکہ قدم قدم پر نئے نئے فتنے ایمان کو لوٹنے کے درپے ہیں۔(۲) اگر کوئی شخص کہہ دے کہ میرے لئے میرا پیر قرآن سے بہتر ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟(۳) مجھے علم سیکھنے کی ضرورت نہیں اپنے پیر اور اولیاء کرام کے عمل پر بخشا جاؤنگا۔اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی : جمعہ گل محلہ کرشن پورہ پشاور شہر ۱۹۷۰ء/۵/۱۸

الجواب : (۱) زیارت القبور اگر چہ اصل مذہب میں مرد اور عورت کیلئے یکساں جائز ہے . لعموم الحديث الآن زوروها۔﴿۲﴾ لیکن مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ عورتوں کو فتنوں کی وجہ سے اجازت نہیں دی جائیگی۔ جیسا کہ نماز باجماعت کیلئے مسجد میں حاضری کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔﴿۳﴾

(۲)(۳) یہ شخص جہل کے وجہ سے غلو میں مبتلا ہے۔اس کیلئے توبہ ضروری ہے۔﴿۴﴾ فقط

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ﴿۳﴾ رجل تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله كان باطلاً لقوله ﷺ لا نكاح الا بشهود وكل نكاح يكون بشهادة الله وبعضهم جعلوا ذلك كفراً لانه يعتقدان الرسول ﷺ يعلم الغيب وهو كفر. (فتاوى قاضيخان على هامش الهنديه ص ۳۳۴ جلد ۱ فصل في شرائط النكاح)

﴿۱﴾(مشكواة المصابيح ص ۳۸۵ جلد ۲ باب التصاوير)

﴿۲﴾(مشكواة المصابيح ص ۱۵۴ جلد ۱ باب زيارة القبور)

﴿۳﴾قال العلامه ابن عابدين (قوله ولو للنساء) وقيل تحرم عليهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وجزم في شرح المنية بالكراهة لمامر في اتباعهن الجنازة وقال الخير الرملي ان كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ماجرت به عادتهن فلا تجوز وعليه حمل حديث لعن الله زائرات القبور وان كان للاعتبار والترحم من غير بكاء والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا بأس اذا كن شواب كحضور الجماعة في المساجد وهوتو فيق حسن. (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۶۲۵ جلد ۱ مطلب في زيارة القبور)

﴿۴﴾قال الله تعالى ولا تزر وازرة وزر اخرى (پاره: ۲۳ سورة الزمر آيت ۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کافروں میں اولیاء اللہ نہیں ہو سکتے

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ کافروں میں بھی اولیاء اللہ ہوا کرتے ہیں اور حوالہ مولانا روم کے مثنوی کا دیتا ہے کیا یہ عقیدہ رکھنا درست ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: میاں احسان اللہ ڈاک اسماعیل خیل نوشہرہ پشاور..... ۳۰ رجولائی ۱۹۷۳ء

الجواب: کافروں میں اولیاء اللہ نہیں ہو سکتے۔ لان الولی هو المؤمن المتقی ﴿۱﴾ قال اللہ تعالیٰ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ﴿۲﴾ والذین امنوا و کانوا یتقون. ﴿۳﴾ بے شک کفار میں صاحب توجہ، صاحب تصرف اور صاحب نسبت ہو سکتے ہیں لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے ان کے تمام کے تمام اعمال عبث اور باطل ہیں۔ ﴿۴﴾ وهو الموفق

مرشد کامل سے بیعت کرنا قرآن وحدیث اور تعامل صلحاء امت سے ثابت ہے

سوال: البیعة من المرشد الکامل المکمل جائز ام لا؟

المستفتی: اراکین دار العلوم بحرین سوات.....۲۱ ررجب ۱۴۰۲ھ

الجواب: بیعة الارشاد والسلوک جائزة مذکورة فی القرآن والخدیث و تعامل بها صالحوا الامة. ﴿۵﴾ و هو الموفق

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری الولی هو العارف بالله وصفاته بقدر ما یمکن له المواظب علی الطاعات المجتنب عن السیات المعرض عن الا نهماک فی اللذات والشهوات والغفلات واللهوات.
(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۷۹ خوارق العادات والکرامات للاولیاء حق)

﴿۲﴾ (پاره: ۱۱ سورة یونس آیت: ۶۲) ﴿۳﴾ (پاره: ۱۱ سورة یونس آیت: ۶۳)

﴿۴﴾ قال الملا علی قاری واما التی تکون ای الخوارق للعادة التی تو جد لاعدائه ...مثل ابلیس... وفرعون... والدجال ای حیث وردانه یقتل شخصا ویحیه مما روی فی الا خبار... فلا نسمیها ای تلک الخوارق ایات ای معجزات لا نها مختصة بالا نبیاء علیهم السلام ولا کرامات ای لاختصاصها بالاصفیاء ولکن نسمیها قضاء حاجات لهم لان الله تعالیٰ یقضی حاجات اعدائه استدراجاً ای مکراً بهم فی الدنیا وعقوبة لهم فی العقبیٰ ویزدادون عصیانا ای ان کانو افجاراً او کفراً ای ان کانوا کفاراً... وذلک کله جائز ای وقوعه من الله اوثابت نقلاً وممکن ای عقلاً کما فی قضیة ابلیس ودعوته بقوله انظرنی الی یوم یبعثون واجابته بقوله سبحانه فانک من المنظرین الی یوم وقت المعلوم الخ. (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۸۱ مایظهر من الخوارق علی ایدی بعض الکفرة والفساق)

﴿۵﴾ قال الامام ولی الله الدهلوی. قال الله تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله. ید الله فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفیٰ بما عهد علیه الله فسیؤتیه اجراً عظیماً.
واستفاض عن رسول الله ﷺ ان الناس کانوا یبایعونه تارة علی الهجرة والجهاد وتارة علی اقامة ارکان الاسلام وتارة علی الثبات والقرار فی معرکة الکفار وتارة علی التمسک بالسنة والاجتناب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رسمی پیر کے رسمی طریقے اور اس پیر سے بیعت کرنا

سوال: محترم القام جناب مفتی محمد فرید صاحب مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

گزارش یہ ہے کہ یہاں ایک پیر صاحب ہیں۔لوگوں کو وظائف دیتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ درمیان ذکر نفی اثبات اپنے پیر کا تصور کیا کرو یعنی لا الہ سے آگے اور الا اللہ سے پہلے۔کیا یہ تصور جائز ہے۔دوران تراویح پہلی تسبیح کے بعد یہ پیر دائیں طرف متوجہ ہوکر" مرحبا مرحبا یا شهر رمضان یا شهر غفران" وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں کیا یہ طریقہ کتب فقہ میں موجود ہے؟ یہ پیر تہجد،اشراق،ظہر،عصر،عشاء کے قبل چار سنت وغیرہ نفل نمازیں نہیں پڑھتے۔اس پیر کے ہاتھ دھونے کا برتن الگ ہے لوگ اس برتن میں ہاتھ دھونے کی شرکت نہیں کر سکتے۔مرید مصافحہ کے وقت تقبیل یدین اور انحناء کرتے ہیں اور پیر صاحب لوگوں کو منع نہیں کرتے بلکہ پیر صاحب اس کو جائز کہتے ہیں نیز پیر صاحب دونوں وقت گوشت کھانے کا عادی ہے۔تو کیا اس پیر سے بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولوی محمد قمر الدین لاچی کرم ایجنسی......۳۰ر شوال ۱۳۸۹ھ

الجواب: وعلیکم السلام کے بعد واضح رہے کہ یہ رسمی پیر ہے اور جاہل بھی ہے اس سے بیعت نہ کرنا ضروری ہے اور بیعت شدہ گان کے لئے اجازت ہے کہ دوسرے متبع سنت پیر سے بیعت کریں۔﴿۱﴾ فقط

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)عن البدعة والحرص على الطاعات كما صح انه ﷺ بايع نسوةً من الانصار على ان لاينحن. وروى ابن ماجة انه بايع ناساً من فقراء المهاجرين على ان لا يسئل الناس شيئاً فكان احدهم يسقط سوطه فينزل عن فرسه فياخذه ولا يسئل احداً و مما لا شک فيه و لا شبهة انه اذا ثبت عن رسول الله ﷺ فعل على سبيل العبادة والاهتمام بشانه فانه لا ينزل عن كونه سنةً في الدين.
(القول الجميل في بيان سواء السبيل ص ۱۳ الفصل الاول)

﴿۱﴾قال العلامه على قارى رحمة الله عليه الولى هو العارف بالله وصفاته بقدر ما يمكن له المواظب على الطاعات المجتنب عن السيئات المعرض عن الانهماک فى اللذات والشهوات والغفلات واللهوات.(شرح فقه الاكبر لملا على قارى ص ۷۹ الكرامات للاولياء حق)
وقالى ابن القيم الجوزية فاولياء الرحمن هم المخلصون لربهم المحكمون لرسوله في الحرم والحل الذين يخالفون غيره لسنته لا يخالفون سنته لغيرها فلا يبتدعون ولا يدعون الى بدعة ولا يتحيزون الى فئة غير الله ورسوله واصحابه ولا يتخذون دينهم لهوا ولعبا ولا يستحبون سماع الشيطان على سماع القرآن الخ.(كتاب الروح ص ۳۲۷ الفرق بين اولياء الرحمن واولياء الشيطان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طریقت، مراقبہ اور ذکر واذکار کا ثبوت اور توسل بالصالحین

سوال :(۱) سلسلہ ہائے طریقت کے بزرگ جو مراقبات اور ذکر واذکار کے طریقے بتلاتے ہیں احادیث صحیحہ سے اور صحابہ یا تابعین سے اس کا وجود ثابت نہیں تو پھر یہ کیونکر جائز ہو سکتے ہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک نہ کوئی بدعت سیئہ ہے اور نہ حسنہ ہے۔ اور تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے بلکہ حضرت کے تصانیف سے خود معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کے موجد ہیں۔ تو کیا یہ بدعات نہیں ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں۔

(۲) لطائف سبعہ اذکار ومراقبات کیلئے متعین فرمائے گئے ہیں۔ ان کا وجود کہاں سے ثابت ہے۔ خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد صاحب، شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان رحمہم اللہ اور اسی شان کے دیگر حضرات اس کے قائل ہیں۔ حالانکہ اس کا وجود ثابت نہیں۔

(۳) اسی طرح دعا کرنا'' کہ اے اللہ فلاں بزرگ کے طفیل اور توسل سے میرا فلاں کام کردیں'' اس کا ثبوت اگر صحابہ کے منقولہ دعاؤں سے ہو سکے تو دیویں اور قرآن وحدیث سے نیز جواب دیویں۔

المستفتی: نامعلوم.....

الجواب:(۱)(الف) مرتبہ احسان حاصل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے جس کی تفسیر پیغمبر علیہ السلام نے **الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک** سے ﴿۱﴾ ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ مرتبہ ذکر وفکر سے حاصل ہوتا ہے تو بزرگان دین نے جواذکار اور مراقبات منتخب کئے ہیں تجربہ کے بنا پر یا کشف کے بنا پر یا فراست ایمان کی بنا پر ﴿۲﴾ تو در حقیقت یہ مشق اور ریاضت کے طور سے منتخب ہوئے ہیں اور یہ مبادی اور معالجات میں داخل ہیں۔ جن کو بدعت نہیں کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ صیغ اور تراکیب کا مشق کرانا۔ وغیرہ وغیرہ

﴿۱﴾(صحیح البخاری ص ۱۲ جلد ۱ باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان الخ)

﴿۲﴾قال الملا علی قاری ان کشف العلم با لا مور الشرعیة خیر من کشف العلم بالامور الکونیہ ثم اعلم انہ قال رسول اللہ ﷺ اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ ثم قرء قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لآیات للمتوسمین ای المتفرسین رواہ الترمذی من روایة ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ومما ینبغی التنبیہ علیہ ھنا ان الفراسة ثلاثة انواع فراسة ایمانیة وسببھا نور یقذفہ اللہ تعالیٰ فی قلب عبدہ وحقیقتھا انھا خاطر یھجم علی القلب ویثب علیہ کوثوب الاسد علی الفریسة ومنھا اشتقاقھا وھذہ الفراسة علی حسب قوة الایمان فمن کان اقویٰ ایمانا فھو احذ فراستہ قال ابو سلیمان الدارانی الفراسة مکاشفة النفس و معاینة الغیب وھی من مقامات الایمان انتھی الخ.(شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۸۰ مایظھر من الخوارق علی ایدی بعض الکفرة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(صرح بہ الشاطبی) بے شک اس کو معالجت یا مصلحت وقت سے تعبیر کرنا درست ہے۔

(ب) نیز واضح رہے کہ بر مقتضائے حدیث انا عند ظن عبدی بی ﴿۱﴾ صوفیائے کرام ریاضت اور ذکر وفکر (مراقبہ) سے اللہ تعالیٰ سے اپنے حسن ظن کے بنا پر واقعات معلوم کرتے ہیں۔ جو کہ کسی پر حجت تو نہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن فوائد اس میں موجود ہیں۔ مثل اطمینان کے۔ ﴿۲﴾ (۲) ریاضت، فراست اور کشف سے۔ ﴿۳﴾ (۳) اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جواز پر بہت سے روایات موجود ہیں تمام اکابرین دیوبند اس کے جواز پر قائل ہیں ومن دلائل جوازہ کان ابوهما صالحا﴿۴﴾. الآیہ. وقوله تعالیٰ الحقنا بهم ذریتهم۔ ﴿۵﴾ وحدیث اسألک بمحمد نبیک وحدیث بحق السائلین علیک وحدیث السؤال بصعا لیک المهاجرین. ﴿۶﴾ فقط

صوفیاء کرام کے چلہ کشی کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض مشائخ چالیس دن چلہ کشی کرتے ہیں کیا یہ چلہ کشی جائز ہے۔ اس کا کوئی ثبوت موجود ہے؟

المستفتی: رحمت کریم قادریہ غفوریہ جنیدیہ چشتیہ نظامیہ نوشہرہ......۱۹/۲/۱۹۶۹ء

﴿۱﴾ عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ یقول الله تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی الخ متفق علیه .(مشکوٰة المصابیح ص ۱۹۶ جلد ۱ باب ذکر الله عزوجل والتقرب الیه)

﴿۲﴾ قال الامام ولی الله الدهلوی و اما کشف الوقائع المستقبلة فطریقه ان یفرغ نفسه عن کل شئ الا انتظار معرفة هذه الواقعة فاذا انقطع عنه کل حدیث وکان الانتظار کطلب الماء للعطشان جعل یربوا بنفسه زماناً بعد زمان الی الملأ الاعلیٰ او السافل بقدر استعداده و یتجرد الیهم فانه عن قریب ینکشف علیه الامر بهتف هاتف او روية واقعة فی الیقظة او رؤیا فی المنام . (القول الجمیل للشاه ولی الله ص ۹۸ طریق کشف الوقائع المستقبلة)

﴿۳﴾ قال الملا علی قاری ان کشف العلم بالامور الشرعیة خیر من کشف العلم بالامور الکونیه ثم اعلم انه قال رسول الله ﷺ اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله ثم قرء قوله تعالیٰ ان فی ذلک لآیات للمتوسمین ای المتفرسین رواه الترمذی من روایة ابی سعید الخدری رضی الله عنه ومما ینبغی التنبیه علیه هنا ان الفراسة ثلاثة انواع فراسة ایمانیة وسببها نور یقذفه الله تعالیٰ فی قلب عبده وحقیقتها انها خاطر یهجم علی القلب ویثب علیه کوثوب الاسد علی الفریسة ومنها اشتقاقها وهذه الفراسة علی حسب قوة الایمان فمن کان اقوی ایماناً فهو احدّ فراسته قال ابو سلیمان الدارانی الفراسة مکاشفة النفس و معاینة الغیب وهی من مقامات الایمان انتهی الخ .(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۸۰ مایظهر من الخوارق علی ایدی بعض الکفرة)

﴿۴﴾ (پاره: ۱۶ سورة کهف آیت: ۸۲) ﴿۵﴾ (پاره: ۲۷ سورة الطور آیت: ۲۱)

﴿۶﴾ اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبینا محمد ﷺ الخ الحدیث رواه الطبرانی صغیر وکبیر والبیهقی وحدیث ان النبی ﷺ کان یستفتح بصعالیک المهاجرین رواه صاحب شرح السنة فی شرح السنة وقال الملا علی قاری فی شرح فقه الاکبر قلت قدورد ایضا اللهم انی اسئلک بحق السائلین علیک وبحق ممشای الیک الخ .(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۳۲ دعاء الکافر غیر مستجاب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اگر چلہ کشی سے مقصود خلوت میں عبادت ہو﴿۱﴾۔اور یہ مقصد ہو کہ چالیس دن لگاتار جو عبادت کی جاتی ہے وہ نفس میں راسخ ہو جاتی ہے اور یہ چلہ طیبات کے تحریم عملی سے بھی خالی ہو۔تو اس کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ﴿۲﴾.ونظیرہ الخلاء فی غار حراء ﴿۳﴾واعتکاف موسیٰ علیہ السلام اربعین لیلۃ المروی بلا نکیر ﴿۴﴾وقال علیہ الصلاۃ والسلام من صلی للّٰہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرہ الاولیٰ کتب لہ برآءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق. ﴿۵﴾فقط

ذکر اسم ذات کے وقت تصور شیخ

سوال: اگر کوئی آدمی اپنے شیخ کو حاضر وناظر تو نہ سمجھے لیکن ذکر اسم ذات کرتے وقت اپنے ساتھ بیٹھا ہوا تصور کرے تو کیا اس میں کوئی شرعی موانع ہیں۔اور تھوڑی دیر کیلئے تصور شیخ کا کر کے ذکر اسم ذات کا کرنا جائز ہے؟

المستفتی: محمد یعقوب خان اندرون فتح پوری دروازہ مظفر گڑھ

الجواب: تصور شیخ جائز ہے۔یعنی جبکہ بطور علاج ہو﴿۶﴾نہ کہ بطور ثواب ہو۔

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری وفراسۃ ریاضیۃ وھی التی تحصل بالجوع والسھر والتخلی فان النفس اذا تجردت عن العوائق والعلائق بالخلائق صا رلھا من الفراسۃ والکشف بحسب تجردھا .
(شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۸۰ ما یظھر من الخوارق علی ایدی بعض لکفرۃ)

﴿۲﴾(پ : ۷ سورۃ المائدۃ رکوع : ۲ آیت : ۸۷)

﴿۳﴾ عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنھا انھا قالت اول مابدئ بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی الرؤ یا الصالحۃ فی النوم فکان لایری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حرآء الخ .(صحیح البخاری ص ۲ جلد ۱ باب کیف کان بدؤ الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

﴿۴﴾قال اللہ تعالیٰ واذ وٰعدنا موسیٰ اربعین لیلۃً ثم اتخذ تم العجل من بعدہ وانتم ظٰلمون (پارہ: ۱ سورۃ البقرہ آیت: ۵۱)

﴿۵﴾(ترمذی ص ۳۳ جلد ۱ باب فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ ابواب الصلواۃ)

﴿۶﴾ قال الشیخ محمد بن عبد اللہ الخانی النقشبندی الحنفی ،الرابطۃ وھی طریقۃ مستقلۃ للوصول وعبارۃ عن ربط القلب بالشیخ الواصل الی مقام المشاھدۃ المتحقق بالصفات الذاتیۃ وحفظ صورتہ فی الخیال ولو بغیتہ فرؤیتہ بمقتضی الذین اذا رؤاذکر اللہ تحصل بھا الفائدہ کما تحصل من الذکر بموجب ھم جلساء اللہ تعالیٰ ولا یخفیٰ ماورد من الاحادیث فی الحث علی الجلیس الصالح والشیخ کا المیزاب ینزل الفیض من بحرہ المحیط الی قلب المرید المرابط وان وجد الفتور فی الرابطۃ یحفظ صورۃ شیخہ فی خیالہ بموجب المرء مع من احب فیحفظ الصورۃ یتحقق ویتصف المرید باوصاف الشیخ واحوالہ التی لہ الخ .(کتاب البھجۃ السنیۃ فی اداب الطریقۃ النقشبندیہ ص ۴۲ فصل فی طرق الوصول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیری مریدی کا اثبات اور مقدار وظائف

سوال: پیری مریدی کس آیت یا حدیث نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ اور وظائف کے مقدار کا کیا ثبوت ہے۔ بینو اوتو جروا

المستفتی: دارالعلوم ہاشمیہ جم روڈ قمبر آباد باڑہ پشاور ۱۹ر ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

الجواب: قد ثبت هذه البيعة بقوله تعالىٰ يا ايها النبى اذا جاءک المؤمنات يبايعنک الآية ﴿۱﴾. وبقوله عليه السلام بايعونى على ان لا تشركوا الخ ﴿۲﴾ واصل التصوف حديث ان تعبد الله كانک تراه ﴿۳﴾. وتعين العدد لتطيب خاطر المريد ولتعرف تاثيره بالتجربة وليس هو امراً لازماً ونظيره مقدار الدواء واجزاءه. ﴿۴﴾ فافهم

عورت کا اجنبی پیر سے پردہ کرنا ضروری ہے

سوال: کیا کسی عورت کیلئے اپنے پیر صاحب سے پردہ کرنا ضروری ہے؟

المستفتی: سیف الدین ایم اے سرائے نورنگ بنوں ۱۳۹۷ھ

الجواب: پیر جب اجنبی ہو ﴿۵﴾ تو اس سے پردہ ضروری ہے۔ وهو الموفق

﴿۱﴾ (پارہ: ۲۸ سورة الممتحنة آیت: ۱۲)

﴿۲﴾ عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال وحوله عصابة من اصحابه بايعونى على ان لا تشركوا با لله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا فبايعناه على ذلک. (صحيح البخارى ص۷ جلد ۱ باب علامة الايمان حب الانصار)

﴿۳﴾ (صحيح البخارى ص۱۲ جلد۱ باب سوال جبريل النبى ﷺ عن الايمان والاسلام والاحسان الخ)

﴿۴﴾ يدل عليه ما قال العلامه الوسى فى الكلام على النسخ وحقيقته فقال وذلک يختلف باختلاف الاعصار والاشخاص كالدواء الذى تعالج به الادواء فان النافع فى عصر قديضر فى غيره.
(تفسير روح المعانى ص۵۵۲ جلد۱ سورة البقره آيت:۱۰۶)

﴿۵﴾ قال الله تعالىٰ وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن الا ماظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن ولا يبدين ذينتهن الا لبعولتهن او ء اباۤء هن او ء اباۤء بعولتهن اوابناۤئهن او ابناۤء بعولتهن او اخوانهن او بنى اخوانهن او بنى اخوتهن او نسائهن او ما ملكت ايمانهن او التابعين غير اولى الاربة من الرجال اوالطفل الذين لم يظهروا على عورت النساء الخ(سورة النور پاره:۱۸ آيت:۳۱)
قال المجدد الف ثانى المحبوب الصمدانى رحمة الله عليه مجيبا لمن سأله عن طريق التعليم للنساء ان كانت المرأة محرما فاى مانع والا فتجلس وراء الحجاب وتأخذ الطريقه. (البهجة السنية فى اداب الطريقة النقشبنديه ص۴۰ فصل فى بيان ما يتعلق بالاخذ والشروع)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دوسروں کو مرید کرنے کیلئے خلافت واجازت شرط نہیں البتہ موجب برکت ہے

سوال: کیا کسی شخص کیلئے اپنے پیر کی اجازت وخلافت کے بغیر لوگوں کو مرید بنانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی محمد اشرف طالب جامعہ ملتان ۲۳/ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

الجواب: کسی کے مرید کرنے کی صحت کیلئے خلافت اور اجازت شرط نہیں ہیں۔ البتہ برکت کے حصول کیلئے خلافت اور اجازت شرط ہیں۔ نیز اہلیت کیلئے اپنا ظن (۱) کافی نہیں ہے۔ اہل فن کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے۔ وھو الموفق

ایک سلسلہ میں دوسرے مرشد سے بیعت خواہ قبل وفات ہو یا بعد الوفات

سوال: (۱) ایک شخص مثلاً سلسلہ قادریہ میں کسی مرشد سے بیعت کر چکا ہے تو اب وہ اپنے مرشد کے حین حیات ہی میں اسی سلسلہ قادریہ میں دوسرے مرشد سے بیعت کرسکتا ہے یا نہیں۔

(۲) کیا بعد از وفات مرشد اول دوسرے مرشد سے بیعت کرسکتا ہے؟ اور اگر دوسرے سلسلہ میں ہو تو پھر کیا حکم ہوگا۔

(۳) بعض حضرات کا خیال ہے کہ طریقت کے بغیر ولایت حاصل نہیں ہوتی۔ کیا واقعی ولایت کیلئے بیعت شرط ہے؟

المستفتی حافظ نور الہادی محب باندہ مردان ۲/ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) جائز ہے (۲) کما فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ۔

(۲) صالحین کا تعامل دوسری جگہ بیعت کرنے پر واقع ہے خواہ اسی سلسلہ میں ہو، یا دوسری سلسلہ میں۔ البتہ بیک وقت متعدد سلاسل کے اوراد کا مشق کرنا مضر صحت بدن ودماغ ہے۔

---

(۱) قال الشیخ محمد بن عبداللہ الخانی النقشبندی عن الرازی رحمۃ اللہ علیہ ولا یخفی ان من تصدر للمشیخۃ من غیر اذن فما یفسدہ اکثر مما یصلحہ وعلیہ اثم قاطع الطریق فانہ بمعزل عن رتبۃ المریدین الصادقین فضلاً عن المشائخ العارفین الخ (کتاب البہجۃ السنیۃ فی اداب الطریقۃ النقشبندیہ ص ۳۵ باب فی بیان المشیخۃ)

(۲) قال الشیخ محمد بن عبد اللہ الخالدی النقشبندی الحنفی وجوزوا التعدیل فی حیاۃ الشیخ الاول اذ رأی الطالب رشدہ فی موضع اخر یجوز لہ من غیر انکار لشیخہ الاول ان یذھب الیہ ویأخذ علیہ ویتخذہ شیخا ثانیا (البہجۃ السنیۃ فی اداب الطریقۃ النقشبندیہ ص ۳۰ باب فی بیان المشیخۃ)

وقال الامام ولی اللہ الدھلوی فاعلم ان تکرار البیعۃ من رسول اللہ ﷺ ماثور وکذالک عن الصوفیۃ اما من الشخصین فان کان بظہور خلل فی من بایعہ فلا بأس وکذالک بعد موتہ او غیبتہ المنقطعۃ واما بلا عذر فانہ یشبہ التلاعب ویذھب بالبرکۃ ویصرف قلوب الشیوخ عن تعھدہ (القول الجمیل ص ۲۹ حکمت تکرار بیعت)

(۳) بیعت امر مستحب ہے۔﴿۱﴾البتہ حصول ولایت کیلئے جتنے ذرائع ہیں ان میں شاہراہ اور کامیاب ذریعہ یہی ہے﴿۲﴾وھو الموفق

بیعت میں حضور ﷺ سے ملانا اور شیخ طریقت کی پہچان کا معیار

سوال: ایک صاحب نے تصوف وسلوک کے موضوع پر کتاب لکھی ہے۔ اور شیخ طریقت کے متعلق پہچان کے ذکر میں فرمایا ہے کہ تصوف اور سلوک کے منازل طے کرنے کیلئے مراقبہ فنا فی الرسول بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جو شیخ اتنا نہیں کرسکتا۔ وہ یقیناً شیخ طریقت ہونے کے اعتبار سے ناقص ہے۔ (دلائل السلوک ص ۶۶، ۶۷) اپنے طریقہ بیعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس ناچیز کا طریقہ یہی ہے کہ اولاً اپنے ہاتھ پر بیعت طریقت کبھی نہیں لی۔ صرف تعلیم دیتا ہوں اور ابتدائی منازل طے کرا کر دربار نبوی ﷺ میں پیش کرتا ہوں۔ جو تمام جہان کے پیر ہیں۔ صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہے۔ کہ پیر صاحب فرمادیں۔ اور تمہیں دربار نبوی ﷺ میں پہنچادیا۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ سالک خود مشاہدہ کرے کہ منازل سلوک طے کررہا ہے۔ اور دربار نبوی میں پہنچ کر حضور ﷺ کے دست مقدس پر بیعت کررہا ہے۔ اگر کوئی مدعی دربار نبوت تک رسائی نہیں رکھتا۔ پھر بیعت لیتا ہے تو وہ دھوکہ باز ہے۔ ماخوذ ہوگا پس کامل وناقص کی یہی پہچان ہے خوب سمجھ لو۔ (دلائل السلوک ۶۶، ۶۷) اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شیخ طریقت کیلئے حضور ﷺ کے دست مقدس پر مرید کو بیعت کرانا اس کے کامل ہونے کی پہچان ہے ورنہ (العیاذ باللہ) وہ دھوکہ باز ہے ماخوذ اور ناقص ہے، کیا یہ تصوف کتاب وسنت پر مبنی ہے اور ان عقائد ونظریات میں مصنف کتاب اپنے آپ کو سلسلہ عالیہ دیوبندیہ سے منسلک کرتا ہے۔ تو کیا اس انتساب عقیدہ میں وہ صحیح ہے؟

المستفتی: محمد الطاف ربانی دیوبندی خطیب جامع مسجد راوی روڈ لاہور ۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: اس مولف نے ارشاد اور دعوت کی صحت کے لئے جو شرط مقرر کیا ہے وہ خود ساختہ ہے اور بدعت ہے یہ اشتراط نہ قرآن وحدیث سے معلوم ہے اور نہ اجماع وقیاس سے مبرہن ہے اور نہ صوفیائے عظام نے یہ

﴿۱﴾قال الامام ولی اللہ الدھلوی فاعلم ان البیعة سنة و لیست بواجبة لان الناس بایعوا النبی ﷺ و تقربوا بھا الی اللہ تعالیٰ ولم یدل دلیل علی تاثیم تارکھا ولم ینکر احد من الائمة علی انھا لیست بواجبة . (القول الجمیل ص ۱۹ الفصل الثانی)
﴿۲﴾قال الشیخ محمد بن عبد اللہ الخانی عن الشیخ عبد الوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ قال ولا شک ان علاج امراض الباطن من حب الدنیا والکبر والعجب والریاء والحقد والحسد والغل والنفاق کلہ واجب کما تشھد لہ الاحادیث الواردة فی تحریم ھذہ الامور والتوعد بالعقاب علیھا فعلم ان کل من لم یتخذلہ شیخا یرشدہ الی الخروج عن ھذہ الصفات فھو عاص للہ تعالیٰ ورسولہ ﷺ لانہ لا یھتدی لطریق العلاج بغیر شیخ ولو حفظ الف کتاب فی العلم الخ . (کتاب البھجة السنیة فی اداب الطریقة العلیة النقشبندیہ ص ۴ مقدمہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شرط لگائی ہے۔اور یہ مدعی اپنے کلام میں متناقض بھی ہے۔اس نے اس کتاب میں کشف کی بہت مذمت کی ہے اوراس کے بعد اس خاص کشف کو مدار کمال اور مدار ارشاد قرار دیا ہے حقیقت یہ ہے۔کہ یہ مدعی خدا رسیدہ نہیں ہے۔ورنہ یہ فناءاورترک دعویٰ سے آراستہ ہوتا۔وھو الموفق

طریقت کے مقاصد سے ناواقف پیر سے دور رہنا چاہئے

سوال:ایک شخص اپنے آپ کوولی اللہ کہتا ہے۔ذکر کرتے وقت کہتا ہے کہ مجھے بیت اللہ نظر آرہا ہے مسجد نبوی نظر آرہا ہے حضورﷺ نظر آرہے ہیں۔یہ شخص بیعت بھی دے رہا ہےاور کہتا ہے کہ آپ سب حضورﷺ کے مرید ہوگئے اور کہتا ہے کہ میں اپنے مرید کو چھ مہینے کے اندر حضورﷺ سے ملاقی کرتا ہوں اور نہ ماننے والوں کو برا بھلا کہتا ہے۔تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟وھو الموفق

المستفتی: خادم جامع مسجد شاہ فیصل ڈیرہ اسماعیل خان...... ۲۴رصفر ۱۴۰۲ھ

الجواب:یہ شخص اہل اللہ نہیں ہے یہ شخص بیعت اورطریقت کے مقاصد (۱) سے بہت دور ہے۔طالبان حق کواس سے دور رہنا ضروری ہے۔وھوالموفق

مرشد کی وفات کی وجہ سے دوسرے مرشد سے بیعت اورتعویذات وعملیات کرنے کا حکم

سوال:(۱)اگرایک شخص نے کسی سے بیعت کی ہو بعد میں وہ مرشد فوت ہوجائے تو کیاوہ دوسرے مرشد سے بیعت کرسکتا ہے۔جبکہ ان کی تکمیل کیجائے۔(۲)حزب البحر پڑھنااورتعویذات وعملیات کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم ۶ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

الجواب:صالحین کے نزدیک یہ معروف ہے کہ وہ شیخ کی وفات کے بعد دوسرے شیخ سے تکمیل کرتے

(۱) قال غوث الاسلام والمسلمین شاہ غلام علی عبداللہ المجد دی پوشیدہ نیست کہ طریقہ (علیہ نقشبندیہ) عبارت است از دوام توجہ بقلب وبمبدأ فیاض واعتدال درنوافل عبادات وتوسط درترک ما کولات وتعمیر اوقات باوراد واذکارکہ بحدیث صحیح ثابت شدہ اند ودرین طریقہ مقامات سلوک از توبہ تا مقام رضا باجمال معمول است وحاصل آن دوام حضور بذات الہی وانجذاب جی روحی وذوق وشوق وجمعیت قلبی است واستغراق درمشہود خود موافق حدیث شریف (الاحسان ان تعبداللہ کانک تراہ) وصف حال این طریقہ است۔(مقامات مظہریہ ص ۵ فصل اول درذکر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں۔﴿۱﴾(۲) حزب البحر کا ورد کرنا اور تعویذات وعملیات کرنا درست ہیں۔جبکہ ناجائز اور شرکی کلمات سے خالی ہوں۔ لحديث مسلم اعرضوا علی رقاكم لابأس بالرقى مالم يكن فيه شرك﴿۲﴾ولحديث عبدالله بن عمرو بن العاص رواه ابوداؤد. ﴿۳﴾وهو الموفق

جذبہ کے طاری ہونے کی وجوہات اور توجہ کے اثر کے ازالے کا علاج

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک آدمی نے ایک پیر صاحب سے بیعت کیا ہے۔اور اب خود بھی لوگوں کو بیعت کراتے ہیں جمعہ کی رات کو بہیئت اجتماعیہ ذکر کرتے ہیں۔اور دوران ذکران پر جذبہ آتا ہے۔اور مسجد میں کودتے چلانگیں لگاتے ہیں۔اس کا کیا حکم ہے۔اور اس کا اثر کس طرح زائل ہوگا؟

المستفتی: ابوعاصم تجمل شاہ مٹہ مغل خیل پشاور ۲/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: جذب طاری ہونا حق ہے۔﴿۴﴾مگر اس کے طاری ہونے کی متعدد وجوہات ہیں (۱) عظمت الوہیت کی تجلی کا ورود (۲) توجہ کی وجہ سے ضیق صدر کا طرد (۳) شیطان کا باطن میں دخول۔پس اس جذباتی کیفیت کو

﴿۱﴾قال الشيخ محمد بن عبد الله الخالدی النقشبندی وجوزوا التعدد بل فی حياة الشيخ الاول اذا رای الطالب رشده فی موضع آخر يجوز له من غير انكار لشيخه الاول ان يذهب اليه ويأخذ عليه ويتخذه شيخاً ثانياً.(البهجة السنية فی اداب الطريقه الخالديه النقشبنديه ص ۳۰ باب المشيخة وادابها)وقال الامام الدهلوی ان تكرار البيعة اما من الشخصين فان كان بظهور خلل فی من بايعه فلا بأس و كذلک بعد موته او غيبته المنقطعة .(القول الجميل ص ۲۹ تكرار البيعت)

﴿۲﴾(مشكواة المصابيح ص ۳۸۸ جلد ۲ كتاب الطب والرقى)

﴿۳﴾(ابوداود ص ۱۸۷ جلد ۲ كيف الرقى كتاب الطب)

﴿۴﴾جذب بذات خود حق ہے۔لیکن یہ مغلوبیت ہے کمال نہیں ہے۔البتہ بعض اوقات سہو اور نسیان کی طرح کاملین پر بھی آتا ہے۔تاکہ شان بشریت ظاہر ہوجائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظمت تجلی کے مشاہدے سے بے ہوش ہوگئے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسىٰ صعقا (الاعراف ع ۱۷) اور اسی طرح صحابہؓ کو عذاب قبر مستحضر ہوا۔تو آواز لگائی۔ كما فی صحيح البخاری ص ۱۸۳ جلد ۱ قام رسول الله ﷺ خطيبا فذكر فتنة القبر التی يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلک ضج المسلمون ضجة۔اور اسی طرح زرارہ بن اوفیٰ نے جب نماز میں فاذا نقر فی الناقور تلاوت کیا۔تو وفات ہوا. كما فی الترمذی فی باب من وصف صلاة النبی ﷺ بالليل قبل باب نزول الرب تبارک وتعالى الى السماء الدنيا كل ليلة ۔اور فقہاء کرام بھی وجد کو جائز کہتے ہیں جب بلا اختیار ہو. كما فی الطحطاوی ص ۲۵۹ قبيل باب ما يفسد الصلاة .وفی مجمع الانهر عن التسهيل الواجد مراتب وبعضه يسلب الاختيار فلا وجه لمطلق الانكار وفی التار خانيه مايدل علی جوازه للمغلوب الذی حركاته كحركات المرتعش انتهى ۔مرتعش کے اندام بلااختیار حرکت کرتے ہیں لیکن ان حرکات کا حکم اسے ہوتا ہے۔بعض سلف اور بعض خلف نے اس وجد اور جذب پر انکار کیا ہے جیسا کہ علامہ آلوسی نے وتقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله کے تفسیر میں حضرت اسماء،ابن عمر،قتادہ،ابن جبیر اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم سے انکار روایت کیا ہے. روى عن عبد الله بن عروة بن الزبير قال قلت لجدتی اسماء كيف كان يصنع اصحاب رسول ﷺ اذا قرء والقرآن .قالت كانوا كما نعتهم الله تدمع اعينهم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بہر حال کمال جاننا تصوف سے عاری ہونے کی دلیل ہے اور سمجھدار لوگوں کیلئے تصوف سے متنفر کرنے کا ذریعہ ہے۔

نوٹ: ایسے مجمع میں بیٹھنے والا جب حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله پڑھے تو اس سے توجہ کا اثر زائل اور کالعدم ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ کہف کے اوائل پڑھنے سے دجال کا اثر زائل اور کالمعدوم ہوتا ہے۔ وهو الموفق

بیعت کی شرعی حیثیت اور ڈاکٹر اسرار کی بیعت سمع وطاعت

سوال: (۱) بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ یہ کتنی قسم کی ہوتی ہے۔ (۲) صحیح مسلم کی حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ جو شخص بغیر بیعت امیر کے مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ تو موجودہ دور میں اس وعید سے بچنے کی کیا سبیل ہے۔ (۳) ڈاکٹر اسرار احمد (تنظیم اسلامی) جو بیعت سمع وطاعت لے رہے ہیں کیا قرآن وحدیث کی رو سے اس کی کوئی گنجائش ہے؟

المستفتی: عبدالقدوس ہاشمی لالہ رخ واہ کینٹ ۲۶ رشوال ۱۴۰۵ھ

الجواب: (۱) قرآن اور احادیث سے پانچ قسم کے بیعت ثابت ہیں۔ بیعت علی الایمان، بیعت علی الجهاد، بیعت علی الخلافۃ، بیعت علی الہجرۃ، بیعت ارشاد۔ وهي في قوله تعالىٰ يا ايها النبي اذا جاء ک

(بقیہ حاشیہ) وتقشعر جلودهم. قلت فان ناسا ههنا اذا سمعوا ذلک تاخذ هم غشية قالت اعوذ بالله تعالىٰ من الشيطان (ص ۲۵۹ جلد ۲۳) سورۃ الزمر مكتبه رشيديه) اور ص ۲۶۰ جلد ۲۳ میں فرماتے ہیں کہ اسماء عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں لاتقعد معهم. اور اس صفحہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں شیطان داخل ہوتا ہے۔ قال ابن عمر وقد رءى ساقطاء من سماع القرآن فقال انا نخشى الله تعالى وما نسقط. هؤلاء يدخل الشيطان في جوفهم۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انما هذا ذهاب العقول والغشيان في اهل البدع وانما هو من الشيطان. اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ بيننا وبين هولاء اللذين يصرعون عند قراة القرآن ان يجعل احدهم على حائط باسطا رجليه ثم يقرء عليهم القرآن كله فان رمى بنفسه فهو صادق۔ پس تحقیق یہ ہے کہ منکر وہ وجد ہے جو تکلف سے ہو اور قصد واختیار سے ہو۔ اور مکر اور فریب ہو۔ انبیاء علیہم السلام کے عقول قوی اور حوصلے فراخ ہوتے ہیں اور اسی طرح صحبت کی برکت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوصلے فراخ اور عقول قوی تھے۔ تو تجلیات اور برکات کا تحمل کر سکتے تھے۔ اور چونکہ صوفیاء کرام کے حوصلے اور ظروف اتنے فراخ نہیں ہوتے تو تجلیات اور برکات کا تحمل وہضم نہیں کر سکتے۔ اس لیے ان پر وجد اور جذب آتا ہے۔ اس لئے علامہ آلوسی روح المعانی میں ص ۲۶۰ جلد ۲۳ میں فرماتے ہیں۔ ويقول مشائخهم ان ذلک لضعف القلوب عن تحمل الوارد وليس فاعلو ذلک في الكمال كالصحابة اهل الصدر الاول في قوة التحمل فما هو الا دليل النقص۔ اور قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری جلد ۸ سورۃ الزمر میں فرماتے ہیں۔ قلت وجه طريان هذه الحالة كثرة نزول البركات والتجليات مع ضيق حوصلة الصوفي وضعف استعداده انتهى. (والتفصيل في السلسله المباركه للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم) (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المؤمنات الآیۃ ﴿۱﴾۔وفی حدیث عبادۃ بن الصامت۔رواہ البخاری وغیرہ ﴿۲﴾۔اور یہ مروجہ بیعت طریقت قسم خامس ہے۔(۲) اس حدیث میں قسم ثالث مراد ہے۔خلیفہ برحق کا نصب کرنا واجبات عامہ ﴿۳﴾ سے ہے۔(۳) جو شخص دیندار علماء کے نزدیک قابل اعتماد نہ ہو اور صالحین کی صحبت اور تربیت سے محروم ہو تو اس سے بیعت کرنا اہل فن کے مذاق سے مخالفت بلکہ دین کی تباہی ہے ﴿۴﴾۔وھو الموفق

طریقت میں قوالی،سماع مزامیر اور مجلس موسیقی وغیرہ نہیں ہے

سوال: بعض خودنما پیر اپنے آپ کو طریقہ چشتیہ سے منسلک اور دعویدار ہونے کے باوجود قوالی،مجلس موسیقی وغیرہ کو فعل مستحسن اور موجب اجر وثواب قرار دیتے ہیں اور علماء منکرین من ہذا الفعل القبیح پر ردوقدح کرتے ہیں۔ تو کیا کسی طریقہ اور شریعت میں اس قسم کی قوالی اور موسیقی وسماع مزامیر وغیرہ کی جواز کی کوئی دلیل شرعی موجود ہے؟

المستفتی: محمد ثناء اللہ خان شبقدر چارسدہ......۱۹۷۸ء

الجواب: واضح رہے کہ احادیث اور عبارات فقہ سے مزامیر اور ملاہی کی حرمت روز روشن کی طرح معلوم ہے۔البتہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کچھ شرائط سے جواز کی طرف میلان کیا ہے۔اور وہ شرائط ان قوالوں میں معدوم اور مفقود ہیں۔لہٰذا ان کو جائز سمجھنے والوں پر کفر کا شدید خطرہ موجود ہے۔یہ لوگ اپنی بدمعاشیوں اور

﴿۱﴾(پارہ: ۲۸ سورۃ الممتحنۃ آیت: ۱۲)

﴿۲﴾(صحیح البخاری ص۷ جلد ۱ باب علامۃ الایمان حب الانصار)

﴿۳﴾قال الملا علی قاری مسئلہ نصب الامام فقد اجمعوا علی وجوب نصب الامام وانما الخلاف فی انہ یجب علی اللہ او علی الخلق بدلیل سمعی او عقلی فمذهب اهل السنۃ وعامۃ المعتزلۃ انہ یجب علی الخلق سمعا لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام علی ما اخرجہ مسلم من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما بلفظ من مات بغیر امام مات میتۃ الجاهلیۃ ولان الصحابۃ رضی اللہ عنهم جعلوا اهم المهمات نصب الامام حتی قدموہ علی دفنہ علیہ الصلاۃ والسلام ولان المسلمین لا بد لهم من امام یقوم بتنفیذ احکامهم الخ.(شرح فقہ الاکبر للقاری ص ۱۴۶ ومنها مسئلۃ نصب الامام)

﴿۴﴾قال العلامہ حصکفی وعند اهل الحقیقۃ الجمع بین العلم والعمل لقول الحسن البصری انما الفقیہ المعرض عن الدنیا الزاهد فی الاخرۃ البصیر بعیوب نفسہ .قال ابن عابدین الزاهد فی الاخرۃ... اقول ومثلہ فی الاحیاء للامام الغزالی بزیادۃ حیث قال سال فرقد السبخی الحسن عن شی فاجابہ فقال ان الفقهاء یخالفونک فقال الحسن ثکلتک امک وهل رأیت فقیهاً بعینک انما الفقیہ الزاهد فی الدنیا الراغب فی الاخرۃ البصیر بدینہ المداوم علی عبادۃ ربہ الورع الکاف عن اعراض المسلمین العفیف عن اموالهم الناصح لجماعتهم .(الدر المختار مع رد المحتار ص۲۸ جلد ۱ مقدمہ)وفی البهجۃ السنیۃ قال الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ ویجب علی الطالب الصادق فی بدایتہ ان لا یصحب اکثر مدعی المشیخۃ فی هذا العصر البتۃ الا بظهور امارات الصدق بالهام من اللہ تعالی للطالب او بشهادۃ الصادقین من اهل الطریق لذلک الشیخ .(کتاب البهجۃ السنیہ ص ۳۴ باب فی بیان المشیخۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عیاشیوں پر ان بزرگوں کے کلام سے پناہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔لیکن فقہ حنفی نے ان (مستحلی الرقص والغناء) کو کافر کہا ہے۔﴿۱﴾

دوسرے پیر سے بیعت کرنا ممنوع نہیں ہے

سوال: بندہ ایک پیر سے بیعت کر چکا ہے لیکن ابھی اس پیر میں کچھ مخالف سنت امور نظر آئے ہیں۔کیا میں اس سے بیعت ختم کر کے دوسرے جگہ بیعت کر سکتا ہوں یا نہیں۔

المستفتی: مولوی اختر زمان بنوں ۱۹۷۸ء/۱۰/۱۸

الجواب: فقہاء اور صوفیاء کے نزدیک دوسری جگہ بیعت کرنا ممنوع نہیں ہے﴿۲﴾ خصوصاً جبکہ عذر شرعی کی وجہ سے ہو۔کما فی تنقیح الفتاوی ص ۳۶۹ جلد ۲ .وھو الموفق

شاعر کا اشعار میں اپنے پیر کیلئے اوصاف شرکیہ بیان کرنا

سوال: اگر ایک شاعر اپنے پیر کیلئے اوصاف شرکیہ ثابت کرے اور غلط غلط شرکیہ اشعار کہتا ہو۔تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم ۱۹۷۸ء/۱۰/۱۸

الجواب: بشرط صدق وثبوت شرکیہ اشعار سے شاعر کافر﴿۳﴾ ہو کر نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔اس کی اصلاح کرنے کیلئے توبہ ضروری ہے۔اور اصرار کی صورت میں اس کے ساتھ ترک موالات ضروری ہے۔فقط

﴿۱﴾قال ابن عابدین (قولہ ومن یستحل الرقص قالوا بکفرہ)المراد بہ التمائل والخفض والرفع بحرکات موزونة کما یفعله بعض من ینتسب الی التصوف وقد نقل فی البزازیہ عن القرطبی اجماع الائمة علی حرمة ھذاالغناء وضرب القضیب والرقص قال ورأیت فتوی شیخ الاسلام جلال الملة والدین الکرمانی ان مستحل ھذا الرقص کافر وتمامه فی شرح الوھبانیة ونقل فی نور العین عن التمھید انه فاسق لا کافر ثم قال التحقیق القاطع للنزاع فی امرالرقص والسماع یستدعی تفصیلا ذکرہ فی عوارف المعارف واحیاء العلوم وخلاصته ما اجاب به العلامة النحریر ابن کمال باشا الخ.(ردالمحتار ھامش الدر المختار ص۳۳۷ جلد ۳ قبیل باب البغاة مطلب فی مستحل الرقص)

﴿۲﴾قال الشیخ محمد بن عبد الله النقشبندی وجوزوا التعدد بل فی حیاة الشیخ الاول اذارأی الطالب رشدہ فی موضع آخر یجوزله من غیر انکار لشیخه الاول ان یذھب الیه ویاخذ علیه ویتخذہ شیخاً ثانیاً

فیجوزاستفادة التعلیم والصحبة مع مشایخ متعددة وینبغی ان یعلم ان الشیخ ھوالذی یدل المرید علی الحق تعالی واکثر ما یلاحظ ھذاالمعنی واوضح فی تعلیم الطریقة وشیخ التعلیم استاد الشریعة ودلیل الطریقة الخ.(کتاب البھجة السنیة فی اداب الطریقة النقشبندیه ص ۳۰ باب فی بیان المشیخة وادابھا)

﴿۳﴾فی الھندیه یکفر اذا وصف الله تعالی بما لایلیق به او سخر باسم من اسمائه او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ ووعیدہ اوجعل له شریکاً اوولداً او زوجة او نسبه الی الجھل اوالعجز اوالنقص.
(فتاوی ھندیه ص۲۵۸ جلد۲ باب موجبات الکفر منھامایتعلق بذات الله وصفاته)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صلاۃ وسلام، ندالغیر اللہ، پیروی نفس، توجہ وتصور شیخ، پیر کو مریدوں کے احوال معلوم ہونا اور کشفیات کے متعلق

سوال: بندہ مولانا عبدالغفور المدنی العباسی سے بیعت شدہ ہے اور خواب میں درود حاضری پڑھتے ہوئے دیدار حبیب ﷺ، صدیق اکبر، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے دیدار سے مشرف ہو چکا ہے۔ ان ایام میں مولانا عبدالسلام صاحب سے سلسلہ قادریہ میں خلافت کی نعمت حاصل ہوئی۔ اس وقت چند مسائل حل طلب ہیں۔ (۱) ندائے محمد ﷺ درود میں جائز یا ناجائز جیسا کہ حاجی امداد اللہ صاحب وغیرہ کے نعتیہ کلام میں ہے۔ نیز یا محمد، یا رسول اللہ واستمداد کا جواز کیا ہے۔ (۲) یا علی مشکل کشا، گنج بخش فیض عالم اور یا سید غوث الاعظم کہنا جائز ہے یا نہیں۔ (۳) مخلوق سے طمع اور استمداد، خواہش نفس کی پیروی یا غیر خدا سے طلب کرنا شرک ہے یا نہیں؟ (۴) مشائخ کا توجہ دینا کس طرح ہے۔ (۵) تصور شیخ کا کیا حکم ہے۔ (۶) ذکر بمع تصور جائز ہے یا نہیں۔ (۷) بعض مشائخ کا اپنے مریدوں کی احوال سے آگاہ ہونا کیسا ہے۔ (۸) علم غیب عطائی نہ ذاتی، کشف قلبی کشف القبور بعطائے الٰہی شرک ہے یا نہیں۔ (۹) کشفیات مطابق سنت پر عمل کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: شیخ محمد اسلم کریانہ مرچنٹ اکوڑہ خٹک ۲ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

الجواب: (۱) صلاۃ وسلام میں کلمات ندا کا استعمال جائز ہے۔ جبکہ یہ ندا اس عقیدہ پر مبنی ہو کہ ملئکہ اس درود وسلام کو حضور ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اور ان کلمات ندا کا استعمال حاضر وناظر کی عقیدہ سے، علم غیب کے عقیدہ سے (کہ یہ غیر اللہ غیب دان ہے) شرک جلی اور کفر بواح ہے۔ جیسا کہ صحیح العقیدہ شخص کیلئے عشق ومحبت کے طور پر جائز اور مباح ہے۔ (۲) صحیح العقیدہ شخص کے کلام میں تأویل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دیگران کو تأویل تکفیر سے بچا نہیں سکتا ہے۔ (۳) تسلط غیبی کے عقیدہ پر مبنی استمداد شرک جلی ہے۔ (۴) ممکن اور جائز ہے۔ ﴿۱﴾ (۵) جائز ہے۔ اور بسا اوقات مضر ہو جاتا ہے۔ (۶) جائز ہے۔ ﴿۲﴾ (۷) جزوی طور پر ہوتا ہے نہ کلی طور پر۔ (۸) علم کلی عطائی شرک جلی اور کشف ممکن وجائز۔ (۹) جب شریعت سے متصادم نہ ہوں تو جائز ہے۔ ﴿۳﴾

نوٹ: یہ مسائل تفصیل طلب ہیں۔ اگر مزید تفصیل کی ضرورت ہو تو صرف ایک سوال روانہ کریں۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الامام ولی الله الدهلوی فالتاثیر فی الطالب ان یتوجه الشیخ الی نفسه الناطقة و یصادمها با لهمة التامة القویة ثم یستغرق فی نسبة با لجمعیة و هذا بعد ان تکون نفس الشیخ حاملة لنسبة من نسب القوم و کانت ملکة راسخة فیها فتنتقل نسبته الی الطالب علی حسب استعداده و منهم من یشوب بهذا التوجه الذکر والضرب علی قلب الطالب واذا غاب الطالب فانهم یتخیلون صورته و یتوجهون الیها . (القول الجمیل ص ۹۴ توجه دادن)

﴿۲﴾ قال العلامه شکارپوری و اذا غاب الشیخ عنه یخیل صورته فی خیاله بوصف المحبة والتعظیم فانه یفید فائدة صحبة . (قطب الارشاد ص ۵۵۸ الشغل العاشر)

﴿۳﴾ قال ملاعلی قاری و لذا لم یعتبر احد من الفقهاء جواز العمل فی الفروع الفقهیة بما یظهر للصوفیة من الامور الکشفیة او من حالات المنامیة . (مرقاة المفاتیح شرح مشکواة ص ۳۵۸ جلد ۹ کتاب الفتن)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

غوث،قطب ابدال کی وضاحت اور تصرف کا مطلب

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں علاقے کا متصرف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پہاڑوں کا متصرف ہے۔اس کا کیا مطلب ہے۔نیز غوث ،قطب ،ابدال پہلے امتوں میں بھی تھے یا یہ شرف صرف اس امت کو حاصل ہے۔ وضاحت فرمائیں۔ المستفتی :محمد اصغر صدہ کوہاٹ یکم رمضان ۱۴۰۳ھ

الجواب: انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے اگر وہ غوث وقطب نہ ہوں۔تو دنیا میں اور کوئی شخص غوث اور قطب کس طرح ہو سکے گا۔اور وہ نہ دنیا کا متصرف تھا اور نہ علاقے کا۔یہ غوث اور قطب اصطلاحی الفاظ ہیں﴿۱﴾اور اولیاء اللہ کے مدارج مختلفہ کے عنوانات ہیں اور یہ لوگ تصرف اصطلاحی ﴿۲﴾(قوت ارادی سے انقلاب لانا) کرتے ہیں۔لیکن "وما تشاؤن الا ان يشاء الله .اور انک لا تهدی من احببت ولكن الخ .الآية" کو زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔وهو الموفق

حالت مراقبہ میں حضور ﷺ کی ملاقات اور حکم پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں۔کہ ایک عورت تہجد گزار اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رات دن مصروف رہتی ہے(ہاں عالمہ نہیں)فرماتی ہے کہ جب میں توجہ کروں تو مراقبہ میں دیدار رسول ﷺ سے مشرف ہوتی ہوں اور باقاعدہ حضور ﷺ سے سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔یہ عورت صاحب نصاب نہیں ہے۔ بلکہ غربت وافلاس کی زندگی گزار رہی ہے۔گذشتہ عید الاضحیٰ کے موقع پر فرمانے لگی کہ مجھے مراقبہ کی حالت میں حضور ﷺ نے فرمایا۔کہ عید کے موقع پر دوعدد جانور ذبح کرلو(گائے)اور زید،عمر،بکر کے نام سے قربانی دیدو۔اب

﴿۱﴾ قال الشيخ محمد زاهد بن الشيخ حسن الدوزجوی قال السيد الغوث هو القطب حين ما يلتجاًاليه ولا يسمى في غير ذلك الوقت غوثا آه والقطب عبارة عن الواحد الذى هو موضع نظر الله فى كل زمان اعطاه الطلسم الاعظم من لدنه بيده قسطاس الفيض الاعم وزنه يتبع علمه وعلمه يتبع الحق وعلم الحق يتبع الماهيات الغير المجعولة فهو يفيض روح الحيات على الكون الاعلىٰ والاسفل . (ارغام المريد فى شرح النظم العتيد ص ۵۲) وقال الملا على قارى قلت مهم الاقطاب فى الاقطار ياخذون الفيض من قطب الاقطاب المسمى بالغوث الاعظم فهم بمنزلة الوزرا تحت حكم الوزير الاعظم . (مرقاة المفاتيح شرح مشكواة ص ۳۵۵ جلد ۹ كتاب الفتن)

﴿۲﴾ اعلم . کہ توجہ ،تصرف اور تاثیر ایک چیز ہے۔جو نفسانی کمال ہے۔نہ کرامت ہے اور نہ تصوف میں داخل ہے یہ کافر اور فاسق بھی کرسکتے ہے توجہ کا حکم اسلحے کا حکم ہے کہ جائز مقصد کیلئے جائز ہے۔اور ناجائز کیلئے ناجائز ہے۔توجہ کی حقیقت قوت ارادی سے ایک کام کرنا ہے۔پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره .رواه البخارى ۔یعنی بعض بندگان خدا صاحبان ہمت اور قوت ارادی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے ارادہ میں نامراد نہیں کرتے اور حدیث قدسی میں فرماتے ہیں انا عند ظن عبدى بى رواه الشيخان الخ .(سلسله مباركه ص ۱۷۴ للشيخ محمد فريد دامت بركاتهم)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال یہ ہے کہ کیا اس حالت افلاس میں اس ولیہ کیلئے قربانی درست ہے۔ یا نہیں واجب ہوگی یا نفل۔اس کے علاوہ کیا ہر وقت حالت مراقبہ میں یہ عورت دیدار رسول ﷺ کرسکتی ہے یا نہیں۔اور کیا حالت ملاقات میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وظائف لے کر عمر زید بکر کو پہنچا دینا درست ہے یا نہیں۔وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: الحاج محمد قاسم صاحب صدر منتظمہ کمیٹی مدنی جامع مسجد نوشہرہ صدر......۲۳رصفر ۱۴۰۸ھ

الجواب: حالت مراقبہ میں توجہ سے لقاء رسول، اولیاء اللہ اور اعداء اللہ دونوں کیلئے ممکن بلکہ واقع ہے۔لیکن اس حالت میں جو کلام رسول سننے میں آئے تو اس کا ضابطہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ کلام قرآن وحدیث سے تضاد رکھتا ہو۔ تو اس پر عمل نہ کیا جائے یہ کلام الہام اور کشف میں داخل ہے اور اس سے ان جیسا معاملہ کیا جائے گا۔اور اگر اس کلام کا قرآن وحدیث سے تضاد نہ ہو تو اس پر عمل کرنا نہ مطلوب شرعی ہے۔اور نہ ممنوع شرعی ﴿۱﴾ لہٰذا اس ضابطے کے بنا پر یہ عورت اختیاری طور سے قربانی کرسکتی ہے۔نہ وجوبی طور سے۔وھو الموفق

نماز کے دوران جذب آنے کا حکم نیز قوت حافظہ کا وظیفہ

سوال: بعض لوگ مراقبہ کے دوران جذب ہوکر کھڑے ہوجاتے ہیں کبھی بحالت جذب ایسی زبان بولتے ہیں جس پر کسی کو سمجھ نہیں آتا نہ پیر کو نہ مرید کو۔ بعض حضرات نماز کے دوران اچھلتے کودتے ہیں۔اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔ نیز قوت حافظہ کیلئے اور اجراء مطالعہ کیلئے کوئی وظیفہ بتادیں۔

المستفتی: شیر زمان دارالعلوم نظامیہ عیدک میر علی وزیرستان ......۴ر ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب: جذب صادق ﴿۲﴾ اور جذب کاذب میں ہر صاحب قلب فرق کرسکتا ہے۔ایسے جذبات سے امان مانگنا چاہئے جو کہ نماز اور عبادت میں رکاوٹ پیدا کردیں۔آپ حصول علم اور اجراء مطالعہ کیلئے نماز عشاء (عشاء) کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ کوثر پڑھا کریں۔وھو الموفق

"الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" حضرت خواجہ عبدالمالک رحمہ اللہ کا بتلایا ہوا وظیفہ نہیں ہے

سوال: بندہ کو پیر عبدالمالک صاحب رحمہ اللہ نے یہ وظیفہ بتلایا تھا "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

﴿۱﴾ قال العلامه شیخ احمد الفاروقی المجدد الف ثانی ما الہام ثبت حل وحرمت نہ بود وکشف ارباب باطن اثبات فرض وسنت نماید ارباب ولایت خاصہ یا عامہ در تقلید مجتہدان برابر اند کشوف والہامات ایشاں را مزیت نمی بخشند۔(مکتوبات امام ربانی ص ۱۵۵ جلد۲ مکتوب نمبر ۵۵)

﴿۲﴾ قال العلامه سید احمد الطحطاوی الوجد مراتب وبعضه یسلب الاختیار فلا وجه لمطلق الانکار وفی التاتارخانیه ما یدل علی جوازه للمغلوب الذی حرکاته کحرکات المرتعش.(طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۷۳ جلد ۱ قبیل باب ما یفسد الصلوٰۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہ اس کو شب و روز میں تین سو تیرہ (۳۱۳) بار پڑھا کرے۔ اٹھارہ سال سے بندہ کا یہ وظیفہ ہے اب ایک مولوی صاحب نے بتایا کہ یہ وظیفہ نہیں بلکہ مشرکانہ وظیفہ ہے۔ یہ تجھے شرک کی تعلیم دی ہے۔ تو آیا مولوی صاحب کا قول درست ہے یا پیر صاحب مرحوم کا؟

المستفتی: عبدالرحیم نقشبندی شاہی آباد کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۴ ۱۰؍ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب: یہ وظیفہ حضرت صاحب قدس سرہ کا بتایا ہوا وظیفہ نہیں ہے اور بہر حال اگر یہ درود شریف اس اعتقاد سے پڑھا جائے کہ فرشتے اس کو پہنچاتے ہیں۔ (۱) تو شرک نہیں ہے۔ البتہ جب علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ ہو تو شرک ہے۔ وھو الموفق

بریلوی پیر سے بیعت یا مصطفیٰ مشکل کشا الغیاث الخ کا ورد

سوال: (۱) اگر کوئی شخص کسی پیر سے وظیفہ لے لے پھر معلوم ہوا کہ یہ پیر بریلوی عقائد رکھنے والا ہے۔ آیا دوسرے پیر سے وظیفہ لینا درست ہے یا نہیں۔ (۲) یا مصطفیٰ مشکل کشا الغیاث یا رسول اللہ اغثنا یا حبیب اللہ یہ ورد پڑھنا کس طرح ہے؟

المستفتی: عبداللہ مہاجر مدرسہ منبع العلوم الحاج جلال الدین حقانی میران شاہ...... ۱۶؍صفر ۱۴۰۹ھ

الجواب: (۱) ایسے مرید پر ضروری ہے۔ کہ بلا اجازت دوسرے (صحیح العقیدہ) مرشد سے بیعت کرے۔ تاکہ علم و عمل میں ترقی نصیب ہو۔ (۲) (۲) خواص کیلئے یہ ورد جائز ہے۔ وہ تاویل سے خبردار ہوتے ہیں۔ اور عوام کیلئے زہر قاتل ہے۔ وھو الموفق

کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام کے بے ہوشی سے جذبہ کا استدلال اور مسجد میں جذبہ کا حکم

سوال: بعض لوگ مسجد میں ذکر کرتے وقت امام لوگوں کو متوجہ ہو کر مخاطبین پر جذبہ لاتے ہیں اور جذبہ کے

---

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من امتي السلام. (رواه النسائي والدارمي. (مشكوٰة المصابيح ص ۸۶ جلد ۱ باب الصلوٰة على النبي ﷺ)

(۲) قال الامام ولي الله الدهلوي ان الغرض من البيعة امره با لمعروف و نهيه عن المنكر وارشاده الى تحصيل السكينة لباطنة و ازالة الرذائل واكتساب الحمائد ثم امتثال المسترشد به في كل ذلك فمن لم يكن عالما كيف يتصور منه هذا. (القول الجميل ص ۲۲ شرائط البيعت)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وقت مسجد میں کودتے اچھلتے ہیں۔اور کروٹ بدلتے ہیں اور دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت کا پیش کرتے ہیں۔کہ''وخرّ موسیٰ صعقا.الآیة''۔کیا مسجد میں شوروغوغا اور چیخ وپکار کا کوئی جواز ہے؟بینوا وتوجروا

المستفتی:اہالیان باندہ ار بابان اسماعیل خیل نوشہرہ ۱۱/۷/۱۴۰۱ھ

الجواب:مسجد میں اچھلنا کودنا،چیخنا ناجائز امور ہیں یہ مسجد کی توہین ہے اور طریقت سے تنفیر ہے۔موسیٰ علیہ السلام صحرا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے بے ہوش ہوئے تھے۔اور یہ لوگ اوران کے پیر اس عظمت سے کورے ہیں یہ بے ہوش نہیں ہوتے۔﴿۱﴾اور اگر بے ہوش ہوں تو بے ہوشی کی حالت میں نہ وضوء رہتا ہے اور نہ نماز صحیح ہوتی ہے﴿۲﴾یہ عجیب لوگ ہیں کہ ان پر صحرا میں جذب نہیں آتا اور لوگوں کے سامنے جذب آتا ہے۔وھو الموفق

جہال اور اتباع سنت سے محروم لوگوں کو جذب آنا طریقت سے نفرت پیدا کرنا ہے

سوال:ہمارے ہاں ایک فرقہ پیدا ہوا ہے۔جو بہت زور سے ذکر کرتا ہے اور رقص اور ہلٹر بازی کرتے ہیں اس کو عوام جذبہ کہتے ہیں اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

المستفتی:عظیم الدین تنگی چارسدہ... ۷/۶/۱۴۰۱ھ

الجواب:جذب آناحق ہے۔مگر اس کو کمال سمجھنا ناحق ہے جو لوگ علم دین نہ رکھتے ہوں قرآن پڑھنے سے وجد میں نہ آتے ہوں۔اتباع سنت سے محروم ہوں﴿۳﴾تو ان کا جذب طریقت سے نفرت پیدا کرنے والا ہے۔اعاذنا اللہ تعالیٰ عنہ.وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ آلوسی ،عن ابن عمر وقد رأی ساقطا من سماع القرآن فقال انا لنخشی اللہ تعالی وما نسقط .ھؤلاء یدخل الشیطان فی جوف احدھم   ھذا نعت اولیاء اللہ تعالی قال تقشعر جلودھم وتبکی اعینھم وتطمئن قلوبھم الی ذکر اللہ تعالی ولم ینعتھم اللّٰہ سبحانہ بذھاب عقولھم والغشیان علیھم انما ھذا فی اھل البدع وانما ھو من الشیطان .واخرج بن ابی شیبہ عن ابن جبیر قال الصعقۃ من الشیطان وقال ابن سیرین بیننا وبین ھؤلاء الذین یصرعون عند قراء ۃ القرآن ان یجعل احدھم علی حائط باسطا رجلیہ ثم یقرأ علیھم القرآن کلہ فان رمی بنفسہ فھو صادق. (روح المعانی ص ۳۸۴ جلد ۱۲ سورۃ الزمر آیت:۲۳)

﴿۲﴾قال الحصکفی وینقضہ اغماء ومنہ الغشی. (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ص۱۰۲ جلد ۱ باب نواقض الوضوء)

﴿۳﴾قال الامام رازی رحمہ اللّٰہ وقد اجمعوا علی ان کل حقیقۃ ردتھا الشریعۃ فھی زندقۃ وان الشریعۃ حق العبودیۃ والحقیقۃ ھی حقیقۃ العبودیۃ وکل من صار من اھل الحقیقۃ وجب علیہ التقید بحق العبودیۃ وحقیقتھا وصار مطالبا باداب زائدۃ لیست علی غیرہ وکل من خلع من عنقہ ربقۃ التکلیف خامر باطنہ الزیغ والتحریف وقد کان الجنید رضی اللہ عنہ یقول لا تلتفتوا قط لشخص ولو تربع فی الھواء الا ان رأیتموہ تقید بالشریعۃ امرا ونھیا.(البھجۃ السنیہ فی اداب طریقۃ النقشبندیہ ص ۳۵ قبیل کتاب الاذکار)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مودودی جماعت میں داخل ہونے والے مرید سے مصلحتاً تعلق ختم کیا جاسکتا ہے

سوال: بیعت میں داخل ہونے کے بعد اگر کوئی مرید مودودی جماعت میں شمولیت اختیار کرے۔اور اپنی تمام ہمدردیاں جماعت کیلئے وقف کرے تو ایسے شخص کے بارے میں آنجناب کا کیا ارشاد ہے۔آیا اس کا یہ طریقہ کار بیعت کے خلاف تو نہیں ہے ویسے تو تمام اکابر امت اور علماء ربانی بالخصوص شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی اور مولانا محمد ذکریا صاحب اس جماعت کے شدید مخالف تھے جس پر ان کے مکتوبات اور رسالے شاہد عدل ہیں جواب سے نوازیں۔

المستفتی: محمد صادق کھلابٹ ٹاؤن شپ ہری پور ۲۱رمحرم ۱۴۰۵ھ

الجواب: مودودی گروپ میں داخل ہونے سے بیعت نہیں ٹوٹتی۔البتہ مرشد جب ایسے شخص کی اصلاح سے مایوس ہو۔تو مصلحتاً اس سے تعلق ختم کرنا چاہئے۔﴿۱﴾ وهو الموفق

نقباء، ابدال، عمد، غوث وغیرہا کی تشریح اور ثبوت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مولانا محمد ایوب پشاوری اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء کے ص ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ وعن الكناني النقباء ثلثمائة والنجباء سبعون والبدلاء اربعون والاخيار سبعة والعمد اربعة والغوث واحد مسكن النقباء المغرب ومسكن النجباء مصر ومسكن ابدال الشام والاخيار سياحون في الارض والعمد في زوايا الارض ومسكن الغوث مكه۔اس مسئلہ کے بارے میں آپ صاحبان کی رائے کیا ہے؟

المستفتی: مولوی عبدالحق اکبر پورہ نوشہرہ ۱۶ر نومبر ۱۹۸۴ء

الجواب: احادیث میں اولیاء اور ابدال کے الفاظ وارد ہیں دیگر تمام القاب علماء کے وضع شدہ ہیں۔اور

﴿۱﴾ قال الشيخ محمد بن عبد الله الخاني النقشبندى انه يجب على الشيخ اذا علم ان حرمته سقطت من قلب مريد ان يطرده من منزله سياسة فانه من اكبر الاعداء وكذلك يجب على الشيخ ان يشغل المريد بظواهر الشريعة وطريق العادة وينبغي للشيخ ان لا يغفل عن ارشاد المريد الى مافيه صلاحه فيأمره ان يغلق الباب بينه وبين بقية من عده من اولاده فانه ما على المريد اضر من صحبة الضد. (البهجة السنية في اداب الطريقة النقشبنديه ص ۳۴ باب في بيان المشيخة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان میں سے جولقب یا ذیوئی نصوص سے متصادم نہ ہوتو ان کی تسلیم میں کوئی حرج نہیں ہے۔﴿۱﴾۔لاکــن هـــذا الـکـلام الـمـسـطـور فی الاستفتاء لا یخلو من نظر لانّ مولانا عبد القادر الجیلانی قدس سره کان یسـکن فی بغداد الی آخر حیاته وکان عند اهل الفن غوثا وقطبا۔فافهم

بیعت وسلوک،طلب فیض اولیاء ووسیلہ ودعا نمودن بحرمت اولیاء

سوال:(۱)چند مسائل تحت بحث علمائے افغانستان بودند لہٰذا حل مطلب نما ئیم،الاول حکم طریقت یا بیعت چیست کہ برائے مردم توسط شیخ تلقین میگردد۔ویا بہ اصطلاح مرید میشوند مشروع است یا نہ؟(۲)طلب نمودن فیض از ادلہ واولیاء اللہ راوسیلہ ساختن بہ خداوند چہ حکم دارد۔(۳)دعا نمودن بہ حرمت انبیاء واولیاء جواز دارد یا نہ۔

المستفتی:عبداللہ صاحب افغان مہاجر پشاور شہر   یکم رشعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب:(۱)مریدی عبارت است از بیعت شدن ومشروعیت آں ثابت است از آیت یـا ایهـا الـنـبی اذا جـاء کـ الـمؤمنات یبایعنکـ الآیة﴿۲﴾(سورة الممتحنه)واز حدیث عبادة بن صامت رواه البخاری فـی کـتـاب الایـمـان ﴿۳﴾ وکفی بالعامل اصلاً ودلیلاً ۔(۲)استفاضہ اہل از اہل جائز بلکہ واقع است لاکن بہ نہجیکہ اہل فن متعین کردہ اند۔﴿۴﴾(۳)جائز است بلاشک وشبہہ۔﴿۵﴾

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری :حدیث الا بدال من الاولیاء له طرق عن انس مرفوعا با لفاظ مختلفة کلها ضعیفة ذکره ابن الدبیع وعن ابن الصلاح اقوی ما روینا فی الابدال قول علی انه بالشام یکون الابدال واما الادباء والنجباء والنقباء فـقـد ذکـرهـا بـعـض مشـائـخ الـطـریقة ولا یثبت ذلک قلت قال الزرکشی فی مسند احمد من حدیث عبادة ابن الـصامت مرفوعا الابدال فی هذه الامة ثلاثون مثل ابراهیم خلیل الرحمن کلمامات رجل ابدل الله مکانه رجلاً وهو حسـن ولـه شـاهـد مـن حـدیث ابن مسعود فی الحلیة.(الموضوعات الکبری للقاری ص۴۸ رقم حدیث۔۵ ۱۴)

﴿۲﴾(پاره : ۲۸ سورة الممتحنه آیت : ۱۲)

﴿۳﴾عن عبادة بن الـصامت رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال وحوله عصابة من اصحابه بایعونی علی ان لا تشـرکـوا بـالـله شیـنا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجره علی الله فبایعناه علی ذلک.

(صحیح البخاری ص۷جلد ۱ باب علامة الایمان حب الانصار کتاب الایمان)

﴿۴﴾قـال العارف عبد الغنی النا بلسی قدس سره فی شرح ابن الفارض قدس سره ما یتحیله السالک من مـعـانـی تـجـلـیـات الـحـضـرة الالهیة وقت حضوره معها بها لا بنفسه انما یکون من المرشد الکامل بطریق التوجه الربانی والا مداد الرحمانی فتارة یاتی بالالقاء الا لهامی من القلب الی القلب مع صدق الحال وتارة یـاتـی بتقریر العبارات وتبیین الاشارات وتارة بالباس خرقة الصوفیة المشهورة وشرطها (بقیه حاشیه اگلے صفحه پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

غوث، قطب، ابدال، بندگی اور عبدیت کے مدارج ہیں نہ کہ الوہیت کے

سوال: تصوف میں جو غوث، قطب اور ابدال کی اصطلاحات ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہیں اور کس زمانے سے شروع ہوئے ہیں۔ ان مراتب کی تفصیل فرمائیں۔

المستفتی: محمد شعیب دارالعلوم عربیہ گجرات مردان ۲۰ رشوال ۱۴۰۳ھ

الجواب: اولیاء کا وجود قرآن ﴿۱﴾ واحادیث سے ثابت ہے۔ اور ابدال کا وجود صرف احادیث سے ثابت ہے۔ اخرجھا احمد وابن عساکر۔ البتہ دیگر الفاظ (غوث وقطب) وغیرہ کا ثبوت علماء راسخین کے کلام سے معلوم ہوا ہے۔ ﴿۲﴾ اور بہر حال یہ بندگی اور عبدیت کے مدارج ہیں نہ کہ الوہیۃ، ربوبیت اور قیومیت کے مناصب۔ وھو الموفق

مولوی اللہ یار خان چکڑالوی کا اختراعی اور من گھڑت طریقت

سوال: محترم جناب حضرت العلامہ مولانا شیخ الحدیث مفتی اعظم محمد فرید صاحب دامت برکاتکم!

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کمال الصدق من الطرفین فیسری الحال الصادق با مر الله تعالیٰ فی المرید الصادق وتارة ینظر الشیخ الصادق من قوله ﷺ حکایة عن ربه کنت بصره الذی یبصر به فی الحدیث المشروط بالتقرب بالنوافل الخ (البهجة السنية فی اداب الطريقه النقشبنديه ص ۴۲ فصل کتاب الاذکار)

﴿۵﴾ قال ابن عابدین یراد بالحق الحرمة والعظمة فیکون من باب الوسیله وقد قال الله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة وقد عد من اداب الدعاء التوسل علی ما فی الحصن وجاء فی روایة اللهم انی اسألک بحق السائلین علیک وبحق ممشای الیک فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا الحدیث .(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۸۱ جلد۵ فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة)

﴿۱﴾ قال الله تعالیٰ الآان اولیاء الله لا خوف علیهم ولاهم یحزنون .الذین آمنوا وکانوا یتقون .(سورة یونس آیت: ۶۲، ۶۳ پاره: ۱۱) وقال الله تعالی وما کانوا اولیاءه .ان اولیاءه الا المتقون ولکن اکثرهم لایعلمون . (پاره: ۹ سورة الانفال ع: ۱۸ آیت: ۳۴)

﴿۲﴾ قال الملا علی قاری الابدال من الاولیاء (الحدیث) له طرق عن انس مرفوعا بالفاظ مختلفة کلها ضعیفة ذکره ابن الدیبع .وعن ابن الصلاح :اقویٰ مارویناه فی الابدال قول علی انه بالشام یکون الابدال واما الادباء والنجباء والنقباء فقد ذکرها بعض مشائخ الطریقة ولایثبت ذلک .قلت وقال الزرکشی فی مسند احمد من حدیث عبادة بن الصامت مرفوعا الابدال فی هذه الامة ثلاثون مثل ابراهیم خلیل الرحمن کلما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا .(کشف الخفاء ص ۲۴ جلد ۱ مسند احمد ص ۳۲۲ جلد ۵)وهو حسن وله شاهد من حدیث ابن مسعود فی الحلیة .قال السیوطی وله شواهد کثیرة بینتها فی التعقبات علی الموضوعات .ثم افردتها بتالیف مستقل .(الموضوعات الکبری للقاری ص ۴۸ رقم حدیث: ۱۴۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولوی اللہ یار خان چکڑالوی ایک مولوی ہے جو کہ ایک خاص طریقہ تصوف پر چل رہا ہے۔ اوران کے کچھ اتباع ہمارے وطن میں موجود ہیں۔ انہی کا طریقہ بیعت یہ ہے کہ عام طور پر اس کے بیعت میں، رجال، نساء، صبیان سب داخل ہوسکتے ہیں۔ اور جب داخل ہوتے ہیں تو اسی روز یا نہایت دوسرے روز یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے اتنا کشف مل گیا کہ مجھ کو ہر شخص کے احوال معلوم ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو کہتا ہے کہ فلاں شخص دوزخ میں ہے۔ فلاں جنت میں ہے اور بعض سے یہ کہتے ہیں کہ ہر آدمی جو ہمارے طریقہ میں داخل ہو جائے ہم بالذات اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاتے ہیں۔ اور ہر آدمی جب اس میں داخل ہوا اسی روز خلیفہ مجاز بنتا ہے اور وہ سب کچھ کہتا ہے جو اصل خلیفہ کہتا ہے۔ مولوی اللہ یار خان اپنے تصنیف میں کہتا ہے کہ جو پیر کسی کو رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچا سکتا تو وہ پیر راہزن ہے (**دلائل السلوک ص ۴۷، ۴۸**) ان میں سے بعض متبعین کہتے ہیں کہ مراقبہ میں ہمیں سارے انسان خنزیر، کتے، لومڑی وغیرہ کے شکل میں معلوم ہوتے ہیں اور بعض لوگ ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ روح کی اصلی شکل وہی ہے کہ مابعد الموت دیا جاتا ہے اور وہی شکل ہم ابھی دیکھتے اور نظر آتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ فلاں میت کو میں نے تعلیم دیا اور اس کے لطائف کو منور کر دیا تو اس کیلئے عذاب میں تخفیف ہوئی اور یہ کہتا ہے کہ ہم جب بھی چاہیں۔ اموات، ملائکہ، ارواح اور احیاء مع بعد مسافت کے ان کے ساتھ باتیں کر سکتے ہیں۔ منجملہ اس کے یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ہمارے حلقہ میں نیا داخل ہوتا ہے تو یہ لوگ ژوب (بلوچستان) سے آواز کرتے ہیں اللہ یار خان! اور اللہ یار خان چکڑالہ سے جواب دیتا ہے کہ اس آدمی کو میں نے رسول پاک ﷺ کے ہاں پیش کر دیا بس اس کو داخل کرو۔ اور جب کسی آدمی کو دعوت دیتے ہیں تو اس کو مقبرہ میں لے جاکر برزخ کا عذاب وغیرہ دکھائے گا۔ اور پھر وہ ان امور کو دیکھ کر مجبور ہو جاتا ہے اور داخل ہو جاتا ہے اور ان میں سے جو لوگ تلاوت کے لائق ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم لوح محفوظ پر تلاوت کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس قرآن میں کبھی غلطی ہوتی ہے اس لئے اس کے پڑھنے میں تکلیف ہے۔ اور بعض ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا شق صدر چند دفعہ ہوا ہے جیسا کہ شق صدر رسول اللہ ﷺ کا ہوا ہے۔ اگر انہیں سے یہ کہا جائے کہ شاید یہ مکاشفات شیطان کے تلبیس سے ہوں تو جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے کشف کے منازل مافوق العرش ہیں اور وہاں شیطان کا تسلط نہیں ہے۔ اور یہ مکاشفات سب کو ہوتے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں۔لیکن الاجھل فالاجھل کو زیادہ ہوتے ہیں۔ بالخصوص صبیان ونساء کو زیادہ ہوتے ہیں اور غیر ہم بھی یہ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ رتبہ والے ہیں اور اس سلسلہ میں شیعہ لوگ بھی شامل ہیں جو زیادہ کشف والے ہیں اور جو لوگ کسی تعلیم وتعلم دینی میں مشغول ہوں تو اس کو کہتے ہیں کہ یہ راہ نجات نہیں ہے۔ بلکہ راہ نجات یہ ہے کہ عوام اور جاہل لوگوں میں جو گھومتا ہے اور دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہر حاجت کا علاج اس طریقہ میں ہے۔ مثلاً مریض کو کہتا ہے کہ دوائی کے بجائے یہ سبب شفا ہے اور طالب علم کو کہتے ہیں کہ یہ سبب وسعت ذہن ہے اور سبب غنا ہے وغیرہ۔

(۱) **قال اللہ یار خان فی اسرار الحرمین ص ۱۷**: میرا پہلے یہ عقیدہ تھا کہ شیعہ کافر ہے اور پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو انہوں نے اس عقیدہ کو صحیح قرار دیا۔

(۲) **اسرار الحرمین ص ۲۶**: میں نے نوح علیہ السلام کو دیکھا اس نے کہا کہ میری قبر مسجد خیف کے قریب ہے تفاسیر نے غلط بتلایا ہے۔ ص ۳۷ پر لکھتا ہے فلاں حدیث میں یہ جملہ درج ہے کیونکہ مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے۔ اس پیر کے بارے میں وضاحت فرمائی جائے۔

المستفتی: علماء، ژوب بلوچستان ...... ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

الجواب: اس متعلقہ تحریر کے بنا پر اس اختراعی (من گھڑت) طریقت میں داخل ہونا خلاف طریقت بلکہ خلاف شریعت ہے کیونکہ طریقت کی غرض وغایت احسان اور اخلاص کا حصول ہے۔ **ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تراہ فانہ یراک** ۔الحدیث۔ نہ کہ کشف، تصرف مثلاً مریدین کا براہ راست آنحضور ﷺ کے دربار تک پہنچانا وغیرہ۔ یہ امور اہل تصوف کے نزدیک نہ مقاصد ہیں۔ اور نہ دار ومدار ہیں ﴿۱﴾ پس جب اس گروہ نے ان زوائد کو مقاصد بنایا اور ان کو دار ومدار کمال بنایا۔ اور اس مکر کو دائرہ کی توسیع کا آلہ بنایا تو ایسے لوگوں سے اہل اسلام کو اجتناب نہایت ضروری ہے۔

﴿۱﴾ قال الشیخ احمد الفاروقی المجدد الف ثانی فی رعایۃ الشریعۃ اعلم ان رعایۃ ادب من الاداب والاجتناب عن کراھۃ ولو تنزیھیۃ افضل من الذکر والفکر والمراقبۃ والتوجہ بمراتب نعم اذا جمع ھذہ الامور مع تلک الرعایۃ فقد فاز فوزاً عظیماً ولایحصل ذلک بدون دوام العبودیۃ اذالمقصود من خلق الانسان انما ھواداء وظائف العبودیۃ واما العشق والمحبۃ فی الابتداء فتعلقہ بھما لاجل قطعہ عما سوی جناب الحق تعالیٰ ولیسا من المقاصد بل لاجل تحصیل مقام العبودیۃ فلھذا کانت العبودیۃ نھایۃ مراتب الولایۃ ولیس فی درجات الولایۃ مقام فوق العبودیۃ ودوامھا لایتصور بدون اداء العادۃ الخ (البھجۃ السنیۃ فی اداب الطریقۃ النقشبندیہ ص ۳ مقدمہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نوٹ: کشف اور خواب کی وجہ سے کسی مردہ یا زندہ پر بدظن ہونا حرام ہے۔ نیز ان کی وجہ سے اہل حق کی تحقیقات کا ردکرنا جسارت بلکہ حماقت ہے۔ وھو الموفق

مولوی اللہ یار خان چکڑالوی کے بارے میں علماء ژوب کا دوبارہ استفسار

سوال: محترم مفتی صاحب آپ نے اس سے پہلے مولوی اللہ یار خان کے بارے میں ہمیں فتویٰ دیا تھا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ میں نے مکمل کتابیں مطالعہ نہیں کی ہے اب ہم آپ سے دوبارہ فتویٰ کے خواہشمند ہیں کیونکہ شاید آپ نے ابھی ان کے کتب کا مطالعہ کیا ہوگا اس دفعہ ہم نے آپ کو ان کے کتابوں کے عبارات نہیں بھیجے۔ کیونکہ اس سے پہلے استفتاء میں ہم نے عبارات ارسال کئے تھے اور دوسری بات یہ کہ ہم یہ نہیں مانگتے کہ آیا یہ کافر ہے یا مسلمان۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آیا اس سے بیعت جائز ہے یا نہیں۔

منجانب: علماء ژوب بلوچستان

الجواب: محترم ہم اصولی طور سے سابقہ جواب سے زائد جواب دینے کے مجاز نہیں ہیں۔ ایسے شخص سے جو کہ ,, ہر نئے تعمیر کو لازم ہے تخریب تمام ،، کی پالیسی رکھتا ہو۔ اجتناب ضروری ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

مولوی اللہ یار خان چکڑالوی کے بارہ میں سہ بارہ استفسار

سوال: محترم جناب مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مولوی اللہ یار خان کے متعلق آپ کے جوابات موصول ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی کوئی واضح اور صاف جواب تحریر فرماویں کہ ایک راستہ متعین ہو جائے۔ آپ صاحبان کا فتویٰ جانبین کے تائید کا محتمل ہے۔ مہربانی ہوگی۔

از مولوی اللہ داد خطیب جامع مسجد فورٹ سنڈیمن

﴿۱﴾ قال الرازی رحمه الله ومن المدعين للطريق جماعة وسموا انفسهم بالمشايخ الصادقين كما يقال الملامية والقلندرية والحيدريه والحريريه وكذلک من ينسب نفسه الى الاحمديه والدسوقيه والرفاعيه والمسلميه والبسطاميه واشباههم فان الغالب على هؤلاء مخالفتهم لطريق من انتسبوا اليه فان المنقول عن اشياخ هؤلاء التقيد باداب الكتاب والسنة قال والضابط فى تمييز الصادقين منهم من غيرهم اقامتهم الاعمال الشرعية على قانون المتابعة والتأدب باداب اهل الطريق على وفق سير المشائخ قال وكل من ادعى انه خلص مع الله ضميره ونال رتبه فى الحقيقة الخ .(البهجة السنية فى اداب الطريقة النقشبنديه ص ۳۵ باب فى بيان المشيخة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: محترم المقام جناب اللہ داد صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی حضرت الاستاد مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جناب مفتی صاحب مدظلہ کے نام آپ لوگوں کی جانب سے متعدد بار استفسارات ہوئے ہیں۔ حضرت دامت برکاتہم نے آپ کو اصولی جواب عنایت فرمایا ہے۔ اور مدلل جواب دیا ہے۔ دارالافتاء سے اس کے علاوہ شخصی فیصلہ صادر نہیں ہوسکتا۔ البتہ دو باتیں میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) ایسا شخص جس کے تصوف کا رنگ سلف صالحین اور اکابر مرحومین کے خلاف ہو۔ اور اس کے دعاوی جمہور اہل اسلام کے مطابق نہ ہوں۔

(۲) اس کے مریدین بلا پابندی شرع اڑنے کے مدعی ہوں۔ اور عوام میں فتنہ برپا کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ تو ایسے شخص سے نہ صرف یہ کہ بیعت نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کے ساتھ مجالست اور تعلق داری سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ هذا ما عندی ولعل عند غیری احسن من هذا۔

کتبہ: عبدالحلیم نائب دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ۔ بامر حضرت صدر مفتی صاحب مدظلہ دارالعلوم حقانیہ مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم۔

مولوی اللہ یار خان کا طریقت وتصوف عقیم اور غیر منتج ہے

سوال: مولوی اللہ یار خان اپنی کتاب دلائل السلوک کے ص ۴۴ پر لکھتے ہیں۔ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں آنحضرت ﷺ سے روحانی تعلق قائم کرسکتا ہے۔ دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ ہماری جماعت میں کئی افراد ایسے موجود ہیں جو ایک ہفتے میں آنحضرت ﷺ کے دست مقدس پر بیعت کراسکتے ہیں۔ ص ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ اگر کوئی مدعی دربار نبوی تک رسائی نہیں رکھتا۔ اور پھر بیعت لیتا ہے تو وہ ماخوذ ہوگا اور دھوکہ باز ہے۔ بس ناقص اور کامل کی یہی پہچان ہے۔ دلائل السلوک ص ۵۸ پر غوث، قیوم، قطب وغیرہ کے اعلیٰ اوصاف ذکر کرتے ہیں چونکہ غوث کے اوصاف میں یہ صفت بھی درج کی ہے۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو غیبی فیض دیتا ہے۔ اور پھر لکھا ہے کہ کئی مزارات پر میرا گزر ہوا۔ لوگ عقیدت کا اظہار کررہے ہیں اور صاحب قبر کو عذاب ہورہا ہے آپ کے کئی شاگرد اور مریدین برسرعام دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے حضرت بھی تمام مناصب تقسیم کرتے ہیں۔ یعنی ظاہر شیخ سے نہ بیعت کی اور نہ تربیت حاصل کی۔ اس کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: حق نواز فاضل وفاق المدارس ناظم دفتر جامعہ اشرفیہ سکھر ۸ر رمضان ۱۴۰۳ھ

الجواب: اس پیر صاحب نے بیعت دینے کے جو شرائط مقرر کئے ہیں۔ تو اس میں اس پیر صاحب نے تمام ارباب طریقت، متقدمین اور متاخرین سے مخالفت کی ہے اور قابل تعجب یہ تضاد بیانی ہے۔ کہ کبھی کشف کو غیر معتد بہ قرار دیتے ہیں اور کبھی اس کو شرط کمال اور شرط ولایت کہتے ہیں بہر حال ایسا مدعی پیر جنگلی اور فوجی لوگوں سے مناسبت رکھتا ہے۔ طالبان خدا کیلئے ایسا تصوف عقیم اور غیر منتج ہے۔ وھو الموفق

پیر کے الفاظ ,,مقبولک مقبولی و مردودک مردودی،، کا حکم

سوال: اگر کوئی پیر کسی آدمی کو کہہ دیں ,,مقبولک مقبولی و مردودک مردودی،، پھر یہ آدمی ہمیشہ یہ بات مجالس میں کرتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عطاء الرحمٰن پیر سباق نوشہرہ..... ۲۳ر صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

الجواب: یہ الفاظ مکر اور خدع سے بولے ہوئے ہیں۔ ان سے عوام یا تابع اور یا مرغوب کئے جاتے ہیں ایسے الفاظ بکنے والا خود مردود ہونے کے خطرات میں گرفتار ہے۔ دارو مدار قبول ورد موافقت ومخالفت شریعت پر ہے ﴿۱﴾ نہ کہ کسی کے عزم وارادہ پر۔ فقط

فسخ بیعت، ارواح کی مجلس ذکر میں حاضری اور علماء حق کا اعتدال

سوال: (۱) جس شیخ سے مرید کو فائدہ نہیں ہوتا ہو۔ تو کیا دوسرے پیر سے بیعت کرنا درست ہے؟ جبکہ پہلے شیخ سے بھی اعتقاد رکھتا ہو۔ (۲) جو مرید پہلے مرشد سے باوجود فائدہ ہونے کے بیعت فسخ کردے۔ اور دوسرے پیر سے بیعت کرے۔ کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ (۳) کیا اولیاء کرام یا علماء عظام یا تمام انسانوں کی ارواح دنیا میں واپس آسکتے ہیں؟ (۴) ایک صوفی صاحب کہتے ہیں کہ مجلس ذکر میں ادب سے ذکر کرو۔ کیونکہ سلسلہ طریقت کے اصحاب کے ارواح حاضر ہو کر مجلس ذکر میں بیٹھتے ہیں۔ کیا یہ عقیدہ درست ہے؟ (۵) ایک صاحب سے سنا ہے کہ

﴿۱﴾ وقد قال الجنید رضی اللہ عنہ یقول لاتلتفتوا قط لشخص ولو تربع فی الھواء الا ان رأیتموہ تقید بالشریعۃ امراً ونھیاً .(البھجۃ السنیۃ فی الطریقۃ النقشبندیہ ص ۳۵ باب فی بیان المشیخۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔اور علماء دیوبند کا یہی مسلک ہے حتیٰ کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری سے بھی یہ بات ''انوار ولایت'' میں نقل ہوچکی ہے۔ جو بات سوال نمبر ۴ میں لکھی ہے۔کیاان کا یہ کہنا درست ہے؟

المستفتی: میاں گل زادہ ڈاک اسماعیل خیل نوشہرہ پشاور......۱۹۷۰ء/۹/۵

الجواب:(۱)اگر مرید کو باوجود پابندی معمولات فائدہ مثلاً اتباع سنت کی رغبت نہیں پہنچتا ہو تو اس کیلئے تجدید جائز ہے۔(مجموعة الفتاوىٰ ص ۲۱۷ جلد ۲.﴿۱﴾(۲)ایسا شخص برکت اور فائدہ سے ہر جگہ محروم رہتا ہے۔(القول الجميل) یعنی یہ موثم نہیں مضر ہے۔﴿۲﴾(۳)مولانا رشید احمد گنگوہی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور امام شاہ ولی اللہ صاحب اور امام سیوطی نے اپنے تصنیفات میں جواز لکھا ہے۔یعنی آسکتے ہیں باذنہ تعالیٰ۔ اگر حوالوں کی ضرورت ہو۔﴿۳﴾تو دوبارہ مراجعت کریں۔(۴)اگرچہ یہ ممکن ہے۔اور بسا اوقات کشف کے ذریعے فعلیت بھی ثابت ہے۔لیکن یہ عقیدہ عوام کیلئے منجر الى الشكوک بنتا ہے۔(۵)علماء حق میں اعتدال موجود ہوتا ہے۔نہ وہ نجدیہ سلفیہ کی طرح تشدد کرتے ہیں اور نہ مبتدعین کی طرح امانی (خالی آرزوں) کو معتقد بناتے ہیں۔مولانا احمد علی لاہوری کا صاحب کشف ہونا امر مسلم ہے۔اور ان کا رد شرک وبدعت بھی امر مخفی نہیں ہے۔فقط

﴿۱﴾وایضا قال الشيخ محمد بن عبد الله الخانى النقشبندى وجوزوا التعدد بل فى حياة الشيخ الاول اذا رأى الطالب رشده فى موضع آخر يجوز له من غير انكار لشيخه الاول ان يذهب اليه وياخذ عليه ويتخذه شيخا ثانيا .(البهجة السنية فى اداب الطريقة النقشبنديه ص ۳۰ باب فى بيان المشيخة)

﴿۲﴾قال العلامه ابن حجر المكى فى خاتمة الفتاوى من المسائل المنثورة والاخذ عن مشائخ متعدد ين يختلف الحال فيه من بين من يريد التبرک ومن يريد التربية والسلوک فالاول ياخذ ممن شاء لاحجر عليه واما الثانى فيتعين عليه على مصطلح القوم السالمين ان لا يبتدئ الا بمن جذبه اليه حاله قهراً عليه بحيث اضمحلت نفسه بقاهر حال ذلک الشيخ المحق وتحلت له عن شهواتها واراداتها فحينئذٍ يتعين عليه الاستمساک بهديه والدخول تحت جميع اوامره ورسومه فان لم يجد حال شيخ كذلک فليتحر اورع المشائخ واعرفهم بقوانين الشريعة والحقيقة .ويدخل تحت اشاراته ورسومه كذلک ومن ظفر بشيخ بالوصف الاول والثانى فحرام عليه عند هم ان يتركه اذخاصيته سوء الادب زوال البركة وتبدل النور بالظلمة والحجاب والبعد المعنوى والضرر تغير طبع الشيخ اولم يتغير الخ .(البهجة السنية فى اداب الطريقة النقشبنديه ص ۳۴ باب فيما يلزم المريد من الشرائط)

﴿۳﴾(والتفصيل فى كتاب الروح لابن القيم الجوزيه المسالة الثالثه هل تلاقى ارواح الاحياوارواح الاموات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حقیقت محمدی اور روح محمدی سے بریلویوں کے استدلالات کا جواب

سوال: بریلوی حضرات حضور ﷺ کو حاضر وناظر، عالم الغیب اور متصرف فی الکائنات سمجھتے ہیں۔ جبکہ علماء دیوبند ان عقائد کو شرکیہ کہتے ہیں۔ بریلوی کہتے ہیں کہ ہم یہ عقائد حضور ﷺ سے بلحاظ بشریت ثابت نہیں کرتے۔ بلکہ جہت حقیقت محمدیہ سے ثابت کرتے ہیں کہ حقیقت محمدیہ مصدر کائنات اور مبدء کائنات اصل کائنات ہے۔ جس طرح مصدر اپنے تمام مشتقات میں موجود ہوتا ہے۔ اسی طرح حقیقت محمدیہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں جاری وساری ہے اس کو ہم حاضر وناظر کہتے ہیں۔ اور اسی کے وسیلہ سے کائنات بنی ہے اور قائم بھی ہے۔ اس کو متصرف فی الکائنات کہتے ہیں۔ یہ عقائد ہم بلحاظ وجود نہیں مانتے۔ نیز علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حقیقت محمدیہ اصل کائنات اور مبدء الآثار ہے۔ علماء دیوبند اسی حقیقت محمدیہ کی جہت سے نبوت بالذات اور حیات بالذات کے عقائد رکھتے ہیں۔ بلکہ تخلیق آدم سے قبل حضور ﷺ کی نبوت بالفعل کے قائل ہیں۔ حالانکہ اصطلاح حقیقت محمدیہ نظریہ وحدۃ الوجود کی اصطلاح ہے جیسا کہ ابن عربی نے ساتویں صدی میں اختراع کیا ہے۔ حقیقت محمدیہ کو ذات مطلق (خدا تعالیٰ) کا تعین اول اور تنزل اول بھی مانتا ہے اور یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ نظریہ کشف سے ثابت ہے اور سہارا موضوع اور ضعیف احادیث کا لیا ہے۔ مثلاً حدیث لولاک الخ اول ماخلق الله نوری، اول ماخلق الله العقل، حدیث جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ۔ قرن اول میں ایسی کوئی چیز ثابت نہیں دیوبندی حضرات اس نظریہ کو بھی تکمیل ایمان کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور اس کشفی اور اختراعی نظریہ کی مختلف تعبیروں کو عقائد کی کتب میں درج کر چکے ہیں۔
تو کیا یہ دیوبندی بریلوی اختلاف صحیح بنیادوں پر ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: صوفی انور حویلی بہادر شاہ شورکوٹ جھنگ ...... ۲۴ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: اول ماخلق الله روحی، اول ماخلق الله نوری ضعیف روایات ہیں۔ لیکن ضروریات دین سے متصادم نہیں ہیں۔ اور حقیقت محمدی ایک کشفی امر ہے۔ ﴿۱﴾ یہ نہ روح محمدی سے تعبیر ہے اور نہ نور محمدی سے تعبیر ہے۔ کما لا یخفی علیٰ من راجع الی کتب اهل التصوف. ﴿۲﴾ ایسے کشفی امر سے ضروریات دین کو

﴿۱﴾ قال الشیخ العلامه مفتی عظم محمد فرید حقیقت محمدی اور حقیقت احمدی کا فرق یہ ہے۔ حقیقت محمدی وہ حقیقت ہے۔ کہ محبوبیت کے ساتھ کچھ مقدار محبیت کا بھی خلط ہوا ہو۔ اور حقیقت احمدی وہ حقیقت ہے کہ خالص محبوبیت اس میں موجود ہو۔ (سلسله مبارکه ص ۱۷۲ مراقبات ولایت کبری)

﴿۲﴾ قال الشیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی در جواب گویم کہ حقیقت محمدی نہایت مقامات نزول محمد علیہ السلام است از واج تنزیہ وتقدیس وحقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج است۔ (مکتوبات امام ربانی ص ۳۳۴ جلد ۱ مکتوب ۲۰۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تجویح کرنا نفس کا تقاضا ہے۔ اور نہ متصل ہے۔ اور یہ مسئلہ فیض روح محمدی ہونا مردود ہے اور ممنوع۔ سکوت الی حدیث عنہ۔ اور یہ روح محمدی کا مادہ اور مصدر ہونا تمام عالم کا مردود ہے لاستلزامه وجود روح محمد * في المسلم والكافر وفي النجاسات والطيبات ولا ستلزامه كون روحه جزء من كل مخلوق مثل المصدر من المشتقات وغير ذلك من الاشكالات۔ وهو الموفق

کسی زندہ پیر سے بیعت اور تعویذات کرانا اور درود شریف پڑھنا

سوال: (۱) کسی زندہ پیر سے بیعت کرنا کیسا ہے۔ (۲) کسی پیر سے تعویذات کرانا کہ میرا فلاں کام ہو جائے کیسا ہے۔ (۳) نماز پڑھنے کے بعد یا کسی وقت بھی درود شریف پڑھنا از روئے شرع کیسا ہے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی سیف الدین اٹک

الجواب: (۱) زندہ متشرع صحیح العقیدہ پیر سے بیعت کرنا مستحب اور اہم امر ہے۔ (۱) (۲) نہ ممنوع ہے اور نہ مطلوب ہے۔ بلکہ مباح ہے جبکہ مضمون غلط اور شرکی نہ ہو۔ (۲) (۳) درود شریف پڑھنا بذات خود عظیم عبادت ہے۔ لیکن التزام مالا یلزم (۳) عظیم بدعت ہے۔ فقط

مشرک مبتدع اور جاہل یا متجاہل پیر سے بیعت کرنا

سوال: (۱) ایک پیر عرس کراتا ہے۔ انگوٹھے چومتا ہے۔ اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام ندائیہ بالالتزام پڑھتا

(۱) قال الامام العارف الشيخ عبدالوهاب الشعراني قد اجمع اهل الطريق على وجوب (لزوم) اتخاذ الانسان له شيخا يرشده الى زوال تلك الصفات التي تمنعه من دخول حضرت الله تعالى بقلبه لتصح صلاته من باب مالايتم الواجب الا به فهو واجب (لازم) ولا شك ان علاج امراض الباطن من حب الدنيا والكبر والعجب والرياء والحقد والحسد والغل والنفاق كله واجب الخ (البهجة السنية في اداب الطريقة النقشبنديه ص ۴ مقدمه)

(۲) لحديث ورد فيه لاباس بالرقى مالم يكن فيه شرك رواه مسلم وابوداؤد (مشكواة المصابيح ص ۳۸۱ جلد ۲ كتاب الطب والرقى) وايضا عن عبد الله بن عمر ومن لم يعقل كتبه فاعلقه (ابوداؤد ص ۱۹۰ جلد ۲ باب كيف الرقى كتاب الطب)

(۳) قال ابن عابدين وبان تخصيص الذكر بوقت لم يرد به الشرع غير مشروع (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۱۳ جلد ۱ باب العيدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ایسے پیر سے بیعت کرنااور مرید ہونا کیسا ہے؟(۲)ایک پیر علماء دیوبند کواسلام سے خارج سمجھتا ہو۔اوراحمد رضاخان کوحق ومقتدامانتاہو۔ایسے پیر سے بیعت ہونا کیسا ہے؟

المستفتی: قائم الدین ذھوک زمان میانوالی ۱۹۷۸/۷/۲۳

الجواب:(۱)اہل اسلام کیلئے مشرک اور مبتدع پیر سے بیعت کرنا حرام اور عظیم ترین گناہ ہے۔ وباللہ

(۲)ایسے جاہل یامتجاہل پیر سے مرید ہونا جہل مرکب میں باقی رہنے کا کامیاب ذریعہ ہے۔

صفات جمالیہ اور جلالیہ اور مراقبات کی وضاحت

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جمالی صفت اوراسکا مصداق اورنشانی کیا ہے۔وھکذا صفت الجلال کیا ہے۔اوراس کے مراقبوں کے اثرات کیااس کے مطابق ہوتے ہیں؟ بینواوتوجروا

المستفتی: خلیل الرحمن انورخطیب مومن آرٹلری رجمنٹ جہلم ۳ رشعبان ۱۳۸۹ھ

الجواب: جن صفات میں غلبہ کا معنی ہو جیسے عزیز،ملک،قہار،منتقم وغیرہ۔توان کوصفات جلالیہ کہا جاتا ہے۔ اورجن صفات میں شفقت اور ترحم کا معنی ہو جیسے رحمان،رحیم،کریم،غفور۔توان کوصفات جمالیہ کہا جاتا ہے۔ ﴿۲﴾(وفی الحقیقة الصفات هی المبادی والاسماء هی المشتقات)اوران صفات اوراسماء کے مراقبات وغیرہا جمالی اورجلالی ہوتے ہیں علی وفق الصفات والاسماء. فقط

کامل پیر طریقت کی پہچان کا طریقہ

سوال: کامل پیر طریقت آپ صاحبان کے نزدیک پاکستان میں کون ہیں۔اورقابل بیعت پیر کی پہچان کیا ہے؟

﴿۱﴾قال الامام رازی والضابط فی تمیز الصادقین منهم من غیرهم اقامتهم الاعمال الشرعیه علی قانون المتابعة والتأدب باداب اهل الطریق علی وفق سیر المشائخ قال وکل من ادعی انه خلص مع الله ضمیره ونال رتبة فی الحقیقة وانه تنزه عن التقید بظاهر الشریعة وسقط عنه التکلیف والارتسام بمراسم الشریعة وجعل التقید بالشریعة للعوام المنحصرین فی مضیق الاقتداء فاعلموا انه مفتون فی دینه وهو من اهل الالحاد والزندقة والفلسفة والاباحة فایاکم ان تصحبوا مثل هذا وتعتقدوه فان ظلمة انفاسه سم قاتل لقلوب المریدین اولایعلم هذاالجاهل المغرور ان الشریعة هی قشرلب الحقیقة الخ .(البهجة السنیة فی اداب الطریقة النقشبندیه ص ۳۵ باب اداب المشیخة)

﴿۲﴾قال العلامه الوسی والصفات اما جمالیة او جلالیة.وللاولی السبق کما یشیر الیه حدیث سبقت رحمتی غضبی . وباء الجر اشارة الیها لانها الواسطة فی الاضافة والافاضة . الخ

(روح المعانی ص ۸۹ ابحاث جلیلة فی البسملة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: محمد عبدالغفور نزول دروازہ ڈیرہ اسماعیل خان ۱۹۷۲ء/۷/۱

الجواب: علما اور صلحاء کے دل میں جس پیر کی مقبولیت موجود ہو۔ (۱) تو اس سے بیعت کرنا چاہئے۔ مثلاً مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی، مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب وغیرہ وغیرہ۔ فقط

اللہ جل جلالہ کی موجودات کے ساتھ معیت کی وضاحت

سوال: اللہ جل شانہ کی معیت مع الموجودات کس نوعیت کی ماننا صحیح ہے۔ کیونکہ علماء محققین معیت علمی کے قائل ہیں جبکہ وجودی صوفیا، معیت ذاتی کے قائل ہیں۔ یہ مسئلہ چونکہ معرفت خداوندی سے متعلق ہے۔ بہذا اس کی صحیح نوعیت کیا ہے؟

المستفتی: صوفی انور خالد شورکوٹ ضلع جھنگ ۲۴ر رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: معیت علمی اور معیت ذاتی کما یلیق بشانہ تعالیٰ میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ وھو الموفق

کتاب ''فیوض الحرمین'' کے مؤلف پر تنقیدی نظر

سوال: نظر بر کتاب ''فیوض الحرمین'' مصنفہ ماسٹر فاروق مردان

المستفتی: نامعلوم معرفت محمود الحق حقانی صاحب یکم رنومبر ۱۹۸۳ء

الجواب: اگر یہ مؤلف (صاحب کشف) مجذوب ہو۔ تو اس کا مواخذہ اور اس پر عتاب کرنا خلاف قاعدہ اقدام ہے۔ اور اگر مجذوب نہ ہو۔ تو یہ کاملان کے طبقہ سے معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کاملان کا رویہ فناء اور ترک دعویٰ ہوتا ہے۔ لیکن ان کشوف کی شریعت سے غیر متصادم ہونے کی وجہ سے اس کی تضلیل وغیرہ کرنا قابل اعتراض ہے۔

نوٹ: ایسے مدعیوں کی گرفت ہر زمانہ میں اہل علم کا معمول رہا ہے۔ وھو الموفق

ایک اردو شعر کی وضاحت

---

(۱) وعن الامام الرازی رحمه الله تعالی ویجب علی الطالب الصادق فی بدایته ان لایصحب اکثر مدعی المشیخة فی هذا العصر البتة الا بظهور امارات الصدق بالهام من الله تعالیٰ للطالب او بشهادة الصادقین من اهل الطریق لذلک الشیخ. (کتاب البهجة السنیة فی اداب الطریقة النقشبندیه ص ۴۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چند دن پہلے ایک عرس میں ایک نعت خوان نے یہ شعر کہا کہ

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے اجمیر کا رستہ
جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

کیاایسا کہنا درست ہے؟ بینوا وتو جروا

المستفتی: خلیل احمد صاحب ۴/۳/۱۹۷۴ء

الجواب: اس شعر میں خلاف شرع بات نہیں ہے۔ کیونکہ خانہ خدا میں بھی بغیر شیخ کامل کے وصول الی اللہ مشکل ہے. وھو الموفق

نبی ﷺ سے براہ راست بیعت، گفتگو وغیرہ کا دعویٰ کرنا

سوال: زید دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے براہ راست بیعت کرتا ہوں۔ اور جو پیر دربار نبوی تک براہ راست رسائی نہیں کرتا وہ پیر نہیں ہے۔ دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ میں ہر مردے سے کلام کر کے بتا سکتا ہوں۔ کہ جنتی ہے یا دوزخی۔ اور مقتول کے قاتل کا بھی مقتول سے پوچھ سکتا ہوں۔ تیسرا دعویٰ زید کا یہ ہے کہ جب میں حج پر گیا۔ تو دربار نبوی میں جا کر نبی کریم ﷺ کے آگے کئی مسائل پیش کر کے حل کرائے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ میری اور اپنی گفتگو سب لکھ کر طبع کرادو۔ تاکہ دین مضبوط ہو اور لوگ مستفیض ہوں۔ کچھ باتیں اور بھی کی ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اکتم فی صدرک۔ اسی جگہ بیٹھے تھے۔ کہ روضہ اطہر کے اندر سے مؤذن کی آواز آنی شروع ہوگئی۔ جب اشہد کا لفظ سنائی دیا وہاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ حضرت بلال ہیں۔ حی علی الفلاح پر پہنچے تو مسجد نبوی سے مؤذن نے آذان دینی شروع کی۔ چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ میں جب حج پر گیا تو انبیاء سے ملاقات اور کلام کیا۔ اور ان کے دفن کی جگہ معلوم کی۔ چاہے ان قبور کے نشانات ظاہر تھے یا نہ تھے۔ اور جن کا نام قرآن میں تھا یا نہیں۔ اور صحابہ سے ملاقات اور کلام ہوئی از روئے شریعت اس آدمی کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: نامعلوم ۱۵/جنوری ۱۹۷۵ء

الجواب: یہ تمام امور ممکنات بلکہ واقعات ہیں۔ لیکن ان کا مدعی غالباً دھوکہ باز اور کاذب ہوتا ہے۔ وھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طریقہ چشتیہ میں قوالی اور موسیقی نہیں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس کے بارے میں کہ صاحبان چشتیہ جو قوالی کے ساتھ موسیقی بھی کرتے ہیں۔اس میں کوئی حرج ہے یا نہیں ہے؟

المستفتی سید عنایت الرحمن چارسدہ ۱۹۹۱ء/۲/۱۹

الجواب: سرود کرنا حرام ہے۔قرآن، احادیث اور فقہ سے اس کی حرمت ثابت ہے، **ومن فعله فقد فعله علاجاً لا التذاذاً كشرب الخمر للتداوى .وقيل فعله جذباً لاهل الهنود.** ﴿۱﴾**فافهم**

پیر اور استاد ایک جیسے صاحب حق ہیں

سوال: کسی شخص پر پیر کا حق زیادہ ہوتا ہے یا استاد کا۔یا دونوں برابر ہیں؟

المستفتی: حافظ اختر علی دارالعلوم گجرات مردان ۵/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

الجواب: پیر اور استاد کا ایک جیسا حق ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعة اللمعات میں لکھا ہے۔کہ طریقہ اور سلوک علم ظاہر میں داخل ہیں۔فليراجع الى كتاب العلم.

کرامات اولیاء اور استفاضہ قبر

سوال: کیا کسی ولی کے وفات کے بعد کرامت برقرار رہتی ہے۔یا ختم ہو جاتی ہے۔نیز کتاب ''شاہ عبدالعزیز اور ان کی تعلیمات'' کے ص ۱۵ پر لکھا ہے۔کہ اہل قبور میں سے بعض بزرگ کمال میں مستثنیٰ ہیں۔اور ان کا کمال متواتر طور پر ثابت نہیں ہے۔ان بزرگوں سے استمداد کا طریقہ یہ ہے۔کہ اس بزرگ کی قبر کے سرہانے کی

﴿۱﴾ قال ابن عابدين وما يفعله متصوفة زماننا حرام لا يجوز القصد والجلوس اليه ومن قبلهم لم يفعل كذلك قلت وفى التاتر خانيه عن العيون ان كان السماع سماع القرآن والموعظة يجوز وان كان سماع غناء فهو حرام باجماع العلماء ومن اباحه من الصوفيه فلمن تخلى عن اللهو وتحلى بالتقوىٰ واحتاج الى ذلك احتياج المريض الى الدواء وله شرائط والحاصل انه لارخصة فى السماع فى زماننا (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۶۲ جلد ۵ كتاب الحظر والاباحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جانب قبر پر انگلی رکھے اور شروع سورۃ بقرہ سے مفلحون تک پڑھے پھر قبر کی پاؤں کی طرف جاوے۔ اور آمن الرسول آخر سورۃ بقرہ پڑھے اور زبان سے کہے کہ اے میرے حضرت فلاں کام کیلئے درگاہ الٰہی سے دعا والتجا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں،،۔ تو کیا یہ طریقہ کسی حدیث سے ثابت ہے یا خود ساختہ ہے۔ علاوہ ازیں اس میں کسی بزرگ سے سفارش کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کے دربار میں قیامت سے پہلے کسی کی سفارش ہو سکتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مردہ سنتا ہے۔ اور دعا بھی کر سکتا ہے۔ تو کیا یہ صحیح ہے۔ یہ کتاب مؤلفہ مولوی ظہیر الدین اور ترجمہ و تبصرہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی تصحیح مولانا سبحان محمود استاد کراچی۔

المستفتی: خلیل اللہ زروبوی از تھائی لینڈ ۲۵/جنوری ۱۹۷۵ء

الجواب: محترم المقام السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ احادیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ موت سے وہ عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ جس پر ثواب وعذاب مرتب ہوتے ہیں۔ الا باذنہ فی حق البعض۔ نیز احادیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ قبر میں مردہ کو ایک گونہ حیات دی جاتی ہے۔ جس سے وہ ثواب وعذاب کا ادراک کرتا ہے اور بول سکتا ہے۔ اور سن سکتا ہے۔ البتہ قرآن پاک میں ان اکثر مسائل کی طرف توجہ نہیں کی گئی ہے۔ نیز احادیث سے کرامت بعد الممات اور توسل بھی ثابت ہے جو کہ تمام اکابر دیوبند کا متفقہ عقیدہ ہے۔ خلافا للسلفیۃ والنجدیہ۔ اور دعا بھی کر سکتے ہیں۔ اگر چہ ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا ہے۔ ان سے فیض بھی پہنچتا ہے۔ اور استفتاء کے جو طرق مشائخ سے منقول ہیں۔ تو ان میں یہ ضروری ہے۔ کہ قرآن وحدیث سے متصادم نہ ہوں تمام عملیات میں یہ ضابطہ ہے۔ لان النبی ﷺ قرر الرقیٰ التی لا تشتمل علی الکلمات الشرکیہ۔ (۱) فافہم

خلاف شریعت پیر سے اقالہ اور متبع سنت پیر سے بیعت ضروری ہے

سوال: ایسا پیر جس سے خلاف شریعت امور ثابت ہوتے ہیں۔ تو ایسے پیر کا اتباع ضروری ہے یا اس سے ایک طرف ہونا؟

(۱) عن عوف بن مالک الاشجعی فقال لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک۔ رواہ مسلم۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: الحاج نیاز ولی شاہ حسن خیل شمالی وزیرستان ۔۔۔ ۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

الجواب: خلاف شریعت پیر سے بیعت کرنا امر مہلک ہے﴿۱﴾۔پس اس سے اقالہ اور دوسرے مرشد سے (جو پابند شریعت اور متبع سنت ہو) بیعت کرنا ضروری ہے۔خواہ یہ پیر راضی ہو یا ناراض۔فقط

بدعتی اور جاہل پیر سے بیعت باعث بے برکتی اور باعث ہلاکت ہے

سوال: ایک بریلوی پیر جو سخت مبتدع اور مشرکانہ عقائد رکھتے ہیں۔حضور ﷺ کی بشریت سے منکر ہے اور جاہل بھی ہے۔تو کیا ایسے پیر سے بیعت کرنا جائز ہے؟

المستفتی: گل محمد خان کوٹ ادو مظفر گڑھ ۲۳؍۴؍۱۹۸۵ء

الجواب: ایسے پیر سے بیعت ہونا جو کہ نہ عالم ہو اور نہ علماء کو مراجعت کرتا ہو حرام ہے۔ایسا پیر جو خود کالامی ہے۔تو دوسروں کو خدا کا راستہ کس طرح دکھا سکتا ہے۔﴿۲﴾ پس بہر حال جو پیر غیر اللہ کو غیب دان مانتا ہو۔اور یا سید البشر ﷺ کی بشریت سے منکر ہو۔اور غیر اللہ کے تسلط غیبی پر ایمان رکھتا ہو۔اور یا سرود کرتا ہو وغیرہ وغیرہ۔تو ایسے پیر سے بیعت کرنا باعث بے برکتی اور باعث ہلاکت ہے۔وھو الموفق

وجد اختیاری امر ہے

سوال: کیا ذکر کے وقت وجد کا آنا باعث ثواب ہے؟ ایسے وجد کے بارے میں علماء احناف کی کیا رائے ہے؟

المستفتی: سبحان اللہ آلومردان ۔۔۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

﴿۱﴾ قال الشیخ محمد بن عبد اللہ الخانی الخالدی وایاک ان تصحب احداً من المدعین للطریق بلبس الزی اوتدعیھم یاخذون علیک العھد فانھم اذی من الثعبان وذلک لانک تشھد الاذی من الثعبان فتاحذمنہ حذرک ولا ھکذا من ظھر مظھر الصلاح وھو فی الباطن شیطان فی زی انسان والضابط فی تمییز الصادقین منھم من غیرھم اقامتھم الاعمال الشرعیہ علی قانون المتابعة والتأدب باداب اھل الطریق علی وفق سیر المشائخ الخ .(البھجة السنیة ص ۳۵ باب فی بیان المشیخة وادابھا)

﴿۲﴾ قال الامام ولی اللہ الدھلوی وانما شرطنا العلم لان الغرض من البیعة امرہ بالمعروف ونھیہ عن المنکر وارشادہ الی تحصیل السکینة الباطنة وازالة الرذائل واکتساب الحمائد ثم امتثال المسترشد نہ فی کل ذلک فمن لم یکن عالما کیف یتصور منہ ھذا .(القول الجمیل مع شفاء العلیل ص ۲۲ حکمت بیعت)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: وجد ایک غیر اختیاری امر ہے۔ سلف صالحین پر بھی طاری ہوا ہے۔ لہذا اس پر انکار کرنا منکر ہے۔﴿۱﴾

وجد کے بعض مسائل

سوال: وجد کی حالت میں قے وغیرہ سے جب مسجد ملوث ہو جاتی ہے۔ تو ایسی قے سے مسجد گندہ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ طرز عمل واقعی باعث ثواب ونجات ہے۔ یا قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ بینوا وتو جروا

المستفتی: سبحان اللہ آلومردان ... یکم ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

الجواب: قے فی (ملأ الفم) گندہ اور نجس ہے﴿۲﴾۔ جس شخص سے قے کرنے کا یقین یا ظن غالب ہو۔ اس کو مسجد سے منع کرنا جائز ہے۔ خواہ ذاکر ہو یا غیر ذاکر ہو۔ اور اگر اس حنیت (وجد و قے) کو علاجاً و رفعاً للخطرات کر رہا ہو۔ تو موجب ثواب ہے۔ اور اگر اس کو بالخصوص ثابت سمجھتا ہو۔ یا التزام مالا یلزم کی درجہ کو پہنچا ہو۔ تو بدعت ہے۔﴿۳﴾ فقط

خلاف شرع آدمی ولی اللہ نہیں ہوسکتا

سوال: اگر کوئی شخص آنے والے حالات کے بارے میں پیشن گوئیاں کرتا ہے۔ جس میں سے بعض باتیں درست بھی نکلتی ہیں۔ مگر ان کا ظاہر بھی شرع کے موافق نہیں ہے۔ اور قول وفعل اسلام سے مخالف ہے۔ تو کیا ایسا شخص ولی اللہ ہوسکتا ہے؟

المستفتی: حضرت جمال کلرک افس گورنر ہاؤس پشاور ... ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

الجواب: ایسے شخص کو ولی اللہ ماننا جاہل یا متجاہل کا کام ہے۔﴿۴﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ طحطاوی الوجد مراتب وبعضہ یسلب الاختیار فلاوجہ لمطلق الانکار وفی التتار خانیة مایدل علی جوازہ للمغلوب الذی حرکاتہ کحرکات المرتعش. (طحطاوی علی المراقی ص ۱۷۳ قبیل باب ما یفسد الصلاۃ)

﴿۲﴾ قال العلامہ سید احمد طحطاوی انہ لا فرق بین انواع القیٔ سواء قاء من ساعتہ ام لا والصحیح انہ حدث ونجس فی الکل کما فی الجلی. (طحطاوی علی المراقی ص ۹۴ فصل فی ماینقض الوضوء)

﴿۳﴾ قال العلامہ ابن نجیم ولان ذکر اللہ اذاقصدبہ تخصیص بوقت دون وقت او بشئ دون شئ لم یکن مشروعا حیث لم یردالشرع بہ لانہ خلاف مشروع (البحر الرائق ص ۱۵۹ جلد ۲ باب العیدین)

﴿۴﴾ قال العلامہ محمد عبد العزیز الفرھاری الولی ھو العارف باللہ تعالی وصفاتہ بحسب ما یمکن ای بقدر الامکان المواظب ای الملازم علی الطاعات حتی قیل ان الولی الکامل لایترک المندوب ،المجتنب عن المعاصی حتی انہ یخرج بالکبیرۃ واصرار الصغیر عن الولایة ،المعرض عن الانھماک ای الاستغراق فی اللذات والشھوات .الخ (النبراس شرح شرح العقائد ص ۵۹۲ کرامات الاولیاء حق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال رسول الله ﷺ

ما انزل الله دآء الا انزل له شفاء (الحديث)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب الطب والرقية والتعويذ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب الطب والرقية والتعويذ

ظالم کے لئے بتوسل ختم قرآن بددعا کرنا

سوال: عمر ایک شرارتی اور ظالم آدمی ہے جو زید کو تنگ کرنے اور اس کی بے عزتی اور لوگوں کے سامنے کسی طریقہ سے شرمندہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اس سے جان چھوٹنا مشکل ہے۔ کیا شریعت میں ایسے آدمی کیلئے بددعائی کے طور پر ختم القرآن جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: سید واج میکر بس اڈہ مردان ۶ رمحرم ۱۴۰۳ھ

الجواب: ظالم کے حق میں بددعا کرنا جائز ہے۔ قال الله تبارک و تعالی لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم ﴿۱﴾ خواہ ختم قرآن سے توسل ہو یا نہ ہو۔ فقط

سانپ کے زہر اتارنے کے منتر کا حکم

سوال: بندہ ایک عمل سانپ کے زہر اتارنے کا کرتا ہے۔ جو کافی عرصہ سے ایک بزرگ سے چلا آرہا ہے۔ یہ عمل خالص انسانی ہمدردی ہر قسم کی مالی فوائد سے خالی ہے قطعاً کچھ حاصل نہیں کیا جاتا۔ اور آج تک یہ عمل ناکام نہیں ہوا ہے۔ عمل کے الفاظ یہ ہیں

بسم الله الرحمن الرحیم . کالا کھیرا کالا بس جس کو کاٹے کالا کرچز بس ۔ حضرت شیخ شرف الدین یحی منیری کی دھائی سے اتر بس اتر بس اتر بس) کیا یہ الفاظ تو شرکیہ نہیں اس کا کیا حکم ہے؟ کہ یہ منتر جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد سرور اسماعیل پور بھکر پنجاب ۱۰ رذیقعدہ ۱۴۰۴ھ

الجواب: اگر دہائی گفتہ کو کہا جاتا ہے تو یہ ہمت اور عزیمت ہے جو کہ عملیات مباحہ ﴿۲﴾ سے ہے اور

﴿۱﴾ (پ: ۶ سورۃ النساء رکوع: ۱ آیت: ۱۴۸)

﴿۲﴾ عن عوف بن مالک قال کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا رسول الله ﷺ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور بانی کی اس کی پتہ نہ ہو تو ہمیں مطلع کریں۔ وھو الموفق

تیغ بندی کی تعویذ کی شرعی حیثیت

سوال: انسان جو اپنے آپ کے بچاؤ کیلئے تیغ بندی کرتا ہے شرعاً اس تعویذ کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

المستفتی: نامعلوم ۱۲ر محرم ۱۴۱۱ھ

الجواب: یہ بچاؤ بذریعہ ﴿۱﴾ معجزہ و کرامت، توجہ اور سحر سے ہو سکتا ہے۔ ﴿۲﴾

بچھو سانپ باؤلے کتے کا دم اور چاول وغیرہ کا مخصوص عمل جائز ہے

سوال: (۱) جس شخص کو بچھو، سانپ، باؤلا کتا وغیرہ کاٹے اس پر دم جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر جائز ہے تو ہر شخص دم ڈال سکتا ہے یا جس شخص کو اجازت ہو؟

(۳) ہمارے ہاں باؤلے کتے کے کاٹے شخص صاحبزادگان کے ایک گھرانے کے پاس جاتے ہیں وہ دس تولہ چاول الٹی چکی پر پسے ہوئے اس شخص سے طلب کرتے ہیں پھر اس کی گولیاں بنا کر اس شخص کو ہاتھ میں دیتے ہیں کہ ان کو مٹا کر دیکھو اور دم ڈالتے ہیں۔ ان گولیوں میں جس رنگ کے کتے نے کاٹا ہو اس کے بال نکلتے ہیں۔ آیا یہ چاول وغیرہ کا عمل از روئے شرع جائز ہیں یا نہیں؟

المستفتی: حاجی موسیٰ خان بازار مردان ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۹ء

(بقیہ حاشیہ) کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علي رقاکم لا بأس بالرقاما لم تکن شرکا.

(ابو داؤد ص ۱۸۲ جلد ۲ باب ما جاء فی الرقی کتاب الطب)

﴿۱﴾ پس جس تعویذ میں جائز الفاظ ہوں وہ جائز ہوگی۔ اور جس تعویذ میں شرکیہ اور ناجائز الفاظ ہوں وہ ناجائز ہوگی۔ لحدیث عوف بن مالک اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما لم تکن شرکا.

(ابو داؤد ص ۱۸۶ جلد ۲ باب ما جاء فی الرقی کتاب الطب) (از مرتب)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین (السحر) تعلمه و تعلیمه حرام اقول مقتضی الاطلاق و لو تعلم لدفع الضرر عن المسلمین و فی شرح الزعفرانی السحر حق عندنا وجوده و تصوره و اثره و فی ذخیرة الناظر تعلمه فرض لرد ساحر اهل الحرب و حرام لیفرق به بین المرأة و زوجها وجائز لیوفق بینهما الخ

(ردالمختار هامش الدرالمختار ص ۳۳ جلد ۱ مقدمة الشامی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: (۱) جائز ہے لحدیث عوف بن مالک رواہ ابوداؤد ﴿۱﴾ (۲) بغیر اجازت کے حلت حاصل ہے لیکن ہمت حاصل نہیں ہوتی۔ ﴿۲﴾ (۳) جائز ہے۔ ﴿۳﴾

سانپ وغیرہ کا بذریعہ سپیرا جھاڑ پھونک

سوال: ایک شخص کو اگر سانپ وغیرہ کاٹے تو اس پر اس کے والدین یا گاؤں کے دیگر مسلمان بھائی قرآن وحدیث کا دم ڈالیں یہ افضل ہے یا کسی سپیرے کا اور جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: فضل کلام بازار تورڈھیر مردان

الجواب: جو دم اور افسوں کلمات شرکیہ سے خالی ہوں تو ان میں کوئی گناہ نہیں لحدیث عوف بن مالک قال رسول اللہ ﷺ اعرضو علیٰ رقاکم لابأس بالرقی مالم تکن شرکا (رواہ ابوداؤد) ﴿۴﴾ باقی نیک وبد اور قرآن وغیرہ قرآن میں امتیاز سے کسی کو انکار نہیں۔ و ھو الموفق

شیخ بابر کے جنگل کی لکڑی درد کی جگہوں پر پھرانا

سوال: ایک شخص کے ساتھ شیخ بابر رحمۃ اللہ علیہ کے جنگل کی ایک لکڑی ہے جو کہ دردوں اور زخموں کیلئے اسی طرح استعمال کرتا ہے کہ لوگ آتے ہیں اور اس لکڑی کو درد کی جگہ پر پھراتا ہے کیا یہ شرک نہیں ہے۔ ایک مولوی صاحب بھی اپنے جوڑوں کے دردوں کیلئے اس کو استعمال کرتا تھا۔ تو میں نے اسے شرک کا کہا تو اس نے یہ حدیث پڑھی۔ "انما الاعمال بالنیات"۔ کیا اس حدیث کی رو سے یہ عمل درست ہوسکتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے

﴿۱﴾ عن عوف بن مالک قال کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا رسول اللہ ﷺ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا بأس با لرقا ما لم تکن شرکا (ابوداؤد ص ۱۸۲ جلد ۲ باب ما جاء با لرقی)

﴿۲﴾ قال العلامہ ابن القیم الجوزیة ان الاذکار و الایات او الادعیة التی یتشفی بها ویرقی بها هی فی نفسها نافعة شافعةولکن تستدعی قبول المحل وقوة و همة الفاعل و کان للراقی نفس فعالة و همة مؤثرة فی ازالة الداء. (الجواب الکافی لابن القیم ص ۱۰ دواء العی السوال)

﴿۳﴾ یدل علیه ما فی الهندیة قال شهاب الدین الاذامی لا بأس با حراق الغثاء الملتقط من الطریق وادارته حول من اصابته العین و نظیره صب الشمع فوق الصبی الخائف قال الشیخ اللباری انما یباح اذا لم یرا لشفاء منه کذا فی القنیه (فتاوی هندیه ص ۳۵۶ جلد ۵ الباب الثامن عشر فی التداوی و المعالجات کتاب الکراهیة)

﴿۴﴾ (ابوداؤد ص ۱۸۲ جلد ۲ باب ما جاء فی الرقی کتاب الطب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تبر کا استعمال کرتا ہوں نہ شرکا؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: عبدالوہاب سکنہ زرہ میانہ نوشہرہ ۳/ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

الجواب: یہ عمل شرک نہیں ہے بلکہ تبرک ہے۔ والتبرک لیس بشرک لثبوتہ باشعار النبی ﷺ ﴿۱﴾ و لباسہ و وضوءہ و دمہ و فضلاتہ و غیر ذالک لیکن اس تبرک کا تبرکات ثابتہ میں کوئی اصل نہیں ہے لہٰذا نہ اس لکڑی میں تبریک ہے کما عند الفرقة القبریة اور نہ اس میں تشریک ہے کما عند الفرقة النجدیة و لنعم ماقیل الجاهل اما مفرط و اما مفرّط اور اس حدیث کا نقل اس محل میں بے موقع ہے البتہ حدیث انا عند ظن عبدی بی ﴿۲﴾ کچھ مناسبت رکھتی ہے۔ فقط

مریض کی شفاء کیلئے قرآن مجید سے پانی کا تولنا

سوال: بخدمت اقدس جناب مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک!
میں نے یکے بعد دیگرے قرآن مجید کے دو عدد نسخے اپنے ہاتھ سے لکھے پتہ نہیں کہ لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ قلمی نسخے ہیں اب لوگ آ کر اس کو ترازو کے ایک پلڑے پر رکھ کر دوسرے میں پانی رکھ کر وزن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب یہ پانی مریض کو پلایا جائے یا دوسرے پانی میں ملا کر مریض کو غسل کرایا جائے تو جیسے بھی مرض ہو شفاء ہوتی ہے تو کیا اس تولنے اور وزن کرنے میں قرآن مجید کا احترام ختم نہیں ہوتا اور کیا یہ عمل جائز ہے؟ برائے مہربانی شرعی حکم واضح فرماویں تاکہ میں لوگوں پر واضح کروں۔ بینوا و توجروا

المستفتی: نائب صوبیدار شیر محمد قریشی دو بیرن کلاں راولپنڈی ۱۹/۵/۱۹۶۹ء

الجواب: چونکہ قرآن مجید کا تولنا اہانت نہیں ہے نہ شرعاً اور نہ عرفاً لہٰذا اس عمل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿۱﴾ عن عثمان بن عبدالله بن موهب قال ارسلنی اهلی الی ام سلمه بقدح من ماء و کان اذا اصاب الانسان عین او شئ بعث الیها مخضبه فا خرجت من شعر رسول الله ﷺ و کانت تمسکه فی جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه قال فا طلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء. رواه البخاری.
(مشکواة المصابیح ص ۳۹۱ جلد ۲ باب الطب و الرقی)

﴿۲﴾ عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ یقول الله تعالی انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و ان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم .متفق علیه
(مشکواة المصابیح ص ۱۹۶ جلد ۱ باب ذکر الله و التقرب الیه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بلکہ باعث اجر و ثواب ہے اگر ارادہ سنت کا ہو بلکہ عمل اور دعا کے ارادہ سے ہو تو جائز ہے والدلیل علی جواز العملیات تقریر النبی ﷺ الرقی التی صح مضمونہا (۲) فقط

فکر وسوسہ اور پریشانی کیلئے وظیفہ

سوال میں چاہتا ہوں کہ مجھے کسی چیز کی زیادہ فکر نہ رہے لیکن طبیعت ایسی بن گئی ہے کہ معمولی سی بات سے سخت فکر اور پریشانی ہوتی ہے جو کہ میری برداشت سے باہر ہوتی ہے مثلاً کبھی بیٹھے ہوں یا کوئی ایسی معمولی بات جو بالکل فکر کرنے کی قابل نہیں ہوتی اور مجھے سخت فکر ہوتی ہے حالانکہ دل سے میں بالکل فکر نہیں چاہتا ہوں اور یہ وسوسے آتے ہیں اور سخت پریشانی ہوتی ہے لہذا آپ صاحبان اس غیر اختیاری اور نفسانی اور شیطانی پریشانی کے بارے میں کوئی حل ارسال کریں اور دعاؤں کی خصوصی درخواست کی جاتی ہے۔

مخاطب عبدالرشید فورتھ ایئر میڈیکل ہاسٹل ۲ پشاور یونیورسٹی ۲۶/۴/۱۹۶۹

الجواب آپ لا حول و لا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کریں اور سورۃ الم نشرح لک بھی ہر نماز کے بعد سات دفعہ پڑھا کریں اور یونانی علاج بھی کچھ مدت کریں۔ فقط

نماز میں دفع وساوس کیلئے وظیفہ

سوال مجھے نماز میں وسوسے آتے ہیں اور خیال آتا ہے کہ کہیں نماز توڑ کر چھوڑ دوں۔ بہت متفکر ہوں کہ یہ وساوس کس طرح ختم ہوں کوئی حل ارسال کیا جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

---

(۱) قال ابن عابدین اختلف فی الاستشفاء بالقرآن بان یقرأ علی المریض او الملدوغ الفاتحۃ او یکتب فی ورق و یعلق علیہ او فی طست و یغسل و یسقی و عن النبی ﷺ انہ کان یعوذ نفسہ قال رضی اللہ عنہ وعلی الجواز عمل الناس الیوم و بہ وردت الآثار۔
(ردالمحتار ہامش الدر المختار ص ۲۵۲ جلد ۵ قبیل فصل فی النظر کتاب الحظر والاباحۃ)

(۲) عن جابر قال نہی رسول اللہ ﷺ عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم فقالوا یا رسول اللہ ﷺ انہ کانت عندنا رقیۃ نرقی بہا من العقرب وانت نہیت عن الرقی فعرضوہا علیہ فقال ما اری بہا بأسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ رواہ مسلم وایضاً عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاہلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

السائل: عبدالرشید کامران جنرل سٹور ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

الجواب: آپ کا ان وسوسوں کو برا ماننا اور اس کے نہ آنے کی تمنا کرنا عین ایمان ہے کما فی حدیث مسلم نعم ذاک صریح الایمان ﴿۱﴾ (مشکوٰۃ ص ۱۹) یہ کفر نہیں ہے اور نہ گناہ ہے۔ آپ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو ۷۰ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں اور حلال خوراک کی کوشش کیا کریں۔ وھو الموفق

دم تعویذ احادیث سے ثابت ہیں

سوال: قرآن و حدیث کے حوالے سے دم درود تعویذ وغیرہ خواہ کسی قسم کی ہوں محبت، دشمنی، اولاد کی پیدائش، بیماری، حصول روزگار وغیرہ صحیح ہیں یا نہیں رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دم کیا ہے یا تعویذ دیئے ہوں؟ ضرور بحوالہ قرآن و حدیث مطلع کریں۔ فاجرکم علی اللہ

المستفتی: عبدالشکور ۹/۵/۱۹۷۳

الجواب: واضح رہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے بیماروں کو دم کیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دم پڑھنے کی اجازت دی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیماروں وغیرہ کو دم کیا ہے یہ تمام امور بخاری شریف وغیرہ میں صراحۃ موجود ہیں ﴿۲﴾ نیز وہ عملیات جو کہ خلاف شرع کلمات پر مشتمل نہ ہوں ان کو جائز قرار دیا ہے۔ لحدیث

﴿۱﴾ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ ﷺ الی النبی ﷺ فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹ جلد ۱ باب فی الوسوسۃ)

﴿۲﴾ (۱) عن عائشۃ ان النبی ﷺ کان ینفث علی نفسہ فی المرض الذی مات فیہ بالمعوذات فلما ثقل کنت انفث علیہ بھن وامسح بید نفسہ لبرکتھا فسألت الزھری کیف ینفث قال کان ینفث علی یدیہ ثم یمسح بھما وجھہ (۲) وعن ابی سعید الخدری ان ناساً من اصحاب النبی ﷺ اتوا علی حی من احیاء العرب اذا لدغ سید اولٰئک فجعل یقرأ بام القرآن و یجمع بزاقہ و یتفل فبرأ الخ (۳) عن عائشۃ قالت امرنی النبی ﷺ او امر ان یسترقی من العین (۴) عن ام سلمۃ ان النبی ﷺ رای فی بیتھا جاریۃ فی وجھھا سفعۃ فقال استرقوا لھا فان بھا النظرۃ الخ (۵) عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ یعوذ بعضھم یمسحہ بیمینہ اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقماً وھکذا احادیث اخر فی ھذا الکتاب (صحیح البخاری ص ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶ جلد ۲ کتاب المرضی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسلم اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک ﴿۱﴾ نیز تعویذ لکھنا اور گلے وغیرہ سے معلق کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے لحدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص (رواہ ابو داؤد) ﴿۲﴾ ہٰذا ان پر انکار کرنا غلط فہمی یا بدفہمی ہے۔ وھو الموفق

دفع وساوس کے مطالعہ کیلئے کتاب

سوال: ''موت کے وقت'' یہ تصنیف مفتی محمد شفیع صاحب کی ہے یہ کتاب کہاں سے ملے گی یا دفع وساوس کیلئے کوئی کتاب بتائیں؟

الجواب: یہ کتاب دارالعلوم کراچی سے منگوائیں اور دفع وساوس کیلئے احیاء العلوم کتاب عاشر کا مطالعہ کریں۔

خوف خداوندی پیدا ہونے کا طریقہ

سوال: خوف خداوندی پیدا کرنے کا ذریعہ بتائیں۔ مہربانی ہوگی۔

السائل: پائندہ خان لکی مروت ۲۵/ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

الجواب: اللہ تعالیٰ کے وعیدات پر مشاہدات میں یقین اور اذعان رکھنا اور اس خیال پر کچھ وقت (بیس پچیس منٹ) قائم رہنا موجب خوف ہے ﴿۳﴾ و ھو الموفق

خیالات فاسدہ اور اس کیلئے وظیفہ

سوال: مجھے برے خیالات اور انتہائی ناروا خیالات آتے ہیں کیا اس سے نکاح ٹوٹتا ہے کوئی وظیفہ بھی مرحمت فرمائیں؟ بینوا وتوجروا

السائل: شیر جان شہباز خیل بنوں ۱۳۹۶ھ

﴿۱﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب و الرقی)

﴿۲﴾ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وکان عبد اللہ بن عمر ویعلمهن من عقل من بنیه ومن لم یعقل کتبه فا علقه علیه (ابو داؤد ص ۱۸۰ جلد ۲ باب کیف الرقی کتاب الطب)

﴿۳﴾ عن ابی بن کعب قال کان النبی ﷺ اذا ذهب ثلثا اللیل قام فقال یا ایها الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه جاء الموت بما فیه رواہ الترمذی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۷ جلد ۲ باب البکاء والخوف)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: خیالات فاسدہ اگر غیر اختیاری ہیں۔ بر بناء حدیث ﴿۱﴾ آپ گنہگار نہیں علاج یہ ہے کہ اعوذ بالله من الشيطن الرجيم و من شر نفسي و من شر فرجي و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم روزانہ کم از کم ستر دفعہ پڑھا کریں۔فقط

عثمانی برادران کا جائز تعویذات اور رقیات کو ناجائز قرار دینا الحاد ہے

سوال: تعویذ جائز ہے یا نہیں کیونکہ عثمانی برادران نے اس کے بارے میں رسالے لکھے ہیں کہ یہ شرک اور ناجائز ہیں پوری وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: محمد یوسف ملک آباد جدون صوابی   یکم ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ مسائل جو کہ حزب اللہ کے بانی پروفیسر عثمانی یا ڈاکٹر اور کیپٹن عثمانی شائع کرتے ہیں سراسر خلاف شریعت ہیں۔ یہ لوگ قرآن و احادیث کی خود ساختہ (خلاف علماء امت) تشریح کرتے ہیں جو تعویذ خلاف شریعت نہ ہوں وہ جائز ہیں۔ ﴿۲﴾ اور جائز رقیہ کو ناجائز قرار دینا الحاد ہے۔ ﴿۳﴾

﴿۱﴾ عن ابن عباس ان النبی ﷺ جاءہ رجل فقال انی احدث نفسی بالشی لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمد الله الذی ردا مره الی الوسوسة رواه ابو داؤد

(مشکواة المصابیح ص ۱۹ جلد ۱ باب فی الوسوسة)

﴿۲﴾ عن عوف بن مالک قال قال رسول الله ﷺ اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما لم تکن شركاً. (ابو داؤد ص ۱۸۶ جلد ۲ باب ما جاء فی الرقی کتاب الطب) و عن عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده

وكان عبدالله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فاعلقه عليه.

(ابو داؤد ص ۱۸۷ جلد ۲ باب کیف الرقی کتاب الطب)

﴿۳﴾ عن عائشة قالت امرنی النبی ﷺ او امر ان یسترقی من العین. (بخاری) و عن عائشة قالت کان النبی ﷺ یعوذ بعضهم بمسحه بیمینه اذهب البأس رب الناس واشف انت الشاف لا شفاء الا شفائک شفاءً لا یغادر سقما (واحادیث اخر فی هذا لباب). (صحیح البخاری ص ۸۵۵،۸۵۶ جلد ۲ کتاب المرضیٰ)

قال ابن عابدین و لا باس بالمعاذات اذا کتب فیها القرآن او اسماء الله تعالیٰ و یقال رقاه الراقی رقیا ورقیة اذا عوذه و نفث فی عوذه قالوا و انما تکره العوذه اذا کانت بغیر لسان العرب و لا یدری ما هو و لعله یدخله سحر او کفر او غیر ذلک و اما ما کان من القرآن او شی من الدعوات فلا باس به.

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۵۷ جلد ۵ قبیل فصل فی النظر کتاب الحظر والاباحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ابجد سے کتابت قرآن اور حیوان کے گلے میں تعویذ لٹکانا

سوال :(۱)القرآن عبارۃ عن اللفظ والمعنی هل یجوز کتابۃ القرآن بحساب الابجد ام لا

(۲) اذا کتب الآیۃ ثم خیط فی الثیاب و صار تعویذا هل یجوز تعلیق هذا التعویذ فی عنق الحیوان کالبقر وغیر ذالک ام لا؟ بینوا وتوجروا

المستفتی محمد عمر دارالعلوم حقانیہ ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب :(۱) مثل هذا المکتوب هو الدال علی لفظ القرآن لا بالرسم المتوارث فلا یصح اطلاق المصحف علیه کما لا یصح اطلاق التسمیۃ علی ۷۸۶۔

(۲) الممنوع هو توهین الکلمات المبارکۃ لا تعلیقها بالحیوانات و الصبیان لان عبدالله بن عمرو بن العاص علق التعویذ المشتمل علی الکلمات المبارکۃ علی رقاب الصغار من ولده رواه ابوداؤد۔ (۱) و هو الموفق

تعویذات لکھنا اور اس پر اجرت لینا

سوال :تعویذات لکھنا شریعت میں کیسا ہے اور اس پر رقم وصول کرنا کیسا ہے؟ وضاحت کریں ؟

المستفتی :شاہ محمد ندوی کراچی نمبر ۲۲ حسین ٹیکسٹائل مل ۔ ۱۹۷۳/۴/۵

الجواب :جن تعویذات کا مضمون شرعی ہو تو ان کا لکھنا جائز ہے للتعامل و لحدیث عبدالله بن عمرو بن العاص (رواه ابوداؤد) (۲) اور اس پر اجرت لینا جائز ہے لان الکتابۃ صنعۃ من الصناعات فافهم ۔ (۳) و هو الموفق

---

(۱) کان عبد الله بن عمر ویعلمهن من عقل من بنیه و من لم یعقل کتبه فا علقه علیه
(ابوداؤد ص ۱۸۹ جلد ۲ باب کیف الرقی کتاب الطب)
قال ابن عابدین و علی الجواز عمل الناس الیوم و به وردت الآثار و لا بأس بان یشد الجنب و الحائض التعاوید علی العضد اذا کانت ملفوفۃ
(رد المحتار هامش الدرالمختار ص ۲۵۲ جلد ۵ قبیل فصل فی النظر کتاب الحظر و الاباحۃ)
(۲) و کان عبد الله بن عمر و یعلمهن من عقل من بنیه و من لم یعقل کتبه فا علقه علیه
(ابوداؤد ص ۱۸۹ جلد ۲ باب کیف الرقی کتاب الطب)
(۳) عن ابن عباس ان نفرا من اصحاب رسول الله ﷺ مروا بماء فیهم لدیغ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ناجائز کلمات اور اعتقاد باطلہ سے خالی ختم خواجگان جائز ہے

سوال: ہماری مسجد میں امام صاحب ختم خواجگان کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب دیں کہ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی: محمد سراج پشاوری متعلم دارالعلوم حقانیہ ..... ۳۔۱۹۸۲ء ۱۰۔۴

الجواب: اگر یہ ختم ناجائز کلمات مثلاً یا عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پر مشتمل نہ ہو اور ارواح کے حضور کے اعتقاد سے خالی ہو[۱] تو جائز ہے۔ فقط

وظیفہ برائے دفع وساوس وذوق تدریس ومطالعہ

سوال: بندہ کو شوق ہے کہ وہ مزید ... آتے ہیں ... اوقات مطالعہ بھی بھول جاتا ہوں۔ تدریس میں بھی بات بھول جاتی ہے تقریر میں ذہن تشویش ہوتی ہے، تدریس وتقریر میں ڈر زیادہ لگتا ہے جو وظیفہ مناسب ہو لکھ کر ممنون فرمائیں۔

المستفتی: ... ۲۵ ... ۲۲ شوال ۱۴۰۲ھ

بقیہ حاشیہ: او سليم فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال هل فيكم من راق ان في الماء رجلا لديغا او سليما فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الكتاب على شاء فبرأ فجاء بالشاء الى اصحابه فكرهوا ذلك و قالوا اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله وهكذا في باب هل يؤاجر الرجل نفسه من مشرك في دار الحرب باب الاجارات

(صحيح البخاري ص ۸۵۱ جلد ۲ و ص ۳۰۴ جلد ۱ باب الرقى بالقرآن والمعوذات)

قال ابن عابدين لان المتقدمين المانعين الاستئجار مطلقا جوزوا الرقية بالاجرة و لو بالقرآن كما ذكره الطحاوي لانها ليست عبادة محضة بل من التداوي

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۳۹ جلد ۵ مطلب الاستئجار على الطاعات كتاب الاجارة)

و في الدرالمختار و فيها استأجره ليكتب له تعويذا لاجل السحر جاز ان بين قدر الكاغذ والخط و كذا المكتوب (الدرالمختار ص ۴۳ جلد ۵ مطلب في اجرة صك القاضي والمفتي)

[۱] قال العلامة ابن نجيم و في البزازية قال علماؤنا من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر

(البحر الرائق ص ۱۲۴ جلد ۵ احكام المرتدين)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب :- اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم لا حول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

نماز فجر کے وقت سو دفعہ پڑھا کریں اور نماز خفتن (عشاء) کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ کوثر پڑھا کریں امید ہے کہ

اللہ کریم کرم کرے گا۔ و ھو الموفق

الکوحل کی سیاہی سے تعویذات وساخت وغیرہ تحریر کرنا

سوال : چہ میفر مایند علماء کرام دریں مسئلہ کہ خط وکتابت کردن تعویذات وچاشت وغیرہ (ساخت) بہ

سیاہی مخلوط بہ اسپرٹ چہ حکم دارد؟

المستفتی مولوی محمد صدیق قادر عبداللہ تحصیل گلستان ضلع پشین ۲۳؍شوال ۱۴۰۴ھ

الجواب : جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ الکوحل جو کہ سیاہی ، دوائی ، پینٹ سے مخلوط ہے انگوری ہے یا

کھجوری ہے تو اس وقت تک حرمت استعمال کا فتویٰ نہ دیا جائے گا۔ والوجہ فیہ ان الکوحل من اقسام الخمر

یکون حکمہ حکم الخمر فافہم. و ھو الموفق

عشق مجازی سے نجات کیلئے وظیفہ

سوال : میرا ایک دوست ایک بے ریش لڑکے کے عشق میں مبتلا ہے رات کے وقت اسے سبق پڑھاتا

ہے اور تقریباً دس سے دس بجے تک ساتھ رہتا ہے۔ ناغہ کی وجہ سے عاشق کو سخت تکلیف ملتی ہے وہ سچے عشق کا

دعویدار ہے اور غلط خیالات سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ کافی سمجھانے کے باوجود ماننے کو تیار نہیں لہذا التماس

ہے کہ کوئی وظیفہ بتا کر ممنون فرمائیں۔

السائل عبدالرحمن وبات ۱۶؍ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

الجواب : اس عاشق کیلئے مناسب ہے کہ آیت زین للناس تاحسن المآب ﴿۱﴾ نماز خفتن (عشاء)

کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھتے رہیں پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو اس انجام بد سے نجات دیدیں۔ و ھو الموفق

۱؎ سورۃ آل عمران رکوع ۱۰ آیت ۱۴

گھبراہٹ اور قوت حافظہ کا وظیفہ

سوال: بندہ پر بعض اوقات گھبراہٹ آجاتی ہے نیز قوت حافظہ کمزور ہے اس کے بارے میں کوئی وظیفہ بتائیں مہربانی ہوگی۔ فقط

السائل: نامعلوم ۱۳/جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ

الجواب: دفع گھبراہٹ کیلئے "یا وھاب" چودہ دفعہ پڑھا کریں اور تنہائی میں خوف کے دفع کیلئے "یا جبار" اکیس دفعہ پڑھا کریں اور قوت حافظہ کیلئے نماز عشاء سے قبل یا بعد گیارہ دفعہ سورۃ وتر پڑھا کریں۔ و ھو الموفق

آئینہ میں عامل کا چور معلوم کرنے کا حکم

سوال: بعض لوگ آئینہ میں چور کو معلوم کرتے ہیں تو کیا اس پر یقین کرنا جائز ہے اگرچہ وہ سارق پھر چوری کا اقرار بھی کرلیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عبدالحنان بارگل خیل واناڈیرہ اسماعیل خان ۲۲/رمضان ۱۴۱۰ھ

الجواب: یہ عامل اور اس پر اعتماد کرنے والا دونوں مردود الشھادۃ ہیں۔ یہ عمل کہانت کا شعبہ ہے ﴿۱﴾ اس میں بعض اوقات نفس الامر سے موافق امر کا مشاہدہ ہوتا ہے اور کبھی مخالف ہ بلکہ بسا اوقات عامل اور چور شہرت کیلئے یہ سمجھوتہ کرتے ہیں۔ وھو الموفق

جائز کلمات والی تعویذات لٹکانا جائز ہے

سوال: ہمارے ہاں ایک مولانا ہیں وہ کہتے ہیں کہ تعویذ لٹکانا خواہ قرآنی آیات ہوں یا اسماء ربانی شرک اور ناجائز ہے شرعاً اس کا حکم بتادیں؟ بینوا وتوجروا

﴿۱﴾ (قوله والكهانة) وهي تعاطي الخبر عن الكائنات في المستقبل و ادعاء معرفة الاسرار قال في نهاية الحديث و قد كان في العرب كهنة كشق و سطيح فمنهم من كان يزعم ان له تابعا يلقى اليه الاخبار عن الكائنات و منهم انه يعرف الامور بمقدمات يستدل بها على مواقعها من كلام من يسأله او حاله او فعله و هذا يخصونه باسم العراف كالمدعي معرفة المسروق و نحوه و حديث من اتى كاهنا يشمل العراف و المنجم والعرب تسمي كل من يتعاطى علما دقيقا كاهنا و منهم من يسمي المنجم والطبيب كاهنا (ردالمحتار ص ۳۴ جلد ۱ مطلب في الكهانة مقدمة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: عبدالرزاق دوحہ قطر دوحان المانع کیمپ ۔۔۔ ۱۹/۶/۱۴۰۱ھ

الجواب: ناجائز تعویذ حرام ہے اور جائز تعویذ جس میں قرآن وغیرہ جائز کلمات مسطور ہوں جائز ہے۔ لما رواہ ابوداؤد ص ۵۴۳ ج ۲ کتاب الطب و کان عبداللہ بن عمرو یعلمھن من عقل من بنیہ و من لم یعقل کتبہ فاعلقہ علیہ ﴿۱﴾ قلت و اما التمائم فھی الخرزات کما صرحوا بہ و ما اشتملت علی الکلمات الشرکیہ فلیراجع الی شروح الاحادیث ﴿۲﴾ و ھو الموفق

ناخن کے ذریعے چور یا دوسرے امور معلوم کرنا

سوال: ہمارے علاقے میں ایک عورت ہے جو ناخن پر رنگ لگا کر کہتی ہے کہ میں دم ڈال رہی ہوں اور تم اس کو دیکھو جس نے بھی تم پر تعویذ کیا ہے یا چوری کی ہے وہ اس میں آجائے گا اور تم خود دیکھ لوگے دیکھو وہ فلاں قبر میں تعویذ دبا رہی ہے یہ فلاں تمہارا دشمن ہے اس طریقہ سے لوگوں سے پیسے کماتی ہے اور لوگوں میں دشمنی پھیلاتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: صوفی شکراللہ پرنسپل شوگر طوفان مردان ۲۳/ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ

﴿۱﴾ (ابوداؤد ص ۱۸۷ جلد ۲ کتاب الطب باب کیف الرقی)

﴿۲﴾ قال العلامہ ابن عابدین (قولہ التمیمۃ المکروھۃ) اقول الذی رأیتہ فی المجتبیٰ التمیمۃ المکروھۃ ما کان بغیر القرآن و قیل ھی الخرزۃ التی تعلقھا الجاھلیۃ۔ فلتراجع نسخۃ اخری۔ وفی المغرب و بعضھم یتوھم ان المعاذات ھی التمائم و لیس کذلک انما التمیمۃ الخرزۃ و لا بأس بالمعاذات اذا کتب فیھا القرآن او اسماء اللہ تعالیٰ و یقال رقاہ الراقی رقیا ورقیۃ اذا عوذہ و نفث فی عوذتہ و انما تکرہ العوذہ اذا کانت بغیر لسان العرب و لا یدری ما ھو و لعلہ یدخلہ سحر او کفر او غیر ذلک و اما ما کان من القرآن او شیء من الدعوات فلا بأس بہ و فی الشلبی عن ابن الاثیر التمائم جمع تمیمۃ و ھی خرزات کانت العرب تعلقھا علی اولادھم یتقون بھا العین فی زعمھم فابطلھا الاسلام الخ
(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۲۵۷، ۲۵۸ جلد ۵ قبیل فصل فی النظر کتاب الحظر و الاباحۃ)۔
قال العلامۃ آلوسی و عند ابن المسیب یجوز تعلیق العوذۃ و رخص الباقر فی العوذۃ تعلق علی الصبیان۔
روح المعانی و فی فردوس دیلمی ص ۲۰ لابأس بتعلیق التعویذ من القرآن رواہ ابو نعیم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا و ھکذا فی سنن الدارمی ص ۲۱۱ و مصنف عبد الرزاق ص ۳۴۵۔ (مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: یہ عمل ناجائز ہے ۔ کیونکہ اس میں یہ خطرہ موجود ہے کہ یہ شخص شرک کا مرتکب ہو جائے ۔ فقط وھو الموفق

عاملوں سے علاج اور تعویذات کا حکم

سوال: (۱) یہاں کے عامل لوگوں کا یہ عام دستور ہے کہ مریض یا مریضہ کے بیٹھنے پر عامل کتاب دیکھتے ہیں، دیکھنے کے بعد معلوم نہیں کہ جنات کی مدد سے یا اور حساب کے ذریعہ مریض کو بتلاتے ہیں کہ آپ پر جن کا غلبہ ہے یا کوئی جادو کا اثر ہے اور بعض تو یہاں تک بتلاتے ہیں کہ جن فلاں ملک سے آئے ہیں یا جادو فلاں نے کردیا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) عامل لوگ اگر جن کی مدد سے گذشتہ واقعات (جو مریض کے مرض سے تعلق رکھتے ہوں) بتادیں اور اس پر یہ مریض عمل کرے جبکہ اس میں دوسرے کا نقصان نہ ہو یہ عمل شرعاً کیسا ہے؟

(۳) تعویذ میں اگر کلمات منقوش ہوتے ہیں جو پڑھے نہیں جاتے تو اس کا کیا حکم ہے۔

(۴) ایسے عاملوں سے علاج کرانا کیسا ہے؟

المستفتی: عبدالحمید ڈی آئی خان ۱۶ شوال ۱۴۰۴ھ

الجواب: (۱) غالباً یہ الفاظ عوام کو دھوکہ دہی کیلئے استعمال ہوتے ہیں ماسوائے اقیافہ دوا اور تعبیر خواب کے۔ (۱)

(۲) یہ بھی دھوکہ دہی ہے شرک نہیں ہے جن معالجات اور الہامات میں انسانوں کی مدارج تک رسائی نہیں کرسکتے۔

(۳) ایسا تعویذ ممنوع نہیں ہے (۲) لعدم تیقن اشتماله علی الکلمات الشرکیه لیکن دھوکہ دہی ہے۔

(۴) اجتناب ضروری ہے۔ وھو الموفق

اوہام ووساوس فی الایمان کیلئے وظیفہ وعلاج

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جس کے نفس میں مثلاً توہین رسالت، توہین

(۱) قال ابن عابدين و منهم انه يعرف الامور بمقدمات يستدل بها على موافقها من كلام من يسأله او حاله او فعله و هذا يخصو نه با سم العراف كا لمدعى معرفة المسروق و نحوه الخ
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۳۴ جلد ۱ مطلب في الكها نة مقدمه)

(۲) عن عوف بن ما لک قال قال رسول الله ﷺ اعرضوا على رقاكم لا بأس با لرقى ما لم تكن شركاً
(ابوداؤد ص ۱۸۶ جلد ۲ باب ما جاء في الرقى كتاب الطب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوہام ووساوس آتے جاتے ہوں مثلاً اس کے ہاں جب یہ اوصاف جمیلہ رسول اللہ ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ان رسول اللہ ﷺ کان اکحل العینین و ان عائشۃ رضی اللہ عنہا کانت بکرۃ اور اس سے دل میں ان باتوں سے متعلق مختلف وسوسے آجائیں اور اس طرح قرآن،احادیث محراب المسجد اور دوسرے شعائر اسلام کے بارے میں اور یہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں تو کافر ہوگیا مجھے ان اوہام باطلہ کے ظلمات سے نکالو اور سخت پریشانی ہے اس پر۔ اس شخص کیلئے کوئی وظیفہ اور حل تلاش فرمایا جائے۔ توعین نوازش ہوگی۔

المستفتی حافظ سید قاسم مدرسہ انجمن تعلیم القرآن پراچگان کوہاٹ ۲۴/۵/۱۹۸۴

الجواب یہ شخص مسلمان ہے (۱) صبح وشام سو سو مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا کرے اور ایسے خیالات سے قلب کو قطع کرکے دوسرے خیالات میں مشغول ہو جائے تو ان شاء اللہ یہ بیماری جلدی ختم ہو جائیگی۔ وھو الموفق

ظالم کی ہلاکت کیلئے ختم قرآن کرنا

سوال: کیا ختم قرآن کرنا یا کرانا برائے ہلاکت ظالم، چور وغیرہ جائز ہے یا نہیں اگر وہ چور یا ظالم اس عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی: مولوی گل نور شاہ کھلوٹ دیر بالا ۲/ستمبر ۱۹۷۵ء

الجواب: عملیات کے ذریعے سے کسی کو ہلاک کرنا حرام ہے جیسا کہ اسباب ظاہرہ سے حرام ہے البتہ اگر ایسے شخص کو ہلاک کیا جائے جو کہ شرعاً مباح الدم ہو تو جائز ہوگا۔ (۲) فقط

---

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ان للشیطان لمۃ بابن ادم و للملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر و تکذیب بالحق و اما لمۃ الملک فایعاد بالخیر و تصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم . ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء رواہ الترمذی (مشکواۃ المصابیح ص ۱۹ جلد ۱ باب فی الوسوسۃ)

(۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وقال قال رسول اللہ ﷺ لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لاالہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس و الثیب الزانی و المارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ . (مشکواۃ المصابیح ص ۲۹۹ جلد ۲ کتاب القصاص الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعویذ میں ابلیس، فرعون، شداد وغیرہ کے نام لکھنا

سوال: بعض لوگ فرعون، ابلیس یا شداد کا نام لکھ کر گردن میں ڈالتے ہیں کیا ایسا تعویذ لکھنا اور گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: شہباز خان حقانی بڈھ بیر پشاور ۲۶/جون ۱۹۸۷ء

الجواب: یہ تعویذ ناجائز ہے ان اسماء میں کوئی تبرک نہیں ہے البتہ قرآن مجید کے نظم میں آنے کے وقت دیگر الفاظ قرآن کی طرح حکم رکھتے ہیں۔﴿۱﴾ و هو الموفق

تعویذ اور تمیمہ میں فرق

سوال: ہمارے سکول میں ایک ماسٹر خفیہ طور پر ڈاکٹر عثمانی کا پیروکار ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ من علق التميمة فقد اشرک۔ جس نے بھی تعویذ لٹکایا۔ اس نے شرک کیا۔ قرآن وسنت کی رو سے ان اشیاء کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: علی زمان ۶ بی نیچر نوشہرہ کلاں ۱۹۹۱/۵/۱۷

الجواب: تعویذ لکھنا اور لٹکانا جائز ہیں۔ كما في ابی داؤد ص ۵۴۳ جلد ۲ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ كان يعلمهم من الفزع كلمات اعوذ بكلمات الله التامات الى اخرها . و كان عبدالله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فاعلقه عليه .

اور تمیمہ لٹکانا ناجائز ہے. لحديث عبدالله بن عمرو بن العاص ما ابالي ان انا شربت ترياقا او اتعلقت تميمة . ابوداؤد ص ۵۴۰ جلد ۲ ۔ لیکن تمیمہ خرزات . اظفار السباع و عظامها کو کہا جاتا ہے۔ مبارک کلمات کے مکتوب کو تمیمہ قرار دینا غباوت یا غوایت ہے۔ ﴿۲﴾ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں

﴿۱﴾ قال ابن عابدين وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ما هو ولعله يدخله سحر او كفر او غير ذلک واما ما كان من القرآن او شئى من الدعوات فلا بأس به .

(رد المحتار هامش الدرالمختار ص ۲۵۷ جلد ۵ قبيل فصل في النظر كتاب الحظر والاباحة) [illegible]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان الرقى و التمائم و التولة شرك [illegible] ص [illegible] جلد ۲ [illegible] رقیہ جائز نہیں ہے۔ جو شرکیہ [illegible] والی رقیہ جائز ہے۔ اسی طرح جو تعویذ جائز نہیں ہے وہ شرکیہ کلمات والا تعویذ جائز ہے۔ وهو الموفق

[illegible] وهذا كان بغير القرآن وقيل هي الخرزة التي تعلقها الجاهلية [illegible] وبعضهم يتوهم ان المعاذات هي التمائم وليس كذلك انما التميمة الخرزة ولا بأس بالمعاذات اذا كتب فيها القرآن او اسماء الله تعالى وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ما هو ولعله يدخله سحر او كفر او غير ذلك وفي الشلبي عن ابن الاثير التمائم جمع تميمة وهي خرزات كانت العرب تعلقها على اولادهم يتقون بها العين في زعمهم فابطلها الاسلام الخ (رد المحتار هامش الدر المختار ص [illegible] جلد ۵ قبيل فصل في البيع)

کتاب

الرؤیا و تعبیرها

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰه تعالىٰ

و کذالك يجتبيك ربك و يـعـلـمك من تـأويل الاحـاديث... ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب الرؤيا وتعبيرها

خواب میں سجدہ کی جگہ پر قاذورات کا دیکھنا

سوال:الاستاذ المحترم حفظه الله المنان من الهموم فی الدنیا والآخرة !

السلام علیكم ورحمة الله و بركاته! امابعد انی سا ئل فی امر قد وقع منه فی قلبی من الاضطراب والخوف فان بینت لی بیانا شافیا فهو كفانی انی خشیت ان اكون تحت قوله تعالیٰ ان تحبط اعمالكم و انتم لا تشعرون .لانی منذ جئت الی المدرسة ما رئیت رسول الله ﷺ فی النوم وایضا ما رئیت الرؤیا اظن انه جزء من اربعین اجزاء النبوة الا نادرا و نسیانا والحال انی اقرء كتب الاحادیث اذا كان هذا حالی الآن فكیف بعد الفرا غ من العلم ولا اعلم من خطیئة فلذا اقول لعل انا لا اشعر بخطیئتی فامرنی بالشیٔ حتیٰ یحصل به ما هو المقصود الاعظم و یزیل به مرض قلبی حتی اریٰ فی القب نورا بفضل الله تبارک و تعالیٰ و ایضا فامرنی بالدعاء یحصل به رویة النبی ﷺ والله انی رئیت نومة فی ظهیرة الامس . والله لا طاقة لی ان ابین لكم مشافهة فلذا انا أرسل بالصدیق و لو كان فیه قلةالحیاء فعافنی. قد رئیت فی النوم و كنت مصلیا فاذاقمت من الركعة و نظرت فكنت مستقبل المشرق فتحولت الی القبلة فاذا نظرت الیٰ موضع السجود فاذا رئیت قریب السجدة قد رات كثیرات فاردت السجدة فوقع الحصیر علی القذر فسجدت علیها حتی وصل اثرالقذر الی جبهتی فرفعت راسی وایضا كنت متحیرا هذا القذر وقع منی ام من الغیر فمن الشفقة ان ترسل و تكتب الی تأویل رویای علی قدر ما تعلم به و تعطی بیدالمرسل والحاصل ای تاویل كان فاكتب لی وارسلنی حتی تدفع منی الوساوس .

السائل: نا معلوم طالب علم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: من اراد ازالة الامور الغير الاختيارية او تحصيلها فلن ينجو من الغم والحزن و منها الرؤيا الصالحة و اما تعبير الرؤيا المسطورة ففيها اشارة الى النزول و هو التوجه الى الخلق لارشادهم و كذا الى حصول الدنيا- و هو الموفق

حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

سوال: خواب میں مجھے سرکار دو عالم کی زیارت نصیب ہوئی اس حال میں کہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک تھال (سنہری رنگ کا) اچھی طرح یاد نہیں کیا رنگ تھا لیکن تھوڑا سا یاد ہے کہ رنگ سنہری تھا۔ اسی تھال میں چینی کی مانند کوئی چیز تھی۔ جو آپ ﷺ مٹھی بھر بھر کر مسلسل تقسیم فرما رہے تھے لیکن کوئی آدمی سامنے موجود نہیں تھا۔ میں نے صرف تقسیم کرتے دیکھا۔ اس وقت میں نے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی تھی اور میں حضور ﷺ کو دیکھتا رہا۔ بینوا وتوجروا

السائل: اعجاز علی واہ کینٹ۔ ۱۵رشوال ۱۳۹۵ھ

الجواب: محترم المقام دامت برکاتہم السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ آپ نے پیغمبر علیہ السلام کی صفت قابلیت کے بعض آثار کا مشاہدہ کیا ہے بے شک وہ حاضرین و غائبین دونوں کے قاسم ہیں ﴿۱﴾ اللہ کریم آپ کو نیک اولاد کی نعمت سے نوازے۔ آمین

خواب میں نبی کریم ﷺ کا خلاف شریعت حکم دینے کا مسئلہ

سوال: خواب میں اگر نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر کوئی حکم کرے اور وہ حکم خلاف شریعت ہو تو کیا اس پر عمل کیا جائے گا یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

السائل: ابو حسن لنڈی کوتل پشاور ۱۳۹۶ھ

الجواب: گفتار منامی کیلئے شرط ہے کہ گفتار حیاتی سے متصادم نہ ہو ﴿۲﴾ اور تصادم کی صورت میں اس گفتار

﴿۱﴾ عن معاوية قال قال رسول الله ﷺ من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله يعطي متفق عليه. (مشكواة المصابيح ص ۳۲ جلد ۱ كتاب العلم الفصل الاول)

﴿۲﴾ قال القارى و لذا لم يعتبر احد من الفقهاء جواز العمل فى الفروع الفقهية بما يظهر للصوفية من الامور الكشفية او من حالات المنامية (مرقاة المفاتيح شرح مشكواة ص ۳۵۸ جلد ۹ كتاب الفتن)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو گفتار شیطانی پر حمل کیا جائے گا کما وجهه به حديث تلك الغرانيق العلى الخ. ﴿۱﴾

ذات پاک کا خواب یا مراقبہ میں دیکھنے کا دعویٰ

سوال: ایک پیر صاحب کا دعویٰ ہے کہ دوران ذکر میں نے ذات پاک کے ساتھ معانقہ کیا ہے کیا یہ دعویٰ صحیح ہے؟

المستفتی: ظفر علی تھانوی مہاجر کیمپ کراچی نمبر ۲۰

الجواب: شاید اس سے مراد خواب یا مراقبہ میں دیکھنا ہوگا جو کہ نہ ممنوع ہے اور نہ مخصوص ہے۔ ﴿۲﴾ فقط

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں لوگوں کا متبع بنانے اور کسی سے مال لینے کے حکم کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ خواب اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے لہٰذا لوگ میری اتباع کریں۔ کیا از روئے شرع اس شخص کا اتباع مسلمانان عالم پر ضروری ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

﴿۱﴾ فوائد عثمانیہ میں ہے کہ علامہ یاقوت نے معجم البلدان میں لکھا ہے کہ قریش کعبہ کا طواف کرتے ہوئے یہ الفاظ کہتے تھے، واللات والعزىٰ ومناة الثالثة الاخرىٰ هؤلاء الغرانيق العلىٰ وان شفاعتهن لترتجى۔ کتب تفسیر میں اس موقع پر ایک قصہ نقل کیا ہے جو جمہور محدثین کے اصول پر درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ اگر فی الواقع اس کی کوئی اصل ہے، تو شاید یہی ہوگی کہ آپ نے مسلمانوں اور کافروں کے مخلوط مجمع میں یہ سورۃ پڑھی۔ کفار کی عادت تھی کہ لوگوں کو قرآن سننے نہ دیں، اور بیچ میں گڑبڑ مچادیں۔ کما قال الله تعالىٰ وقال الذين كفروا لا تسمعوا لهذا القران والغوا فيه لعلكم تغلبون. (حٰم السجدہ رکوع ۴)
جب یہ آیت پڑھی تو کسی کافر شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر آپ ہی کے لب ولہجہ سے وہ الفاظ کہہ دیے ہوں گے۔ جو ان کی زبانوں پر چڑھے ہوئے تھے، تلك الغرانيق العلىٰ الخ۔ آگے تعبیر وادا میں تصرف ہوتے ہوئے کچھ کا کچھ بن گیا ورنہ ظاہر ہے۔ نبی کی زبان پر شیطان کو ایسا تسلط کب حاصل ہو سکتا ہے اور جس چیز کا امکان کیا جا رہا ہے اس کی مدح پر ان کے کیا معنی انتہی (تفسیر عثمانی سورة الحج آیت: ۵۳)
(والتفصيل فى الروح المعانى سورة الحج الاية: ۵۳ جلد ۱۰ ص ۲۰۰)

﴿۲﴾ قال العلامه ملا علی قاری ان صح عن احد دعوى نحوه (رؤية الله تعالى فى الدنيا) فيمكن تأويله بان غلبة الاحوال تجعل الغائب كالشاهد حتى اذا كثر اشتغال السر بشئ و استحضاره له يصير كانه حضر بين يديه انتهى و يؤيده حديث الاحسان ان تعبد الله كانك تراه و كذا حديث عبد الله بن عمر حال الطواف كنا نتراءى الله .الخ

(شرح فقه الاكبر لملا علی قاری ص ۱۲۳ جواز رؤية البارى جل شانه فى الدنيا)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲) ایک شخص نے بڑے سیٹھ کو کہا کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھ لیا ہے اور مجھ سے فرمایا کہ تم فلاں سیٹھ کے پاس جاؤ وہ تمہارا کام کرے گا۔ کیا یہ خواب درست ہے اور اس کے پیش نظر اس سیٹھ پر اس کا اتباع لازم ہے؟ جواب سے نوازا جائے۔

المستفتی: منصور الرحمٰن جامعہ احسن العلوم ٹرسٹ گلشن اقبال کراچی ۱۴۱۰ھ

الجواب: (۱) اگر واقعی اس شخص کو جانشین مقرر کیا گیا ہو تو لوگ خود بخود اس کے دائرہ میں داخل ہوں گے نہ اس شخص پر دعوت دینا ضروری ہے اور نہ لوگوں پر اس دعوت کا اتباع ضروری ہے۔ (۲) اگر یہ شخص دلائل سے اس خواب کو ثابت کرے تو فبہا ورنہ اس شخص کے محض دعویٰ پر اعتماد کرنا بے قاعدہ اعتماد ہے۔ وھو الموفق

بنگلہ سے مسلسل پانی بہنا

سوال: میں نے ایک بنگلہ ۱۹۷۶ء میں اسلام آباد میں بنایا تھا میں چونکہ وطن سے باہر تھا میرے دونوں بھائیوں نے یکے بعد دیگرے نگرانی کی اور دونوں وقفے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ میں ہر ماہ خواب دیکھتا ہوں کہ گھر ابھی تک نامکمل ہے اور اس سے مسلسل پانی بہہ رہا ہے برسوں سے اس قسم کا خواب دیکھ رہا ہوں تعبیر سے روشناس فرمائیں؟

المستفتی: عبد الجلیل ایم اے ارباب کالونی تہکال پشاور ۶/ رجب ۱۴۰۲ھ

الجواب: تعبیر مشکل چیز ہے آپ نقد صدقہ اہل اللہ کو دیا کریں تا کہ خطرہ کا جبیرہ ہو ﴿۱﴾ والسلام

حضور ﷺ کو گورونانک کی شکل میں دیکھنا خواب کے دیکھنے والے کے انحراف پر تنبیہ ہے

سوال: ایک شخص مسمی مرزا عبد الرشید ربوہ اپنا خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میری آنکھ لگ گئی دیکھا کہ مسجد میں داخل ہو کر ہر طرف چاندنی ہی چاندنی ہے جتنی تیزی سے ورد کرتا ہوں سرور بڑھتا اور چاندنی واضح ہو جاتی ہے محراب میں حضرت بابا گورونانک جیسے بزرگ شبیہ کی صورت میں حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ حضور ﷺ کے گرد نور اس قدر تیز ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ الخ

﴿۱﴾عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب و تدفع ميتة السوء رواه الترمذى (مشكواة المصابيح ص ۱۶۸ جلد ۱ باب فضل الصدقة الفصل الثانى)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہ خواب مرزا عبدالرشید نے اشاعت کیلئے روز نامہ الفضل ربوہ میں بھیجا جنہوں نے ۶ نومبر ۸۲ء کو کالم نمبر ۳ میں چھاپا ۔اور اندرون و بیرون ملک تقسیم ہوگیا۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا مذکورہ بالا عبارت سے (نعوذ باللہ) آنحضرت علیہ کی توہین کا پہلو واضح نہیں ہوتا ہے اور کیا مرزا عبدالرشید اور الفضل کا ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی پرنٹر سید عبدالحئی (اس کو لکھنے، چھاپنے اور نشر و اشاعت کی وجہ سے) یہ لوگ مرتکب توہین نہیں ہوئے ہیں؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: مولانا محمد شریف جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان ۲۵ ر جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

الجواب: پیغمبر علیہ کو شمائل میں متعین شدہ صورت کے علاوہ دیگر مکروہ صورت میں دیکھنا ﴿۱﴾ اس خواب کے دیکھنے والے کی انحراف پر تنبیہ ہوتی ہے گورونانک نے اہل اسلام کو ہندو بنانے کیلئے دام تزویر بنایا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل اسلام کو انگریز یا انگریز پرور بنانے کیلئے دام تزویر بچھایا تھا اور یہ خواب دیکھنے والا بھی اس مالیخولیا میں مبتلا ہے۔ وھو الموفق

خواب میں نیک کاموں کے حکم دینے والے کا دیکھنا اور اس کی تعبیر

سوال: مؤدبانہ گذارش ہے کہ بندہ نے تین رات مسلسل بدھ جمعرات جمعہ کی رات ایسے خواب دیکھے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک آدمی کہتا ہے:

(۱) حج کرو (۲) سنت ادا کرو۔ سنت کے سوال کے جواب میں نے کہہ دیا کہ میں نے شادی کی ہے جواب دیا گیا کہ دوسری شادی کرو (۳) احادیث کا دورہ کرو۔ میں نے کہا کہ دورۂ حدیث کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ دوبارہ دورہ کرو (۴) احسان آباد میں قرآن کی درسگاہ آباد کرو میں نے پوچھا کہ احسان آباد کہاں واقع ہے تو ہمارے گاؤں میں ایک غیر آباد زمین ہے وہ کہتے ہیں کہ یہی زمین احسان آباد ہے (۵) ظواہر سے ملفوف ہوجاؤ (۶) قرآن کریم کا حفظ کرو۔ بندہ نے جواب دہ ہوکر کہا کہ میں بہت مفلس اور نادار ہوں اور آپ کی سب باتیں بہت طاقت والے کرسکتے ہیں تو جواب دیا کہ تم تو غریب ہو لیکن حاجی الحرمین منیر خان نواب زادہ مردان والے

﴿۱﴾ عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ ﷺ من رانی فقد رای الحق متفق علیہ. و علی ھامشہ ای معناہ من رانی علی صورتی التی انا علیھا فقد رانی حقیقۃً لان الشیطان لا یتمثل بھذہ الصورۃ المخصوصۃ .الخ (مشکواۃ المصابیح ص ۳۹۴ جلد ۲ کتاب الرؤیا الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے کہہ دیں اور میرا دعا سلام کہہ دیں وہ یہی کام کریگا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں محمد مدینہ کا باشندہ ہوں اس خواب کی تعبیر بتا کر مشکور فرماویں۔

السائل: محمد نذیر فتح پور سوات ۱۳۹۰ھ

الجواب: آپ قرآن وحدیث کی اشاعت اور خدمت دین کا ارادہ کریں امید ہے کہ آپ کامیاب ہو جائیں گے اور اہل خیر کے قلوب کو اللہ تعالیٰ آپ کے امداد کی طرف مائل کرے گا۔ **واللہ اعلم**

خواب میں فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ دیکھنا

سوال: (۱) خواب دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ فتاوی رشیدیہ میں دیکھو جس کا عقیدہ خراب ہے اس کا ٹھکانہ آگ میں ہے۔ اور باقاعدہ میرے سامنے تحریر ہوتا ہے'' و **بئس المھاد**'' یہ دیکھتے ہی خواب سے جاگ اٹھتا ہوں۔

(۲) خواب میں بس (لاری) کے اسٹیرنگ پر بیٹھا ہوں ڈرائیور نہ ہونے کے باوجود بس کو بغیر سٹارٹنگ کے چلا رہا ہوں اور چڑھائی پر چڑھ رہا ہوں۔ چڑھائی پر سے گذرنے کے بعد ایک خوبصورت شہر سامنے آتا ہے اس کا خوبصورت نظارہ اب میرے آنکھوں کے سامنے گذر رہا ہے۔ میں بس کو اسی خوبصورت شہر میں کھڑا کرتا ہوں اس سے آگے لے جانے کی ہمت نہیں۔ کیونکہ خوف ہے کہ ڈرائیوری کا ہنر نہ آنے کی وجہ سے بس مجھ سے الٹ جائے اس کے بعد جاگ اٹھا ہوں۔

(۳) خواب میں اپنے علاقہ جاتا ہوں۔ وہاں ایک قلعہ جس کو انگریز نے بنایا ہے اس کے نزدیک مغربی جانب کچھ دوکانیں ہیں۔ میں اپنے گھر کی طرف سے کسی لاری کے ذریعہ ایک نئے سڑک (جو وادی میں سے گذرتی ہے) پر اس قلعہ اور دوکانوں کی طرف آرہا ہوں۔ راستے میں بہت ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا چل رہی ہے قلعہ پر سے گذرتا ہوں اور دوکانوں پر پہنچتا ہوں تو ان دوکانوں کا ایک نیا نقشہ (جو پہلے میں نے نہیں دیکھا تھا) دیکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ پورا بازار چار دیواری میں بند اور اس کے اوپر چھت عجیب خوبصورت نقش ونگار کے ساتھ پکی اینٹوں سے اور سیمنٹ کا بنا ہوا ہے میں بس ہی میں اس کے اندر چلا جاتا ہوں۔ اس جگہ کی اس خوبصورتی سے متاثر ہو کر دل خوش ہو جاتا ہے اور خواب سے بیدار ہو جاتا ہوں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) خواب میں کسی پردیس چلا جاتا ہوں۔ وہاں مجھ سے کہا جاتا ہے کہ "آپ کو یہاں بنگلہ رہنے کو ملے گا" میں اس وقت کسی مسجد میں جاتا ہوں۔ شاید ظہر کا وقت ہے۔ باجماعت نماز ادا کرتا ہوں واپسی پر پورا خواب یاد نہیں ہے۔ بہرحال بنگلہ کو دیکھا نہیں اور بیدار ہو جاتا ہوں؟ ان خوابوں کی تعبیر بتا کر مشکور فرماویں۔

المستفتی: عبدالحمید حسوئی بہارہ الیف آر ڈی آئی خان ۲۹ رصفر ۱۳۹۰ھ

الجواب: (۱) رد بدعات اور شرکیات میں مداہنت پر تنبیہ معلوم ہوتی ہے۔

(۲) اشارۃً معلوم ہوتا ہے آپ کی قیادت کی طرف نیز اس کے سرانجام کرنے کی طرف خوبی اور احتیاط کے ساتھ۔

(۳) انگریزی سوال انگریزی قلعے ہیں۔ یہ دنیا بازار ہے جو کہ دن بدن لوگوں کے ابصار اور قلوب میں وقعت حاصل کرتا ہے آپ کا اس پر عبور اور مرور ہے لیکن امید ہے کہ اس کو مقام بنانے سے محفوظ رہیں گے۔ فقط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كل من عليها فان ٥
ويبقىٰ وجه ربك
ذو الجلال
والاكرام ٥ ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما یتعلق

با لروح والبرزخ والموت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب ما یتعلق بالروح والبرزخ والموت

موت کا مفہوم ومعنی

سوال: تسکین الصدور میں محمد سرفراز خان نے موت کے دو مفہوم بیان کئے ہیں۔
پہلا مفہوم:۔ علماء نے موت کا معنی یہ کیا ہے کہ روح کا تعلق جسم سے منقطع ہو جائے۔ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے وقت روح نکالی جاتی ہے۔ آسمانوں کی طرف لے جائی جاتی ہے پھر اپنی جگہ پر رکھی جاتی ہے۔
دوسرا مفہوم: مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔ کہ پیغمبروں سے حیات کا انقطاع نہیں ہوتا۔ فرق واضح فرماویں۔
المستفتی: حاجی محمد عبداللہ چکڑالہ ضلع میانوالی... ۳ر رمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: ان معانی میں معنی اول مشہور اور بلا تکلف ہے۔ نیز حدیث وفی الجنة ما واہ وحدیث الرفیق الاعلی سے مناسب ہے۔ نعم اعیدت الی الجسد المبارک بدلیل ما رواہ البیھقی وغیرہ۔ اور معنی دوم درست ہے۔ یعنی روح بدن سے منقطع نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ قلب میں جمع ہوئی ہے۔ ویصاحبہ بعض الانقطاع عن بعض الاعضاء .اور تصیر کالشمس اذا غربت .فافھم .وھو الموفق

عذاب قبر اور حیات النبی ﷺ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک

سوال: (۱) کیا عذاب قبر وثواب قبر اس مخصوص گڑھے میں دیا جائے گا۔ یا علیین وسجین دونوں مراد ہیں۔ نیز عالم برزخ کا اطلاق اس محسوس گڑھے پر ہے۔ یا علیین وسجین پر یا دونوں پر ہے؟
(۲) حیات الانبیاء جو احادیث سے ثابت ہے اس حیات سے دنیوی حیات مراد ہے یا برزخی۔ یہ فتویٰ تبلیغی جماعت حلقہ بنوں نے اپنے عقائد کیلئے منگوایا ہے امید ہے جواب سے نوازیں گے۔
المستفتی: مولانا محمد بصیر صاحب غوریوالہ ضلع وتحصیل بنوں... ۱۹۸۷ء/۹/۱۲

الجواب: حامداً ومصلیاً (۱) عذاب قبر کے بارے میں کثرت سے احادیث وارد ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ایک کو عذاب پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے دیا جارہا ہے۔اور دوسرے کو چغلی کرنے کی وجہ سے پھر کھجور کی تر ٹہنی دو حصے کر کے دونوں قبروں پر رکھ دی اور فرمایا شاید ان سے عذاب ہلکا ہو جائے جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں۔قبر کا لفظ درحقیقت اس گڑھے کو کہا جاتا ہے۔جس میں میت کا جسد عنصری رکھا جاتا ہے۔اوپر والی حدیث اس کا واضح ثبوت ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے جن دو قبروں پر ٹہنیاں رکھی تھیں وہ حسی قبریں اور گڑھے ہی تھے۔کیونکہ اس سے علیین اور سجین کا وہ برزخی مقام مراد نہیں جو مستقر ارواح ہے کیونکہ ٹہنی کے دو حصے وہاں نہیں گاڑھے گئے تھے۔بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میت کا جسم آگ میں جل جاتا ہے یا دریا برد ہو جاتا ہے اور مچھلیاں وغیرہ کھا جاتی ہیں یعنی قبر میں دفن کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔تو اس کے بارے میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الروح ص ۷۲ میں لکھا ہے۔ترجمہ یوں ہے۔یہ جاننا مناسب ہے کہ عذاب قبر عذاب برزخ ہی کو کہا جاتا ہے پس ہر ایسا شخص جو عذاب کا مستحق ہے۔جب مر جاتا ہے تو اس کو عذاب کا حصہ پہنچتا ہے۔قبر میں دفن کیا گیا ہو یا نہ۔سو اگر اسکو درندے کھا گئے ہوں یا جلا دیا گیا ہو حتیٰ کہ اس کی راکھ ہوا میں اڑا دی گئی ہو یا سولی پر لٹکا دیا گیا ہو یا دریا برد ہو چکا ہو۔بہر کیف اس کی روح اور بدن دونوں کو وہ عذاب حاصل ہوگا جو قبر میں دفن شدہ کو حاصل ہوتا ہے۔بہر حال جمہ اہل سنت والجماعت اس عقیدے پر متفق ہیں۔کہ قبر اور برزخ میں اہل ایمان اور اہل طاعات کو لذت اور سرور نصیب ہوتا ہے۔اور کفار و منافقین اور گنہگاروں کو عذاب و تکلیف حاصل ہوتی ہے۔اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔قرآن و سنت اور اجماع کے صریح دلائل کے پیش نظر یہ عقیدہ مضبوط ہے۔اور جو لوگ عذاب و راحت قبر یعنی حیات برزخی کے منکر ہیں۔تو یہ مذہب ملاحدہ، خوارج کچھ معتزلہ اور بعض مرجۂ کا ہے۔

(۲) اہل سنت والجماعت کے نزدیک اتفاقاً انبیاء علیہم السلام قبور میں زندہ ہیں ان کی زندگی شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔اس کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں۔حدیث مبارک ہے۔ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ۔علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔تمام علماء دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ جیسا کہ المھند علی المفند میں خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے۔اور علماء حرمین شریفین اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علماء ہند نے اس کی تصدیق کی ہے۔

کتبہ: رشید احمد صدیقی حقانی نائب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الجواب: یہ جوابات درست ہیں۔(۱) قرآن، احادیث، کلام، فقہ سے عذاب قبر کا حق ہونا ثابت ہے۔﴿۱﴾ اور قبر اس جگہ کا نام ہے۔ جہاں سے یہ اجزاء انسانی قرار پکڑیں۔اور جولوگ عذاب قبر کے منکر ہوں۔ جیسا کہ بعض معتزلہ اور عثمانی پارٹی۔تو ان کے پیچھے اقتداء درست نہیں ہے۔ کما فی شرح کبیر.﴿۲﴾ (۲) اور انبیاء علیہم السلام قبور میں ایک دفعہ وفات کے بعد حیات دنیوی سے زندہ ہیں۔یعنی ان کے ارواح ان کے اجساد میں دوبارہ داخل ہوئے ہیں البتہ جو مشائخ حیات برزخی کے قائل ہیں وہ اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں۔یہ مسئلہ نظریات سے ہے نہ ضروریات سے۔ و ھو الموفق

حضرت مفتی اعظم (محمد فرید عفی عنہ) شیخ الحدیث بدارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حیات الانبیاء کی ہیئت میں اختلاف ہے

سوال: زید کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بعینہ وقت وفات پر بھی بدستور بقید حیات ہوتے ہیں یعنی انقطاع روح نہیں ہوتا جبکہ خالد کہتا ہے کہ دفن کرنے سے قبل روح کا تعلق جسم کے ساتھ نہیں رہتا۔ کیونکہ موت حیات کی ضد ہے۔ایک کے واقع ہونے سے انتفائے آخر لازم ہے۔ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: عطاء اللہ شاہ مدرس جامعہ رشیدیہ بھکر میانوالی......۳ر شعبان ۱۴۰۲ھ

﴿۱﴾قال العلامة تفتازانی وعذاب القبر للكافرين ولبعض عصاة المؤمنين ثابت بالدلائل السمعية لا نها امور ممكنة اخبر بها الصادق على ما نطقت به النصوص قال الله تعالى النّار يعرضون عليها غدوًّا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلو آل فرعون اشد العذاب وقال الله تعالى اغرقوا فادخلوا ناراً قال النبی ﷺ استنزهوا عن البول فان عامة عذاب القبر منه وقال عليه السلام قوله تعالى يثبّت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر الخ(شرح العقائد للنسفی ص۷۷ عذاب القبر الحق)

﴿۲﴾قال الحلبی ومن ينكر الشفاعة اوا لرؤية او عذاب القبر اوالكرام الكاتبين واما من يفضل عليا فحسب فهو من المبتدعة الذين يجوز الاقتداء بهم مع الكراهة (غنية المستملی ص ۴۷۲ باب الامامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: انبیاء علیہم السلام قبور میں باجسادھم و باارواحھم زندہ ہیں۔ ﴿۱﴾ یہ امر متفق علیہ ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اجسام میں حیات ارواح کی طرح ابتداء سے ہے یا تعلق ارواح کی وجہ سے ہے۔ والظاهر من الاثار الثانی . وهو الموفق

حیات الانبیاء کا حیات دنیاوی سے امتیاز

سوال: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص اور ممتاز حیات عطاء فرمائی ہے۔ جو شہداء کی حیات سے ممتاز ہے۔ اور شہداء کی حیات اولیاء کی حیات سے ممتاز ہے۔ مگر یہ حیات حیات دنیاوی سے علیحدہ ہے۔ تو کیا یہ کہنا درست ہے۔ یا امتیاز اس میں ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد عبداللہ سکنہ چکڑالہ غازی خیل ضلع میانوالی ۸ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ کلام درست ہے۔ کیونکہ جو علماء حیات دنیوی کے قائل ہیں۔ وہ بھی ان لوازم سے ان کو

﴿۱﴾ الاحادیث الصحیحۃ دالۃ علی حیاۃ الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام والشہداء والصدیقین والصالحین کما فی الحدیث فنبی اللہ حی یرزق وکذافی الحدیث من صل علی نانیا ابلغتہ ومن صلی علی عند قبری سمعتہ (مشکواۃ ص ۷۹ جلد ۱) وکذافی عقائد علماء الدیوبند (المہند علی المفند) بان للانبیاء علیہم السلام حیاۃ برزخیۃ جسدانیہ ویدل علیہ قولہ علیہ السلام مررت بقبر موسیٰ فاذاھو یصلی فی قبرہ والصلاۃ تقتضی جسداً حیا . وکذایدل علیہ مارواہ الترمذی فی تلاوۃ سورۃ الملک من موضع لا یعرف فیہ القبر (مشکواۃ باب فضائل القرآن)

وایضاً روی ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ مامن احد یسلم علی الا ردالله تعالیٰ علی روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابو داؤد وکذا روی الدارمی والنسائی ان للہ تعالیٰ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام (مشکواۃ ص ۸۷)

وایضاً قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبور ھم یصلون رواہ ابو یعلی والبیھقی . وللعلامۃ السیوطی رسالۃ فی حیاۃ الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام . وایضاً للقاسم نانوتوی آب حیات ،،ذکر فیھما دلائل شافیہ کافیۃ دالۃ علی حیات الانبیاء من اراد فلیطا لعھا (ازمرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

متصف نہیں مانتے ہیں ﴿۱﴾ و مثلهم کمثل اهل الجنة . وهو الموفق

میت کے حق میں نیک شہادت کی حیثیت

سوال: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور پھر جنازہ کرنے والے اور فاتحہ خوانوں سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ متوفی کے حق میں اپنے زبان سے موجود لوگ یہ کہہ دیں۔ کہ متوفی ایک نیک مسلمان تھا یعنی ان کی حق میں نیک شہادت دیں۔ خواہ مردہ نیک ہو یا بد ہو۔ تو کیا واقعی ان الفاظ سے مردہ کو نفع پہنچتا ہے؟ شریعت محمدی ﷺ میں اس شہادت کی کہاں تک اجازت ہے؟

المستفتی: حاجی علی احمد جان صاحب چنگئی سوات ۱۹۷۱ء/۱۲/۲۰

الجواب: مسئلہ کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ جب بعض صالحین ایک میت کے متعلق (مشاہدہ یا حسن ظن کے بناپر) نیک شہادت دیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس شہادت کو (دعا اور شفاعت کی طرح) ذریعہ نجات بناتا ہے۔ (یشیر الیه ما فی المرقاة ص ۵۳ جلد ۴) اور یہ مراد نہیں ہے۔ کہ قصداً اور عمداً کسی شریر کو نیک بولنے سے (جیسا کہ خوشامدی لوگ کہتے ہیں) یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ قال رسو ل الله ﷺ ایما مسلم شهد له اربعة بخیر ادخله الله الجنة رواه البخاری محولة من المشکوة . ﴿۲﴾ والشهادة المشاهدة حقیقة کانت او حکما والاخبار خلاف الواقع عمدا و قصدا کذب لیس بشهادة فافهم . ﴿۳﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾ الحیاة البرزخیة القویة حیاة الانبیاء حتی لا یجوز نکاح ازواجه المطهرات باحاد الامة وهذااثر الحیاة القویة وکونها امهات المؤمنین وجه اخرلحرمة نکاحهن ولاتنافی بین الوجهین فان الحکم الواحد یثبت بدلائل شتی وورد فی حدیث الاسراء مررت بموسی فاذا هو یصلی فی قبره والصلوة انما تکون بالجسد کما ذکره ایضا خلیل احمد سهارنپوری فی عقائد علماء دیوبند .والتفصیل فی کتاب الروح لابن القیم والبصائر للداجوی وغیرهما (ازمرتب)

﴿۲﴾(مشکوٰة المصابیح ص ۱۴۵ جلد ۱ باب المشی بالجنازة الفصل الاول)

﴿۳﴾قال العلامه ابن نجیم قوله هی اخبار عن مشاهدة وعیان لا عن تخمین وحسبان ای الشهادة وصرح الشارح بان هذا معناها اللغوی وهو خلاف الظاهر وانما هو معناها الشرعی ایضا الخ(البحر الرائق ص۵۵ جلد۷ کتاب الشهادات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عذاب قبر روح اور جسد دونوں کیلئے ثابت ہے

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص عذاب القبر علی الروح والجسد کو نہیں مانتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ عذاب صرف روح پر ہوگا تو کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: قاری یوسف مہتمم جامعہ مدنیہ ڈھیال سنگھ شیخوپورہ......۱۸/ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

الجواب : یہ شخص غلطی پر ہے۔ اس نے "ضرب بالمطارق" والا حدیث ﴿۱﴾ کا نظر غائر سے مطالعہ نہیں کیا ہے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

حیات انبیاء کے بارے میں احادیث مبارکہ

سوال : محترم مفتی صاحب! وہ احادیث لکھیں جن میں انبیاء علیہم السلام کی موت کے بعد والی زندگی کا ذکر اور الفاظ حیات دنیوی کا ہو؟ بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: حاجی محمد عبداللہ چکڑالہ میانوالی......۲۶/ذیقعدہ ۹۶ھ

الجواب : آپ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل جو کہ حیات الانبیاء

﴿۱﴾ عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه یسمع قرع نعالهم ...... ویضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعها من یلیه غیر الثقلین متفق علیه ولفظه للبخاری .

(مشکواة المصابیح ص ۲۵ جلد ۱ باب اثبات عذاب القبر)

﴿۲﴾ قال الملا علی قاری واعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالیٰ یخلق فی المیت نوع حیاة فی القبر قدر ما یتالم او یتلذذ ولکن اختلفوا فی انه هل یعاد الروح الیه والمنقول عن ابی حنیفة رحمه الله التوقف الا ان کلامه هنا یدل علی اعادة الروح اذجواب الملکین فعل اختیاری فلا یتصور بدون الروح وقیل قد یتصور الاتری ان النائم یخرج روحه ویکون روحه متصلاً بجسده حتی یتالم فی المنام ویتنعم ؟ وقد روی عنه علیه الصلاة والسلام انه سئل کیف یوجع اللحم فی القبور ولم یکن فیه الروح فقال النبی ﷺ کما یوجع سنک ولیس فیه الروح . (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۰۱ اعادة الروح الی المیت فی قبره حق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿۱﴾ کے متعلق تالیف ہوئے ہیں مطالعہ کریں۔ان میں وہ روایات بھی مسطور ہیں جن میں ارواح مبارکہ کا اجساد مبارکہ میں عود کا تذکرہ ہے۔﴿۲﴾ وھو الموفق

جنت میں منکوحہ وغیر منکوحہ عورتوں کے ازواج کا مسئلہ

سوال : (۱) مسلمانوں کے جو منکوحہ زوجات ہیں کیا جنت میں یہ اپنے اپنے ازواج کو ملینگے یا کوئی اور صورت ہوگی؟ تفصیلاً ذکر فرماویں۔(۲) اگر اپنے ازواج کو ملینگے تو حور اور ان کے درمیان مرتبہ اور حسن و جمال میں تفاوت ہوگا یا نہیں؟ (۳) اگر خدانخواستہ زوج برائے تزکیہ دوزخ کو داخل کیا جائے۔اور منکوحہ جنت جائے تو یہ منکوحہ جنت میں بلا زوج رہیگی یا کوئی اور صورت ہوگی۔ بینوا بالتفصیل۔(۴) اگر زوج دنیا سے کافر چلا جائے اور منکوحہ مسلمان۔تو اس صورت میں زوج کی رہائی محال ہے۔تو اس صورت میں زوجہ کو جنتی مخلوق سے زوج ملے گا۔یا اس دنیا کے رجال میں سے؟ (د) نیز جنت میں مسلمان بالغ عورت غیر منکوحہ کا کیا بنے گا۔کہ جنت میں

﴿۱﴾ روی ابن ماجه عن ابی درداء انه ﷺ قال اکثروا من الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائکة وان احدالن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت؟ قال ان الله حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء .ووافق ابن ماجه و احمد وابو داؤد ابن حبان والحاکم فی روایة قوله ﷺ ان الله حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء .وایضاً عن النبی ﷺ الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون رواه ابویعلی والبیهقی .وکذا ورد فی الحدیث من صلی علی نائیا ابلغته ومن صلی علی عند قبری سمعته (مشکواة ص ۸۷) وکذا روی الدارمی عن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرة ولم یؤذن فی مسجد رسول الله ﷺ ثلاثا ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لایعرف وقت الصلاة الابهمهمة یسمعها من قبر النبی ﷺ رواه الدارمی (مشکواة ص۵۳۷) هذه نبذة من احادیث الحیاة للانبیاء والتفصیل فی (الشهاب الثاقب)لشیخ الاسلام سید حسین احمد المدنی ورسالة للسیوطی وللامام بیهقی وکذا تصریح بها فی عقائد علماء دیوبند .ففیها دلائل شافیة کافیة دالة علی حیاة الانبیاء من اراد فلیطالعها فان فیها شفاء العلیل ودواء الغلیل .(از مرتب)

﴿۲﴾ قال ابن عبدالبر ثبت عن النبی ﷺ انه قال ما من مسلم یمر علی قبر اخیه کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا ردالله علیه روحه حتی یرد علیه السلام .(الحاوی للفتاوی ص ۳۰۲ جلد ۲ للعلامه سیوطی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شادی کرے گی یا نہیں؟اوضحوا الشقوق کلها . لایبقیٰ خد شةً .

المستفتی: سیف اللہ بنوں......۱۳۷۹ھ

الجواب: (۱) منکوحہ مسلمان عورت اپنے خاوند کو دی جائیگی۔ رواه الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنه مرفوعاً كذا في هامش جلالين. ﴿۱﴾

(۲) نفس حسن اور تطہیر میں اشتراک ثابت ہے۔ یدل علیه ازواج مطهرة و رضوان من الله الاية ﴿۲﴾ اور باقی تفاوت غیر مضر ہے۔یعنی حور کا جنت میں پیدا ہونا اور ان منکوحات کا دنیا میں۔

(۳) اسکے متعلق تصریح موجود نہیں ہے۔ اتنا اجمالاً معلوم ہے۔ کہ جنت میں حزن اور خوف وغیرہ منقول نہیں ہے۔

(۴)،(۵) بظاہر ان دونوں کا حکم ایک ہے کہ ان کو تخییر دیا جائے۔ کہ ان جنتیوں میں سے کسی کی زوجہ بن جائے۔ ورنہ اس کیلئے جنتی خاوند پیدا کیا جائے گا۔ (منقول از فتاوی مولانا عبدالحی ص۱۶ جلد۳) و هو الموفق

قبض روح میں ملک الموت عزرائیل علیہ السلام مؤکل اور دوسرے فرشتے معاونین ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آیا صرف عزرائیل علیہ السلام بذات خود انسان کے پاس جا کر روح قبض کر لیتے ہیں یا یہ کام اور فرشتوں سے بھی کروایا جاتا ہے۔ نیز تینوں مقرب فرشتوں کے بھی معاونین ہیں۔یا وہ بذات خود اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں . بینوا وتو جروا

المستفتی: سید امیر اللہ نیو بس اڈہ مردان......۲۶ رشعبان ۱۴۰۳ھ

الجواب: قرآن مجید میں روح قبض کرنے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف خالق اور فاعل کی نسبت ہے۔اور ملک الموت عزرائیل علیہ السلام کی طرف نسبت مؤکل کی طرف نسبت ہے۔اور ملائکہ کی طرف نسبت

﴿۱﴾عن ابن عباس مرفوعاً اذا دخل الرجل الجنة سال عن ابويه وولده و زوجته فيقال انهم لم يبلغوا درجتك وعملك فيقول يارب قد علمت لي وهم فيؤمر بالحاقهم به. (هامش جلالين سورة طور ص ۴۳۵ جلد ۲)

﴿۲﴾قال العلامه ابن كثير وازواج مطهرة اى من الدنس والخبث والا ذى والحيض والنفاس وغير ذلك مما يعترى نساء الدنيا .(تفسير ابن كثير ص ۳۶۱ جلد ۱ سورة ال عمران آيت :۱۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معاونین اور عملہ کی طرف نسبت ہے۔﴿۱﴾ و ھکذا فی سائر التصرفات . وھو الموفق

سماع الموتی اور حیات دنیوی کے مسائل ضروریات دین میں سے نہیں ہیں

سوال: حیات الانبیاء کے بارے میں دو شخصوں کا اختلاف ہے۔ایک شخص حیات برزخی اور سماعت برزخی کا قائل ہے۔جبکہ دوسرا کہتا ہے کہ میں حیات دنیوی اور سماعت دنیوی کا قائل ہوں۔ان دونوں میں سے کس کے پیچھے نماز جائز ہے۔اور کس کے پیچھے ناجائز ہے۔وضاحت فرماویں۔

المستفتی: حاجی عبدالرحمٰن مین بازار ڈومیل جہلم ۲۱رشوال ۱۴۰۳ھ

الجواب: سماع اور حیات دنیوی نظری مسائل ہیں۔ضروریات دین میں داخل نہیں ہیں۔پس یہ دونوں اشخاص لائق اقتداء ہیں۔البتہ دلائل کی رو سے حضورﷺ کا قبر اور برزخ میں موت موعود کے بعد حیات دنیوی سے زندہ ہونا اور برزخ اور دنیا سے سماعت کرنا راجح اقوال ہیں۔﴿۲﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامہ الوسی فی قولہ تعالیٰ ولو تری اذالظالمون فی غمرات الموت والملئکۃ ای الذین یقبضون ارواحھم وھم اعوان ملک الموت باسطو ایدیھم ای بالعذاب (تفسیر روح المعانی ص ۳۲۴ جلد ۵ سورۃ الانعام آیت: ۹۳) وایضاً یدل علیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ المیت تحضرہ الملائکۃ فاذاکان الرجل صالحاً قالوا اخرجی ایتھا النفس الطیبہ الخ
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۱ جلد ۱ باب ما یقال عند من حضرہ الموت)

﴿۲﴾قال ابن عابدین واما مانسب الامام الاشعری امام اھل السنۃ والجماعۃ من انکار ثبوتھا بعد الموت فھو افتراء وبھتان والمصرح بہ فی کتبہ وکتب واصحابہ خلاف ما نسب الیہ بعض اعدائہ لان الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام احیاء فی قبورھم وقدا قام النکیر علی افتراء ذالک الامام العارف ابو القاسم القشیری فی کتابہ شکایۃالسنۃ وکذا غیرہ کما بسط ذالک الامام ابن السبکی فی طباقۃ الکبریٰ فی ترجمۃ الامام الاشعری.(ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۲۵۹ جلد ۳ مطلب فی ان رسالتہ ﷺ باقیۃ بعد موتہ)وایضاً یدل علیہ وسماع الموتیٰ احادیث کثیرۃ فلیر اجع الیٰ کتاب الروح ص ۱۱ ،والیٰ اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۲۶ والنونیۃ ص ۱۴۵ الشمس الدین ابن قیم وابن تیمیہ والیٰ روح المعانی ص ۵۵ جلد ۲۱ للالوسی .وغیرھا)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بیت المقدس میں انبیاء کے ارواح یا اجساد مع الارواح وغیرہ کی حاضری میں اختلاف ہے

سوال: ایک شخص کہتا ہے۔ کہ کتاب براہین قاطعہ کے ص ۲۰۰ پر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ''ان روایات فقہ وحدیث سے ثابت ہوا کہ سب پیغمبروں (علیہم السلام) کی روحیں اپنے اپنے مقامات سے سمٹ کر بیت المقدس میں حاضر ہوگئیں اور نماز یہاں آ کر پڑھی۔ تو یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

المستفتی: عبداللہ چکڑالہ غازی خیل ضلع میانوالی......۱۸ر شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب: شهودهم البيت فيه احتمالات الاول ما ذكر القطب الجنجوهي . والثاني تمثل ارواحهم باجسادهم والثالث شهود اجسامهم بعينها .فليراجع الى فتح الملهم شرح صحيح المسلم . وهو الموفق

جانوروں کے ارواح کہاں جاتے ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جانوروں کے ارواح ماسوائے جن وانس کے موت کے بعد کہاں قرار کرتے ہیں یعنی تا روز قیامت کس مکان میں ہوتے ہیں۔ بینوا و توجروا

المستفتی: عبدالعظیم ہنڈ مردان

الجواب: مناسب تتبع کے باوجود یہ مسئلہ نہیں ملا۔ لہٰذا اس کے متعلق ہم تعین مستقر وغیرہ نہیں کر سکتے ہیں اگر چہ مقتضیٰ قیاس یہ ہے کہ موت کے ساتھ ان کی روح بھی فنا ہو جائے کیونکہ برزخ میں بقاء ثواب اور عذاب کیلئے ہوتا ہے اور یہ غیر مکلف ہیں۔ والله اعلم بحال مخلوقاته .فقط

قبر کی حیات برزخی ہے یا دنیوی

سوال: اموات کی قبر میں کونسی حیات ہے برزخی یا جسمانی۔ نیز انبیاء کی حیات کونسی ہے؟

المستفتی: حاجی محمد عبداللہ چکڑالہ میانوالی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: ماسوائے تمام انبیاء علیہم السلام کے تمام اموات کی حیات برزخی ہے۔اجماعاً ﴿۱﴾ البتہ انبیاء علیہم السلام برزخ میں باجساد ہم واروا جہم زندہ ہیں ﴿۲﴾ اور ہم سے ان کی حیات پوشیدہ ہے۔ وھو الموفق

سماع الموتیٰ کے بارے میں اختلاف اکابر اور مذہب احناف

سوال: سماع الموتیٰ کے مسئلہ پر ہمارے ہاں دیوبندی علماء کا اختلاف ہے جبکہ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرھم نے بھی عدم سماع کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ براہ کرم اپنے خیالات سے ہمیں تحقیق کے ساتھ مستفید فرمائیں۔

المستفتی: جانباز ملک علوی مدیر الجامعہ الحسینیہ وزیرآباد......۲۸ر جمادی الاولی ۱۴۰۵ھ

الجواب: واضح رہے کہ اکابر سماع الموتیٰ کے متعلق باہم اختلاف رکھتے ہیں اور تحقیق یہ ہے۔کہ سماع الموتیٰ راجح قول ہے۔کیونکہ قرآن موتیٰ کی سماعت سے ساکت ہے۔(البتہ عدم سماع نافع اور عدم انتفاع علی المسموع پر ناطق ہے۔ لصحة الاستعارة والتشبيه على التقدير الاخير دون الاولىٰ)اور احادیث سماع پر ناطق ہیں۔اماعند اول الوضع مثل حديث قرع النعال واما في سائر الاوقات مثل حديث اجابة السلام الذي في تفسير ابن كثير وشرح الصدور و فتاوىٰ ابن تيميه وغيره۔ پس احادیث مثبت سماع میں تأویل کرنا خلاف قاعدہ ہے۔نیز واضح رہے کہ سماع الموتیٰ کے متعلق امام ابوحنیفہ

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری واعادة الروح ای ردها او تعلقها الی العبد ای جسده بجمیع اجزائه او ببعضها مجتمعة او متفرقة فی قبره حق وفی المسئلة خلاف المعتزلة وبعض الرافضه وقد وردت الاحادیث المتظاهرة فی المبنی المتواترة فی المعنیٰ فی تحقیق احوال البرزخ والعقبیٰ قد استوفاها شیخ مشائخنا الجلال السیوطی فی کتابه المسمی بشرح الصدور فی احوال القبور و فی کتابه الاخر المسمی البدور السافرة فی احوال الاخرة فعلیک بهما ان کنت ترید اطلاع وارتفاع النزاع عن الطباع الخ (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۰۱ اعادة الروح الی المیت فی قبره حق)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین ان الانبیاء علیهم السلام احیاء فی قبورهم .
(ردالمحتار ص ۲۵۹ جلد ۳ مطلب فی ان رسالته ﷺ باقیة بعد موته)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے ظاہرالروایت اور غیر ظاہرالروایت میں نفی اثبات کے متعلق کوئی حکم مروی نہیں ہے۔ پس جس نے امام صاحب کی طرف نفی کی نسبت کی ہے۔ وہ کتاب الایمان کی جزیہ سے استخراج ہے۔ اور جس نے اثبات کی نسبت کی ہے وہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی پر مبنی ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

روز قیامت کفار کا عدم سجدہ اور اقامت کی جواب کے بارے میں وعید

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سجدہ کرینگے۔ لیکن کافر اس سے مستثنیٰ ہیں اسی طرح جو شخص اقامت کا جواب دل میں ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے روز وہ بھی سجدہ نہیں کریگا کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: مولوی محمد نظیر بانڈہ شیخ اسماعیل ضلع پشاور......۲۸/ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

الجواب: حدیث شریف (بخاری وغیرہ) میں وارد ہے کہ کافر سجدہ نہ کرسکے گا۔﴿۲﴾ اور اجابت اقامت کے متعلق وعید کا حوالہ نا معلوم ہے. وھو الموفق

انبیاء اور شہدا کے حیات میں فرق

سوال: (۱) انبیاء کرام کی قبر کی زندگی کس طرح ہے۔ اور شہداء اور ان کی زندگی میں کیا فرق ہے؟ (۲) عندالقبر انبیاء کے سننے کا کیا معنی ہے۔ اور انک لاتسمع الموتی سے کیا مطلب ہے؟ (۳) عند القبر سننا بھی فوق الاسباب ہے۔ تو پھر دور سے کیوں نہیں سنتے؟ (۴) شھداء کرام کا عند القبر سننا ثابت ہے یا نہیں؟

المستفتی: عنایت اللہ شاہ کاکاخیل اسلام آباد......۱۹۷۵ء/۱۲/۲۵

الجواب: واضح رہے کہ حیات روحانی اور جسمانی علی حسب اختلاف المراتب ہر مردہ کیلئے ثابت ہے۔ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ بدلیل احادیث ثواب القبر و عذابہ۔ البتہ انبیاء علیہم السلام کے ارواح مبارکہ طریان موت کے بعد اجساد مبارکہ کو واپس کئے گئے ہیں و یقال لھا الحیوٰۃ الدنیویۃ وھو قول اکثر

﴿۱﴾والتفصیل فی کتاب الروح لابن القیم الجوزیہ ،وفی البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر لحمد اللہ الداجوی ،وفی غوث العبادبیان الرشاد للمصطفیٰ ابویوسف الحمامی الازھری .

﴿۲﴾عن ابی سعیدن الخدری قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقیٰ من کان یسجد فی الدنیا ریاءً وسمعۃً فیذھب یسجد فیعود ظھرہ طبقاً واحداً.
متفق علیہ .(مشکواۃ المصابیح ص ۴۸۳ جلد ۲ باب الحشر الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الاکابر ویؤیده حدیث البیهقی فی رسالته۔ بخلاف شہداء کے کہ ان کے ارواح جنت میں ہیں۔ لیکن ان کا اجساد سے ایک خاص تعلق ہے۔ و یقال لها الحیوٰۃ البرزخیه ولا ریب فی کمال الاولیٰ مع ان جسد النبی خیر من الجنة وغیرها ۔ پس اس حیات کا موت کے ساتھ تصادم نہیں ہے لانها طاریة بعد الموت ولان موت الانبیاء لیس کموت غیرهم کما ان نومهم لیس کنوم غیرهم ۔ اور سماع کا دارومدار نفس حیات پر ہے نہ کہ حیات دنیوی پر۔ والسماع امر غیر معقول فیقصر علی ما ورد به الخبر وهو السماع من القریب و فناء القبر . فقط

جنتوں کی تعداد

سوال: جنت کے متعلق کہتے ہیں کہ آٹھ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ چار۔ صحیح قول کونسا ہے؟

المستفتی: حافظ عبدالمالک نریاب کوہاٹ...... ۱۷/جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: دلائل کی رو سے چار ہونا راجح ہے۔ ﴿۱﴾ وهو الموفق

نابالغ لڑکیوں کا قبل التزوج وفات ہوکر جنت میں شوہر کا مسئلہ

سوال: نابالغ لڑکیوں کا قبل التزوج جب انتقال ہو جائے تو کیا جنت میں ان کی شادی کرائی جائیگی؟

المستفتی: مولانا فضل غنی فاضل دارالعلوم دیوبند میاں خان مردان

الجواب: هر آدمی را که پسند خواهد کرد نکاحش باو خواهد گردید . و اگر راضی بکس آدمیان نه خواهد شد . او مردے را از خود پیدا خواهد ساخت و نکاح او باو خواهد کرد . فی الغرائب . ولو ماتت قبل ان تتزوج فخیر ایضاً ان رضیت بآدمی زوجت منه و ان لم ترض فا للّٰه تعالیٰ یخلق ذکر من الحور العین فیزوجها منه انتهیٰ .

﴿۱﴾ قیل الجنان ثمانیة وقیل اربعة وهو الراجح صرح به ابو اللیث السمرقندی وابن العربی شارح الترمذی وهو الظاهر من قوله تعالیٰ ولمن خاف مقام ربه جنتان مع قوله تعالیٰ ومن دونهما جنتان وکذا هو الظاهر من قوله ﷺ ان فی الجنة جنتین من فضة انیتهما وما فیها وجنتین من ذهب آنیتهما وما فیها رواه الترمذی ص ۳۶۲ عن عبد الله بن قیس مرفوعاً .

(منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۴۵ جلد ۱ باب ما یقال بعد الوضوء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(مجموعة الفتاویٰ ص ۱۶ ا جلد ۳).﴿۱﴾وهو الموفق

جنت میں داڑھی کا مسئلہ

سوال: جنت میں آدمیوں کی داڑھی ہوگی یا نہیں؟

المستفتی: محمد عارف اسماعیلیہ مردان..... ۱۹۷۷ء/۸/۱۹

الجواب: حدیث مرفوع میں ﴿۲﴾ جرد مرد کا لفظ وارد ہے۔اور استثناء وارد نہیں ہے۔البتہ بعض علماء نے بعض انبیاء علیہم السلام کو مستثنیٰ کیا ہے۔ مثل آدم علیہ السلام۔ وهو الموفق

کافروں کے نابالغ بچوں کا جنت جانا

سوال: کافروں کے نابالغ مردہ بچوں کا انجام کیا ہوگا۔ جنت جائینگے یا جہنم؟

المستفتی: محمد عارف اسماعیلیہ مردان... ۱۹۷۷ء/۸/۱۹

الجواب: راجح یہ ہے کہ جنت کو جائینگے۔﴿۳﴾فقط

﴿۱﴾قال العلامه ابن الحجر العسقلانی (و لكل واحد منهم زوجتان) ای من نساء الدنيا . فقد روی احمد من وجهٍ آخر عن ابی هريره مرفوعاً فی صفته ادنى اهل الجنة منزلة وان له من الحور العين لا ثنتين و سبعين زوجة سوى ازواجه من الدنيا ، وفی سنده شهر بن حوشب وفيه مقال ، ولابی يعلی فی حديث الصور الطويل من وجه آخر عن ابی هريرة فی حديث مرفوع . فيد خل الرجل علی اثنتين و سبعين زوجة مما ينشئ الله و زوجتين من ولد آدم . واخرجه الترمذی من حديث ابی سعيد رفعه ان ادنى اهل الجنة الذی له ثمانون الف خادم و ثنتان و سبعون زوجة وقال غريب ، ومن حديث المقدام بن معديكرب عنده " للشهيد ست خصال " الحديث وفيه و يتزوج ثنتين و سبعين زوجة من الحور العين . وفی حديث ابی امامه عند ابن ماجه والدارمی رفعه " ماحد يدخل الجنة الا زوجه الله ثنتين و سبعين من حور العين و سبعين و ثنتين من اهل الدنيا و سنده ضعيف جداً . الخ

(فتح البارى شرح صحيح البخارى ص ۲۷ جلد ۸ باب فی صفة الجنة و انها مخلوقة كتاب بدء الخلق)

﴿۲﴾عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ اهل الجنة جرد مرد كحلى لا يفنى شبابهم .الخ وعلى هامش المشكواة الجرد جمع اجرد و هو الذی لا شعر علی جسده و ضده الا شعر قوله و مرد جمع امرد وهو غلام لا شعر علی ذقنه و قد يراد به الحسين بناء علی الغالب . (مشكواة المصابيح ص ۴۹۸ جلد ۲ باب صفة الجنة و اهلها)

(۳) قال ابن عابدين و قد حكى فيهم الامام النووی ثلاثة مذاهب الاكثر انهم فی النار الثانی الوقف الثالث الذی صححه انهم فی الجنة لحديث كل مولود يولد علی الفطرة و يميل اليه ماهر عن محمد بن الحسن و فيهم اقوال اخر ضعيفة .

(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص ۲۲۹ جلد ۱ مطلب فی اطفال المشركين باب الجنائز)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿قال اللہ تعالیٰ﴾

و خلق الجآن من مارج من نارہ ﴿الایۃ﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما يتعلق

بالجنات والشيطين

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب مایتعلق بالجنات والشیٰطین

جنات عالم الغیب نہیں ہیں

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک لڑکے پر جنات کا اثر ہے یہ لڑکا سابقہ اور آئندہ آنے والی حالات کو بھی بتلاتا ہے۔گم شدہ اشیاء بھی بتلاتا ہے۔ ہر شخص کو ہر سوال کا جواب بھی دیتا ہے۔تو اس کا کیا حکم ہے؟ کہ واقعی جنات غیب کے خبروں کو جانتے ہیں یا یہ کیا معاملہ ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد سلیم زکریا (صوابی)۔ ۲۱ر نومبر ۱۹۸۴ء

الجواب: جنات عالم الغیب نہیں ہیں۔ ﴿۱﴾ البتہ تیز رفتاری کی وجہ سے جلدی اطلاع دیتے ہیں۔ اور ان میں دروغگو بہت ہوتے ہیں لہٰذا ان کے کلام کی تصدیق اور اس کے صدق پر جزم کرنا شرع اور عقل دونوں سے مخالف اور حرام ہے۔ لحدیث ورد بذالک ﴿۲﴾

﴿۱﴾ قال ابن عابدین و الذی یدعی ان له صاحباً من الجن یخبره عما سیکون والکل مذموم شرعاً محکوم علیهم و علی مصدقهم با لکفر و فی التتار خانیه یکفر بقوله انا اعلم المسروقات او انا اخبر عن اخبار الجن ایای .انتهی .

(رد المحتار هامش الدر المختار ص ۳۲۵ جلد ۳ مطلب فی دعوی علم الغیب)

وفی التتارخانیه فان قال هذا لقائل انا اخبر با خبار الجن ایای بذلک قال هو و من صدقه یکون کافراً با الله لقوله علیه السلام من اتی کا هنا فصدقه فیما قال فقد کفر بما انزل الله علی محمد لا یعلم الغیب الا الله لا الجن والانس یقول الله فی الاخبار عن الجن فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثو فی العذاب المهین .

(تتارخانیه موضوع علی هامش الهندیه ص ۵۷۲ جلد ۳ باب ما یکون کفرامن المسلم وما لایکون)

﴿۲﴾ عن عائشة رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله ﷺ یقول ان الملائکة تنزل فی العنان وهو السحاب فتذ کر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعه فتوحیه الی الکهان فیکذبون معها مائة کذبة من عندانفسهم رواه البخاری .

(مشکواةشریف ص ۳۹۳ جلد ۲ باب الکهانه الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعویذات،کوڈے،جنات کا انسان پر بیٹھ جانا وغیرہ حقیقت ہیں

سوال: شریعت میں تعویذات کوڈے وغیرہ کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں نیز جنات کا انسان پر بیٹھ جانا یا انسان کو تکلیف دینا کس حد تک درست ہے؟ وضاحت فرماویں۔

المستفتی: خانہ گل درہ آدم خیل کوہاٹ ۱۹۷۲ء/۸/۷

الجواب: (۱) یہ امور حقیقت ہیں۔ان کی تاثیر ثابت ہے۔﴿۱﴾ اور دفع کیلئے معوذتین ﴿۲﴾ اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیت پڑھنا مفید ہیں۔

(۲) قرآن اور حدیث اور مشاہدہ سے ثابت ہے۔کہ جن انسان پر بیٹھ سکتے ہیں اور اس کو تکلیف دے سکتے ہیں۔﴿۳﴾ فقط

اونٹ نہ فرشتہ ہے اور نہ شیطان ہے

سوال: زید کہتا ہے کہ اونٹ فرشتہ ہے اس کے ساتھ انسان بہت سے آفات سے محفوظ ہوتا ہے لان الابل سفینۃالبر و البحر ۔اور عمرو کہتا ہے کہ اونٹ فرشتہ نہیں بلکہ شیطان ہے اس کے قریب نماز بھی نہیں پڑھنا چاہیئے۔ان دونوں میں کون حق پر ہے؟

المستفتی: مہربان شاہ زکی خیل کوہاٹ......۱۵ر ستمبر ۱۹۷۹ء

الجواب: اونٹ نہ فرشتہ ہے اور نہ شیطان ہے البتہ احادیث میں شرارت کی وجہ سے اس کی تشبیہ

﴿۱﴾ یدل علیہ سورۃ الفلق ، و ،من شر النفثت فی العقد . الایۃ (سورۃالفلق)

﴿۲﴾ و عن عقبۃ بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ ﷺ بین الجحفۃ و الابواء اذا غشیتنا ریح و ظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ ﷺ یتعوذ با عوذبرب الفلق و اعوذ برب الناس و یقول یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذبمثلھا رواہ ابوداؤد . وعن عبد اللہ بن خبیب قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ ﷺ فا درکنا ہ فقال قل قلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد و المعوذ تین حین تصبح و حین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شئی . رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی .
(مشکواۃ المصابیح ص ۱۸۸ جلد ۱ کتاب فضائل القرآن)

﴿۳﴾ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ما منکم من احد الا و قدو کل بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملائکۃ الخ . و عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ
(مشکواۃ المصابیح ص ۱۸ جلد ۱ باب فی الوسوسۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شیطان سے دی گئی ہے۔ اور اونٹ کے پاس نماز پڑھنا جائز اور مشروع ہے۔ البتہ مبارک الابل میں نماز پڑھنا خطرات سے سامنا ہوتا ہے۔ اگرچہ گناہ نہیں ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

شیطان کی اولاد اور بیوی بچے ثابت ہیں

سوال: کیا شیطان کی بیوی اور اولاد بھی ہیں؟

المستفتی: فضل رازق متعلم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۶/اگست ۱۹۸۴ء

الجواب: شیاطین اور جنات کیلئے ذریہ نصوص سے ثابت ہیں ﴿۲﴾ اور اولاد بیوی کے بغیر متصور اور ممکن نہیں۔ وھو الموفق

جن و شیطان ایک نوع اور ان میں توالد تناسل ہوتا ہے

سوال: جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون . الايه مگر انسان مٹی سے اور جن آگ سے پیدا ہوا ہے۔ اور شیطان بھی آگ سے پیدا ہوا ہے۔ تو کیا شیطان اور جن ایک ہی آگ سے پیدا ہوئے ہیں یا الگ الگ قسم کے آگ سے۔ دوسری یہ کہ کیا یہ شیطان اور جن ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں اور کیا جنات میں بھی مختلف مذاہب ہیں۔ اور کیا شیطان شیطان سے پیدا ہوتا ہے۔ یا بذات خود آگ سے؟ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

المستفتی: حاجی عبدالودود یار حسین (صوابی)

﴿۱﴾ قوله ولا تصلوا فی اعطان الابل .اريد منها المبارك يدل عليه حديث ابی داؤد قال سئل رسول الله ﷺ عن الصلاة في مبارك الابل فانها من الشياطين و الفروق بين الغنم والابل ثلاثة الاول نظافة المرابض وو ساخة المبارك هكذا جرت عادة الناس والثاني استواء المرابض وتسطيحها دون المعاطن والثالث كون الغنم سكينة والابل نفاراً والنهي (عن الصلاة) للارشاد والشفقة عند الجمهور لان الابل خلقت من الشياطين وهي شرار فلا يأمن المصلي عن ضررها وكذا لا يأمن عن اصابة بولها لان ذكرانها تبول الى الخلف واناثها ترش كثيرا لارتفاعها بخلاف الغنم والدليل على مشروعية الصلاة في مباركها ان النبي ﷺ اتخذ الابل سترة في الصلوة فافهم .
(منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۲۳۳ جلد ۲ باب ماجاء في الصلاة في مرابض الغنم واعطان الابل)

﴿۲﴾ قال القاضي بدرالدين قال الله تعالى افتتخذونه و ذريته اولياء من دوني وهم لكم عدو وهذا يدل على انهم يتناكحون لاجل الذرية قال القاضي عبد الجبار الذرية هم الولد والاهل ورقتهم لا تمنع من توالدهم اذا كان ما يلدونه رقيقا كما لا تمنع لطافة اللطيف من الولادة اذا كان مايلده لطيفا الخ
(اكام المرجان ص ۳۳ باب في بيان ان الجن يتناكحون و يتوالدون)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب :تحقیق یہ ہے کہ جن ایک نوع ہے۔اور شیطان صرف اسکے متمرد اور سرکش افراد کو کہا جاتا ہے۔﴿۱﴾ جنات ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔خورد ونوش کرتے ہیں۔اوران میں توالد بھی ہوتا ہے﴿۲﴾قرآن وحدیث سے یہ امور ثابت ہیں۔ وھو الموفق

شیطان کو فرشتوں کا استاد قرار دینا بے اصل بات ہے

سوال :شیطان کے ملعون ہونے سے ماقبل زندگی کے متعلق قسما قسم روایات سننے میں آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شیطان فرشتوں کا استاد تھا۔وغیرہ وغیرہ پس شیطان کی صحیح حالت کیا ہے؟ کہ قبل لعنت وہ کیا تھا؟بینوا و توجروا

المستفتی :نامعلوم ۷/۷/۱۴۰۱ھ

الجواب :ابلیس ملعون ہونے سے پہلے عابد اور اعبد تھا۔﴿۳﴾اس کو طاؤس الملائکہ کا لقب ملا تھا اسکو معلم قرار دینا بے اصل بات ہے۔نہ روایت حدیثیہ سے ثابت ہے اور نہ روایات اسرائیلیہ سے۔یہ صرف واعظوں میں مشہور ہے۔﴿۴﴾وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامه قاضی بدرالدین الشیاطین العصاة من الجن و هم ولد ابلیس و المردة اعتاهم و اغواهم و هم اعوان ابلیس ینفذون بین یدیه فی الاغواء کا عوان الشیاطین قال الجوهری کل عات متمرد من الجن و الانس و الدواب شیطان و قال ابو البقاد الشیطان فیعال من شطن یشطن اذا بعد و یقال فیه شاطن و تشیطن و سمی بذالک کل متمرد لبعد غوره فی الشر .
(اکام المرجان فی احکام الجان ص ۷،۸ فصل فی معنی الجن و الشیطان لغةً)

﴿۲﴾ عن وهب بن منبه یقول و سئل عن الجن ما هم وهل یأکلون و یشربون ویتناکحون فقال هم اجناس فاما خالص الجن فهم ریح لا یاکلون و لا یشربون و لا یتوالدون و منهم اجناس یاکلون و یشربون و یتوالدون و یتناکحون الخ
(اکام المرجان فی احکام الجان ص ۲۹ باب فی بیان ان الجن یأ کلون و یشربون)

﴿۳﴾ قال العلامه عماد الدین ابن کثیر کان من اشد هم ای اشد الملائکة اجتهاداً واکثر هم علماً کان من اشراف الملائکة من ذوالاجنحة الاربعة کان من اشرف الملائکة و اکرمهم قبیلة و کان خازنا علی الجنان کان له سلطان السماء الدنیا و کان له سلطان الارض و کان یسوس ما بین السماء و الارض فعصی فمسخه الله شیطانا رجیما . کان ابلیس رئیس ملائکة سماء الدنیا .
(تفسیر ابن کثیر ص ۷۵ جلد ۱ سجود الملائکة لآدم)

﴿۴﴾ [illegible] حاشیہ بیضاوی [illegible]

جنات کا بدن میں داخل ہونا

سوال : بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جنات آدمی کے اندر بدن کو داخل ہو سکتے ہیں۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جنات صرف انسان پر سایہ کرتے ہیں۔ تو کیا یہ صحیح ہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد کریم تخت بھائی مردان......۲۰/جولائی ۱۹۷۵ء

الجواب :ابن حزم کے نزدیک جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں لیکن جمہور کے نزدیک داخل ہو سکتے ہیں اور یہی راجح ہے ﴿۱﴾ لحدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم ﴿۲﴾ ای فی عروقه او کجریان الدم .وفی الحدیث ان الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم فاذا ذکر العبد ربه خنس واذاغفل توسوس ﴿۳﴾ کما فی کما لین . وهو الموفق

جنات کا تبلیغ دین کرنا

سوال :زید پر جنات بیٹھتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور تبلیغ دین کرتے ہیں۔ لہذا جنات کے تبلیغ کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولوی حاجی ایوب کلا پور گلگت......۸/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

الجواب :کسی شخص پر جنات کا بیٹھنا اور اس کے زبان پر بات چیت کرنا ممکنات بلکہ واقعات ہیں۔

﴿۱﴾ قال المحدث قاضی بدر الدین انکر طائفة من المعتزلة کالجبائی و ابی بکر الرازی محمد بن ذکریا الطبیب وغیرهما دخول الجن فی بدن المصروع و احالوا وجود روحین فی جسد مع اقرارهم بوجود الجن اذا لم یکن ظهور هذا فی المنقول عن النبی ﷺ کظهور هذا و هذا الذی قالوه خطأ وذکر ابو الحسن الاشعری فی مقالات اهل السنت والجماعة انهم یقولون ان الجن تدخل فی بدن المصروع کما قال الله تعالی الذین یأ کلون الرباء لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس وعن ابن عباس ان امرأة جاءت بابن لها الی النبی ﷺ فقالت یا رسول الله ان ابنی به جنون وانه یأخذه عند غدانا وعشانا فمسح رسول الله ﷺ صدره ودعا له فتفته فخرج من جوفه مثل الجرو الاسود فسعی الخ
(آکام المرجان فی احکام الجان ص ۱۰۷ باب فی بیان دخول الجن فی بدن المصروع)

﴿۲﴾ (مشکواة المصابیح ص ۱۸ جلد ۱ باب فی الوسوسة)

﴿۳﴾ (مشکواة المصابیح ص ۱۹۹ جلد ۱ باب ذکر الله عزوجل)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

البتہ ان سے استفادہ کرنا خطرات سے خالی نہیں ہے۔انس میں جس قدر اشاعت دین اور تعلیم التعلم کا سلسلہ جاری ہے۔جنوں میں اس کا عشر عشیر بھی متوقع نہیں ہے۔﴿۱﴾ وھو الموفق

اپنے اوپر پری ہونے کا دعویٰ

سوال :ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میرے اوپر پری ہے اور یہ مجھے غیب کی باتیں بتاتی ہے تو ان غیب کی باتوں پر یقین رکھنا کیسا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی :الحاج نیاز ولی خان شمالی وزیرستان حسن خیل...... ۲ر رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب :یہ کہانت ہے۔اس پر یقین کرنا کفر ہے۔﴿۲﴾وھو الموفق

یأجوج ومأجوج کونسی مخلوق ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یأجوج ومأجوج جنی مخلوق ہے یا برزخی۔اس کی وضاحت فرمائیں؟بینوا وتوجروا

المستفتی :محمد ابراہیم راولپنڈی......۱۶ر ستمبر ۱۹۷۹ء

الجواب :یہ قوم نہ جنی ہے۔اور نہ برزخی بلکہ انسی ہیں۔یافث کی اولاد ہیں۔اور وقت فساد سے خروج کے قبل ان کا تعین کرنا کہ یہ یأجوج اور مأجوج ہے قیاس بے محل ہے۔وھو الموفق

جنات کا بدن میں داخل ہونا اور اس کا علاج بذریعہ رقیات کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جنات لوگوں پر بیٹھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ بعض عامل حضرات اس کا علاج بھی بذریعہ تعویذات ورقیات کرتے ہیں۔کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی :سید عنایت الرحمٰن قندہارو کلے چارسدہ...۱۹۹۱ء/۲/۱۹

﴿۱﴾(والتفصیل فی اکام المرجان فی احکام الجان فی باب بیان وعظ الجن للانس وفی باب بیان تحمل الجن العلم عند الانس وافتواهم للانس ،ص ۸۱)

﴿۲﴾قال ابن نجیم وباتیان الکاهن وتصدیقه وبقوله انا اعلم المسروقات وبقوله انا اخبر عن اخبار الجن ایای .(یکفر) (البحر الرائق ص ۱۲۰ جلد۵ احکام المرتدین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: حدیث ابی داؤد شریف (رواه عن عبد الله بن عمرو) ﴿۱﴾ اور تعامل صالحین کے بنا پر تعویذ لکھنا جائز ہے، جبکہ ان میں کلمات شرکیہ نہ ہوں۔ ﴿۲﴾ البتہ تمائم تعویذات سے جدا چیز ہے۔ کما فی شرح ابی داؤد . اور قرآن وحدیث سے جن داخل ہونا ثابت ہے۔ ﴿۳﴾ اور اس کے رفع کیلئے رقیات پڑھنا بھی ثابت اور مباح ہے۔ فقط

شیطان کو بارش برسانے کا اختیار نہیں ہے

سوال: یہاں ہمارے ہاں ایک آدمی کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیطان کو بارش برسانے کا اختیار دے رکھا ہے کیا یہ صحیح ہے کیا شیطان بادل پر چڑھ کر بارش برسا سکتا ہے؟

المستفتی:...... نامعلوم

الجواب: بارش برسانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ دجال کو استدراجاً کچھ اختیار دیا جائے گا۔ ﴿۴﴾ اور کتب وعظ میں مسطور ہے کہ فرعون کے زمانہ میں شیاطین نے پیشاب کی بارش برسائی تھی۔ فقط

﴿۱﴾ (ابوداؤد شریف ص ۱۸۷ جلد ۲ کتاب الطب)

﴿۲﴾ عن عوف بن مالک الاشجعی فقال اعرضوا علی رقاكم لاباس بالرقی مالم یکن فیه شرک . رواه مسلم (مشکواۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

﴿۳﴾ قال القاضی بدرالدین الشبلی ان الجن تدخل فی بدن المصروع کما قال الله تعالی الذین یأکلون الربالایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس .قال عبد الله احمدبن حنبل قلت لابی عن ابن عباس ان امرأۃ جاء ت بابن لها الی النبی ﷺ فقالت یا رسول الله ﷺ ان ابنی به جنون وانه یأخذه عند غدائنا و عشائنا فمسح رسول الله ﷺ صدره ودعاله فثعثعه فخرج من جوفه مثل الجروالا سود فسعیٰ الخ.

(اکام المرجان ص۱۰۷ باب دخول الجن فی بدن المصروع)

﴿۴﴾ عن النواس بن سمعان رضی الله عنه فیاتی علی القوم فید عوهم فیؤ منون به فیا مرالسماء فتمطر والارض فتنبت الخ (مشکواۃ المصابیح ص ۴۷۳ جلد ۲ باب ذکر الدجال)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب

السير والمناقب

باب

ما يتعلق با لنبی صلی اللہ علیہ وسلم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ

ومن یطع اللّٰہ والرسول
فاولٰئک مع الذین انعم
اللّٰہ علیہم من النبین
والصدیقین والشہدآء
والصّٰلحین ج وحسن
اولٰئک رفیقاً (الایۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب السیر والمناقب

باب ما یتعلق بالنبی ﷺ

حضور ﷺ کے والدین کی کفر اور ایمان میں توقف راجح ہے

سوال: حضور ﷺ کے والدین کس عقیدے پر تھے۔ مسلمان تھے یا کافر، اور فقہ اکبر کی عبارت ''ووالدیہ ﷺ ماتا علی الکفر '' کا کیا جواب دیں گے۔ وضاحت فرمائیے۔

المستفتی: حمید الرحمٰن جامعہ محمدیہ جرما کوہاٹ......۲۵ر محرم ۱۴۰۵ھ

الجواب: اختلف الروایات فیہ فی بعضها موتهما علی الکفر وفی بعضها انهما اسلما بعد الاحیاء ثم ماتا .فالراجح التوقف فیہ لا نہ لیس من ضروریات الدین ولا یسئل عنہ فی القبر ولا فی المحشر .﴿۱﴾وهو الموفق

''الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ'' کے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال: حضور ﷺ پر بایں طریقہ درود وسلام پڑھنا ''الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' جائز ہے یا ناجائز؟

﴿۱﴾قال ابن عابدین واحیاء الابوین بعد موتهما لا ینافی کون النکاح کان فی زمن الکفر ولا ینافی ایضا ماقالہ الامام فی الفقہ الاکبر من ان والدیہ ﷺ ماتا علی الکفر ولا مافی صحیح مسلم استأذنت ربی ان استغفر لامی فلم یأذن لی وما فیہ ایضا ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار لا مکان ان یکون الاحیاء بعد ذلک لانہ کان فی حجۃ الوداع وکون الایمان عند المعاینۃ غیر نافع فکیف بعد الموت فذاک فی غیر الخصوصیۃ التی اکرم اللہ بها نبیہ ﷺ واما الاستدلال علی نجاتهما بانهما ماتا فی زمن الفترۃ فهو مبنی علی اصول الاشاعرۃ ان من مات ولم تبلغہ الدعوی یموت ناجیا اما الماتریدیۃ فان مات قبل مضی مدۃ یمکنہ فیها التامل ولم یعتقد ایمانا ولا کفراً فلا عقاب علیہ بخلاف مااذا اعتقد کفراً اومات بعد المدۃ غیر معتقد شیئا نعم البخاریون ...... وبالجملہ کما قال بعض المحققین انہ لا ینبغی ذکر هذہ المسئلۃ الامع مزید الادب ولیست من المسائل التی یضر جهلها اویسئل عنها فی القبر اوفی الموقف فحفظ اللسان عن التکلم فیها الا بخیر اولیٰ واسلم .(ردالمحتار هامش الدر المختار ص۹۱ ۴ جلد۲ باب نکاح الکافر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: اصغر علی متعلم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ... ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء

الجواب: درود شریف پڑھنا بذات خود ایک عظیم عبادت ہے لیکن چونکہ یہ درود شریف بریلویوں اور اہل بدع کا شعار ہے، لہٰذا صحیح العقیدہ آدمیوں کیلئے بھی بدظنی کے وقت (اتہام کے وقت) اس سے اجتناب ضروری ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

محمد ﷺ کے اولین وآخرین ہونے کا مطلب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اولین وآخرین ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اولین نہیں ہے۔ صرف آخرین ہیں۔ تو صحیح مطلب کی وضاحت کی جائے، مہربانی ہوگی۔

المستفتی: محمد مسلم ہنگو ضلع کوہاٹ

الجواب: پیغمبر ﷺ کی روح مبارک تمام ارواح سے اول پیدا کی گئی ہے۔ اور جسد اطہر تمام انبیاء کے بعد اور سب کے آخر میں پیدا کیا گیا ہے۔ یہ معنیٰ ہے اولین وآخرین کا ﴿۲﴾ نہ کہ لیس قبلہ شئی و لیس بعدہ شئی، جو کہ صفت خداوندی ہے۔ وھو الموفق

رسول اللہ ﷺ کے باپ دادا کے ایمان وعدم ایمان میں توقف کرنا چاہئے

سوال: ہمارے خاندان کے کچھ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے رسول ﷺ کے باپ دادا میں سے کوئی کافر نہیں تھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے کافر ہونے سے بھی وہ انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آذر ان کا چچا تھا۔ مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: محمد اکبر ڈیرہ غازی خان ... ۲۷ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: قرآن سے صاف معلوم ہے کہ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ ہے اور کافر گزرا ہے۔

﴿۱﴾ عن النبی ﷺ اتقوا مواضع التھم .رواہ البخاری فی الادب المفرد ،وایضاً وعن عمر من سلک مسالک التھم اتھم رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق ،عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسہ مقام التھم فلا تلومن من اساء الظن بہ .(الموضوعات الکبریٰ ص ۴۹ رقم حدیث ۱۵۱)

﴿۲﴾ عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وادم بین الروح والجسد رواہ الترمذی ،وعن العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ الخ .(مشکواۃ المصابیح ص ۵۱۳ جلد ۲ باب فضائل سید المرسلین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ آذر چچا ہے، لیکن تاریخی باسند روایات کی وجہ سے قرآن کی تصریح کو ترک کرنا نہ تقاضائے علم ہے، اور نہ تقاضائے عقل، اور پیغمبر ﷺ کے والدین کے متعلق کفر اور اسلام کے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں۔ القسم الاول ظاهر مروی والاسلام بعد الاحیاء مروی فی الطبرانی. ﴿۱﴾ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ان کے متعلق توقف کیا جائے کما صرح بہ علامہ شامی۔ ﴿۲﴾ وهو الموفق

حضور ﷺ بذات خود بشر اور باعتبار ہدایت نور اور رہنما ہے

سوال: ہمارے ہاں دو قسم کے لوگ ہیں ایک قسم کے لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ حضور ﷺ بشر ہے اور دوسرے قسم لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نور بھی ہے اور بشر بھی ہے برائے رفع اختلاف وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: امداد خان سعودی عرب......۲۵ رنومبر ۱۹۸۴ء

الجواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پیغمبر ﷺ کو بشر بھی کہا ہے۔ حیث قال قل انما انا بشر مثلکم (کھف) سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولا. ﴿۳﴾ (سورة الاسراء) اور نور بھی کہا ہے حیث قال قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین. (مائدہ) ﴿۴﴾ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ بذات خود بشر اور انسان ہیں اور باعتبار ہدایت اور نبوت کے نور اور رہنما ہیں. وهو الموفق

﴿۱﴾ قال ابن عابدین الاتری ان نبینا ﷺ قد اکرمه الله تعالیٰ بحیاة ابویه له حتی امنابه کما فی حدیث صححه القرطبی وابن ناصرالدین حافظ الشام وغیرهما فانتفعا بالایمان بعد الموت علی خلاف القاعدة اکراماً لنبیه ﷺ کما احیا قتیل بنی اسرائیل لیخبر بقاتله ...... وما قیل ان قوله تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم نزل فیهما لم یصح وخبر مسلم ابی وابوک فی النار کان قبل علمه.
(ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۳۱۷ جلد۳ مطلب فی احیاء ابوی النبی ﷺ باب المرتد)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین وبالجمله کما قال بعض المحققین انه لاینبغی ذکرهذه المسئلة الامع مزید الادب ولیست من المسائل التی یضر جهلها اویسئل عنها فی القبر اوفی الموقف فحفظ اللسان عن التکلم فیها الابخیر اولیٰ واسلم. (ردالمحتار هامش الدرالمختار ص۴۱۹ جلد۲ باب نکاح الکافر)

﴿۳﴾ قال العلامه آلوسی موقرأ ابن کثیر وابن عامر قال سبحان ربی ای قال النبی ﷺ هل کنت الا بشراً رسولا. کسائر الرسل علیهم السلام وکانوا لا یأتون قومهم الابما یظهره الله تعالیٰ علی ایدیهم حسبما تقتضیه الحکمة من غیر تفویض الیهم فیه ولا تحکم منهم علیه سبحانه و"بشراً" خبر کان و"رسولاً" صفته وهو معتمدالکلام وکرنه بشراً توطئة لذلک ردا لما انکروه من جواز کون الرسول بشراً ودلالة علی ان الرسل علیهم السلام من قبل کانوا کذلک ولهذا قال الزمخشری هل کنت الا رسولاً کسائر الرسل بشراً مثلهم. (روح المعانی ص۲۴۴ جلد ۹ سورة الاسراء ص۹۴)

﴿۴﴾ قال العلامه آلوسی، قد جاء کم من الله نور، عظیم وهو نور الانوار والنبی المختار والیٰ هذا ذهب قتاده واختاره الزجاج وقال ابو علی الجبائی عنی بالنور القرآن لکشفه واظهاره طرق الهدی والیقین واقتصر علی ذلک الزمخشری ...... وقد جاء کم نور ویهدیهم یرجع الیٰ قوله عز شانه و کتاب مبین کقوله هدی للمتقین انتهیٰ. (تفسیر روح المعانی ص۱۴۳ جلد۴ سورة المائدة آیت: ۱۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیغمبر علیہ السلام کی بشریت قرآن سے ثابت ہے

سوال: رسول اللہ ﷺ نور ہے یا بشر، قرآنی آیات واحادیث سے حوالے لکھے جائیں۔

المستفتی: سراج احمد پیر پیائی نوشہرہ.....۱۹۷۳ء/۲/۱۹

الجواب: پیغمبر علیہ السلام نور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں۔قرآن کریم میں اس پر تصریح ہوئی ہے ﴿۱﴾ البتہ جو شخص پیغمبر علیہ السلام کی بشریت سے انکار کریں تو علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اس کے کفر کا فتویٰ نقل کیا ہے.فلیراجع الی تفسیر قوله تعالیٰ لقد من الله علی المؤمنین. ﴿۲﴾

نوٹ: چونکہ یہ عوامی مسائل نہیں ہیں۔لہٰذا آپ اس قدر تفصیل پر اکتفاء کریں۔فقط

حضور ﷺ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات

سوال: حضور ﷺ کے تاریخ ولادت اور وفات کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔عام طور پر دونوں کا تعین بارہ ربیع الاول سمجھا جاتا ہے۔اور حکومت پاکستان بھی بارہ ربیع الاول پر یوم ولادت مناتی ہے۔لہٰذا صحیح تاریخ ولادت اور وفات سے روشناس فرمائیں؟

المستفتی: مولوی عبدالرحیم جلبئ ضلع صوابی مردان.....۱۴۰۱/۵/۲۳ھ

الجواب: تحقیق کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ ولادت باسعادت ۸؍ربیع الاول اور تاریخ وفات ۲؍ربیع الاول ہے۔﴿۳﴾وهو الموفق

﴿۱﴾قال الله تعالیٰ قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین ،(سورة المائده آیت:۱۵ پاره:۵) قال الله تعالیٰ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جآء هم الهدیٰ الا ان قالوا ابعث الله بشراً رسولاً.(سورة الاسراء آیت :۹۴ پاره: ۱۵)

﴿۲﴾قال العلامه آلوسی فلو قال شخص اومن برسالة محمد ﷺ الی جمیع الخلق لکن لاادری هل هومن البشر اومن الملائکة اومن الجن اولا ادری هل هو من العرب او العجم فلا شک فی کفره لتکذیبه القرآن وجحده ماتلقته قرون الاسلام خلفا عن سلف وصار معلوماً بالضرورة عند الخاص والعام ولا اعلم فی ذلک خلافاً فان جحده بعد ذلک حکمناه بکفره انتهی .(تفسیر روح المعانی ص۱۷۸ جلد۳ سورة آل عمران آیت:۱۶۴)

﴿۳﴾قال الشیخ محمد ادریس کاندهلوی:۔سرداردوعالم سیدولدآدم محمد مصطفی ﷺ بتاریخ ۸؍ربیع الاول یوم دوشنبہ مطابق ماہ اپریل ۵۷۰ عیسوی مکہ مکرمہ میں صبح صادق کے وقت ابوطالب کے مکان میں پیدا ہوئے جمہور محدثین اور مؤرخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہی ہے (سیرت مصطفےٰ ص۵۱ جلد۱) تاریخ وفات مشہور قول کی بناء پر ۱۲؍ربیع الاول ہے موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد اور خوارزمی نے یکم ربیع الاول تاریخ وفات بتلایا ہے اور کلبی اور ابومخنف نے دوم ربیع الاول تاریخ وصال قرار دی ہے علامہ سہیلی نے روض الانف میں اور ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں اسی قول کو مرجح قرار دیا ہے۔ (سیرت المصطفےٰ ﷺ محمد ادریس کاندھلوی ص ۱۷۲ جلد۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضور ﷺ کے چادر کی مقدار اور رنگ، بال مبارک اور آستین و قمیص کی مقدار

سوال: (۱) حضور ﷺ کا عام لباس یعنی چادر کی مقدار اور رنگ کیا تھا۔ (۲) بالوں کی مقدار کتنی تھی۔ (۳) آستین اور قمیص کی مقدار لکھئے، تو بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: شیر علی خان لکی مروت......۱۶/جون ۱۹۷۰ء

الجواب: (۱) چادر کی طول چار شرعی گز اور عرض ڈھائی شرعی گز یا دو گز ایک بالشت اور اس کا رنگ سبز تھا۔ ﴿۱﴾ (زرقانی ص ۲۹ جلد ۵) ۔ (۲) حج کے ماسوائے بال رکھتے تھے۔ الی انصاف اذنیہ، الی شحمتی الاذنین، الی المنکبین، الی مافوق المنکبین فی اوقات مختلفۃ، فلیراجع الی الشمائل و غیرھا۔ ﴿۲﴾ (۳) آستین بہت طویل اور بہت فراخ نہ تھے۔ رسغین تک لمبے تھے۔ ﴿۳﴾ اور قمیص کعبین سے اوپر تک ہوئی تھی۔ اور غالباً انصاف الساقین تک ہوتی تھی۔ ﴿۴﴾ (زرقانی ص ۵ جلد ۵) وھو الموفق

نماز جمعہ و خطبہ، اذان کی ابتداء اور حضور ﷺ کے والدہ ماجدہ اور والد کی تاریخ وفات و مواضع وفات

سوال: (۱) رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے خطبہ جمعہ کب (کس تاریخ کو) اور کہاں (کس مسجد میں) فرمایا۔ (۲) سب سے پہلے جمعہ کی نماز کب (تاریخ) اور کس مسجد میں پڑھی گئی۔ (۳) نماز سے قبل اذان کا رواج کس تاریخ سے ہوا سب سے پہلی اذان کس نے کونسی مسجد میں دی۔ (۴) آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا مزار مبارک کس مقام

﴿۱﴾ عن رمثۃ قال رایت النبی ﷺ وعلیہ بردان اخضران. (شمائل ترمذی ص ۶ جلد ۲ باب ماجاء فی لباس رسول اللہ ﷺ)

﴿۲﴾ عن انس بن مالک قال کان شعر رسول اللہ ﷺ الی نصف اذنیہ.
عن قتادہ قال قلت لانس کیف کان شعر رسول اللہ ﷺ قال لم یکن بالجعد ولا بالسبط کان یبلغ شعرہ شحمۃ اذنیہ.
عن عائشۃ کان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ. (شمائل ترمذی ص ۳۰۳ جلد ۲ باب ما جاء شعر رسول اللہ ﷺ)

﴿۳﴾ عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ ﷺ الی الرسغ. (شمائل ترمذی ص ۵ جلد ۲ باب ما جاء فی لباس رسول اللہ ﷺ)

﴿۴﴾ عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین وما اسفل من ذلک ففی النار الخ، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۴ جلد ۲ کتاب اللباس)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پر ہے اور وفات کس سن کو ہوئی۔ (۵) آپ ﷺ کے والد ماجد کا مزار کس جگہ پر ہے اور وفات کس سن کو ہوئی؟

المستفتی: مرزا زاہد بیگ چمن آباد لاہور ...... ۱۲ مئی ۱۹۷۰ء

الجواب: (۱)(۲) پیغمبر علیہ السلام جمعہ کے دن قبا سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور اسی دن بنی سالم بن عمرو بن عوف میں نماز جمعہ اور خطبہ پڑھا۔ جس سے پہلے پیغمبر علیہ السلام نے خطبہ اور جمعہ نہیں پڑھا ہے۔ (البدایة والنہایة ص ۲۱۲، ۲۱۳ جلد ۳)

(۳) بذل اور فتح الباری میں لکھا ہے کہ صحیح قول یہ ہے کہ اذان مدینہ میں ہجرت کے بعد ۱ھ میں مقرر ہوئی جس وقت کہ مسجد بنائی گئی۔ پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پڑھی مسجد سے خارج حصہ میں۔

(ھکذا فی الروایات الحدیثیة). ﴿۱﴾

(۴) والدہ صاحبہ کا مزار مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابواء میں ہے اور ان کی وفات ہجرت سے سینتالیس (۴۷) سال پہلے ہوئی۔ (البدایۃ والنہایة ص ۲۷۹ جلد ۲)

(۵) شام سے واپسی کے وقت مدینہ منورہ میں وفات ہوئے۔ اور دار النابغہ میں دفن ہوئے۔ ہجرت سے ترپن (۵۳) سال پہلے۔ (البدایة والنہایة ص ۲۶۳ جلد ۲) وھو الموفق

اجداد نبی ﷺ کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہنے والے امام کا حکم

سوال: محترم المقام جناب مفتی صاحب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک! عرض یہ ہے کہ گزشتہ جمعہ کو ہمارے پیش امام صاحب نے وعظ کے دوران حضور اکرم ﷺ کے دادا عبد المطلب کے نام کیساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے۔ مزید یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ہاشم کی پشت سے تلبیہ کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے امام صاحب کو عبد المطلب کے نام کیساتھ رحمۃ اللہ علیہ پڑھنے سے منع کیا۔ اور دوسری بات کے متعلق بھی توجہ دلائی کہ یہ دونوں باتیں

﴿۱﴾ عن ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینة یجتمعون فیتحینون للصلوة ولیس ینادی بها احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصاریٰ وقال بعضهم قرنا مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوة فقال رسول اللہ ﷺ یا بلال قم فناد بالصلوة. متفق علیه (مشکواة المصابیح ص ۶۳ جلد ۱ باب الاذان الفصل الثالث)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحیح نہیں ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ باتیں تواریخ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اور صحیح ہیں اس سلسلے میں میں نے مولانا محمد یوسف بنوری صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب کورنگی اور احتشام الحق تھانوی صاحب سے رجوع کیا۔ جس میں مولانا محمد یوسف بنوری صاحب نیو ٹاؤن کا جواب موصول ہوا۔ انہوں نے دونوں باتوں کو غلط قرار دیا ہے۔ میں نے وہی فتویٰ امام صاحب کو دکھایا۔ لیکن امام صاحب نے نہیں مانا تو اس صورت میں واقعی اگر دونوں باتیں غلط ہوں تو اس امام کے پیچھے اقتداء کرنا کیسا ہے؟ اور ان باتوں کا کیا بنے گا۔ بینوا توجروا

المستفتی: غلام حسین گل احمد ٹیکسٹائل ملز لانڈھی کراچی نمبر ۲۲......۵/ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ

الجواب: صحیح مسلم وغیرہ کے روایات میں مصرح ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام نے ابو طالب کو اسلام کی طرف بلایا تو اس نے کہا **ھو علی ملة عبد المطلب** اور پیغمبر علیہ السلام نے اس کی تردید نہیں کی تو اس سے معلوم ہوا کہ عبد المطلب اسلام پر نہیں گزرا ہے لیکن بعض ضعیف اقوال میں آیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے تمام آباء واجداد توحید پر گزرے ہیں اور اس کو ابو حیان وغیرہ نے مردود کہا ہے۔ (**فلیراجع الی فتح الملهم ص ۳۷۳ جلد ۱**) لہٰذا عبد المطلب کا حکم دیگران اموات کا ہوگا جو کہ زمانہ فترت میں مرچکے ہیں۔ یعنی ان کا جہنمی ہونا یا میدان محشر میں ان سے امتحان لینا۔ لہٰذا ان کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ نہیں کہنا چاہئیے اور اگر کوئی کہے تو قول ضعیف کے تحقیق کی وجہ سے اشد انکار نہیں کرنا چاہئے اور ان کے پیچھے اقتداء کرنا چاہیئے بشرطیکہ باقی اعتقادات بھی صحیح ہوں۔ وھو الموفق

اجداد نبی ﷺ کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہنا

سوال: بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعض اجداد مثلاً عبد المطلب اور الیاس کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اور حوالہ **سیرۃ الجلیہ مدارج النبوۃ للشیخ عبد الحق** اور **ھامش سیرۃ الجلیۃ** جو کہ سید احمد الزینی نے کیا۔ ہے کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں زمانہ حال میں ایسے حوالوں پر عمل کرنا چاہئے تو کیا حضور ﷺ کے اجداد کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: گوہر حسین سپروائزر گل احمد ٹیکسٹائل ملز لانڈھی کراچی نمبر ۲۲......یکم/ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے تمام آباء واجداد اسلام پر گزرے ہیں قال فی فتح الملہم ص ۳۷۳ جلد ۱ قیل ان آباءہ ﷺ کلھم موحدون لقولہ تعالیٰ وتقلبک فی الساجدین لاکن ردہ ابوحیان فی تفسیرہ بانہ قول الرافضۃ ومعنی الایۃ وترددک فی تصفیح احوال المجتھدین فافھم۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے والدین کے متعلق متعارض نصوص آئے ہیں۔ لہٰذا ان کے حق میں توقف بہتر ہے اور عبدالمطلب کے متعلق حدیث شریف میں اتنا وارد ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام نے ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ تو انہوں نے کہا ھو علی ملۃ عبد المطلب اور پیغمبر علیہ السلام نے اس کی تردید نہیں کی۔ تو اس سے عدم اسلام کا رائج ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور باقی اجداد کا حکم وہ ہے۔ جو دیگر زمانہ فترت کے اموات کا ہے یعنی ایک قول کے بنا پر جہنمی ہیں۔ اور دوسرے قول کے بنا پر ان پر روز محشر میں امتحان کیا جائے گا، فلیراجع الی فتح الملہم (۳۷۲، ۳۷۳ جلد ۱) پس اگر کوئی ان کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہے تو ان پر اشد انکار نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ قول مرجوح کے بنا پر یہ موحدین ہیں۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے کے احتمال کی وجہ سے اور جہنمی ہونے کا حکم غیر صحیح ہونے کی وجہ سے بھی گنجائش ہے۔ فقط

نزول عیسیٰ ختم نبوت محمد ﷺ کی منافی نہیں ہے

سوال: یہاں ہمارے ہاں متعدد علماء کرام موجود ہیں لیکن ایک اہم مسئلے میں خیال نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ جناب کی خدمت میں مسئلہ پیش کر رہا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک خبیث اور شیطان نے مجھے تذبذب میں ڈالا ہے۔ اور دماغ کو الجھایا ہے اگرچہ میں اس کا قائل نہیں رہا۔ لیکن پریشان کر دیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہیں، اللہ پاک نے آسمان پر اٹھالیا ہے تو قرآن کریم کے حوالے سے بتایئے کہ واپس آئینگے۔ تو بحیثیت پیغمبر آئینگے یعنی اس کو وحی ہوگی یا نہیں؟ اگر وحی ونبأ ہوگا تو پھر پیغمبر ہو گئے تو نعوذ باللہ محمد ﷺ کس طرح خاتم النبیین ہونگے اور اگر بحیثیت امتی ہوں تو کیا اللہ پاک ان کی پیغمبری چھین لے گا۔ کیا ایسا کبھی کسی اور نبی کے ساتھ بھی ہوا ہے کہ پیغمبری چھین لی گئی ہو ان مسائل کا حل بحوالہ قرآن وحدیث ارسال فرماویں۔

المستفتی: عبدالعزیز مروت ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس بنوں...... ۲۹/۱۱/۱۹۶۹ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: (الف) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے طرف و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ. ﴿۱﴾ اوریکلم الناس فی المھد و کھلا. ﴿۲﴾ الآیۃ میں اشارہ کیا گیا ہے اوراحادیث متواترہ میں اس کے نزول کوصریحی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔تمثیل کے طور سے ایک روایت لکھی جاتی ہے،عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ و الذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً وعدلاً. الحدیث رواہ الشیخان وابو داؤد وابن ماجہ واحمد فی مسندہ وفی روایۃ البیھقی من السماء وفی روایۃ احمد ینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمر اویجمعھما وبمعناہ اخرجہ الحاکم وزاد یقول ابوھریرہ ای بنی اخی ان رأیتموہ فقولوا ابوھریرۃ یقرء ک السلام. وفی روایۃ نعیم بن حماد یتزوج. ﴿۳﴾

نوٹ:اگرتمام روایات کو بالاستیعاب معلوم کرنا چاہتے ہوتو حضرت شاہ انورشاہ کشمیری رحمہ اللہ کا مؤلفہ ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کا مطالعہ کریں۔

(ب) احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اس کو وحی کی جائے گی۔﴿۴﴾ اور نبوت نعمت وہبی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے دیا جاتا ہے لہٰذا نبی سے نبوت کبھی نہیں چھینی جاتی ہے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت حضور اکرم ﷺ کے ختم نبوت سے منافی نہیں۔کیونکہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں دیا جائے گا۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پیغمبر علیہ السلام سے پہلے دی گئی ہے۔(عالم اجساد میں) ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں۔کہ اس کے بعد نبی نازل نہ ہوگا بیشک احادیث سے یہ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا چونکہ آخری زمانہ میں نزول ہوگا۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کے آخری شریعت کا پابند رہے گا۔﴿۵﴾ اس کی تجدید اور احیاء

﴿۱﴾ (پ: ۶ سورۃ النساء رکوع: ۲ آیت: ۱۵۹)
﴿۲﴾ (پ: ۳ سورۃ ال عمران رکوع: ۱۳ آیت: ۴۶)
﴿۳﴾ (مشکواۃ المصابیح ص ۴۷۹ جلد ۲ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)
﴿۴﴾ عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ ﷺ الدجال اذا اوحی اللہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت عبادالی لایدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الصور الخ
(مشکواۃ المصابیح ص ۴۷۳ جلد ۲ باب العلامات بین یدی الساعۃ)
﴿۵﴾ عن جابر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال رسول اللہ ﷺ والذی نفس محمد بیدہ لو بدالکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیاً وادرک نبوتی لا تبعنی رواہ الدارمی. (مشکواۃ المصابیح ص ۳۲ جلد ۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریگا۔اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک ضلع کا ڈپٹی کمشنر دوسرے ضلع کو در کار سرکار چلا جائے۔تو اگر چہ یہ ڈپٹی کمشنر اپنے عہدے سے معزول نہیں ہوا ہے۔لیکن سرکاری کام کے ماسوا دوسرے ڈپٹی کمشنر کے نافذ شدہ احکام کا پابند ہوگا۔فقط

رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر عقلی دلائل

سوال: محترم صاحب قدر حضرت مفتی صاحب! عرض یہ ہے کہ مجھ سے ایک انگریز نے امریکہ سے رسول اللہ ﷺ کے نبوت پر عقلی دلائل طلب کئے ہیں۔لہٰذا اگر مجھے چیدہ چیدہ چند عقلی دلائل ارسال کئے جائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: محمد زیب خان پائمال بگرام ہزارہ......۱۹۶۹ء/۸/۵

الجواب: (۱) پیغمبر علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔اور دعویٰ کے اثبات کیلئے معجزات ظاہر کئے تھے۔پس اس دلیل اور برہان قائم کرنے کے بعد اس کے صدق میں کسی شبہ کی گنجائش نہ ہوگی۔کیونکہ کاذب مدعی نبوت کے ہاتھ سے معجزات اور خوارق ظاہر نہیں ہو سکتے ہیں۔

(۲) پیغمبر علیہ السلام کے نبوت کی پیشگوئی کتب سابقہ میں کی گئی تھی۔

(۳) پیغمبر علیہ السلام نے بعض گذشتہ اور آئندہ امور کے متعلق جو خبری دی ہیں وہ بالکل درست ظاہر ہوئی ہیں۔

(۴) آپ ﷺ نے جو تعلیم عقائد،معاملات اور اخلاق وغیرہ کے متعلق دی ہے وہ ہر وقت مفید اور کامیاب رہے ہیں۔

(۵) دعویٰ نبوت سے سابق ان کے صدق و امانت میں کسی کو شک نہیں تھا اور اس سے پہلے نہ آپ نے اہل اقتدار سے تعلقات قائم کئے۔اور نہ عوام سے کوئی رابطہ قائم کیا۔بلکہ اچانک تمام قوم اور ماحول کے جذبات سے مخالف امور کی طرف دعوت دی جس میں نہ مال کی امید تھی۔اور نہ جاہ کی بلکہ موت اور تکالیف کا شدید ترین خطرہ تھا۔تو عادۃً کاذب اور اہل دنیا سے ایسے معاملہ کا صدور ممتنع ہے۔بلکہ یہ صادق اور اہل اللہ کا شیوہ ہے۔

(۶) امریکہ کے اہل کتاب جس دلیل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت کرتے ہیں ان دلائل سے بعینہا ہم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت ثابت کرتے ہیں۔

(۷) ان کے صحبت یافتہ لوگوں کا کمال اخلاق اور اخلاص اور للہیت دلیل ہے اس کے کمال کی جو کہ مسلم عند الخلوق بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔اور وہ کسی کے شاگرد نہیں تھے تو معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہیں اور آپ کا معلم اللہ تعالیٰ ہے۔
(۸) آپ کے تعلیم سے ایک جنگلی قوم مہذب، بااخلاق اور رہنما بن گئی۔
(۹) جھوٹے کا ایسا کامیاب نتیجہ نکلنا عادۃً ممتنع ہے۔
(۱۰) اتنا کامل اخلاص، للٰہیت اور شفقت بغیر ذاتی اغراض کے پیغمبر علیہ السلام ہی کا شیوہ ہے۔ وھو الموفق

فضلات النبی علیہ السلام پاک ہیں

سوال: محترم جناب حضرت مفتی محمد فرید صاحب بارک اللہ فی عمرک! دارالعلوم کراچی سے مولوی محمد عاشق الٰہی صاحب مدظلہ نے خط بھیجا ہے کہ فضلات النبی ﷺ کے بارے میں ہماری دانستگی میں جو تحقیق ہے وہ یہ ہے کہ حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے بول و براز اور ہر طرح کے فضلات پاک تھے۔ جب پاک ہونا مان لیا گیا تو پینے سے کوئی حرج لازم نہیں آتا۔ صحابہ نے فرط محبت میں آپ کے فضلات میں سے جو کوئی چیز پی لی۔ تو ان میں سے کوئی بات قابل مواخذہ نہیں۔ (بحوالہ خصائص کبریٰ ص ۶۸، ۷۱ جلد ۱ شامی ۲۱۲ جلد ۱) لیکن تشفی نہیں ہوتی کیونکہ کسی شے کی طہارت اصل ہے یا نجاست اصل ہے؟ اور حنفیہ و شافعیہ طہارت پر متفق ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ فرط محبت سے پی لی۔ تو اس سے اصل نجاست ثابت ہوئی کہ بول و براز میں اصل نجاست ہے۔ تمام مؤمنین کو حکم ہے کہ بول و براز نجس ہے نیز خروج بول و براز سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز حضور ﷺ بول و براز کے بعد وضوء فرماتے تھے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کہ میں حضور ﷺ کے کپڑوں سے منی دھوتی تھی (بخاری) تو معلوم ہوا کہ خروج نجاست سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ تو بول و براز اگر نجس نہ ہو تو وضوء کس طرح ٹوٹ گیا کیونکہ، مایکون حدثا یکون نجسا وما یکون نجسا یکون حدثا۔
اصل عرض یہ ہے کہ میں نے جو عبارت شیم الحبیب سے "روی انہ اذا تغوط سے شروع کر کے آخر تک لکھی ہے کہ علم کی روشنی میں اصل مسئلہ واضح ہو جائے، جس میں کسی کا ذاتی یا مخصوص فعل یا فرط محبت یا بے اختیاری سے قطع نظر ہو۔ مثلاً سایۂ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں روایات موجود ہیں کہ سایۂ رسول اللہ ﷺ نہ تھا۔ لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں سارے روایات کو غلط قرار دیکر ثابت فرمایا ہے کہ کسی معتبر روایت میں یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا تو اگر صحیح معتبر روایات سے مضامین مندرجہ بالا ثابت ہو جائیں اگر چہ خصوصیت النبی ﷺ ہو۔ تو ہم مان لینگے۔ تا کہ نصاریٰ کی طرح افراط اور یہود کی طرح تفریط لازم نہ ہو۔ فقط والسلام

المستفتی: محمد جلال الحق ابازی

الجواب: محترم المقام دامت برکاتکم! السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ چونکہ آپ کے تمام مسائل علمی اور تفصیل طلب ہیں۔ اور ان ایام میں تدریس سے فرصت ملنا مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا مختصر طور سے اول الذکر مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ فقہاء کرام نے پیغمبر علیہ السلام کے فضلات کو پاک مانا ہے۔ ﴿۱﴾ بما ورد في الحديث الصحيح انه عليه السلام كان طيباً (خوشبو و پاک) وظاهره يعم الفضلات ولان النبي ﷺ لم ينكر على من شرب بوله ودمه والتقرير دليل المشروعية ولا بعد فيه على من تامل في المسك والحرير والعنبر فانها من الفضلات نعم يرد عليه انه عليه السلام كيف احتاج الى غسل المنى والاستنجاء اللهم الا ان يقال انه عليه الصلاة والسلام كان يجرى عليها احكام النجاسة تعليما للامة اى يجرى على فضلاته احكام فضلات الامة تعليما لهم لاحكامها. او يقال ان ابقاء ها بحيث يراه الراوى مما يخل بالمروة ولذا يغسل المنى عند منى قال بطهارة من الامة وهذا مما استفدت من بعض المشائخ قدس سره. وهو الموفق

روضۂ رسول افضل ہے یا خانہ کعبہ اور جبرائیل امین کا متشکل ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حضور ﷺ کی روضہ انور کی جگہ بیت اللہ شریف سے زیادہ افضل ہے؟ اور کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ پر وحی لاتے وقت کبھی

﴿۱﴾ قال العلامه ابن عابدين الشامى صحح بعض ائمة الشافعية طهارة بوله ﷺ و سائر فضلاته و به قال ابو حنيفة كما نقله فى المواهب اللدنيه عن شرح البخارى للعينى و صرح به البيرى فى شرح الاشباه و قال الحافظ ابن حجر تظافرت الادلة على ذلك و عد الائمة ذلك من خصائصه ﷺ و نقل بعضهم عن شرح المشكاة لملا على قارى انه قال اختاره كثير من اصحابنا و اطال فى تحقيقه فى شرحه على الشمائل فى باب ما جاء فى تعطره عليه الصلاة والسلام . (رد المحتار ص ۲۳۳ جلد ۱ مطلب فى طهارة بوله ﷺ باب الانجاس)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکل میں بھی آئے ہیں یا نہ؟

المستفتی: گل شیر خان حقانی جمرود خیبر ایجنسی ۱۹۸۸ء/۳/۲۳

الجواب: (۱) ابن تیمیہ وغیرہ علماء فرماتے ہیں کہ اول الذکر افضل ہے۔ والمسجود هو الله دون الكعبه والتوجه اليها لا يقتضي الافضلية فافهم. ﴿۱﴾ (۲) معاذ الله. وهو الموفق

حضور ﷺ کا قضائے حاجت کے وقت دیکھا جانا

سوال: ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب کہتا ہے کہ حضور ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: ابالیان جامع مسجد شیر یٹگل دیر ۱۹۷۵ء/۱۱/۹

الجواب: هذا مخالف من حديث ابن عمر انه ارتقى على البيت فرئ النبي ﷺ يقضي حاجته. ﴿۲﴾ والحديث مشهور. وهو الموفق

حضور ﷺ کا غسل وجنازہ اور تفسیر بیضاوی میں غایۃ کا مطلب

سوال: (۱) رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا تھا۔ (۲) نماز جنازہ کس نے ادا کیا تھا۔ (۳) تفسیر بیضاوی کے عبارت کی تشریح میں غایۃ لکھا ہے۔ اس کی کیا مقدار ہے؟

المستفتی: محمود الظفر مردان....... ۱۴/ ذی القعدہ ۱۳۹۷ھ

الجواب: (۱) حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ ص ۲۶۰ جلد ۵ امام احمد بن حنبل سے

﴿۱﴾ يدل عليه حديث ابن عمر انه نظر يوما الى الكعبة فقال ما اعظمك وما اعظم حرمتك والمومن اعظم حرمة عند الله تعالىٰ منك اخرجه الترمذى وحسنه صفحه ۲۴ ج ۲ ورواه ابن ماجه مرفوعا عن ابن عمر ولفظه قال رأيت رسول الله صلى الله وسلم يطوف بالكعبة ويقول ما اطيبك واطيب ريحك واعظم حرمتك والذى نفس محمد بيده لحرمة المومن اعظم عند الله حرمة منك الخ صفحه ۲۹۰ (بوادر النوادر ص ۵۴)

﴿۲﴾ عن ابن عمر قال رقيت يوما على بيت حفصة فرأيت النبى ﷺ على حاجته مستقبل الشام مستدبر الكعبة هذا حديث حسن صحيح. (ترمذى ص ۳ جلد ۱ ابواب الطهارة باب ماجاء من الرخصة فى ذلك)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

روایت کی ہے کہ غسل حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ تقلیب کرتے تھے اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صالح رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے۔﴿۱﴾

(۲) ابن کثیر ص ۲٦۵ جلد ۵ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا جنازہ منفرد پڑھا گیا تھا۔﴿۲﴾

(۳) غایۃ کا معیار تسلط غیبی کا اعتقاد ہے۔ وھو الموفق

روضہ رسول اللہ ﷺ خلاف شریعت نہیں ہے

سوال: ایک صاحب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا روضہ مبارکہ غلط اور خلاف شریعت بنایا گیا ہے کیونکہ قبروں پر آبادی ممنوع ہے تو ایسے شخص کے قول کے بارے میں کیا حکم ہے۔ بینوا تو جروا

المستفتی: حاجی میر جمال نقشبندی خٹکی شریف ۷ / ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

الجواب: لایخفی ان النبی ﷺ نهیٰ عن البناء علی القبور کما رواہ مسلم ﴿۳﴾ وغیرہ وقال ابوبکر الصدیق رضی الله عنه سمعت رسول الله ﷺ قال ما قبض الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی موضع فراشه رواه الترمذی .﴿۴﴾ ولا ریب فی ان النبی ﷺ توفی فی البیت و البناء فلا بد ان یکون قبره مخصوصا من سائر القبور ویکون البناء علی قبره المبارک جائزاً ﴿۵﴾ ومن تمسک بالحدیث المحرم ولم ینظر الی الحدیث العارض فهو مسلم نجدی ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم .وهو الموفق

﴿۱﴾ عن ابن عباس ... فاسنده علی الی صدره وعلیه قمیصه وکان العباس وفضل وقثم یقلبونه مع علی وکان اسامه بن زید وصالح مولاه هما یصبان الماء وجعل علی یغسله ولم یرمن رسول الله ﷺ شیئا مما یری من المیت الخ .(البدایة والنهایة ص ۳۰۰ جلد ۵ صفة غسله علیه السلام)

﴿۲﴾ قال الحافظ عماد الدین ابن کثیر ،وهذا الصنیع وهو صلاتهم علیه فرادی لم یؤمهم احد علیه امر مجمع علیه لا خلاف فیه .(البدایة والنهایة ص ۳۰۵ جلد ۵ کیفیة الصلاة علیه ﷺ)

﴿۳﴾ عن جابر قال نهی رسول الله ﷺ ان یجصص القبر وان یبنیٰ علیه وان یقعد علیه رواه مسلم. (مشکواة المصابیح ص ۱۴۸ جلد ۱ باب دفن المیت)

﴿۴﴾ (شمائل ترمذی ص ۲۸ جلد ۲ باب ماجاء فی وفات رسول الله ﷺ)

﴿۵﴾ ہمارے لئے سب سے بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ بعد دفن کے خلفاء راشدین میں سے کسی نے اس بناء کے بقا پر نکیر نہیں فرمایا بلکہ ایک موقع پر استسقاء کی ضرورت شدیدہ سے صرف سقف میں ایک روشندان کھولا گیا تھا جس سے اس بنا کے بقاء کا مشروع ہونا بھی معلوم ہوا۔ اور یہ صحابہ کے وقت میں ہوا ہے۔ اور کسی صحابی نے نکیر نہیں فرمایا تو اس کے اذن پر اجماع ہو گیا جو استثناء کیلئے حجت کافیہ ہے۔ (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضورﷺ نور، بشر اور رسول ہیں

سوال: حضورﷺ نور ہیں یا بشر ہیں؟ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

المستفتی: شوکت علی صاحب مدرسہ تعلیم القرآن مردان ۱۵/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: رسول اللہﷺ بشر بھی ہیں اور نور بھی، لقوله تعالىٰ سبحان ربی هل كنت الا بشراً رسولا ،الآیه﴿۱﴾(الاسراء)قل انما انا بشر مثلكم يوحىٰ الى ﴿۲﴾(كهف) .قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين. (مائدة)﴿۳﴾

پس ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا ضروریات دین سے انکار اور کفر ہے۔ البتہ تمام بشر ایک جیسے نہیں ہیں جیسا کہ عام پتھر اور جواہر ایک جیسے نہیں ہیں۔﴿۴﴾ اور رسول اللہﷺ نہ خدا ہے اور نہ ملک بلکہ تمام عالم کیلئے منور ہیں اور ان کا تمام جسم بھی منور ہے۔ بہر حال ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ پیغمبرﷺ کو بشر اور رسول مانیں۔ مشرکین عرب ان کو بشر مانتے تھے۔ مگر رسول نہیں مانتے تھے۔ اور موجودہ زمانہ کے ملحدین ان کو رسول مانتے ہیں۔ مگر بشر نہیں مانتے۔ وهو الموفق

محمدﷺ کے نام مبارک کے ساتھ " ؐ " یا " ؐ " لکھنے کا حکم

سوال: محمدﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ " ؐ " یا " ؐ " کا نشان لگانا کیا حکم رکھتا ہے نیز دوست محمد جو کسی شخص کا نام ہو، کے ساتھ بھی محمد پر " ؐ " کا لکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

المستفتی: فریدون صدیقی خادگزئی دیر......۱۹/ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

الجواب: پیغمبرﷺ کے نام کے ساتھ مکمل جملہ "علیه السلام" "علیه الصلاة والسلام" "ﷺ" لکھنا چاہئے۔ صرف "ؐ یا ؐ" پر اکتفاء کرنا جاہلانہ رسم ہے نیز دوست محمد رسول خدا کا نام نہیں ہے۔ اس کے ساتھ یہ جملہ لکھنا بے جا اقدام ہے۔ وهو الموفق

﴿۱﴾(پ : ۱۵ سورة بنی اسرائیل رکوع : ۱۰ آیت : ۹۳)
﴿۲﴾(پ : ۱۶ سورة كهف رکوع : ۳ آیت : ۱۱۰)
﴿۳﴾(پاره : ۶ سورة مائدة رکوع : ۷ آیت : ۱۵)
﴿۴﴾ محمد بشر لكن ليس كالبشر محمد ياقوتة والناس كالحجر
وقال البوصيرى: فمبلغ العلم فيه انه بشر وانه خير خلق الله كلهم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ولادت رسول ﷺ خلاف عادت نہیں تھی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اہلسنت والجماعت کہ ولادت انبیاء علیہم السلام اور ولادت حضرت سیدنا محمد ﷺ عام انسانوں کی طرح ہوئی ہے یا حضور ﷺ کی و دیگر انبیاء علیہم السلام کی ولادت بائیں پسلی سے حضرت حواء علیہا السلام کی طرح ہوئی ہے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: ضیاء الرحمٰن شیدو نوشہرہ ۱۹۷۲ء/۵/۲

الجواب: واضح رہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایک لفظ سے معنی متبادر مراد کیا جائے گا جب تک اس سے مانع موجود نہ ہو۔ یحتمل النصوص علی ظواھر ھا مالم یمنع مانع پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ ولادت سے معنی غیر متبادر مراد ہے۔ تو اس کیلئے ضروری ہے کہ قرآن یا حدیث یا آثار وغیرہ سے دلیل پیش کرے صرف دعویٰ ناکافی ہے۔ نیز کفر انکار ضروریات کو کہا جاتا ہے اور یہ امر (پسلی سے پیدا ہونا) ضروریات سے درکنار نظریات سے بھی نہیں ہے۔ البدایہ والنہایہ اور سیرت ابن ہشام وغیرہ سے یہ واضح ہے کہ یہ ولادت خلاف عادت نہیں تھی اور ممکن ہے کہ یہ اطلاق ادب اور احتیاط پر مبنی ہو۔ وماخذہ قولہ تعالیٰ خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب .فافھم وتدبر ولاتکن ممن ینبع العجائب والغرائب ۔فقط

حضور ﷺ ازل سے خاتم الانبیاء ہیں

سوال: حضور ﷺ کو کب سے خاتم النبیین تسلیم کیا جائے کیا قبل الولادت بھی آپ خاتم الانبیاء تھے؟ وضاحت کی جائے مہربانی ہوگی۔

المستفتی: مولانا عبدالستار لاہور ٹاؤن شپ یکم ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: چونکہ ختم کے متعلق بہت سے آیات اور احادیث وارد ہیں۔ ﴿۱﴾ اور ان میں سے سب سے اول کا تعین مشکل ہے۔ لہٰذا ہم عقیدہ رکھیں گے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والتسلیم اللہ تعالیٰ کے علم میں ازل سے خاتم الانبیاء ہیں اور اس کے متعلق اول وحی کی تاریخ نامعلوم ہے۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: وما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین (سورۃ الاحزاب آیت: ۴۰)
و عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الاموضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان و ختم بی الرسل و فی روایۃ فانا اللبنۃ و انا خاتم النبیین . متفق علیہ .
(مشکواۃ المصابیح ص ۵۱۱ جلد ۲ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضور ﷺ ابتدائے امر سے خاتم النبیین ہیں

سوال: ختم النبوت کس وقت سے تسلیم کیا جائے؟ حضور ﷺ کے ولادت مبارک سے خاتم النبیین تسلیم کیا جائے۔ یا آیت ختم النبوت کے نزول کے بعد، یا حضور ﷺ کے وفات کے بعد سے، مطلب یہ کہ وحی کا دروازہ کس وقت سے بند تسلیم کیا جائے۔ بینوا وتوجروا

المستفتی: رانا عبدالستار ٹاؤن شپ لاہور...... ۳ ررمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: نبی علیہ السلام ابتدائے امر سے خاتم النبیین ہیں۔ ﴿۱﴾ البتہ ختم النبوت کا ظہور اس وقت ہوا، جبکہ اس کے متعلق وحی جلی یا وحی خفی نازل ہوئی۔ اور بہر حال خاتم النبوت کا نزول عیسیٰ علیہ السلام اور اس کو وحی ہونے سے کوئی تصادم نہیں ہے۔ وھو الموفق

حضور ﷺ کے ختنہ میں اختلاف ہے

سوال: دریں جا دو اشخاص اختلاف میکنند۔ یکے میگوید کہ نبی علیہ السلام ختنہ شدہ، و جانب مقابل گوید کہ قدرتی ختنہ ے باشد، براہ کرم تسلی بخش جواب روانہ کنید۔

المستفتی: نور محمد تالاب مسجد پشاور...... ۲۷ رربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب: ایں مسئلہ مختلف فیہ است، راجح ایں است کہ مختون مادرزاد نہ بود کما فی رد المحتار ص ۲۵۷ جلد ۵ وقد اختلف الرواۃ والحفاظ فی ولادۃ نبینا ﷺ مختونا ولم یصح فیہ شیء واطال الذھبی فی رد قول الحاکم انہ تواترت بہ الروایۃ وقد ثبت عندھم ضعف الحدیث بہ وقال بعض المحققین من الحفاظ الاشبہ بالصواب انہ لم یولد مختونا. ﴿۲﴾ وھو الموفق

اسم ذات اور اسم محمد ﷺ میں ہونٹوں کے بند ہونے اور نہ ہونے کا لطیفہ

﴿۱﴾ عن العرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینۃ الخ (مشکواۃ المصابیح ص ۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین)

﴿۲﴾ (ردالمحتار ھامش الدرالمختار ص ۵۳۰ جلد ۵ مسائل شتی کتاب الخنثیٰ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ســـوال: ہمارے مسجد کے امام نے ایک دفعہ تقریر کے دوران کہا ''اللہ کے نام لینے سے لب بند نہیں ہوتے اور محمد ﷺ کے نام سے لب بند ہو جاتے ہیں اس نام میں کتنا مٹھاس ہے'' یہ جملہ کہنا کس طرح ہے؟

المستفتی: حکیم سید اختر حسین صدر کیملپور

الجواب: اس سے مقصد اسم محمد ﷺ کی تعظیم ہے۔ نہ اسم اللہ کی تحقیر، لہٰذا اس میں حرج نہیں ہے۔ فقط

حضور ﷺ کے زمانے میں نفاق کا پایا جانا

سوال: کیا حضور علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانے میں بھی نفاق پایا جاتا تھا۔ اور کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پاک ہستیوں پر اس کی زد تو نہیں پڑتی؟ براہ کرم وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: ظاہر شاہ تخت بھائی مردان ۶؍رجب ۱۴۰۲ھ

الجواب: نفاق تا قرب قیامت (تا خروج دجال) پایا جائے گا۔ البتہ اہل نفاق کے دام تذویر میں اہل اخلاص کا مبتلا ہونا کوئی امر مستبعد نہیں ہے۔ کما فی حادثۃ الافک۔ (۱) وھو الموفق

کتاب ''تحذیر الناس'' اور ''البراھین القاطعہ'' کے بعض عبارات پر اعتراض کا جواب

سوال: ایک کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہے'' کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے دوسری عبارت یہ ہے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔'' کتاب تحذیر الناس'' تو مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ کا ان الفاظ سے کیا مطلب ہے نیز کتاب براہین القاطعہ میں لکھا ہوا ہے کہ ابلیس یعنی شیطان کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے۔ اس کی وضاحت فرماویں۔ کیونکہ اکثر بریلوی حضرات ان جملوں پر اعتراضات کرتے ہیں۔

المستفتی: سرور صدیقی ۱۹ مقبول آباد کراچی نمبر ۵ ... ۱۵؍جولائی ۱۹۸۹ء

---

(۱) قال الحافظ ابن الکثیر (ان الذین جاء وا بالافک عصبۃ منکم) ای جماعۃ منکم یعنی ماھو واحد ولا اثنان بل جماعۃ فکان المقدم فی ھذہ اللعنۃ عبد اللہ بن ابی ابن سلول رأس المنافقین فانہ کان یجمعہ ویستوشیہ حتی دخل ذلک فی اذھان بعض المسلمین فتکلموا بہ وجوزہ اخرون منھم حتی نزل القرآن. (تفسیر ابن کثیر ص ۲۵۶ جلد ۳ سورۃ نور پارہ: ۱۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: (۱) اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو نبوت دینے کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں دیا جائے گا۔ پس اگر روئے زمین پر اس زمانہ میں کوئی پیغمبر تھا۔ جیسا کہ خضر علیہ السلام اور یا اس زمانہ کے بعد کوئی پیغمبر آ جائے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ تو یہ ختم نبوت سے معارض نہ ہوں گے۔

(۲) پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے علم ضار غیر نافع سے پناہ مانگی ہے۔ ﴿۱﴾ اور ایسا علم شیطان کو حاصل ہے۔ وھو الموفق

کسی کے نام میں ''محمد'' آنے کے وقت علیہ السلام وغیرہ لکھنا

سوال: اگر کسی کا نام محمد امیر، محمد نذیر یا محمد شریف ہو۔ تو تحریر کے وقت "محمد" پر "ؐ" یا "ؑ" لکھنا چاہئے یا نہیں نیز صرف "ؐ" یا "ؑ" لکھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی عبدالقیوم پشاور کینٹ......۱۹۸۴ء/۶/۱۱

الجواب: محمد کے ساتھ "ؐ" یا "ؑ" لکھنا بہر حال مکروہ ہے۔ صرح بہ فی مقدمة ابن الصلاح وغیرھا۔ بلکہ علیہ السلام وغیرہ مندوب ہے۔ اور جہاں لفظ محمد امتی کا نام ہے۔ یا امتی کے نام میں مضمون ہو تو وہاں باب شرع میں علیہ السلام کا لکھنا بھی مذموم ہے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

حضور ﷺ کا سایہ

سوال: حضور ﷺ کے سایہ کے نہ ہونے کے بارے میں صحیح حدیث ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد طاہر میران شاہ.........۱۹۷۹ء

الجواب: سایہ کے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں۔ ﴿۳﴾ اور بر تقدیر ثبوت اس کی تسلیم میں کوئی نکارت نہیں۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ عن ابی ھریرة قال کان رسول اللہ ﷺ یقول اللھم انی اعوذبک من الاربع من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع الخ رواہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجه و الترمذی و النسائی۔ (مشکواۃ المصابیح ص ۲۱۷ جلد ۱ باب الاستعاذة الفصل الثانی)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین (ولا یصلی علی غیر الانبیاء الخ) لان فی الصلاة من التعظیم مالیس فی غیرھا من الدعوات الخ۔ (ردالمحتار ھامش الدر المختار ص ۵۳۱ جلد ۵ مسائل شتی کتاب الخنثی)

﴿۳﴾ صحاح ستہ میں حضور ﷺ کے سایہ کے متعلق کوئی حدیث وارد نہیں ہے۔ کہ آپ کا سایہ زمین (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پر نہیں پڑتا تھا۔ البتہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے خصائص کبریٰ میں ایک روایت مرسلاً ذکر کی ہے۔ **عن ذکوان ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یری له ظل فی شمس و لا قمر و لا اثر قضاء حاجة قال سیوطی قال ابن سبع من خصا نصه ان ظله لا یقع علی الارض و انه کان نوراً فکان اذمر فی شمس او قمر لا ینطر له (خصائص الکبریٰ ص ۶۸ جلد ۱)** لیکن یہ روایت چند وجوہ کی بناء پر ضعیف ہے اول یہ کہ تمام ذخیرہ احادیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور اگر بطور معجزہ ہوتا تو صحابہ کرام میں سے کوئی اس کو روایت کرتا۔ لیکن اس بارے میں بھی ایک مرسل حدیث اور وہ بھی سنداً ضعیف ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ محدثین کی ایک بڑی جماعت حدیث مرسل کو حجت نہیں مانتی تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس حدیث کا پہلا راوی عبدالرحمٰن ابن قیس زعفرانی ضعیف، مجروح اور نا قابل اعتبار ہے بعضوں نے وضع حدیث اور بعضوں نے کذب حدیث کی طرف منسوب کیا ہے **(کما فی تهذیب التهذیب ص ۲۳۱ جلد ۶ رقم : ۴۱۳۰)** اور اس حدیث کا دوسرا راوی عبدالملک بن عبداللہ بن ولید بھی مجہول الحال ہے کتب متداولہ میں اس حدیث کا حال مذکور نہیں۔ البتہ سایۂ رسول ﷺ سے متعلق اسی طرح کی احادیث موجود ہیں۔ **عن انس بن مالک .... ثم رأیت النار فیما بینی و بینکم حتی لقدرأیت ظلی و ظلکم الخ (حاوی الافراح الی بلاد الارواح لابن القیم الجوزی ص ۴۲، ۴۳ جلد ۱) وعن عائشة رضی الله عنها ... قالت فبینما انا یوما بنصف النهار اذا انا بظل رسول الله ﷺ الخ**

(مسند احمد ص ۲۳۱، ۲۳۲ فی مسند عائشة) (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما یتعلق با لانبیاء علیهم السّلام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ: وما

ارسلنا من قبلك الا

رجالاً نوحی الیهم

فسئلوا اهل الذكر ان

كنتم لا تعلمون ۝ الاية

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب ما یتعلق با لانبیاء علیہم السلام

عصمت انبیاء اور ذوالکفل کے بارے میں صاحب بحر کے عبارت کی تشریح

سوال: (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں باب احکام المرتدین ص ۱۲۰ جلد ۵ میں یہ عبارت لائے ہیں۔" وبقوله لم تعص الانبياء عليهم السلام حال النبوة و قبلها لرده النصوص" اور دوسری عبارت ہے" ولا بانكاره نبوة الخضر و ذى الكفل عليهما السلام لعدم الاجماع على نبوتهما "یہ جملے کس پر عطف ہیں اور ان کا مفہوم کیا ہے۔ کیا یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام دوران نبوت اور قبل از نبوت معصیت سے معصوم ہیں؟

(۲) علامہ ابن نجیم کا حنفی فقہاء میں کیا درجہ اور مقام ہے؟

(۳) کیا ذوالکفل علیہ السلام نبی نہیں تھے قرآن مجید میں جس انداز سے ان کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اس سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی تھے۔ تو ان عبارات کا کیا مطلب ہے؟

المستفتی: شمس الرحمٰن k-78 اٹک شہر..... ۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

الجواب :(۱) و بقوله لم تعص الانبياء عليهم السلام الخ معطوف ہے. ونسبة الى الفواحش جو کہ قریب تر ہے اور یا معطوف ہے معطوف علیہ معنوی پر اس کلام میں ويكفر ان اعتقد ان الله تعالیٰ یرضی بالكفر ای ويكفر با عتقاده ان الله يرضى بالكفر جو کہ بعید تر ہے اور صاحب بحر کا یہ کلام واضح المراد ہے۔ کیونکہ نصوص میں ان سے عصیان کا صدور نظم القرآن میں مذکور ہے۔ اور لغت عربی میں عصیان کلی مشکک ہے۔ خطاء فی الاجتہاد اور ترک اولیٰ کو بھی کہا جاتا ہے۔ البتہ ان سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ مراد نہیں لئے جائینگے ﴿۱﴾ جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا قول مختار ہے۔ (۲) یہ امام ابوحنیفہ ثانی ہے۔

﴿۱﴾ قال العلامه محى الدين محمدبن بهاء الدين قوله والانبياء صلوات الله عليهم اجمعين كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والفواحش وقد كانت منهم زلات وخطيئا ،اى صغائر صدرت عنهم سهوا وغفلة فان الكبائر لا تصدرعنهم ولو سهواً عند البعض واما عدم صدورها عمداً بعد البعثة فممتنع عندنا شرعاً وعندالمعتزلة عقلاً .الخ (القول الفصل شرح فقه الاكبر ص ۲۷۳ الانبياء نتزهون عن الصغائر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۳) سورۃ صٓ کی آیت اس کے نبی ہونے میں ظاہر ہے۔صریح نہیں ہے۔قرآن میں ان کو نہ رسول کہا گیا ہے نہ نبی اور نہ ارسلنا وغیرہ الفاظ سے ان کا تذکرہ ہوا ہے۔﴿۱﴾

حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت اور زندہ ہونے کی تحقیق

سوال: کیا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں اور کیا آپ پیغمبر تھے یا نہیں؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: مولوی مغل خان پرائمری سکول علی بیگ نوشہرہ تاروجبہ ......۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

الجواب: حضرت خضر علیہ السلام جمہور کے نزدیک زندہ ہیں اور محققین کے نزدیک پیغمبر ہیں۔مزید تفصیل ہدایۃ القاری کتاب العلم میں ملاحظہ کریں۔﴿۲﴾

موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا، مردوں کا زندوں کو دیکھنا، قبر سے سورۃ ملک کی آواز آنا وغیرہ

سوال: (۱) معراج کی رات جب حضور ﷺ تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ (۲) کوئی شخص زیارت القبور کرے۔تو اہل قبور ان کو دیکھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ (۳) حضور ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے لاعلمی میں ایک قبر پر خیمہ نصب کیا تو اس قبر سے سورۃ ملک کی آواز آرہی تھی۔پھر حضور ﷺ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے واقع بیان کیا۔کیا یہ صحیح ہے؟

(۴) کیا قبر میں ایماندار آدمی زندہ ہوتا ہے اور تلاوت کرتا ہے؟

المستفتی: لقمان صاحب مصری باندہ

﴿۱﴾ قال العلامه الوسی وذا الكفل ای واذكرهم و ظاهر نظم ذی الكفل فی سلک الانبياء عليهم السلام انه منهم و هو الذی ذهب اليه الاكثر وقال ابو موسیٰ الاشعری و مجاهد لم يكن نبياً و كان عبداً صالحاً استخلفه الخ (تفسير روح المعانی ص ۱۲۱ جلد ۱۰ پاره: ۱۷ سورة الانبياء آيت: ۸۵)

﴿۲﴾ واختلف فی نبوته قال الثعلبی وابن الجوزی انه نبی وهو الراجح المتبادر من قوله تعالیٰ اتيناه رحمة من عندنا وعلمناه من لدنا علما من قوله تعالیٰ وما فعلته من امری ومن اقدامه علی قتل نفس ذكية وقيل انه ولی ويرد عليهم ان القتل محرم قطعی لا يجوز الاقدام عليه لامر ظنی وهو الهام الولی اللهم الا ان يقال ان نبياً من الانبياء قال له ان الهامک يكون حقا من الله تعالیٰ واختلف فی حياته قال بعض المحققين بوفاته لحديث ارء يتكم ليلتكم هذه فان راس ماة سنة لا يبقیٰ من هو اليوم علی الارض احد وقال الجمهور بحياته وهو الراجح لما ورد انه الرجل الذی يقتله الدجال ثم يحييه وهو المروی عن معمر وعن ابراهيم بن سفيان راوی كتاب مسلم ولاثر عمر بن عبد العزيز انه خرج من المسجد و مشی مع رجل يتكلم معه فلم يعرفه الناس فسئلوه عنه فقال انه كان خضراً عليه السلام رواه فی الاصابة باسناد جيد (هداية القاری علی صحيح البخاری ص۱۷۷ جلد ۱ كتاب العلم باب ما ذكر فی ذهاب موسیٰ فی البحر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب:(۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ رواہ مسلم وغیرہ ﴿۱﴾ (۲) ..... یہ حدیث ثابت ہے۔ ﴿۲﴾

ذکره ابن کثیر و ابن تیمیه والسیوطی فی فتاواه۔

(۳) یہ حدیث ثابت ہے۔ (مشکواۃ) ﴿۳﴾

(۴) ہامش کوکب دری میں اس کے متعلق تفصیل ملاحظہ کریں۔ وھو الموفق

موسیٰ علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام کے جسم مثالی کو تھپڑ مارا تھا

سوال: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ مارا تھا تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کیونکہ فرشتہ تو (جسم نورانی یتشکل باشکال المختلفة) یعنی ہوا کی طرح جسم لطیف ہوتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: محمد یوسف خزانہ آباد..... ۵ر جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: یہ تھپڑ جسم مثالی کو دیا گیا تھا نہ کہ جسم اصلی کو۔ نقصان خاص جسم مثالی کے آنکھ میں آیا تھا۔ نہ جسم اصلی میں۔ ﴿۴﴾ فرشتہ نے مراجعت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی اجازت سے روح کو قبض کیا ہے۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لقد رایتنی فی الحجر و قریش تسالنی عن مسرای فسالتنی وقد رایتنی فی جماعة من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی الخ رواه مسلم
(مشکواة المصابیح ص ۵۲۹ جلد ۲ باب فی المعراج)

﴿۲﴾ قال ابن عبد البر ثبت عن النبی ﷺ قال مامن مسلم یمر علی قبر اخیه کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا رد الله علیه روحه حتی یرد علیه السلام (فهذا نص فی انه یعرفه بعینه ویرد علیه السلام) ذکره السیوطی فی الحاوی للفتاویٰ (ص ۳۰۲ جلد ۲) وذکره الزبیدی فی اتحاف السادة المتقین (ص ۳۶۵ جلد ۱۰) وذکره ابن عساکر فی تهذیب تاریخ دمشق (ص ۲۹۲ جلد ۷) وذکره الهندی فی کنز العمال (الحدیث ۴۲۶۰۲ / ۴۲۶۰۱) (کتاب الروح ص ۱۱ لابن القیم)

﴿۳﴾ عن ابن عباس رضی الله عنه قال ضرب بعض اصحاب النبی ﷺ خباء ه علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرا سورة تبارک الذی بیده الملک حتیٰ ختمها فاتی النبی ﷺ فاخبره فقال النبی ﷺ هی المانعة هی المنجیة تنجیة من عذاب الله. رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب.
(مشکواة المصابیح ص ۱۸۷ جلد ۱ کتاب فضائل القرآن)

﴿۴﴾ و فی هامش المشکواة قوله ففقأ ها قد انکر بعض الملاحده هذاالحدیث قالوا کیف یجوز علی موسیٰ فقأ عین ملک الموت واجابوا بانه متشابه فیفوض علمه الی الله وان موسیٰ لم یعرف انه ملک الموت فظن انه رجل قصد نفسه وکان الملک یتمثل بصورة البشر فدفعه عنها فادت مدافعته الیٰ فقا عینه لمعات ومرقات. (هامش مشکواة المصابیح ص ۵۰۷ جلد ۲ باب بدأالخلق و ذکر الانبیاء علیهم السلام)

﴿۵﴾ (والتفصیل فی فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۲۵۲ جلد ۸ باب وفات موسیٰ و ذکره بعد کتاب الانبیاء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذبیحہ ابراہیمی کا جنت سے آنا منصوص نہیں

سوال: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مینڈا ذبح فرمایا تھا تو وہ جنت سے آیا ہوا مینڈا تھا تو کیا بعد الذبح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کا گوشت کھایا تھا یا نہیں اگر کھایا تھا تو جنت کی نعمت جو بعد الموت جنت میں ملے گی دنیا میں کیسے مل گئی۔ اور اگر نہیں کھایا تو طیب وطاہر نعمت کا نہ کھانا بھی اچھا نہیں؟

المستفتی: شفیق الرحمٰن حقانی اد ینہ صوابی......۱۹۷۵ء/۱۱/۱۵

الجواب: اس مینڈے کا جنت سے آنا منصوص نہیں۔ بلکہ اسرائیلیات سے ثابت ہے۔ نیز بظاہر اس کا کھانا معلوم ہوتا ہے۔ لان اضاعة المال حرام ۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر بھی بنی اسرائیل کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ جو امور لایعنی ہوں۔ ان کے متعلق سوالات سے اجتناب کریں۔ وهو الموفق

ذبیحہ ابراہیمی اور امم سابقہ میں قربانی کی مقبولیت کی نشانی

سوال: ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے جگہ جو دنبہ ذبح فرمایا ہے تو اس دنبے کا گوشت کس نے کھایا تھا؟

المستفتی: مجاہد شاہ کوہاٹ ۱۸رمضان ۱۴۰۳ھ

الجواب: امم سابقہ میں قربانی کی مقبولیت کی نشانی یہ تھی کہ آسمان سے سفید آگ آکر اس کو جلا دیتی۔ وھوالموفق

ذبیحہ ابراہیمی کا گوشت، سایہ رسول، سر پر ٹوپی رکھنے کا ثبوت اور انبیاء کے ساتھ شیطان کا ہونا

سوال: (۱) ابراہیم علیہ السلام کے قربانی کا گوشت کس نے کھایا ہے؟ (۲) حضرت محمد ﷺ کا سایہ تھا یا نہیں؟

(۳) کیا سر پر ٹوپی رکھنا حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

(۴) کیا انبیاء کے ساتھ شیطان ہوتا ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: روح الامین معرفت محمد شریف خادم دفتر دارالعلوم حقانیہ......۲۳رستمبر ۱۹۸۴ء

الجواب: (۱) امم سابقہ میں قربانی کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ اس کو آگ کھا لیتی، اسلئے اس کو بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آ گ نے کھالیا ہوگا۔﴿۱﴾ (۲)...... پیغمبر ﷺ کی بشریت اور انسانیت امر اجماعی ہے اور سایہ کا نہ ہونا اختلافی ہے. وعدم الظل لا یستلزم عدم الجسمیه کما فی الشمس والقمر .﴿۲﴾

(۳)......ترمذی کی روایت سے ثابت ہے۔﴿۳﴾

(۴) ہوتا ہے لیکن وہ اس سے مامون ہوتے ہیں۔﴿۴﴾ وھو الموفق

قرآن واحادیث میں یوسف علیہ السلام کا زلیخہ کے ساتھ شادی کا کوئی ذکر نہیں

سوال: جہاں تک قرآن مجید میں موجود ہے یوسف علیہ السلام اور زلیخا کی شادی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے زلیخا کی سیرت ایک مشرکہ اور مشکوک کردار والی عورت کی بیان کی ہے۔ نیز زلیخا کا مسلمان ہونا بھی قرآن سے ثابت نہیں۔ ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان شادی ہوئی تھی اور دو بچے بھی پیدا ہوئے تھے اور ثبوت میں حجۃ الاسلام اور احوال انبیاء کا حوالہ دیتے ہیں۔ تو اس بارے میں آپ صاحبان کیا فرمائینگے؟

المستفتی: علی اصغر، محمد ہارون ptc دوراھا ضلع مانسہرہ ۱۹۸۶ء/۱۰/۲۷

﴿۱﴾ ذبیحہ ابراہیمی کے گوشت کے کھانے کے بارے میں مختلف اسرائیلی روایات مذکور ہیں۔ بعض روایات میں ہے۔ کہ اسے درندو پرند نے کھالیا تھا . کما صرح به علامه صاوی فی حاشیة الصاوی علی الجلالین ص ۳۴۲ جلد ۴ و سلیمان بن عمر و العجیلی فی الجمل (ص ۵۴۹ جلد ۳) لیکن بعض روایات عدم اکل کے بھی منقول ہیں. کما صرح به صاحب تفسیر بحر المحیط ص ۳۷۱ جلد ۷ لانه لم یکن عن نسل قتل عن التکوین ۔ اور ایک روایت عدم ذبح کی بھی ہے۔ کہ یہ ایک سال تک زندہ رہا تھا۔ کما صرح به صاحب المدارک ص ۳۰ جلد ۴ وروی انه هرب عن ابراهیم علیه السلام عند الحجره فرماه بسبع حصاة حتیٰ اخذه فبقیت سنةً. پس یہ تمام روایات ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ چونکہ قرآن وحدیث اس سے ساکت ہیں۔ اور ان میں سے کوئی روایت منصوصی نہیں۔ البتہ یہ بات زیادہ وزنی معلوم ہوتی ہے۔ کہ امم سابقہ میں قربانی کی مقبولیت کی نشانی یہ تھی۔ کہ آسمان سے سفید آگ آکر اس گوشت کو جلادیتی۔ چونکہ ذبیحہ ابراہیمی کے متعلق بالخصوص یہ روایت منصوصی نہیں۔ لیکن قرین قیاس اور وزنی ضرور ہے۔ (از مرتب)

﴿۲﴾ قال العلامه الوسی وقرأ ابن کثیر و ابن عامر قال سبحان ربی ای قال النبی ﷺ هل کنت الا بشرا رسولا . کسائر الرسل علیهم السلام و کانوا لا یأتون قومهم الابما یظهره الله تعالیٰ علی ایدیهم حسبما تقتضیه الحکمة من غیر تفویض الیهم ولا تحکم منهم علیه سبحانه الخ .

(روح المعانی ص ۲۲۴ جلد ۹ سورة الاسراء ص ۹۴)

﴿۳﴾ عن ابی رکانة ان رکانة صارع النبی ﷺ فصرعه النبی ﷺ قال رکانة سمعت رسول الله ﷺ یقول ان فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس . (سنن الترمذی ص ۲۱۰ جلد ۱ قبیل ابواب الاطعمة)

﴿۴﴾ عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ مامنکم من احد الاوقد وکل به قرینه من الجن و قرینه من الملائکة قالوا و ایاک یا رسول الله قال و ایای و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر رواه مسلم . (مشکواة المصابیح ص ۱۸ جلد ۱ باب فی الوسوسة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: قرآن واحادیث میں نہ زلیخا کا کوئی ذکر ہے اور نہ حضرت یوسف علیہ السلام کی شادی کا۔ البتہ کتب اسرائیلیات میں یہ قصص مسطور ہیں۔ ﴿۱﴾ جو کہ حجت نہیں ہیں۔ وھو الموفق

حضرت مریم علیہا السلام کا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے

سوال: زید کہتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کا عقد نکاح مسمیٰ یوسف نجار کے ساتھ ہوا تھا لیکن یوسف نجار ان کے ساتھ ہمبستر نہیں ہوا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف امر ربی سے ہوا ہے۔ حوالہ کتاب یہ پیش کرتا ہے نورافرامتوسط قرآن شریف درحالات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ص ۱۵ ''جب ان کی عمر بارہ برس ہوئی تو حضرت ذکریا علیہ السلام نے ان کی منگنی یوسف نجار کے ساتھ کردی اور وہ اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ ناصرہ چلی گئی۔ منگنی کے وقت یہ شرط لگادی گئی تھی۔ کہ جب تک عقد میں عبادت گاہ کے پجاریوں سے اجازت نہ ملے میاں بیوی ہمبستر نہ ہوں۔ اور پھر جبرئیل امین کے پھونک مارنے کا واقعہ بیان کیا ہے'' اس کے برعکس عمرو کہتا ہے کہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان عبارتوں سے بھی انکار کیا اور کہا کہ ایسے لغو اور فضول باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے تو اب استفسار یہ ہے کہ عمرو کا قول صحیح ہے یا زید کا؟ اور مندرجہ بالا کتاب کا کوئی مؤید اور کتاب ہے یا نہیں؟ صحیح صورت حال سے ہمیں آگاہ کریں۔

المستفتی: محمد ناصر علی خان چترال بازار ملاکنڈ

الجواب: قرآن کریم میں کئی مقامات پر مذکور ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کسی نے جائز یا ناجائز جماع نہیں کیا ہے اللہ تعالیٰ حکایت کے طور سے فرماتے ہیں ''لم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذ الک''. الایة۔ ﴿۲﴾ اور یوسف نجار کے ساتھ خطبہ کا ثبوت نہ قرآن میں ہے اور نہ احادیث وآثار میں اور اسرائیلیات سے ہمارے اجماعی عقیدہ کو مجروح نہیں کیا جا سکتا۔ (اور یوسف نجار کے ساتھ نکاح کا ثبوت بھی یہی

﴿۱﴾ قال العلامه الوسی و فی روایة انها تعرضت له فی الطریق فقالت ما قالت فعرفها فتزوجها فوجدها بکراً و کان زوجها عنینا . و شاع عند القصاص انها عادت شابة بکراً اکراما له علیه السلام بعد ما کانت ثیا غیر شابة وهذا مما لا اصل له و خبر تزوجها ایضا لا یعول علیه عند المحدثین .
(تفسیر روح المعانی ص ۷ جلد ۸ سورة یوسف آیت ۵۳)

﴿۲﴾ (پاره ۱۶ سورة مریم رکوع ۵ آیت: ۲۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حکم رکھتا ہے) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا جیسا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے صرح بہ محمد علی لاہوری فی تفسیرہ بیان القرآن ص ۳۱۳ تو یہ بالکل کفر صریح ہے۔ کیونکہ قرآن کے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ آیات سے انکار ہے اور یہ نصاریٰ کا بھی عقیدہ ہے۔ کما هو مسطور في اول بعض الاناجيل المرسومة المدونة بعد رفع عيسىٰ عليه السلام . فقط

داؤد علیہ السلام کا قصہ محبت اسرائیلی قصہ ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفسرین قرآن دریں مسئلہ کہ پارہ: ۲۳ سورۃ ص میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق جو جلالین میں بمحبته تلك المرأة کے الفاظ سے ذکر ہے۔ اور ابن کثیر نے سکوت بہتر قرار دیا ہے نیز اسرائیلی روایات کی طرف ترجیح دی ہے اور روح البیان کے حوالے کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کے ذکر کرنے والوں کیلئے حد مقرر کی تھی اس واقعہ میں کہاں تک صداقت موجود ہے اور نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے یا نہیں؟ جواب سے نوازا جائے۔ مہربانی ہوگی۔

المستفتی: محمد یوسف جان مٹہ مغل خیل پشاور......۱۹۶۹ء/۲/۱۳

الجواب: جلالین شریف میں موجود جو قصہ داؤد علیہ السلام کے محبت کے متعلق روایت کیا گیا ہے اس کے متعلق حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔'' قد ذكر المفسرون ههنا قصة اكثر ها مأخوذة من الاسرائيليات ولم يثبت فيها عن المعصوم حديث يجب اتباعه . '' ﴿۱﴾ لہذا یہ قصہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ نیز حافظ ابو محمد بن حزم نے اس قصہ کی تردید کی ہے تردید اس کی کتاب الفصل میں مذکور ہے لیکن باوجود اس کے اسکا ناقل قابل تعزیر اور لائق حد نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جو منسوب ہے کہ میں اس کے ناقل کو ایک سو ساٹھ درے مارونگا۔ تو یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ اور علی تقدیر الثبوت اس کی اجتہاد پر محمول ہے جس کا اتباع ضروری نہیں ہے۔ (في مثل هذا المقام) قال العلامه الآلوسي في تفسيره ص ۱۸۵ جلد ۲۳ قال علي رضي الله عنه على مافي بعض الكتب من حدث بحديث داؤد عليه السلام على مايرو يه القصاص جلد ته مأة و ستين و ذلك حد الفرية على الانبياء عليهم السلام وهذا اجتهاد منه كرم الله وجهه الاان الزين العراقي ذكر ان الخبر نفسه لم يصح عن الامير

﴿۱﴾ (پ: ۲۳ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ سورۃ ص ص: ۴۱ آیت : ۲۱، ۲۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرم اللہ تعالی وجھہ۔ ﴿۱﴾ پس اس آیت کی صحیح تفسیر وہ ہے جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے اثر سے معلوم ہے۔اخرج ھذا الاثر الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد واقربہ الذھبی فی التلخیص۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض امور مثلاً حسن انتظام اور ہر وقت عبادت میں شغل کی وجہ سے ایک نوع اعجاب سے عتاب کے طور پر یہ واقعہ پیش آیا۔(ملاحظہ ہو فوائد شیخ علی تفسیر عثمانی)(روح المعانی ص ۱۸۵ جلد ۲۳)۔﴿۲﴾ فقط

انبیاء قبل النبوت اور بعد النبوت معصوم ہیں

سوال: اگر ایک شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ انبیاء علیہم السلام نے قبل از نبوت قصداً کبائر کا ارتکاب کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے نبوت سے پہلے قصداً جنت میں گناہ کا ارتکاب کیا تھا اور استدلال میں ربنا ظلمنا الخ الایۃ پیش کرتے ہیں کہ یا تو اللہ کو ظالم کہنا پڑیگا یا آدم علیہ السلام کو پس میں آدم علیہ السلام کو ظالم کہتا ہوں میں نے اسے کہا کہ یہاں ظلم بمعنی کمی ہے یعنی ہم نے اپنا مرتبہ کم کرلیا کما فی الکھف ولم تظلم منہ شینا۔لیکن وہ نہیں مانتے۔کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا اس کے پیچھے اقتداء صحیح ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: زمزم کلاتھ ہاوس مین بازار منگورہ سوات ۲۶ رشعبان ۱۳۹۵ھ

الجواب: علم الکلام اور شروح حدیث میں مسطور ہے۔کہ اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔نہ صغائر اور نہ کبائر نہ قبل النبوۃ اور نہ بعد النبوت۔﴿۳﴾ اور دلائل کی رو سے بھی یہی مسلک قوی ہے۔ و ھذا الحکم عقلی کا التحقق للباری تعالیٰ ووجود المحدث. واما الاستدلال من لفظ الظلم ففیہ صحیح. لان الظلم وضع الشئ فی غیر محلہ و ھو عام للکفر

﴿۱﴾(تفسیر روح المعانی ص ۲۰۷ جلد ۱۳ سورۃ ص آیت : ۲۷، ۲۸)

﴿۲﴾(التفصیل فی روح المعانی ص ۲۹۳ جلد ۱۳ تا ۲۰۷ جلد ۱۳ سورۃ ص آیت ۲۱ تا ۲۹)

﴿۳﴾ قال الملا علی قاری. والانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام منزھون عن الصغائر والکبائر ای من جمیع المعاصی والکفر والقبائح و فی نسخۃ والفواحش وقد کانت منھم ای من بعض الانبیاء قبل ظھور مراتب النبوۃ او بعد مناقب الرسالۃ زلات ای تقصیرات و خطیئات کما وقع لآدم علیہ السلام فی اکلہ من الشجرۃ علی وجہ النسیان او ترک العزیمۃ و اختیار الرخصۃ ظنا منہ ان المراد بالشجرۃ المنھیۃ المشار الیھا بقولہ تعالیٰ ولا تقربا ھذہ الشجرۃ ھی الشخصیۃ لا الجنسیہ فاکل من الجنس لا من الشخص بناء علی الحکمۃ الالھیۃ لیظھر ضعف قدرۃ البشریۃ و قوۃ اقتضاء مغفرۃ الربوبیۃ.

(شرح فقہ الاکبر للقاری ص ۵۶، ۵۷ الانبیاء منزھون عن الصغائر والکبائر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والکبیرۃ والصغیرۃ و ترک الاولی والزلۃ فیحمل علی الاخرین لئلا یقادم العقل ۔ بہذا ایسا شخص ظالم ہوگا نہ کہ کافر . لو جود الاختلاف ۔ البتہ لائق اقتدا نہیں ہے۔ وھو الموفق

اصحاب کہف اور حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق مختلف سوالات

سوال: (۱) اصحاب کہف زندہ ہیں یا نہیں؟ (۲) خضر علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں؟ اور پیغمبر ہیں یا نہیں؟ (۳) خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو مارا تھا آیا اللہ تعالیٰ نے اس کا نعم البدل لڑکے یا لڑکی کی صورت میں دیا تھا یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: حکیم محمد کمال شیوہ صوابی ۲۶/۸/۱۹۷۵ء

الجواب: (۱) اصحاب کہف کا حدیث سے وفات معلوم ہوتا ہے۔ ﴿۱﴾ (۲) حضرت خضر علیہ السلام جمہور کے نزدیک زندہ ہیں۔ اور عند التحقیق پیغمبر۔ ﴿۲﴾ فلیراجع الی القرطبی و یو ثرہ حدیث الدجال لان الرجل الذی یقتلہ الدجال ثم یحییہ ھو الخضر کما روی عن السلف فلیراجع الی ھامش الکوکب الدری . (۳) مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نعم البدل دیا تھا لیکن یہ کوئی منصوص حکم نہیں ہے۔ ﴿۳﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الحافظ عماد الدین ابن کثیر : وعادوا الی مضاجعھم و توفاھم اللہ عزوجل . فاللہ اعلم . قال قتادہ غزا ابن عباس مع حبیب بن مسلمہ فمروا بکھف فی بلاد الروم فرأ و افیہ عظاماً فقال قائل : ھذہ عظام اھل الکھف فقال ابن عباس لقد بلیت عظامھم من اکثر من ثلثمائۃ سنۃ ورواہ ابن جریر .
(تفسیر ابن کثیر ص ۱۰۶ جلد ۳ سورۃ الکھف آیت : ۲۱)

﴿۲﴾ قال المفتی الاعظم مفتی محمدفرید واختلف فی نبوتہ قال الثعلبی وابن الجوزی انہ نبی وھو الراجح المتبادر من قولہ تعالیٰ آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما ومن قولہ تعالیٰ وما فعلتہ من امری ومن اقدامہ علی قتل نفس ذکیۃ .وقیل انہ ولی ویرد علیھم ان القتل محرم قطعی لا یجوز الاقدام علیہ لامر ظنی وھو الھام الولی اللھم الا ان یقال ان نبیاً من الانبیاء قال لہ ان الھامک یکون حقا من اللہ تعالیٰ واختلف فی حیاتہ قال بعض المحققین بوفاتہ لحدیث ارء یتکم لیلتکم ھذہ فان رأس مائۃ سنۃ لایبقیٰ من ھو الیوم علی الارض احد وقال الجمھور بحیاتہ وھو الراجح لما ورد ان الرجل الذی یقتلہ الدجال ثم یحییہ وھو المروی عن معمروعن ابراھیم بن سفیان راوی کتاب مسلم ولاثر عمر بن عبد العزیز الخ.
(ھدایۃ القاری شرح صحیح البخاری ص۱۷۷ جلد ۱ باب ما ذکر فی ذھاب موسی فی البحر)

﴿۳﴾ قال العلامہ آلوسی ای بان یرزقھا بدلہ ولداً خیراً منہ.
(روح المعانی ص۱۲ جلد۱۶ سورۃ الکھف آیت: ۸۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت خضر علیہ السلام نبی ہے یا ولی

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حضرت خضر علیہ السلام پیغمبر ہے یا ولی شرعاً کیا حکم ہے؟بینوا وتوجروا

المستفتی: عبدالرحمٰن متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۹۸۳ء/۱۱/۸

الجواب: یہ مختلف فیہ اور غیر منصوص مسئلہ ہے راجح یہ ہے کہ پیغمبر ہے۔ لقوله تعالىٰ وعلمناه من لدنا علماً. ﴿۱﴾ ولقوله تعالى وما فعلت عن امر ى. ﴿۲﴾ ولان الاقدام بالقتل المحرم لايسوغ با لالهام الظنى. والله اعلم

حضرت آدم وحوا علیہا السلام کا نکاح اور حضور ﷺ کے بال مبارک

سوال: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح کس نے پڑھایا اور حضرت حوا علیہا السلام کا مہر کتنا تھا؟

(۲) نبی کریم ﷺ نے بال منڈوائے ہیں یا رکھے ہیں۔ اور بال رکھنے کے کتنے طریقے ہیں؟

المستفتی: قاری بشیر احمد علوی۔ ۱۹۷۵ء/۹/۹

الجواب: (۱) مفسرین نے ان امور کے متعلق کچھ لکھا ہے جو کہ اسرائیلیات اور غرائب پرمبنی ہیں معتمد فتاویٰ میں ان کے متعلق تذکرہ نہیں ہے۔

(۲) پیغمبر ﷺ نے تین قسم کے بال رکھے ہیں وفره، جمه، لمه۔ اور شمائل وغیرہ کے روایات سے الى نصف الاذنين بھی ثابت ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے وفره مراد ہو یعنی تسریح سے قبل بادی النظر میں الى نصف الاذنين نظر آتے ہوں۔ اور کنگھی کے استعمال کے بعد وفرہ یعنی کانوں کے نرمی تک ہوں۔ ﴿۳﴾ اور

﴿۱﴾ (پاره: ۱۵ سورة الكهف ركوع: ۲۱ آیت: ۶۵)

﴿۲﴾ (پاره: ۱۶ سورة الكهف ركوع: ۱ آیت: ۸۲)

﴿۳﴾ عن انس بن مالک قال كان شعر رسول الله ﷺ الى نصف اذنيه، وعن عائشة رضى الله عنها كان له شعر فوق الجمه و دون الوفره، وعن البراء بن عاذب و كانت جمته تضرب شحمة اذنيه، وعن انس ان شعر رسول الله ﷺ كان الى انصاف اذنيه، وعن ام هانئ بنت ابى طالب قالت قدم رسول الله ﷺ عينا مكه قدمة وله اربع غدائر و ايضاً عنهاذ اضفائر اربع.

(شمائل ترمذی ص ۳،۴ جلد ۲ باب ما جاء فی شعر رسول الله ﷺ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حج کے موقع پر پیغمبر ﷺ نے سر منڈوایا ہے۔﴿۱﴾ لہٰذا احرام سے نکلنے کے وقت منڈوانا بہتر ہوگا۔ اور باقی اوقات میں رکھنا بہتر ہوگا۔ وهو ما اختار القاری الحافظ . وهو الموفق

موسیٰ علیہ السلام کی رد دعا اور ولی اللہ کی قبول دعا کا قصہ اسرائیلیات سے ہے

سوال: ایک قصہ مشہور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک عورت کے حق میں اولاد ہونے کی دعا کی تھی لیکن وہ رد ہوئی پھر ایک عام ولی اللہ نے دعا کی اور وہ قبول ہوئی؟ اس قصہ کی حقیقت کیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: تاج محمد نشاط طرز چارسدہ پشاور

الجواب: ایسے قصص کو اسرائیلیات کہا جاتا ہے اس کو کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اسرائیلیات جو وحی، عقل سے متصادم ہوں تو انکو نہ مانا جائے گا۔ اور اس قصہ میں یہ امر کہ پیغمبر کی دعا قبول نہ ہوئی اور امتی کی قبول ہوئی، کوئی استبعاد نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر کو کسی کلام کا بلا دلیل نسبت کرنا بہت خطرناک امر ہے۔ وهو الموفق

احادیث میں ثبوت امام مہدی ورفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء

سوال: (۱) وجود امام مہدی صحت دارد یا نہ دلیل آں چیست؟

(۲) عیسیٰ علیہ السلام بہ آسمان بلند شدند یا نہ۔ زندہ است یا مردہ؟

المستفتی: محمد ولی ترکستانی افغانستان ۱۳/۱۰/۱۹۸۵ء

الجواب: ایں مسائل تفصیل طلب اند۔ وتفصیل کردن را نہ ہمت داریم نہ فرصت البتہ بوجہ اجمال گفتہ مے شود کہ از ذخیرہ احادیث ثبوت امام مہدی مے شود ﴿۲﴾ وحضرت عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان زندہ است۔﴿۳﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾ عن انس بن مالک قال لما رمی رسول اللہ ﷺ الجمرة نحر نسکه ثم ناول الحالق شقه الایمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه الایسر فحلقه فقال اقسمه بین الناس .
(ترمذی ص ۱۱۱ جلد ۱ باب ماجاء بای جانب الراس یبدأ فی الحلق)

﴿۲﴾ عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة رواه ابو داؤد ، وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملأ الارض قسطاً وعدلاً رواه ابو داؤد . (مشکواة المصابیح ص ۴۷۰ جلد ۲ باب اشراط الساعة)

﴿۳﴾ والتفصیل فی رسالة التصریح بما تواتر فی نزول المسیح للعلامه انور شاه الکشمیری)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بلا والد پیدا ہونا

سوال: مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مستند حوالوں سے دیا جائے۔ طبری، ابن کثیر، غزالی، وارث شاہ وغیرہ کے قول کو نہیں لیا جائے گا کیونکہ الاسناد من الدین .

(۱) کیا کبھی مریم صدیقہ نے بیان فرمایا ہے کہ ولدت عیسیٰ ولم اتزوج۔

(۲) کیا کبھی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے ولدتنی امی مریم الصدیقة ولم تتزوج .

(۳) کیا قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ کہ ولدت عیسیٰ ولم تتزوج۔

(۴) کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی فرمایا ہے کہ مریم صدیقہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر نکاح کے جنا تھا۔

(۵) یا یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت میں باپ کا دخل نہیں۔ ان کی ولادت بلا والد ہوئی تھی۔

(۶) کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اس لفظ کو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں استعمال فرمایا ہے۔ اور آپ نے اسے سنکر پسند فرمایا ہے۔ یا یہ کہ خاموشی فرمائی۔

(۷) اگر ان سب صورتوں کا جواب منفی ہے اور یقیناً منفی ہے۔ تو پھر یہ بتایا جائے کہ مسلمانوں میں یہ لفظ کب سے رائج ہوا۔

(۸) اگر کسی سلفی تفسیر سے ثبوت پیش کیا جائے تو اچھا رہے گا۔

(۹) بے نکاحی عورت کا حمل اسلامی نقطہ نگاہ سے اسلامی حمل ہوتا ہے یا غیر اسلامی؟

(۱۰) اگر بے پدری خیال بنیادی اور اعتقادی ہے۔ اور ایمانیات میں داخل ہے تو پھر اس کا ثبوت اہل فن کے نزدیک متواترات صریحہ سے لازم ہے۔ مگر احاد سے بھی قبول کرلیا جائے گا۔ بشرطیکہ اسانید کے لحاظ سے صحیح ہو۔ اور مطلب کے اعتبار سے صریح اور منصوص ہو۔ کیونکہ نظام الٰہی اس معاملہ میں اور طرح کا ہے۔ اور مشاہدہ بھی ہے۔ اور کلام الٰہی میں بھی اصل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یا ایها الناس انا خلقنا کم من ذکرو انثیٰ . (حجرات) و بث منهما رجا لاً کثیراً ونساء (نساء) لا تضار والدة بولدها ولا مولودله بولده (البقرة) میاں بیوی دونوں کے ولد ہوتا ہے احد الزوجین سے نہیں۔ ابن کثیر میں جو موجود ہے و کانت النفحة التی نفخها فی جیب درعها فنزلت حتیٰ ولجت فرجها بمنزلة نکاح الاب الام . ابن کثیر۔ لیکن میں اس قول کو نہیں مانتا۔ کیونکہ یہ کلام شوہر کا ہے فرشتہ کا نہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرشتہ غیر جنس کو بلا نکاح باپ ٹھہرانا کیا خوب ہے؟ پس صحیح سند سے کوئی دلیل ذکر کیا جائے تاکہ میرے اشکالات رفع ہو جائیں؟

المستفتی: حافظ مومن صدر جنگ سرگودھا ۱۴/۷/۱۹۷۳ء

الجواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفی باپ ﴿۱﴾ ہونے کیلئے یہ آیت کافی ہے۔ ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا .الایۃ اس میں حلال وحرام دونوں قسم جماع کی نفی مقرر ہے۔ نیز اس آیت کے سیاق وسباق سے خارق العادۃ کے طور سے پیدا ہونا بھی ظاہر ہے۔ فافھم و تدبر۔ وھو الموفق

حضرت خضر علیہ السلام کی حیات اور نبوت راجح اور ملاقات ممکن وواقع ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل کے بارے میں کہ (۱) خضر علیہ السلام پیغمبر ہے یا ولی۔ (۲) زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے۔ (۳) اس سے ملاقات ہو سکتی ہے یا نہیں۔ (۴) اگر ملاقات ہو سکتی ہے تو ہمیں کیسے ملیں گے؟

المستفتی: مولانا فضل معبود فاضل حقانیہ مہمند ایجنسی ۷/رجب ۱۴۰۴ھ

الجواب: (۱) یہ حکم مختلف فیہ ہے راجح نبوت معلوم ہوتی ہے۔ (۲) یہ حکم بھی مختلف فیہ ہے راجح حیات معلوم ہوتی ہے۔ (۳) زندہ آدمی سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ (۴) ماالمسئول عنہ با علم من السائل . وھو الموفق

حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت اور حیات مختلف فیہ ہے

سوال: حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے یا نہ؟ اور عام طور پر لوگ اسے زندہ سمجھتے ہیں لیکن بعض لوگ اس کے وفات کے قائل ہیں مدلل جواب سے نوازیں؟

المستفتی: حاجی محمد شاہ بندر ضلع ٹھٹھہ سندھ ۱۰/۱/۱۹۸۸ء

﴿۱﴾ قال اللہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ط خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکو ن .الایۃ (پارہ: ۳ سورۃ ال عمران رکوع: ۱۴ آیت: ۵۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب :حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت مختلف فیہ ہےامام ثعلبی اورابن الجوزی اس کے نبوت کے قائل ہیں اورقرآن پاک سے (وعلمناه من لدنا علما ، وما فعلته عن امری) سے یہی متبادر ہےاورآپ کی حیات بھی مختلف فیہ ہےلیکن رجال کے مقتول کے متعلق معمر فرماتے ہیں کہ یہ خضر علیہ السلام ہونگے۔ وھو الموفق

مکہ معظمہ کا زمین کے وسط میں ہونااورآدم علیہ السلام کے بدن کی مٹی تمام روئے زمین سے لی گئی ہے

سوال:(۱)یہ کہاں سے ثابت ہے کہ مکہ معظمہ زمین کے بالکل وسط میں ہے۔

(۲)اورکیاآدم علیہ السلام کی پیدائش کی مٹی تمام روئے زمین سے لی گئی تھی۔تفصیلی جواب سے نوازیں۔

المستفتی :سعدالرشیدزیارت کا کا صاحب نوشہرہ

الجواب: (۱)واضح رہے کہ مکہ معظمہ کاوسط زمین میں ہونا کوئی منصوصی امرنہیں ہیں بلکہ یہ ایک جغرافیائی حقیقت ہے۔نیز جب زمین(مع الماء)ایک کروی جسم ہےتواس میں سے ہرنقطہ پروسط ہوناصادق ہوگا۔خصوصاً وہ مقام جوکہ تمام زمین کیلئے بمنزلہ تخم ہے۔اور جہات اربعہ میں زمین اس سے پھیلائی گئی ہے فھی کعجب الذنب او کالسرۃ ۔(۲)حضرت آدم علیہ السلام کابدن مبارک تمام روئے زمین سے حاصل شدہ مٹی سے بنایا گیا ہے۔ یعنی آب وخاک کےمختلف اقسام سےان کابدن تیارکیا گیا ہے (الحدیث اخرجه احمد و ابو داؤد والترمذی و صححه . وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه والحاكم و صححه. والبيهقى عن ابى موسىٰ الاشعرى . قلت والحكمة تقضى ذلک لان ولده ليسكنون فى كل البلاد و يسيحون فى كل موضع فلا بد من الموافقة بكل البلاد . وهوالموفق

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بحیثیت امتی آنااورآپ کووحی ہونا

سوال :حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اترینگے۔جوشریعت محمدی ﷺ کی پیروی کرینگے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی زبان توسریانی یاعبرانی ہے۔توقرآن مجید جوعربی ہے۔اس کوپڑھ سکے گا یانہیں اگرپڑھے گاتوبواسطہ فرشتہ یابغیرواسطہ فرشتہ۔اگربواسطہ فرشتہ!توکیا یہ وحی کی ایک شکل نہیں،جوبعدازمحمد ﷺ بند ہے؟

المستفتی :شفیق الرحمٰن حقانی ادینہ صوابی ۱۹۷۵ء/۱۱/۱۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: نبوت کسی سے واپس نہیں لی جاسکتی ہے۔لھذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً نبی ہونگے۔ البتہ تابع شریعت محمدی ﷺ ہونگے کما صرحوا به و يشير اليه حديث لو كان موسىٰ حيا وادرك نبوتى لاتبعنى . ﴿۱﴾ لعدم ارادة تخصيص موسىٰ عليه السلام . اور زبان عربی کے نہ جاننے پر کوئی دلیل قائم نہیں۔ نیز مقطوع وہ وحی ہے جو شریعت کے متعلق ہو بدليل حديث الترمذى فيما هو كذلك اذا اوحى الله الى عيسىٰ عليه السلام انى قد ر خرجت عباد الى لا يدان لا حد بقتا لهم فحرز عبادى الى الطور و يبعث الله ياجوج و ما جوج . ﴿۲﴾ وهو الموفق

﴿۱﴾ (مشكواة المصابيح ص ۳۲ جلد ۱ باب الاعتصام بالكتاب والسنة الفصل الثالث)

﴿۲﴾ (مشكواة المصابيح ص ۴۷۳ جلد ۲ باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدجال الفصل الاول)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال الله تعالى

محمد رسول الله ط والذين معه اشدآء على الكفار رحمآء بينهم ـ ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما یتعلق

با لصحابة

(رضی اللّٰہ عنہم)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب ما یتعلق بالصحابۃ (رضی اللّٰہ عنہم)

یزید کے بارے میں کیارائے رکھنا چاہیئے؟

سوال: یزید کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟ کیا وہ فاسق ہے یا خلیفہ برحق۔ بعض حضرات اس کے متعلق صفائیاں پیش کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

المستفتی: عباس احمد راولپنڈی　۱۳/۴/۱۹۸۶ء

الجواب: یزید کے متعلق دیگر متہمین کی طرح نہ وحی موجود ہے۔ اور نہ ہمارا مشاہدہ۔ البتہ شہرت عامہ اور تاریخی روایات کی رو سے وہ بدنام ہے۔ ﴿۱﴾ بدایۃ والنہایہ وغیرہ میں اس کے کچھ احوال مسطور ہیں۔ وھو الموفق

شیعوں سے نکاح اور ذبیحہ کی تحقیق اور امہات المؤمنین اہل بیت میں داخل ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) شیعوں کا ذبیحہ حرام ہے یا حلال (۲) شیعوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ (۳) ازواج النبی ﷺ اہل بیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ بینو اوتوجروا

المستفتی: قاری عبدالحمید...... مورخہ: ۲/۹/۱۹۷۷ء

الجواب: واضح رہے کہ جو شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الٰہ یا رسول ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور سب شیخین (گالی) کرنے والے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قاذف ہیں تو وہ کافر ہیں۔ نہ ان کے ساتھ نکاح درست ہے۔ اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اور جو شیعہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر قائل ہیں۔ تو ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اور نکاح میں کفاءت کا حکم جاری کیا جائیگا۔ فی الخلاصۃ ص ۵۵۶ جلد ۲

﴿۱﴾ قال العلامۃ ملا علی قاری و بعضھم اطلق اللعن علیہ ای علی یزید لمانہ کفر حین امر بقتل الحسین رضی اللہ عنہ انتھی ولا یخفیٰ ما فی نقلہ حیث ابھم فی قائلہ ثم تعلیلہ یحتاج الیٰ اثبات امرہ بقتل الحسین رضی اللہ عنہ اولاً ثم ترتب کفرہ علیہ ثانیا وکلاھما ممنوع. فقد قال حجۃ الاسلام فی الاحیاء فان قیل ھل یجوز لعن یزید لکونہ قاتل الحسین او امرا بہ؟ قلنا ھذا مما لم یثبت اصلا فلا یجوز ان یقال انہ قتلہ او امر بہ فضلا عن لعنہ. (شرح فقہ الاکبر للقاری ص ۷۲ الکبیرۃ لا تخرج المؤمن عن الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنهما فهو کافر و ان کان یفضل علیا علی ابی بکر و عمر رضی الله عنهما لا یکون کافراً . و فی ردالمختار (ص ۳۳۹جلد ۳) بخلاف من ادعی ان علیا اله و ان جبریل غلط لان ذلک لیس عن شبهةقال و کذا یکفر قاذف عائشة الخ ۔اور ازواج مطہرات اہل بیت میں یقینی طور سے داخل ہیں لانه مقتضی اللغة و العرف و کذا نزل قوله تعالیٰ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت الایة فی حقهن .﴿۱﴾وهو الموفق

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں اہل سنت والجماعت کا نظریہ توقف میں تفصیل

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ جمہور متقدمین کا نقطہ نظر درست ہے کہ مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں توقف کرنا چاہیے۔ کہ دونوں برحق ہیں۔ بکر کہتا ہے کہ نہیں جمہور متاخرین کا نظریہ درست ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اجتہادی غلطی ہوئی تھی۔ اور عمرو کا کہنا ہے۔ کہ جمہور متاخرین کا نظریہ نہ صرف درست ہے۔ بلکہ جو اس نظریہ کو نہ مانے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کو مجتہد مخطی تسلیم نہ کریں۔ وہ دائرہ اہل سنت سے خارج ہیں۔ زید کہتا ہے۔ کہ عمرو کا یہ کہنا زیادتی ہے۔ کیونکہ جمہور متقدمین کے نقطہ نظر کا جو شخص مؤید ہو وہ دائرہ اہلسنت سے کیسے خارج ہوسکتا ہے بلکہ محتاط ترین مسلک وہی ہے۔ جو کہ مولانا ظفر احمد الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے '' هو و الله الورع و الاحتیاط " پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے 'فان کان لارجائه امر الصحابة الذین تقاتلوا فیما بینهم الی الله و توقفه عن تصویب احدی الطائفین فهو من اهل السنة و من حزب الورعین حتماً.(مقدمه اعلاء السنن ص ۱۴۲)اور علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں 'وذهب سعد بن ابی وقاص و عبدالله بن عمر و جمهور الصحابة الی الوقوف فی علی و اهل الجمل و اهل الصفین و به یقول جمهور اهل سنة.

﴿۱﴾قال العلامه الوسی وأل فی البیت للعهد وقیل عوض عن المضاف الیه ای بیت النبی ﷺ والظاهر ان المراد به بیت الطین و الخشب لا بیت القرابة و النسب وحینئذ فالمراد باهله نساء ه ﷺ المطهرات للقرائن الدالة علی ذلک من الآیات السابقة و اللاحقة مع انه علیه الصلاة و السلام لیس له بیت یسکنه سوی سکناهن و روی ذلک غیر واحد ،اخرج ابن ابی حاتم و ابن عساکر من طریق عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما نزلت انما یرید الله الخ فی نساء النبی ﷺ خاصة وقال عکرمة من شاء باهلته انها نزلت فی ازواج النبی ﷺ الخ. (تفسیر روح المعانی ص ۱۹ جلد ۲۲ سورة الاحزاب رکوع: ۱ آیت: ۳۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(الملل و النحل ص ۱۵۳ جلد ۴)تواب زید،عمر،بکر،میں سے کس کاقول صحیح ہے؟جواب سے نوازیں۔

المستفتی: وقاراحمدصدیقی جامعہ مدینۃ العلوم ناظم آبادکراچی نمبر ۱۸ ۔۔۔۱۹۸۵ء/۳/۲۱

الجواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے۔اور ہر مجتہد کوکبھی حق تک رسائی ہو جاتی ہے اور کبھی غلط ہو جا تا ہے۔البتہ مجتہدین کی غلطیاں پکڑنا ہرشخص کا کام نہیں ہے۔یہ وحی سے معلوم ہوسکتی ہیں۔اور یا قیامت کے دن معلوم ہونگی۔زیداور بکر کے کلام کامآل واحد ہے﴿۱﴾اورعمرو غلطی پر ہے۔وھو الموفق

نوٹ: لو كانت الفئة الباغية فئة معاوية لا۱ لفئةالثالثة لكان لكلام عمر و وجه . فا فهم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کوشیر خدا کہنا

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کوشیر خدا کہنا کیسا ہے۔ہم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا ہے۔کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب انہوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے اسد اللہ اور اسد الرسول کے القابات سے نوازا تھا۔اس کے متعلق شرعی حکم واضح فرمائیں؟

المستفتی: میاں صدیق مغل دہلی کالونی کراچی نمبر ۶ ۱۹۸۶ء/۴/۱۶

الجواب: القابات کی شرعیت ثبوت شرعی پر موقوف نہیں ہے۔ان کی مشروعیت کیلئے عدم تصادم بالشرع بھی کافی ہے۔و ھوالموفق

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوغلط نسبت اور یزید پرلعنت کاحکم

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!ہمیں اس سوال کا جواب چاہیے مہربانی ہوگی۔(۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کون تھا۔اوراس کوغلط نسبت کرنے کا کیاحکم ہے؟(۲) یزید پرلعنت کرنا جائز ہے یانہیں۔اگرنا جائز ہو تو پھر کیاحکم ہے؟بینوا وتوجروا

﴿۱﴾قال ابن البزاز الكردری ولا يجوز اللعن على معاويه لا نه خال المومنين وكا تب الوحی وذوالسابقة والفتوح الكثيرةوعامل الفاروق وذی النورين لكنه اخطأ فی اجتهاده فيتجاوز الله عنه بركة صحبة سيد نا عليه الصلوة والسلام ويكف اللسان عنه تعظيما لمتبوعة وصاحبه عليه السلام .

فتاوی بزاز يه علی هامش الهند يه ص ۳۴۴ ج ۶ الباب الثانی فيما يكون كفرا من المسلم ومالايكون)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: فروش الدین لنڈیکوتل......۱۹۷۰ء/۴/۲۶

الجواب: وعلیکم السلام و رحمة الله و بر کاته ! (۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہے۔اور پیغمبر علیہ السلام کے بی بی کا بھائی ہے۔اس کو برا کہنا اور اس کا سب (گالی) کرنا فسق اور فجور ہے۔ ﴿۱﴾(۲) اکثر اور محتاط علماء کا یہ فیصلہ ہے۔کہ یزید پر لعنت نہیں کی جائیگی۔ ﴿۲﴾

یزید پر لعن طعن کرنا امور ضروریہ سے نہیں

سوال: ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب نے تقریر میں فرمایا ہے۔کہ آپ لوگ یزید ابن معاویہ پر لعن طعن کرنے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو بخش دے۔آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کے راستے کو مشعل راہ بنائیں۔تو کیا مولوی صاحب نے یہ باتیں ٹھیک فرمائی ہیں یا غلط؟ اپنی رائے سے نوازیں۔

المستفتی: محمود الحسن غلہ منڈی گجر خان......۱۹۷۰ء

الجواب: چونکہ یزید پر لعن طعن کرنا دین میں کوئی ضروری امر نہیں ہے ﴿۳﴾ لھذا اس میں مشغول ہونے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے اور نا اہل کے ساتھ مقابلہ ترک کرنے میں بہت فوائد ہیں لھذا مولوی صاحب کا بیان غلط نہیں ہے۔قال رسول الله ﷺ من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه . ﴿۴﴾ (رواه مالک والترمذی)

﴿۱﴾ قال ابن البزاز الکردری ولا یجوز اللعن علی معاویة لا نه خال المومنین و کاتب الوحی و ذو السابقة والفتوح الکثیرة وعامل الفاروق و ذی النورین لکنه اخطأ فی اجتهاده فیتجاوز الله عنه ببرکة صحبة سیدنا علیه الصلاة والسلام ویکف اللسان عنه تعظیما لمتبوعه و صاحبه علیه السلام .

(فتاویٰ بزازیه علی هامش الهندیه ص ۳۴۴ ج ۶ فصل الحادی عشر فیما یکون خطأ)

﴿۲﴾ قال الملا علی قاری وانما اختلفوا فی یزید بن معاویة حتی ذکر فی الخلاصة وغیره انه لا ینبغی اللعن علیه ای ولا علی الحجاج .لا ن النبی ﷺ نهی عن لعن المصلین ومن کان من اهل القبلة الخ

(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۷۲ الکبیرة لا تخرج المومن عن الایمان)

﴿۳﴾ قال الملا علی قاری وانما اختلفو فی یزید بن معاویه حتیٰ ذکر فی الخلاصة وغیره انه لا ینبغی اللعن علیه ای ولا علی الحجاج لا ن النبی ﷺ نهی عن لعن المصلین ومن کا ن من اهل القبلة فال حجة الا سلام فی الاحیاء فان قیل هل یجوز لعن یزید لکونه قاتل الحسین او امر به ؟ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یزید جمہور علماء کے نزدیک کافر نہیں ہے

سوال: ہمارے ہاں ایک نئے فتنے نے سر اٹھالیا ہے۔ کہ ایک شخص نے کتاب لکھی ہے۔ کہ یزید رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور سارے علماء دیوبند کے غلط طریقے سے دستخط دکھائے۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیا ہے۔ اب یہ اہل بدعت ہر سٹیج پر علماء دیوبند کو بدنام کرتے ہیں۔ کہ دیکھو دیوبندیوں کے دستخط موجود ہیں۔ اب بندہ نے علماء دیوبند کا نظریہ پیش کرنے کا عزم کرلیا ہے۔ کہ کتاب لکھوں اور علماء دیوبند کے آراء کو جمع کروں اور پھر سارے ملک میں مفت تقسیم کروں برائے مہربانی آپ صاحبان اس مسئلے میں اپنے رائے سے آگاہ کریں اور عنداللہ ثواب دارین حاصل کریں۔ میرا مقصود کوئی فتنہ نہیں بلکہ اصلاح مقصود ہے۔ شکریہ

المستفتی: محمد حسین خطیب جامع مسجد کبیر والا ملتان......۱۹۷۰ء

الجواب: یزید جمہور علماء کے نزدیک کافر نہیں ہے۔ لیکن بے شک اس کی نااہلی اور ظلم بھی ناقابل انکار ہیں۔ تمام کتب فقہ اور کتب کلام میں یہ حکم مسطور ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

بائیں ہاتھ پر مہندی سے محمد فاروق نام لکھ کر استنجا کرنے سے لزوم بے حرمتی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک طالب علم نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر مہندی سے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) قلنا هذا مما لم يثبت اصلا . فلا يجوز ان يقال انه قتله او امربه فضلا عن لعنه ولانه لا يجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق الخ(شرح فقه الاكبر لملا علی قاری ص ٧٢ الكبيرة لا تخرج المومن عن الايمان)

﴿۴﴾ ترمذی ص ۵۵ ج ۲ باب ماجاء من تكلم با لكلمة ليضحك الناس ابواب الزهد)

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری وبعضهم اطلق اللعن عليه ای علی يزيد لما انه كفر حين امر بقتل الحسين رضی الله عنه انتهى . ولا يخفى ما فی نقله حيث ايهم فی قائله ثم تعليله يحتاج الى اثبات امره بقتل الحسين رضی الله عنه اولا ثم ترتب كفره عليه ثانيا وكلاهما ممنوع . فقد قال حجة الاسلام فی الاحياء فان قيل هل يجوز لعن يزيد لكونه قاتل الحسين رضی الله عنه او امربه قلنا هذا مما لم يثبت اصلاً فلا يجوز ان يقال انه قتله او امر به فضلا عن لعنه ولا نه لا يجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق ولان الامر بقتل الحسين رضی الله عنه لا يوجب الكفر فان قتل غير الانبياء عليهم السلام كبيرة عند اهل السنة والجماعة الاان يكون مستحلا وهو غير مختص با لحسين ونحوه واماما تفوه به بعض الجهلة من ان الحسين كان باغيا فباطل عند اهل السنة والجماعة ولعل هذا من هذيانات الخوارج عن الجادة .(شرح فقه الاكبر ص ٧٢ الكبيرة لا تخرج المؤمن عن الايمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اپنا نام محمد فاروق لکھا۔استاد نے اسے خفیف سزا دیکر نصیحت کی کہ اس سے نام کی بے حرمتی ہوتی ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے مٹی یا پانی کیساتھ استنجا کیا جاتا ہے۔اس پر لڑکے کے والد نے غصہ ہوکر کہا کہ یہ کوئی شرعی جرم نہیں۔سزا ناجائز ہے۔استاد نے ظلم کیا ہے۔تو واضح فرماویں کہ دریں صورت محمد ﷺ اور خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام کی توہین کرنا جرم ہے یانہیں ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: منظور الحق قریشی کوہالہ مری......۱۹۶۹ء/۱۱/۱۹

الجواب: بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر محمد فاروق لکھنا اگرچہ جائز ہے،لحدیث ابی داؤد کان النبی ﷺ یتختم فی یساره ﴿۱﴾.انتهی وثبت فی حدیث متفق علیه نقش فیه محمد رسول الله ﴿۲﴾ لیکن یہ بھی ثابت ہے۔کہ پیغمبر ﷺ خلا کے وقت اس کو دور فرماتے تھے۔رواه ابو داؤد عن انس رضی الله عنه مرفوعاً ﴿۳﴾۔لہٰذا جب تک یہ مبارک نام "محمد" ہتھیلی پر باقی ہو۔تو اس پر استنجاء کرنا پانی وغیرہ سے ناجائز ہوگا اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس نام کو علاج سے زائل اور محو کریں پس استاد بجانب حق ہے بشرطیکہ معاملہ صرف اتنا ہو۔فقط

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بعض سوالات اور حالات یزید

سوال: (۱) کیا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآن وحدیث میں مذکور ہیں یانہیں؟ (۲) کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہ کر کے بغاوت کی تھی جبکہ دوسرے مسلمانوں نے بیعت کی۔تو انکا درجہ کیا ہے؟ (۳) امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے ہیں یا بغاوت کے جرم میں مارے گئے ہیں؟ (۴) یزید کے متعلق کوئی خاص پیش گوئی یا تعریف قرآن وحدیث سے ثابت ہے یانہیں؟ (۵) شریعت اسلامیہ میں یزید کی کیا حیثیت ہے وہ خلیفہ راشد ہے یا صرف دنیاوی حکمران؟ (۶) شہادت کے بعد خاندان سادات کو یزید کے دربار سے جو سالانہ وظیفہ ملتا رہا کیا یہ درست ہے؟ (۷) واقعہ کربلا کی اصل حقیقت کیا ہے؟

﴿۱﴾ عن ابن عمر عن النبی ﷺ .(ابو داؤد ص ۲۲۹ جلد ۲ باب ما جاء فی التختم فی الیمین او الیسار)

﴿۲﴾ (مشکواة المصابیح ص ۳۷۷ جلد ۲ باب الخاتم الفصل الاول)

﴿۳﴾(ابو داؤد ص ۴ جلد ۱ باب الخاتم یکون فیه ذکر الله تعالی یدخل به الخلاء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۸) کیا مروان اور شمر بھی صحابی ہیں؟(۹) آج کل جو گروہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف سرگرم ہے اسکی حقیقت کیا ہے؟ کیا انکی اقتداء میں نماز جائز ہے؟ (۱۰) کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں زبان درازی جائز ہے قرآن وحدیث کے رو سے وہ خارجی تو نہیں؟

المستفتی: محمد عثمان الوری توحید نگر کراچی......۱۹۷۵ء/۹/۳

الجواب: (۱) قرآن وحدیث میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعض مناقب مذکور ہیں۔ قال اللہ تعالی لیذهب عنکم الرجس اهل البیت الایة﴿۱﴾ و قال رسو ل الله ﷺ هما ریحانی من الدنیا .الحدیث ﴿۲﴾ (۲) امام حسین رضی اللہ عنہ نے نہ یزید کیساتھ بیعت کی تھی اور نہ بغاوت کی تھی۔ (۳) شہید ہوئے ہیں (۴) نہیں (۵) نالائق بادشاہ تھا۔ البتہ موجودہ بادشاہوں سے بہتر تھا۔ (۶) درست ہے۔ (۷) تفصیل طلب ہے۔ (۸) نہیں۔ (۹) صحابہ کی توہین حرام ہے اس کی اقتداء مکروہ تحریمی ہے ﴿۳﴾ (۱۰) عام صحابہ کے خلاف زبان درازی کے متعلق جو روایات آئی ہیں تو وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی ہیں۔ وهو الموفق

صحابہ کرام عادل ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ خطائیں سرزد ہوئی ہیں اور خدا تعالی نے ان کو معاف فرمایا ہے اور ان کے خطاؤں کا تذکرہ درست نہیں جبکہ دوسرا قائل کہتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطائیں سرزد ہوئی ہیں او اس پر ان کو سزا بھی ہوگی تو اس میں کونسا صحیح کہتا ہے۔ بینو و اتو جروا

المستفتی: مولوی محمد صادق کوٹ کشمیر لکی مروت

﴿۱﴾ (پارہ: ۲۲ سورة الاحزاب آیت: ۳۳)

﴿۲﴾ (مشکواة المصابیح ص ۵۶۹ جلد ۲ باب مناقب اهل البیت)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین و سب احد من الصحابة و بغضه لا یکون کفرا لکن یضلل و ترد شهادة من یظهر سب السلف لانه یکون ظاهر الفسق و قال الزیلعی او یظهر سب السلف یعنی الصالحین منهم و هم الصحابة والتابعون الخ. (ردالمختار ص ۳۲۱ جلد ۳ مطلب مهم فی حکم سب الشیخین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو موضوع بنانے میں بے ادبی کا خطرہ ہے۔ لہٰذا ان کو موضوع بنانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ باقی رہا ان کے متعلق عقیدہ رکھنا تو تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر چہ معصوم نہیں ہیں لیکن عادل ضرور ہیں عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اول تو ان سے گناہ کا صدور نہ ہوتا تھا اور جب ہو جاتا تو بلا تاخیر توبہ کرتے تھے اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ خطاء فی الاجتهاد کا سرزد ہونا عدالت سے منافی نہیں ہے۔ والتفصیل فی کتب الکلام ﴿۱﴾. وھو الموفق

صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے علاوہ کسی اور کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا

سوال: صحابہ کرام کے علاوہ کسی اور ولی یا امام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا کیسا ہے۔ کیا اس میں کوئی گناہ ہے۔ یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عبدالماجد طبیب دواخانہ ٹیکسلا ۔۔ ۱۷/۳/۱۹۷۶ء

الجواب: رضی اللہ عنہ کا جملہ صحابہ کرام کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کما فی الدر المختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۵۹ جلد ۵ و کذا یجوز عکسه وهو الترحم للصحابة والترضی للتابعین ومن بعد هم .وھو الموفق

یزید کے خلافت کی تحقیق

سوال: یزید کی خلافت کو جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے مانا ہے اس لئے اگر ان کے نام لکھ دیئے جائیں تو مہربانی ہوگی۔ نیز یزید کی حیثیت کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: رضی بخاری جناح سٹریٹ سرگودھا

﴿۱﴾ قال العلامه ملا علی قاری و لا نذکر احدا من اصحاب رسول الله ﷺ الا بخیر یعنی و ان صدر من بعضهم بعض ما هو فی الصورة شر فانه اما کان عن اجتهاد ولم یکن علی وجه فساد من اصرار و عناد بل کان رجوعهم عنه الی خیر میعاد بناء علی حسن الظن بهم و لقوله علیه الصلاة والسلام خیر القرون قرنی ،ولقوله علیه الصلاة والسلام اذا ذکر اصحابی فامسکوا . و لذلک ذهب جمهور العلماء الی ان الصحابةرضی الله عنهم کلهم عدول قبل فتنة عثمان و علی و کذا بعد ها و لقوله علیه الصلاة ولسلام اصحابی کا لنجوم با یهم اقتدیتم اهتد یتم . رواه الدارمی وابن عدی و غیرهما الخ
(شرح فقه الاکبر ص ۷۱ قبیل الکبیرة لا تخرج المؤمن عن الایمان)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: کتب خانہ میں صرف بدایہ و النہایہ موجود ہے جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تسلیم کرنا نظر آتا ہے اور خلیفۃ الرسول کسی نے بھی نہیں مانا ہے اور یزید بن معاویہ ایک متغلب امیر تھے۔ اوراس کی خلافت علی منہاج النبوت نہ تھی. وھو الموفق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے بیٹے پر حد جاری کرنے کے واقعہ کی حقیقت

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،! بعد از سلام یہ کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں اپنے لخت جگر یعنی بیٹے کو زنا کے جرم میں کوڑے کیوں مارے اور جب وہ تاب نہ لاسکتا تھا۔ تو کیوں ان کو ہلاک کیا۔ کیا یہ اس کا اپنا قانون تھا۔ یا اسلام میں ہے؟ تو میں نے جواب میں کہا ہے کہ زنا کے بدلے کوڑے مارکر تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوا لیکن وہ یہ نہیں مانتا ہے۔ پس اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: قاضی ارشد صاحب لندن......۲۶/۲/۱۹۷۳ء

الجواب: محترم المقام وعلیکم السلام کے بعد واضح رہے کہ یہ قصہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے پر باوجود موت کے حد جاری کیا موضوعی اور باطل ہے، بے شک ایک روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے پر حد شراب یعنی شراب پینے کا حد جاری کیا تھا اور اس کے بعد اتفاقاً وہ بیمار ہوا اور بیماری کے وجہ سے وفات ہوا۔ فی الفوائد المجموعۃ ص ۲۰۳ حدیث ان عمر اقام الحد علی ولد لہ یکنیٰ ابا شحمۃ بعد موتہ فی قصۃ طویلۃ موضوع وقد روی ان عبد الرحمن الاوسط من اولاد عمرو یکنی ابا شحمۃ کان تمار بالمقر فشرب نبیذاً فجاء الیٰ عمرو بن العاص وقال اقم علی الحد فامتنع فقال الی اخبر ابی اذا قرمت علیہ فضیر بہ الحد فی دارہ فکتب الیہ عمر بلومہ فقال اذا فعلت بہ ما تفعل بالمسلمین فلما جزم علی عرض بہ فاتفق انہ مرض فمات. وھوا لموفق

حق چار یار کا مطلب اور خلفاء راشدین

سوال: کیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلافت راشدہ میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر داخل ہیں تو پھر حق چار یار کے نعرہ لگانے کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ یہ تو پانچ ہو گئے؟ بینوا و توجروا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: شیر محمد تلہ گنگ ۱۹۷۸ء/۱۰/۱۰

الجواب: حق چار یار کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ دیگر ارباب حقوق سے ان کا حق چھین لیا جائے۔ پس اس سے اہل بیت کا خلافت راشدہ سے خارج ہونا مراد نہیں ہے۔ قال علامہ القاری فی شرح الفقه الاکبر ص ۵۴ و خلافة الحسن ابنه (علی رضی اللّٰه عنه) ستة اشهر واول ملوک المسلمین معاویة رضی الله عنه وهو افضلهم .﴿۱﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے پر مرنے کے بعد حد شرب کی واقعہ کی مزید تحقیق

سوال: بعض لوگ حضرت ابوشحمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے شراب پی لی۔ اور پھر اس حالت میں زنا کا صدور بھی ہوا۔ عورت کے دعوی پر آپ اقبال جرم کر گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر بہتر درے لگائے۔ لیکن اتمام حد سے قبل ہی وفات ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات کے بعد بھی درے لگائے۔ تو کیا یہ واقعہ درست اور حقیقت ہے؟ حضرت شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو غلط قرار دیا ہے. بینوا وتوجروا

المستفتی: شفیق الرحمٰن مدرس وامام مسجد ماڑی خیل بھیر کنڈ ۸/رمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: اس اثر میں متناً اضطراب ہونے کے وجہ سے ضعف پیدا ہوا ہے۔ اور کوڑوں سے مرنے والے واقعہ کو صاحب استیعاب نے غلط قرار دیا ہے۔ اور بعد الموت اقامت حد دروں کے واقعہ کو ابن الجوزی نے فوائد مجموعہ میں موضوع قرار دیا ہے. وهو الموفق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں عقیدہ اہل سنت والجماعت

سوال: اہل سنت والجماعت کے بعض لوگ فرقہ باطلہ کے صحبت میں رہ کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ وہ لالچی شخص تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آل رسول ﷺ سے لڑ کر خلافت لے لی۔ صحابہ کو شہید کیا۔ اور فریق ثانی کہتے ہیں۔ کہ ہم ان کو خطاء پر سمجھتے ہیں۔ ان کو امیر نہ کہنا چاہیے۔

﴿۱﴾ (شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۶۸ افضل الناس بعده علیه السلام الخلفاء الاربعه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فریق ثالث کہتے ہیں کہ وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں ۔ان کی توہین کرنا گمراہی ہے۔ایک اور فریق چہارم کہتے ہیں کہ تمام صحابہ اور خصوصاً ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی (رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین)لالچی تھے۔کیونکہ خلافت کی لالچ میں حضور ﷺ کا جنازہ بھی مؤخر کیا گیا تھا۔ان چاروں فریقوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ مدلل اور عام فہم جواب ارقام فرمائیے۔

المستفتی :غریب اللہ صاحب صوابی مردان ۱۰/۱۲/۱۹۸۵ء

الجواب :اللہ تعالیٰ نے سورۃ حدید میں صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی دوقسمیں بیان فرمائی ہیں ۔ایک وہ جوکہ قبل فتح مکہ مسلمان ہو چکے تھے۔اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا۔جہاد کیا۔دوسرے وہ جوکہ بعد میں مسلمان ہوئے۔پھر فرمایا۔و کلاً وعد اللہ الحسنی .﴿۱﴾ دونوں فریقوں سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا۔ اور فرماتے ہیں اولئک عنہا مبعدون ۔﴿۲﴾وہ جہنم سے دور کئے گئے ہیں۔ لا یسمعون حسیسہا . ﴿۳﴾اسکی بھنک تک نہ سنیں گے۔ وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون .لا یحزنھم الفزع الاکبر .﴿۴﴾قیامت کی وہ سخت گھبراہٹ انہیں غمگین نہیں کریگی۔ وتتلقھم الملائکۃ .﴿۵﴾فرشتے ان کا استقبال کرینگے۔ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ﴿۶﴾کہ یہی تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتلاتا ہے۔تو جو کسی صحابی پر لعن طعن کرے۔وہ اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اسلام کا کام نہیں ہے۔اللہ عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا۔واللہ بما تعملون خبیر . اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو تم کرتے ہو۔باینہمہ اس نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا۔اس کے بعد جوکوئی بکے۔اپنا سر کھائے خود جہنم جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفا للقاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذالک کلب من کلاب الھاویۃ . جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے۔ان فریقوں میں فریق ثالث کا قول سچا ہے۔فریق اول ودوم جھوٹے ہیں۔اور چوتھا

﴿۱﴾(پارہ : ۲۷ سورۃ الحدید آیت : ۱۰)　﴿۲﴾(پارہ:۱۷ سورۃ الانبیاء آیت : ۱۰۱)
﴿۳﴾(پارہ : ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت: ۱۰۲)　﴿۴﴾(پارہ:۱۷ سورۃ الانبیاء آیت : ۱۰۳)
﴿۵﴾ ایضاً　﴿۶﴾ ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فریق سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ اہم ہے۔ ﴿۱﴾ تمام انتظام دین ودنیا اس سے متعلق ہیں۔ اور حضور اقدس ﷺ کا جنازہ انور اگر قیامت تک رہتا۔ اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام کے اجسام بگڑتے نہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام بعد از انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بعد دفن ہوئے۔ جنازہ مبارکہ حجرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں تھا۔ جہاں اب مزار ہے۔ اس سے باہر لیجانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کرام کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ایک ایک جماعت آتی۔ اور پڑھتی۔ اور باہر جاتی۔ دوسری جماعت آتی الخ تین روز تک یہی سلسلہ جاری تھا ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ پر یہ تو لالچی نہ تھے۔ یہ اعتراض ملعون ہے۔ اور جنازہ انور کا دفن نہ کرنا ہی مصلحت تھی۔

ایام صحابہ رضی اللہ عنہم منانے کا مطالبہ وغیرہ کا حکم

سوال:(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں اور حکومت انکی سیرت نشر کرے تاکہ لوگ صحابہ کی عظمت سے واقف ہو جائیں۔(۲) دشمنان صحابہ کے جواب میں صحابہ کرام کے ایام منائے جائیں۔ تاکہ مسلمان عقائد باطلہ سے بچ جائیں۔(۳) اہل تشیع کے تعزیہ بردار جلوس کے مقابلے میں ایام صحابہ منا کر جلوس نکالا جائیں۔ تاکہ تعزیہ بردار جلوسوں کا زور کم ہو جائے۔ شریعت کے رو سے یہ اقدامات کرنا کیسے ہیں؟

المستفتی: محمد عبد القادر ڈیروی درسگاہ نیازیہ بلاک سی ڈیرہ غازی خان ۱۳ر رمضان ۱۴۰۹ھ

الجواب :(۱) کا موقف نہ مطلوب شرعی ہے اور نہ ممنوع شرعی ہے۔ البتہ مصلحت سے خالی نہیں ہے۔(۲)،(۳) لنا العزیٰ و لا عزیٰ لکم کے جواب میں لنا مولیٰ و لا مولیٰ لکم ﴿۲﴾ اور سود اللہ وجہہ کے مقابلے میں کرم اللہ وجہہ کا نعرہ لگانا وغیرہ بیدار مناظرین کا نعم الاقدام ہے۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامه عبدالعزیز الفرھاری ثم الاجماع علی ان نصب الامام واجب اراداجماع اھل السنة و الشیعة و المعتزلة لا اھل السنة فقط و انما الخلاف فی انه یجب علی الله تعالی او علی الخلق ... انه یجب لقوله علیه الصلاة والسلام من مات و لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاھلیة . (النبراس شرح شرح العقائد ص ۳۱۰ نصب الامام واجب)

﴿۲﴾ رواه صحیح البخاری ص ۵۷۹ جلد ۲ باب غزوة احد)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

يا يها الذين آمنوا اطيعوا اللّٰه وا طيعوا الرسول واولى الامر منكم ـ ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما يتعلق با لائمة

والعلماء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب مایتعلق بالائمة و العلماء

شاہ اسماعیل شہید کا ولی برحق، عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونا نا قابل انکار ہے

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس سوال کے بارے میں کہ مولوی محمد اسماعیل شہید جو کہ بالاکوٹ کے مقام پر سکھوں کے ساتھ جنگ میں شہید ہو گئے تھے کیا واقعی عالم دین اور اللہ تعالیٰ کے برحق ولی تھے اور آپ کی لکھی ہوئی کتاب تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے براہ کرم جواب دیکر صحیح حالات سے آگاہ کریں؟

المستفتی : رضوان اللہ بنک سکوائر روڈ بارہ بازار راولپنڈی......۴ر محرم ۱۴۰۵ھ

الجواب : حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کا عالم باعمل اور ولی کامل ہونا اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونا نا قابل انکار ہے اور ان امور کی تحقیق کیلئے حنفیت یا شافعیت ہونا شرط نہیں ہے اور چونکہ میں نے بہت عرصہ قبل تقویۃ الایمان مطالعہ کی تھی لہٰذا میں اس کتاب کی اجمالی صحت اور صواب ہونے کے علاوہ دیگر تفصیلات کے بیان سے قاصر ہوں۔ (۱) و هو الموفق

ابن تیمیہ کے بارے میں ابن بطوطہ کا تاریخی واقعہ

سوال : ایک کتاب سفرنامہ ابن بطوطہ (حنبلی) میں ابن بطوطہ اپنے سفرنامے میں لکھتا ہے کہ ایک عالم تقی الدین ابن تیمیہ دمشق میں تھے لیکن ان کے دماغ میں کوئی بل تھا انہوں نے ایک دن ایسی تقریر کی کہ اسے دوسرے فقہ کے لوگوں نے رد کیا سلطان کے پاس گئے ابن تیمیہ کو کچھ سال کیلئے قید کیا قید کے دوران انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر ساٹھ جلدوں میں لکھی۔ پھر رہا ہو کر ایسا بیان دوبارہ دیا ابن بطوطہ نے دمشق میں ابن تیمیہ کا بیان سنا ''اللہ تعالیٰ آسمان سے ہماری دنیا میں اسی طرح اترتے ہیں جس طرح میں جسمانی طور پر نیچے اترتا ہوں یہ

(۱) قال العلامہ رشید احمد الگنگوہی۔ اسماعیل شہید کی تالیف ''تقویۃ الایمان'' نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے اور موجب قوت واصلاح ایمان کی ہے۔ اور قرآن وحدیث کا پورا مطلب اس میں ہے۔ اس کا مؤلف شاہ اسماعیل شہید ایک مقبول بندہ تھا۔ ان کو جو کافر جانتا ہے۔ وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کتاب الایمان والکفر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہہ کر منبر سے ایک سیڑھی نیچے اترا۔ ایک مالکی عالم نے اس پر اعتراض کیا۔ لوگوں نے مالکی عالم کو زدوکوب کیا۔ لوگ انہیں پکڑے حنبلی قاضی کے پاس لے گئے تو ان کو قید کیا دوسرے نے مسلمان قاضی کو رپورٹ بھیج دی سلطان نے ابن تیمیہ کو مرنے تک نظر بند کیا''

تو کیا ابن تیمیہ جیسے عالم اپنی تقریر میں ایسی باتیں کر سکتے تھے جو ان سے منسوب کی گئی ہیں کیا اسی طرح کی باتیں کہیں اور جگہ پر بھی منقول ہیں۔ ابن تیمیہ کی اس تقریر کی صداقت یا بہتان پر کیسے علم ہو؟ بینوا و توجروا

المستفتی: محمد اختر G973 اسلام آباد ۱۴ رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: تاریخ میں تحریر شدہ واقعات زیر غور ہوتے ہیں بسا اوقات ان کے ساتھ اسانید مذکور نہیں ہوتے اور کبھی ان کی اسانید معلول اور ضعیف ہوتے ہیں اور کبھی یہ حکومت کی تملق یا سیاسی اغراض پر مشتمل ہوتے ہیں پس کتب تاریخ کی وجہ سے کسی پر بدظن ہونا یا نیک ظن ہونا جزم اور یقین کے مرتبہ میں قابل اعتراض ہے۔ حال ابن تیمیہ کو مجسمہ سے دیگر علماء نے بھی شمار کیا ہے فلیراجع الی شروح شرح العقائد النسفیہ دیگر اس واقعہ کی وجہ سے اس کو مجسمہ سے شمار کرنا درست نہیں۔ اما اولا فلعدم ثبوتها بسند صالح و اما ثانیا فلانه قائل بعدم تشبیه ای الله تعالیٰ جسم لاکسائر الاجسام فلعله اراد انه ینزل لاکنزول الاجسام و بالجملة انه اراد النزول معلول و معهود و عرض علی من قال ان المراد منه نزول الملک و الرحمة.

نوٹ:......ابن تیمیہ سے بہت سے اصول وفروع مروی ہیں جو کہ مردود ہیں۔

پیدائش آدم علیہ السلام کی مدت اور انسانی ڈھانچوں کے تخمینے

سوال: حضرت آدم علیہ السلام آج سے کتنا عرصہ پہلے گزرے ہیں جو ماہرین آثار قدیمہ انسانی ڈھانچوں اور ہڈیوں سے ثابت کرتے ہیں کہ تخلیق انسانی کئی لاکھ سال پہلے ہوئی ہے کیا یہ درست ہے؟ اگر حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کو دس ہزار سال ہوئے ہیں تو یہ ہڈیاں کس زمانے تک درست ہو سکتے ہیں؟ کیا بقول مرزا غلام احمد قادیانی حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ بھی کئی اور آدم گزرے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: قاری احمد سعید جامع مسجد سٹی بنک مری ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۵ ہجری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب : نہ حضرت آدم علیہ السلام جو کہ اول انسان اور اول پیغمبر ہیں کے متعلق کوئی نص موجود ہے کہ وہ کتنی مدت قبل گذرے ہیں اور نہ موجودہ محققین کے اندازہ کو یقینی ماننا اصولی بات ہے اور نہ دشمنان اسلام کے پروپیگنڈے سے متاثر ہونا اہل اسلام کی شان ہے پس بہرحال نہ ہمیں قادیانی اور پرویزی وغیرہ کے متعدد آدم کی رائے کی ضرورت ہے اور نہ ان محققین کی خیال پر سکوت سے کوئی نقصان ہے۔ وھو الموفق

قصیدہ امام ابوحنیفہ کا ماخذ اور امام ابوحنیفہ کی جانب انتساب

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس کے بارے میں کہ نور الایمان مؤلفہ مولانا عبدالحکیم ولد مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کے اخیر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شان نبی علیہ السلام میں ایک مفصل قصیدہ لکھا ہے جس کے اشعار تعداد میں ۵۳ ہیں اول شعر ۔ یاسید السادات جئتک قاصدا ارجو رضاک و احتمی بحماک

آخری شعر وھی صحابتک الکرام جمیعھم و التابعین و کل من والاک

اور السیف المبیر علی اتباع ملا بنج بیر لحمداللہ الداجوی کے اخیر میں بھی یہ قصیدہ مکتوب ہے مگر انہوں نے یہ حوالہ نہیں دیا ہے کہ اس قصیدہ کا ماخذ کیا ہے برائے مہربانی یہ بتایا جائے کہ یقیناً یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ ہے اور کس کتاب سے نقل کیا گیا ہے؟

المستفتی: سید غلام قیس نعمانی مرہٹی رسالپور نوشہرہ ۱۹۶۹ء/۵/۱۰

الجواب: اس قصیدہ کا ماخذ مجھے معلوم نہیں ہے اور ماخذ معلوم کرنا ضروری بھی نہیں ہے کیونکہ یہ قصیدہ کسی پر حجت نہیں ہے اور چونکہ اس قصیدہ میں حنفیت سے کوئی چیز مخالف نہیں ہے نجدیت سے مخالف چیزیں اس میں موجود ہیں لہٰذا امام الائمہ کی طرف اس کا انتساب کوئی امر مستبعد نہیں ہے۔ فقط

علماء دیوبند اور ابن تیمیہ کے تفردات

سوال : کیا ابن تیمیہ واقعی جسمیت باری تعالیٰ اور قدم عرش کے قائل ہیں؟ اگر نہیں تو فیض الباری ج ۴ میں نسبت جہۃ باری تعالیٰ اور قدم عرش ابن تیمیہ کا کیا مفہوم ہوگا حالانکہ اکثر علماء دیوبند اور ملا علی قاری رحمہ اللہ جمع الوسائل میں ان کی تعریف کرتے ہیں؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: عبدالباری حقانی بلوچستان شریک دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک......۱۹۸۵ء/۱۱/۱۲

الجواب: ملا علی قاری اور اکابرین دیوبند تمام کے تمام ابن تیمیہ کے تفردات پر رد کرتے ہیں اور اس کے عالم اور حافظ ہونے میں کسی کو تردد نہیں ہے ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ پر جسم کا اطلاق جائز قرار دیا ہے البتہ لا کسائر الاجسام کی تعبیر سے کچھ سہارا لیا ہے اور عرش کے متعلق یہ کہا ہے کہ ''کان الله و لم یکن شیٔ و کان عرشه علی الماء ''لم یکن شیٔ میں عرش داخل نہیں ہے ورنہ وہ بھی مخلوق ہے. و التفصیل فی فتاواه فلیراجع الیها۔ و هو الموفق

امام ابوحنیفہ سے مروی احادیث اور مسند امام اعظم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بارہ تیرہ سے زیادہ احادیث نہیں جانتے تھے۔ کیا واقعتاً ایسا ہی ہے؟ امام مذکور کی یہ توہین کن لوگوں کا شیوہ ہے؟ ایسے آدمی کے پیچھے حنفی مسلمان کی نماز درست ہوگی یا نہیں؟

المستفتی: فضل الرحمٰن جے بلاک رسالپور نوشہرہ......۱۹۷۲ء/۶/۲۳

الجواب: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ظاہر الروایۃ میں سینکڑوں مسائل مروی ہیں جن میں حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اور مخالف کے حدیث کا جواب دیا ہے نیز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسند بھی موجود ہے ﴿۱﴾ تو

﴿۱﴾ و اما تالیفاته فکثیرة کما یشیر الیه ما رواه الحافظ الذهبی عن عبدالعزیز الدر اوردی . کان مالک ینظر فی کتب ابی حنیفة و ینتفع بها منها کتاب الاثار . قال السیوطی فی تبیض الصحیفة انه اول کتاب دون علی الابواب الفقهیة و هکذا ذکر الموفق المکی فی منا قب ابی حنیفة و ذکر ایضا انتخب ابو حنیفة الاثار من اربعین الف حدیث انتهی و له نسخ نسخةالامام ابی یو سف و نسخةالامام محمد و نسخة الامام زفر و فی مقدمة عمدة الرعایة و اما تصانیف ابی حنیفة فذکروامنها الفقه الاکبر و کتاب الوصیة و کتاب العالم و المتعلم و غیر ذلک انتهی و اما مسند ابی حنیفة فلیس من تالیفاته بل هو مرویاته التی جمعها المحدثون مثل ابی نعیم الاصفهانی و الحافظ ابن عساکر و الحافظ ابن منده و غیرهم . بلغ عدده الی عشرین مسندا ثم جمع العلامة الخوارزمی کلها فی تالیف واحد سماه جامع مسانید الامام الاعظم وما نقله ابن خلدون عن بعض الناس ان ابا حنیفة لم یحفظ الا سبعة عشر حدیثا . قلنا هذا افتراء بلا امتراء کیف و انه مجتهد و فاقا و تلمذ علی اربعة الاف شیوخ و الف کتاب الاثار و انتخبه من اربعین الف حدیث و جمعت مرویاته فی المسانید و تمسک بالاحادیث و اجاب عن احادیث الخصم فا فهم و حقیقة الامر انه کان الغالب علیه الاستنباط و فقه القرآن و الحدیث ولا یسرد الاحادیث کسرد اهل الحدیث فلم یرو عنه من کان طالب الا لفاظ دون الفقه . (البشری لارباب الفتوی ص ۲۸ ، ۳۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کے باوجود زید کا قول کس طرح درست ہوسکتا ہے یہ شخص (غالبًا) اہل حدیث معلوم ہوتا ہے اگر غالی نہ ہوتو اس کے پیچھے اقتداء درست ہے ۔ هو الموفق

سید علی ترمذی پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا حرکت کرنا فریب نظر ہے

سوال: سنا ہے کہ پیر بابا سید علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر حرکت کرتی ہے عین اسی طرح جس طرح کہ سانس لیتے وقت پیٹ اوپر نیچے جاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ یہاں زنا کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کسی کا خیال ہے کہ اس میں بارود وغیرہ ہے کوئی کہتا ہے کہ قیامت کی نشانی ہے شرعی حکم سے مطلع فرماویں۔

المستفتی: سیف الرحمن ہائی سکول ڈگر سوات ۱۹۷۲ء/۸/۲۳

الجواب: میں کہتا ہوں کہ یہ قبر کوئی حرکت نہیں کرتی ہے شاید کسی نے فریب نظر کی وجہ سے یہ حرکت محسوس کی ہو۔ فقط

سطیح کا واقعہ بدایہ والنہایہ میں موجود ہے

سوال: سطیح کا کیا مطلب ہے۔ ایک عالم نے کہا ہے کہ سطیح ایک ساحر اور نجومی آدمی تھا اور تمام نجومیوں کا استاد تھا یا وہ محض ایک لوتھڑا تھا۔ اس میں بالکل ہڈی کا نام نہ تھا اس لئے کہ وہ دو عورتوں کے ملنے سے پیدا ہوا تھا تو کیا دو عورتوں کے ملنے سے بچہ پیدا ہوسکتا ہے؟ اس قصہ کی حقیقت کیا ہے۔

المستفتی: بشیر احمد کمال پار ہوتی مردان ۱۹۷۵ء/۸/۲۴

الجواب: محترم المقام السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ سطیح کا واقعہ ابن کثیر نے بدایہ والنہایہ میں لکھا ہے لیکن کتاب کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں وضاحت سے قاصر ہوں۔ واللہ اعلم

امام ابوحنیفہ کا رمضان میں ۶۲ بار ختم قرآن کرنا

سوال: کیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ واقعی رمضان میں اکسٹھ (۶۱) دفعہ قرآن پاک ختم کرتے تھے اگر یہ بات درست ہے تو دلیل سے نوازیں؟

المستفتی: حافظ عبدالمؤمن جا تک قاضی آباد صوابی مردان ......۲/ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب:ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان میں امام ابوحنیفہ کی عبادت کے باب میں ۶۲ دفعہ ختم قرآن پاک کرنے کا ذکر کیا ہے۔﴿۱﴾ فلیراجع

امام ابوحنیفہ اور احادیث کی روایت وغیرہ

سوال: (۱)صحاح ستہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کیوں منقول نہیں ہیں حالانکہ دوسرے ائمہ سے احادیث منقول ہیں؟(۲)امام ابوحنیفہ کی کسی صحابی سے ملاقات ہوئی ہے یا نہیں اس کی وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: حافظ نوراحمد الدین ٹوپی مردان ۱۹۸۶ء/۱/۲۸

الجواب:امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سرد حدیث یعنی صرف الفاظ حدیث پہنچانا کم کرتے تھے اکثر استنباط اور استخراج کیا کرتے تھے﴿۲﴾ اسی وجہ سے الفاظ حدیث کے روایت کنندگان کم ہیں سرد کی مثال ایسی ہے کہ ایک سیر سونا یکے بعد دیگرے ہدیہ میں دیا جائے اور استنباط کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایک سیر سونے سے گھڑیاں بنا کر ہدیہ میں دیوے۔(۲)امام ابوحنیفہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بہت دفعہ دیکھا ہے۔﴿۳﴾وھو الموفق

ابن تیمیہ اور ابن قیم کے متعلق رویہ اعتدال

سوال:بعض کتب مثلاً صاوی وغیرہ نے ابن تیمیہ اور ابن قیم پر شدید رد کیا ہے اور بعض کتب مثلاً فیض الباری وغیرہ نے ان کی مدح کی ہے تو ان کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔تفصیل بیان کیا جائے؟

المستفتی: محمد علی نتھیا سنگھ سٹریٹ مسجد روڈ کوئٹہ ۱۹۸۴ء/۵/۲۱

الجواب: ابن تیمیہ کے متعلق اعدل الاقوال وہ قول ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے تذکرہ میں ذکر کیا ہے ملخصہ انہ حافظ عالم بارع ماھر فی علم القرآن والحدیث بلغ رتبۃ الاجتھاد لاکن لا اصولا و لا فروعا تفرد بھا و خالفناہ فیھا۔ وھو الموفق

﴿۱﴾علامہ ذہبی نے فرمایا۔کہ رات کو تہجد کیلئے کھڑا ہونا اور عبادت کرنا آپ سے بتواتر ثابت ہے ایک ایک رکعت میں ایک ختم قرآن شریف کرتے ......جس جگہ آپ نے وفات فرمائی سات ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم فرمایا تھا امام ابی یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا۔کہ ہر رات دن میں ایک ختم قرآن کرتے۔اور رمضان شریف سے یوم عید تک باسٹھ ختم فرماتے۔

(جواھر البیان ترجمہ الخیرات الحسان لابن حجر مکی ص ۸۱ ، ۸۲ الفصل الرابع عشر)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولانا نصیر الدین غورغشتوی ایک صالح عالم دین تھے

سوال: ایک امام مسجد جس نے شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب مرحوم غورغشتوی کی وفات کی خبر سن کر کہا کہ اچھا ہوگیا کہ ایک بدعتی فوت ہوگیا کیا واقعی مولوی مرحوم بدعتی تھے اگر نہیں تو ایسے عالم دین کو بدعتی کہنے والے مولوی جو کہ دیوبندیت کا دعویٰ کرتا ہے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: حکیم عبدلرزاق ہری پور ہزارہ.....۲۹ ۱۹/۳/

الجواب: یہ امام سب صالحین کی وجہ سے فاسق ہے﴿۱﴾ اس کے پیچھے اقتداء مکروہ تحریمی ہے۔

مولانا غلام اللہ خان صاحب دیوبندی تھے اور مبتدعین کیلئے سیف صارم تھے

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک مولانا تقریر کرنے آئے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اس گاؤں کے کچھ لوگ راولپنڈی کے مولانا غلام اللہ خان کو تقریر کیلئے بلا رہے ہیں حالانکہ مولانا غلام اللہ خان کا عقیدہ باطل ہے وہ ایک طاغوتی آدمی ہے وہ واجب القتل ہے اگر وہ یہاں تقریر کیلئے آئے تو اسے گولی ماردینی چاہیئے اس کو صحیح قرآن مجید پڑھنا بھی نہیں آتا وہ تو گدھے کی آواز جیسا قرآن پڑھتا ہے؟ اس واعظ کے بیان کے متعلق وضاحت مطلوب ہے۔

المستفتی: مولانا غلام یحییٰ پنڈی گھیپ ۲۲/جولائی ۱۹۷۵

الجواب: مولانا غلام اللہ خان صاحب کے عقائد علماء دیوبند (اہل سنت والجماعت) کے موافق ہیں

(بقیہ حاشیہ) ﴿۲﴾ قال ابن عابدين و الظاهر ان سبب عدم سماعه ممن ادركه من الصحابة انه اول امره اشتغل با لاكتساب حتى ارشده الشعبي لما رأى من با هر نجا بته الى الاشتغال با لعلم و لا يسع من له ادنى المام بعلم الحديث خلاف ما ذكرته . (ردالمحتار ص ۴۷ جلد ۱ مقدمه مطلب في ما اختلف فيه من رواية الامام عن بعض الصحابه)

﴿۳﴾ قال الحافظ ابن كثير انه ادرك عصر الصحابة وراى انس بن مالك قيل وغيره و ذكر بعضهم انه روى عن سبعة من الصحابة . (البداية و النهاية ص ۱۳۷ جلد ۱۰ الامام ابو حنيفه)

(حاشیہ صفحہ ہذا) ﴿۱﴾ مولانا نصیر الدین غورغشتوی پکے حنفی اور دیوبندی عالم دین تھے۔ صوبہ سرحد میں علم حدیث کے پہلے استاد تھے۔ اسلئے اسے صوبہ سرحد اور پشتون قوم کا شاہ ولی اللہ کہا جاتا ہے۔ نہایت متقی، صالح، خدارسیدہ بزرگ اور سنت کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ علوم ظاہرہ اور باطنہ کے بحر بیکراں تھے۔ مولانا قمر الدین اور مولانا حسین علی میانوالی کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے۔ (از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور بہر حال وہ مبتدعین کی سرکوبی کیلئے سیف صارم ہیں ان کو گدھا کہنے والا یا واجب القتل قرار دینے والا واجب التعزیر ہے پس یہ مقرر اور واعظ کوئی مبتدع ہے اس کی تقریر سننا حرام ہے۔ فقط

مولانا حمد اللہ ڈاگئی اہل سنت والجماعت میں سے ہے

سوال: بعض لوگ مولانا حمد اللہ ڈاگئی کو شرک و بدعت کی نسبت کرتے ہیں کیا واقعی وہ مشرک ہے وضاحت فرمائیے؟

المستفتی: عبدالرحمن جامع مسجد مکیہ فقیر آباد پشاور......۱۹؍ربیع الثانی ۱۴۰۲

الجواب: مولانا حمد اللہ فرقہ سلفیہ اور مخالفین کے نزدیک مشرک ہے اور دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔

مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام اللہ خان صاحب سے دورہ تفسیر پڑھنا

سوال: مولانا حسین علی اور مولانا غلام اللہ خان صاحب دیوبندی ہیں یا نہیں اور ان سے دورہ تفسیر پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

المستفتی: قائم دین ڈھوک زمان میانوالی ۱۹۷۸ء/۷/۲۳

الجواب: مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا غلام اللہ خان صاحب حنفی دیوبندی مسلک والے علماء ہیں اگر پنجاب میں یہ حضرات نہ ہوتے تو عوام شرک اور بدعات کو اسلام اور حنفیت قرار دیتے۔ وھو الموفق

مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد الیاس، مولانا تھانوی رحمہم اللہ پکے مسلمان اور اہل سنت والجماعت ہیں

سوال: ایک کتاب "تبلیغی جماعت زلزلہ اور مناظرہ بریلی" جن کے مصنف راشد القادری ہیں میں لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکابر مولانا الیاس، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا تھانوی نے حضور ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے بدعقیدہ ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ ہے اس کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟

المستفتی: اہالیان اسپنز دیر ۱۹۷۵ء/۱۰/۱۱

الجواب: مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا الیاس، مولانا تھانوی پکے مسلمان، دین کا درد رکھنے والے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اہل سنت والجماعت ہیں ان دعاۃ اسلام پر کفر کا فتویٰ دینے والا جاہل اور متجاہل ہے۔

مفتی محمود، غلام غوث ہزاروی وغیرہ علماء کو گالیاں دینا

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک گاؤں میں بعض لوگ مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب اور دیگر اکابرین جمعیت علماء کے پیچھے گالی گلوچ اور فحش باتیں کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کا شرعی حکم کیا ہے؟

المستفتی: رحمان الدین مہمندی ۱۲/صفر ۱۳۹۲ھ

الجواب : مسلمان کی گستاخی کرنا فسق ہے لحدیث رواہ مسلم "سباب المسلم فسوق "﴿۱﴾ اور علماء کی گستاخی میں کفر کا خطرہ ہے جبکہ ذاتیات پر مبنی نہ ہو فی الهندية و يخاف عليه الكفر اذا شتم عالما او فقيها من غير سبب. ﴿۲﴾ و هو الموفق

مولانا محمد طاہر پنج پیری کا سیاسی مسلک

سوال: مولانا شیخ القرآن محمد طاہر پنج پیر ضلع مردان صوبہ سرحد کا کیا عقیدہ ہے اور وہ کون سے مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور مولوی مذکور کا مسلک علماء دیوبند سے مختلف ہے یا موافق اور جمعیت علماء اسلام سے اس کا اتحاد ہے یا نہیں ہے اگر نہیں تو پھر کس جمعیت سے تعلق رکھتا ہے؟

المستفتی: محمد عبدالغفور نزول دروازہ ڈی آئی خان ۱۹۷۲ء/۷/۱

الجواب: مولوی محمد طاہر صاحب حنفیت کے لباس میں نجدیت کی اشاعت کرتا ہے۔ جمعیت کے ساتھ اس کا مودودیوں کی طرح مکمل افتراق ہے۔ و هو الموفق

﴿۱﴾ (صحيح البخاری ص ۱۲ جلد ۲ کتاب الايمان باب خوف المؤمن من ان يحبط عمله و هو لا يشعر)

﴿۲﴾ (فتاوی عالمگیری ص ۲۷۰ جلد ۲ و منها ما يتعلق با لعلم و العلماء مطلب فی مو جبات الكفر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

ما یتعلق بالافلاک

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰه تعالىٰ: اللّٰه الذى خلق السمٰوٰت والارض وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقاً لكم ج وسخر لكم الفلك لتجرى فى البحر بامره وسخر لكم الانهٰره وسخر لكم الشمس والقمر دائبين ج وسخر لكم الليل والنهاره . ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب ما یتعلق بالافلاک

چاند پر اترنا قرآنی نصوص سے مخالف نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ میں

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ از متعدد آیات قرآن حکیم صراحۃً معلوم است کہ قمر در آسمان دنیا است چنانچہ اللہ تعالیٰ در سورۃ فرقان میفرمایند .تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً و جعل فیھا سراجاً و قمراً منیراً. وسورۃ یس. وکل فی فلک یسبحون.

وسورۃ نوح وجعل القمر فیھن نوراً . در سورۃ یونس. والقمر نوراً ۔ وایں قسم متعدد آیات قرآنی دلالت صریح میکنند کہ قمر در آسمان مرکوز است۔ در تفسیر صاوی نوشتہ۔ کہ اعلم ان القمر فی سماء الدنیا اتفاقاً والشمس فی الرابعۃ ووجھھا مما یلی السماء وقفاھما مما یلی الارض.

(تفسیر صاوی بر جلالین) مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ در تفسیر خویش نوشتہ کہ از تمام نصوص قرآن معلوم است کہ قمر در آسمان دنیا است چرا کہ حرف ''فی'' نزد اہل لغت عربی ونزد اہل اصول ومعانی برائے ظرفیت مقرر است ۔ پس تاوقتیکہ دلیل قطعی از قرآن وحدیث صحیح پیدا نشود کہ قمر زیر آسمان است مایاں را بریں ایمان وعمل است۔ کہ قمر در آسمان است نہ کہ زیر آسمان۔ در تفسیر مدارک از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ واز عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی است کہ قمر در آسمان دنیا است وترجمہ فلک عام مفسرین بر آسمان میکنند۔ ایں دلائل مشتے نمونہ از خروارے نوشتم۔ شاید کہ ازالہ شکوک را کافی باشد۔ دیگر اینکہ شیاطین انس وجن از صعود آسمان بند وممنوع اند۔ قرآن شاہد است۔ پس از وضوح دلائل قرآن حکیم واقوال مفسرین واقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر کسے میگوید۔ کہ نصاریٰ امریکن بہ قمر رفتہ اند۔ ومتیوا اندر فتن آن کس محض جاہل وگمراہ میباشد بلکہ از ظاہر نصوص قرآن حکیم منکر معلوم میشود وانکار از آیات قرآن حکیم شقاوت وباعث عذاب دائم میباشد۔ والسلام

المستفتی: ماسٹر عبدالکریم شبقدر فورٹ چارسدہ پشاور ۱۹۶۹/۸/۱۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: واضح رہے۔ کہ قرآن اور حدیث میں لفظ ''فی'' کا استعمال ہوا ہے۔ جو کہ ظرفیت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ خواہ یہ ظرفیت واقعی ہو یا بادی اور ظاہری نظر میں ہو۔ جیسا کہ'' **وجدھا تغرب فی عین حمئۃ** ﴿۱﴾ '' میں وارد ہے۔ اور یہ بات کہ قمر مثلاً سماء اول کے ثخن میں مرکوز ہے۔ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور نہ اس پر کوئی دلیل قائم ہے۔ **صرح بہ العلامۃ الالوسی فی تفسیرہ (ص ۱۴۵ جلد ۲۸)** بلکہ یہ فلاسفہ یونان کا نظریہ ہے۔ جو کہ کتب تفسیر میں اس پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اور اس پر علماء کا اتفاق بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر مفسرین کے نزدیک چاند تارے آسمان سے نیچے ہیں۔ (**صرح بہ العلامۃ الألوسی فی تفسیر سورۃ انبیاء و سورۃ یٰس**) اور یہ حقیقت بھی قرآن وحدیث سے روشن ہے۔ کہ کفار آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں **قال اللہ تعالیٰ لا تفتح لھم ابواب السماء.** ﴿۲﴾ لہٰذا اگر چاند آسمان میں مرکوز ہو تو کفار اس کو نہیں چڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر آسمان سے نیچے ہو۔ تو چڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر معتمد ذرائع سے معلوم ہوا۔ کہ امریکہ کے کفار قمر کو چڑھ گئے ہیں۔ تو اس کے تسلیم میں حکمت ایمانی کو کوئی نقصان نہیں بلکہ حکمت یونانی کا غلط ہونا (آسمان کے ثخن میں مرکوز ہونے کا نظریہ) ثابت ہوا۔ فقط

سورج کا حرکت اور عرش کے نیچے سجدہ

سوال: **عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ حین غربت الشمس اتدری این تذھب ھذہ قلت اللہ و رسو لہ اعلم قال فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش فتستأذن فیؤذن لھا و یو شک ان تسجد ولا تقبل منھا و تستأذن ولا یؤذن لھاویقال لھا ارجعی من حیث فتطلع من مغربھاو ذلک قولہ تعالی والشمس تجری لمستقرلھا قال مستقرھا تحت العرش. متفق علیہ (باب علامات الساعۃ مشکواۃ شریف)** جدید نظریات کے مطابق سورج باضافت زمین ساکن ہے۔ اور سورج کا طلوع اور غروب ہونا زمین کی کروی گردش کی وجہ سے ہے نہ کہ سورج کے گردش۔ سورج نصف کرہ زمین پر ہر وقت چمکتا رہتا ہے۔ جبکہ باقی نصف کرہ پر رات ہوتی ہے۔ یعنی سورج تمام روئے

﴿۱﴾ (پارہ :۱۶ سورہ کھف رکوع :۲ آیت :۸۶)
﴿۲﴾(پارہ: ۸ سورۃالاعراف رکوع :۱۲ آیت:۴۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زمین سے بیک وقت کبھی بھی غائب نہیں ہوتا۔یعنی سورج لگاتار زمین کے کچھ حصوں پر طلوع ہوتا ہوانظر آتا ہے تو سورج اپنے مستقر تحت العرش پر کب جاتا ہے۔اور قبل از قیامت مغرب سے طلوع ہونے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ جواب سے نواز کر دارین کی ثواب حاصل فرماویں۔

المستفتی: نامعلوم

الجواب: صحیح سائنس سے قرآن اور حدیث کبھی بھی متضاد نہیں ہوسکتا ہے۔

(الف) اور اس حدیث کا بالخصوص جدید نظریات سے کوئی تصادم نہیں ہے۔حدیث شریف میں سورج کی جریان اور گردش سے ممکن ہے کہ حقیقی گردش مراد ہو اور ممکن ہے کہ مراد ظاہری اور بادی نظر میں گردش ہو جو کہ عوام کے سمجھ میں آسانی سے آسکتا ہے، پس سورج کے طلوع اور غروب میں دونوں احتمال موجود ہیں۔ایک سورج کی گردش کے وجہ سے جو کہ زمین کے ساکن ہونے والے ارباب نظر کا مسلک ہے اور دوسری زمین کے محوری گردش کی وجہ سے جو کہ زمین کے متحرک ہونے کے قائلوں کا مذہب ہے۔کیونکہ جانبین سے امارات اور دلائل موجود ہیں۔﴿۱﴾ (جزم و یقین نہیں)

(ب) اور سجدہ سے مراد انقیاد اور تابعداری ہے۔اور بعض محققین علماء نے لکھا ہے کہ سورج میں روح موجود ہے۔تو روح سجدہ کیلئے اوپر چڑھتا ہے۔اور جرم با قاعدہ اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے۔تو جس وطن کے نصف غروب متحقق ہو۔ان کے نسبت کہا جائے گا۔کہ سورج کا روح سجدہ کرتا ہے۔اگر چہ وہ ہر وقت ہو۔﴿۲﴾

﴿۱﴾ سائنسدانوں نے پہلے یہ نظریہ پیش کر دیا تھا۔کہ سورج چاند وغیرہ سیارے گردش کرتے ہیں۔اور زمین ساکن ہے۔پھر یہ نظریہ پیش کیا۔کہ سورج ساکن ہے۔اور زمین گردش کرتی ہے۔اور اب جدید سائنسدانوں کا نظریہ یہ ہے۔کہ زمین اپنے محور میں گردش کرتی ہے۔اور سورج اپنے محور میں۔پس قرآن و حدیث نے جو کچھ کہا ہے۔وہ علام الغیوب کی طرف سے ہے۔اور انسانی عقول روز اپنے نظریات کو بدلتے رہتے ہیں۔پس اس پر جزم و یقین نہیں کیا جا سکتا۔اور جو باتیں قرآن و حدیث سے مخالف اور متصادم ہونگے۔غلط ہونگے۔(مرتب)

﴿۲﴾ قال العلامه بدرالدین العینی الارضون السبع فی ضرب المثال کقطب الرحی والعرش لعظم ذاتی کالرحی فاینما سجدت الشمس سجدت تحت العرش و ذلک مستقرها السموات و الارضون و غیرهما من جمیع العالم تحت العرش فاذاسجدت الشمس فی ای مو ضع یصح ان یقال سجدت تحت العرش لا ینکر ان یکون لها استقرار تحت العرش من حیث لا ندرکه و لا نشاهده و انما اخبر عن غیب فلا نکذبه و لا نکفره ان علمنا لا یحیط به . (عمدة القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۱۹ جلد ۱۵ باب صفة الشمس و القمر بحسبان کتاب بدء الخلق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(ج) اس کی صورت یہ بھی ہے۔ کہ زمین کچھ وقت کیلئے ساکن ہو جائے۔ (قدیم حکماء کے نزدیک) اور یہ بھی صورت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زمین کے وقت میں انقلاب پیدا کرے۔ اور شرقی حرکت کے بدلے کچھ وقت کیلئے غربی ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ زمین کو شرقی حرکت دے سکتا ہے۔ وہ کچھ وقت کیلئے غربی بھی دے سکتا ہے۔ فقط

مضمون ''چاند تک انسان کی رسائی اور اسلام'' پر چند اشکالات کے جوابات

سوال محترم جناب عالی! رسالہ الحق شمارہ جمادی الاولیٰ میں آپ صاحب کا مضمون ''چاند تک انسان کی رسائی اور اسلام'' پڑھ کر کچھ شبہات دل میں پیدا ہو گئے ہیں امید ہے۔ کہ آپ صاحبان تسلی بخش جواب سے مشکور فرماوینگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کسی آیت کے تحت یہ فرمایا ہے۔ کہ النجوم قناديل بين السماء والارض الخ۔ اور کس صاحب تفسیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ پر یہ حوالہ دیا ہے؟ تمام ستارے آسمان کے نیچے ہیں۔ جناب کا یہ فرمانا کہ ستاروں سے ان شیاطین کا رجم تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ ستارے آسمانی دنیا سے باہر ہوں نیچے ہوں۔ اور دنیا کی زینت بھی ان ستاروں سے تب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ ستارے آسمان کے نیچے ہوں۔ اور اس سے پہلے لامحدود پرواز کے تحت اس شان والا نے سورۃ جن کی آیت بیان فرمائی ہے۔ انا لمسنا السماء فوجدنا ها ملئت حرساً شديداً و شهبا الخ تو گویا آسمان تک پہنچنا پہلے اور پہرہ داروں کا اور ستاروں کا معلوم ہونا بعد میں ہوا۔ یعنی آسمان کے ساتھ مس کر کے انکو معلوم ہوا کہ یہ آسمان پہرہ داروں اور ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔ جیسا کہ آیت کی ترکیب سے اور ''وجدناها'' کی ضمیر اور ''ملئت'' کی ضمیر سے واضح ہے۔ تو اگر ستارے آسمان کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں۔ تو پھر ایسا ہوگا۔ کہ ستاروں پر سے گزر کر اور پہرہ داروں سے گزر کر مس سماء کیا۔ اور بعد میں پھر پہرہ داروں اور ستاروں کا وجدان ہوا۔ حالانکہ یہ معنی کسی طرح بھی آیت سے جوڑ و مطابقت نہیں رکھتا۔ بلکہ آیت کی ترکیب بدل جاتی ہے۔ كل في فلك يسبحون . يعني اليل والنهار والشمس والقمر كلهم و يسبحون۔ اى يدرون في فلك السماء قاله ابن عباس وعكرمه والضحاک والحسن و قتاده و عطاء الخراسانى و قال عبد الرحمن بن زيد بن اسلم في فلك بين السماء والارض رواه ابى حاتم وهو غريب جداً بل منكر (ابن كثير) تبارک الذى جعل في السماء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بروجاً الخ فيها في السماء قاله ابن عباس رضي الله عنه تنوير المقباس من تفسير ابن عباس رضي الله عنه . فيها سے ظاہراًان کواکب کا آسمان کے اندر مرکوز ہونا معلوم ہوتا ہے۔بیان القرآن اشرف علی تھانوی صاحب کاراجح قول بھی یہی ہے امید ہے۔آپ صاحبان بالا اشکالات کا شافی جواب ارقام فرمائینگے۔

المستفتی: میاں انوارالدین مسجد دربار زیارت کا کا صاحب ۱۹۶۹ء/۹/۲

الجواب :(۱)ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول تفسیر روح المعانی ص۵۰ جلد۳۰ میں مسطور ہے۔

(۲) ستاروں پر جنات وغیرہ کا گزرنا اور آسمان مس کرنا کوئی امر مستحیل نہیں ہے۔کیونکہ جنات پر شہاب ثاقب اس وقت مسلط کیا جاتا ہے۔جبکہ استماع کرتے ہیں۔اور استماع کیلئے زیر و بالا یکساں ہیں۔بے شک اشکال اس وقت لازم ہوتا جبکہ صرف بالا جانے سے شہب مسلط ہوتے۔والامر ليس كذلک كما لا يخفى على من تفكر في آيات القرآن حيث قال تعالىٰ فمن يستمع الآن يجد له شهابا رصداً ﴿۱﴾ و قال تعالىٰ لا يسمعون الى الملأ الا علىٰ و يقذفون من كل جانب .﴿۲﴾

(۳) فلک اور سماء ایک چیز کا نام ہے۔یا یہ الگ الگ چیزیں ہیں اس میں مفسرین مختلف ہیں۔اکثر مفسرین اختلاف پر قائل ہیں۔(صرح به الا لوسى في تفسير روح المعانى ص ۴۰ جلد ۱۷)

(۴) کلمہ "فی" ظرفیت کیلئے موضوع ہے نہ کہ رکزیت کیلئے۔﴿۳﴾یعنی لغت اور عرف میں کلمہ"فی" کا مراد یہ ہوتا ہے۔کہ اس کا مدخول کسی چیز کا ظرف ہے۔اور یہ مراد نہیں ہوتا ہے۔کہ کوئی چیز اس کے مدخول کے ثخن میں مرکوز ہے۔اور ظرفیت بھی کبھی بادی اور سرسری نظر میں مراد ہوتا ہے۔ كما في وجدها تغرب في عين حمئة.﴿۴﴾ نیز جس زمین اور آسمان کو کروی شکل میں تسلیم کیا جائے۔تو اس تقدیر پر زمین اور شمس وقمر کے فی السماء ہونے میں کوئی دقت نہیں ہے۔(۵) راجح اور مرجوح کا یہ ضابطہ قابل تسلیم ہے۔فقط

﴿۱﴾(پارہ :۲۹ سورۃ جن آیت:۹)

﴿۲﴾ (پارہ :۲۳ سورۃ صافات آیت:۸)

﴿۳﴾ قال عبدالرحمان الجامي و في للظرفية اى لظرفية مدخولها لشي حقيقة نحو الماء في الكوز او مجازا نحو النجاة في الصدق وبمعنى على قليلاً . (شرح جامى ص ۲۸ ۳بيان الحروف الجر)

﴿۴﴾(پارہ :۱۶ سورۃ الكهف ركوع ۲۰ آيت :۸۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چاند تک انسان کی رسائی چند شبہات کا ازالہ

سائنس کی دنیا میں خلائی فتوحات کے غلغلہ نے عوامی اذہان میں جو تہلکہ مچا دیا۔ اور روسی دعوی کہ روس کے محکمہ " خلائی تحقیقات " نے لونا نمبر کو چاند کی سطح پر اتار دیا۔ اسی طرح امریکی خلائی جہاز اپالو دہم وغیرہ کے تجربے سامنے آئے۔ تو مذہب اور سائنس کے دائرہ کار اور حدود سے لاعلمی، طبیعاتی علوم میں ناپختگی اور مذہب سے دوری یا کم علمی کی وجہ سے عام مسلمان شکوک وشبہات میں مبتلا ہوئے۔ اسی وجہ سے چاند تک انسان کی رسائی کے بارہ میں دارالافتاء میں بے شمار استفتاءات اور خطوط موصول ہوئے۔ حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم نے اس قسم کے توہمات اور شکوک وشبہات کا رد کرتے ہوئے شریعت غراء کی روشنی میں ایک تفصیلی مضمون ماہنامہ الحق جولائی، اگست ۱۹۶۹ء کے شماروں میں شائع کیا چونکہ بعض استفتاءات میں اس مضمون کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لئے برائے افادہ عام پیش کیا جا رہا ہے۔ (از مرتب)

(الف) اولاً چند بنیادی باتیں عرض ہیں۔ واضح رہے کہ تمام اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اس سارے عالم کا بنانے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اور وہ اس عالم کے تمام ذرات اور تمام ان قوتوں سے جو کہ عالم میں ودیعت کی گئی ہیں بخوبی عالم اور واقف ہے۔ پس جو حقائق اللہ تعالی نے وحی کے ذریعہ بیان کئے ہیں ان میں غلطی ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سائنس اور وحی میں اگر تصادم محسوس ہو تو یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ سائنسدانوں نے پوری تحقیق نہیں کی ہے ورنہ ان کی صحیح تحقیقات وحی سے کبھی متصادم نہ ہوتیں کیونکہ وحی اور سائنس (جو واقعات پر مبنی ہو) میں مخالفت اور تصادم ناممکن ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے وحی اس مقصد کیلئے نازل کی ہے کہ انسان کو تعلق مع اللہ کے حصول کے طریقے معلوم ہوں اور مرضیات الٰہی غیر مرضیات سے ممتاز ہوں، وحی الٰہی کا مقصد اسلحہ سازی اور کارخانہ سازی نہیں ہے اور نہ قران کریم تاریخ یا جغرافیہ کا صحیفہ ہے، ان مقاصد کی تحصیل کیلئے نعمت خداداد یعنی عقل کا استعمال ضرورت کے وقت کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحی میں ایسے حقائق کی طرف کوئی تعرض نہیں کیا جاتا ہے جن کا نزول وحی کے مقصد کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہ ہو۔

(ج) عقلیات اور اسرائیلیات کے ساتھ اسلامی رویہ یہی چلا آیا ہے کہ ان میں سے جو امور وحی سے مخالف ہوں ان کی تکذیب کی جائیگی، اور جو مخالف نہ ہوں تو وہ دو قسم کے ہیں، ایک یہ کہ مشاہدہ یا دلیل سے ان کا ثبوت ہوا ہو تو ان کی تصدیق کی جائے گی۔ دوسرا یہ کہ مشاہدہ یا دلیل سے ان کا ثبوت نہ ہوا ہو تو ان کی نہ تصدیق کی جائے گی اور نہ تکذیب۔

(د) قرآن اور حدیث سے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ کفار آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لا تفتح لهم ابواب السماء، مکذبین اور کفار کیلئے (ان کے اعمال اور ارواح اور اجساد کیلئے)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے (سورۃ الاعراف رکوع ۵) لیکن آسمان تک جانے سے ممنوع نہیں ہیں، اور نہ آسمان تک جانا مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے (ومن ادعیٰ فعلیہ البیان) بلکہ شیاطین اور جنات کا آسمان تک چڑھنا اور آسمان کو چھونا نص قرآن سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وانا لمسنا السمآء فوجدناها ملئت حرساً شديداً و شهباً (سورۃ جن) لہٰذا جو اشیاء آسمان سے نیچے ہیں کفار کیلئے ان پر چڑھنا ممنوع نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

........(ھ) چاند کے متعلق حکماء یونان (سائنس دانوں) کا خیال اور عقیدہ تھا کہ چاند پہلے آسمان کے ثخن میں مرکوز ہے اور بہت سے اہل اسلام بھی ان سے موافقت کرتے تھے۔ اس بناء پر کہ یہ عقیدہ نصوص سے متعارض نہیں تھا۔ اس لئے کہ قرآن وحدیث میں چاند کے متعلق صاف طور پر نہیں کہا گیا تھا، کہ چاند آسمان کے ثخن میں مرکوز ہے اور نہ یہ کہا گیا ہے کہ کہ چاند آسمان وزمین کے درمیان فضاء میں ہے کیونکہ قرآن کے مقصد نزول کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا، بیشک قرآن مجید میں چاند کے متعلق "فی" کا لفظ استعمال ہوا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وجعل فيها سراجاً وقمراً منيراً، وقال الله تعالىٰ جعل القمر فيهن نوراً، وقال الله تعالىٰ كل فى فلك يسبحون ۔ مگر کلمہ "فی" کا مدلول ظرفیت ہے نہ کہ مرکوزیت، یعنی "فی" کا مدلول یہ ہے کہ اس کا مدخول کسی چیز کیلئے زمان یا مکان ہوگا، اور یہ معنی نہیں ہے کہ اس کے مدخول میں کوئی چیز مرکوز ہوگی۔ زید فی الدار، فی المسجد، فی السوق، فی الجنۃ سے یہ مراد نہیں ہے کہ زید، ان اشیاء میں مرکوز ہے۔ (وهذا مما لا يخفىٰ على من تفكر فى الاستعمال) نہ یہ لغت کا تقاضا ہے نہ یہ عرف کا۔ اور مزید برآں یہ کہ ظرفیت سے ہمیشہ کیلئے یہ مراد نہیں ہوتا ہے کہ کلمہ "فی" کا مدخول نفس الامر اور حقیقت میں ظرف ہوگا۔ بلکہ بسا اوقات اس سے مراد بادی اور ظاہری نظر میں ظرفیت ہوتی ہے، خصوصاً ایسے مقام میں جبکہ عام اذہان کے لئے حقیقت کے سمجھنے میں مشکلات پیش ہونے کا خطرہ ہو۔ اور یہ معنی بھی فصیح اور بلیغ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وجدها تغرب فى عين حمئة (ذوالقرنین نے سورج کو ایک گدلے تالاب میں ڈوبتے پایا) اس کا مقصد بھی یہی ظاہری نظر میں آنا ہے نہ کہ حقیقت میں ایسا تھا۔ تو اس تحقیق کی بناء پر یہ گنجائش بھی نکلی کہ چاند کا فی السماء ہونا بادی اور ظاہری نظر میں ہو۔

........(و) یہاں یہ بھی ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ فلک اور سماء بعض مفسرین کے نزدیک ایک ہی چیز کے نام ہیں، لیکن تحقیق یہ ہے کہ فلک مدار کو کہا جاتا ہے نہ کہ آسمان کو۔ (قال العلامة الآلوسى فى تفسيره جلد ١٧ ص ٣٠) والفلك فى الاصل كل شئ دائر ومنه فلكة المغزل والمراد به هنا على ماروى عن ابن عباس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والسدی رضی اللہ تعالیٰ عنهم السماء وقال اکثر المفسرین هو موج مکفوف تحت السماء یجری فیه الشمس والقمر وقال الضحاک هو لیس بجسم وانما هو مدار هذه النجوم. انتهیٰ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ "بیان القرآن" میں فرماتے ہیں، فلک گول چیز کو کہتے ہیں، چونکہ شمس وقمر کی حرکت مستدیر ہے اس لئے اس کے مدار کو فلک فرمادیا، خواہ وہ آسمان ہو یا فضا بین السمائین ہو یا فضا بین الارض والسماء ہو یا ثخن سماء ہو، کوئی نص سے اس میں قطعی نہیں اور سلف سے تفسیریں مختلف منقول ہیں، کما فی الدر المنثور. اس لئے اس کو مبہم ہی رکھنا اقرب الی الاحتیاط ہے۔ (سورۃ الانبیاء رکوع ۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ فلک اور سماء الگ الگ چیزیں ہیں، نیز اس کی بھی تائید ہوئی کہ شمس وقمر آسمان کے ثخن میں یقینی طور پر مرکوز نہیں ہیں۔

(ز) نجوم (تاروں) کے متعلق علامہ آلوسی رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں، ان النجوم قنادیل معلقة بین السماء والارض بسلاسل من نور بایدی ملئکة من نور (روح المعانی جلد ۳۰ ص ۵۰) یعنی ستارے آسمان اور زمین کے درمیان ہیں اور آسمان کے ثخن میں مرکوز نہیں ہیں۔ مزید فرماتے ہیں۔ لم یقم دلیل علیٰ ان شیئا من الکواکب مغروز فی شیٔ من السمٰوٰت کالفص فی الخاتم (روح المعانی جلد ۲۸ ص ۴۵) حالانکہ ان کے متعلق اللہ فرماتا ہے، تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً (سورۃ الفرقان) اور بروج سے مراد نجوم اور تارے ہیں۔ (فی التحقیق وھو منقول عن السلف) اور فرماتے ہیں، وزینا السماء الدنیا بمصابیح (سورۃ الملک ۵) تو جس طرح نجوم کے متعلق کلمہ "فی" استعمال ہوا اور ان کو زینت سماء کہا گیا ہے، اور باوجود اس کے کہ یہ آسمان میں مرکوز نہیں بلکہ بادی اور ظاہری نظر پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔ اسی طرح چاند کے متعلق بھی کہا جائے گا بلکہ جب یہ تسلیم کیا جائے کہ زمین اور آسمان دونوں گول ہیں تو اسی تقدیر پر چاند اور سورج بلکہ زمین تمام کے تمام پر یہ اطلاق بلا ریب صحیح ہے کہ یہ چیزیں آسمان اور آسمانوں میں ہیں۔

اس تمہید کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ مسلمانوں کیلئے چاند اور سورج بلکہ آسمان پر اترنا ممکن ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کا آسمانوں کی طرف مافوق الاسباب چڑھنا اس امکان کی واضح دلیل ہے کیونکہ اس حکم کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہونے پر کوئی دلیل قائم نہیں۔ بیشک امریکہ وغیرہ کے کفار کیلئے ناممکن ہے کہ وہ آسمان میں داخل ہو جائیں لیکن جو چیزیں آسمان سے نیچے ہیں ان پر اترنا کفار کیلئے ناممکن اور ممنوع نہیں ہے۔ پس اگر چاند آسمان سے نیچے ہو جیسا کہ یہ اکثر مفسرین کی رائے ہے تو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کفار کیلئے اس پر اترنے میں کوئی استحالہ نہیں ہے۔ باقی رہا امریکہ کا یہ دعویٰ کہ

(۱) اس نے چاند پر انسان اتارا ہے، تو اس کے تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسے دعوؤں کا وحی کے ساتھ کوئی تصادم نہیں ہے۔

(۲) آلات اور رصد گاہوں کے ذریعہ سے اس کا مشاہدہ ہوا ہے۔

(۳) روس وغیرہ جو کہ امریکہ کے مخالف ہیں انہوں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

(۴) نیز شریعت میں کفار کے دنیوی اخبارات پر اعتماد کرنا جائز ہے بلکہ اس میں دینی مصالح بھی موجود ہیں۔ خصوصاً رفع عیسیٰ علیہ السلام اور واقعہ معراج کا ذہن نشین ہونا اور کفار پر اتمام حجت ہونا اور انکار کی صورت میں قرآن مجید کی تکذیب کا خطرہ ہے، خصوصاً جبکہ عام سروس شروع ہو جائے لہٰذا اس کو تسلیم کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ البتہ اس سے حکمت یونانی کو سخت صدمہ پہنچا کیونکہ اس کا یہ اعتقاد کہ چاند آسمان کے ثخن میں مرکوز ہے غلط ثابت ہو گیا۔

چند شبہات کا ازلہ

(۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، **ولکم فی الارض مستقر** (تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے) اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان علویات پر نہیں اتر سکتا ہے ورنہ عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کس طرح آسمان پر ٹھکانا رکھتے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ عام طور پر انسان زمین پر ٹھکانا رکھے گا کیونکہ دنیوی زندگی کی ضروریات کا یہاں انتظام ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ بعض افراد (مافوق الاسباب یا ماتحت الاسباب) خلاف عادت علویات پر اتر جائیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **وفیھا نعید کم** (اس زمین میں تم کو لوٹا دیں گے) اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ انسان خلائی پرواز نہیں کر سکتا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی نہ کسی وقت ضرور زمین میں لوٹایا جائیگا۔ خواہ موت کیساتھ متصل ہو یا حشر سے پہلے ہو۔

(۳) **وحفظناھا من کل شیطان رجیم** (محفوظ رکھا ہم نے اس کو ہر شیطان مردود سے) تو اس سے مراد لمس اور آسمان تک چڑھنے سے حفاظت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد آسمان کے حالات سے خبرداری سے حفاظت ہے یا آسمان کے باشندوں کے اختلاط سے۔ (**صرح به الآلوسی فی تفسیر ۵ ص ۲۳ جلد ۱۴**)۔

(۴) شہاب ثاقب کا حملہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ شیاطین استماع کرنے لگتے ہیں، **قال اللہ تعالیٰ فمن یستمع الآن یجد له شهاباً رصداً**۔ اور قرآن حکیم سے یہ معلوم نہیں کہ صرف چڑھنے سے یہ حملہ شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا کفار کی آسمان تک رسائی میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سورج اور چاند کس آسمان پر ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سورج کس آسمان پر ہے۔ اور چاند کونسی آسمان پر ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی شفیق احمد ڈیلوری ایجنٹ کسروال ضلع ساہیوال ۱۹۶۹ء

الجواب: حکماء یونان (یونانی سائنسدانوں) کے نزدیک سورج آسمان چہارم میں ہے۔ لیکن قرآن و حدیث میں اس غیر ضروری امر کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا ممکن ہے۔ کہ آسمان چہارم میں ہو یا پہلے آسمان میں ہو۔ اور ممکن ہے کہ فضا میں ہو (وھو المتبادر) وجمیع الاقوال فی الدر المنثور فلیراجع الیه . فقط

قرآن وحدیث از رکزیت یا تعلیق شمس وقمر ساکت است

سوال: چہ میفر مایند مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ در قرآن مجید است۔ رب السموٰت والارض و ما بینهما و رب المشارق ' انا زینا السماء الدنیا بزینت ن الکوا کب الخ۔ ہرگاہ ثابت شدہ کہ شیطان دشمن اللہ پاک است۔ بداں سبب بطرف آسمان طاقت رفتن ندارد۔ غیرہ کسان کافران چوگرنہ دوستان اللہ پاک است۔ کہ بآسمان میروند و بر ماہ سکونت گیرند وحال آنکہ ماہ درفلک داخل آسمان است لقوله تعالیٰ . و جعل القمر منهن نوراً و جعل الشمس سراجاً ۔ (نوح) القصہ حضرت ﷺ فرمودہ کہ من در بیت ام ہانی بنت ابی طالب موجود بودم کہ جبرئیل علیہ السلام براق روانہ کردہ بر براق سوار شدم بہ بیت المقدس رسیدم۔ آنجا انبیاء علیہم السلام راامامت کردہ باز بطرف آسمان روان شدم۔ چونکہ بآسمان رسیدم۔ جبرئیل علیہ السلام در پیش آمدہ۔ فصاح جبرائیل یا اسمعیل افتح الباب فقال اسمعیل من علی الباب فقال انا جبرئیل الخ اندرون آسمان شدیم چوں بالا شدیم بمقام ماہ رسیدیم مہتاب را گرداں نشانید وگرداں راسہ صد وشصت (۳۶۰) گوشہ ہست۔ و بر ہر گوشہ فرشتہ مقرر است وگرداں ماہ رامیکشد۔ چوں ماہ فرو شود باز بطرف عرش مجید میکند۔ چوں بزیر عرش مجید رسید شود۔ آنجا اللہ تعالیٰ راسجدہ کند۔ واپس بحکم اللہ پاک بمطلع خود بیاید چنیں آفتاب بزیر عرش مجید سجدہ کند۔

المستفتی قاضی شہزادہ کنڈ یربالا مبت ڈیرا سٹیٹ ۸/۹/۱۹۶۹ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: شمس وقمر وغیرہ درآسمان مرکوز اند یا درفضا معلق اند قرآن وحدیث ازیں ساکت اند۔ وآثار دروے مختلف اند۔ لہٰذا ممکن است ارتقاء کفار بہ قمر بہ تقدیر ثانی۔ وہمیں قول اکثر مفسرین است(وصرح به الألوسی فی روح المعانی)وبرائے مزید وضاحت رسالہ الحق اکتوبر ونومبر ۱۹۶۹ء ملاحظہ کنید۔فقط

چاند پراترنا حکمت یونانی کیلئے خطرہ ہے حکمت ایمانی کیلئے نہیں

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں کہتا ہوں کہ انسان چاند پرنہیں چڑھ سکتے۔اور ہمارے امام صاحب اوردوسرے لوگ کہتے ہیں کہ انسان چاند پراترسکتا ہے۔یہ ممکن ہے۔تو کیا یہ بات صحیح ہے یانہیں؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کافر کی روح خواہ بلا جسد ہو یا مع الجسد ہو آسمان تک جاسکتا ہے۔اوراوپرنہیں جاسکتا ہے(لاتفتح لهم ابواب السماء)﴿۱﴾اورقرآن وحدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ چاند وغیرہ آسمان سے نیچے ہیں یااوپر ہیں اتنا ذکر ہے کہ کل فی فلک یسبحون۔﴿۲﴾لیکن فلک سے مراد مدار ہے۔نہ آسمان۔لہٰذا اگر چاند آسمان سے نیچے ہوتو اس کوکافر چڑھ سکتے ہیں اوراگراوپر ہوتونہیں چڑھ سکتے ہیں۔آپ بھی انتظار کریں ہم بھی انتظار میں ہیں کہ اگر چڑھ گئے تو پتہ چل جائیگا کہ یہ آسمان سے نیچے ہیں اور بالفرض اگر چڑھ جائیں تو حکمت یونانی کوخطرہ لاحق ہوگا۔حکمت ایمانی کوکسی وقت خطرہ لاحق نہیں ہوسکتا ہے۔فقط

چاند ستارے وغیرہ آسمان کے نیچے ہیں

سوال: محترم جناب مفتی صاحب! ہمارے پیش امام صاحب کہتے ہیں کہ امریکہ والے اسلئے چاند پر چڑھ گئے ہیں کہ چاند تارے اورسورج آسمان کے نیچے ہیں۔جبکہ مقتدی حضرات کہتے ہیں کہ مولوی صاحب غلط کہتے ہیں۔چاند آسمان میں ہے کیونکہ آیت کا یہی ترجمہ ہوسکتا ہے۔وجعل القمر فیهن نوراً وجعل الشمس سراجاً (نوح) اورچاند ہم نے آسمانوں میں نور پیدا کیا۔اورسورج کواس میں چراغ ٹھہرایا۔مقتدی قرآنی آیت دلیل میں پیش کرتے ہیں اورمولوی صاحب کہتے ہیں کہ نہیں یہ آسمان سے کوئی چھ ہزارمیل دورفاصلے پر

﴿۱﴾(پارہ: ۸سورۃاعراف رکوع :۱۲ آیت:۴۰) ﴿۲﴾(پارہ:۲۳ سورۃیس رکوع :۲ آیت :۴۰)

ہیں آپ مہربانی فرماکر ہمیں قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت فراہم کریں۔ ورنہ یہاں کوئی اور بغاوت پیدا ہوگی۔ لہذا تصفیہ کیلئے ہمارے لئے کوئی دلیل پیش کریں۔

المستفتی: شیخ سلطان حسن کلاتھ مرچنٹ پارہ چنار۔ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

الجواب: قرآن وحدیث سے یہ حقیقت معلوم ہے۔ کہ کفار آسمان کو داخل نہیں ہو سکتے۔ باقی آسمان سے جو چیزیں نیچے ہیں ان پر اترنے سے کفار ممنوع نہیں ہیں۔ اور لفظ'' فـی '' یہ تقاضا نہیں کرتا ہے۔ کہ چاند وغیرہ آسمان کے ثخن میں ہوں۔ اور نہ اس پر کوئی دلیل قائم ہے۔ (روح المعانی ص ۱۴۵ جلد ۲۸) بلکہ جب ظاہری نظر میں ظرفیت ثابت ہو تو بھی لفظ ''فی'' کے استعمال کیلئے کافی ہے۔ **کما فی وجدها تغرب فی عین حمئة** ۔ ﴿۱﴾ یہی وجہ ہے۔ کہ مفسرین اس میں مختلف ہیں۔ لیکن اکثر یہ فرماتے ہیں کہ چاند اور تارے آسمان سے نیچے ہیں (صرح بہ فی روح المعانی تفسیر سورۃ انبیاء ویونس) اور جب دلیل سے یہ ثابت ہو جائے کہ کفار چاند پر اترے ہیں تو یہ متعین ہوگا کہ چاند آسمان سے نیچے ہے۔ فقط

چاند تاروں کے آسمان سے نیچے ہونے پر دوبارہ استفسار

سوال: السلام علیکم! بعد عرض آنکہ ہم خیریت سے نہیں۔ جوابی خط میں ہماری دلی بات نہیں تھی۔ ہم پتہ اور کہہ رہے تھے اور آپ نے پتہ اور لکھا تھا۔ یہاں تک کہ آپ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ امریکہ والے چاند پر گئے ہیں کیونکہ چاند نیچے ہے۔ آپ نے جو حدیث شریف لکھا ہے وہ ابھی منسوخ ہے۔ جس بات کا آپ ثبوت نہیں دے سکتے۔ تو غلط جواب بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ قرآن کریم کے بہت سے آیات سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ چاند آسمان میں ہے اور آپ نے کچھ اور جواب دیا ہے کل امریکہ والے یہ کہیں گے کہ ہم عرش معلیٰ پر گئے ہیں یا آسمان پر گئے ہیں تو پھر بھی آپ یہی لکھو گے کہ ٹھیک ہے چڑھ سکتے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور رسالہ وغیرہ لوگوں کو مت ارسال کریں۔ کیونکہ یہ رسالے ہم تم جیسے لوگ لکھتے اور مانتے ہیں اور قرآن وحدیث اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان ہیں اگر آپ لوگوں کو کچھ معلوم نہیں تو یہ حدیث دیکھیں۔ بخاری شریف میں حدیث ہے۔ کہ

﴿۱﴾ (پارہ: ۱۶ سورۃ کهف رکوع ۲ آیت: ۸۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چانداور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ان میں کوئی بھی دخل نہیں کرسکتا۔اسکے علاوہ تفاسیر ابن کثیر،حقانی،عزیزی،ابوسعودان سب میں یہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے نظام میں خلل نہیں ڈال سکتا اسی طرح جواب دیا کریں۔اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بولتا۔و **حفظناها من کل شیطان رجیم** . برائے مہربانی صحیح جواب لکھ دیں۔

المستفتی: شیخ سلطان حسن کلاتھ مرچنٹ پارہ چنار ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

الجواب: قرآن مجید اوراحادیث سے یہ حقیقت ثابت ہے۔کہ کفار آسمان کوداخل نہیں ہوسکتے ہیں۔**لا تفتح لهم ابواب السماء**﴿۱﴾ (**وهكذا في حديث رواه احمد**) تو جب آسمان میں کفار داخل نہیں ہوسکتے ہیں تو عرش معلی کو کبھی نہیں چڑھ سکتے ہیں۔اور آسمان تک پرواز کرنا نہ مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے اور نہ کفار پر ممنوع ہے۔(**ومن ادعى فعليه البيان**) بے شک آسمان کے باتوں کے سننے سے شیاطین ممنوع ہیں اور آسمان ان سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔نہ کہ مس اور چڑھنے سے ممنوع ہیں **كما لا يخفى على من تفكر في القرآن . قال الله تعالىٰ لا يسمعون الى الملأ الاعلى و يقذفون من كل جانب** ﴿۲﴾ **وقال وانا لمسنا السماء فوجدنا ها ملئت حرسا شديداً و شهبا وانا كنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن يستمع الآن يجد له شهابًا رصداً.** ﴿۳﴾ **فقط**

چاند تک انسان کی رسائی ممکن ہے

سوال :امریکہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ان کا اپالوراکٹ اورروس کا کاسموس نامی راکٹ چاند پر اترا ہے۔ اوراس مہینہ کے پہلے ہفتے میں ریڈیو پاکستان باربار نشر کرتا ہے۔کہ اپالو۱۲ کے لائے ہوئے پتھروں کی نمائش پاکستان میں بھی ہوئی ہے۔تو کیا چاند پر اترنا انسانی بس کی بات ہے؟اگر یہ کام انسانی بس کی بات نہ ہواور خلاف شریعت ہو۔تو امریکہ اورروس اوردوسرے ممالک جو یہ دعویٰ کرتے ہیں تو پاکستان جوایک اسلامی ملک ہے اس کی تردید کیوں نہیں کرتا اور بڑے بڑے علماءکرام اس کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھاتے۔اب ہم اپنے بات پرڈٹ

﴿۱﴾(پارہ :۸ سورۃ اعراف آیت : ۴۰ رکوع :۱۲)
﴿۲﴾(پارہ :۲۳ سورۃ صافات آیت:۸)
﴿۳﴾(پارہ :۲۹ سورۃ جن رکوع :۱۱ آیت ۹،۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جائیں یاامریکہ کامانیں۔نیز چاندآسمان میں ہے یاآسمان سے نیچے ہے؟ہمیں تفصیلی معلومات ارسال فرمائیں۔

المستفتی: کرامت اللہ امازئی چروڑی،چملہ سوات......۱۹۶۹ء

الجواب: قرآن اور حدیث سے یہ امر معلوم ہے۔کہ چاند آسمان میں مظروف ہے۔اور یہ معلوم نہیں کہ چاند آسمان میں مرکوز ہے۔ لان کلمة "فی" معناها الظرفية لاالركزية ۔لہٰذا ممکن ہے۔کہ آسمان کے ثخن میں ہو۔ کما قال به حكماء اليونان ۔اور ممکن ہے کہ فضاء میں ہو۔اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار میں اختلاف موجود ہے(كما لا يخفىٰ علی من راجع الی روح المعانی) ہٰذا اس مسئلہ میں تشدد نہیں کرنا چاہیے۔ بے شک قرآن مجید سے یہ امر معلوم ہے کہ کفار کے ارواح خواہ بلا جسد ہوں یا با جسد ہوں آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے۔قال اللہ تعالیٰ لا تفتح لهم ابواب السماء ﴿۱﴾ پس اگر چاند آسمان سے نیچے فضاء میں ہو تو اس پر کفار کا اترنا کوئی امر مستبعد نہیں ہے۔جیسا کہ شیاطین الجن کا آسمان پر چڑھنا ممکن اور واقع ہے اور بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاند تارے بلکہ سورج آسمان سے نیچے فضاء میں ہیں۔مزید معلومات کیلئے رسالہ الحق ماہ اکتوبر ۱۹۶۹ء ملاحظہ کریں۔فقط

چاند سورج کا آسمانوں میں ہونا حکماء یونان کا نظریہ ہے

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ صاحبان کا ایک رسالہ ہمارے علاقے میں آتا ہے جس میں تحریر تھا کہ چاند آسمان میں نہیں ہے اور قرآن مجید میں بھی چاند کے آسمان میں ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔بلکہ آسمانوں سے نیچے ہے۔میری تعلیم چونکہ کم ہے مگر صرف ایک قرآن مجید تفسیر ابن کثیر اردو پ ۲۵ ہمارے ساتھ ہے۔جس میں تحریر ہے کہ سات آسمان دنیا میں موجود ہیں(پ : ۲۹ ع: ۹ ص ۴۳) (پ: ۴ ع: ۴) سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ چاند آسمان میں موجود ہے۔برائے مہربانی مکمل مسئلہ تحریر کر کے ارسال فرمادیں۔تاکہ میری اور قوم کی صحیح تسلی ہو جائے۔

المستفتی: تراب گل کوٹ ملاکنڈ ایجنسی ۲۹/۹/۱۹۶۹ء

الجواب: قرآن وحدیث میں یہ تصریح نہیں ہے۔کہ چاند اور تارے آسمان میں مرکوز ہیں۔اور نہ یہ تصریح ہے۔کہ چاند اول آسمان میں ہے۔اور سورج چہارم آسمان میں ہے۔درحقیقت یہ حکماء یونان کا عقیدہ ہے۔جو کہ علماء نے کتب میں (نصوص سے عدم متعارض ہونے کی وجہ سے)نقل کیا ہے بے شک قرآن وحدیث

﴿۱﴾(پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۱۲ آیت ۴۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے یہ ثابت ہے کہ چاند تارے آسمان میں مظروف ہیں تو ممکن ہے کہ مرکوز ہوں اور ممکن ہے کہ غیر مرکوز ہوں۔ لیکن بادی نظر پر اکتفا کیا گیا ہو۔ کما فی تغرب فی عین حمئة ۔ ﴿۱﴾ اور ممکن ہے کہ آسمانوں کے کرہ ہونے کی وجہ سے ظرفیت کا اطلاق ہوا ہو۔ کیونکہ اس تقدیر پر زمین بھی آسمان میں ہے۔ اور چاند تارے بھی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے آثار متعارض ہیں۔ لہٰذا ان کا آسمان سے نیچے ہونا اور فضاء میں معلق ہونا بھی ممکن ہوا اور کفار کا اس پر اترنا ممکن ہوگا کیونکہ کفار کیلئے آسمان میں داخل ہونا ممنوع ہے۔ باقی آسمان تک جانا نہ مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے اور نہ کفار پر ممنوع۔ فقط

چاند تاروں کے آسمان میں ہونے یا نہ ہونے میں سلف صالحین کا اختلاف ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سورج اور چاند آسمان کے اوپر یا اس کے ساتھ پیوست نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان سے بہت نیچے خلا اور فضاء میں ہیں اسی طرح دوسرے تمام سیارے آسمان سے نیچے ہیں۔ چنانچہ روح المعانی میں آیت کل فی فلک یسبحون کے تحت لکھا ہے۔ قال اکثر المفسرین هو موج مکفوف تحت السماء یجری فیه الشمس والقمر قال الضحاک هو لیس بجسم لان هو مدار و هل النجوم (روح المعانی ص ۴۰ جلد ۱۷) اور دوسرا شخص عمر کہتا ہے۔ کہ چاند اور سورج آسمان کے اوپر ہیں خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ای کل فی خلاء او فضاء یسبحون. یعنی تمام سورج چاند ستارے ہر ایک خلا اور فضاء میں تیرتے ہیں بلکہ فرمایا۔ کل فی فلک یسبحون اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں الفلک السماء۔ اور حاشیہ جلالین ص ۲۷۰ تفسیر قادری ص ۵۲۵ میں ہے کہ چاند کا جرم آسمان میں ہے۔ اور اس کا نور سب آسمانوں میں پھیلتا ہے۔ جیسے زمین پر پھیلتا ہے۔ اور چاند اور سورج کی تفسیر اٹھائیس پارہ میں ہے ہر برج کا حصہ دائرہ میں اور کہتائی ہوتی ہے۔ اور ہر روز اسی منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور سارے آسمان میں اس کا نور پڑتا ہے۔ الخ۔ اور تفسیر جلالین ص ۱۶۸ تحت آیت هو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نوراً و قدر منازل ثمانیة و عشرین منزلاً فی ثمان و عشرین منزل لیلة و فی کل شهر ستر لیلتین ان کان شهر ثلاثین یوماً و لیلة ان کان تسعة و عشرین یوماً.

﴿۱﴾ (پارہ: ۱۶ سورۃ کہف رکوع: ۲ آیت: ۸۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(جلالین ص ۱۶۱) اور برج آسمانوں میں ہیں، جو کہ آیت مبارکہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً اثنیٰ عشر الحمل والثور الخ (جلالین ص ۳۰۵) بہت برکت والا ہے جس نے کئے بیچ آسمان کے برج۔ و جعل فیھا سراجاً وقمراً منیراً۔ کیا بیچ اس کے یعنی آسمان کے چراغ یعنی سورج اور چاند روشن۔ معلوم ہوا کہ سورج اور چاند نیچے ہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کا ذکر کیا ہے کہ چانداور سورج آسمانوں میں ہیں۔ الم تر کیف خلق سبع سمٰوٰت طباقا و جعل فیھن نوراً و جعل الشمس سراجاً۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کواوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ اس کے روشن اور کیا سورج کو چراغ۔ معلوم ہوا چانداور سورج اور ستارے آسمانوں میں تیرتے ہیں انه فیه ذلک الکوکب و کل کوکب یجری فی السماء الذی قدر فیه و فی الذی اختلف العلماء فیه فقال بعضهم الفلک لیس بجسم وهو استدارة هذا لنجوم . وقال الکثیرون الفلک اجسام تدار النجوم علیها وهذا اقرب الیٰ ظاهر القرآن . (جلالین حاشیه ص ۲۷۰) اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ آسمان کی حقیقت کیا ہے؟ الجواب: آسمان کے سات طبقے ہیں جدا جدا ہیں۔ ایک آسمان میں شباب دوسرے میں عطارد الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۷۷ جلد ۱) تو اب ان شخصوں میں کس کا قول صحیح ہے۔

المستفتی: شفیق احمد کسوال ضلع ساہیوال ۲۷ رشوال ۱۳۸۹ھ

الجواب: قرآن وحدیث میں علی وجہ التصریح نہ فوقیت کا ذکر ہے اور نہ تحتیت کا اور نہ رکوزیت کا۔ اور سلف صالحین کے آثار اس میں مختلف ہیں۔ لہٰذا جن اشیاء میں کافر داخل ہو جائیں وہ آسمان سے نیچے ہو نگے۔ اور جن اشیاء کو داخل نہیں ہوئے تو ان میں تمام احتمالات موجود ہیں۔ فقط

آسمان اور فلکیات کے بارے میں فلاسفہ یونان کی نظریات اور شریعت

سوال: (۱) کیا آسمان ٹھوس ہے۔ (۲) آسمان کی تعریف کیا ہے۔ (۳)...... طبقہ ناری چاند سے اوپر واقع ہے یا نیچے؟ (۴)...... قرآن مجید میں ہے کہ انسان زمین پر مرے گا اگر وہ چاند پر مر گیا۔ تو اس کی کیا تاویل ہو گی؟ (۵) سات آسمان کیسے واقع ہیں؟ (۶) چاند آسمان دنیا کے نیچے ہے یا اوپر؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۷)...... کل فی فلک یسبحون ۔کی تفصیل کیا ہے؟(۸)...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ آسمان زمین سے اوپر والے حصے کو کہتے ہیں قرآن کا اس بارے میں کیا نظریہ ہے؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: (۱)(۲) آسمان ایک ٹھوس جسم ہے جس میں دروازے بھی ہیں اور رنگدار بھی ہے۔ دلائل سے سرخ رنگ والا معلوم ہوتا ہے۔

(۳) طبقہ ناری یونانی فلاسفہ کے نزدیک چاند سے نیچے ہے۔ اور ایمانی فلاسفہ کے نزدیک یہ کوئی مصدقہ چیز نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ طبقہ موجود ہو اور ممکن ہے کہ موجود نہ ہو کیونکہ وحی میں اس کے طرف کوئی تعرض نہیں ہوا ہے۔

(۴) یہ مضمون قرآن مجید میں نہیں ہے۔ بیشک یہ مضمون موجود ہے، کہ زمین میں انسان کو معاد کیا جائے گا۔ اور یہ کہ تمھارے لئے زمین پر ٹھکانا ہے۔ لیکن اس سے چاند کو نہ چڑھنا لازم نہیں آتا ہے۔ کیونکہ یہ تو یا غالب پر محمول ہے اور یا یہ کہا جائے گا کہ چاند وغیرہ پر مرنے والا قبل الحشر زمین کو معاد کیا جائے گا۔ اور یا یہ کہا جائے گا کہ انسان کے ضروریات زندگی اور بقا کا سامان صرف زمین میں ہے۔

(۵) ایک دوسرے سے بہت بعید ہے۔ متصل نہیں ہے اور شکل بظاہر کرہ معلوم ہوتا ہے۔

(۶) وحی میں تصریح نہیں ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ ثخن میں ہو اور ممکن ہے کہ فضاء میں ہو۔ اور یہ اکثر کا قول ہے لیکن اگر چہ یہ یقینی طور سے ثابت ہوا کہ کفار چاند پر چڑھ گئے ہیں تو یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ چاند فضاء میں ہے ثخن میں نہیں ہے۔

(۷) حضرت تھانوی اور مولانا عثمانی اور روح المعانی میں تصریح ہے۔ کہ فلک سے مدار مراد ہے نہ آسمان یعنی ہر ایک اپنے اپنے مدار پر چکر لگاتا ہے۔

(۸) سماء آسمان کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور ہر ایک اوپر والی چیز پر بھی سماء کا اطلاق درست ہے۔ فقط

چاند تاروں کے بارے میں سائنسی تحقیقات کی شرعی حیثیت

سوال :(۱)...... کیا یہ درست ہے کہ انسان چاند پر اتر گیا ہے اور اپنے ساتھ کچھ نمونے بھی لایا ہے؟

(۲) چاند آسمان سے اوپر ہے یا نیچے۔ اگر اوپر ہے تو کونسے آسمان میں ہے؟ (۳)...... چاند زمین سے بڑا ہے یا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چھوٹا۔اورکتنی بڑایا چھوٹا ہے؟(۴)۔۔۔ کیا چاند کا حجم گھٹتا یا بڑھتا ہے یا نہیں؟(۵)۔۔۔کیا چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے یا خود روشن ہے؟(۶)۔۔۔کیا یہ سورج کی طرح ڈوبتا ہے یا نہیں؟(۷)۔۔۔چاند زمین سے کتنا دور ہے؟(۸)۔۔۔اگران کا دعویٰ غلط ہے تو اس کے ناممکن ہونے کا سبب از روئے قرآن وحدیث کیا ہے؟

(۹)۔۔۔مولانا شمس الحق صاحب اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟(۱۰)۔۔۔لوگ کہتے ہیں کہ چاند تک درویش لوگ پانچ سوسال میں پہنچ سکتے ہیں۔کیا یہ درست ہے؟(۱۱)۔۔۔علماء کرام اس کے بارے میں کیوں خاموش ہیں؟(۱۲)۔۔۔میرا خیال یہ ہے۔کہ انسان چاند پر اتر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لیس للانسان الاما سعیٰ۔یعنی انسان کو کچھ نہیں ملے گا لیکن جس کی وہ کوشش کرے۔اگر یہ خیال غلط ہو تو مطلع فرمادیں؟

المستفتی:صدیق الرحمٰن خوبی ۔۔۔۱۹۶۹ء

الجواب:(۱)بظاہر درست ہے(۲) اکثر مفسرین کے نزدیک آسمان سے نیچے ہے(روح المعانی)

(۳)(۴)قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔لہٰذا ان غیر ضروری امور میں سائنسدانوں کی تصدیق کرنا کوئی گناہ نہیں۔(۵)۔۔۔بظاہر سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

(۶)ہمارے نظر میں ڈوبتا ہے۔اور حقیقت کوئی اور چیز ہے۔

(۷)(۸)قرآن وحدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔لہٰذا ایسے غیر ضروری امور میں سائنس والوں کا ماننا گناہ نہیں ہے۔

(۹)مولانا شمس الحق صاحب اور ہماری ایک رائے ہے۔

(۱۰)غلط ہے(۱۱)۔۔۔شاید آپ نے رسالہ الحق کا مطالعہ نہ کیا ہوگا اور نہ مولانا عبدالحق صاحب کا خطبہ سنا ہوگا۔

(۱۲)چونکہ اس کا تعلق مع اللہ کے حصول میں کوئی دخل نہیں یہ جغرافیائی اور طبعی مسئلہ ہے۔لہٰذا وحی اس سے ساکت ہے اور آپ کا خیال صحیح ہے۔لیکن آیات سے استدلال غلط ہے مزید تفصیل کیلئے رسالہ الحق شمارہ اگست اور ستمبر ۱۹۷۹ء دیکھئے۔

آسمان کا وجود اور تاروں کا متحرک یا ساکن ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ان مسائل کے بارے میں کہ(۱)۔۔۔آسمان موجود ہے یا نہیں؟

(۲)ایک دوسرے کے اوپر ہیں یا نہیں؟(۳)۔۔۔حرکت کرتے ہیں یا نہیں؟(۴)۔۔۔ستارے متحرک ہیں یا نہیں؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۵)......آسمان کے اوپر ہیں یا نیچے؟ (٦)......امریکہ والے چاند پر اترے ہیں یا نہیں؟ (۷)...... چاند یا آسمان تک امریکہ اور روس کی رسائی شریعت کی رو سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟ شریعت اور حکمت وحقیقت کی رو سے جواب دیکر ثواب دارین حاصل کریں؟

المستفتی: محمد اسرار ساکن گڑھی

الجواب: (۱) یقیناً موجود ہے۔ (۲)......ایک دوسرے کے اوپر ہیں لیکن متلاحق نہیں ہیں۔

(۳) وحی میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ (۴)...... بعض متحرک اور بعض ساکن ہیں۔

(۵) اکثر مفسرین کے نزدیک نیچے ہیں۔ (کمافی روح المعانی)

(٦) ہوسکتا ہے۔ (۷)...... کفار آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ باقی آسمان سے نیچے چیزوں پر اتر سکتے ہیں۔ نہ یہ ممنوع ہے اور نہ کسی سے مخصوص۔ فقط مزید وضاحت کیلئے رسالہ الحق شمارہ اگست وستمبر ۱۹٦۹ء مطالعہ کریں۔

چاند پر اترنے کا دعویٰ تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں

سوال: آج کل ریڈیو اور اخبارات میں یہ عام بات ہے کہ امریکی خلاباز چاند پر اتر چکے ہیں۔ آپ صاحبان مہربانی فرما کر فتویٰ صادر فرمائیں۔ کہ چاند پر جانا منع ہے یا نہیں۔ نیز امریکی خلاباز چاند پر ٹھیک پہنچ چکے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: نامعلوم

الجواب: (الف) مختصراً عرض ہے کہ قرآن وحدیث سے اتنا معلوم ہے کہ کفار آسمان میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں باقی آسمان کے نیچے جتنے چیزیں ہیں چاند ہو یا سورج ہو ان کو چڑھ سکتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث میں یہ تصریح نہیں ہے۔ کہ چاند آسمان کے ثخن میں ہے یا آسمان سے نیچے ہے۔ ہاں حکماء یونان کہتے ہیں کہ چاند آسمان کے ثخن میں ہے۔ اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ آسمان سے نیچے ہے (کما فی روح المعانی) لہٰذا اگر ثابت ہو جائے کہ کفار چاند کو چڑھ گئے ہیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے۔ کہ آسمان سے نیچے ہے۔ اور حکماء یونان غلط ہوئے ہیں۔

(ب) امریکہ کا دعویٰ تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ کیونکہ ماسوائے دعویٰ کے آلات کے ذریعہ مشاہدہ بھی ہو۔ اور روس نے تکذیب بھی نہیں کی ہے لیکن تواتر عام سر وس سے پہلے جزم اور یقین کفار کے اخبارات پر نہ کرنا چاہیے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سات زمینوں کی طبقات

ســــوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس بارے میں کہ زمین جو سات طبقات ہیں تو یہ آسمانوں کے طرح ایک دوسرے کے اوپر ہیں یا صرف ایک سطح سات حصوں میں تقسیم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد عارف اسماعیلہ مردان...... ۱۹۷۷ء/۸/۱۹

الجواب: اسمیں کئی احتمالات ہیں (۱) آسمانوں کی طرح (۲)...... سات مستقل بغیر اشتمال کے۔ (۳) سات اقالیم۔ ﴿۱﴾ لیکن دوسرا اور تیسرا قول حدیث غضب سے مخالف ہے۔ البتہ دوسرے قول کی تطبیق ممکن ہے بخلاف ثالث کے. و هوالموفق

﴿۱﴾ قال العلامه آلوسی والمثلية تصدق بالاشتراک فی بعض الاوصاف فقال الجمهور هی هاهنا فی كونها سبعاً وكونها طباقا بعضها فوق بعض وبين كل ارض وارض مسافة كما بين السماء والارض. وقال الضحاک هی فی كونها سبعاً بعضها فوق بعض لافی كونها كذلک مع وجود مسافة بين ارض وارض. واختاره بعضهم زاعماً ان المرادبها تيک السبع طبقة التراب الصرفة الجاورة للمركز، والطبقه الطينية والطبقة المعدنيه وقيل من القانم السبعة وهی مختلفة الحرارة والبرودة والليل والنهار .الخ (روح المعانی ص ۲۱۱، ۲۱۲ جلد ۱۵ سورة الطلاق پاره:۲۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب

الکرامات

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ ”الآان اولیآء

اللّٰہ لا خوف علیہم ولا ہم

یَحزنون ہ الذین آمنوا

وکانوا یتقون ہ لہم البشریٰ

فی الحیوٰۃ الدنیا وفی

الاخرۃ ط“(الایۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب الکرامات

کرامت کی تعریف اور شہداء کی برزخی زندگی

سوال: کرامت کی تعریف کیا ہے، نیز ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات الآیۃ کا مطلب اور تشریح کیا ہے؟

المستفتی: غلام رحمانی یوسف خیل ممبند ایجنسی ..... ۲۰ رمحرم ۱۳۹۶ھ

الجواب: کرامت اس امر خارق العادت کو کہا جاتا ہے جو کہ ایک کامل تابع شریعت سے ظاہر ہو۔ ﴿۱﴾ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ ہو زیارت القبور سنت ﴿۲﴾ اور توسل بالصالحین جائز ہے۔ ﴿۳﴾ اس آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں قتل ہو جائے تو اس کو عام اموات کی طرح ایک مردہ نہ سمجھو کیونکہ وہ راحت روحانی اور حفاظت بدن اور حیات برزخی سے نوازا گیا ہے۔ ﴿۴﴾ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الملا علی القاری الکرامة خارق للعادة الا انها غر مقرونة بالتحدی وهی کرامة للولی وعلامة لصدق النبی فان کرامة التابع کرامة المتبوع والولی هو العارف بالله وصفاته بقدر ما یمکن له، المواظب علی الطاعات المجتنب عن السیئات المعرض عن الا نهماک فی اللذات والشهوات والغفلات واللهوات .(شرح فقه الاکبر للقاری ص ۹۷ الکرامات للاولیاء حق)

وقال ابن عابدین وکرامات الاولیاء حق فتظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع المسافة البعیدة فی المدة القلیلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشی علی الماء والهواء وکلام الجماد والعجماء واند فاع المتوجه من البلاء وکفایة المهم من الاعداء وغیر ذلک .

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۲۸۳ جلد۲ مطلب فی ثبوت کرامات الاولیاء والاستخدامات)

﴿۲﴾ قال الحصکفی وبزیارة القبور وللنساء لحدیث کنت نهیتکم عن زیارة القبور الا فزوروها الخ

(الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۶۵ جلد ۱ مطلب فی زیارة القبور)

﴿۳﴾ قال ابن عابدین وقد قال تعالیٰ وابتغوا الیه الوسیلة وقد عد من اداب الدعاء التوسل علی ما فی الحصن وجاء فی روایة اللهم انی اسألک بحق السائلین علیک وبحق ممشای الیک فانی لم اخرج اشرا ولا بطراً الحدیث .(رد المحتار هامش الدر المختار ص ۲۸۱ جلد۵ فصل فی البیع کتاب الخطر والاباحة)

﴿۴﴾ قال العلامه آلوسی "ولکن لا تشعرون "ای لا تحسون ولا تدرکون ما حالهم بالمشاعر لانها من احوال البرزخ التی لا یطلع علیها ولا طریق للعلم بها الا بالوحی واختلف فی هذه الحیاة فذهب کثیر من السلف الی انها حقیقیة بالروح والجسد ولکنا لا ندرکها فی هذه النشأة واستدلوا بسیاق قوله تعالیٰ عندربهم یرزقون وبان الحیاة الروحانیة التی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اولیاء اللہ کا قبل الموت یا بعد الموت نفع ونقصان پہنچانا

سوال: اولیاء اللہ زندہ ہوں یا وفات، کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟ وضاحت فرمائیے۔

المستفتی: اباليان اسپنزدیرشیت ......۵ رشوال ۱۳۹۵ھ

الجواب: اولیاء اللہ خواہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں، مافوق الاسباب ضرر اور نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ البتہ اولیاء اللہ کی کرامت حق ہے حیات میں بھی اور بعد الممات بھی۔ ﴿۱﴾ وهو الموفق

اولیاء کرام کو نیند کے علاوہ اور ذرائع سے معلومات کا فراہم ہونا

سوال: کیا اولیاء کرام کو نیند کے بغیر اور ذرائع سے معلومات موصول ہو سکتی ہیں یا نہیں اگر موصول ہو سکتی ہیں تو تحریر فرماویں۔

المستفتی: مولوی حیات اللہ اشکرکوٹ جنوبی وزیرستان ...... ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

(بقیہ حاشیہ) ليست بالجسدية من خواصهم فلا يكون لهم امتياز بذلک علی من عداهم وذهب البعض الی انها روحانية وكونهم يرزقون لا ينا في ذلک فقد روى عن الحسن ان الشهداء احياء عند الله تعالیٰ تعرض ارزاقهم علی ارواحهم فيصل اليهم الروح والفرح كما تعرض النار علی ارواح آل فرعون غدوًّ وعشيا فيصل اليهم الوجع فوصول هذالروح الی الروح هو الرزق والامتياز ليس بمجرد الحياة بل مع ما يضم اليها من اختصاصهم بمزيد القرب من الله عز شانه ومزيد البهجة والكرامة الخ .
(تفسير روح المعاني ص ۲۰ جلد ۲ سورة البقرة آيت : ۱۵۴)

﴿۱﴾ قال الحافظ ابن كثير الكرامة لولی من هذه الامة وهی معدودة من المعجزات لان كل مايثبت لولی فهو معجزة لنبيه عن ابی سبرة النخعی قال اقبل رجل من اليمن فلما كان ببعض الطريق نفق حماره فقام فتوضأ ثم صلی ركعتين ثم قال اللهم انی جئت من الدفينة مجاهداً فی سبيلک وابتغاء مرضاتک وانا اشهد انک تحی الموتی وتبعث من فی القبور لا تجعل علی اليوم منه اطلب اليک اليوم ان تبعث حماری .فقام الحمار ينفض اذنيه الخ وايضاً فی باب كلام الاموات وعجائبهم عن ربعی بن خراش العبسی قال مرض اخی الربيع بن خراش فمرضته ثم مات فذهبنا نجهزه فلما جئنا رفع الثوب عن وجهه ثم قال السلام عليكم قلنا وعليک السلام قدمت .قال بلی ولكن لقيت بعد كم ربی ولقينی بروح وريحان ورب غير غضبان ثم كسانی ثيابا من سندس اخضر وان سألته ان يأذن لی ان ابشر كم فاذن لی وان الامر كما ترون فسددوا وقاربوا وبشروا ولا تنفروا فلما قالها كانت كحصاة وقعت فی ماء ثم اورد باسانيد كثيرة فی هذاالباب (البدايه والنهايه ص ۱۹۱ ،۱۹۷ جلد ۶ كرامة لولی من هذه الامة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: کشف، الہام، منام تمام کے تمام سے اولیاء پر حقائق منکشف ہوتے ہیں۔ ﴿۱﴾ فقط

کرامت بعد الممات اور اولیاء کا تصرف

سوال: کیا بعد الممات اولیاء کا تصرف ثابت ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: تسلیم ہیڈکوارٹر شبقدر مہمند ایجنسی ..... ۳؍ جمادی الثانیہ ۱۳۹۷ھ

الجواب: قرآن، احادیث اور آثار سے ثابت ہے کہ کرامت بعد الممات ﴿۲﴾ اور توسل بالصالحین ثابت ہیں۔ ﴿۳﴾ تمام دیوبندی اکابر کا یہی مسلک ہے البتہ غیر اللہ سے غائبانہ حاجات مانگنا یا ان کے تسلط غیبی کا اعتقاد رکھنا یا ان کا حاجت روائی کیلئے مقرر ہونے کا قول کرنا یا ان کے دعا کی مقبولیت میں تخلف نہ ہونے کی بات کرنا شرکیات ہیں۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال الملا علی قاری وبالجملة فالعلم بالغیب امر تفرد به سبحانه ولا سبیل للعباد الیه الا باعلام منه والهام بطریق المعجزة او الکرامة او الاوشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن فیه ذلک ،الخ
(شرح فقه الاکبر لملا علی قاری ص ۱۵۱ حکم تصدیق الکاهن بما یخبر به من الغیب)

﴿۲﴾ عن عائشة قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور رواه ابوداؤد .
(مشکواة المصابیح ص ۵۴۵ جلد ۲ باب الکرامات)

عن اسماعیل بن طلحة بن عبید الله عن ابیه قال اردت مالی بالغابة فادرکنی اللیل فأویت الی قبر عبد الله بن عمرو بن حرام فسمعت قرأة من القبر ما سمعت احسن منها .الخ
(کتاب الروح لابن القیم الجوزیه ص ۱۳۴ این مستقر الارواح الخ)

﴿۳﴾ قال الشیخ المفتی اعظم محمد فرید دامت برکاتهم التوسل بالصالحین وهو قد یکون باعمالهم ودعائهم کما روی البخاری عن مصعب بن سعد مرفوعا هل تنصرون وترزقون الا بضعفاء کم وکما روی صاحب شرح السنة فی شرح السنة ان النبی ﷺ کان یستفتح بصعا لیک المهاجرین وقد یکون بشر کتهم کما فی قوله تعالیٰ وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان معذبهم وهم یستغفرون (الانفال) وقد یکون بمحبة المتوسل الصالحین وقد یکون بمحبة الله ایاهم و قد یکون بجاههم عند الله ،وتوسل العوام بالصالحین یرجع غالبا الی هذه الاقسام الثلاثة وبالجمله ان التوسل بالذوات الفاضلة لا یرادبه التوسل بالذوات الفاضله من حیث انها ذوات لعدم تفاوت الصالحین من غیر الصالحین فی الذات لکون کلهم من قبیل الحیوان الناطق والانسان ،ولو تفکرت لعلمت انه قد یجتمع من اقسام التوسل بالصالحین قسمان بل اکثر فی مادة واحدة.
(رسالة التوسل فی آخر منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۳۲۵ جلد ۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرامات اور معجزات کے بارے میں بہار شریعت نامی کتاب کی تحقیق پر نظر

سوال: بہار شریعت نامی کتاب میں ص ۶۳ پر ولایت کے بیان میں لکھا ہے کہ مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک قدم میں طے کرنا غرض تمام خوارق عادات اولیاء سے ممکن ہیں، سوائے اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کیلئے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورۃ کا لانا یا دنیا میں بیداری کے حالت میں دیدار الٰہی کا کرنا یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا اس کا جو اپنے لئے یا کسی ولی کیلئے دعویٰ کرے۔ وہ کافر ہے۔ اس عبارت کے بارے میں اپنا نکتہ نظر بیان کریں؟

المستفتی: مولانا مسلم شاہ خطیب جامع مسجد جزوبہ پشاور......۲۱ر جولائی ۱۹۷۰ء

الجواب: اس قائل کا اول الذکر کلام حق ہے۔ البتہ آخر میں کفر کا فتویٰ علی الاطلاق غیر حق ہے، ولعل هـذا القائل اخذ هذا من ردالمحتار ص ۵۵۲ جلد ۳ ﴿۱﴾ والحاصل انه لا خلاف عندنا فی ثبوت الکرامة وان الخلاف في ماكان من جنس المعجزات الكبار والمعتمد الجواز مطلقا ولا فيما ثبت بالدليل عدم امكانه كالا تيان بسورة وتمام الكلام على ذالک في حاشية ردالمحتار. وهو الموفق

کرامت بعد الوفات، تبرک بآثار الصالحین اور دم تعویذ

سوال: (۱) بعض لوگ کرامت بعد الوفات کے قائل ہو کر کہتے ہیں کہ یا پیر بابا ہمارا یہ کام کر، ہمارا یہ اپریشن کر، اس کا کیا حکم ہے؟ (۲) بعض لوگ تعویذ گلے میں ڈالتے ہیں ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں، بعض لوگ تعویذ میں لکھتے ہیں یا جبرائیل، یا میکائیل، یا بدوح وغیرہ اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی اللہ داد گلستان ضلع پشین بلوچستان......۱۱ر محرم ۱۴۱۰ھ

﴿۱﴾ قال ابن عابدين وقد ذكر علماؤنا ان ماهو من المعجزات الكبار كاحياء الموتى وقلب العصا حية وانشقاق القمر واشباع الجمع من الطعام وخروج الماء من بين الاصابع لا يمكن اجراؤه كرامة للولي وطي المسافة منه لقوله عليه الصلاة والسلام زويت لي الارض فلو جاز لغيره لم يبق فائدة للتخصيص لكن في كلام القاضي ابي زيد ما يدل على انه ليس بكفر وان امام الحرمين قال المرضي عندنا تجويز جمله خوارق العادات في معرض الكرامات ثم قال نعم قد يرد في بعض المعجزات نص قاطع على ان احداً لايأتي بمثله اصلا كالقرآن الخ.

(رد المحتار هامش الدر المختار ص ۴۳ جلد ۳ قبيل باب البغاة مطلب في كرامات الاولياء)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: (۱) کرامت بعد الوفات ﴿۱﴾ اور تبرک بآ ثار الصالحین حق ہیں۔ ﴿۲﴾ لیکن عوام کے خودساختہ کرامات اور تبرکات زیر غور بلکہ نا قابل التفات ہیں۔

(۲) تعویذ اور دم اور معالجہ میں یہ ضروری ہے کہ قرآن وحدیث سے معارض نہ ہو۔ لحدیث اعرضوا علی رقاکم الحدیث. ﴿۳﴾ اور یہ ضروری نہیں کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہو۔ وھو الموفق

بطور کرامت سوئی کی سوراخ سے اونٹ نکالنا ناممکن نہیں

سوال: صرف یہ جواب نقل کیا گیا ہے۔ اور سوال موجود نہیں ہے۔

المستفتی: غلام سرور سنگا پور...... ۱۹۸۳ء/۸/۱۰

الجواب: محترم المقام غلام سرور قادری صاحب السلام علیکم! کرامت سے احیاء الاموات ممکن بلکہ واقع ہے البتہ اس واقعہ مسطورہ کا ثبوت صحیح سند سے نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا اس خاص واقعہ کا نہ ماننا ضرر رساں نہیں۔ نیز بطور کرامت کے سوئی کی سوراخ سے اونٹ نکالنا ناممکن نہیں ہے۔ ﴿۴﴾ وھو الموفق

قبر کی مٹی پھوڑے پر لگانا اور کرامت سے مردوں کا زندہ ہونا

سوال: (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ مزاروں اور زیارتوں پر جو نمک پڑا رہتا ہے جس کو زائرین

﴿۱﴾ عن عائشة قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور ، رواه ابو داؤد .
(مشکواۃ المصابیح ص ۵۴۵ جلد ۲ باب الکرامات)

﴿۲﴾ عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال ارسلنی اهلی الی ام سلمة بقدح من ماء و کان اذا اصاب الانسان عین او شیء بعث الیها مخضبه فاخرجت من شعر رسول الله ﷺ و کانت تمسکه فی جلجل من فضة فخضخضة له فشرب منه قال فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء رواه البخاری.
(مشکواۃ المصابیح ص ۳۹۱ جلد ۲ باب الطب والرقی)

﴿۳﴾ عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا رسول الله کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی مالم یکن فیه شرک . رواه مسلم
(مشکواۃ المصابیح ص ۳۸۸ جلد ۲ کتاب الطب والرقی)

﴿۴﴾ عدم ایلاج الجمل فی سم الخیاط من العادة العامة فایلاجه غیر ممکن للعامه واما بالکرامة فممکن وجائز لان الکرامة فهی نقض العادة قال العلامه ملا علی قاری الکرامة خارق للعادة کما فی شرح فقه الاکبر وقال ابن عابدین و کرامات الاولیاء حق فتظهر الکرامة علی نقض العادة للولی الخ .
(فلیراجع الی رد المحتار ص ۶۸۴ جلد ۲)(از مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بطور تبرک لے جاتے ہیں، اور قبر سے مٹی اٹھا کر زخمی جگہوں یا پھوڑوں پر لگاتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟
(۲) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال پہلے غرق شدہ کشتی کو بمعہ کشتی میں سوار افراد کے دریا سے نکالا تھا۔ اور جو لوگ غرق ہوئے تھے وہ زندہ نکلے تھے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

المستفتی: عبدالوہاب زرہ میانہ نوشہرہ ... ۱۹۷۲ء

الجواب: (۱) تبرک اگرچہ ثابت ہے لیکن عوام کا خود ساختہ تبرک تسلیم کرنا علماء کی شان سے بعید ہے۔ (۲) کرامت سے مردوں کا زندہ ہونا اگرچہ ممکن بلکہ واقع ہے۔ ﴿۱﴾ لیکن بے سند امر کو تسلیم کرنا اصول اور تعامل سے مخالف ہے۔ وھو الموفق

کرامت پیران پیر اور عوام کی غلو

سوال: میرے یاداشت سے یہ بات ہوئی ہے اور ہوتی ہے۔ کہ پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ سال کی غرق کشتی کو بمع بارات دریا سے نکالا تھا۔ جو اس کی کرامت تھی تو لوگ اس لئے اس کے نام پر گیارویں مناتے ہیں۔ لیکن اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کشتی نہیں تھی۔ بلکہ انہوں نے گیارہ سال دین کی سخت محنت اور خدمت کی تھی، اسلئے یہ بات مشہور ہوئی ہے۔ اس میں کونسی بات صحیح اور کونسی غلط ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی: عبدالمقتدر جلبئ صوابی مردان ۱۹۷۳ء/۴/۱۰

الجواب: واضح رہے کہ احیاء الموتی بطور کرامت ممکن اور واقع ہے ﴿۲﴾۔ کما فصله فی ترجمان السنة فلیراجع الیه، لیکن یہ مخصوص حادثہ سند صحیح سے ثابت نہیں ہے۔ نیز اس کا ثبوت نذر لغیر اللہ کے جواز کیلئے مستلزم نہیں۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ عن ابی سبرۃ النخعی قال اقبل رجل من الیمن فلما کان ببعض الطریق نفق حمارہ فقام فتوضأ ثم صلی رکعتین ثم قال اللھم انی جئت من الدفینة مجاھداً فی سبیلک وابتغاء مرضاتک وانا اشھد انک تحی الموتی وتبعث من فی القبور لا تجعل علی الیوم منه اطلب الیک الیوم ان تبعث حماری فقام الحمار ینفض اذنیه الخ (البدایة والنھایه لابن الکثیر ص ۱۹۱ جلد ۲ کرامة لولی من ھذہ الامة)

﴿۲﴾ قال ابن عابدین ان امام الحرمین قال المرضی عندنا تجویز جملة خوارق العادات فی معرض الکرامات ثم قال نعم یرد فی بعض المعجزات نص قاطع علی ان احد الا یاتی بمثله اصلا کالقرآن ونقض العادة علی سبیل الکرامة لا ھل الولایة جائز عند اھل السنة.
(رد المحتار ھامش الدر المختار ص ۳۴۳ جلد ۳ مطلب فی کرامات الاولیاء قبیل باب البغاة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرامات الاولیاء کا منکر معتزلی اور ماثبت بالقرآن کا منکر کافر ہے

سوال: کرامات الاولیاء ثابت ہیں یا نہیں؟ اور اس کے منکر کا کیا حکم ہے؟ شرعی حکم واضح فرمائیں۔

المستفتی: ماسٹر امین الحق سرائے نورنگ بنوں ......۱۳؍شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب: کرامات اولیاء حق ہیں حالت حیات اور بعد الممات دونوں میں اور ان سے منکر معتزلی ہے۔﴿۱﴾ الا اذا انکر ماثبت بنص القرآن فھو کافر .وھو الموفق

کرامات الاولیاء اور اس کے منکر کا شرعی حکم

سوال: کرامات الاولیاء کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔اور اس کے منکر کا کیا حکم ہے اور اس منکر کے خلاف تحریک چلانا کیسا ہے۔وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: مولوی لطف الرحمٰن سرائے نورنگ بنوں ......۲۳؍رمضان ۱۴۰۲ھ

الجواب: کرامات اولیاء اللہ حق ہیں حالت حیات اور بعد الممات دونوں میں۔قرآن واحادیث اور علم کلام سے یہی عموم ثابت ہیں،ان سے منکر مبتدع ہے۔﴿۲﴾ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ﴿۳﴾۔اس پر باقاعدہ رد کرنا علماء حق کا فریضہ اور ذمہ داری ہے۔جیسا کہ غیر اللہ کو غائبانہ پکارنے والے مشرک پر رد کرنا علماء حق کا فریضہ ہے۔وھو الموفق

کرامت بعد الممات،روح،حیات اور علیین میں روح کا جانا وغیرہ

سوال: انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور اولیاء کرام کے کرامات فی الحیات اور بعد الممات دونوں حق

﴿۱﴾قال العلامہ ملا علی قاری والکرامات للاولیاء حق ای ثابت بالکتاب والسنۃ ولا عبرۃ لمخالفۃ المعتزلۃ واھل البدعۃ فی انکار الکرامۃ وخالفھم المعتزلہ حیث لم یشاھدوا فیما بینھم ھذہ المنزلۃ.
(شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۷۹ المعجزات للانبیاء والکرامات للاولیاء حق)

﴿۲﴾الکرامات للاولیاء حق ای ثابت بالکتاب والسنۃ ولا عبرۃ بمخالفۃ المعتزلہ واھل البدعۃ فی انکار الکرامۃ .
(شرح فقہ الاکبر لملا علی قاری ص ۷۹ المعجزات للانبیاء والکرامات للاولیاء حق)

﴿۳﴾قال العلامہ طحطاوی وکرہ امامۃ العبد والاعمی والاعرابی و الفاسق والمبتدع بارتکابہ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ ﷺ الخ.
(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۶۵ جلد ۱ فصل فی بیان الاحق بالامامۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں یا صرف فی الحیات میں۔ اور مردوں میں موت کے بعد قرآن وحدیث کی رو سے کوئی حیات اور حس موجود ہوتی ہے یا نہ۔ انسان میں تو اصل چیز روح ہوتی ہے اور روح مرنے کے بعد علیین یا سجین میں جاتی ہے۔ تو پھر منکر نکیر سے سوال وجواب اور حیات وغیرہ کا کیا بنے گا؟ جواب سے مشکور فرماویں۔

المستفتی: حضرت خان پشاور.......۱۰ر رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: جو امر قرآن اور احادیث سے باقاعدہ ثابت ہو۔ اور وہ امر ممکنات سے ہو اور اسکی تحقق سے محال ذاتی لازم نہیں آتا ہو۔ تو اس امر کو بلاتاویل ماننا جائے گا۔ پس اس قاعدہ کے بنا پر معجزات اور کرامات بعد الممات ﴿۱﴾ اور سوال وجواب وغیرہ امور حق میں عدم مشاہدہ اور عدم وجود میں فرق نہ کرنا اور روح اور حیات میں فرق نہ کرنا غلط فہمی ہے۔ ﴿۲﴾ وھو الموفق

کرامت بعد الوفات کا ثبوت

سوال: کرامات بعد الوفات للاولیاء کس دلیل سے ثابت ہیں اور کس شکل میں ہوئے ہیں؟

المستفتی: الحاج نیاز ولی خان حسن خیل شمالی وزیرستان.....۲ر رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

الجواب: کرامت بعد الموت حق ہے۔ یدل علیہ حدیث روية النور علی قبر النجاشی ﴿۳﴾، والکتابة علی باب الکفل وحدیث بلیغ الارض وغیر ذلک۔ وھو الموفق

﴿۱﴾ قال العلامه ملا علی قاری الایات ای خوارق العادات المسماة بالمعجزات للانبیاء علیہم الصلاة والسلام والکرامات للاولیاء حق ای ثابت بالکتاب والسنة ولا عبرة بمخالفة المعتزلة واھل البدعة فی انکار الکرامة. (شرح فقه الاکبر للقاری ص ۷۹ المعجزات والکرامات حق)

﴿۲﴾ قال الحافظ ابن القیم ومما ینبغی ان یعلم ان ما ذکرنا من شان الروح یختلف بحسب حال الارواح من القوة والضعف و الکبر والصغر وانت تری احکام الارواح فی الدنیا کیف تتفاوت اعظم تفاوت بحسب تفارق الاوراح وکیفیاتها وقواها وابطائها فللروح المطلقة من اسر البدن وعلائقه وعوائقه من التصرف والقوة والنفاذ والهمة وسرعة الصعود الی الله والتعلق بالله فیکف اذا تجردت وفارقته واجتمعت فیها قواها فهذه لها بعد مفارقة البدن شان اخر وفعل اخر وکان بمنزلة شعاع الشمس الذی هو ساقط بالارض فاصله متصل بالشمس وکما ان السراج لو فرق بینه وبین الفتیلة الاتری ان مرکب النار فی الفتیلة وضوء وها وشعاعها یملأ البیت فکذالک الروح (الی اخره)
(کتاب الروح لابن القیم ص ۱۳۶ فصل فی ان شان الروح یختلف بحسب حال الارواح)

﴿۳﴾ عن عائشة قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور. ابو داؤد.
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۴۵ جلد ۲ باب الکرامات)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

كتاب السياسة

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰه تعالیٰ "والذين جاهدوا
فينا لنهدينهم سبلنا ط وان اللّٰه
لمع المحسنين ۵" ﴿الاية﴾

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب السیاسة

سیاست کا اصل معنی ومطلب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سیاست کا معنی کیا ہے اور آج کل کے سیاستدان سیاست سے کیا معنی لیتے ہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولانا عجب خان صدر اتحاد قبائل درہ آدم خیل.....۲۵/۱۰/۱۹۷۲ء

الجواب: سیاست لغت میں ''پاس داشتن ملک وحکم دادن بررعیت'' کو کہا جاتا ہے (شمس اللغات ص۴۱۴) یعنی تدبر اور حکومت۔ اور اس میں کوئی خاص اصطلاح نہیں ہے البتہ موجودہ لوگوں کے اصطلاح میں سیاست اپنے آپ کو نیک نام کرنا اور اٹھانا اور مقابل کو بدنام کرنا اور گرانا اگرچہ جھوٹ اور فریب سے ہو اور اگرچہ مقابل بجانب حق ہو۔ وھو الموفق

سیاست اور اصول اقتدار کا کامیاب طریقہ

سوال: جو لوگ کہتے ہیں کہ شریعت بل اسلام اور عوام کے خلاف سازش ہے نیز ۱۹۷۳ء کے آئین کی موجودگی میں شریعت بل کی کوئی ضرورت نہیں۔ حالانکہ ۷۳ء کے آئین میں سینکڑوں دفعات اسلامی قانون کے خلاف ہیں۔ لہٰذا ان بعض علماء کا یہ کہنا درست ہے یا نہیں اور ان کی کیا سزا ہے کہ بلا وجہ شور شرابہ برپا کرتے ہیں؟

المستفتی: حافظ حزب اللہ ولد امان اللہ خان ٹانک ڈی آئی خان.....۱۰/۴/۱۹۸۸ء

الجواب: میں تو سیاست سے ناواقف ہوں بہرحال کامیاب سیاست یہ ہے جو مجاہدین اور مہاجرین افغانستان کے زیر عمل ہے صرف شور بلا شر والی سیاست سے حصول اقتدار نا ممکن ہے البتہ اس سے اہل اقتدار کے حملوں سے حفاظت کا فائدہ عظمیٰ ہے یہ بھی شیخ الہند اور مفتی محمود رحمہم اللہ والی سیاست کا ثمرہ ہے نہ کہ دیگر سیاست کا۔ وھو الموفق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موجودہ غیر شرعی قوانین میں فیصلے، وکالت، مقدمات وغیرہ کرنا

سوال: پاکستان میں سرکاری قانون کا اکثر و بیشتر حصہ تعزیرات ہند، جو انگریز کا فرسودہ قانون تھا یعنی غیر اسلامی ہے۔ اسی طرح دوسرے قوانین بھی بیشتر شریعت سے متصادم ہیں ان قوانین کا علم چند وکلاء یعنی قانون دانوں کو ہوتا ہے جو عام لوگوں سے اجرت لیکر عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کرتے ہیں چونکہ قانون غیر اسلامی ہے لیکن کسی ملک کے باشندوں کیلئے کسی نہ کسی قانون کی موجودگی ناگزیر ہوتی ہے تو اس صورت میں کہ شریعت کا قانون نہیں ہے اس کافرانہ قانون میں وکالت مقدمات کی پیروی فیصلے وغیرہ کرنا اور عدالتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں تفصیلی جواب سے نوازیں؟

المستفتی: محمد عالم کیدام بحرین سوات......۲۲ محرم ۱۴۰۱ھ

الجواب: واضح رہے کہ ان موجودہ مروجہ قوانین میں جو قوانین، قوانین شریعت سے متصادم ہیں تو ان پر فیصلہ کرنا اور ان کے تحت مقدمات کی پیروی کرنا اور ان کے معاوضات لینا تمام کے تمام غیر اسلامی امور ہیں۔ البتہ ان قوانین کے ذریعہ سے جائز حق اپنانا اور ظالم سے نجات پانا ممنوع نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو دیگر برادران کے ظلم متوقعہ سے بچانے کیلئے دین الملک اور قانون مروج کو زیر کار لایا تھا ﴿۱﴾ یعنی قانون مروج کے زد میں آنے سے بچاؤ کی تدبیر استعمال کی تھی لیکن چونکہ جج یا وکیل مجبور نہیں ہوتا ہے رزق کے بہت سے ذرائع ہیں لہٰذا غالب یہی ہے کہ ان کا گناہ سے بچنا مشکل ہے۔ و هو الموفق

ووٹ کی شرعی حیثیت

سوال: محترمی و مکرمی حضرت الاستاذ المحترم مفتی اعظم محمد فرید صاحب دامت برکاتہم العالیہ چند ماہ میں پاکستان کے اندر الیکشن ہونے والا ہے جس میں تمام سیاسی پارٹیاں حصہ لے رہی ہیں ان میں ایک پارٹی جس کا مقصد صرف شرعی قانون کا نفاذ اور قرآن و سنت کا بول بالا کرنا ہے تو اس پارٹی کے مقابلے میں کسی سیکولر سیاسی پارٹی کو

﴿۱﴾ قال الله تعالى ما كان لياخذ اخاه في دين الملك ..الآية (پاره: ۱۳ سورة يوسف ركوع: ۳ آيت: ۷۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ووٹ دینا کیسا ہے اور ووٹ دینے کے بعد اس شخص کے عبادات کا کیا بنے گا برائے مہربانی ہماری رہنمائی فرماویں؟

المستفتی: خاکپائے بزرگان دیوبند احمد نواز کوئیہ جنوبی بھکر میانوالی......۸/ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

الجواب: (۱) کسی کو ووٹ دینے کا مطلب اس پر اظہار اعتماد ہے۔

(۲) اور حکومت یا پبلک کو اس کے اہلیت کی شفاعت اور سفارش کرنا ہے۔

(۳) اور حکومت اور پبلک کو اس کی اہلیت کا مشورہ دینا ہے پس جو شخص ایسی پارٹی کو ووٹ دیوے جو شرعی قانون نہیں چاہتے ہو تو یہ شخص غدار، خائن اور شفیع سیئ ہے۔ **قال الله تعالیٰ من یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها و من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها ﴿۱﴾ و قال علیه الصلاة والسلام المستشار مؤتمن﴿۲﴾ و قال رسول الله ﷺ الدین النصیحة ثلثا قلنا لمن قال لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین و عامتهم رواه مسلم﴿۳﴾. فقط**

فاسق کی امارت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ (۱) جس شخص نے دو دفعہ جھوٹ پر قسم کھا کر دھوکہ دیا ہو تو ایسے شخص کو کسی پارٹی یا جماعت کا امیر یا نائب امیر مقرر کرنا کہاں تک صحیح ہے؟

(۲) جو شخص سمگلر ہو، چور بازاری اور سمگلنگ کا کاروبار کرتا ہو تو ایسے شخص کو امیر مقرر کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: محمد اکرم مین بازار مینگورہ سوات......۱۶/جون ۱۹۷۰ء

الجواب: واضح رہے کہ یہ شخص فسق کی وجہ سے امارت کے لائق نہیں ہے بشرطیکہ قوم اس سے فسق و فجور میں زیادہ نہ ہو'' ورنہ اندھوں میں کانا راجہ'' اور بشرطیکہ یہ شخص بنسبت قوم کے ذی رائے اور مدبر نہ ہو ورنہ یہ کوئی ایسی امامت نہیں ہے کہ اس کی امارت مثل امامت مکروہ ہو جائیگی۔

(۲) اور سمگلنگ ایک سیاسی گناہ ہے اسلامی گناہ نہیں ہے جبکہ خیانت اور عہد شکنی سے خالی ہو۔ **وهو الموفق**

﴿۱﴾ (پارہ: ۵ سورة النساء رکوع: ۸ آیت: ۸۵)
﴿۲﴾ (جامع الترمذی ص ۱۰۵ جلد ۲ ابواب الاداب باب ما جاء ان المشار مؤتمن)
﴿۳﴾ (صحیح المسلم ص ۵۴ جلد ۱ کتاب الایمان باب بیان الدین النصیحة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شریعت کے نام پر عالم دین کو امیر منتخب کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ایک قوم متفقہ طور سے شریعت کے نام پر ایک عالم دین کو امیر منتخب کرے تو یہ امیر شرعی ہوگا یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد سردار وزیرستانی متعلم دارالعلوم حقانیہ.....۲۹/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

الجواب: یہ شخص امیر شرعی ہے اس کا حکم جائز ماننا ضروری ہے البتہ یہ شخص حدود اور قصاص جاری نہیں کر سکتا ہے اور اس سے مخالفت کرنے والے کو باغی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ لعدم تحقق شرائط الامامت الکبریٰ فافهم۔﴿۱﴾وهو الموفق

موجودہ عام انتخابات میں حصہ لینے کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسلام میں عام انتخابات کی کیا حیثیت ہے اور کیا اس میں حصہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وجروا

المستفتی: عبدالصبور افغانی متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک.....۱۹۸۹ء/۳/۸

الجواب: خیر القرون میں ذی رائے لوگ (خواص) ووٹ استعمال کرتے تھے نہ کہ ہر شخص اور چونکہ موجودہ دور میں اعجاب کل ذی رای برایه﴿۲﴾ رائج ہے اور اس کا انسداد ناممکن ہے لہٰذا آیت ماکان له ان یاخذ اخاه فی دین الملک الایة﴿۳﴾ کی رو سے اقتدار اسلامی کا اس حیلہ سے حصول ممنوع نہیں ہے۔ وهو الموفق

افغانستان میں کمیونسٹوں کے زیر اقتدار زیر اثر لوگوں کا حکم

سوال: درج نہیں ہے اور تفصیلی جواب کا نقل موجود ہے۔ ۱۹۸۹ء/۸/۱۵

الجواب: مدعیان اسلام کہ در افغانستان سکونت پذیر اند، بر سہ گونہ اند(۱) اول آں کساں اند کہ

﴿۱﴾قال العلامه حصكفي فالكبرىٰ استحقاق تصرف عام علي الانام وتحقيقة فى علم الكلام ونصبه اهم الواجبات ويشترط كونه مسلماً حراً ذكراً عاقلاً بالغاً قادراً .الخ

﴿۲﴾(مشكواة المصابيح ص۴۳۷ ج ۲ باب الامر بالمعروف الفصل الثانى)

﴿۳﴾(پاره :۱۳ سورة يوسف ركوع : ۳ آيت: ۷۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کمیونزم واشتراکیت راموجب ترقی واسلام راموجب تنزل مے دانند۔ وایں فرقہ بلاشک وشبہ کافراست وامامت واقتداء بایشاں باطل است۔

(۲) دوم آں کساں اندکہ کمیونزم واشتراکیت راباطل مے دانند ولیکن از وجہ خوف وتجبر درظاہر موافقت کمیونستان مےکنند وایں فرقہ مسلمان است وامامت واقتداء ایشاں درست است البتہ برایشاں ہجرت کردن ضروری است۔

(۳) فرقہ سوم آنکہ صرف از وجہ مفاد دنیوی دریں جماعت خبیثہ داخل شدہ باشند ورنہ اعتقاداواعتقادارتدادنہ باشدایں کساں بلاشک وشبہ فساق وفجاراند۔ وھو الموفق

مجاہدین افغانستان کا اتحاد ضروری ہے

سوال: کیاافغان مجاہدین کی وحدت فرض ہے یانہیں۔ جواب فرقہ واریت کے شکار ہوچکے ہیں اور کیا علماء ہندوپاک اور مسلم ممالک کے علماء پرافغان مجاہدین کی وحدت کی خدمت فرض ہے یانہیں جواب سے ممنوں فرماویں؟

المستفتی: محمد حارث علاقہ جندول ضلع دیر... ۱۹۸۶ء/۳/۲۳

الجواب: یہ اتحاد نہایت ضروری ہے لیکن عملی طور پر یہ اتحاد حکومت وقت کرسکتا ہے نہ کہ دیگران۔ دیگراں کے اس اقدام سے ایک اور جماعت قلیلہ وجود پذیر ہوگی۔ وھو الموفق

مغربی طرز انتخابات اوراسلامی طریقہ انتخابات

سوال: درج نہیں اور تفصیلی جواب نقل ہے۔

الجواب: الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد! پس واضح باد کہ انتخابات عامہ کہ مروج غرب وامریکہ اندخلاف تعامل خیرالقرون وقرون ماضیہ اند۔ نیز برمقاصد ومصالح امامت سازگارنہ اند۔و هو واضح۔

البتہ دربلادیکہ حصول اقتدار وامامت بغیر ازیں رویہ مغربی حاصل نہ مےشود مباح وجائز باشد لعدم ورود النہی عنہ ولان الله تعالىٰ حسن كيد يوسف عليه السلام لاخذ اخيه كما قال تعالىٰ كذالک كدنا ليوسف ماكان لياخذ اخاه فى دين الملك اى فى قانونه و طاعته الحمدللہ کہ علماء افغانستان مہاجرین ومجاہدین اعزہم اللہ تعالیٰ برعدم مطالبہ ایں انتخابات عامہ متفق اند۔ اختلاف صرف درطریقہ انتخاب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شوریٰ دارند۔ بعض ایں انتخاب شوریٰ را بانتخاب عامہ جائز مے گویند لعدم ورود النہی عنہ و **لان عمر رضي الله عنه جعل امرا لامارة شوریٰ بین الاشخاص البتة و کان عمر قائما مقام الرعیة و الامة** ۔ و بعض دیگر ایں را نا جائز قرار مے دہند **لکونه مخالفا عن التعامل . و لان العوام ینتخبون من لایکون اهلا لها و من یعطیهم المال الکثیر و یعنیهم فی الامور الدنیویه فشاور عمر فانه کان ممن یعتمد علیه الامة و کان اهل الشوریٰ منه اهلا لها و لائقا لها .**

پس مناسب نزد فقیر ایں ست کہ از انکہ اساس ہجرت و جہاد نہادہ اند و ہر قسم قربانی کردہ اند و حق اقتدار حاصل کردہ اند ایں شوریٰ را منتخب کنند یعنی از ہر صوبہ و منطقہ۔ تا کہ حق قربانی ایشاں ضائع نہ شود البتہ تکالیف غیر مہاجرین مناسب است البتہ برائے ازمنہ آئندہ یقین اوصاف اہلیت شوریٰ ضروری باشد۔

تنبیہ: مراد از مہاجرین و مجاہدین اہل حل و عقد از ایشاں اند۔

بھوک ہڑتال کا حکم اور سینیٹ کا شریعت بل

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بھوک ہڑتال کا کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز اگر اس میں اس وجہ سے آدمی مرگیا تو یہ شخص جنت جائے گا یا دوزخ؟

(۲) سینیٹ نے آج کل جو شریعت بل منظور کیا ہے جبکہ یہ کچھ سال قبل غیر آئینی اسمبلی نے تیار کروایا تھا تو اس کی کیا حیثیت ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: عزیز الرحمٰن جنرل سٹور نریاب کوہاٹ......۱۹۹۰ء/۹/۴

الجواب: (۱) بھوک ہڑتال ایک سیاسی حربہ ہے اور مباح ہے لیکن بھوک سے خودکشی کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

(۲) اس بل کے متعلق تمام علماء متحد ہو چکے تھے لیکن ارباب حکومت کا نفاق دیگر ذرائع سے ظاہر ہوا۔ **وهو الموفق**

کفار سے امداد لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین دریں مسئلہ کہ بعض لوگ افغان (کمیونسٹ) حکومت سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسلحہ اور روپے حاصل کر کے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں آیا اس سے آدمی کافر بن جاتا ہے یا نہیں یعنی کفار سے اس امداد لینے کا کیا حکم ہے؟ بینو وتوجروا

المستفتی: محمد شریف گیا خیل بنوں......۱۰ر شوال ۱۴۰۸ھ

الجواب: امداد خواستن از کافر (مثلاً روس وامریکہ) جائز ست لیکن اگر ایں امداد باعث وسبب ترک جہاد یا کمزور شدن جہاد باشد حرام است نہ کہ کفر است ونہ شعار کفر۔ وھو الموفق

سیاست اور مذہب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی سیاست کو فضول سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ سیاست مذہب کا حصہ نہیں ہے علماء نے دولت اور اقتدار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے تو ایسے شخص کا یہ قول کہاں تک درست ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: حافظ صدیق الرحمٰن لنڈ پورہ بنوں......۱۰ر ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

الجواب: لغت عربی میں سیاست حکومت اور تدبیر کو کہا جاتا ہے اور انبیاء علیہم السلام تمام کے تمام مدبر تھے ﴿۱﴾ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ان میں حکومت بھی آ گئی تو بہر حال سیاست کو عبث ماننے والا غلطی پر ہے البتہ اگر اس شخص کی مراد یہ موجودہ (سیکولر) سیاست ہو تو ماسوائے علماء کے دیگراں کی سیاست اقتدار برائے اقتدار کیلئے ہے اور علماء کی سیاست اقتدار برائے حفاظت دین کیلئے ہے۔ وھو الموفق

ووٹ کی خرید وفروخت

سوال: علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ووٹ کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: بادشاہ میر شیر گڑھ ضلع مردان......۱۵ر ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

الجواب: ووٹ نام ہے شفاعت اور شہادت کا اور ان میں سے کسی ایک پر معاوضہ لینا جائز نہیں ہے و ھو الموفق

﴿۱﴾ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی (صحیح البخاری ص ۴۹۱ ج ۱ کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دہری حکومت سے اپنے اغراض کیلئے تعلقات کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دہری حکومت کے ساتھ تعلق رکھنا ان سے تنخواہ کھانا کس طرح ہے جبکہ یہ لوگ وطن آ کر کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے غرض پر گئے تھے اور ان سے ہتھیار لینے تھے تو اس قسم کے روپئے کا کیا حکم ہے جیسا کہ آج کل افغانستان میں اسی طرح ہوتا ہے. بینوا وتوجروا

المستفتی: مولا سید جمعدار سلارزو......۱۴۰۱ھ/۴/۲۹

الجواب: اس رویہ سے یہ مسلمان فاسق اور بے وقار ہوجاتا ہے دہریوں کی نظر میں ضمیر فروش اور اسلام فروش ہوجاتا ہے اور اہل اسلام کے نزدیک مداہن ہوجاتا ہے۔ وھو الموفق

موجودہ عوامی طرز انتخابات کی شرعی حیثیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (۱) میراث میں دو بہنیں ایک بھائی کے اور دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے مساوی قرار دی گئی ہے اس صریح اور قطعی حکم کے باوجود عورت کو ووٹ دینے میں مرد کے مساوی حق دینا کیا قرآنی حکم کی نفی نہیں ہے؟

(۲) ایسی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات جس کا طریقہ انتخاب نصوص قرآنی کے خلاف ہو کیا اسلامی اسمبلی کہلانے کی مستحق ہے اور کیا اس کا مرتب کردہ دستور مسلمانوں کیلئے قابل عمل ہوگا؟

(۳) پاکستان کی بیشتر سیاسی جماعتوں بشمول جمیعت علماء اسلام وغیرہ کیلئے ایسی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینا از روئے شریعت کیا جائز ہے؟

(۴) یہ انتخابات جو غیر اسلامی ہیں، مسلمانوں کیلئے ان انتخابات کا مقاطعہ واجب یا مستحسن نہیں ہے؟ بینوا و توجروا

المستفتی: حکیم شرین گل ساول ڈھیر مردان......۱۵/ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

الجواب: و یثبت عقد الامامة باحد الامرین باستخلاف الخلیفة ایاه و اما بیعة من تعتبر بیعته من اهل الحل والعقد و لا یشترط بیعة جمیعهم الخ (المسامرة والمسایرة ص ۳۲۶) اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عبارت سے معلوم ہوا کہ بادشاہ اور امیر، شوریٰ اور کثرت رائے سے بھی مقرر کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ اور رائے دینا ہر شخص کا حق نہیں ہے بلکہ اہل حل وعقد کا حق ہے کیونکہ ان پر باقی لوگوں کا اعتماد ہوتا ہے لیکن جب لوگوں کا اعتماد نا معلوم ہو تو مجبوراً عوام کی طرف مراجعت کی جائے گی کیونکہ اہل حل وعقد پر اکتفاء عوامی اعتماد کی وجہ سے تھا تو ووٹ دینا درحقیقت ایک شفاعت اور اظہار اعتماد ہے جس میں مذکر اور مونث کا کوئی فرق نہیں ہے ﴿۱﴾ لہٰذا یہ طرز انتخابات قابل اعتراض نہیں ہے بے شک نا اہل اور بے دین کو ووٹ دینا اور اس پر اعتماد کرنا قابل اعتراض اور شریعت سے متصادم ہے۔ فقط

دستور ساز اسمبلی میں قطعی محرمات کے بارے میں رائے شماری کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دین اسلام کے واضح، منصوص، قطعی اور حتمی قرآنی محرمات کے بارے میں قانون ساز اداروں اور اسمبلی میں رائے شماری ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مثلاً سود جیسے قطعی ربانی فیصلے کے بارے میں اسمبلی کے ممبران کی رائے شماری شریعت مصطفوی میں کیا حیثیت رکھتی ہے اس تجویز کا پیش کرنے والا اور اس کے ہمنوا کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد عبداللہ عفی عنہ لاہور ۱۹۷۳ء

الجواب: بلا مصلحت ایسی تجویز پیش کرنا نا جائز ہے البتہ منافق اور غیر منافق کے ممتاز ہونے یا قانونی طور پر بند ہونے وغیرہ مصالح کے پیش نظر جائز ہے۔ وهو الموفق

اسلامی بلاد کو روس یا امریکہ کا اسٹیٹ بنانا ظلم عظیم ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امیر گرو یک شمالی وزیرستان جو پشتونستان بنانے کا دعویٰ کرتا ہے افغانستان میں بھی سرجوش پشتونستان کا نعرہ لگاتا ہے تو پشتونستان مانگنا اور آزاد

﴿۱﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب کیلئے جو عوام سے رائے لی گئی تھی مورخ ابن کثیر کے الفاظ میں حتی خلص الی النساء المخدرات فی حجابهن و حتیٰ سأل الولدان فی المكاتب و حتی سأل من يرد من الركبان والاعراب الی المدينة فی مدة ثلاثة ايام بلياليها (البداية والنهاية ص ۱۴۶ ج ۷ خلافت عثمان رضی الله عنه)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قبائل کوحکومت پاکستان سے جدا کرنے کا دعویٰ امیر گرو یک کیلئے شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا وتوجروا**

المستفتی: مولوی گل منیر خیسور شریف شمالی وزیرستان......۱۵رجنوری ۱۹۸۴ء

الجواب: پشتونستان کا نعرہ بظاہر ایک سیاسی نعرہ ہے نہ مطلوب شرعی ہے اور نہ ممنوع شرعی ہے البتہ اسلامی بلاد کو روس اور روس نواز اقوام کا اسٹیٹ بنانا ظلم عظیم ہے، جیسا کہ ان کو امریکہ اور امریکہ نواز لوگوں کا اسٹیٹ بنانا ظلم عظیم ہے۔ **وھو الموفق**

عورتوں کو ووٹ دینا

سوال: محترم المقام زید مجدکم بعد سلام مسنون اور دعوات صالحہ پیش خدمت ہے کہ از روئے شریعت عورت کو ووٹ دینا کیسا ہے قطع نظر اس واقعہ کے جو کہ صوبائی اسمبلی کے ممبروں نے عورت کو ووٹ دیئے تو کیا عورت کو ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا وتوجروا**

المستفتی: مولوی علی اکبر صاحب مدرسہ عربیہ انوار العلوم میرا خیل ضلع بنوں......۲۰رمحرم ۱۳۹۲ھ

الجواب: محترم المقام السلام علیکم کے بعد واضح رہے کہ چونکہ ووٹ کا مقصد اظہار اعتماد اور شفاعت اہلیت ہے لہٰذا شریعت مقدسہ میں جن فرائض کی ادائیگی کی عورت مجاز ہے تو ان میں عورت کو ووٹ دینا جائز ہے اور جن فرائض کی مجاز نہیں ہے (مثلاً امامت کبریٰ، صغریٰ، خطابت وغیرہا) تو ان میں ووٹ دینا حرام ہے۔ **قال الله تعالیٰ و من یشفع شفاعة سیئة یکن کفل منها﴿۱﴾ و قال الله تعالیٰ ان الله یأمرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا﴿۲﴾** فقط

اسلامی آئین نافذ نہ کرنے والوں کے ساتھ جہاد کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ۲۵ سال سے مسلسل پاکستان کے لیڈر اسلامی آئین کے نفاذ کا وعدہ کرتے ہیں مگر ابھی تک کسی ایک نے بھی یہ وعدہ پورا نہیں کیا۔ اب آئندہ سال مارچ میں جو آئین نافذ ہوگا اس کے متعلق یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اسلامی آئین نافذ کریں گے۔

﴿۱﴾(پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱ آیت ۸۵) ﴿۲﴾(پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۵ آیت ۵۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خدانخواستہ اگر اس دفعہ بھی آئین نہ بنا تو ان لیڈروں کے ساتھ اسلام کے اصولوں کے مطابق جہاد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولوی ملک عجب خان صدر اتحاد قبائل درہ آدم خیل ...۲۵/۱۰/۱۹۷۲ء

الجواب: حقیقت یہ ہے کہ اکثریت اسلامی نظام نہیں چاہتی جیسا کہ انتخابات سے معلوم ہوا اور اسمبلی میں بھی ظاہر ہوتا جاتا ہے اگر اس دفعہ ان اسمبلی والوں نے اسلامی نظام قائم نہیں کیا تو ان منافقین کے ساتھ حسب استطاعت جہاد فرض ہوگا اور طریق کار کا تعین ابھی نہیں ہوسکتا۔ فقط

سیاست شرعیہ اسلام کا حصہ ہے

سوال: ایک بریلوی مولانا صاحب نے تقریر میں کہا ہے کہ مرزائیت کے خلاف دیوبندیوں نے جو تحریک چلائی تھی اس کا مذہب اسلامیہ سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ یہ ایک سیاسی تحریک تھی۔ کیا یہ درست ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولوی غلام یحیٰ پنڈی گھیپ ...۲۶/ جولائی ۱۹۷۵ء

الجواب: سیاست اور اسلام میں کوئی تصادم نہیں ہے سیاست شرعیہ اسلام کا حصہ ہے۔ ﴿۱﴾ فقط

قوانین الٰہی تا قیامت امن وترقی اور خوشحالی کے کفیل ہیں

سوال: ایک مقتدر شخص شرعی حکم پردہ کو قید وجیل سے تشبیہ دیکر عملاً خلاف کررہا ہے ایک موقع پر خواتین کو پردہ ہٹانے کا حکم دیا اور وہ بے پردہ بیٹھ گئیں یہ شخص ملک کے سیاہ وسفید کا مالک ہے اگر وہ چاہے تو پردہ کی حفاظت بھی کرسکتا ہے آئندہ یہ خدشہ بھی ہے کہ وہ اپنی جرأت مندانہ بدعملیوں کی وجہ سے قرآن حکیم کو منسوخ قرار نہ دے ایسے شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: سعدالدین کان اللہ لہ ...۱۴/ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

﴿۱﴾ عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال كانت بنوا سرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا يا رسول الله قال فوابيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سآئلهم عما استرعاهم .
(صحيح البخاری ص ۴۹۱ جلد ۱ كتاب الانبياء باب ماذكر عن بنی اسرائيل)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اللہ تعالیٰ حکیم مطلق نے جو قوانین اور احکام خاتم النبیین ﷺ کی وساطت سے بھیجے ہیں تو اس کا لازم بین یہ ہے کہ یہ قوانین اور احکام تا قیامت امن و ترقی اور خوشحالی کے کفیل ہیں پس ان کو خارجی تاثر کی وجہ سے ترقی کی راہ میں رکاوٹ جان کر ختم کرنا اللہ کے علم اور حکمت پر بے اعتمادی بلکہ الحاد و زندقہ ہے۔ وھو الموفق

بے دین اور کافروں سے سیاسی اتحاد

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جو سوشلسٹ یا کمیونسٹ یا کسی ایسی تحریک یا جماعت سے منسلک ہو جو سراسر یا ضمناً اسلام کے اصولوں کے خلاف ہو اور قطعی احکام کے منکر ہو تو اس قسم کے لوگوں سے اتحاد کرنے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالکریم اکوڑہ خٹک ۲۱/۱۱/۱۹۸۵ء

الجواب: کمیونزم اور سوشلزم کافرانہ نظام ہیں ان کی تحسین اور تائید کافرانہ امور ہیں البتہ اسلام کے مفاد کی خاطر کسی کافر کے ساتھ اتحاد ممنوع نہیں ہے۔ ﴿۱﴾ وھو الموفق

حکومتی زکواۃ سسٹم میں جمعیت علماء اسلام کی پالیسی کی تائید

سوال: ایک اجلاس میں یہ قرارداد منظور ہوئی کہ موجودہ زکواۃ سسٹم خالص سود کی ایک شکل ہے لہٰذا مدارس عربیہ کو اس سے انکار کرنا چاہئے لیکن تا حال مدارس یہ زکواۃ وصول کرتے ہیں لیکن آپ صاحبان نے فرمایا ہے کہ یہ زکواۃ لینا درست ہے تو آپ کے حوالے سے اجلاس میں یہ جو بات ہوئی ہے کہاں تک درست ہے دلائل سے وضاحت فرمائیں؟

المستفتی: محمد داؤد خان افغانی چارسدہ ۱۴/۶/۱۹۸۴ء

الجواب: موجودہ زکواۃ سسٹم میں قابل اعتراض دو امور ہیں اول اس کا سودی رقم سے لینا اور سود

﴿۱﴾ قال العلامہ ابن عابدین قولہ و قد استعان علیہ الصلاۃ والسلام ..... انہ علیہ الصلاۃ والسلام استعان فی غزوۃ خیبر بیہود من بنی قینقاع و فی غزوۃ حنین بصفوان بن امیہ و ھو مشرک .الخ (رد المحتار ص ۲۵۷ ج ۳ مطلب فی الاستعانۃ بمشرک فصل فی کیفیۃ القسمۃ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے لینا۔ دوم اس کا کالج کے طالب علموں اور فوجی لوگوں کے بچوں پر صرف ہونے کا بالعاقبت مخصوص ہونا۔ باقی اس میں قابل اعتراض امور ظاہراً معلوم نہیں ہوتے۔

نوٹ: اگر جمعیت علماء اسلام کے نزدیک اس کا لینا خلاف مصلحت ہو تو میری ان سے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ وھو الموفق

مرزائیوں کے اتحادی جماعت کو ووٹ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی ایسی جماعت کو ووٹ دینا یا اس میں شامل ہونا اور اس کی تشہیر کرنا جس کا اتحاد مرزائیوں (قادیانیوں) سے ہو جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: سید محمد صغیر شاہ مینا بازار کیمل پور شہر اٹک ۲۰/۹/۱۹۷۰ء

الجواب: اگر اس جماعت کے ساتھ مرزائیوں کا اتحاد نظام اسلام کی تحصیل میں ہو تو اس جماعت کو ووٹ دینا جائز ہے اور اگر یہ اتحاد اس ارادہ سے نہ ہو تو ان کو ووٹ دینا حرام ہے خواہ مرزائی لوگ معاون اور تابع ہوں یا جماعت کے ساتھ مساوی ہوں۔ وھو الموفق

مسئلہ ختم نبوت میں دعویٰ خدمت کی الفاظ کا صحیح مطلب

سوال: جناب مفتی صاحب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور السلام علیکم!

پاکستان کی مختلف مذہبی جماعتوں میں سے ایک جماعت کے مولانا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے (تحریراً) کہ "اس آخری دور میں مسئلہ ختم نبوت کی جو خدمت ہماری جماعت نے کی ہے اس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں بھی ملنی دشوار ہے" کیا عبارت مذکورہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد والوں کی توہین نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے تو مرتدین سے جنگیں لڑیں اور داخل فی النار کیا۔ پھر ان کے بعد والوں نے بھی مرتدین کو داخل فی النار کیا۔ لیکن آج کے علماء نے نہ تو کسی مرتد کو داخل فی النار کیا ہے اور نہ ہی جنگ لڑی ہے اور نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم الخ. بینوا و توجروا

المستفتی: محمد یعقوب بورے والا شہر ملتان ریل بازار ۴/۵/۱۹۶۹ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب :شاید اس مولانا کی مراد علمی خدمت اور محاجۃ باللسان ہے جو کہ گذشتہ قرون میں عدم ضرورت کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے اور یا اس کی مراد یہ ہے کہ حکومت اور اہل اقتدار کی امداد کے بغیر جو خدمت ہماری جماعت نے کی ہے ،الخ لہٰذا یہ الفاظ قابل مواخذہ نہیں ہیں .(لظهور مراده)فقط

عورت کا اقتدار اور حکمرانی

سوال :کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں بارے میں کہ عورت حکمرانی لحوا قتدار میں کس حد تک داخل ہوسکتی ہے شرعی حکم واضح کریں؟ تو عین نوازش ہوگی ۔

المستفتی :محمد ارشاد اینڈ برادرز پشاور شہر ۲رشعبان ۱۴۰۵ھ

الجواب :عورت تغلب سے حکمران ہوسکتی ہے ﴿۱﴾لیکن بلا تغلب اس کو حکمران بنانا ناجائز اور موجب بے برکتی ہے۔﴿۲﴾وهو الموفق

مصلحت کے وقت مودودیوں سے اتحاد جائز ہے

سوال :جمعیت علماء اسلام کا مودودی لوگوں سے اتحاد کا کیا حکم ہے کیا یہ جائز ہے؟بینوا وتوجروا

المستفتی :محمد زرین ٹل کوہاٹ..... ۲۷رذی الحجہ ۱۴۰۶ھ

﴿۱﴾ قال ابن عابدين اذا تغلب آخر على المتغلب وقعد مكانه انعزل الاول و صار الثاني اماما فقد علم انه يصير اماما بثلاثة امور لكن الثالث في الامام المتغلب و ان لم تكن فيه شروط الامامة و قد يكون بالتغلب مع المبايعة و هو الواقع في سلاطين الزمان نصرهم الرحمن .

(ردالمحتار هامش الدر المختار ص ۳۳۹ ج ۳ مطلب الامام يصير اماما بالمبايعة او بالاستخلاف باب البغاة)

﴿۲﴾ عن ابى بكرة رضى الله تعالىٰ عنه قال لقد نفعني الله بكلمة لن يفلح قوم و لوا امرهم امرأة

(صحيح البخارى ص ۶۳۷ ج ۲ كتاب المغازى كتاب النبى الىٰ كسرىٰ و قيصر)

وقال العلامة عبدالعزيز الفرهارى (والنساء ناقصات عقل و دين وايضا هى مامورة بالستر و ترك الخروج الىٰ مجامع الرجال و ايضا قد اجمع الامة على عدم نصبها حتى فى الامامة الصغرىٰ

(النبراس شرح شرح العقائد ص ۳۲۱ و يشترط ان يكون الامام من اهل الولاية)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: جب مصلحت کے وقت ہندوؤں سے اتحاد جائز ہے﴿۱﴾تو بدنام مسلمانوں کے ساتھ کس طرح ناجائز ہوگا۔فقط

الیکشن یعنی انتخابات کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ الیکشن از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز؟بینوا وتوجروا

المستفتی: ماسٹر روز مین خان واڑئی ضلع دیر ...۲۵/صفر ۱۳۹۷ھ

الجواب: الیکشن (ووٹ) اظہار رائے کا نام ہے اور اپنے نمائندے کا انتخاب ہے۔اسلام اس کی اجازت دیتا ہے﴿۲﴾اور اس وقت ملک بھر کے چیدہ چیدہ اکابر اس میں حصہ لے رہے ہیں جو مولوی صاحب اس کی مخالفت کرتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔

آزاد امیدوار کو ووٹ دینے کا فتویٰ دینا سیاست سے عدم واقفیت ہے

سوال: ایک مولوی صاحب نے ۷/مارچ کے انتخابات کیلئے قومی اتحاد کے امیدوار کو ووٹ دینے کا فتویٰ دیا اور ۱۰ مارچ کیلئے اپنے گاؤں کے آزاد امیدوار کے حق میں فتویٰ دیا کہ پڑوسی کا حق زیادہ ہے تو ایسے مولوی صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: الطاف حسین،عبدالمجید اینڈ کمپنی گندم منڈی راولپنڈی ۱۹۷۰ء

﴿۱﴾ قال الحصكفي و مفاده جواز الاستعانة بالكافر عند الحاجة و قد استعان عليه الصلاة و السلام باليهود على اليهود و رضخ لهم . قال ابن عابدين انه عليه الصلاة و السلام استعان في غزوة خيبر بيهود من بني قينقاع و في غزوة حنين بصفوان ابن اميه و هو مشرك. (الدر المختار مع رد المحتار ص۲۵۷ ج۳ مطلب في الاستعانة بمشرك)

﴿۲﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب کیلئے جو رائے لی گئی تھی وہ عوامی رائے تھی اور جب الیکشن اغیار کے ہاتھوں میں ہوں اور نتائج عوامی رائے کے مطابق نہ ہوں بلکہ اوپر سے آتے ہوں تو پھر یہ الیکشن ہی نہیں بلکہ سلیکشن ہیں اسے انتخابات کہنا ہی برعکس نہد نام زنگی را کافور لہٰذا آزاد انتخابات میں عوامی رائے شریعت کی رو سے جائز ہے كما يدل عليه كلام ابن كثير حتى خلص الى النساء المخدرات في حجابهن و حتى سأل الولدان في المكاتب و حتى سأل من يرد من الركبان و الاعراب الى المدينة في مدة ثلاثة ايام و بلياليها (البداية والنهاية ص۱۴۶ ج۷ خلافت عثمان رضی الله عنه)(مرتب)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: اس تضاد سے نماز پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن یہ مولوی صاحب سیاست سے بالکل ناواقف ہے۔ وھو الموفق

شاہراہ ریشم کو تحریک نظام مصطفیٰ کیلئے اکابر کی ہدایات کے مطابق بند کرنا چاہیئے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چین کو (جانے والی شاہراہ) (شاہراہ ریشم) کو بھٹو صاحب کی مخالفت میں اور تحریک نظام مصطفیٰ کے حصول کیلئے بند کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عالمگیر پٹن کوہستان ۱۹۷۷ء

الجواب: سوشلزم کے دبانے اور اسلامی نظام کے لانے کیلئے جو اقدام بھی کیا جائے مشروع ہے البتہ مصلحت اس میں ہے کہ اکابر کی ہدایات کے موافق تحریک چلائی جائے۔ (تاکہ افراتفری تحریک کے ناکامی کا سبب نہ بن جائے) وھو الموفق

عورتوں کا جلوس میں نکلنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کا جلوس میں نکلنا جائز ہے یا نہیں، یعنی شریعت میں عورتوں کے جلوس کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: عبداللہ جامع مرکزی مسجد اسلام آباد

الجواب: فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس وقت جہاد فرض کفایہ ہو تو عورت خاوند کے اذن کے بغیر نہ جائیگی اور فرض عین کے وقت بلا اجازت بھی جا سکتی ہے تو اسی طرح مظاہروں کیلئے نکلنا بھی ہوگا۔ البتہ بے پردگی ہر وقت ممنوع ہے۔ وھو الموفق

حقوق شرعیہ کو ملحوظ رکھ کر عورتوں کے جلسے جلوس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورتوں کے جلسے جلوس جائز ہیں یا نہیں؟ جبکہ پردے کا لحاظ رکھا جائے۔ بینوا وتوجروا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

المستفتی: نامعلوم ۲۶ ر جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

الجواب: بے پردگی حرام ہے حقوق شرعیہ کالحاظ رکھتے ہوئے ﴿۱﴾ اسلامی قوانین کے نفاذ کیلئے یہ کوششیں اور عورتوں کی چیخ وپکار جائز ہیں۔ وھو الموفق

اسلامی نظام کے لانے کیلئے جلسے جلوس وغیرہ بغاوت نہیں جہاد ہے

سوال: آج کل قومی اتحاد کے لوگ جو جلسے اور جلوس اور بادشاہ وقت سے بغاوت کر رہے ہیں تو ایسے فسادی اور باغی لوگوں کی شرعی سزا کیا ہے جواب سے ممنوں ومشکور فرماویں۔

المستفتی: میاں کریم الدین کا کاخیل سرڈھیری مردان......۱۹۷۷ء/۸/۳

الجواب: غیر مسلح قوم جبکہ جلسے اور جلوس کو زیر عمل لائیں تو ان کو باغی کہنا ہی دین سے بغاوت ہے ﴿۲﴾ جبکہ یہ قوم سوشلزم کے دبانے اور اسلامی نظام کے لانے کیلئے جہاد اور جدوجہد کرنے والے ہوں۔

نوٹ:......شرعی باغی مباح الدم ہوتا ہے کذا فی جمیع کتب الفقه۔وھو الموفق

مروجہ طریقہ سیاست میں اسلامی نظام کیلئے جدوجہد کرنا

سوال: موجودہ سیاست یقینی جہاد ہے یا نہیں جواب سے نوازیں۔

المستفتی: سمیع الرحمن مردان گمبت

الجواب: نظام اسلامی کے قیام کیلئے جدوجہد کرنا یقینی جہاد ہے والطريقة المروجة وسيلة له كما ان يوسف عليه السلام توسل بدين الملک. ﴿۳﴾ فافهم

﴿۱﴾ يجوز لهن الخروج اذا كان باذن الزوج تفلات مجتنبات عن لباس الزينة والتعطر واختلاط الرجال فما دامت النساء راعت هذه الشرائط فلا ضير فيه. (منهاج السنن شرح جامع السنن ص ۱۲۹ ج۵) باب ماجاء في خروج النساء في الحرب)

﴿۲﴾ قال ابن عابدين ان المسلمين اذا اجتمعوا على امام و صارو آمنين به فخرج عليه طائفة من المؤمنين فان فعلوا ذالک لظلم ظلمهم به فهم ليسوا من اهل البغي و عليه ان يترک الظلم و ينصفهم و لا ينبغي للناس ان يعينوا الامام عليهم لان فيه اعانة على الظلم
(رد المحتار هامش الدر المختار ص ۳۳۸ ج۳ باب البغاة)

﴿۳﴾ قال الله تعالىٰ ما كان ليأ خذ آخاه في دين الملک..... الآية (پ:۱۳ سورة يوسف ع :۳ آيت: ۷۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علماء کیلئے اسلامی نظام لانا بغیر اقتدار اور کرسی کے ناممکن ہے

سوال: الیکشن میں جب علماء کرام مقابلہ میں کھڑے ہوتے ہیں مثلاً مولانا مفتی محمود صاحب وغیرہ امیدوار ہوتو اگر کوئی شخص ان علماء کو ووٹ نہ دے تو شرعاً مجرم ہے یا نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء کرام انتخابات میں صرف کرسی حاصل کرنے کیلئے حصہ لیتے ہیں نظام مصطفیٰ کیلئے انتخابات نہیں لڑتے اور جن لوگوں نے گذشتہ انتخابات میں پیپلز پارٹی اور سوشلزم کی حمایت کی ہے ان لوگوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: حافظ عبدالخالق ڈی آئی خان...... ۱۹۷۷ء/۹/۱۹

الجواب: واضح رہے کہ ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اسلامی نظام لانے کی حمایت اور اعانت کرے اور غیر اسلامی نظاموں، سوشلزم، کمیونزم، کیپٹلزم، فاشزم کا مقابلہ کرے پس جو شخص اس سے منحرف ہو تو وہ منافق ہوگا اور بعض صورتوں میں کافر ہوگا مثلاً جب ان غیر اسلامی نظاموں کو موجب ترقی مانے اور اسلامی نظام کو موجب تنزل مانے۔ نیز واضح رہے کہ اس زمانے میں کوئی نظام لانا بغیر اقتدار اور کرسی کے ناممکن ہے پس ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ علماء کے حصول اقتدار و کرسی میں ہر ممکن امداد کرے علماء کرام سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ وہ نظام اسلامی رائج کریں۔ دیگر پارٹیوں سے یہ امید رکھنا غلط اور خلاف تجربہ ہے۔ و هو الموفق

جمعیت علماء اسلام کی حمایت اور جماعتی فیصلہ کے مطابق ووٹ استعمال کرنا

سوال: اس دور میں ہر پارٹی اسلام کا نعرہ لگاتی ہے تو ہمیں کس پارٹی میں شمولیت اور حمایت کرنی چاہیئے تاکہ اللہ اور رسول ہم سے راضی ہوں نیز پیپلز پارٹی اسلام کے ساتھ سوشلزم کا نعرہ بھی لگاتی ہے تو کیا سوشلزم اسلامی نظام ہے اور ایسی جماعت میں جانا اور حمایت کرنا کیسا ہے نیز ان کو ووٹ دینا کیسا ہے جبکہ کوئی مذہبی امیدوار نہ ہو؟

المستفتی: سید محمد بلوچستانی...... ۶ رشعبان ۱۳۹۴ھ

الجواب: موجودہ دور میں جمعیت علماء اسلام کی حمایت کرنا ضروری ہے ان سے نظام اسلام کی توقع ہوسکتی ہے دیگر پارٹیاں خودغرضی کیلئے اسلام کا نام لیتی ہیں واضح رہے کہ جہاں جمعیت کا نمائندہ نہ ہو تو وہاں جمعیت کے جماعتی فیصلہ کے مطابق ووٹ استعمال کرنا چاہیئے۔ فقط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علماء کیلئے اتحاد نہایت اہم اور ضروری ہے

سوال: بخدمت جناب محترمی ومکرمی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم بعد از خیریت عرض یہ ہے کہ موجودہ سیاسی کشمکش عموماً اور علماء دیو بند کی کشمکش خصوصاً ہمارے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے کیونکہ نہ تو مدرسوں میں طلباء پڑھائی کرتے ہیں اور نہ ہی سکون سے ایک مدرسے میں ٹھہرتے ہیں خاص کر علماء دیو بند میں جمعیت علماء اسلام ہزاروی گروپ اور تھانوی گروپ کا اختلاف طلباء کیلئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ کیونکہ جس جگہ ہزاروی گروپ کا مدرسہ ہے وہاں تھانوی گروپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے طلباء سکون میں نہیں ہیں۔ اور جس جگہ تھانوی گروپ کا مدرسہ ہے وہاں ہزاروی گروپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے طلباء سکون میں نہیں ہیں۔ الخ

منجانب: محمد تاج اشرف العلوم گوجرانوالہ......۱۹۷۰ء/۹/۱۴

الجواب: محترم المقام وعلیکم السلام کے بعد واضح رہے کہ علماء کیلئے اتحاد نہایت اہم اور ضروری ہے خصوصاً جبکہ دنیا دار پارٹیاں اتحاد اور ارتفاع اختلاف کیلئے کوشاں ہیں تو علماء کرام کیلئے اتحاد سے اعراض کرنے کا نتیجہ سراسر وبال ہوگا۔ ہماری طرف سے کوئی انکار نہیں ہے لیکن صرف ہماری کوشش سے یہ اتحاد ناممکن ہے۔ فقط

جمعیت علماء سواد اعظم سے مخالفت کرنا غلطی ہے

سوال: محترم جناب مفتی صاحب آج کل جمعیت کے نام سے ایک پارٹی جمعیت علماء اسلام ہے اور دوسرا گروپ مرکزی جمعیت کے نام سے کام کر رہی ہے اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ان میں کونسا گروپ غلطی پر ہے؟

المستفتی: عبداللہ کانگڑہ چارسدہ......۲۶ ربیع الاول......۱۳۹۰ھ

الجواب: مرکزی جمعیت کے افراد کم ہیں اور سواد اعظم سے مخالفت کرنے میں غلطی پر ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ اس نازک وقت میں اس رویہ سے واپس ہو جائیں۔ جمعیت علماء اسلام ایک منظم، کارکن، سرفروش اور ہر فتنہ اور زندقہ کا مقابلہ کرنے والی جماعت ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ کسی (جماعت) میں مدغم نہ ہوں گے بیشک دیگر جماعتیں ان کے ساتھ ان کے منشور پر الحاق کر سکتی ہیں۔ فقط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جمعیت علماء کے ساتھ تعاون اورالحاق ضروری ہے

سوال: بتسلیم وآداب کے بعد عرض یہ ہے کہ آج کل بے دین پارٹیوں کے مقابلہ میں دو مذہبی پارٹیاں جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی ہیں لیکن یہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتی ہیں مثلاً حال ہی میں ہمارے علاقے میں مودودی جماعت میں شامل علماء نے جماعت اسلامی کے سوا تمام پارٹیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ آپ صاحبان کی خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں لکھ دیں کہ ہم کس پارٹی میں شامل ہو جائیں جو خالص اسلام کی سربلندی کیلئے جدوجہد کر رہی ہو اور مکمل اسلامی نظام اور شریعت محمدی کا نفاذ چاہتی ہو اور جس پارٹی پر آپ اعتراض کرتے ہیں اس پر قرآن وحدیث کے مطابق فتویٰ صادر فرماویں ہم لوگ آپ صاحبان کے فتوے پہنچنے تک کسی پارٹی میں الحاق نہیں کریں گے۔

المستفتی: محمد رسول کمبڑ لعل قلعہ علاقہ میدان ضلع دیر...... ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

الجواب: جمعیت العلماء کے نزدیک مودودی جماعت کافر نہیں ہے بے شک مودودی صاحب اور اس کے ہمنوا افراد پر کفر کا خطرہ موجود ہے اور جماعت اسلامی کے نزدیک سوشلزم کفر ہے لیکن جمعیت علماء کے نزدیک بھی سوشلزم خلاف اسلام ہے (لہٰذا جمعیت العلماء کو سوشلسٹ اور کمیونسٹ قرار دیکر) ان کی تکفیر غلط ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جمعیت العلماء مکمل نظام اسلام کے نفاذ میں کوشاں ہیں اور یہ لوگ بدنام نہیں ہیں بخلاف جماعت اسلامی کے کہ وہ حدود جاری کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ ان کے منشور میں حدود کا کوئی ذکر نہیں ہے نیز انہوں نے تمام لاہوری گروپ اور اکثر قادیانیوں کو اکثریت میں شامل کرنے کا کہا ہے نیز یہ لوگ بدنام ہیں لہٰذا ہر دیندار مسلمان پر ضروری ہے کہ جمعیت العلماء کے ساتھ الحاق اور تعاون کرے۔ فقط

جمعیت علماء اسلام کو ووٹ دینا چاہیئے

سوال: آج کل ووٹ کونسی پارٹی کو دینا چاہیئے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: فضل احد، غلام احد بازار بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی...... ۶ رجون ۱۹۷۰ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: ماسوائے جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی و مرکزی جمعیت کے تمام جماعتیں قانون اسلامی کے نفاذ کا مطالبہ نہیں کرتیں لہٰذا ان فرق سے بچنا اشد ضروری ہے اور ان تین میں سے جماعت اسلامی بدنام ہے۔ یہ لوگ ٹیڈی اسلام اور ماڈرن اسلام چاہتے ہیں جس میں نہ حدود ہیں اور مرزائیوں کی بھی اس میں گنجائش ہے لہٰذا ان سے بھی پرہیز ضروری ہے اور مرکزی جمعیت والے بہت کم ہیں اور ان کا سواد اعظم سے جدا کام کرنا بھی غلطی ہے لہٰذا ان کو ووٹ دینے سے مقصد حاصل نہیں ہوسکتا پس آپ کو ضروری ہے کہ جمعیت علماء اسلام کو ووٹ دیدیں یہ اہل حق ہیں اور ہر باطل کے مقابلہ کیلئے ہر وقت تیار ہیں ان سے بہت توقع اور امید کی جاتی ہے۔ فقط

جمعیت العلماء ہر زندقہ اور فتنہ کا مقابلہ کرنے والی جماعت ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع کہ علماء کے دو گروہ ہیں۔ مودودی صاحب کی جماعت اور جمعیت علماء اسلام ان دونوں گروہوں کے متعلق علاقہ دوآبہ اور خاص کر موضع کانگڑہ میں بہت اختلاف ہے لہٰذا ہمیں اطلاع دیں کہ ان دونوں گروہوں میں کون بہتر ہے نیز موضع کانگڑہ میں جمعیت العلماء کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں مولانا گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ سرحد اور دوسرے علماء نے تقریر میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مودودیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی پس حقیقت حال سے ہمیں آگاہ کریں؟

المستفتی: روح اللہ موضع کانگڑہ چارسدہ ..... یکم رجون ۱۹۷۰ء

الجواب: مودودی صاحب نے اسلام میں ترمیم اور تجدید کی ہے بالفاظ دیگر یہودیوں کی طرح تحریف معنوی کا ارتکاب کررہا ہے اور اپنے منشور میں حدود جاری کرنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے اور اکثر بلکہ تمام مرزائیوں کو اقلیت میں داخل ہونے سے بچایا ہے اور تحدید ملک جو کہ سوشلزم کا سنگ بنیاد ہے اس کو جائز قرار دیا ہے لہٰذا تمام مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ اس جماعت سے تعاون نہ کریں۔ اس ماڈرن اور ٹیڈی اسلام کے نفاذ کے بدلے مکمل نظام اسلام کے نفاذ میں جدوجہد کرنا ضروری ہے اور جمعیت علماء اسلام ایک منظم، کارکن، سرفروش اور ہر فتنہ اور زندقہ کا مقابلہ کرنے والی جماعت ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ کسی میں مدغم نہ ہوں گے بے شک دیگر جماعتیں ان کے ساتھ الحاق کرسکتی ہیں ان کے منشور پر لہٰذا آپ لوگ ان کے ساتھ بلاتردد شامل ہوسکتے ہیں اور جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ فقط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جمعیت العلماء اور جماعت اسلامی کا دعویٰ اسلام

سوال: محترمی ومکرمی مفتی صاحب عرض یہ ہے کہ ضلع دیر کا پاکستان میں مدغم ہونے کے ساتھ اس ملک میں مختلف پارٹیاں معرض وجود میں آئی ہیں ہر پارٹی کے مقررین قرآن واحادیث کی رو سے اپنا مدعیٰ ثابت کرنے پر دلائل دیتے ہیں چونکہ ریاست ہذا میں قبل ازیں کوئی پارٹی نہیں تھی اب ہم محیر وافسردہ حال ہیں کہ کس پارٹی میں شرکت کریں جو کہ عروج اسلام اور ترقی اسلام کا باعث بن جائے ہم جمعیت علماء اسلام کے ساتھ موافقت کریں یا جماعت مودودی صاحب کے ساتھ۔ کون دعویٰ اسلام میں صحیح ہے؟

المستفتی: سلطان ادریس باغد وتحصیل تالاش ریاست دیر......۱۳۸۹ھ

الجواب: جمعیت علماء اسلام قانون شرعی کے نفاذ کیلئے کوشاں ہے لہٰذا ان کے ساتھ الحاق ضروری ہے اور باقی پارٹیاں یا تو اسلام کا نام دھوکے کیلئے لیتی ہیں اور یا دھوکہ کیلئے تو نہیں لیتی ہیں لیکن ان سے خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ماذ رن اسلام ان کی مراد ہو جیسا کہ جماعت اسلامی لہٰذا ان سے الحاق نہ کرنا ضروری ہے۔ فقط

جماعت اسلامی کے غیر اسلامی خیالات سے بچنا چاہیئے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ جماعت اسلامی کو اسلامی جماعت کہنا درست ہے یا نہیں، کیونکہ اکثر اکابر اور بڑے بڑے علماء نے ان کے خیالات اور بعض غلط نظریات پر گرفت کی ہے۔ بینوا وتو جروا

المستفتی: مولوی فضل الرحمٰن کوٹھہ صوابی مردان......۱۹۶۹/۹/۸ء

الجواب: مسلم لیگ، نظام اسلام پارٹی اور جماعت اسلامی کے غیر اسلامی خیالات سے بچنا ضروری ہے نام جو بھی ہو اس پر اعتراض بے سود ہے۔ فقط

جماعت اسلامی اور جمعیت العلماء میں فرق

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اس وقت پاکستان میں منظم طور پر دو جماعتیں اسلامی نظام کی داعی ہیں۔ جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی۔ ان دونوں کا آپس میں شدید

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اختلاف ہے تو اب ان دونوں جماعتوں میں کس جماعت کے ساتھ تعاون اور اشتراک کرنا چاہیئے اور کس جماعت کے عقائد اور نظریات اسلام اور سلف صالحین کے تعبیرات کے مطابق ہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی :............نامعلوم

الجواب :ان دونوں جماعتوں میں جمعیت علماء کے عقائد اور نظریات اسلام اور سلف صالحین کے تعبیر کردہ دین کے موافق ہیں پس جمعیت العلماء کے ساتھ تعاون اور اشتراک کرنا ضروری ہے تاوقتیکہ یہ کسی خود غرض لوگوں کا آلہ کار نہ ہو اور جماعت اسلامی بدنام ہے ان کا اسلام ماڈرن اسلام ہے۔فقط

مودودی جماعت، تبلیغی جماعت اور جمعیت علماء میں کس جماعت میں کام کیا جائے

سوال :محترمی و مکرمی جناب حضرت مفتی محمد فرید صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔مولانا مودودی کی جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور جمعیت علماء اسلام کے بارے میں آپ لوگوں کی رائے کیا ہے کونسی جماعت میں کام کرنا ثواب کا کام ہے۔ بعض لوگ جماعت اسلامی کو ادخلوا فی السلم کافۃ کا مصداق بتاتے ہیں۔ ہماری رہنمائی فرمائی جائے؟

المستفتی :مولوی محمد افضل خان شاہ پور کانا سوات......۱۹۶۹ء/۲۹/۹

الجواب :مودودی صاحب اور اس کے (تفردات میں) ہم خیال افراد پر کفر کا شدید خطرہ ہے کیونکہ ان کے نزدیک قادیانی (لاہوری) لوگ کافر نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگ معجزات سے منکر ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے باپ (یوسف نجار) پر قائل ہیں اور تبلیغی جماعت نیک اور باثر جماعت ہے ان میں سے بعض افراد (جو کہ معلمین اور متعلمین کو ایام شغل میں دعوت دیتے ہیں یا عیالدار محتاج کو اپنے ساتھ لینے پر مجبور کرتے ہیں) غلطی پر ہیں۔ جمعیت العلماء میں کام کرنا کار ثواب ہے (یہ علماء کا سواد اعظم ہے) اگر چہ جماعت اسلامی منظم اور مالدار تنظیم ہے۔ ورہما از جہاں شود معدوم پس نیاید بزیر سایہ بوم.......... **و ھو الموفق**

موجودہ وقت میں اہل حق جمعیت علماء اسلام کو ووٹ دینا جہاد ہے

سوال :ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں اور ووٹ کی حقدار کونسی پارٹی ہے جواب دیکر ممنون فرماویں؟

المستفتی :شاہ نواز ضلع دیر......۱۹۷۶ء/۳/۱۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: حق اور باطل کے مقابلہ کے وقت اہل حق کو ووٹ دینا جہاد ہے موجودہ وقت میں اہل حق میں جمعیت علماء اسلام ہے البتہ جہاں جمعیت العلماء کا امیدوار نہ ہو تو وہاں جماعتی فیصلے کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ **وھو الموفق**

جمعیت علماء اسلام قابل اعتماد اور قابل الحاق وتعاون پارٹی ہے

سوال: آج کل پاکستان میں مختلف نظریات رکھنے والی پارٹیاں ہیں ہم لوگ اس میں حق جماعت کی تمیز نہیں کر سکتے آپ صاحب فکر اور صاحب علم لوگ ہیں لہٰذا آپ صاحبان کے نزدیک قابل اعتماد اور قابل الحاق کونسی پارٹی ہے تاکہ ہم لوگ اس میں شامل ہو جائیں؟ **بینوا وتوجروا**

المستفتی: رحمٰن الدین ضلع دیر ملاکنڈ ڈویژن

الجواب: جمعیت علماء اسلام اکابر علماء دیوبند کی نمائندہ مذہبی وسیاسی جماعت ہے جس کا منشور قرآن وسنت کو نظام مملکت بنانا ہے اور ان کا ماضی اور تاریخی تسلسل بے داغ ہے پس جمعیت علماء اسلام جو علماء کا سواد اعظم ہے میں شمولیت، الحاق اور تعاون کرنا چاہیئے۔ فقط

جمعیت علماء اسلام کا مقصد اور نصب العین

سوال: جو شخص جمعیت علماء اسلام کو قومی اسمبلی کا ووٹ نہ دیں تو اس شخص کا کیا حکم ہے اور دیگر پارٹیوں کو ووٹ دینے یا نہ دینے کا کیا حکم ہے۔ **بینوا وتوجروا**

المستفتی: رحیم اللہ اضاخیل بالا نوشہرہ......۱۹۸۸ء/۱۱/۳

الجواب: سوائے جمعیت علماء اسلام کے دیگر پارٹیوں کا نصب العین اسلام سے متضاد ہے تو ان کا نصب العین حق ماننا اور جمعیت علماء اسلام کا نظام اور نصب العین غلط یا موجب تنزل ماننا کفر بواح ہے۔ اور ان دیگر پارٹیوں کو ووٹ دینا دین دشمنی ہے اور جب جمعیت کا امیدوار نامزد نہ ہو تو کسی کو ووٹ نہ دی جائے۔ بہر حال جمعیت علماء اسلام مکمل نظام اسلام لانا چاہتی ہے اور جماعت اسلامی پر خطرہ ہے کہ وہ ٹیڈی نظام اسلام نہ لائیں اور مسلم لیگ والے صرف اسلام کا نام باقی رکھنا چاہتے ہیں اور نیشنل اور پیپلز پارٹی اسلام کا نام بھی ختم کرنا چاہتی ہیں۔ **وھو الموفق**

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نیشنل وغیرہ کے ساتھ اتحاد اور ان کو ووٹ دینا

سوال: پاکستان میں مختلف سیاسی پارٹیاں مثلاً پیپلز پارٹی، مسلم لیگ، نیشنل پارٹی وغیرہ ہیں کسی مذہبی پارٹی کیلئے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ اتحاد کرنا کیسا ہے اور ان کو ووٹ دینا کیسا ہے؟ جواب سے نوازیں؟

المستفتی: سید رحیم اللہ باچا اضاخیل بالا نوشہرہ......۱۳ر رمضان ۱۴۰۵ھ

الجواب: پیپلز پارٹی نیشنل پارٹی اور مسلم لیگ کو ووٹ دینا ناجائز ہے یہ تمام کافرانہ نظام کی حامی ہیں یہ چین، روس، امریکہ کے اشاروں پر چلتی ہیں البتہ جب اسلام کے مفاد کے خاطر نصاریٰ سے اتحاد جائز ہے کما ورد فی الحدیث ﴿۱﴾ دانشور علماء (حضرت مدنی رحمہ اللہ مفتی محمود مدظلہ وغیرہ) نے اسلام کے مفاد کی خاطر ایسے اتحاد کو جائز قرار رکھا ہے ہاں ان میں ادغام بہرحال ناجائز ہے چونکہ پیپلز پارٹی نیشنل پارٹی اور مسلم لیگ کا نصب العین اور منشور اسلام سے متصادم ہے یہ لوگ سوشلزم کمیونزم (کیپٹلزم) اور سیکولرازم کے حامی ہیں جو کہ اسلام کے مخالف ہیں پس ان کو ووٹ دینا حرام اور اسلام دشمنی ہے البتہ اسلام کے مفاد کی خاطر ان سے اتحاد جائز ہے دانشور علماء مثلاً حضرت مدنی، حضرت عثمانی، مفتی محمود نے ان سے اتحاد کیا ہے اور ادغام سے اجتناب کیا ہے چونکہ موجودہ دور میں تجربہ سے ثابت ہے کہ یہ پارٹیاں اہل حق کو دھوکہ دیتی ہیں خصوصاً مسلم لیگ کا دھوکہ اظہر من الشمس ہے لہٰذا حدیث لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین ﴿۲﴾ کی بنا پر ان کے ساتھ اتحاد سے انفراد اسلم ہے۔ فقط

سوشلزم کے خلاف تحریک چلانا موجب ثواب ہے

سوال: آج کل سوشلزم اور بھٹو کے خلاف جو تحریک چل رہی ہے اور مفتی محمود صاحب اس کی قیادت کررہے ہیں تو شرعاً اس تحریک کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: مولوی عبدالحکیم جنڈا میانوالی ۱۹۷۷ء

﴿۱﴾ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال حاربت النضیر و قریضۃ فاجلی بنی النضیر و اقر قریظۃ و من علیھم حتی حاربت قریضۃ فقتل رجالھم و قسم نساء ھم و اولادھم و اموالھم بین المسلین الا بعضھم لحقوا بالنبی ﷺ الخ (صحیح البخاری ص ۵۷۴ ، ج ۲ کتاب المغازی باب حدیث بنی النضیر)

﴿۲﴾ (صحیح البخاری ص ۹۰۵ ج۲ کتاب الادب باب لایلدغ المؤمن جحر مرتین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: سوشلزم اسلامی نظام سے متصادم ہے اس کے خلاف تحریک موجب ثواب ہوگا۔ وهو الموفق

اسلام میں سیاسی اور معاشی زندگی کی مکمل رہنمائی موجود ہے

سوال: کیا سیاسی معاملات کے بارے میں قرآن خاموش ہے ان امور کے متعلق کیا اسلام میں ہدایات واحکام موجود ہیں نیز سوشلزم اور جمہوریت کہ ہر شخص کے واسطے ضروریات زندگی روٹی کپڑا مکان مفت، کیا اسلام میں ان امور کے متعلق کوئی پروگرام نہیں ہے۔ نیز سیاسی حالات کے متعلق سوشلزم کا نظریہ اختیار کرنا کہ عقیدہ صحیح ہو تو کیا اس میں کوئی قباحت ہے؟ اسلام اس کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ بینوا بالدلیل و توجروا عندالجلیل

المستفتی: میاں محمد دین جامعہ حنفیہ ضلع لائل پور ۔۔۔۔۔۔ ۱۰ رذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

الجواب: (۱) چونکہ قرآن وحدیث ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا سیاسی معاملات کے بارے میں اس کا خاموش ہونا خلاف عقل اور خلاف واقعہ ہے اس میں سیاسی معاملات کے اصول، شاہی طرز بیان سے مذکور ہیں اگر اس میں سیاست نہ ہوتی تو غیر اسلامی سیاسی جماعتوں کو شکست فاش نہ دیتا۔

(۲) اسلام میں بے کاری، فضول خرچی، حسد، حرام کاری، تعصب وغیرہ ممنوع ہیں زکواۃ، عشر، تصدق، رحم، ہمدردی وغیرہ کا حکم دیا گیا ہے جس پر عمل کرنے سے اغنیاء اور فقراء دونوں اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

(۳) یہ عملاً ناممکن ہے کیونکہ جاگیرداروں سے جاگیریں لینا اس وقت جائز ہے جبکہ یہ جاگیریں قدیم املاک سے غاصبانہ طور سے لئے گئے ہوں اور انگریزوں نے (مثلاً) ان جاگیرداروں کو انعامات میں دی ہوں تو اس وقت یہ جائز ہے کہ ان جاگیرداروں سے یہ جاگیریں لی جائیں اور قدیم املاک یا ان کے ورثہ کو واپس کی جائیں۔ اور یہ جائز نہیں کہ سب جاگیرداروں سے جاگیریں چھین لی جائیں اور اجانب پر تقسیم کی جائیں اسی طرح سرمایہ دار زکواۃ اور عشر وغیرہ سے زائد مال کی جمع کرنے میں مجرم نہیں ہے تو یہ شرعاً جائز نہیں ہے کہ ان کے طیب خاطر کے بغیر ان سے غاصبانہ طور سے کوئی مال لیا جائے اسی طرح کارخانوں کے املاک کا حکم ہے۔ [۱] فقط

[۱] عن ابی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول الله ﷺ الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منه. رواه البیهقی فی شعب الایمان والدار قطنی فی المجتبیٰ.
(مشکواۃ المصابیح ص ۲۵۵ جلد ۱ باب الغصب والعاریة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسلام کے اقتصادی نظام اور سوشلزم میں عملی مطابقت ممکن نہیں

سوال: محترم جناب مفتی صاحب مدظلہ معرفت حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ آج کل ملک میں سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کا نعرہ لگایا جارہا ہے۔(۱) کیا اسلام کا اپنا کوئی مستقل اقتصادی نظام ہے؟

(۲) کیا اسلام اور سوشلزم میں مطابقت ممکن ہے؟ ان دو سوالات کے جوابات ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

المستفتی: اکرام اللہ زید گنج لائل پور ۱۹۷۹ء/۱/۲۶

الجواب (۱) زکوٰۃ وغیرہا کا نظام اسلام کا مستقل اقتصادی نظام ہے۔﴿۱﴾

(۲) عملی طور سے ناممکن ہے فقط

اسلامی سوشلزم، اسلامی جمہوریت، اور پاکستان صرف جاذب الفاظ ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ کیا اسلام میں اسلامی سوشلزم کی گنجائش موجود ہے یہاں جو لوگ سوشلزم کے نعرے لگا رہے ہیں تو اسے اسلامی سوشلزم قرار دیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات انبیاء، فرشتوں اور قیامت کے منکر بھی نہیں بلکہ صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ بعض اشیاء کو قومی ملکیت میں لینا ہے بڑی صنعتیں، سرمایہ اور جاگیروں کو تو کیا یہ چیزیں قومی ملکیت میں لینا ناجائز ہیں اور جب اسے اسلامی سوشلزم کہا جاتا ہے تو پھر عدم جواز کی کیا وجہ ہے وضاحت سے نوازیں؟

المستفتی: امیر مقام شیر گڑھ مردان

الجواب: ابتداء سے اسلامی سوشلزم، اسلامی جمہوریت اور پاکستان وغیرہ جاذب الفاظ سے علماء کو

﴿۱﴾ عشر، خراج، جزیہ، زکوٰۃ، صدقات، فی، خمس، ضرائب، کراء الارض، عشور، وقف، اموال فاضلہ وغیرہ اسی طرح ممنوعہ قمار، سٹہ، سود، ذخیرہ اندوزی وغیرہ اسطرح مضاربت، شرکت، بیوع، وغیرہ۔ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی فرماتے ہیں۔۔اسلام کا معاشی نظام۔۔ ایک ایسے ہمہ گیر فلسفہ پر قائم ہے۔ جس کا نام اسلام ہے۔ جو عالمگیر دعوت اور ہمہ گیر انقلاب کا داعی ہے۔ اور دنیائے انسانی کی، صرف معاشی صلاح وفلاح،، کا ہی خواہشمند نہیں ہے۔ بلکہ روحانی، مذہبی، اخلاقی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی غرض ہر قسم کی دینی و دنیوی فلاح وبہبود اور رشد وہدایت کا علمبردار ہے اسلئے وہ ہر شعبہ زندگی کیلئے ایک ,,صالح نظام اجتماعی'' کا طالب ہے۔ اور ان ہی شعبہ ہائے زندگی کا ایک شعبہ ''صالح نظام معاشی'' بھی ہے۔ (اسلام کا اقتصادی نظام ص ۲۶ مص حفظ الرحمن سیوہاروی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آلہ کار بنایا جاتا ہے بعد میں علماء کو بے کار ثابت کیا جاتا ہے نیز تمام سرمایہ داروں سے سرمایہ لینا اور تمام جاگیرداروں سے جاگیر لینا اسلام میں غیر مشروع ہے اور جائز اور ناجائز میں ثبوت شرعی سے امتیاز کرنا ناممکن ہے اور یہ اہل غرض کا نصب العین بھی نہیں ہے یہ میری رائے ہے اس بارے میں آپ دوسرے سیاسی علماء (جمعیت علماء اسلام) کی طرف بھی مراجعت کریں۔فقط

سوشلزم کے حامیوں کو ووٹ دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سوشلزم کے داعی پارٹی کو ووٹ دینے والے کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: فیض الرحمٰن درہ ایبٹ آباد

الجواب: اگر سوشلزم کو موجب ترقی سمجھتا ہے اور اسلام کو فرسودہ نظام تصور کرتا ہے تو اس شخص نے اپنے آپ کو خارج از اسلام کر دیا ہے اگر ڈر، قومیت اور عصبیت کی بناء پر سوشلزم کو ووٹ دیتا ہے تو منافق ہے کافر نہیں۔وھو الموفق

سوشلزم کا پرچار کرنے والوں سے قتال کا مسئلہ

سوال: جب سوشلزم کفر ہے تو اس کے پرچار کرنے والوں کے ساتھ قتال کیوں ناجائز ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: مولوی عبداللہ لورالائی بلوچستان

الجواب: ہر جائز کام کیلئے جدا جدا وقت ہوتا ہے۔مصلحت اکابر کی ہدایات کی موافقت میں ہے۔وھو الموفق

سوشلزم والوں کے ساتھ قتال کے مسئلہ پر دوبارہ استفسار

سوال: آپ کے فتویٰ کی عبارت کہ ہر کام کیلئے جدا جدا وقت ہوتا ہے اور مصلحت اکابر کی ہدایات میں ہے توضیح طلب ہے؟

المستفتی: مولوی عبداللہ مدرسہ عربیہ لورالائی بلوچستان

الجواب: ان سوالات کے تفصیلی جوابات سے حسب مصالح ہم ممنوع اور معذور ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مرزائی فرقہ سے سیاسی اتحاد،سوشلزم اور اہل حق علماء کی پہچان

سوال :(۱)ایک شخص مرزائیوں کے قادیانی گروہ کوتو کافر کہتا ہے مگر لاہوری گروپ کو کافرنہیں کہتا ہے اس قسم کےلوگوں سے سیاسی اتحاد کے بارے میں کیاحکم ہے؟

(۲)ایک شخص علماءحق کی نظر میں ضال اور مضل ہے۔ان کی ایک سیاسی تنظیم ہے ملک میں اسلام نافذ کرنے کیلئے ان سے اتحاد کی ضرورت پڑتی ہےاور یہ گمراہ اور گمراہ کن شخص اپنی گمراہی سے رجوع بھی نہیں کرتا تو کیاان سے اتحاد کرنا جائز ہے یانہیں؟

(۳)ایک شخص گمراہ مذکورنہیں اسلام کو کامل واکمل ضابطہ حیات سمجھتا ہے مگر غلطی سے اسلامی سوشلزم کی اصطلاح کو اسلامی مساوات کے ہم معنی قرار دیتا ہےتو ایسے شخص کا کیاحکم ہے۔

(۴)مذکورہ بالا(۲)اور(۳)میں سے ایک کے ساتھ الحاق یا اتحاد کرنا ہےتو اہون البلیتین کون ہوگا بینوا و توجروا

المستفتی:محمد حمزہ نعیم ایم اے پاکستان قومی عجائب گھر محمد بن قاسم باغ کراچی نمبرا

الجواب :(۱)اس شخص پر کفر کا شدید خطرہ ہے۔ایسا سیاسی اتحاد کرنا جس میں مرزائیوں کے اکثریت میں داخل کرنے کا حیلہ موجود ہوالحاد اور زندقہ ہے۔

(۲)ایسے فرقہ کے ساتھ علماءکا اتحاد اور ایسے فرقہ پر اعتماد کرنا خداترس علماء کے ساتھ مناسب نہیں ہے۔

(۳)اسلامی مساوات ایک مبہم لفظ ہے اگر اس کی ایسی تشریح کی جائے جوکہ اصول اسلام سے متصادم نہ ہوتو یہ مساوات قابل اعتراض نہیں ہےورنہ قابل اعتراض ہے۔

(۴)یہاں اہون البلیتین کی صورت موجودنہیں ہے کیونکہ جمعیت علماءاسلام اہل حق ہیں اور مکمل نظام اسلام کے چاہنے والے ہیں اوران کاکسی کے ساتھ اتحاد یا الحاق کرنا میرے خیال میں مضر ہےاوران کے ساتھ ان (علماء) کےمنشور پر اتحاد کرنا صحیح ہے۔فقط

اسلام کوسوشلزم اور نبی کریم ﷺ کوسوشلزم کاعلمبردار کہنا

سوال :چندعبارات پیش خدمت ہیں ان میں نبی کریم ﷺ کو بزرگ شخصیت اورآپ ﷺ کے لائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوئے دین کو مکمل سوشلزم قرار دیتے ہیں مزید یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اسلام اور سوشلزم کی تکمیل فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر تجرد کی زندگی نہ گذارتے تو ان کی زندگی موجودہ اشتراکیت کے بنیادی اصول بن سکتی تھی حج کو بھی اسلامی سوشلزم کا مظاہرہ قرار دیتے ہیں جن کے الفاظ درجہ ذیل ہیں۔

(۱) افسوس ہے کہ مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے اس عظیم الشان کارنامے اور ان کے بلندترین سوشلزم کی قدر نہ کی۔ عرب کے بزرگ سوشلسٹ نے رنگ وملت کے تفرقہ کو مٹا دیا۔

(۲) ''خدا تعالیٰ نے رحمۃ العالمین کو بھیجا۔ انہوں نے اپنے اسلامی اصولوں سے عرب دنیا کی تمام سوسائٹیوں میں ایک حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا اگر عرب کی نئی اور پرشکوہ زندگی سوشلزم کے ذریعہ ہوتی تو تمام دنیا کی زندگی اسلام کے ذریعہ، اور سوشلزم اور اسلام کی جس نے تکمیل کی۔ وہ اس کی مسیحائی نتیجہ تھا الخ'' اس عبارت کے متعلق شریعت کا حکم کیا ہے۔

نوٹ:...... آپ صاحبان کا پہلے سے بھی فتویٰ موجود ہے کہ یہ انقلاب کمیونسٹوں کی ہے اور کمیونسٹوں کی حمایت کرنے والے بھی ان کے حکم میں ہیں۔

المستفتی: عبدالحیٔ مندوخیل ناظم مدرسہ ریاض العلوم ژوب بلوچستان ۲۷/ اگست ۱۹۸۴ء

الجواب: اگر ان سوشلسٹوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ بزرگ سوشلسٹ ہیں اور اسلام بلندترین سوشلزم ہے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا مقابلہ کیوں کرتے ہیں اور جن ممالک میں اسلام کیلئے جدوجہد کی جاتی ہو تو وہاں سوشلسٹوں کی رکاوٹوں کی کیا ضرورت ہے؟ اگر ایک آدم خور قوم محتاج انسانوں کو کہے کہ ذرومت! ہمارے پاس آجاؤ تمہارے تمام مسائل اور حوائج کا حل ہمارے پاس ہے تو کیا یہ قابل تسلیم ہوگا؟

نوٹ:...... ہم سابقہ فتویٰ کی حمایت اور تائید کرتے ہیں۔ **وهو الموفق**

سوشلسٹوں کو ووٹ دینا اور علماء کو گالیاں دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں (۱) کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ اسلام ہمارا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دین ہے۔ سوشلزم ہماری معیشت ہے، طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔

(۲) ایک آدمی سوچ سمجھ کر اس عقیدے کے پارٹی پیپلز پارٹی کو ووٹ دیتا ہے۔

(۳) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتحاد کو ووٹ دیا ہے اس کے علاوہ ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور بائیکاٹ کے موقع پر ان لوگوں نے بائیکاٹ نہیں کیا۔

(۴) وہ لوگ جو سوشلزم کو ووٹ دیتے ہیں اور علماء کرام کو گالیاں دیتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۵) وہ لوگ جنہوں نے ملک میں الیکشن کے موقع پر کسی پارٹی کو ووٹ نہیں دیا ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

المستفتی: کرس شاہ ضلع دیر ۱۹۷۸/۸/۱

الجواب: (۱) واضح رہے کہ سوشلزم اسلام سے متصادم نظام ہے پس جو شخص سوشلزم کو موجب ترقی مانے اور نظام اسلام کو موجب تنزل اور ناسازگار زمانہ مانے تو وہ مسلمان نہیں ہے اس شخص کا اللہ تعالیٰ کے علم اور حکمت پر اعتماد نہیں ہے۔

(۲) جس شخص نے اعتقاد سابق کی بنا پر ووٹ دیا ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جس شخص نے طمع یا خوف یا قومیت کی بنا پر ووٹ دیا ہو تو وہ منافق ہے کافر نہیں ہے۔

(۳) بائیکاٹ نہ کرنا جہاد نہ کرنے کے حکم میں ہے۔

(۴) کسی عالم کو گالی دینا فسق ہے لیکن عالم ہونے کی وجہ سے گالی دینا کفر ہے، درحقیقت یہ شخص علم اور دین کی اہانت کرتا ہے۔

(۵) ناواقف معذور ہے اور واقف ماخوذ ہے۔ وھو الموفق

حکومت کے ساتھ تعاون کے بارے میں استفسار

سوال: موجودہ حکومت کا نظریہ نفاذ اسلام میں مخلصانہ ہے یا غیر مخلصانہ ہم قبائل کے لوگ فکر میں ہیں کہ اس کے ساتھ تعاون کر لیا جائے یا نہیں؟

المستفتی: ملک عجب خان آفریدی درہ آدم خیل ۱۴۰۱/۷/۲۲ھ مطابق ۱۹۸۱ء

الجواب: مجھے اس میں تردد ہے کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے یا نذر نہیں ہے۔ فقط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال اللّٰہ تعالیٰ "فلولا نفر
من کل فرقةٍ منهم طآئفة
لیتفقهوا فی الدین "(الآیة)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسائل شتّیٰ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسائل شتّٰی

اس باب میں وہ مختلف النوع اہم مسائل جمع کئے گئے ہیں جو حسب ضرورت حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم نے لکھے اور پھر یہ وقتاً فوقتاً ماہنامہ الخیر میں "دارالافتاء" کے عنوان سے شائع ہوتے رہے۔ اگرچہ ان مسائل میں بعض کا ابواب مذکورہ سے تعلق ہوگا لیکن زیادہ تر غیر متعلق ابواب مسائل ہیں۔ اس لئے ماہنامہ الخیر جلد ا شمارہ ا سے لے کر جلد ۳ شمارہ ۲ تک کے مسائل کو یکجا جمع کر کے "مسائل شتی" کے عنوان سے شامل فتاویٰ کیا گیا ہے۔ (از مرتب)

ختنہ میں دعوت وضیافت

سوال: ختنہ میں دعوت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ختنہ میں دعوت کرنا جائز ہے لیکن معمول نہ تھا کما فی الهندية ص ۳۴۳ جلد ۵ لا ينبغي التخلف عن اجابة الدعوة العامة كدعوة العرس والختان و نحو هما و اذا اجاب فقد فعل ما عليه يدل عليه ما في ادب المفرد قال سالم ختنى ابن عمر رضى الله عنه و نضحا فذبح علينا كبشا فلقد رايتنا و انا لنجذل به على الصبيان ان ذبح عنا كبشا (رقم حديث: ۱۲۴۶) اور معمول نہ ہونے پر حدیث عند احمد دال ہے ولیمة الختان لم يكن يدعى لها

مردہ کا چہرہ دیکھنا جائز ہے

سوال: مردہ کا دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: مردہ کا دیکھنا جائز ہے کما فی الهندية ص ۳۵۱ جلد ۵ لاباس بان يرفع ستر الميت ليرى وجهه وانما يكره ذلك بعد الدفن وقد ورد في الحديث ان النبي ﷺ راى وجه عثمان بن مظعون و راى ابو بكر رضى الله عنه وجه النبي ﷺ و قبله (رواه البخاری)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا بہتر ہے

سوال: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ثابت ہے یا ایک ہاتھ سے؟

الجواب: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے بہتر ہے کما فی الھندیۃ صفحہ ۳۶۹ جلد۵ وتجوز المصافحة والسنة فيها ان يضع يديه على يديه من غير حائل من ثوب وغيره. (كذا فی خزانة الفتاوی) و صافح حماد بن زيد ابن المبارک بيديه بخاری جلد ۲ ص ۹۲۶

دعوت کھانے کے بعد دعا کرنا

سوال: دعوت کھانے کے بعد دعا کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب: جائز ہے کما فی الهدیه ص ۳۴۳ جلد ۵ فان كان صائما اجاب و دعا وان لم يكن صائما اكل و دعا و فی سنن الدارمی جلد ۲ ص ۲۱ فلما طعموا دعا ﷺ لهم فقال اللهم اغفر لهم وارحمهم و بارک لهم فی رزقهم .

روزہ کی حالت میں قے کرنے کا مسئلہ

سوال: اگر روزے کی حالت میں منہ بھر کر قے آ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور اگر قصداً کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: خودبخود قے آنا مفسد صوم نہیں اگرچہ منہ بھر کر ہو اور استقاء یعنی زور سے قے لانا مفسد صوم ہے جبکہ منہ بھر کر ہو۔ قال رسول اللهﷺ من ذرعه القی و هو صائم فليس عليه القضاء . ومن استقاء عمدافليقض . رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجه و فی الدر المختار علی ردالمحتار جلد ۲ ص ۱۴۴ طبع الحلبی و ان ذرعه القی و خرج ولم يعد لا يفطر مطلقا ملا اولا وان استقاء عامدا ای متذكرا الصوم ان كان ملا الفم مفسدا بالاجماع .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا

سوال: نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا ممنوع ہے یا مشروع؟

الجواب: صفوف میں کھڑے ہوکر دعا کرنا ممنوع ہے اور صفوف شکستہ کرنے کے بعد مشروع ہے اکثر فقہاء اور مفسرین نے دلیل ذکر نہیں کیا ہے **لا یدعوا قائما** اور **لا یقوم بالدعا** کہا ہے۔ اور بعض نے تکرار جنازہ سے تعبیر کیا ہے۔ اور بعض نے زیادت علی الجنازۃ سے تعلیل کیا ہے۔ اور یہ منکرات اس وقت لازم ہوتے ہیں جبکہ قیام کی حالت میں دعا کی جائے اور جب شکستگی صفوف کے بعد ہو یا بیٹھنے کے بعد ہوتو کوئی منکر لازم نہیں آتا ہے۔ البتہ اس سے حدیث میں نہی وارد نہیں ہے۔ تو یہ مباح ہوگا نہ کہ مسنون۔

شادی کرنے کے بعد ولیمہ سنت اور قبل مباح ہے

سوال: اگر شادی کرنے سے قبل ولیمہ کیا جائے تو یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب: شادی کے بعد ولیمہ کرنا سنت اور عبادت ہے اور شادی سے قبل نہ سنت ہے اور نہ عبادت ہے بلکہ مباح اور جائز ہے صرف دعوت کی اجابت ہے لفوات الوقت۔ **و نظیرہ ذبح الاضاحی قبل صلاۃ العید کما فی البخاری باب الاکل یوم النحر . ص ۱۳۱ فذبحت شاتی و تغدیت قبل ان آتی الصلاۃ قال شانک شاۃ لحم** . یعنی یہ عبادت نہ رہی گوشت رہا۔

چرم قربانی کی قیمت مساجد پر خرچ کرنا

سوال: قربانی کے چمڑوں کی قیمت مساجد پرصرف کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: ہندی مشائخ کے نزدیک ناجائز ہے **کما فی الھندیۃ ص ۳۰۱ جلد ۵ ولا یبیعہ بالدراھم لینفق الدراھم علی نفسہ و عیالہ . لو باعھا بالدراھم یتصدق بھا لانہ قربۃ کالتصدق کذا فی التبین قالوا و التصدق ھو التملیک** . اور افغانی مشائخ کے نزدیک یہ صرف جائز ہے **و ھو المختار بدلیل التعلیل الزیلعی لانہ قربۃ ای التصدق بالدراھم کالتصدق**

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بالجلود ۔ یعنی مقصود قربت ہے وہ دراہم دینے میں موجود ہے جیسا کہ چمڑوں کے دینے میں موجود ہے۔ قربت تملیک اور اباحت سب میں موجود ہے **و نظیرہ جلود الهدایا و الضحایا فیها الاباحة العامة دون التملیک سلفا و خلفا.**

جائز کلمات والے تعویذات حدیث سے ثابت ہیں

سوال: درد سر و نظر بد سے حفاظت کی تعویذات جائز ہیں یا نہیں؟

الجواب: جائز کلمات کے لکھے ہوئے تعویذات جائز ہیں سلفاً اور خلفاً لکھے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تعویذ لکھنا ثابت ہے **کما فی ابی داؤد باب کیف الرقیٰ کان عبدالله بن عمر یعلمهن من عقل من بنیه و من لم یعقل کتبه فاعلقه علیه** اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ انور شاہ صاحب وغیرہم نے اپنے تصنیفات میں شائع کئے ہیں اور حدیث میں جو **(ان الرقیٰ و التمائم و التولة شرک)** وارد ہے تو تمائم سے مراد (دانے) **(مشکنیے در زبان پشتو) قالوا رید بها الخزرات اللتی تعلق النساء فی اعناق الاولاد علی ظن انها توثرة و تدفع العین** اور ناجائز کلمات سے لکھے ہوئے تعویذات خزرات کے حکم میں ہیں جیسا کہ رقی سے مراد ناجائز رقی ہے۔

نکاح بغیر خطبہ کے بھی صحیح ہے

سوال: نکاح بغیر خطبہ کے صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح میں خطبہ مسنون ہے واجب نہیں ہے **لما روی ابو داؤد خطبت الی النبی ﷺ امامة بنت عبد المطلب فانكحنی من غیر ان یتشهد. ابوداود ص ۲۹۶ جلد ۱ و رواه البخاری فی تاریخه الکبیر .**

نکاح میں خطبہ مقدم پڑھا جائیگا

سوال: خطبہ مقدم پڑھے گا یا مؤخر؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: مقدم پڑھا جائے گا لماروی الدارمی ثم یتکلم لحاجته وفی شرح التنویر و یندب اعلانه و تقدیم خطبة فی اول النکاح .

نکاح میں ایجاب وقبول ایک دفعہ کافی ہے

سوال: عقد نکاح کے وقت ایجاب وقبول تین دفعہ مکرر کیے جائیں گے یا ایک دفعہ کافی ہے؟

الجواب: تین دفعہ تکرار منصوص نہیں ہے۔ بلکہ موہم ہے جبکہ ایک دفعہ ایجاب۔وقبول کے بعد عارض پیش آئے تو عوام کہتے ہیں کہ یہ نکاح پختہ نہیں ہے جیسا کہ ایک یا دو سے طلاق پختہ نہیں ہوتا ہے۔

مہر مقرر کرنے اور ایجاب وقبول کا تلازم

سوال: بعض بلاد میں صرف مہر طے کیا جاتا ہے ایجاب وقبول سے نکاح کی مجلس خالی ہوتی ہے؟ کیا یہ صحیح ہو سکتا ہے؟

الجواب: جب خاطبین اور اولیاء بولیں کہ لڑکی فلاں لڑکے کیلئے ایک لاکھ پر کیا گواہوں کے روبرو تو نکاح صحیح ہے کما فی الهندیة ص ۲۷۱ جلد ۱ فینعقد بلفظ الهبة و کذا بلفظ الجعل علی الصحیح کذا فی العینی .

حافظ کا تراویح میں ختم قرآن پر رقم لینا

سوال: حافظ کو تراویح میں ختم قرآن کے بعد جو رقم دی جاتی ہے۔اس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: رقم لینا دینا جائز ہے کیونکہ اگر کوئی حافظ کسی مسجد میں نماز سے خارج رمضان میں ختم قرآن کرے تو وہ کسی رقم کا مستحق شمار نہیں ہوتا ہے نیز اگر فرائض میں ختم کرے تو اس رقم کا مستحق نہیں ہوتا ہے بلکہ جب تراویح میں امام بنے اور تمام قرآن کا ختم کرے تو مستحق شمار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ رقم امامت مخصوصہ کا معاوضہ ہے جب رکن قراءۃ تمام قرآن ہو مثلاً جو شخص جب صرف جمعہ کے دن کا امام بنے کہ فجر میں الم اور سورۃ دھر پڑھے اور نماز جمعہ میں سورۃ اعلی اور سورۃ غاشیہ پڑھے ولا حرج فیه .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مقبرہ میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا

سوال: مقبرہ میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مقبرہ میں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا جائز ہے لحدیث مسلم جاء النبی ﷺ البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیه ثلاث مرات ثم انحرف ص ۳۱۲ جلد ۱ پس ہاتھ اٹھانا جائز ہے البتہ اگر غیر اللہ سے طلب کا موہم ہو تو ہاتھ نہ اٹھائے جائیں گے۔

دعا بعد السنّت کو بدعت کہنا غباوت یا غوایت ہے

سوال: بعض لوگ سنت کے بعد دعا کو بدعت کہتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: احناف کے نزدیک دعا سنت کے بعد افضل ہے قال صاحب البحر لاکن عندنا السنة مقدمة علی الدعاء الذی هو عقب الفراغ ص ۳۰۲ جلد ۱ قال صاحب الحلاصة بعد الفریضة الاشتغال بالسنة اولی من الاشتغال بالدعا ص ۵۹ جلد ۱ وفی الاشباه و النظائر ص ۴۰۲ الاشتغال بالسنة عقیب الفرض افضل من الدعا و فی البزازیة علی هامش الهندیة ص ۳۸۰ والاشتغال باداء السنة اولی من الدعا و فی شرح شرعة الاسلام و یعتم الدعا بعد المکتوبة قبل السنة علی ما روی البقالی من ان الا فضل ان یشتغل بالدعاء ثم بالسنة و بعد السنن والا وراد علی ما روی عن غیره و هو المشهور المعمول به فی زماننا . و اشار الیه علامه شامی و ابن الهمام۔ تو دعا بعد السنة کو بدعت کہنا غباوت یا غوایت ہے۔

مسافر کے مقیم کی اقتداء میں نیت رکعات کا مسئلہ

سوال: مسافر مقیم کے پیچھے رباعی نماز میں کتنی رکعات کی اقتداء کی نیت کرے گا؟

الجواب: ہمارے نزدیک فرض مطلق کی نیت بلا تعین رکعات کرے گا۔ اور بعض کے نزدیک دو رکعت کی نیت کرے گا اور ہمارے شیخ غور غشتوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ چار رکعت کی نیت کرے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیونکہ امامت کی نیت تکبیر تحریمہ سے قبل صحیح ہے لانہ بشرف ان یکون اماما تو چار کی نیت بھی صحیح لانہ بشرف ان تکون صلاته اربعا۔

دورانِ سفر سنتوں کے ترک یا ادا کرنے کا مسئلہ

سوال: حالت سفر میں سنت ترک کریں یا ادا کریں؟

الجواب: مختار یہ ہے کہ خوف کے وقت سنت ترک کرے اور امن وقرار کے وقت ادا کرے والمختار ان لایاتی بها فی حال الخوف و یاتی بها حالة القرار والا من هکذا فی الوجیز للکردی هندیه ص ۱۳۹ جلد ۱ .

سنت فجر طلوع شمس کے بعد ادا کئے جائینگے

سوال: اگر سنت فجر رہ جائیں تو فرض کے بعد ادا کئے جائیں گے یا طلوع شمس کے بعد؟

الجواب: انکا فرض کے بعد ادا کرنا منع ہے اور طلوع شمس کے بعد ادا کرنا امام محمد نے مختار کیا ہے کیونکہ روایات میں صبح اور عصر کے بعد نماز ممنوع اور محرم ہے اور جس حدیث سے قضاء فرض کے بعد ثابت کیا جاتا ہے وہ منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمر سے سماع نہیں کیا ہے اور یہ حدیث محلی میں مروی ہے اس کے سند میں حسن بن ذکوان ہے جو کہ ضعیف ہونے کے علاوہ قدری بھی ہے اور جو حدیث ابن مندہ وغیرہ نے متصل ذکر کیا ہے تو حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غریب و تفرد به اسد موصولا .

نماز جمعہ سے قبل چار رکعت سنت حدیث سے ثابت ہیں

سوال: بعض علماء فرماتے ہیں کہ نماز جمعہ سے قبل سنن نہیں ہیں پیغمبر علیہ السلام اور صحابہ کرام نے یہ سنن نہیں پڑھے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: نبی علیہ السلام زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے (ترمذی) حضور علیہ السلام نماز جمعہ سے قبل اور بعد چار چار رکعت پڑھتے تھے (طبرانی فی معجم الوسط مصنف عبد الرزاق وروی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الترمذی عن عبدالله بن مسعود موقوفا)اوربعض علماء کی دلیل ان کے علم پرموقوف ہے۔

مستدل حدیث ثابتہ ہے نہ کہ حدیث بخاری شریف

سوال: اہل حدیث کہتے ہیں کہ ہمارے حدیث بخاری شریف کے ہیں جواصح الکتب ہےاورتمہارے دلائل ابن ابی شیبہ وغیرہ کے ہیں جوضعاف وغیرہا پرمشتمل ہیں؟

الجواب: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بڑے پائے کے محدث ہیں اورصحیح بخاری اصح الکتب ہےامام بخاری خیرالقرون سے خارج ہیں اتباع تابعین کے شاگرد ہیں اورصحیح بخاری کواصح کہنے والا کوئی شرالقرون کاامام ہے نہ صحابی ہے نہ تابعی ہےتو یہ کلام کسی پرحجت نہیں ہے نیز دلیل حدیث ثابتہ ہے نہ کہ حدیث بخاری جب بخاری کےاحادیث کے درمیان تعارض ہومثلاً جلسہ استراحت ص۱۱۳میں مسنون ہوناوارد ہےاور کتاب الایمان والنذور ص ۹۸۶ میں جلسہ استراحت کاعدم ہونامروی ہے حیث قال ثم ارفع حتی تستوی قائما اول حدیث فعل رسول ہےاوردوسرامقام تعلیم میں مذکور ہےاورمقام تعلیم راجح ہےتو اس میں راجح مرجوح موجود ہیں اورقرآن مجیداصح الکتب ہےاس میں ناسخ منسوخ ہوتے ہیں تواگرایک حدیث اصح سنداًہواوراس کامعارض اصح سنداًنہ ہواورناسخ ہومثلاًاحادیث رفع الیدین،احادیث قراءت خلف الامام تواس میں استبعاد کیا ہے۔

برہنہ سرنماز پڑھنامکروہ اورخلاف سنت ہے

سوال: برہنہ سرنماز پڑھناجائز ہے یاناجائز؟

الجواب: بغیراحرام کے مرد کیلئے برہنہ سرنماز پڑھنامکروہ اورخلاف سنت ہے۔خواہ تکاسل (سستی) کی وجہ سے ہو یابالوں کی زینت کیلئے ہو یا بے اہتمامی کی وجہ سے ہوکہ یہ کوئی فرض واجب نہیں ہے یا ٹوپیوں کے میل کچیل اورکٹے پھٹے ہونے کی وجہ سے ہو کما فی شرح التنویر و صلاته حاسرا رأسه للتكاسل۔ جیسا کہ میلے کچیلے اورکٹے پھٹے کپڑوں میں نمازمکروہ تنزیہی ہے کما فی شرح التنویر صلاته فی ثياب بذلة و مهنة .ای بما یلبسه فی بیته و لا یذهب به الی الاکابر والظاهر ان الكراهية تنزيهية .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جیسا کہ دیگر مردہ لپیٹوں کی عدم موجودگی میں برہنہ تن نماز نہ پڑھے گا تو دیگر مردہ لپیٹوں کی عدم موجودگی میں برہنہ سر نماز نہ پڑھے گا۔

ڈرائیور کی اپنی سواری کو غیر عمدی طور سے ہلاک کرنا قتل سببی ہے

سوال: جب ڈرائیور اپنی سواریوں کو غیر عمدی طور سے ہلاک کرے تو اس میں دیت واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: چونکہ یہ قتل سببی ہے لہٰذا اسمیں دیت واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔

ڈرائیور کی اپنی سواری کے علاوہ اور کسی کو ہلاک کرنا قتل جار مجرائے خطاء ہے

سوال: جب ڈرائیور سے اپنے سواریوں کے علاوہ دیگر اشخاص ہلاک ہوں تو اس میں دیت اور کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: چونکہ یہ قتل جاری مجرائے خطا ہے لہٰذا اس میں دیت اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

دو گاڑیوں کا ایکسیڈنٹ جانبین سے قتل سببی ہے

سوال: جب ڈرائیور دوسرے ڈرائیور کے ساتھ ایکسیڈنٹ کرے تو اس کے ہلاک شدگان کا کیا حکم ہے؟

الجواب: یہ جانبین سے قتل سببی ہے اسمیں دیت واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔

تعزیت کیلئے جانا اور تین دن تک تعزیت کیلئے بیٹھنا

سوال: تعزیت جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جائز ہے بنابر حدیث ابن ماجه والترمذی اور تین دن تک بیٹھنا جائز ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔

میت کا قبر میں روبقبلہ دفنانا

سوال: مردہ کو ایسا دفنانا کہ اس کا سر شمال کی طرف ہو اور پاؤں جنوب کی طرف اور سینہ قبلہ کی طرف اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پر کیا دلیل ہے؟

الجواب: اس پر دلیل تعامل امت ہے روی المحدثون عن ابن مسعود موقوفا ما رأی المؤمنون حسنا فهو عندالله حسن جعله الامام محمد مرفوعا فی بلاغاته اور اہل حدیث کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

مسجد میں میت کا اعلان

سوال: مسجد میں کسی کے موت کا اعلان کرنا ممنوع ہے یا مشروع ہے؟

الجواب: مسجد میں یہ اعلان جائز ہے پیغمبر ﷺ نے نجاشی کے موت کا اعلان مسجد میں کیا تھا خرج به العینی فی شرح البخاری ص ۲۲ جلد ۴ اور واقدی سے ص ۲۵ پر مروی ہے انه علیه السلام علی المنبرو اخبر عن موت امراء موتة.

مطلقہ مغلظہ غیر مدخول بہا کی بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کا مسئلہ

سوال: جب عورت غیر مدخول بہا کو تین طلاق ایک لفظ سے دیئے جائیں تو کیا اس میں حلالہ ضروری ہے؟

الجواب: یہ عورت بغیر حلالہ کے منکوحہ ہوسکتی ہے کما فی معین الحکام ص ۳۲۹ و فی المشکلات من طلق امرته الغیر المدخول بها ثلاثا فله ان یتزوج بها بلا تحلیل و اما قوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره فی حق المدخول بها. انتهی قلت المذکور سابقا طلاق المدخول بها لان الامساک والرجوع یکون فی المدخول بها بخلاف الغیر المدخول بها لعدم صحة الامساک والرجوع فیها. ابن الہمام وغیرہ کا اس مسئلہ میں کلام ہے۔

حائضہ، نابالغ اور نومسلم کا عجیب مسئلہ

سوال: جو حائضہ چار منزل جانے کی نیت سے چلی لیکن پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں گزاریں تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ ابھی نہا کر پوری چار رکعات پڑھے۔ اور جب نابالغ مسافر دو منزل قطع کرنے کے بعد بالغ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوجائے وہ بھی اتمام کرے اور جب کافر دو منزل کے بعد مسلمان ہوجائے وہ قصر کریگا۔ فما وجہ الفرق بینھا۔

الجواب: چونکہ حائضہ سے نماز ساقط ہے تو گویا کہ یہ مسافرہ نہیں ہے۔ اور جس وقت سے ادا کی اہل ہوئی اسی وقت سے اعتبار ہوگا اور جس وقت نابالغ بالغ ہوا تو اسی وقت سے مکلّف ہوا۔ بخلاف کافر کے کہ اسکی نیت معتبر ہے۔ فلیراجع الی شرح التنویر والدرر قبیل باب الجمعة۔

''ض'' کا لہجہ مشابہ ''با لظاء'' یا ''با لدال''

سوال: ''ض'' کونسے لہجہ میں پڑھا جائیگا۔ ظواد سے یا دواد سے؟

الجواب: اس حرف کے مخرج اور صفات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ صوت اور لہجہ میں اختلاف ہے بعض قراء ظواد پڑھتے ہیں کہ یہ حرف ظاء کو بہت قریب ہے صرف مخرج اور استطالہ میں فرق ہے۔ لیکن امام سیرافی ظاء اور بین الضاد والظاء کو ضاد ضعیفہ بولتے ہیں کما فی الرضی شرح الشافیہ صفحہ ۳۷۸ قولہ الضاد ضعیفة قال السیرافی انھا فی لغت قوم لیس فی لغتھم ضاد فاذا احتاجوا الی التکلم بھا فی العربیة اعتاصت علیھم فربما اخرجوھا ظا اخراجھم ایاھا من طرف اللسان و اطراف الثنایا و ربما تکلفوا اخراجھا من مخرج الضاد فلم ینأت لھم فخرجت بین الضاد و الظاء۔ پس اس حرف کا لہجہ نہ ظاء ہے اور نہ مابین الظاء و الضاد ہے۔

اصلی صوت ان سے علاوہ ہے علماء مصریین اور دیہات عرب کا لہجہ درست ہے جو نہ ظاء ہے اور نہ مشابہ با لظاء ہے۔ البتہ اسکا ظاء سے صرف استطالہ میں فرق ہے لیکن اس سے تشابہ فی الصوت لازم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ طاء اور دال میں صرف اطباق میں فرق ہے۔ کما فی منح الفکریہ۔ شرح مقدمة الجزریہ۔ صفحہ ۲۹۔ قال الرمانی وغیرہ لو لا الاطباق لصارت الطاء دالاً لانہ لیس بینھما فرق الا الاطباق۔ اس سے یہ لازم نہیں کہ دال طاء سے مشابہ فی الصوت ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انگلینڈ میں سود سے مکان کرایہ پر لینا یا خریدنا

سوال: انگلینڈ میں کبھی مکان خریدا جاتا ہے اور کبھی کرایہ پر لیا جاتا ہے تو مسلمان سے اصل زر مع سود کے وصول کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

الجواب: یہ جائز ہے ولا بین حربی ومسلم مستأمن ولو بعقد فاسد او قمار . شرح التنویر صفحہ ۱۸۶ .

جہاد اور دہشت گردی میں فرق

سوال: کیا دہشت گردی اور جہاد ایک چیز ہے؟

الجواب: جہاد ایک مقدس عبادت ہے جو کہ فساد کے انسداد کیلئے شرعاً مفروض کیا گیا ہے۔ اور امریکہ اور اس کے ہم خیال لوگ جہاد، مدارس اور طالبان کو بدنام کرنے کیلئے اس کو غلط نام سے ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ناکامی انکی اپنی دہشت گردی سے معلوم ہے۔

تعزیت کے وقت دعا میں ہاتھ اٹھانا

سوال: کیا تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھانا مباح ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب: افغانی بلاد میں تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور یہ ایک مباح امر ہے۔ مکروہ نہیں ہے۔ کیونکہ جس امر کے متعلق پیغمبر علیہ السلام سے نہی وارد نہ ہو وہ بدعت اور مکروہ نہیں ہوتا ہے البتہ وہ محبوب نہیں ہوتا ہے۔ کما فی الاحیاء ص ۱۳۳ اذا لم یرد فیہ نھی فلا ینبغی ان یسمی بدعة و مکروھا ولکنہ ترک الاحب وقال الشافعی رحمہ اللہ ماخالف الکتاب و السنة والاثر والاجماع فھو ضلالة . وما احدث من الخیر مما لایخالف شیئاً من ذلک فلیس بمذموم .

تحریم حلال قسم ہے

سوال: حلال کی تحریم قسم ہے یا نہیں اس میں کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الجواب: تحریم حلال قسم ہے اوراس میں کفارہ واجب ہے۔ **تحريم الحلال يمين كذا في الخلاصة فمن حرم على نفسه شيئا مما يملكه لم يصر محرماً ثم اذا فعل مما حرمه قليلا او كثيرا حنث ووجبت الكفارة كذا في الهداية .**

جبر واکراہ سے طلاق کا وقوع

سوال: اگر دشمن کسی شخص پر جبر واکراہ سے طلاق دلوائے تو وہ منظور ہے یا نا منظور ہے؟

الجواب: احناف کے نزدیک یہ طلاق منظور ہے۔ (۱) جس طرح ہزل سے سبب ارادة موجود ہوتا ہے اور مسبب کے ترتب پر راضی نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح اکراہ سے سبب ارادہ موجود ہوتا ہے۔ اور مسبب کے ترتب پر راضی نہیں ہوتا ہے۔ **كما في الحديث ثلاثة . جدهن جد و هزلهن جد . النكاح والطلاق والرجعة** پس طلاق واقع ہوگا۔ (۲) نیز امام عقیلی نے صفوان بن عمران الطائی رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے۔ کہ پیغمبر ﷺ نے طلاق زوج مکروہ کو نافذ کیا جس پر زوج نے اکراہ کیا تھا۔ (۳) نیز عبدالرزاق نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اخراج کیا ہے۔ کہ اس نے طلاق مکروہ کو نافذ کیا ہے۔ (۴) نیز اس میں زوج کا قتل سے بچاؤ ہے۔ اگر دشمن کو یہ معلوم ہو کہ طلاق نافذ نہیں ہوتا ہے تو زوج کو قتل کریگا۔ کیونکہ زوجہ کی آزادی صرف اسی میں ہے۔ اور جس حدیث میں وارد ہے **لاطلاق ولا اعتاق في اغلاق** ۔ تو مراد اس سے غضب ہے نہ اکراہ ۔ **كما في ابي داؤد** اور محتمل ہے نہ کہ صریح۔

درخت کے جڑوں سے پیدا ہونے والے درخت بونے والے کے ہونگے

سوال: درختوں کے کاٹنے کے بعد ان کے جڑوں سے جب دیگر درخت پیدا ہونگے وہ کس کے ہونگے؟

الجواب: یہ دیگر درخت غارس (بونے والے) کے ہونگے **كما في الهنديه ص ۴۷۴ جلد ۲ .**

ولو قطعها فنبتت من عروقها اشجار فهي للغارس كذا في فتح القدير .

مسجد و مدرسہ مال کے مالک ہیں لیکن اس پر زکواۃ نہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ســـوال: جب مسجد کو یا مدرسہ کو اموال دیئے جائیں وہ مالک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان اموال میں زکواۃ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب: قیم اور مہتمم کو دینے سے مسجد اور مدرسہ مالک ہو جاتے ہیں۔ کما فی الهنديه ص ۴۶۰ جلد ۲۔ ولو قال وهبت داري للمسجد واعطيتها له صح. و يكون تمليكا فيشترط التسليم كما لو قال وقفت هذه المأة للمسجد يصح بطريق التمليك اذا سلمه للقيم كذا في الفتاوى العتابية۔ اور چونکہ ان میں شرط موجود نہیں ہے لہذا ان میں زکواۃ واجب نہیں ہے۔ کما فی شرح التنوير و شرط افتراضها عقل و بلوغ و اسلام و حرية والعلم به.

تین طلاق دینے کی لاعلمی میں بچہ پیدا ہو کر ثابت النسب ہوگا

سوال: اگر کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق دیوے اور زوجین کی لاعلمی کی وجہ سے حلالہ کے بغیر ان کا بچہ پیدا ہو تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: یہ بچہ ثابت النسب ہوگا کما فی الهندية ص ۵۴۰ جلد ۱ و لو طلقها ثلاثا ثم تزوجها قبل ان تنكح زوجا غيره فجاء ت منه بولد و لا يعلمان بفساد النكاح فالنسب ثابت و ان كانا يعلمان بفساد النكاح يثبت النسب ايضا عند ابى حنيفة رحمه الله كذا في التتارخانيه.

طلاق رجعی میں عدت کے دوران زوج فوت ہو کر عدت وفات شروع ہوگا

سوال: زوج نے زوجہ کو طلاق رجعی دیا اور ایک دن کم تین حیض گذرنے کے بعد زوج مر گیا تو یہ عورت عدت وفات شروع کریگی یا عدت طلاق پوری کرے گی؟

الجواب: یہ عورت عدت وفات شروع کریگی فی الهندية رجل طلق امرئته طلاقا رجعيا فاعتدت بثلاث حيض الايوما فمات الزوج يلزمها اربعة اشهر و عشر كذا في غاية البيان۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسفار فجر میں رمضان کا استثناء نہیں ہیں

سوال: بعض بلاد میں نماز فجر ماہ رمضان میں اسفار سے قبل اول وقت میں ادا کرتے ہیں کیا یہ بہتر ہے؟

الجواب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک سوائے مزدلفہ کے ہر زمان میں اسفار بہتر ہے فقہاء کرام نے رمضان کا استثناء نہیں کیا ہے و ماروا ہ البخاری ان الفضل بین السحور و قیام الصلاۃ قدر خمسین او ستین آیۃ و ایضا روی ان بین الفراغ من السحور و بین الدخول فی الصلاۃ قدر ان یقرء الرجل خمسین آیۃ فھو اشارۃ الی تعجیل اقامۃ الصلاۃ علی ان الآیۃ فی الحدیث المذکور تحتمل الطویلۃ والقصیرۃ و تحتمل القراءۃ بالترتیل و بالاسراع .

زندہ جانور یا قیمت کو صدقہ کرنے سے ذمہ قربانی سے فارغ نہیں ہوتا

سوال: اگر ایک شخص قربانی کے دن زندہ جانور کو یا اس کی قیمت کو تصدق کرے اس سے ذمہ فارغ ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اس سے ذمہ فارغ نہیں ہوتا ہے کما فی البدائع ص ۶۶ جلد ۵ و منھا ان لا یقوم غیرھا مقامھا حتی لو تصدق بعین الشاۃ او قیمتھا فی الوقت لا یجزیہ عن الاضحیۃ لان الوجوب تعلق بالاراقۃ.

دودھ کیلئے بھینس یا گائے کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہو تو قربانی واجب ہے

سوال: ایک شخص کے پاس ایک گائے یا ایک بھینس ہے اور عوامل سے نہیں ہے مثلاً دودھ کیلئے ہے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کو یا چھ ہزار تین سو روپے کو تو اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پر قربانی واجب ہے یہ شخص صاحب نصاب ہے کما فی الھندیۃ جلد ۵ ص ۲۹۳ والزارع بثورین و آلۃ الفدان لیس بغنی و ببقرۃ واحدۃ غنی.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فلاں کے گھر جانے سے معلق طلاق موت کے بعد معلق نہیں رہتی

سوال: زوج نے بیوی سے کہا کہ تم فلاں کے گھر گئی تو تم کو طلاق ہوگی۔ اب یہ عورت فلاں کے گھر موت کے بعد داخل ہوئی۔ کیا طلاق واقع ہوگی؟

الجواب: عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی اس فلاں پر دین مستغرق ہو یا نہ ہو کما فی البزازیه علی هامش الهندیه (ص ۳۲۱ ج ۴)ان دخلت دار فلان فانت كذا فمات فدخلت الدار ان لم يكن على دين مستغرق لا يحنث لانتقال ملكه.وان كان فالفتوى على انه لا يحنث ايضا.

مردار گوشت کے پاس بلی لائی جائیگی نہ بالعکس

سوال: مردار جانور کا گوشت بلی وغیرہ کے لیے گھر لایا جائیگا یا بلی وغیرہ مردار کے پاس لائی جائیگی؟

الجواب: بلی اس مردار کے پاس لائی جائیگی نہ بالعکس۔ کما فی البزازیه علی هامش الهندیه (ص ۸۲ ج ۴)ولايحمل الجيفة الى الهرة ويحمل الهرة الى الجيفة.

اجیر مستأجر مالک کو اجارے پر نہیں دے سکتا

سوال: کیا اجیر مالک کو مستاجر اجارے پر دے سکتا ہے؟

الجواب: اجیر یہ چیز مالک کو اجارہ پر نہیں دے سکتا ہے خواہ ثالث متوسط ہو یا نہ ہو۔ کما فی الهندیه (ص ۴۶۵ ج ۴)ان المستاجر لو اجره من المواجر لا يصح تخلل الثالث اولا.وبه عامة المشائخ .وهو الصحيح و عليه الفتوى كذافى الوجيز للكردى .

زراعت پر آفت کی صورت میں اجرت کا مسئلہ

سوال: اگر زراعت کے بعد آفت آجائے تو مستاجر سے بدل اجارہ ساقط ہوگا یا نہ؟

الجواب: ماضی کی اجرت ثابت ہوگی اور ماقی کی اجرت ساقط ہوگی کما فی الهندیه اذا استاجر ارضا للزراعة فاصطلمه آفة كان عليه اجرما مضى وسقط عنه اجر مابقى لمدته بعد الاصطلاح .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آیت طویلہ نصف ایک رکعت میں نصف دوسری رکعت میں پڑھنا

سوال: ایک رکعت میں نصف آیت پڑھے اور نصف دوسری رکعت میں پڑھے تو کیا یہ نماز درست ہوگی؟

الجواب: یہ نماز درست ہوگی کما فی الدر المختار ص ۳۹۷ جلد ۱ ولو قرء آیۃ طویلۃ فی الرکعتین فالا صح الصحۃ اتفاقا لانہ یزید علی ثلاث آیات قصار قالہ الحلبی.

قصیدہ "بدء الامالی" کے ایک شعر کی وضاحت

سوال: قصیدۃ بدء الامالی کے اس بیت کا کیا مطلب ہے؟

و رب العرش فوق العرش لاکن بلاوصد التمکن واتصالی

الجواب: یہی جمہور کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق دو آیات ہمیشہ کے لئے مستحضر رکھے جائیں گے۔ "اللہ الصمد" اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کسی قسم کی احتیاج نہیں رکھتا ہے" لیس کمثلہ شئی "اس کی طرح کوئی چیز نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عرش پر فوقیت نصوص کی بنا پر حاصل ہے یہی امام ابوحنیفہ امام مالک، امام شافعی امام احمد کا قول ہے اور یہی مروی ہے امام مزنی، امام ابوحاتم، امام ذہبی، امام قتیبہ، امام سراج الدین حنفی اور امام ابن الہمام اور امام عبدالعزیز وغیرہم سے اور جس حدیث میں وارد ہے کہ "کان اللہ و لم یکن شئ" وہ ظاہر پر محمول ہے اور جن نصوص میں" علی العرش استوی" ثابت ہے تو استواء معلوم ہے مجہول نہیں ہے اور اس کی کیفیت نامعلوم ہے متشابہات سے ہے۔" ای استواء منزہ عن التمکن والاستقرار. و انہ فوق العرش و مع ذالک ھو قریب من کل موجود و ھو اقرب من حبل الورید و لا یماثل قربا قرب الاجسام "اور جس حدیث میں" نزول الی السماء" وارد ہے تو ایک توجیہ کی بناء پر یہ تجلی ہے اور جہاں یہ وارد ہے" وھو معکم این ما کنتم "تو یا مراد اس سے معیت علماً و قدرۃً وعوناً اور یہ مراد معیت ذاتی ہے کما یلیق بہ تعالی لا من حیث التمکن و المماسۃ والمحاذاۃ. و یشیر الیھا کلام اھل الفن.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دیوار سے گولی ٹکرا کر کسی کا قتل ہونا قتل خطاء ہے

سوال: اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو گولی سے مارے لیکن گولی دیوار وغیرہ پر لگے اور واپس ہو کر اس دوسرے شخص کو قتل کرے تو اس میں قصاص واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: چونکہ یہ قتل خطأ ہے اس لئے اس میں قصاص واجب نہیں ہے کما فی الهندیه ص ۳ جلد ۶ . رجل رمی انسانا بسهم فاخطاء فاصاب السهم حائطا ثم عاد السهم فاصاب ذالک الانسان و قتله قال هذا خطأ .

کبیرہ عورت کا جماع سے مرنے پر ضمان نہیں

سوال: ایک شخص جب کبیرہ عورت سے جماع کرے اور اس جماع سے وہ عورت مر جائے تو کیا اس میں ضمان ہے؟

الجواب: اس میں کوئی ضمان نہیں. کما فی الهندیه ص ۲۸ جلد ۶ رجل جامع امراته ومثلها یجامع فماتت من ذالک فلاشئ علیه .

حنفیہ کے نزدیک دعا سنن کے بعد افضل ہے

سوال: بعض بلاد میں دعا فرض کے بعد کرتے ہیں نہ کہ سنت کے بعد۔ اور بڑے بڑے علماء اور مفتیوں کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ افضل سنت کے بعد ہے یا فرض کے بعد؟

الجواب: حنفیہ کے نزدیک دعا سنن کے بعد افضل ہے. کما فی البحر ص ۳۰۴ جلد ۱ .لکن عندنا السنة مقدمة علی الدعاء الذی عقب هو الفراغ و کما فی الخلاصة الفتاویٰ ص ۹۵ جلد ۱ بعد الفریضة الاشتغال بالسنة اولیٰ من الاشتغال بالدعاء و کما فی الاشباہ و النظائر ص ۱۲۷ .الاشتغال فی السنة عقیب الفرض افضل من الدعاء . و کما فی البزازیه علی هامش الهندیة ص ۳۸۰ جلد ۶ . والاشتغال بعد الفرض باداء السنة اولی من الدعاء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وكما في شرح شرعة الاسلام و يغتنم الدعاء بعد المكتو بة قبل السنة على ما روى البقالى . من ان الافضل ان يشتغل بالدعاء ثم بالسنة و بعد السنن والاوراد على ما روى عن غيره وهو المشهور المعمول به في زماننا .

(۱) جوعلماء سنن کے بعد دعا نہیں کرتے ہیں وہ احناف کے ثابت قول سے بلاوجہ اعراض کرتے ہیں۔ (۲) عوام ان پر اعتماد کرتے ہیں کہ یہ ہم کو امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بتاتے ہیں۔ حالانکہ وہ شوافع اور اہل حدیث کا قول ذکر کرتے ہیں (۳) اور حدیث شریف میں دبر مکتوبات اور دبر المکتوبہ جو وارد ہے۔ عوام کا یہ ذہن بناتے ہیں۔ کہ اس سے مابعد متصل مراد ہیں۔ حالانکہ سنن کے بعد دعا بھی دبر المکتوبات ہے۔ مقدم علی المکتوبات نہیں ہے۔ (۴) اور جو احادیث مخالفین ذکر کرتے ہیں وہ تمام ہمارے نزدیک بلا تاویل معمول ہیں۔

"لا تشدوا الرحال الا ثلاثة مساجد" (الحدیث) کی وضاحت

سوال: حدیث شریف میں وارد ہے۔ **لا تشدوا الرحال الاالی ثلاثة مسا جد** اور ابن تیمیہ وغیرہ اس سے استنباط کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کیلئے وفات کے بعد سفر ناجائز ہے۔ وضاحت کی جائے؟

الجواب: اگر اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے اور ماسوائے مساجد ثلاثہ کے دیگر مقامات کو مسافرت ناجائز ہو تو پیغمبر علیہ السلام کی زندگی میں ملاقات کیلئے تبوک وغیرہ کو مسافرت بھی ناجائز ہوگی۔ **ولم يقل به احد** .

"ایک، دو، تین تم مجھ پر مطلقہ ہو" کا حکم

سوال: اگر خاوند بیوی کو کہے کہ (**یو ، دوه ، دریے ته په ما طلاقه یۓ**) ایک، دو، تین تم مجھ پر مطلقہ ہو تو عوام اس کو تغلیظ کی ارادہ سے استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ ارادہ صحیح ہے؟

الجواب: تغلیظ کے ارادہ سے یہ استعمال غلط ہے۔ اس سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ (**یو ، دوه ، دریے**) ایک، دو، تین کسی چیز کا شمارہ ہوتا ہے نہ کہ انشاء۔ اور یہ مراد ہو کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طلاق تو یہ طلاق کا شمارہ ہوا لیکن اس میں حکم نہیں ہے۔ نہ ہست اور نہ نیست۔ اور اگر آئندہ جملہ (یہ ما طلاقہ ہے) تم مجھ پر طلاق ہو کا خیال کیا جائے تو اس جملہ سے کوئی ربط نہیں ہے۔ نہ مفعول مطلق کا اور نہ تمیز وغیرہ کا۔ یہ اپنے زعم فاسد کا شمارہ ہے۔ فالیراجع الی محاورة السلیمانین .

"ضاد" کا تفصیلی مسئلہ

سوال: "ضاد "مشابہ" بالظاء" ہے یا مشابہ" بالدال"؟

الجواب: ضاد ، ظاء اور دال جدا جدا حروف ہیں اور ہر ایک کا مخرج جدا جدا ہے۔ قال فی الشافیہ و للضاد اول احدی حافتیة و ما یلیها من الاضراس و للظاء طرف اللسان و طرف الثنایا و للدال طرف اللسان و اصول الثنایا العلیا انتهی مختصرا مع تقدیم و تا خیر فی العبارة . و هکذا فی کتب التجوید . نیز صفات کے اعتبار سے بھی یہ حروف متمایز ہیں۔ اگر چہ ضاد اور ظاء صرف صفت استطالہ میں متمایز ہیں اور ضاد اور دال تقریباً سات صفات میں متمایز ہیں (کما لا یخفی علی من راجع الی کتب التجوید) نیز واضح رہے کہ علماء فن سے منقول ہے کہ ضاد باعتبار صفات ظاء کو قریب ہے۔ اور باعتبار مخرج دال کو قریب ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ اگر ضاد میں اطباق نہ ہو تو دال ہو جائیگا جیسا کہ ضاد میں استطالہ نہ ہو تو ظاء ہو جائیگا۔ کما صرح به فی المفتاح الر حمانی فی علم القراءة .لو لا الا طباق فیها لکان الصاد سینا و الظاء ذالا و الضاد دالا . انتهی . اس سے ثابت ہوا کہ ضاد کو دال کے ساتھ قرب تام ہے کہ فقط اطباق ممیز ہے۔ بلکہ باعتبار مخرج کے ضاد کو دال کے ساتھ زیادہ قربت ہے . صرح به فی امداد الفتاویٰ ص ۱۷۷ جلد ۱ و فی شرح الشاطبی ان هذا الثلث (الضاد ، والظاء ، والذال) متشابهة فی السمع . والضاد لا تفرق من الظاء الا باختلاف المخرج و زیادة الاستطالة فی الضاد ولو لاهما لکانت احدی هماالاخریٰ . مجموعة الفتاویٰ ص ۲۶۹ جلد ۱ ۔ اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ ضاد اگر چہ ظاء اور دال دونوں کو قریب ہے لیکن اس کے ادا کرنے میں السنة الناس مختلف ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال فی المنح الفکریة ص ۳۸ ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثله والسنة الناس فیه مختلف فمنهم من یخرجه دالا مهملا او معجمة و منهم من یخرجه طاء مهملة کالمصریین ومنهم من یشمه ذالا و منهم یشیر بها باالظاء المعجمة ۔فقہاءاوراکثر مجودین مشابہ بالظاء کے طرف مائل ہیں۔

کما لا یخفی علی من راجع الی باب ذلة القاری و الی کتب التجوید ۔اوربعض ائمہ مشابہ بالظاء کوقبیح اور مستہجن بولتے ہیں قال الرضی فی شرح الشافیه ص ۳۷۸ والضاد الضعیفة.قال السیرافی انها فی لغة قوم لیس فی لغتهم ضاد فاذا احتاجوا الی التکلم بها فی العربیة اعتاصت علیه فربمااخرجوها ظاء لاخراجهم ایاها من طرف اللسان والطرف الثنایا و ربما تکلفوا اخراجها من مخرج الضاد فلم یتات لهم فخرجت بین الضاد والظاء انتهی . و فی کتب اللغة ان هذا الحرف لم یو جد فی غیر العربیة . ان اختلافات کے باوجوداس حرف میں تشدد نہ کرنا چاہیے بلکہ جوشخص اس حرف کے ادا کرنے کے وقت اس کے مخرج اور صفت کوملحوظ رکھے۔تو جوآواز بھی نکلی ہے ۔اس کو غلط نہیں کہا جائیگا۔اوراس کے پیچھے اقتداءصحیح ہے۔اور یہی رائے ہے محققین علماء کی۔مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔اصل حرف ضـاد ہے۔اس کواصل مخرج سےادا کرناواجب ہے۔اگرنہ ہو سکیں۔تو بسبب معذوری دال پُر کی صورت سے بھی نماز ہوجائیگی۔(فتاوی رشیدیه ص ۲۷۲) اورفرماتے ہیں جوشخص دال یاظـاء خالص عمداً پڑھےاس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔مگر جوشخص دال پُر کی آواز میں پڑھتا ہے تو ہم اس کے پیچھے نماز پڑھایا کریں۔ص ۲۷۴ و فی فتاوی دارالعلوم دیو بند ص ۴۷ جلد ۱ . و نتیجه از قراء وعلماء عرب و علماء حرمین شریفین مسموع میشود . ضاد را شبه صوت دال المهمله المعجمه می خوانند تغلیط آن همه علماء و قراء هم سهل نیست.

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضـاد کی جگہ دال پڑھنا بھی غلط،ظاء پڑھنا بھی غلط،قصداً پڑھنا گناہ ہے۔مگر بوجہ عدم علم کے نماز دونوں کی فاسد نہیں ہوتی ہے۔ماہر تجوید سے مشق کر کے صحیح پڑھنے کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کوشش کریں۔ اس پر بھی اگر غلط نکل جائے۔ تو معذوری ہے۔ (امداد الفتاوی ص ۱۸۰ جلد ۱) پس ان تصریحات کی بناء پر اس میں تشدد زیبا نہیں ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مشاقین کا صوت بھی مختلف ہوتا ہے۔ فقط

سجدہ سہو کی صورت میں درود اور دعا

سوال :درود اور دعا سجدہ سھو کی صورت میں کونسی قعدہ میں ادا کئے جائینگے؟

الجواب :احتیاط اس میں ہے کہ دونوں قعدوں میں (یعنی سجدہ سہو کرنے سے پہلے اور بعد میں)ادا کئے جائیں۔ کما فی شرح التنویر و قیل فیھما احتیاط .

سجدہ سہو میں ایک طرف سلام پھیرنا

سوال:بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام ایک طرف سلام پھیرے اور منفرد دونوں طرف کو سلام پھیرے۔

الجواب :صواب یہ ہے کہ صرف یمین کی طرف سلام پھیرے۔ کما فی الہندیۃ ص ۱۲۵ جلد ۱ "والصواب ان یسلم تسلیمة واحدة وعلیه الجمهور الیه اشار فی الاصل کذا فی الکافی" ویسلم عن یمینه کذا فی الزاهدی .

تمام واجبات کے ترک کی صورت میں صرف دو سجدے کرینگے

سوال:اگر کوئی بہت سے واجبات ترک کرے تو اس پر کتنے سجدے واجب ہونگے؟

الجواب :تمام واجبات ترک کرنے سے دو سجدے واجب ہوتے ہیں۔ کما فی ردالمحتار " حتیٰ لو ترک جمیع واجبات الصلوۃ سهوا لا یلزمه الا سجدتان "بحر .ص ۷۴۹ جلد ۱ .

قیام میں تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا

سوال :اگر کوئی قیام میں تشہد پڑھے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے یا نہ؟

الجواب :اس پر سجدہ سھو واجب نہیں ہے خواہ اول رکعت میں یا دوسری رکعت میں ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(هنديه ص ۱۲۷ جلد ۱)

فاتحہ کے بعد تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہے

سوال: اگر تشہد فاتحہ سے قبل پڑھے یا فاتحہ کے بعد پڑھے تو اس میں سجدہ سھو واجب ہے یا نہ؟

الجواب: قبل پڑھنے میں واجب نہیں ہے اور بعد میں واجب ہے **لتاخير الواجب**.

هنديه ص ۱۲۷ جلد ۱.

تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھنے یا فاتحہ کے بعد تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے

سوال: اگر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھے یا فاتحہ کے بعد تشہد بھی پڑھے تو اس میں سجدہ سھو واجب ہے یا نہ؟

الجواب: ان دونوں صورتوں میں سجدہ سھو واجب ہے۔(هنديه ص ۱۲۷ جلد ۱)

اول رکعت والی سورت سے قبل سورت دوسرے رکعت میں پڑھنے سے سہو واجب نہیں

سوال: اگر دوسری رکعت میں اول رکعت سے قبل سورۃ پڑھے تو اس میں سجدہ سھو واجب ہے یا نہ؟

الجواب: اس میں سجدہ سھو واجب نہیں ہے۔ كذا في المحيط . هنديه ص ۱۲٦ جلد ۱.

نماز عید اور نماز جمعہ میں سجدہ سہو

سوال: نماز عید اور نماز جمعہ میں سجدہ سہو کیا جائیگا یا نہ؟

الجواب: ان میں سہو سے سجدہ سہو ترک کرنا بہتر ہے ناجائز نہیں ہے۔ شامی ص ۵۰۵ جلد ۱.

مسبوق امام کے ساتھ سلام پھیریں تو سہو واجب ہے یا نہیں؛

سوال: اگر مسبوق امام کے ساتھ سہواً سلام پھیرے تو اس میں سجدہ سھو واجب ہے یا نہ؟

الجواب: اگر مسبوق امام کے اول سلام کے ساتھ یا اول سلام سے مقارن سلام پھیرے تو اس پر سجدہ سھو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں ہے اور اگر امام کے اول سلام سے بعد ہو۔ تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (کبیری ص ۴۶۵)

کفارہ ظہار یا قتل میں رمضان آئے تو کیا کریں

سوال :اگر ظہار یا قتل کے کفارہ کے درمیان رمضان آئے تو کیا یہ کفارہ از سر نو ادا کیا جائیگا؟

الجواب:اس کو از سر نو ادا کیا جائیگا اسلئے کہ اس کفارہ میں تتابع ضروری ہے۔"کما فی الھندیہ ص ۵۱۲ ج ۱ فکفارته صوم شهرين متابعين ليس فيها شهر رمضان ولا يوم الفطر ولا يوم النحر ولا ايا م التشريق كذا في غاية البيان ."

تعدد یمین کی صورت میں تو خد کفارہ

سوال : یمین کی تعدد کے وقت کفارہ کی توحد جائز ہے یا نہ؟

الجواب :امام محمد کے ایک قول کے بنا پر توحد کافی ہے۔ کما فی رد المحتار ص ۷۱۴ ج ۳ وفی البغيه كفا رات الايمان اذا كثرت تداخلت و يخرج بالكفارة الواحد عن عهدة الجميع .وقال شهاب الائمه هذا قول محمد . وقال صاحب الاصل هو المختار عندى .

شادی شدہ کا بیوی کی اجازت کے بغیر چار ماہ یا زائد سفر کرنا

سوال :شادی شدہ شخص حصول علم یا عرفی تبلیغ کیلئے چار مہینہ یا اس سے زائد سفر کرسکتا ہے یا نہ؟

الجواب :بیوی کی رضا اور اجازت کے بغیر یہ سفر نا جائز ہے۔ فی شرح التنوير ولا يبلغ مدة الايلاء الا برضاها .وفی ردالمحتار ص ۲۰۳ ج ۳ ويويد ذالک قول عمر لما سمع في الليل امرء ةتقول . فسئل بنته حفصة كم تصبر المرء ةعن الرجل فقا لت اربعة اشهر فامر امراء الاجناد ان لا يتخلف المتزوج عن اهله اكثر منها .

موجودہ عرفی تبلیغ کا درجہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: اگر کوئی کہے کہ یہ عرفی تبلیغ فرض ہے اس کے لئے توقیت نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: تمام دین کی تبلیغ ہوئی ہے اس میں کوئی کمی باقی نہیں رہی ہے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ نے شر القرون میں ایک اصلاحی پروگرام بنایا ہے وہ ایک بدعت حسنہ سے زائد نہیں ہے اس کو فرض کہنا جاہل متجاہل کا رویہ ہے۔

قنوت نازلہ اور امام طحاوی

سوال: قنوت نازلہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے حالانکہ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں۔ فثبت لما ذکرنا انه لا ینبغی القنوت فی الفجر فی حال الحرب ولا فی غیره وهذا قول ابی حنیفه و ابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی.

الجواب: شاید امام طحاوی نے قنوت نازلہ کا جواز دیگر تصانیف مختصر وغیرہ میں ذکر کیا ہے۔ اور شاید امام طحاوی نے محاربہ میں اس کا نفی کیا ہے اور شدت محاربہ میں شروع کیا ہے اور یہی جواب باصواب ہے۔

گردن یا بازو پر تعویذ لٹکانا

سوال: گردن اور بازو پر تعویذ باندھنا جائز ہے یا ناجائز؟ بعض لوگ اس کو ناجائز بولتے ہیں؟

الجواب: جائز کلمات سے لکھا ہوا جائز ہے۔ لما رواه ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ کان یعلمهم من الفزع کلمات اعوذ بکلمات الله التامة من غضبه و شر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون .وکان عبدالله بن عمر یعلمهن من عقل من بنیه من لم یعقل کتبه فاعلقه علیه .

اور جس حدیث میں وارد ہے کہ "ان الرقی و التمائم والتولة شرک"۔ تو تمائم سے مراد الخرزات التی تعلقها النساء فی اعناق الاولاد علی ظن انها تؤثر و تدفع العین.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(مشکنے او مریٰ) ہیں جن میں تبرک کی کوئی بو نہیں ہے جس طرح رقی سے مراد اسماء الاصنام و الشیاطین والے ہیں نہ کہ جائز کلمات والے۔

رمضان کے نماز فجر میں تغلیس مذہب حنفی نہیں

سوال: بعض بلاد میں رمضان میں ہمیشہ نماز فجر میں تغلیس کیا جاتا ہے۔ کیا یہ مذہب احناف کے مطابق ہے؟

الجواب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک حدیث کے بنا پر صرف حجاج کے لئے مزدلفہ میں تغلیس بہتر ہے نہ دیگر مقامات میں۔ کما فی شرح التنویر والمستحب الابتداء باسفار والختم به الا لحاج بمزدلفة۔ اور بخاری شریف میں جو وارد ہے کہ تسحر اور قیام صلوٰۃ میں پچاس ساٹھ آیات مقدار فرق ہوتا تھا۔ اور یہ گھر میں تسحر کرنے کے بعد سرعت سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے۔ تو یہ محتمل ہے کہ یہ پڑھنا ترتیل سے تھا یا بغیر ترتیل کے تھا اور سحری کا یہ گھر بعید تھا یا قریب تھا۔ تو ایسے محتمل روایات سے مذہب چھوڑنا بے باکی ہے۔

حافظ کا ختم تراویح میں رقم اور اجرت لینا اجرت علی الامامت ہے علی التلاوت نہیں

سوال: حفاظ تراویح میں ختم کرنے کے بعد جو رقم وغیرہ لیتے ہیں۔ وہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: فقہاء کرام نے تلاوت پر اجرت لینے کو ناجائز کہا ہے۔ لیکن ہمارے بلاد میں حفاظ تلاوت بھی کرتے ہیں اور امامت بھی کرتے ہیں۔ تو ان کی رقوم کو صرف تلاوت کا معاوضہ ٹھہرانا اور امامت سے خاموش رہنا بلاوجہ ہے اور اگر صرف تلاوت کو ملحوظ کیا جائے تو تلاوت سے کوئی تراویح خالی نہیں تو مطلق تراویح پر اجرت لینا ناجائز ہوگا۔ بہر حال حافظ کی اس رقم پر انکار کرنا ہندی مسئلہ ہے حنفی نہیں ہے۔ یہ اجرت علی الامامت ہے نہ علی محض التلاوت۔

جہاد اصغر اور جہاد اکبر کی وضاحت

سوال: حدیث ”رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر“ مرفوع ہے۔ یا کسی راوی کا کلام ہے؟

الجواب: ملا علی قاری موضوعات کبیر ص ۴۰ میں فرماتے ہیں کہ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ اثبتہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پرمشہور ہے لیکن یہ ابراہیم بن عبلہ کا کلام ہے۔ کما فی الکنی للنسائی ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبه العراقی الی البیهقی من حدیث جابر .قال السیوطی روی الخطیب فی تاریخه من حدیث جابر ،اوراس حدیث میں وارد ہے۔الجهاد الاکبر قال جهاد القلب ، وفی روایة هو مجاهدة العبد هواه ، یعنی جہاد اصغر کفراور باطل سے مقابلہ ہےاور مجاہدہ اکبر ہوئی اور خواہشات سے مقابلہ ہے۔

حدیث ''سور المؤمن شفاء'' کی وضاحت

سوال: حدیث ''سور المؤمن شفاء'' صحیح ہے یانہیں؟

الجواب: ملاعلی قاری المصنوع فی احادیث الموضوع ص ۱۴ ، میں فرماتے ہیں.قال العراقی هکذا اشتهر علی الالسنة ولا اصل له بهذا اللفظ.

ذوی الارحام میں مفتیٰ بہ قول

سوال: ذوی الارحام کے متعلق علماء احناف کے درمیان بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ان میں راجح قول کونسا ہے؟

الجواب: امام محمد رحمہ اللہ کا قول اشهر الروایتین ہے۔اوروہ مفتیٰ بہ ہے۔کما فی السراجیه ص ۴۰ وقول محمد رحمه الله اشهر الروایتین عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ فی جمیع ذوی الارحام وعلیه الفتوی.

بیت المال کے نہ ہونے کی صورت میں لاوارث کے مال کا حکم

سوال: جس میت کے ورثاء،ذوی الفروض،عصبات،ذوی الارحام نہ ہوں۔اور بیت المال بھی نہ ہوتو اس کا میراث کس کو دیا جائے گا؟

الجواب: جب بیت المال نہ ہو،تو دیگر اقارب کو دینا جائز ہے۔(فلیراجع الی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رد المحتار ص ۷۸۸ جلد۶)

''اگر میں نے یہ کام کیا تو میں زانی اور سارق ہوں گا'' کے الفاظ کہنے میں قسم اور کفارے کا مسئلہ

سوال: اگر کسی نے یہ الفاظ کہے کہ ''اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں زانی اور سارق ہوں گا'' اس میں کفارہ قسم ہے یا نہیں؟

الجواب: اس میں کفارہ نہیں ہے۔ کما فی الهندیه ص ۵۵ جلد ۲ ولو قال ان فعلت کذا فانازانٍ اوسارق فلیس بحالف.

''میں نے یہ کام کیا تو یہودی یا نصرانی ہوں گا'' کے الفاظ کہنے میں قسم اور کفارے کا حکم

سوال: اگر کسی نے یہ الفاظ کہے ''اگر میں نے فلاں کام کیا، تو میں یہودی یا نصرانی ہوں گا''۔ اس میں کفارہ ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ قسم ہے، اس میں کفارہ واجب ہے۔ کمافی الهندیه ص ۵۴ جلد ۲ ولو قال فهو یهودی او نصرانی اونحو ذلک مما اعتقاده کفر فهو یمین استحساناً کذا فی البدائع.

حانث ہونے سے پہلے کفارہ دیکر واپس نہیں کیا جائے گا

سوال: اگر کسی نے حانث ہونے سے پہلے کفارہ دیا۔ تو یہ واپس کیا جائے گا یا نہ؟

الجواب: یہ واپس نہ کیا جائے گا۔ کمافی الهندیه ص ۶۴ جلد ۲ ان قدم الکفارة علی الحنث لم یجزئه ثم لا یسترد من المسکین لو قوعه صدقة کذا فی الهدایة.

سرکاری رویئت ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت

سوال: ہمارے ضلع میں ایک غیر سرکاری رؤیت ہلال کمیٹی مقرر ہے تو سرکاری رؤیت ہلال کمیٹی کا اعلان بعض وجوہات کی وجہ سے نہیں سنتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

الجواب: واضح رہے کہ رؤیت ہلال کمیٹی ایک انتظامی اور ضروری کاروائی ہے اور قرآن وحدیث میں نہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطلوب ہے اور نہ ممنوع ہے بلکہ مباح ہے۔ حدیث مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تصریح ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم وقت نے شام میں عید منانے کا فیصلہ کیا تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں دیدہ دانستہ دوسرے دن عید کا فیصلہ کیا تھا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس معاملے میں بادشاہ وقت سے موافقت ضروری نہیں ہے۔ خصوصاً جس وطن میں اسلامی نظام نہ ہو۔ اور کمیٹی میں وطن کے تمام اطراف کی رعایت ضروری ہوتی ہے۔ اور ہمارے وطن میں سرحد کی رعایت نہیں ہے۔ لاتعداد حجاج اور ثقات ہلال دیکھتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں۔ اور کمیٹی اعلان کرتی ہے کہ چاند نظر نہیں آیا۔ حالانکہ سرحد میں تمام لوگ چاند دیکھتے ہیں۔ پس ایک علاقہ کی رؤیت کو تمام وطن پر شرعاً حاوی کیا جائے۔ نہ کہ پنجاب وسندھ کی عدم رویئت تمام وطن پر حاوی کی جائے اور کمپیوٹر پر بنا کرنا حدیث **انا امة امية لا نكتب ولا نحسب** کے بناء پر علم ہیئت اور علم حساب کے دقائق پر بنا کرنا غیر شرعی امر ہے۔ اور انسانی ساخت ہے۔

''ایک، دو، تین طلاق'' میں پٹھانوں کا مخصوص محاورہ

سوال: پٹھانوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی بیوی کو بولے۔ (**تہ طلاقه نے یو ، دوه ، درے**) تجھ پر طلاق ہے ایک، دو، تین۔ تو یہ مغلظہ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ تغلیظ کا دستور صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ دستور صحیح نہیں ہے (۱) کیونکہ ان الفاظ سے مراد عدّ یعنی شمارہ ہوتا ہے نہ انشاء طلاق۔ (۲) نیز یہ اسماء معدودہ ہیں ان میں حکم'' ہے یا نہیں'' نہیں ہوتا ہے۔ (۳) اگر ان میں حکم مانا جائے کہ ان کا معنی ایک طلاق ہے دو طلاق ہے تین طلاق ہے تو محاورہ کے بناء پر " په "کا لفظ ضروری ہے **تہ په یو طلاق طلاقه نے تہ په دوه تہ په درے** حالانکہ'' په'' کا لفظ نہیں ہوتا ہے۔ (۴) اور اگر یہ شخص تین طلاق کی نیت کرے اور یہ الفاظ **یو ، دوه ، درے** (ایک، دو، تین) اس منوی کی تفصیل ہو تو صریح میں تین کی نیت غیر صحیح ہے۔

عصبات میں علاتی بھائی اعیانی بھتیجے پر مقدم ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال: علاتی بھائی اعیانی بھتیجے پر مقدم ہے یا مؤخر؟

الجواب: علاتی بھائی اعیانی بھتیجے پر مقدم ہے۔ کما فی الھندیة ص ۴۵۱ جلد ۶ فی العصبات ثم الاب ثم الجد اب الاب وان علا . ثم الاخ لاب وام . ثم الاخ لاب . ثم ابن الاخ لاب وام .

دو مختلف رمضانوں میں روزہ توڑنے پر علیحدہ علیحدہ کفارہ کا مسئلہ

سوال: اگر صائم دو رمضانوں میں جماع کرے تو یہ کفارہ میں تداخل کر سکتا ہے یا ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ کفارہ ادا کرے گا؟

الجواب: ظاہر الروایت کی بنا پر ہر ایک کیلئے جدا جدا کفارہ دیگا کمافی البدائع ص ۱۰۱ جلد ۲ ولو جامع فی رمضانین ولم یکفر للاول فعلیه لکل جماع کفارة فی ظاھر الروایة .

اقارب نہ ہونے کی صورت میں اجانب کیلئے میتہ عورت کا دفن کرنا جائز ہے

سوال: اگر عورت کے اقارب نہ ہوں تو اجانب اس کو دفن کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: اجانب اس کو دفن کر سکتے ہیں کما فی البدائع ص ۳۲۰ جلد ۱ ولو لم یکن فیھم ذو رحم فلابأس للاجانب وضعھا فی قبرھا .

باغ اور میوہ جات کے متعلق مسائل

مسئلہ:......(۱) اگر کوئی مالک باغ سے میوہ جات عشر میں لیوے۔ تو یہ آسان عمل ہے تو عاشر اس زکوۃ کو اپنی ٹرک میں یا کرایہ کے ٹرک میں یا باغبان کے ٹرک میں تبرعا لے جاوے۔ اور مالک زکوۃ سے علاوہ میوہ جات میں مختار ہے کہ کسی منڈی کو لے جائے بہر حال یہ کرایہ وغیرہ اس مالک کے ذمہ ہونگے۔

مسئلہ:......(۲) اگر مالک باغ تمام میوہ جات کو منڈی قریب یا بعید کو لے جائے۔ تو اخراجات تمام اس کے ذمہ ہونگے اور تمام قیمت سے عشر دیگا۔ اگر چہ مقامی عشر کے حساب سے چند گنا ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ:......(۳) اگر کوئی تمام میوہ جات خرید ے تو کرایہ وغیرہ خریدار پر ہو نگے اور مالک باغ کو مقامی نرخ کے حساب سے قیمت زکواۃ دیگا۔

ریال اور روپے کے درمیان بیع کا انوکھا مسئلہ

سوال: اگر کسی شخص کے پاس ایک ہزار ریال ہوں۔ وہ سوداگر کے پاس جائے اور یہ کہے کہ اس ایک ہزار کے بدلے پاکستان میں سولہ ہزار پاکستانی روپیہ میرے بیٹے کو دیدو۔ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: بظاہر اس معاملہ میں یہ سوداگر مشتری بھی ہے اور بائع بھی ہے جو کہ ناجائز ہے۔ لیکن اس موکل کے امر سے ایک رائے کے بنا پر یہ معاملہ جائز ہے **كما في البزازية على هامش الهندية ص ۴۷۵ جلد ۵ وان امره الموكل ان يبيعه من نفسه او اولاده الصغار او ممن لايقبل له شهادة فباع منهم جازوهو قول الطحاوى**. نیز عربی نوٹ اور پاکستانی نوٹ دونوں متغائر ہیں **كتغائر الثوب الهروى والمروى** کہ ان میں تفاضل اور نسأ دونوں جائز ہیں **قلت نظير هذه الوكالة كارسال الرقم بالبريد**.

دعا بعد السنت میں اختلاف اولویت میں ہے نہ کہ بدعت وسنت ہونے میں

سوال: جس نماز میں فرائض کے بعد سنن ہوں تو ہندی علماء دعا سنن سے پہلے پڑھتے ہیں اور سلیمانی علماء دعا سنن کے بعد کرتے ہیں۔ **ما القول الراجح**؟

الجواب: پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے نہ قبل السنن دعا کی ہے اور نہ بعد السنن کی ہے یہ فعل رسول ہے اور قول رسول میں دبر المکتوبات کا لفظ وارد ہے اور دبر کے معنی میں اختلاف ہے ہندی علماء اس سے مابعد متصل مراد کرتے ہیں اور ہمارے سلیمانی علماء مثلاً ابن الہمام، ابن عابدین، ابن نجیم، صاحب خلاصۃ الفتاویٰ، صاحب بزازیہ وغیرہ دبر سے مابعد مراد کرتے ہیں متصل ہو یا منفصل ہو۔ اور فقہی دلائل کی وجہ سے سلیمانی علماء اس قول ثانی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اختلاف اولویت میں ہے نہ کہ بدعت اور سنت ہونے میں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حدیث کی جلیل القدر کتاب جامع ترمذی کی مبسوط اور مدلل عربی شرح

منهاج السنن

شرح

جامع السنن للامام الترمذی

پانچ جلد

لفضیلة الشیخ محدث کبیر فقیه العصر مفتی اعظم عارف بالله
مولانا مفتی محمد فرید الزروبوی المجددی النقشبندی
المفتی والشیخ بدار العلوم حقانیه اکوڑہ خٹک

کل صفحات/۱۴۸۰

ناشر

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دار العلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحیح البخاری کے کتاب الایمان کتاب العلم کا جامع عربی شرح

هداية القاري

على

صحيح البخاري

للعلامہ فضیلۃ الشیخ مولانا الحاج محمد فرید المجددی النقشبندی الہزاروی

بخاری شریف کے مطول اور ضخیم شروح کا ملخص، اکابر محدثین کے امالی کا نچوڑ

کل صفحات/ ۶۵۲

ناشر: دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

صحیح مسلم کے مقدمہ کی محققانہ شرح (عربی)

فتح المنعم

شرح

مقدمة المسلم

لفضیلۃ الشیخ مولانا مفتی محمد فرید مجددی الشیخ والمفتی بدارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کل صفحات/ ۵۲

یہ شرح دس مباحث پر مشتمل ہے، طلبہ حدیث کیلئے مشعل راہ ہے۔

ناشر: مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

افتاء کے اصول وضوابط اور شرائط پر مشتمل عربی زبان میں

البشریٰ

لارباب الفتویٰ

لفقیہ العصر مفتی اعظم شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب

دس فصلوں پر مشتمل یہ رسالہ قدیم وجدید اصول افتاء کے مسائل کا خلاصہ ونچوڑ ہے آخری فصل امام الائمہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سوانح حیات اور ان پر اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے کل صفحات ۳۲۰

بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر محققانہ کتاب (پشتو)

مقالات

مولفہ

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مجددی

شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

پہلا اور دوسرا مقالہ وجود باری تعالیٰ اور توحید باری تعالیٰ کے مباحث پر مشتمل ہے تیسرا مقالہ مسئلہ دعا بعد السنۃ بہیئۃ الاجتماعیۃ پر، چوتھا مقالہ دعا بعد الجنازہ پر، پانچواں مقالہ حیلہ اسقاط پر، چھٹا مقالہ مسئلہ توسل پر، ساتواں مقالہ سماع الموتیٰ پر، آٹھواں مقالہ مسئلہ اجرت علی تعلیم القرآن پر، نواں مقالہ اہل میت کی جانب سے اطعام کا مسئلہ اور آخری مقالہ میں بخاری شریف کے آخری باب کی تشریح اور مسئلہ تقلید پر ہے۔

ناشر: مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

العقائد الاسلاميه باللغة السليمانيه

چالیس عقائد اور چالیس مہم احکام پر پشتو زبان میں شائع کی گئی ہیں۔
اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے، بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

مسائل حج

حج کے اہم مسائل واحکام اور جدید دور میں پیش آنے والے
واقعات کو قدیم کتب کے حوالوں سے مزین کر کے لکھا گیا ہے۔

رسالہ قبریہ

میت کے موت سے کفن دفن تک تمام اہم مسائل اس میں جمع کئے گئے ہیں۔
بہت سے اختلافی مسائل واضح اور مدلل انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

مولفات حضرت مفتی اعظم محدث کبیر مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1